Marfat.com



Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



Marfat.com

Marfat.com

سلسلۂ اشاعتِ مخطوطاتِ اُردو : دہلی یونی ورسٹی ، نمبر ۱

عمدۂ منتخبہ

یعنی

تذکرۂ سَرْوَرْ



تالیف

نواب اعظم الدولہ

میر محمد خاں بہادر سرور

ابن نواب اعظم الدولہ ابو القاسم بہادر مظفر جنگ

مع مقدمہ از

ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی

پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو دہلی یونی ورسٹی

Marfat.com

سلسلۂ اشاعتِ مخطوطاتِ اُردو : دہلی یونی ورسٹی ، نمبر ۱

ناشر : شعبۂ اُردو دہلی یونی ور سٹی ، دہلی ٦

مطبع : ادبی پرنٹنگ پریس ، بمبئی ۸

اشاعت اول : مارچ ، سنہ ۱۹٦۱ع

تعداد : ایک ہزار

قیمت : بیس روپے

Marfat.com

فہرست

	صفحہ
انتساب	
مقدمہ	v
متن اور حواشی	xxii
عمدہ منتخبہ	
یا	
تذکرہ سرور	
الف	
آفتاب	۲
اسعد	٤
آصف	٥
امیر	٦
آرزو	۷
آزاد	۸
اثر	۹
الم	۱۰
امید	۱۱
آبرو	۱۱
انیس	۱٤
احسان	۱٥
اظہر	۲۳
انجام	۲۳
امیر	۲٤
انشا	٤۷
—	٤۷
امین	٤۷
ایمان	٤۸
آغا	٤۹
ایما	٤۹
امجد	٥۰
احمد	٥۱
احمد	٥۱
ارمان	٥۱
احسن	٥۱
—	٥۳
اسد	٥۳
الفت	٥٤
اختر	٥٤
اسلام	٥٤
ارمان	٥٥
انسان	٥٥
اعظم	٥٥
اویسی	٥٦
انور	٥٦
انتظار	٥٦
احسن	٥٦
آشفتہ	٥۷
امانی	٥۸
اشرف	٥۹
امیر	٥۹
آرام	٦۰
آرزو	٦۰
احسان	٦۰
آگاہ	۸۷
اشرف	۸۷
آشفتہ	۸۸
امین	۸۹
امین	۹۰
آگاہ	۹۰
اکبر	۹۰
آگاہ	۹۱
افسوس	۹۱
آرام	۹۳

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
احسن	۹۳	الہام	۱۰۲	افغان	۱۱۴
احمد	۹۴	آشنا	۱۰۳	اصغر	۱۱۴
انوار	۹۴	آزاد	۱۰۳	اشتیاق	۱۱۵
احقر	۹۵	امیر	۱۰۳	اسد	۱۱۶
احسن	۹۵	آتش	۱۰۴	———	
الفت	۹۵	احمدی	۱۰۵	ب	
احمد	۹۶	اعظم	۱۰۵	بیدل	۱۲۰
آشنا	۹۶	آزردہ	۱۰۶	بیدار	۱۲۲
اکبر	۹۶	الفت	۱۰۷	—	۱۲۶
اسد	۹۷	احمد	۱۰۷	بہار	۱۲۶
انور	۹۷	افسر	۱۰۷	بقا	۱۲۷
اکرم	۹۸	اوج	۱۰۷	—	۱۳۴
اختر	۹۸	احمد	۱۰۸	—	۱۳۴
احمد	۹۹	اظہر	۱۰۸	بے نوا	۱۳۴
اشک	۹۹	امّی	۱۰۹	بے چارہ	۱۳۴
اسیر	۹۹	آفاق	۱۰۹	بہادر	۱۳۵
افسر	۱۰۰	اثر	۱۱۰	ببر	۱۳۵
آرام	۱۰۰	امین	۱۱۱	بے تاب	۱۳۵
اظہر	۱۰۰	آزاد	۱۱۱	بے تاب	۱۳۶
اوباش	۱۰۱	آشنا	۱۱۲	بے خبر	۱۳۶
امید	۱۰۱	آفریں	۱۱۲	بسمل	۱۳۶
اخگر	۱۰۱	امین	۱۱۳	بسمل	۱۳۷
افسوس	۱۰۲	اسفان	۱۱۳	برکت	۱۳۸
امیر	۱۰۲	امانت	۱۱۴	پنچھی	۱۴۲
آزاد	۱۰۲	اصغر	۱۱۴	بہجت	۱۴۲

Marfat.com

	صفحه
بے ہوش	۱۴۲
بے کس	۱۴۲
بے جان	۱۴۳
برکت	۱۴۳
—	۱۴۳
بے تاب	۱۴۴
بیان	۱۴۴
بے تاب	۱۴۶
برق	۱۴۷
بے تاب	۱۴۷
بہادر	۱۴۷
بے جان	۱۴۷
بشیر	۱۴۷
بے ہوش	۱۴۸
بے جان	۱۴۸
بے قرار	۱۴۸
بے خود	۱۴۹
بے باک	۱۵۰
بے تاب	۱۵۱
پروانہ	۱۵۱
باقر	۱۵۲
برق	۱۵۲
بلیغ	۱۵۲
بالا	۱۵۳
بے تاب	۱۵۳

	صفحه
برشتہ	۱۵۳
بھید	۱۵۳
پروانہ	۱۵۴
بخشی	۱۵۴
بے کس	۱۵۵
بے نوا	۱۵۵
پیام	۱۵۶
—	
ت	
تاباں	۱۵۶
تمنا	۱۵۸
تعشق	۱۵۸
تجلی	۱۵۹
تحسین	۱۶۱
تصور	۱۶۱
تاثیر	۱۶۱
تقی	۱۶۱
تحسین	۱۶۲
تنہا	۱۶۲
تجمل	۱۶۲
تمنا	۱۶۲
تمکین	۱۶۲
تصور	۱۶۲
تاثیر	۱۶۲
تقی	۱۶۲

	صفحه
تجرد	۱۶۶
تجمل	۱۶۶
تسکین	۱۶۶
تنہا	۱۶۷
ترساں	۱۶۷
تہانیسری	۱۶۷
تحسین	۱۶۷
ترقی	۱۶۸
تسلیم	۱۶۹
تحیر	۱۶۹
تارک	۱۷۰
تمنا	۱۷۰
تجلی	۱۷۰
تمکین	۱۷۰
تسلی	۱۷۱
تسلی	۱۷۲
تنہا	۱۷۳
ث	
ثابت	۱۱۳
ثنا	۱۱۵
ثاقب	۱۷۵
ثابت	۱۷۵
ثاقب	۱۷۶
ثابت	۱۷۶

Marfat.com

	صفحه
ثروت	۱۷۶
ثاقب	۱۷۷
ثابت	۱۷۷

ج

	صفحه
جہاں‌دار	۱۷۷
جمال	۱۷۹
جان	۱۷۹
جولاں	۱۸۰
جعفری	۱۸۰
جوشش	۱۸۰
جنوں	۱۸۱
جعفر	۱۸۱
جعفری	۱۸۱
جمال	۱۸۳
جوش	۱۸۳
جوہر	۱۸۳
جولاں	۱۸۳
جاں	۱۸۴
جہمن	۱۸۴
جوشش	۱۸۵
جنوں	۱۸۸
جوہر	۱۸۹
جواں	۱۸۹
جراح	۱۹۰
جذب	۱۹۰
جوہری	۱۹۱
جلال	۱۹۱
جرأت	۱۹۲
جہاں گیر	۲۰۷
جواں	۲۰۸
جواہری	۲۰۸
جلال	۲۰۸
جنوں	۲۰۸
جگن	۲۰۸
جمیل	۲۰۹

ح

	صفحه
حاتم	۲۰۹
حیدر	۲۱۳
حسن	۲۱۳
حسن	۲۱۵
حشمت	۲۱۶
حزیں	۲۱۶
حیراں	۲۱۷
حیا	۲۱۸
حسن	۲۱۸
حزیں	۲۲۰
حسرت	۲۲۰
حسین	۲۲۱
حکیم	۲۲۱
حسرت	۲۲۱
حیا	۲۲۶
حیدر	۲۲۶
حفیظ	۲۲۷
حالی	۲۲۷
حافظ	۲۲۸
حفیظ	۲۲۸
حبیب	۲۲۹
حجام	۲۲۹
حسین	۲۳۱
حمایت	۲۳۱
حیرت	۲۳۱
حسن	۲۳۱
حسینی	۲۳۲
حب	۲۳۲
حیرت	۲۳۲
حزیں	۲۳۳
حشمت	۲۳۳
حیف	۲۳۴
حمزہ	۲۳۴
حیدر	۲۳۴
حکیم	۲۳۵
حقیر	۲۳۵
حقیقت	۲۳۷

Marfat.com

	صفحه
حضور	۲۳۸
حسین	۲۳۹

	صفحه
د	
درد	۲۵٤
درد مند	۲۵۸
دوست	۲٦۱
دارا	۲٤۲
دوست	۲٤۳
داؤد	۲٤۵
دیدار	۲٤۵
دیوانه	۲٤۵
درویش	۲٤٦
دل	۲٤٦
دانا	۲٤٦
دل خوش	۲٤۷
دل	۲٤۹
دلیر	۲۵۰
دل	۲۵۰
دل	۲۵۲
دل	۲۵۲
دریغ	۲۵۲
دل	۲۵۳
دل سوز	۲۵۳
درد	۲۵۳
درد مند	۲۵۳
خوش	۲۵٤

	صفحه
ذ	
ذوقی	۲۷۰
ذره	۲۷۱
ذاکر	۲۷۱
ذوق	۲۷۱
ذره	۲۷۹
ذکی	۲۷۹
—	۲۷۹
ذوقا	۲۷۹
ر	
رضی	۲۸۰
روشن	۲۸۱
رسا	۲۸۳
رند	۲۸٤
رند	۲۸٤
رضا	۲۸٤
رنج	۲۸۵
رضا	۲۸۵
رفیع	۲۸۵
رضا	۲۸٦
رحمت	۲۸٦
رنگین	۲۸٦
روشن	۲۹۰
رسوا	۲۹۰
رسا	۲۹۰

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
رضا	۲۹۰	رسوا	۳۰۱	سوز	۳۳٤
رجب	۲۹۱	رضا	۳۰۱	سید	۳۳۸
رضی	۲۹۱	راقم	۳۰۱	سامان	۳٤۳
رنگین	۲۹۱	رضا	۳۰۲	سلیمان	۳٤٤
—	۲۹۱	رنگین	۳۰۳	سلمان	۳٤٤
رحمن	۲۹۱	رستم	۳۰۳	سخن	۳٤٤
رحیم	۲۹۱			سامی	۳٤٤
راجه	۲۹۲	ز		سعید	۳٤٦
رقت	۲۹۲	زار	۳۰٤	سعادت	۳٤٦
راغب	۲۹۳	زنده دل	۳۰۵	سخن	۳٤۷
رغبت	۲۹۳	زکا	۳۰۵	سحر	۳٤۸
رسا	۲۹٤	زکا	۳۰۹	ستار	۳٤۸
رضا	۲۹٤	زار	۳۱۰	سخنور	۳٤۸
رفاقت	۲۹٤	زکی	۳۱۰	سرسبز	۳٤۸
رضا	۲۹٤	زور	۳۹۱	سلطان	۳٤۹
رافت	۲۹۷	زار	۳۱۱	سائل	۳٤۹
روشن	۲۹۸	زیرک	۳۱۱	سوزان	۳۵۰
رونق	۲۹۸	زمان	۳۱۱	سکندر	۳۵۰
رفیق	۲۹۸	زمان	۳۱۲	سوزان	۳۵۱
رضا	۲۹۹	زکی	۳۱۲	سجاد	۳۵۲
راقم	۲۹۹			سپاهی	۳۵۳
رغبت	۲۹۹	س		سعادت	۳۵۳
رضا	۳۰۰	سلیمان	۳۱۲	سرور	۳۵٤
راز	۳۰۰	سلطان بخش	۳۱۷	سبحان	۳۵٤
رضا	۳۰۰	سودا	۳۱۷	سراج	۳۵٤

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
سخن	۳۵۵	شیدا	۳۶۸	شوق	۳۷۵
سرور	۳۵۵	شیدا	۳۶۹	شهید	۳۷۶
سرشار	۳۵۵	شفا	۳۷۰	شعله	۳۷۶
سبقت	۳۵۶	شاد	۳۷۰	شفیع	۳۷۷
سپاهی	۳۵۷	شاداں	۳۷۰	شهرت	۳۷۷
سلطان	۳۵۷	شائق	۳۷۰	شوق	۳۷۷
سلیمان	۳۵۸	شریف	۳۷۰	شرافت	۳۷۸
سفر	۳۵۸	شاداب	۳۷۱	شوق	۳۷۹
سیادت	۳۵۸	شرف	۳۷۱	شکیبا	۳۸۰
سهراب	۳۵۸	شاد	۳۷۲	شیفته	۳۸۱
سیف	۳۵۹	شاد	۳۷۲	شهرت	۳۸۱
سید	۳۶۰	شاه	۳۷۲	شرر	۳۸۱
سلام	۳۶۰	شائق	۳۷۲	شوق	۳۸۱
ساقی	۳۶۰	شفیع	۳۷۲	شاکر	۳۸۲
سپاهی	۳۶۰	شیدا	۳۷۲	شوق	۳۸۲
سید	۳۶۰	شوق	۳۷۳	شرف	۳۸۳
سرور	۳۶۱	شعوری	۳۷۳	شوق	۳۸۳
		شاه	۳۷۳	شاداں	۳۸۴
	ش	شرر	۳۷۴	شاد	۳۸۵
شگفته	۳۶۶	شاکر	۳۷۴	شوق	۳۸۵
شوق	۳۶۶	شکوه	۳۷۴	شهر	۳۸۶
شعور	۳۶۷	شرف	۳۷۵	شائق	۳۸۶
شکوه	۳۶۷	شوکت	۳۷۵	شاد	۳۸۷
شهامت	۳۶۷	شائق	۳۷۵	شیدا	۳۸۷
شگفته	۳۶۸	شفیق	۳۷۵		

Marfat.com

	صفحه
شاداں	۳۸۷
شیفته	۳۸۷
شوق	۳۸۸
شاغل	۳۸۸
شوکت	۳۸۹
شگفته	۳۸۹
شورش	۳۸۹
شهرت	۳۹۰
شمس	۳۹۰
شریف	۳۹۰
شگفته	۳۹۱
شرف	۳۹۱
شاعر	۳۹۱
شرف	۳۹۲
شائق	۳۹۲
شوق	۳۹۳

ص

	صفحه
صاحب	۳۹۴
صدق	۳۹۵
صفدری	۳۹۶
صابر	۳۹۶
صفدر	۳۹۶
صیاد	۳۹۷
صاحب	۳۹۷
صبر	۳۸۷
صبا	۳۸۷
صفدری	۳۸۸
صادق	۳۸۸
صفا	۳۸۹
صانع	۳۸۹
صفدر	۳۸۹
صفا	۳۹۰
صبا	۳۹۰
صادق	۳۹۰
صادق	۳۹۱
صادق	۳۹۱
صادق	۳۹۱
صبا	۳۹۲
صاحبقران	۳۹۲

ض

	صفحه
ضیا	۳۹۴
ضیا	۳۹۵
ضیا	۳۹۶
ضبط	۳۹۶
ضمیر	۳۹۶
ضمیر	۳۹۷

ط

	صفحه
طفل	۳۹۷
طبیب	۳۹۸
طالب	۳۹۸
طپش	۳۹۸
طالب	۳۹۹
طالب	۳۹۹
طوماس	۴۰۰
طالب	۴۰۰
طبیب	۴۰۰
طالب	۴۰۱
طالب	۴۰۱
طالب	۴۰۱

ظ

	صفحه
ظفر	۴۰۲
ظہور	۴۰۲
ظہور	
ظاہر	
ظریف	۴۰۳
ضیا	۴۰۳
ضیا	۴۰۳
ضیا	۴۰۴
ضبط	۴۰۴
ضمیر	۴۰۴
ضمیر	۴۰۴

ع

	صفحه
عشق	۴۰۴
عظیم	۴۰۴
عاشق	۴۰۴
عمده	۴۰۴
عنایت	

	صفحه
طبیب	۴۰۶
طالب	۴۰۶
طپش	۴۰۶
طالب	۴۰۹
طالب	۴۱۰
طوماس	۴۱۰
طالب	۴۱۰
طبیب	۴۱۰
طالب	۴۱۰
ظفر	۴۱۱
ظہور	۴۱۵
ظہور	۴۱۵
ظاہر	۴۱۵
ظریف	۴۱۵
عشق	۴۱۵
عظیم	۴۱۶
عاشق	۴۲۳
عمده	۴۲۳
عنایت	۴۲۳

Marfat.com

	صفحه
عیاں	٤٢٤
علی	٤٢٤
عزیز	٤٢٤
عارف	٤٢٥
عاشق	٤٢٦
عاجز	٤٢٦
عبداللہ	٤٢٦
عبد	٤٢٧
علی	٤٢٧
عشق	٤٢٧
عطا	٤٣٠
عاجز	٤٣٠
عیاش	٤٣١
عابد	٤٣١
عارف	٤٣١
علی	٤٣١
عاشق	٤٣١
عشق	٤٣٣
عیاں	٤٣٣
عشرت	٤٣٤
عاجز	٤٣٤
عارف	٤٣٤
عاشق	٤٣٥
عاقل	٤٣٦
عاکف	٤٣٦

	صفحه
عیش	٤٢٤
عشقی	٤٢٤
علی	٤٢٤
عاشق	٤٢٥
عبرت	٤٢٦
عظیم	٤٢٦
عشرت	٤٢٦
عاصمی	٤٢٧
عشقی	٤٢٧
عزیز	٤٢٧
عسس	٤٣٠
عشق	٤٣٠
عاشق	٤٣١
عباس	٤٣١
عقیدت	٤٣١
عاجز	٤٣١
عشقی	٤٣١
عزیز	٤٣٣
عزلت	٤٣٣
عیاش	٤٣٤
عشاق	٤٣٤
عسکری	٤٣٤
عیشی	٤٣٥
عظیم	٤٣٦
عاجز	٤٣٦

	صفحه
عشرت	٤٣٦
عزیز	٤٣٦
عظمت	٤٣٦
عاصی	٤٣٧
عاشق	٤٣٧
عالی	٤٣٧
	٤٣٧
	٤٣٨
غالب	٤٣٨
غیرت	٤٣٩
غافل	٤٣٩
غریب	٤٤٠
غم خوار	٤٤٠
غواص	٤٤٠
غافل	٤٤٠
غریب	٤٤٠
غریب	٤٤١
غلام	٤٤١
غنی	٤٤١
غیرت	٤٤٢
غافل	٤٤٢
غنی	٤٤٢
غافل	٤٤٢
غسنفر	٤٤٣
غالب	٤٤٣

	صفحه
عشرت	٤٤٣
عزیز	٤٤٣
عظمت	٤٤٣
عاصی	٤٤٣
عاشق	٤٤٤
عالی	٤٤٥
غ	
غالب	٤٤٦
غیرت	٤٤٨
غافل	٤٤٨
غریب	٤٤٨
غم خوار	٤٤٨
غواص	٤٤٨
غافل	٤٤٨
غریب	٤٤٩
غلام	٤٤٩
غنی	٤٥٠
غیرت	٤٥٠
غافل	٤٥٠
غنی	٤٥١
غسنفر	٤٥١
غالب	٤٥١

Marfat.com

	صفحه
غمگین	٤٥٢
غیرت	٤٥٣
غربت	٤٥٣
غریب	٤٥٣
غلامی	٤٥٣
غافل	٤٥٣
غازی	٤٥٤
غریب	٤٥٤

ف

	صفحه
فقیر	٤٥٥
فرحت	٤٥٥
فکر	٤٥٥
فرصت	٤٥٦
فرحت	٤٥٦
فیاض	٤٥٦
فروغ	٤٥٦
فراسو	٤٥٧
فراق	٤٥٨
فراق	٤٥٩
فغاں	٤٧٠
فراق	٤٧٣
فخر	٤٧٣
فیض	٤٧٣
فدوی	٤٧٥
فراغ	٤٥٢
فرح	٤٥٣
فخر	٤٥٣
فرخی	٤٥٣
فدوی	٤٥٣
فگار	٤٥٣
فدا	٤٥٤
فارغ	٤٥٤
فدوی	٤٧٩
فقیر	٤٨١
فرخ	٤٨١
فضل	٤٨١
فراقی	٤٨٢
فدائی	٤٨٢
فقیر	٤٨٣
فگار	٤٨٣
فیض	٤٨٦
فارغ	٤٨٦
فارغ	٤٨٦
فدا	٤٨٧
فدا	٤٨٨
فدوی	٤٨٨
فروغ	٤٨٨
فرهاد	٤٨٩
فدا	٤٩٠
فدوی	٤٧٧
فدا	٤٧٧
فدا	٤٧٧
فدا	٤٧٨
فرحت	٤٧٨
فدا	٤٧٨
فتح	٤٧٨
فرقت	٤٧٩
فراقی	٤٩٣
فقیر	٤٩٣

ق

	صفحه
قدرت	٤٩٣
قائم	٤٩٧
قاسم	٥١١
قائم	٥١٧
قاضی	٥١٧
قدرت	٥١٧
قرار	٥١٨
قیس	٥١٨
قتل	٥٢٠
قلق	٥٢٠
قسمت	٥٢٠
قلندر	٥٢١
قریں	٥٢١

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
قربان	٥٢٢	گمان	٥٣٤	لطف	٥٥١
قبول	٥٢٢	کمتر	٥٣٤		
قدر	٥٢٢	کافر	٥٣٤	م	
قمر	٥٢٢	کیفی	٥٣٤	مظهر	٥٥٢
قرار	٥٢٤	گویا	٥٣٥	میر	٥٥٣
قاصر	٥٢٤	کلیم	٥٣٥	منت	٥٨٥
قدرت	٥٢٦	کامل	٥٣٥	مائل	٥٨٧
قربان	٥٢٦	کلو	٥٣٥	محمود	٥٨٧
		گوهری	٥٣٦	منشی	٥٨٩
ک ـ گ		گریاں	٥٣٦	مصحفی	٥٨٩
کوچک	٥٢٦	گرم	٥٣٦	میرزا	٦٤٣
کاشی	٥٢٧	گرفتار	٥٣٧	میرزا	٦٤٤
کریم	٥٢٧	گرامی	٥٣٨	مسافر	٦٤٤
کلیم	٥٢٧	کوثر	٥٣٨	ممنون	٦٤٤
کمتر	٥٢٩	گریاں	٥٤٧	مومن	٦٥١
کم گو	٥٣٠	گستاخ	٥٤٧	....	٦٥٢
گلشن	٥٣٠	کمال	٥٤٧	موزوں	٦٥٢
کاظم	٥٣٠	گریاں	٥٤٧	مشتاق	٦٥٩
کرامت	٥٣٠	گویا	٥٤٨	مضمون	٦٦٠
کامل	٥٣٠			مسرور	٦٦٠
کمترین	٥٣١	ل		مظهری	[illegible]
کمال	٥٣١	لطف	٥٤٨	[illegible]	٦٦٣
گویا	٥٣٣	لطیف	٥٤٩	[illegible]	٦٦٥
کلامی	٥٣٣	....	٥٤٩	مائل	٦٦٧
کبیر	٥٣٣	لطف	٥٥٠	مشیر	٦٦٧

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
منیر	٦٦٧	منشی	٨٠٦	مجنوں	٧١٦
منتظر	٦٦٨	مقتول	٧٠٧	ممنوں	٧١٦
مسیح	٦٧٠	مستمند	٧٠٨	مضموں	٧١٧
مائل	٦٧٠	مضطر	٧٠٨	مشتاق	٧١٧
—	٦٧١	محفوظ	٧٠٨	مکارم	٧١٨
مشتاق	٦٧١	مضطر	٧٠٩	محرم	٧١٨
محب	٦٧٣	مبتلا	٧٠٩	مہر	٧١٨
مخلص	٦٧٦	محو	٧٠٩	محزوں	٧١٨
محزوں	٦٧٦	مفتوں	٧١٠	مدھوش	٧١٩
مسکین	٦٧٧	مضطرب	٧١٠	موزوں	٧١٩
مظہر	٦٧٧	مضطر	٧١٠	مست	٧٢٠
منصف	٦٧٨	ماہر	٧١٠	مدحت	٧٢٠
ممتاز	٦٧٩	مجنوں	٧١٠	مائل	٧٢٠
مکند	٦٧٩	مرہوں	٧١١	ملال	٧٢٠
منیر	٦٧٩	ممتاز	٧١٤	مضطرب	٧٢١
مہر	٦٨٠	مشتاق	٧١٢	محزوں	٧٢١
معین	٦٨٠	منیر	٧١٢	مقصود	٧٢١
مظہر	٦٨١	محنت	٧١٣	مفتوں	٧٢١
معقول	٦٨١	محسن	٧١٣	محبت	٧٢٢
ملول	٦٨١	مختار	٧١٤	مشتاق	٧٢٣
میرزا	٦٨١	مرید	٧١٤	مسرت	٧٢٣
منیر	٦٨٢	مفتوں	٧١٤	مبارز	٧٢٣
معروف	٦٨٢	مرزا	٧١٤	میرزا	٧٢٤
محمد	٦٨٢	مائل	٧١٥	ماہ	٧٢٤
معروف	٦٨٢	متقی	٧١٥	مفتوں	٧٢٤

Marfat.com

	صفحه		صفحه		صفحه
مضطر	۷۲۵	منتظر	۷۳۲	مجرم	۷۴۱
مسرور	۷۲۶	محترم	۷۳۲	مغموم	۷۴۳
محقق	۷۲۶	مرزا	۷۳۳	—	۷۴۳
مشتاق	۷۲۶	—	۷۳۳	مسیح	۷۴۴
مغموم	۷۲۶	مقبول	۷۳۳	مسکین	۷۴۴
منعم	۷۲۷	—	۷۳۴	مظفر	۷۴۵
مجرم	۷۲۷	مجید	۷۳۵	میرن	۷۴۵
مهجور	۷۲۷	منور	۷۳۵		
منعم	۷۲۷	ممتاز	۷۳۵		ن
مهلت	۷۲۸	—	۷۳۵	نظام	۷۴۵
موج	۷۲۸	مبین	۷۳۵	نعمت	۷۴۷
مزمل	۷۲۹	مشرقی	۷۳۶	نسیم	۷۴۷
ممتاز	۷۲۹	مرحوم	۷۳۶	نثار	۷۴۸
مفتون	۷۲۹	مشهور	۷۳۶	نثار	۷۴۹
مسیح	۷۲۹	مخلص	۷۳۶	نصیر	۷۵۲
منور	۷۲۹	مهدی	۷۳۷	نیاز	۷۶۸
ملول	۷۳۰	مہاراج	۷۳۷	نامی	۷۶۸
محشر	۷۳۰	محب	۷۳۷	ناجی	۷۶۸
منور	۷۳۰	ملال	۷۳۸	نیاز	۷۷۰
مظفر	۷۳۰	موزوں	۷۳۸	نعیم	۷۷۰
موزوں	۷۳۰	منشی	۷۳۸	نامی	۷۷۰
مخلص	۷۳۱	محسنی	۷۴۰	نوازش	۷۷۰
مخلص	۷۳۱	محو	۷۴۰	نحیف	۷۷۰
مجبور	۷۳۱	مسرت	۷۴۰	نامی	۷۷۱
محشر	۷۳۲	مفتوں	۷۴۱	نصیر	۷۷۴

Marfat.com

	صفحه
—	۷۷٤
نالان	۷۷٤
نادر	۷۷٥
نالان	۷۷٥
نعمت	۷۷٥
—	۷۷٥
نشاط	۷۷٦
نیاز	۷۷٦
نالان	۷۷٦
نظیر	۷۷٦
نصیر	۷۷۹
نالان	۷۷۹
ندیم	۷۷۹
نکهت	۷۷۹
نزهت	۷۸۰
نالان	۷۸۰
نظر	۷۸۰
نگران	۷۸۱
نجف	۷۸۱
نشاط	۷۸۱
ناسخ	۷۸۲
نشاط	۷۹٤
ندا	۷۹٤
نیاز	۷۹٤
نصیر	۷۹٤

	صفحه
ندیم	۷۷٤
نظیر	۷۷٤
نامی	۷۷٥
نادر	۷۷٥
نیاز	۷۷٥
نوا	۷۷٥
ندرت	۷۷٦
نادر	۷۷٦
نیاز	۷۷٦
نظیر	۷۷٦
نجات	۷۷۹
نصرت	۷۷۹
نادر	۷۷۹
نامی	۷۷۹
نجم	۷۸۰

و

	صفحه
وجیهه	۷۸۱
ولی	۷۸۱
واقف	۷۸۱
وجه	۷۸۲
واله	۷۹٤
واصف	۷۹٤
وحشت	۷۹٤
واله	۷۹٤

	صفحه
واله	۷۹٤
ولی	۷۹٥
ولایت	۷۹٥
داور	۷۹٥
ولی	۷۹٥
وهم	۷۹٥
وصال	۷۹۷
وحشت	۷۹۷
وحدت	۷۹۷
ولا	۷۹۸
وفا	۷۹۸
وزیر	۷۹۸
وزیر	۷۹۹
وفا	۷۹۹
واصل	۸٤۰
وارث	
وسعت	

	صفحه
۸۰۰	
۸۰۱	
هدایت	۸۱۳
همرنگ	۸۱۸
هاشم	۸۱۸
هوش	۸۱۸
—	۸۱۹
هریا	۸۲۰

Marfat.com

	صفحه
هوش	۸۲۰
هاشمی	۸۲۰
همزه	۸۲۱
همت	۸۲۱
هاتفی	۸۲۱
همرنگ	۸۲۱
هاتف	۸۲۲
هادی	۸۲۲
—	۸۲۲
همت	۸۲۲

	صفحه
هاشمی	۸۲۳
هنر	۸۲۳
هرچند	۸۲۳
هوس	۸۲۴
هوس	۸۲۴

ی

	صفحه
یقین	۸۲۵
یحیی	۸۲۸
یوسف	۸۲۸

	صفحه
یاور	۸۲۸
یکرنگ	۸۲۸
یکدل	۸۲۹
یوسف	۸۲۹
یاد	۸۳۰
یکرو	۸۳۰
یونس	۸۳۰
—	۸۳۰
یکرنگ	۸۳۱

Marfat.com

Marfat.com

عمدۂ منتخبہ

یعنی

تذکرۂ سَرْوَرْ

Marfat.com

Marfat.com

ہندوستان کے اس ادبی جواہر پارہ کو جو مغرب کے
کتب خانوں میں تقریباً ڈیڑھ سو برس رہ کر پھر اپنے
وطن کی محفلوں کو روشن کرنے آیا ہے،
احترام اور خلوص کے ساتھ
شری جواہر لال نہرو،
وزیر اعظم ہند
کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے،
جن کی ذاتِ گرامی ہندوستان کی بہترین تہذیبی
اقدار کی محرم و محافظ رہی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

تذکرۂ سرور یا عمدۂ منتخبہ کے تین نسخے میرے علم میں ہیں۔ ایک پیرس کے قومی کتب خانے (Bibliotheque Nationale) میں ہے اور اس کا نمبر Supp. Pers. 1032 [1] ہے۔ دوسرا نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں [2] ہے۔ جس کے عکس سے ہمارے نسخہ کا متن تیار کیا گیا ہے۔ تیسرا نسخہ ڈاکٹر عبدالحق کے پاس تھا اور اب انجمن ترقی اردو پاکستان کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ لیکن میں اس سے بوجوہ استفادہ نہیں کر سکا۔

نسخۂ پیرس صاف اور روشن ہے لیکن اس کا کاتب کم سواد ہے اور اس نے جا بجا غلطیاں کی ہیں۔ ترتیب بھی ناقص ہے۔ اس میں غالبؔ کا ذکر اسد تخلص کے ذیل میں ورق ۴۸ ب پر پانچویں سطر سے شروع ہوتا ہے لیکن ورق ۴۷ الف کی چوتھی سطر پر بھی غالب کے اشعار مندرج ہیں۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے جو نسخۂ لندن میں نہیں۔

«تمت تمام شد تذکرۃالشعرا تالیف نواب اعظم‌الدولہ بہادر بتاریخ نہم ماہ جنوری ۱۸۴۹ء [3]»

لیکن اس سے قبل وہ عبارت بھی درج ہے جو نسخۂ لندن کے خاتمہ کی ہے۔

«الحمد اللہ [4] کہ بفضل ایزد متعال این نسخہ نہم محرم‌الحرام ۱۲۲۴ھ موافق سنہ جلوس مبارک حضرت بادشاہ جم جاہ . . . . ظل‌اللہ حضرت محمد اکبر بادشاہ غازی خلداللہ ملکہ و سلطانہ صورت اختتام پذیرفت [5]»

(۱) Bibliotheque Nationale - Catalogue de Mss. Persans : Blochet 1159

(۲) Catalogue of Persian manuscripts, India Office Library : Ethe-Vol. 1 Page 1546.

(۳) عمدہ منتخبہ۔ نسخہ پیرس ورق ۳۷۱ الف

(۴) عمدہ منتخبہ - نسخہ پیرس ورق ۳۷۱ الف

(۵) ایضاً نسخۂ پیرس ورق ۳۷۰ ب ۔ نسخۂ لندن ورق ۳۳۸ الف

Marfat.com

چوں کہ لندن کا نسخہ، پیرس کے مقابلہ میں قدیم تر اور ترتیب کے اعتبار سے بہتر ہے اس لئے ہم نے دہلی یونیورسٹی کے نسخہ کی بنیاد اول الذکر ہی کو قرار دیا ہے۔

لندن کے نسخے کا سائز ۱۰ ۱/۲ × ۸/۳ ہے اور اس میں خط نستعلیق کے لکھے ہوئے ۳۷۹ اوراق ہیں۔ اس میں اردو کے ۹۹۶ شاعروں کا ذکر ہے زبان فارسی ہے اور ترتیب ابجدی۔ کتاب کا نام دیباچہ میں نہیں آیا۔ اس کا علم سید غالب علی خان سید کے قطعۂ تاریخ سے ہوتا ہے جو تذکرے کے آخر میں درج ہے۔

صاحب عمدہ منتخبہ نے اپنے حالات کے بیان میں غیر معمولی اختصار اور انکسار برتا ہے۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

«عاصی میر محمد خان المتخلص به سرور به سمع بلند فهمان نکته طراز و فصاحت منشان بلاغت پرداز می رساند که از ابتدائے سن شباب ذوق شعر گوئی ریخته در دل متمکن بود بعد چندے به قدر استعداد ذاتی آنچه که از دل به زبان می آمد موزون می نماید [؟] بناءً علی هذا۔ به خاطر فاتر خطور کرد که اشعار ریختهٔ شعرائے ماضی و حال جمع نموده به طور تذکره تالیف نماید و معنی قل و دل منظور [1] دارد۔»

اپنے اشعار پیش کرنے سے قبل تحریر فرمایا ہے۔

«سرور اضعف العباد میر محمد خان مخاطب به اعظم الدوله بهادر معظم جنگ جامع این نسخه را از صغر سن ذوق شعر گوئی ریخته به خاطر فاتر رسید اشعار رطب و یابس می گوید، لایق آن نیست که درین مجمع مندرج کند و لیکن مثل مشهور است که هر جا گل است خار هم با [2] است۔»

(۱) عمدہ منتخبہ نسخہ لندن ورق ۱ ب

(۲) عمدہ منتخبہ ورق ۱۵۲ ب

Marfat.com

لیکن اس سے زیادہ حالات حکیم قدرت‌اللہ قاسم نے مجموعہ نغز میں درج کئے ہیں۔

«سرور بمعنی سردار تخلص اعظم‌الدولہ میر محمد خان بہادر سلمہ‌اللہ الاکبر خلف‌الصدق نواب غفران مآب اعظم‌الدولہ ابوالقاسم بہادر مظفر جنگ است ۰۰۰۰ صاحب نفس سلیم، مالک طبع مستقیم، معانی فہم، نکتہ یاب، عالی طبع، خوش خطاب، استفادۂ کتب متداولہ فارسی از مرزا جان بیگ سامی نمودہ و مشق سخن در ابتدا از میر فرزند علی موزون فرمودہ۔ دیوانش ۰۰۰۰ دلچسپ و خاطر فریب است۔ تذکرۃالشعرا خوب نوشتہ ۰۰۰ یکے از سعادت ہاے وے آن ست کہ دست بیعت بدست حق پرست مقبول رب الکریم حضرت شاہ محمد عظیم مدظلہ و سلمہ ربہ کہ امروز گل سر سید مشائخ گلزار جاوید بہار شاہ جہان آباد ۰۰۰ (اند) دادہ و روئے نیاز و ارادۃ برآستان فلک نشان آن شاہ باز عرش پرواز نہادہ [1]۔»

شیفتہ نے تذکرہ گلشن بے خار میں اتنا اور اضافہ کیا ہے۔

«از اجلۂ اراکین جہان آباد است و از اعاظم امراے عالی نہاد باین شعر در نہایت مرتبہ مالوف است و در ہر بزم مشاعرہ شریک می شود و غزل در ہر طرح سر انجام می کند۔ شاعر قدیم است و کلامش مستقیم است [2]۔»

شیفتہ نے سرور کا سنہ وفات بھی درج کیا ہے۔

«بعد ضبط ترجمۂ وے پیش ازاں کہ این تذکرہ بانجام رسد عمرش بانجام رسید و کان ذلک فی شہر شوال سنہ خمسین و [illegible] ہجرت خیرالوری علیہ الوف التحیۃ والثنا [3]۔»

کریم‌الدین نے بھی سرور کے انتقال کا سنہ ۱۲۵۰ ہجری [illegible] ہے۔

(۱) مجموعۂ نغز مرتبۂ پروفیسر محمود شیرانی [illegible] ۱۹۲۳ء، ص ۲۹۴، ۲۹۵
(۲) و (۳) گلشن بے خار — [illegible] ص ۹۷

Marfat.com

« یہ شخص مرید حضرت محمد شاہ محمد عظیم کا تھا۔ ۱۲۵۰ ھ میں فوت ہوا۔ اس شخص کا تذکرہ دھلی میں بہت مشہور ھے [1]۔ »

نساخ نے بھی کم و بیش ان ھی واقعات کو دھرایا ھے۔

« سرور تخلص اعظم الدولہ نواب میر محمد خان خلف نواب ابوالقاسم خان شاگرد محمد جان بیگ سامی۔ امرائے دھلی میں تھے شعر اچھا کہتے تھے۔ ایک تذکرہ شعرا اور ایک دیوان ان سے یاد گار ھے۔ ۱۲۵۰ ھ میں وفات پائی۔ فارسی بھی اچھا کہتے تھے [2]۔ »

ھماری زبان کے ایک مقالہ نگار نے بہ خلاف صراحت شیفتہ، کریم الدین، نساخ اور صفا [3] اعظم الدولہ کا سال وفات ۱۲۶۰ ھ قرار دیا ھے اور بغیر حوالہ کے آزردہ کا ایک شعر بھی نقل کیا ھے جو بجائے خود محل نظر ھے اور نہ اس سے ۱۲۶۰ ھ مفروضہ تاریخ نکلتی ھے۔

نواب محمد میر خان بہادر ☆ کہ درماہ صفر فوت شدند [4]۔

۱۲۶۰ھ ؟

[5]۔ دتاسی۔ [6]۔ بیل [7] اور اسٹوری نے بھی سرور کے انتقال کا سنہ ۱۲۵۰ ھ (۱۸۳۴ء) ھی قرار دیا ھے۔

سرور کا خطاب اعظم الدولہ ھے لیکن اشپرنگر نے A'tzamaldowlah لکھا ھے [8]۔ گارسان دتاسی نے اپنی تاریخ میں ان کا نام تو صحیح لکھا ھے لیکن تخلص سَرَور کے بجائے سُرور (Joie) لکھا ھے [9]۔ اور منولال کے گلدستۂ

(۱) تذکرہ کریم الدین۔ طبع دھلی۔ نسخہ قدیمہ ص ۴۳۸

(۲) سخن شعرا ــ نساخ طبع نول کشور ص ۲۱۵

(۳) شمیم سخن ــ صفا مطبع امداد الہند مرادآباد

(۴) ھماری زبان ــ علی گڑھ ج ۱۹ ش ۳۱ ص ۶

(۵) خطبات گارساں دتاسی۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو اورنگ‌آباد۔ ص ۸۸

(۶) The Oriental Biographical Dictionary by T. W. Beale, Calcutta, 1831, Pages 237-238.

(۷) Persian Literature: C. A. Storey, Vol. 1. Part 2, Page 883.

(۸) A catalogue of the Arabic, Persian and Hindustany manuscripts of the Libraries of the Kings of Oudh by A. Sprenger, Calcutta, 1854, P. 185.

(۹) Histoire de la Litterature Hindoui et Hindoustani, Garcin de Tassy, Tome I, Paris, 1839, Page 489.

Marfat.com

نشاط [1]۔ کے حوالے سے ان کے چند اشعار کا ترجمہ بھی اس تمہید کے ساتھ درج کیا ھے کہ یہ ممتاز ھندوستانی شاعر ھیں اور ان کے مندرجہ اشعار اصل (اردو) میں قابل ملاحظہ [2]۔ ھیں ۔

دتاسی نے اپنے ٤ دسمبر ١٨٥٤ء والے خطبہ میں اس کا اعتراف کیا ھے کہ تاریخ لکھتے وقت وہ تذکرۂ سرور سے لاعلم تھا ۔

« عمدۂ منتخبہ جو سرور کی تالیف ھے غالباً ١٢٢١ھ (٧ ۔ ١٨٠٦ء) میں لکھا گیا تھا ۔ میں نے جب اپنی تاریخ لکھی تو مجھے اس کا علم نہ تھا مگر اس کے بعد مجھے اس کا ایک قلمی نسخہ دستیاب ھوا اور میں نے فرصت سے اس کا مطالعہ کیا [3]۔ »

اس کے بعد وہ تذکرہ اور صاحب تذکرہ کا ذکر تفصیل سے کرتا ھے ۔

« میر محمد خاں سرور مولف تذکرہ ھذا کا خطاب اعظم الدولہ تھا والد کا نام نواب ابوالقاسم مظفر خان بہادر تھا ۔ وہ ساقی معروف بہ سامی اور موزون اور تجمل کے شاگرد تھے ۔ علاوہ اس تذکرے کے وہ صاحب دیوان بھی تھے ۔ یہ تذکرہ فارسی میں ھے اور اس میں بہت سے شعرا کا ذکر ھے جن کی تعداد ھزار اور بارہ سو کے درمیان ھے ۔ ترتیب

(١) گلدستہ نشاط دتاسی کا اھم ماخذ ھو ۔ یہ کتاب ١٢٥٢ھ (١٨٣٦ء) میں بعہد لارڈ اکلینڈ کلکتہ میں طبع ھوئی اس کا ایک نسخہ انڈیا آفس کی کتب خانہ میں موجود ھے ۔ میں مس جین ریڈ کاب والسن کا ممنون ھوں کہ ان کی عنایت سے اس کی زیارت دھلی میں بیٹھ کر ممکن ھوئی ۔ سرور کے اشعار کو نیز ملاحظہ ھو گلدستۂ نشاط ص ٤٠٠ ۔

دتاسی نے لکھا ھے کہ ،، مولال ،، تحصیلداری کی عہدے پر ھے اور کلکتہ میں رھتا ھے ،،
(خطبات گارساں دتاسی ۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو انگلستان ١٩٣٥ء ص ٩٨)

(٢) اعظم الدولہ سرور ، نواب سید محمد زکریا خاں رضوی زکی دھلوی (١٩٠٣ ۔ ١٨٣٩ء) کے اور زکی ، مرزا غالب کے شاگرد رشید تھے ۔ غالب نے ان کو ایک سند شاگردی میں [illegible] خطوط غالب مرتبہ غلام رسول مہر میں شامل ھے (دوسرا ایڈیشن ص ٦١٢) اس سند اور زکی کے حالات کے نیز ملاحظہ ھو رسالہ ادیب الہ آباد بابت ماہ [illegible] سنہ ١٩١٣ء ص ٨٢ ۔ انڈیا آفس لائبریری لندن ۔ مضمون بعنوان نواب زکی دھلوی ۔ دلی کا ترجمہ حم حدۂ جلد ٣ ص ٦٢٥ ۔ ٦٣٧) انتخاب نرین (ص ١٤٨ ۔ ١٥٠) اور تلامذۂ غالب (ص ١٣٧ ۔ ١٤٠) میں بھی ھو

(٣) خطبات گارساں دتاسی ص ٨٦ و ٨٧

Marfat.com

حروف ابجد کے لحاظ سے ھے اور ھر شاعر کا مختلف قسم کا کلام مختصر بھی درج ھے - سرور اپنے ذکر میں بہت انکسار کرتا ھے اور اس معذرت کے ساتھ مشہور شعرا کے کلام کے ساتھ اپنا کلام بھی پیش کرتا ھے - کہ جہاں پھول ھے وھاں کانٹا بھی ھوتا ھے - یہ تذکرہ قاسم کے تذکرے کے بعد کا ھے اگرچہ سنہ تالیف وھی ھے مگر شیفتہ کے تذکرے سے پہلے لکھا گیا ھے اور شیفتہ نے اس سے اسی طرح استفادہ کیا ھے جس طرح سرور نے قاسم کے تذکرے سے -

« کریم (الدین) کا بیان ھے کہ عمدۂ منتخبہ دھلی میں بہت مشہور ھے بڑی احتیاط سے لکھا ھے اور شیفتہ اور دوسرے تذکرہ نویسوں نے اس سے استفادہ کیا ھے -

« سرور کا انتقال ۱۲۵۰ ھ (۳۵ - ۱۸۳٤ ء) میں ھوا - اس کا بیٹا محمد خان باپ کے قدم بہ قدم چلا - شیفتہ نے اس کا نام اپنے ھم عصر شاعروں میں بیان کیا ھے [1] »

دتاسی کے اس بیان میں یہ بات محل نظر ھے کہ عمدۂ منتخبہ قاسم کے تذکرے کے بعد لکھا گیا اور سرور نے قاسم کے تذکرے سے استفادہ کیا ھے -

سرور نے قاسم کے ترجمہ میں بڑی صراحت سے لکھا ھے کہ موخرالذکر کے دل میں تذکرہ لکھنے کا خیال ان کے تذکرے کو دیکھ کر پیدا ھوا - سنہ ۱۲۱۹ ھ (۱۸۰٤ ء) میں قاسم اس مجموعہ کو گھر لے گئے اور اس سے انتخاب اشعار اور تالیف تذکرہ میں مدد لی - عمدۂ منتخبہ کے الفاظ یہ ھیں -

« درین ولا کہ ۱۲۱۹ ھجری ست بہ سبب مطالعۂ این مجموعہ خود ھم ذوق تالیف نمودن تذکرہ پیدا کردہ چناں چہ از مولف مسودہ را گرفتہ

(۱) خطبات گارساں دتاسی ص ۸۸

Marfat.com

انتخاب اشعار نمودہ تذکرہ تالیف کردہ است [1]۔ »

اس بیان سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ مجموعۂ نغز عمدۂ منتخبہ کے بعد مرتب ہوا اور موخرالذکر کا پہلا مسودہ (کسی نہ کسی شکل میں) ۱۲۱۹ ھ سے پہلے مکمل ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ تذکرۂ قاسم کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آب و رنگ ایک حد تک عمدۂ منتخبہ کا مرہون منت ہے لیکن قاسم نے سرور کے بیانات کو آنکھ بند کرکے تسلیم نہیں کیا۔ اس میں مصنف کی ذاتی « تحقیقات اور تلاش کا ایک بڑا ذخیرہ » موجود ہے۔ اشعار کا انتخاب مختلف ہے۔ اکثر جگہ اضافے کئے ہیں اور کہیں کہیں سرور کی غلطیوں کی نشان دہی بھی کی ہے۔ مثلاً قاسم میر محمد باقر حزین دوم کے بیان میں لکھتے ہیں۔

« اشعارے کہ خان رفعت نشان اعظم الدولہ محمد (میر خان) بہادر در تذکرۂ خود بنام محمد علی حزین تخلص نوشتہ اند از آن میر باقر حزین است [2]۔ »

کریم الدین کا خیال ہے کہ شیفتہ نے بھی گلشن بے خار کی تالیف میں عمدۂ منتخبہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔

« اس شخص (سرور) کا تذکرہ دہلی میں بہت مشہور ہے اور حق یہ ہے کہ بڑی محنت اس کی تالیف میں اس شخص نے اٹھائی ہے اور اکثر شاعر متقدمین اور متاخرین کے لکھیں ہیں۔ [3] ذخیرہ نے اس تذکرہ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ »

شیفتہ کے سرور سے خصوصی مراسم تھے۔ دونوں میں ملاقات بھی ہوتی

(۱) تذکرۂ سرور ورق ۲۲٤ الف ترجمۂ قاسم۔ قاسم نے اپنا تذکرہ ۱۲۲۱ ھ میں مکمل کیا ہے (مجموعۂ نغز دیباچہ صفحہ ۱۰ و ۱۱ طبع ۱۹۰۱ ء) اشپرنگر تقریباً ۱۲٤٦ ھ ہے

(۲) مجموعہ نغز جلد اول ص ۲۰۱۔

(۳) تذکرہ کریم الدین۔ طبع دہلی ص ٤۳۸

Marfat.com

رهتی تهی اور وہ خود بهی معترف هیں که انهوں نے سرور کے تذکرے کو دیکها تها ۔

«تذکرۂ مبسوطے مشتمل بر اشعار ریخته گویان ماتقدم و ما تاخر نوشته بنظر [1] رسیده ۔»

گلشن بے خار ۱۲۵۰ ھ میں مکمل هوا هے [2] ۔ اور یهی سرور کا سال وفات بهی هے ۔

اشپرنگر نے لکها هے که عمدۂ منتخبه کو عیارالشعرا کا ایک حد تک ترقی یافته ایڈیشن سمجهنا چاهئے [3] ۔ هم نے سرور اور ذکا کے ان بیانات کا مقابله و موازنه کیا جو میر [4] ۔ درد [5] ۔ مصحفی [6] ۔ انشا [7] ۔ اور اسد [8] ۔ و غالب [9] ۔ کے متعلق ان تذکروں میں مندرج هیں ۔ ان کے اختلافات سے معلوم هوتا هے که یه بات بس ایک حد تک هی صحیح هے کلیةً نهیں ۔ فهرست اشپرنگر کے مترجم نے «ایک حد تک» یا «کچھ» ان الفاظ کو اپنے ترجمه سے خارج کر دیا هے [10] ۔ تذکرۂ ذکا میں آخری تاریخ جس کا ذکر ملتا هے ۔ وہ ۱۲۴۷ ھ هے اس کی ابتدا بقول اشپرنگر ۱۲۰۸ ھ یا ۱۲۱۳ ھ میں هوچکی تهی اور سرور ان کے

(۱) گلشن بےخار نول کشور ص ۹۷

(۲) گلشن بے خار ــ دیباچه ص ٦ و بعد

Catalogue of Arabic, Per. and Hindustany manuscripts of the Libraries of the Kings of Oudh by A. Sprenger, Calcutta, 1854, and catalogue of Hindustani manuscripts in the British Museum by Blumhardt, p. 16.

(۳) فهرست اشپرنگر متذکره ص ص ۱۸٦

(٤) تذکرۂ سرور ورق ۲٤۳ ب تذکرۂ ذکا نسخه انڈیا آفس ورق ۳۷۸ ب

(٥) ایضاً ورق ۱۰۳ ب ایضاً ورق ۱۲۱ الف

(٦) ایضاً ورق ۲٦۱ ب ایضاً ورق ۳٤٦ ب

(۷) ایضاً ورق ۱۱ الف ایضاً ورق ۹ ب

(۸) ایضاً ورق ٤٦ الف

(۹) تذکرۂ ذکا ورق ۲۷۳ الف

(۱۰) یاد گار شعرا مطبوعۂ الهآباد ص ۷

Marfat.com

تذکرے سے لاعلم بھی نہیں تھے [1]۔ اس لئے گمان یہ یقین ہے کہ سرور (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے ذکا کا تذکرہ دیکھا ہو اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہو۔ بعض جگہ دونوں کی معلومات ایک ہی نقطہ پر ختم ہوجاتی ہیں جیسا کہ احسان لکھنوی، احسن حیدر آبادی، یا مرزا احمد بیگ قزلباش کے ترجموں سے ظاہر ہوتا ہے۔ رہا اشعار کا غلط انتساب اور حالات کا بغیر کامل تحقیق کے اندراج، ان امور میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔

سرور نے یہ تذکرہ کب لکھا؟ یہ بڑا مباحثہ انگیز مسئلہ ہے۔ محمد حسین آزاد نے آب حیات میں لکھا ہے کہ ذوق نے ان کے تذکرے کی تاریخ «دریائے اعظم» سے نکالی تھی [2]۔ جس کے عدد ۱۲۳۶ھ ہوتے ہیں لیکن آزاد سے سہو ہوا۔ یہ در اصل عمدۂ منتخبہ کی نہیں بلکہ اعظم الدولہ سرور کی سبعہ سیارہ کی تاریخ ہے جس کا ایک قلمی نسخہ پروفیسر حامد حسن قادری بچھرایونی کے پاس موجود ہے۔ اس مجلد میں مثنوی کی سات مشہور بحروں میں سات مثنویاں شامل ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ لائق ذکر یوسف زلیخا، شیرین و فرہاد، اور وامق و عذرا ہیں۔ ذوق کا پورا قطعہ مع تمہیدی عبارت کے یہ [3] ہے۔

«و مادۂ تاریخ این قصص را شیخ محمد ابراہیم کہ ذوق تخلص دارد و فی زماننا در عرصۂ سخن وری یکہ تاز است چنین یافتہ۔

ز طبع اعظم الـــدولہ حکایات ٭ بنظم آمد کہ باشد این چنین کہ
بجستم سال نظمش را یکا یک ٭ رســـید آواز از ہاتف بگوشم
کہ ذوق این مثنوی در ہفت بحر است ٭ بگو تاریخ ہم «دریائے اعظم»

۱۲۳۶ھ

(۱) تذکرہ سرور ــ ترجمۂ ذکا ورق ۱۲۶ ب
(۲) آب حیات طبع لاہور ۱۹۵۰ع ص ۴۶۸
(۳) سبع سیارہ قلمی بحوالہ پروفیسر حامد حسن قادری ــ ہماری زبان علی گڑھ جلد ۱۹ شمارہ ۲۸۔

Marfat.com

سبعہ سیارہ کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور سنہ ۱۲۳۶ ھ (۱۸۲۰ ء) سے پہلے اپنا دیوان اور تذکرہ مرتب کرچکے تھے [1]۔

« چون درین ایام از تدوین طبع زاد خود و تالیف تذکرۂ ریختہ گویان فراغ حاصل شد۔ چنان بخاطر فاتر خطور کرد کہ اگر ہفت حکایات منظومہ در بحور مختلف بزبان ریختہ کہ خاتمہ یکے بدیگرے مربوط باشد چنان چہ اشعارے ازین در اختتام ہر مثنوی ہویداست موزون شوند یادگارے باقی خواہد ماند۔»

سرور نے ان مثنویوں کے اختتام پر دو قطعے شائق اور نامی کے بھی درج کئے ہیں جن سے تاریخ ۱۲۳۷ ھ نکلتی ہے اس لئے ذوق کی تاریخ « دریائے اعظم » (۱۲۳۶ ھ)، کو سبعہ سیارہ کے آغاز کا سال سمجھنا چاہئے بہرکیف اس کے دیباچہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ ۱۲۳۶ ھ سے قبل عمدۂ منتخبہ مکمل ہوچکا تھا۔

لیکن تذکرۂ سرور میں کئی ایسی شہادتیں ہیں جن سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نقش اس سے بہت پہلے صورت پذیر ہوچکا تھا۔ مندرجۂ ذیل تاریخیں لائق توجہ ہیں۔

سرور نے ہدایت اللہ خاں ہدایت کے بیان میں لکھا ہے کہ ان کا انتقال ۱۲۱۹ ھ میں ہوا [2]۔ قاسم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ۱۲۱۹ ھ میں عمدۂ منتخبہ کے مسودہ یا مجموعہ کو لے گئے اور اس سے مجموعۂ نغز کے لکھنے میں مدد لی [3]۔

سیف الدولہ سید رضی خان بہادر کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ

(۱) ان مثنویوں کو تعارف کر لئو ملاحظہ ہو ہماری زبان علی گڑھ جلد ۱۹ شمارہ ۴۱ ص ۸ مقالہ ,, مثنوی سبعہ سیارہ۔ تعارف ،، از پروفیسر حامد حسن قادری نیز ہماری زبان جلد ۲۰ شمارہ ۱۰ صفحہ ۱ مقالہ مثنوی سبعہ سیارہ مزید تعارف۔ از پروفیسر حامد حسن قادری و نیز مثنویات از امیر احمد علوی طبع لکھنؤ ۱۹۳۶ ء صفحہ ۲۸ و ۲۹

(۲) تذکرہ سرور۔ ترجمہ ہدایت ورق ۳۲۷ ب (۳) ایضاً ورق ۲۲۴ الف

Marfat.com

«تاریخ این تذکره بسیار به پاکیزگی از ذهن صافیش سرانجام پذیرفته ـ بر ورق آخر این مجموعه ثبت کرده شد[1] ـ»

رضی کا شعر یه هے ـ

رضی گفت بنویس تاریخ آن ☆ «همین اسم اعظم» برین تذکره[2] ـ

اس میں «همین اسم اعظم» سے ۱۲۱۷ ھ نکلتے هیں اس سے بھی اندازہ هوتا هے که اس کا پہلا مسوده ۱۲۱۷ ھ (۱۸۰۲ ء) میں تیار هوچکا تھا ـ

لیکن معلوم هوتا هے که اس میں اضافے ۱۲۱۷ ھ کے بعد بھی هوتے رهے مکرم الدوله بہادر بیگ خان غالب کے حال میں لکھا هے که ان کا انتقال ۱۲۱۸ ھ میں هوا[3] ـ قاسم کو انہوں نے اپنا مسوده ۱۲۱۹ ھ میں پڑھنے کے لئے دیا تھا[4] اور حافظ عبد الرحمن خان احسان نے اس کی تاریخ «سرور دل شاعران زمان» ۱۲۲۰ ھ میں کہی تھی ـ یه سلسله سنه ۱۲۲٤ ھ (۱۸۰۹ ء) تک جاری رها جس کو اتمام تذکره کی تاریخ سمجھنا چاهئے ـ خاتمه کی عبارت جس سے یه تاریخ معلوم هوتی هے مندرجهٔ ذیل هے ـ

«الحمد لله که به فضل ایزد متعال این نسخه نهم محرم الحرام ۱۲۲٤ ھ موافق سنه جلوس مبارک . . . حضرت محمد اکبر بادشاه غازی خلد الله ملکه و سلطانه افاض علی العالمین برہ و احسانه صورت اختتام پذیرفت[5] ـ»

ایتھے[6] ـ اور پروفیسر اسٹوری[7] ـ دونوں اختتام تصنیف کا سنه ۱۲۲۲ ھ (۱۸۰۷ ء) لکھتے هیں جو دراصل مخطوطهٔ لندن کو صحیح نه پڑھنے کا نتیجه هے اس کا عکس همارے سامنے موجود هے اور لندن و پیرس میں ان قلمی نسخوں کو دیکھ کر جو یاد داشتیں تیار کی گئی تھیں وہ بھی پیش نظر

(۱) تذکره سرور ورق ۱۱۵ الف
(۲) ایضاً ورق ۲۳٦ ـ
(۳) ایضاً ورق ۱۹٤ ب
(٤) ایضاً ورق ۲۲٤ الف
(٥) ایضاً ورق ۳۳۷ ب
(٦) Catalogue of Persian manuscripts: India Office Vol. I By Dr. Hermann Ethe. No. 2850 (p. 1546)
(۷) Persian Literature by C. A. Storey Vol. I. Pt. II, p. 883

Marfat.com

ہیں ۔ ان میں صاف ۱۲۲٤ ھ ہے ۔ اس کی مزید تصدیق نسخہ پیرس [1] ۔ اور نسخہ عبد الحق [2] ۔ سے بھی ہوتی ہے ۔ فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحق نہم محرم الحرام ۱۲۲٤ ھ کو تاریخ کتابت تسلیم کرتے ہیں اور راقم الحروف کا خیال ہے کہ اس کو اختتامِ تذکرہ کی تاریخ سمجھنا چاہئے [3] ۔ ڈاکٹر عبدالحق نے لکھا ہے :

« احسان ، نصیر ، عاشق ، قاسم ، سید رضی ، فراق نے جو مادۂ تاریخ نکالے ہیں ان سے ۱۲۱۹ ھ اور ممنون کے تاریخی مادے سے ۱۲۱۵ ھ نکلتے ہیں ۔ میرا نسخہ نہم محرم الحرام ۱۲۲٤ ھ کا مکتوبہ ہے جس کو عاشق نے اعظم الدولہ مولف تذکرہ کے حکم سے لکھا تھا » ۔

۱۲۲٤ ھ عمدہ منتخبہ کے تینوں نسخوں میں مشترک ہے اس لئے اس کو اِتمام تالیف کی تاریخ سمجھنا چاہئے ۔ نسخہ پیرس میں کتابت کی تاریخ نہم ماہ جنوری ۱۸٤۹ ء [4] ہے اور نسخۂ لندن میں « رحمت خدا بے حد » [5] جس سے اشپرنگر [6] کے حساب کے خلاف ۱۲٤۱ ھ نکلتے ہیں اور جو در اصل ایتھے کے قول کے مطابق نواب غلام حسین خاں بہادر کے نسخہ کی نقل ہے [7] اس کا کاتب بھی وہی بھولا ناتھ عاشق [8] ہے ۔ جس نے

(۱) تذکرہ سرور ۔ مخطوطہ پیرس ورق ۳۷۰ ب

(۲) خطبات گارساں دتاسی حاشیہ ڈاکٹر عبد الحق ص ۸۷ و ۸۸

(۳) مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے عمدہ منتخبہ کا سنہ اتمام ۱۲۲٦ ھ قرار دیا ہے (دیوان غالب نسخہ عرشی ص ۳۸۳) انھوں نے غالب کو جو اشعار اس تذکرے کو حوالے سے نقل کئے ہیں وہ علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر سے ماخوذ ہیں حالاں کہ وہ لکھتے ہیں کہ عمدہ کا ایک نسخہ پٹنہ میں ہے اس سے رجوع ضروری تھا ۔ علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر (ج ۲٤ ش ۲) میں لکھا ہے کہ « سرور کا تذکرہ تقریباً ۱۲۱٦ ھ میں شروع ہوا اور تقریباً دس سال میں مرتب ہوا » (ص ۹٦) ممکن ہے عرشی صاحب اسی اطلاع سے اس نتیجے پر پہنچے ہوں کہ عمدہ سنہ ۱۲۲٦ھ میں مکمل ہوا ۔ اس مضمون میں یہ تو لکھا ہے کہ ذکا کے تذکرے کا ایک نسخہ پٹنہ میں ہے لیکن یہ نہیں لکھا کہ عمدہ منتخبہ بھی وہاں ہے ۔

(٤) تذکرہ سرور ۔ نسخہ پیرس ورق ۳۷۱ الف (۵) تذکرہ سرور ۔ نسخہ لندن ورق ۳۷۵ ب

(٦) فہرست اشپرنگر ۔ کتب خانہ شاہان اودھ ص ۱۸۵ (کلکتہ ۱۸۵٤ ء)

(۷) ایتھے ۔ فہرست مخطوطات فارسی انڈیا آفس صفحہ ۱۵٤٦

(۸) تذکرہ سرور ۔ ورق ۱۸۷ ب

Marfat.com

عبد الحق صاحب کا نسخه لکھا ھے۔ اول الذکر نے صنعتِ توشیح میں چند اشعار لکھے ھیں، اس کا پہلا شعر درج کیا جاتا ھے جس سے معلوم ھوتا ھے که اس نے اس تذکرہ کی نقل اعظم الدولہ سرور کے حکم سے کی تھی۔

اعظم الدولہ بہادر کے ٭ اذن سے ان کا تذکرہ لکھا [1]۔

ڈاکٹر عبد الحق نے تاریخوں کا حساب بھی صحیح نہیں لگایا۔ رضی کی تاریخ «همین اسمِ اعظم» جس سے ۱۲۱۷ ھ نکلتے ھیں۔ غالب علی خان کے «عمدہ منتخبه» اور فراق کے «سفینۂ اعظم» [2]۔ سے ۱۲۱۶ ھ ممنون، کی «یه ھے معیار نقد سخن» [3]۔ سے ۱۲۱۵ ھ، حافظ عبد الرحمن خان احسان کے «سرور دل شاعرانِ زمان» [4]۔ سے ۱۲۲۰ ھ، نصیر کے مصرع «یه مجموعه کوئی عطر سخن ھے» [5]۔ سے ۱۲۱۹ ھ یا ۱۲۲۰ ھ، عاشق کے «باغ و بہار» [6]۔ سے ۱۲۱۷ ھ اور آفرین کے «مفتاح بوستانِ نعیم» [7]۔ سے ۱۲۱۸ ھ نکلتے ھیں۔ ان تاریخوں میں سب سے پہلی تاریخ نظام الدین ممنون کی ھے۔

زھے اعظم الدولۂ نکته سنج ٭ که ھر نکته اس کا ھے در عدن
لکھا زور ھے اس نے یک تذکره ٭ که باھم ھو تحسین اربابِ فن
جو تاریخ پوچھی تو ممنون نے ٭ کہا «یه ھے معیار نقد سخن» [8]۔

۱۲۱۵ ھ

تذکرۂ سرور میں ۱۲۱۵ھ کا حوالہ دو جگه آیا ھے۔ میر جواد علی خان کے ترجمے میں لکھا ھے که ان کا انتقال ۱۲۱۵ھ میں ھوا [9]۔ دوسری جگه یه تاریخ ضمنی طور پر آئی ھے۔ سرور نے لطف کے ذیل میں لکھا ھے که:

«لطف تخلص میرزا علی تذکره ریخته گویان در شش زبان ھندی

(۱) تذکرۂ سرور ورق ۳۳۸ ب
(۲) ایضاً ورق ۳۳۶ ب
(۳) ایضاً ورق ۳۳۷ الف
(٤) ایضاً ورق ۳۳۷ الف
(٥) ایضاً ورق ۳۳۷ ب
(٦) ایضاً ورق ۳۳۷ ب
(۷) ایضاً ورق ۳۳۸ الف
(۸) ایضاً ورق ۳۳۷ الف
(۹) ایضاً ورق ۳۳۰ ب

Marfat.com

نمودہ [1]۔»

لطف کا تذکرہ ۱۲۱۵ھ (۱۸۰۰ء) میں ختم ہوا ہے [2]۔

تذکرۂ سرور کی دوسری اہم تاریخ سید غالب علی خان کی ہے جس میں کتاب کا نام بھی ہے اور تاریخ بھی۔

عمدۂ اہل سخن میر محمد خان وہ ✡ اعظم الدولہ سروِ سرورِ خیل امرا
کہ شرافت سے نسب کی ہے امیر ابن امیر ✡ لاتعد اوس کے اوصاف و ثنا لا تحصی
تذکرہ ریختہ گویوں کا بہ طرز عمدہ ✡ منتخب کر جو کلام شعرا اس نے لکھا
اور تاریخ کا اس منتخب عمدہ کے ✡ حکم اس منتخب عمدۂ دوراں نے کیا
عمدہ منتخبہ اس کی وہیں سید نے ✡ لکھی تاریخ وہی نام بھی ہے اس کا رکھا [3]۔
۱۲۱۶ھ

ان امور کے پیش نظر ۱۲۱۵ھ (۱۸۰۰ء) یا ۱۲۱۶ھ (۱۸۰۱ء) کو آغاز تالیف اور ۱۲۲۴ھ (۱۸۰۹ء) کو اختتام تذکرہ کی تاریخ قرار دینا چاہئے۔ ایک ایسے ضخیم تذکرے کا جس میں ۹۹۶ شاعروں کا حال اور انتخاب ہو آٹھ نو برس میں ختم ہونا تعجب کی بات نہیں۔ اشپرنگر کے قول کے مطابق ذکا کے تذکرے کا آغاز ۱۲۰۸ھ یا ۱۲۱۳ھ میں ہوا اور آخری تاریخ جو اس میں ملتی ہے ۱۲۴۷ھ ہے۔

عمدۂ منتخبہ کا زمانہ وہ ہے جب ذوق و غالب مسند شہرت پر فائز ہورہے تھے اور دہلی میں سید الشعرا میر غالب علی خان سید، فخر الشعرا میر نظام الدین ممنون اور میر فقیر اللہ فقیر کا ڈنکا بج رہا تھا۔ لیکن سیاسی حالات روز بروز بگڑتے جا رہے تھے۔ غلام قادر روہیلہ کے مظالم کی داستانیں فضا میں

(۱) تذکرہ سرور ورق ۲۴۱ الف
(۲) گلشن ہند طبع علی گڑھ ص ۱۲
(۳) تذکرہ سرور ورق ۳۳۶ ب

Marfat.com

گونج رهی تهیں (۱۷۸۸ء) دهلی کا بادشاہ شاہ عالم نابینا تھا اور اس کی سلطنت دهلی سے پالم تک رہ گئی تھی ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک کی فوجیں فاتحانہ پرچم کے ساتھہ دهلی میں داخل هوئیں اور بادشاہ بالکل انگریزوں کے زیر اثر آگیا۔ اس وقت هر چھوٹا بڑا اقتصادی مصیبتوں میں گرفتار تھا۔ بادشاہ کے ملازمین میں اهل نقدی اور اهل جاگیر سب هی کاسۂ گدائی هاتھہ میں لئے هوئے تھے۔ سیاسی انتشار اور اقتصادی بدحالی کے اس اندھیرے میں انگریز جن کے پیچھے انگلستان کا صنعتی انقلاب تھا اپنے قدم دهلی میں جما چکے تھے۔ ۱۸۰۶ء میں اکبرشاہ ثانی تخت نشین هوا۔ اس کے دور حکومت میں زور و زر کچھہ بھی باقی نہیں رها تھا اور سلطنت کی شمع بھڑک کر خاموش هو جانے والی تھی۔ پرانا فوجی زرعی اور صنعتی نظام بوسیدہ هوچکا تھا۔ عوام پامال تھے امرا غیر منظم، دستکار بے روزگار۔ اس افراتفری میں بھی ادب کی محفلیں سونی نہیں هوئی تھیں اور اس کی خدمت میں صوفی اور سپاهی، امیر اور غریب، هندو اور مسلمان سب هی لگے هوے تھے۔ آرام «تیر گر» تھے آگاہ «افسانہ خواں» اختر «آتش‌باز» افسر «چودھری گاؤ خانہ» اور افسوس «سپاهی» — ان هی محفلوں میں هندوستانی کلچر کی گہرائی اور گیرائی نظر آتی اور اختلافات کے باوجود اس کی یک رنگی اور یک جہتی کا اندازہ هوتا۔

سرور تاریخی شعور سے بیگانہ نہیں ہیں۔ بعض جگہ انہوں نے سنہ لکھہ دیا ھے اور کہیں ایسے اشارے کر دیے ہیں جن سے زمانہ اور عہد کا کچھہ اندازہ هو جاتا ھے مثلاً انتظار کے متعلق لکھتے ہیں۔

«هم عصر فغاں و آبرو۔ شاعر عہد احمد شاہ۔»

آزاد کے بارے میں لکھا ھے۔

«از جرگہ متقدمین و معاصر دلی[2]۔»

تذکرہ سرور کی سیرت نگاری میں وہ مصروف [illegible] ہیں

(۱) تذکرہ سرور ورق ۲۳ الف
(۲) تذکرہ سرور ورق ٤٤ ب

Marfat.com

جو میر کے نکات الشعرا کا وصف امتیازی ھے ، پھر بھی سرور نے سیرت کے بعض پہلوؤں کو خوبی کے ساتھ نمایاں کیا ھے ۔ انشا کے متعلق لکھتے ھیں ۔

« بسیار ھنگامہ آرا و شوخ طبع ست [1] ۔ »

امیر کے بارے میں لکھا ھے ۔

« سیاح وضع ، در علم مجلس مہارتے دارد [2] ۔ »

انور کے متعلق فرماتے ھیں ۔

« مرد لطیفہ گو و خوش خلق [3] ۔ »

تذکرۂ سرور اپنے عہد کے عمومی رجحانات کا پابند ھے ۔ سرور کے مذاقِ شعر میں بھی ان کے ذاتی رجحانات کے علاوہ اس دور کے اثرات کا پرتو دکھائی دیتا ھے ۔ انہوں نے صحت محاورہ پر زور دیا ھے ۔ « غزل ھائے طولانی » کی مذمت کی ھے ، اور لکھا ھے کہ ایہام گوئی کا دور ختم ھو چکا ۔ مراختون اور مشاعروں کی اھمیت کو واضح کیا ھے جہاں نقادان فن جمع ھوتے تھے اور شعر کے حسن و قبح پر بحث کرتے تھے ۔ حقیقت یہ ھے کہ یہ مشاعرے ھماری معاشرت کا جزو بن گئے تھے اور ان کی بدولت ردو کی مقبولیت فارسی سے بڑھ گئی تھی ۔

سرور نے بعض ایسے تنقیدی اشارے بھی کئے ھیں جو دلچسپی اور فائدے سے خالی نہیں مثلاً غالب کے طرزِ بیدل کے متعلق لکھتے ھیں کہ ۔

« ریختہ در محاورات فارسی موزوں کند »

آزاد کے بارے میں لکھا ھے ۔

« از جرگہ متقدمین ۔ ۔ ۔ زبانش ما نابہ پیشینان است »

یا احسن کے بارے میں لکھا ھے ۔

« در ایہام گوئی بسیار راغب والحق کہ دران زمان ھمان رائج بود » ۔

---

(۱) تذکرہ سرور ورق ۱۲ الف

(۲) تذکرہ سرور ورق ۲۴ الف (۳) تذکرہ سرور ورق ۳۹ الف

Marfat.com

ترقی کے متعلق لکھتے ہیں

« سخنش درد آلود و عاشقانہ است »

تذکرہ سرور ہمارے « ماخذ اصلی » میں ہے۔ اس میں پچھلے تذکروں کی طرح اختصار و ایجاز نہیں، بلکہ اس کے مقابلہ میں تفاصیل زیادہ ہیں۔ سرور نے میر [1]۔ میر حسن [2]۔ مصحفی [3]۔ لطف [4]۔ اور ذکا [5]۔ کے تذکروں کا ذکر کیا ہے اور اس کا قرینہ غالب ہے کہ ان سے فائدہ اٹھایا ہو۔ اشپرنگر نے اس کا ماخذ عیارالشعرا کو قرار دیا ہے لیکن تذکرہ سرور اس کی کاربن کاپی نہیں۔ بہ لحاظ ترتیب اور تنقید اس کا بہتر چربہ ضرور ہے۔ جابجا مصنف کی ذاتی تلاش اور معلومات کا ذخیرہ موجود ہے جس سے قاسم اور شیفتہ دونوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ تذکرہ سرور مکررات اور اغلاط سے بھی خالی نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ان کی نشان دہی حاشیوں میں کی گئی ہے۔

ادب قدیم کے حیات افروز عناصر سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ اردو سے متعلق اہم مخطوطات کو حواشی اور تعلیقات کے ساتھ شائع کیا جائے۔ اس بنیادی کام کے بغیر تاریخ اور تہذیب کا مطالعہ ادھورا رہے گا۔ اسی لئے ایک مستشرق نے نصیحت کی تھی Know Thy Texts ، ہمیں خوشی ہے کہ دہلی یونیورسٹی نے ان نادر مخطوطات کی اشاعت کا بندوبست کیا ہے جو یورپ سے حاصل کئے گئے ہیں۔ تذکرہ سرور اس سلسلہ کی پہلی کتاب ہے جو ہم شری جواہر لال نہرو کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، جنھوں نے اپنے اعجاز عمل [illegible] تخلیقی رو کو موڑ دیا ہے اور ہمیں کہ ان ہی کے چراغ [illegible] ہیں کام کا ایک نیا حوصلہ اور ایک نئی توانائی بخشی ہے۔

(۱) تذکرہ سرور ورق ۲۴۳ ب (۲) ایضاً ورق ۱۸۹ ب
(۳) ایضاً ورق ۲۶۱ ب (۴) ایضاً ۲۴۱ الف (۵) ایضاً ۱۲۷ الف

Marfat.com

اس کام میں رشید حسن خان صاحب نے بڑی مدد کی ھے جو اس اسکیم میں مددگار کی حیثیت سے کام کر رھے ھیں۔ میں ان کی عنایات کا بدل ممنون ھوں۔

شعبہ اردو۔ دھلی یونیورسٹی
۵ مارچ ۱۹۶۱ء

خواجہ احمد فاروقی

متن اور حواشی

تذکرہ سرور کا متن تیار کرنے میں ھم نے ایسے الفاظ کا قدیم املا برقرار رکھا ھے جیسے «تروار» (تلوار) یا «کایت» (کایستھ) لیکن عام الفاظ کو موجودہ املا کے مطابق لکھا ھے جیسے «جہاڑ» کے بجائے «جھاڑ» «اوسنے» کے بجائے «اس نے»۔ یائے معروف اور مجہول میں بھی فرق کیا ھے۔ نیز مرکب الفاظ کو موجودہ املا کے مطابق علاحدہ علاحدہ لکھا ھے تاکہ قاری کو سہولت ھو۔

اس تذکرے کے بعض صفحات کے عکس اتنے سیاھی زدہ تھے کہ عبارت کا صحیح پڑھنا دشوار تھا۔ اس خرابی کی وجہ سے بعض الفاظ باوجود کوشش کے پڑھنے میں نہیں آئے۔ ایسے مقامات پر نقطے (. . .) لگا دئے ھیں۔ مخطوطے میں جس جگہ عبارت موجود ھی نہیں ھے وھاں لمبا ڈیش (——) لگا دیا ھے۔

جہاں مصرع یا عبارت میں کسی لفظ کی ضرورت ھے اور یقین نہیں ھے کہ یہاں اصل میں کیا ھوگا، وھاں ظنِ غالب کی رعایت سے لفظ مع نشانِ استفہام قوسین میں لکھ دیا ھے جیسے [کرون ؟] نیز جہاں کسی غلط لفظ یا الفاظ کا بدل پیش کیا ھے، وھاں اُسے اصل لفظ کے آگے قوسین میں علامت استفہام کے ساتھ لکھا ھے۔ لیکن جہاں کوئی لفظ اصل عبارت میں چھوٹ گیا ھے اور گمان بہ یقیں ھے کہ یہاں فلاں لفظ ھوگا ایسی

Marfat.com

صورت میں اس لفظ کو قوسین میں لکھ دیا ھے جیسے (تم)۔ پورے مصرع، شعر یا جملے میں اگر کوئی شک ھے یا کوئی لفظ مشکوک ھے تو اس کے آخر میں علامتِ استفہام لگا دی ھے یا کذا لکھ دیا ھے۔

حواشی میں رموز ذیل مستعمل ہوئے ھیں

آثار	آثارالشعرائے ھنود(دیبی پرشاد)	مطبوعہ ۱۸۸۵ء
چمنستان	چمنستان شعرا (شفیق)	مطبوعہ ۱۹۲۸ء
حسن	تذکرہ شعرائے اردو (میر حسن)	مطبوعہ ۱۹٤۰ء
دستور	دستورالفصاحت (احد علی یکتا)	مطبوعہ ۱۹٤۳ء
دیوان جہان	عکس نسخہ لندن نیز	مطبوعہ ۱۹۵۹ء
دیوان غالب	نسخہ عرشی	مطبوعہ ۱۹٤۸ء
ریاض	ریاض الفصحا (مصحفی)	مطبوعہ ۱۹۳٤ء
سخن	سخن شعرا (نساخ)	نول کشور ۱۸۷٤ء
شیفتہ	گلشن بے خار	نول کشور
شورش	تذکرہ شورش (عکس نسخہ آکسفرڈ) نیز	مطبوعہ حصے
عشقی	تذکرہ عشقی (عکس نسخہ آکسفرڈ) نیز	مطبوعہ حصے
عمدہ	عمدہ منتخبہ (عکس نسخہ لندن)	
عیار	عیارالشعرا (عکس نسخہ لندن)	
کریم الدین	تذکرہ کریم الدین (طبقات الشعراء) نسخہ قدیمہ مطبوعہ دہلی	
گلزار ابرہیم	مولفہ علی ابراھیم خان خلیل	
مع		
گلشن ھند	مولفہ مرزا علی لطف	مطبوعہ ۱۹۳٤ء
گردیزی	تذکرہ ریختہ گویان (گردیزی)	مطبوعہ ۱۹۳۳ء
گلستان	گلستان بے خزاں (باطن)	نول کشور ۱۸۷۵ء

Marfat.com

گل	گل عجائب (اسد علی خان تمنا)	مطبوعه ۱۹۳۶ء
مخزن	مخزن نکات (قائم)	مطبوعه انجمن ترقی اردو اورنگ آباد
نکات	نکات‌الشعرا (میر)	مطبوعه ۱۹۳۵ء
نغز	مجموعه نغز (قاسم) جلد اول و دوم	مطبوعه ۱۹۳۳ء
هندی	تذکره هندی (مصحفی)	مطبوعه ۱۹۳۳ء
یادگار	یادگار شعرا	مطبوعه ۱۹۴۳ء

احتیاط کے باوجود طباعت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ان کو اردو طباعت کی روایت سمجھ کر گوارا کیا ہے۔

Marfat.com

یا فتّاح

رتّب یسّر بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم و تمّم بالخیر

دیباچہ

اے پایۂ افہام ز ادراکِ توپست از صنعِ تو نقش بستہ ہر چیز کہ ہست
انشائے دو حرف کرد کلکت بہ ازل مجموعۂ کائنات ازیں صورت بست

آب و رنگِ جواہرِ زواہرِ معانی بہ تابشِ مہرِ ستائشِ مبدعے ست. کہ بدائعِ منشات امکانی و لطائفِ ارقامِ ایجادی، بہ یک جنبشِ کلکِ چابک رقمِ ارادتش، در رنگین مجموعۂ عالم تاوین و نگارین و صفحۂ ابداع و تکوین نقش ہستی بستہ و گوہر افشانیِ خامۂ عنایتش از لالیِ اب دارِ بحرِ نطق و بیاں، ہزار عقدِ گہر در دامن طبعِ معنی پروراں گسستہ ـ جلّ شانہ و عمّ نوالہ ـ و صلواتِ فراواں و تحیاتِ بے پایاں بر مجموعۂ جامعِ حقائقِ ازلی و ابدی دیباچۂ منشأتِ قدرتِ سرمدی، (ورق ا ب) ہدایت کیش، شفاعت گستر، می لقب، امت پرور، زبدۂ کائنات، نخبۂ منتخبات، محمدِ مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ

باج ستانِ ملوک، تاج دہِ انبیا

شحنۂ ہشتم بہشت، خسروِ مالک رقاب

و درودِ نامحدود بر آل و اصحـــابِ او کہ ترک تازان میدانِ حقیقت و پاک بازانِ مضمارِ طریقت اند ـ صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین ـ و بعدَ ذالک ـ عاصی میر محمد خاں المتخلص بہ سرور بہ سمع بلند فہمان نکتہ طراز و فصاحت منشانِ بلاغت پرداز می رساند کہ از ابتدائے سن [illegible] شعر گوئیِ ریختہ در دل متمکن بود، بعد چندے بہ قدر استعداد طبعی آنچہ کہ از دل بہ زبان می آمد، موزون می نمایید (؟) بنا علی ہذا بہ خاطر فاتر خطور کرد کہ اشعارِ ریختۂ شعرائے ماضی و حال جمع نمودہ بہ طور تذکرہ تالیف نماید و معنی قل و دل منظور دارد، تا مطالعہ کنندگاں را [illegible]

Marfat.com

طوالت رنج نیفزاید ـ امید از جنابِ باری ست که مقبول اربابِ این فنِ شریف گردد و مطالعه کنندگان محظوظ شوند و مؤلف را به دعاے خیر یاد دارند ـ وَالسّلام علیٰ من التبع الهُدیٰ .

حرف الالف

آفتاب آفتاب تخلص، حضرت شاهِ گیتی پناه. جم جاه، فریدون فر، دارا مرتبت، کیخسرو شکوه، سکندر منزلت، خدیو دوراں، خلیفهٔ زماں، شهنشاهِ سلیمان مکاں، داورِ دادگر، صاحب قران جلال الدین لقب، قبلهٔ امانی و آمال، سرچشمهٔ جود و نوال، (ورق ۲ الف) ابوالمظفر مجاهد الدین شاه عالم بادشاه غازی. خلد الله ملکه و سلطنة وافاض علی العالمین بره و احسانه. آوازهٔ سخاوتش شرق و غرب عالم را فراگرفته و شورِ شجاعتش زازله در دلِ رستم مزاجاں انداخته. ذاتِ فائض البرکاتِ قدسی صفاتش باعثِ امن و آرامش جهان و جهانیاں، وجودِ مسعود میمنت آمودش سببِ فلاح و رفاهِ زمان و زمانیاں، خاطرِ مقدسش هر وقت به پرداختِ احوالِ رعایا و برایا که ودائعِ بدائع جناب صمدیت اند، مصروف و ذاتِ همایونش همه دم به رعایتِ حالِ خانه زادگان درگاهِ والا مشغوف. عالمے از خوانِ احسانش به نعمت هاے گوناں گوں متلذذ و بهره یاب و خلقے از دولتِ بے زوالش به حصولِ انواعِ تیمنات مستفید و کامیاب ـ اوقاتِ مبارکِ آں شاهِ همایوں سیر، با وجودِ کثرتِ اشغالِ امورِ جهاں بانی، به عبادتِ جنابِ احدیت مائل و ماه وسالِ ابد مدت سلطنتِ آں شهنشاهِ جهاں گیر به سیر خیابانِ اربعه و اربعین جلوه گر ـ بعدِ فراغ عبادات حضرت خالق کل اشیاء خاطر مبارک به شغل شعر و شاعری و کبت و دوهره متوجه می شود ـ سر آمدِ سخن وراں سید الشعرا میر غالب علی خاں سید تخلص و فخرالشعرا میر نظام الدین ممنون تخلص و حافظ عبدالرحمان خاں احسان تخلص (ورق ۲ب) و میر فقیر الله فقیر تخلص که هر یک در فنِ سخن فهمی و نکته سنجی و بدیهه گوئی نادرِ روزگار و یکتاے اعصاراند، حسب الحکمِ اقدس اشرف اعلیٰ به طورِ چوکی بندی در دیوان خاص که در وصفِ آں

Marfat.com

منزلِ بهشت مثال اساتذهٔ سابقه این بیت را به طورِ کتابه ثبت کرده اند۔

اگر فردوس بر روئے زمین ست
همین ست و همین ست و همین ست

شرفِ احضار داشته، بهره یاب و سامعه افروز از اشعارِ آب‌دارِ درر بارِ آن حضرت می شوند۔ احوالِ هر یک ازین جادو طرازانِ معنی سنج جدا جدا به جاے خود مرقومِ خامهٔ سحربیان خواهد شد۔ تصنیفاتِ حضرت قدر قدرت مشتمل بر مثنویات و قصائد و غزلیات و دیوان فارسی و دیوان ریخته و قصهٔ شجاع الشمس به زبان هندی در نثر و ماسوائے این اقسامِ شعر به طورِ مناقب و مرثیه و سلام و دوهره و کبت و چیستان وغیره بسیار ست۔ کلکِ دو زبان از تحریر صفات معانی تازهٔ واستخوان بندیِ الفاظ و سنجیدگی و پختگیِ عبارات و تازگیِ مضامین قاصر۔ چند شعر نخراً و تیمناً و تبرکاً مسطور قلمِ حقائق رقم می گردد که کلام الملکِ ملک الکلام است۔ من ارشاده

منھ کرے کس وجه دریا مارے ڈر کے سامنے
ابر جب پانی بھرے اس چشم تر کے سامنے (ورق ۳ الف)
بیدِ مجنوں خاک میں مل جاے اے لیلیٰ منش
باغ میں لچکے اگر تیری کمر کے سامنے
تب تو اپنا سوخته جاں شمع رو سمجھیے گا آہ
جب لگا بیٹھیں گے دھونی تیرے در کے سامنے
تمہاری۔ مانگ سے کیا معنیِ دل خواہ دے پیدا
شب معراج کی اس خط سے گویا راہ دے پیدا
آوے جو خواب میں بھی وہ یوسف لقا تو پھر
اے آفتاب دولت بیدار سمجھو
آیا کمند لے کے جو ایما یوہیں ہے پار (۱)
پیش از سحر سمجھے پسِ دیوار سمجھے

(۱) نثر ص ٦٤ به نام میر اصغر علی اصغر

Marfat.com

کچھ اور اپنے دل میں نہ دل دار سمجھیے
اپنا ہی دوست دار مجھے یار سمجھیے
وہ دل ربا جو اٹھ مرے پہلو سے کل گیا
بے کل ہو دل ہی پہلو سے میرے نکل گیا
اس یار بے وفا کی ذرا چال دیکھیے
ہجراں سے کر دیا ہمیں پامال دیکھیے
کہتے نہ کیوں کہ پھر کہ چھپا مہر ابر میں
بکھرے ہوئے جو منہ پہ (اسے؟) بال دیکھیے
اچھا تم اس کے ہاتھ (سے؟) اب کھاؤ پان پر
ہوتا ہے منہ رقیب کا کیا لال دیکھیے
کیا دیکھیے سوے مہ و خورشید آفتاب
اس سے دو چند یار کے جب گال دیکھیے
بن آتی مجھ کو کوئی نہیں گل عذار وضع
گر تو ملے تو ملنے کی بھی ہو ہزار وضع
جوں شمع تا سحر شب فرقت میں آفتاب
بے اختیار مجھ کو رلاتی ہے چاند نی

اسعد

اسعد تخلص، مرزا اسعد بخت بہادر، فرزندِ ارجمندِ شاہ زادۂ بلند اقبال (سرو؟) چمنستانِ سلطنت ـ نورِ حدیقۂ خلافت، بہار پیرائے دودمان ابہت، رنگِ (ورق ۳ ب) کاشانۂ شوکت، میرزا احسن بخت بہادر دام ظلہ، که از چندے به اطرافِ ملتان و کابل رونق بخش شدہ اند ـ جناب[1] ـ ایشاں را از ابتدائے سن شباب شوقِ گفتنِ شعرِ ریختہ در طبعِ وقادش متمکن ست ـ چوں طبع رسا و فکرِ مستقیم دارند، اکثر به مضامینِ برجستہ اشعار موزوں می نمایند ـ از آں جملہ یک مقطع از اشعارِ آب دار آں والا تبار به سمعِ مؤلف رسیدہ ـ ثبت می شود ـ

(۱) کذا ـ

Marfat.com

[1] تو ایسا ہے اسعد کہ ہاتھوں سے تیرے
نہ تسبیح ٹھہرے نہ زنار ٹھہرے
یہ اشک چشم میں ہم دم رہے رہے نہ رہے
حباب وار کوئی دم رہے رہے نہ رہے
شکل اس کی کسی صورت سے جو دکھلاے ہمیں
دوست ایسا کوئی ملتا نہیں اے واے ہمیں
کیا چاہیے قالین و نمد خاک نشیں کو
مسند سے بھی بہتر جو سمجھتا ہے زمیں کو

آصف آصف تخلص، وزیر الممالک، مدارالمہام، آصف جاہ یحییٰ خاں آصف الدولہ بہادر ہزبر جنگ مرحوم کہ وزیرِ اعظم و دستورِ معظمِ ہندوستان بود۔ شہرۂ انعام و مرحمت و سخاوتش در تمام عالم مشہور و بہ ہمت و جواں مردی و رعیت پروری و داد گستری و شجاعت و اکتساب فضائل و کمالاتِ فنون بے نظیر و در ہرفن یدِ طولی داشت۔ چنانچہ در تیر اندازی و تفنگ بازی بہ نوعے ماہر بود کہ طائراں را از فلک بر زمیں می انداخت۔ غرض کہ مناقب و توصیفِ آں والا مرتبت ہر قدر (ورق ٤ الف) کہ مرقوم شود بجاست. و خامۂ بلند تلاش بلکہ از ارقامِ جوہر ذاتیش کوتہی می کند۔ حیف کہ در عینِ شباب بہ سنِ چہل سالگی رخت اقامت ازیں عالم پر آشوب بربست۔ خاطرش اکثر مائلِ ریختہ گوئی بود۔ اشعارِ برجستہ از طبعِ وقادش سربرمی زد و پرداخت و مراعاتِ شعرا منظور نظر عاطفت اثر داشت۔ چنانچہ میر محمد تقی متخلص بہ میر کہ در فن ریختہ گوئی سر آمد شعراے وقت ست، بہ صیغۂ شاعری دو صد روپیہ در ماہہ را ملازم [illegible] چند شعر ازاں گوہرِ دریای وزارت بہ نظر این مؤلف رسیدہ۔ [illegible]

(۱) ع تو ہی گا وہ اسعد کہ ہاتھوں سی تیری (بعرض ص ۵۹)
تو اسعد غضب ہی کہ ہاتھوں سی تیری
نہ تسبیح ٹھہری نہ زنار ٹھہرا (سخن شعرا ص ۲۵)

Marfat.com

دنیا کی فکر دل کو اگر سو لگی رہے
آصف یہ شرط ہے کہ اُدھر لو لگی رہے

روز و شب اشک سے مژگاں میں تری رہتی ہے
شاخِ نرگس اسی پانی سے ہری رہتی ہے

بتوں کی گلی میں شب و روز آصف
تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں

جس گھڑی تیرے آستاں سے گئے
ہم نے جانا کہ دو جہاں سے گئے

امیر

امیر تخلص، امین الدولہ[1]، معین الملک، ناصر جنگ بہادر، المشہور بہ میرزا میڈھو، خلفِ نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں بہادر جنگ مغفور، برادرِ خردِ نواب آصف الدولہ مرحوم۔ بہ حضورِ انورِ خاقانِ جہاں، شاہ عالم بادشاہِ غازی، ادام اللہ سلطنۃ، به خدمتِ میر آتشی (ورق ٤ ب) ارثاً سرافراز و مطرحِ عنایاتِ خاقانی ست۔ و به خلقِ نیکو ممتاز و به صفات حمیدہ موصوف۔ در ایامِ تشریف داشتن (به) شاہ جہاں آباد پیش از ہنگامۂ غلام قادر نمک حرام، طرحِ مشاعرہ در خانۂ خود انداختہ بود۔ ہمہ شعرای ایں جا به مجلسِ مشاعرہ جمع می شدند۔ مدتے بدیں منوال گذشت۔ از چندے به لکھنؤ رونق افزاست۔ ایں چند بیت از نتائجِ طبعِ عالیِ ایشان است۔

کل جو ہم نے مغ بچے کے ساتھ سیرِ دیر کی
[2]۔ لڑکھڑایا پاؤں تھا ہی پر خدا نے خیر کی

پرخوں بہ رنگ لالہ ہے اپنا ایاغِ دل
بوئے کبابِ سوختہ دیتا ہے داغ دل

(١) امیر الدولہ (سخن شعرا ص ٤٦)۔
(٢) لڑکھڑایا تھا ہی پا لیکن خدا نی خیر کی (سخن شعرا ص ٤٧)

Marfat.com

[1]- یاس و غم و آرزو، جمع یـــه سب چیز ھے
بل بے ترا حوصله، دل بھی عجب چیز ھے

آرزو

آرزو تخلص، سراج الدین علی خاں، شخصے عمده معاش و ذهین و بلند طبع، در علم و فضل یگانه، به فارسی گوئی استاد وقت خود بود- گوے سبقت از اقران و امثال ربوده- در عهد حضرت فردوس آرام گاه با شیخ محمد علی حزیں که در آں عصر حاویِ علوم و یکتای زمانه بود، معارض شده، اعتراضات بر اشعارِ شیخ صاحب مرحوم نمود و رسالۂ مسمی به تنبیه الغافلین ترتیب داده- سوائے ایں دیگر رسالـه ها در عروض و قوافی و معما و تذکرة الشعرا تالیف (نموده)- مصطلحات و لغات وغیره تصنیف کرده- مدعا که جامعِ علوم بوده و یگانۂ روزگار- دیوانے از و مملوبه اشعارِ (ورق ٥ الف) آب‌دار بر صفحـــۂ روزگار یادگار مانده- تفننـاً گاه گاهے شعرِ ریختـه هم من گفت ایں چند شعر که از طبع زادِ اوست، به تحریر می آید-

[2]- دھرے سی پارۂ گل (کھول) آگے عندلیبوں کے
چمن میں آج گویا پھول ھیں تیرے شہیدوں کے

[3]- آتا ھے ھر سحر اٹھ اُس کی برابری کو
کیا دن لگے ھیں دیکھو خورشید خاوری کو

(۱) یاس و غم و آرزو، اس میں بھی سب چیز ھی
بل ہی سمائی تری، دل بھی عجب چیز ھی (بعر ص ۷۳)

(۲) رکھو سی پارۂ گل کھول اگی عندلیبوں کی (انکات ص ٤ طبع ؟ ی)
رکھی سی پارۂ دل کھول اگی عندلیبوں کی (سخن شعرا ص ۲۰ ... ص ۲۵)
رکھی سی پارۂ گل آج اگی عندلیبوں کی
چمن کی بیچ گویا پھول ھیں تیری شہیدوں کی (... ص ۲۰)
رکھی سی پارۂ گل کھول اگی عندلیبوں کی
چمن کی بیچ گویا پھول ھیں تیری شہیدوں کی (چمستہ ص ۸)

(۳) ع آتا ھی صبح اٹھ کر تیری برابری کو (انکات ص ۲۲ و حسن ص ٥)
ع آتا ھی ھر سحر اٹھ تیری برابری کو (بعر ص ۲۵)
ع ھر صبح اوتاھی تیری برابری کو (انکات ص ٤ و گردیزی ص ۷)

Marfat.com

[1]۔ جان تجھ پر کچھ اعتماد نہیں
زندگانی کا کیا بھروسا ہے

کھول کر بندِ قبا کو ملک دل غارت کیا
[2]۔ یہ حصارِ قلب دلبر نے کھلے بندوں لیا

آزاد

آزاد تخلص، شیخ عبداللہ نام، شاگردِ محمد بخش استاد تخلص، ساکنِ لکھنؤ، از چندے برائے روزگار بہ سرکار کویل وارد گشتہ۔ شخصے ذی ہوش، فکرِ رسا وطبعِ سلیم دارد و خوش فکری از اشعارش موہوم (مفہوم؟) می گردد۔ از نتائجِ طبعِ اوست۔

الغیاث او کاکلِ پیچاں گرفتاروں میں ہوں
الاماں اے ابروئے بتّاں میں رو داروں میں ہوں

پیرہن شبنم کا کیوں پہنے ہے او نازک بدن
... ...

[3]۔ کب کب تری گلی میں ہم بے قرار آئے
سو بار دل نے چاہا تب ایک بار آئے

[4]۔ میں کہاں، تو کہاں، یہ کہتے ہیں
کہ یہ آپس میں دونوں رہتے ہیں

[5]۔ جی میں ہے از سرنو جور ترے یاد کریں
تو سنے یا نہ سنے نالۂ و فریاد کریں

[6]۔ ہم اسیروں کی اسے چاہیے خاطر داری
اور الٹی نہ کہ ہم خاطرِ صیاد کریں (ورق ٥ ب)

(١) ع جان کچھ تجھ پر اعتماد نہیں (حسن ص ٥، گلزار ص ٢٢)
(٢) ع کیا حصار قلب دلبر نی کھلی بندوں لیا (نغز ص ٢٥)
(٣) ہندی ص ٩ موسوم بہ میر اثر (٤) گلزار ص ٣٨ موسوم بہ میر اثر
(٥) دستور ص ٥٩ موسوم بہ میر اثر (٦) ایضاً موسوم بہ میر اثر

Marfat.com

رباعی

۱۔ احوالِ تباہ کو دکھـــاؤں میں کسے
افســـانۂ دردِ دل سنـــاؤں میں کسے
تو دیکھ نہ دیکھ ، سن نہ سن ، جان نہ جان ،
رکھتا ہوں تجھی کو اور لاؤں میں کسے

۲۔ لوگ کـــہتے ہیں یار آتـــا ہے
دل تجھے اعتبـــار آتـــا ہے
تو نہ ہو یـــا ہم کو دے اللہ موت
اب تو اے دل تجھ سے گھبراتے ہیں ہم

اثر

اثر تخلص سید محمد ۳۔ میر صاحب مرحوم، برادرِ کوچک حضرت خواجـہ میر درد علیہ الرحمہ ۔ سیدِ صحیح‌النسب ، مردِ درویش صفت ، با علم و عمل ، اکثر در عبـادات الٰہی و ذکر و شغل بسر می برد و بہ زیورِ صلاح و تقویٰ آراستہ ۔ اشعارِ ہندی بہ صحت محـاورہ می گفت ۔ از چندے ازیں جہانِ فانی رختِ اقامت بربست ۔ خدایش بیامرزاد .

۴۔ کب کب آتـا ہے اثر کیوں تجھے ننگ آتـا ہے
آ نکلتـا ہے کبھو جی سے جو تنگ آتـا ہے

۵۔ کس نے توڑا یہ شیشۂ دل ٹکڑا ٹکڑا جدا جدا ہے
ہوجائیں گے جور اس کے معلوم داغوں کو مرے شمار کرنا

۶۔ کوئی کہاتا تھا دغا تیری مدارات سے میں
آ گیا دام میں کیا جانیے کس بات سے میں
دل سینے سے یوں نکال لینا بہـــتر نہیں یہ وبال لینا

(۱) ایضاً موسوم بہ میر اثر (۲) نظر ص ٤٦ موسوم بہ میر ۔
(۳) ہندی (ص ۹) اور گلزار (ص ۳۷) ،، میر محمد ،،
(٤) کب کب آوی ہی اثر کیوں تجھی سک انا ہی آ نکلتا ہی کبھو جی سی جو تنگ آتا ہی
(دستور ص ۵۹ و ہندی ص ۹)
(۵) ع کن نی توڑا ہی اس طرح دل (نظر ص ٤۷ دیوان اثر ص ٤۸)
(٦) کوئی کہاتا تھا دغا جھوٹھی مدارات سی میں آ پھسا دام میں کیا جانیی کس بات سی میں
(دستور ص ۵۹ و ہندی ص ۱۰)

Marfat.com

نالاں نہیں ہے آہ عبث یوں دلِ جـــرس
گم گشتـــگاں سنو کہ یہ کہتا ہے راہ کی
بے وفا تجھ سے اب گلا ہی نہیں
تو تو گویـــا کہ آشنـــا ہی نہیں (ورق ٦ الف)

[1]۔ ایک تنہا خاطرِ محزوں جسے افکار سو
ہائے اس بیمار سے وابستہ ہیں آزار سو

الم تخلص، [2]۔ صاحب میر، فرزندِ حضرت خواجہ میر درد صاحب
الم
انارالله برہانه، مردِ سلیم الطبع و خوش گو و خلیق و متواضع و به کمالِ درویشی آراستہ و بر روش و طرز آبا و اجدادِ خود قائم و مستحکم ۔ بجائے والدِ بزرگ وار خـود سجادہ نشـین ست ۔ گاہ گاہے شعرِ ریختـہ می گـوید ۔ از جودتِ طبع اوست ۔

رباعی

[3]۔ نے دل کو قرار بے قراری کے سبب
نے چشم کو خواب اشک بـــاری کے سبب
واقف نہ تھے ہم تو ان بلاؤں سے کبھو [4]۔
[5]۔ جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب

رباعی

سودا کب تھـــا اسے یہ کب تھی وحشت
بس دیکھ تجھے [6]۔ ہوئی پریشاں حـالت

(۱) ایک تنہا خاطر محزوں جسی آرار سو ایک مجھ بیمار سی وابستہ ہیں آزار سو (گلزار ۳۸)
ع ایک مجھ بیمار سی وابستہ ہیں آزار سو (دیوان اثر ص ۲۸)
(۲) ,, الم تخاص : میاں صاحب (میر صاحب) خلف الصدق ... حضرت خواجہ (میر) است ,,
(نغز ج ۱ ص ٦۹) الم صاحب میر واد خواجہ محمد میر : یہ میر درد کی قریبی رشتہ دار تھی
(یادگار ص ۲۹)
(۳) حسن ص ۱۲ میں ,, نہ ,, (٤) ایضاً ,, کبھی ,, نیز ہندی ص ۱۲ و عشقی ص ۵۰ ۔
(۵) ایضاً یہ کچھ دیکھا سو تیری یاری کی سبب ۔ نیز ہندی ص ۱۲ و عشقی ص ۵۰ ۔
(٦) ہندی ص ۱۳ و نغز ص ۷۰ میں ,, ہوا ,, ۔

Marfat.com

زلفوں کے دام میں الم سا آزاد
آ کر پھنس جاے[1] - یوں خدا کی قدرت

امید | امید تخلص، قزل[2] باش خاں، مردِ عمدہ معاش، اصلش از ایران زمین و مسکنش شاہ جہاں آباد۔ معاصر سراج الدین علی خاں شاعر فارسی گو بہ اخلاقِ حسنہ آراستہ و بہ یار باشی متصف. با ہر کس بہ مدارا و مواسا پیش می آمد دیوانِ او شہرتِ تمام دارد۔ در مدت العمر براے تفنن دو سہ شعرِ ریختہ موزوں نمودہ، مرقوم می شود، ازوست۔

یار گھر جاتا ہے یارو کیا کروں
ہاے گھر جاتا ہے یارو کیا کروں
[3] - درو دیوار سے اب صحبت ہے
[4] - یاربن گھر میں عجب صحبت ہے (ورق ۶ ب)
تیری آنکھوں کو دیکھ ڈرتا ہوں
الحفیظ الحفیظ کرتا ہوں

آبرو | آبرو تخلص، عرف شاہ مبارک، نامش نجم الدین شاگردِ سراج الدین علی خاں، از شعراے پیشین است۔ می گویند از اولادِ حضرت محمد غوث گوالیاری قدس اللہ سرہ بود۔ شعر موافق [illegible] شعراے آں وقت می گفت در ایہام گوئی استاد ست من کلامہ۔

دل تو دیکھو آدم بے باک کا
[5] - عشق سے بھڑتا ہے پتلا خاک کا

(۱) جاوی (ہندی ص ۱۳)
(۲) نام اصلی ... مرزا محمد رضا (گلزار ص ۱۵، چمنستان ص ۲۰)
(۳) یاربن گھر میں عجب صحبت ہی [illegible] ریاض ص ۲۴، گلزار ص ۲۰، سخن شعرا ص ۴۶)
(۴) چمنستان ص ۲۹ میں ,,مجکو،، بجائے ,,گھر میں،، حاشیہ میں [illegible]
(۵) ع ,,عشق سے پتلا بھرا ہی خاک کا،، (حسن ص ۷، چمنستان ص ۲۷) [illegible]

Marfat.com

سر سے لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہوں میں
[1]۔ یاں تک تو فنِ عشق میں کامل ہوا ہوں میں

[2]۔ نہیں تارے بھرے ہیں شک کے نقط
[3]۔ کس قدر نسخۂ فلک ہے غلط
اب دین ہوا زمانہ سازی
آفاق تمام دھریا ہے

[4]۔ کیوں چھپا ظلمت میں گر اُس لب سے شرمندہ نہ تھا
جان کچھ پانی مرے ہے چشمۂ حیواں کے بیچ

[5]۔ آبرو کے قتل پر حاضر ہوئے کس کے کمر
خون کرنے کو چلے عاشق پہ تہمت باندہ کر

[6]۔ تمہاری لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے، کس طرح کی ہے، کدھر ہے

بقیہ ص سابق

ع ،،عشق سی پتلا بھڑا ہو خاک کا،، (نکات ص ۱۲)

(۱) ع یاں لگ ہنر میں عشق کی کامل ہوا ہوں میں (نکات ص ۱۱)

(۲) نہیں یہ تاری بھری ہیں شک کی نقط
اس قدر نسخۂ فلک دی غلط (نکات ص ۱۱)

(۳) اس قدر نسخۂ فلک ہی غلط (چمنستان ص ۲۶)

(٤) کیوں چھپا ظلمت میں گر تجھ لب سی شرمندہ نہ تھا (نکات ص ۱۲، و گردیزی ص ۹، شورش ص ۱۳ چمنستان ص ۱۳)

(٥) آبرو کی قتل کو حاضر ہوا کس کر کمر
خون کرنی کو چلا عاشق پہ تہمت باندہ کر (حسن ص ۷، گلزار ص ۲۷)
آبرو کی قتل کو حاضر ہوا کس کر کمر
خون کرنی کو چلی عاشق پہ تہمت باندہ کمر (گردیزی ص ۹، چمنستان ص ۲۰)
آبرو کی قتل پر حاضر ہوا کس کر کمر
خون کرنی کوں چلی عاشق پہ تہمت باندہ کر (نکات ص ۱۲)
ع آبرو کی قتل کو حاضر ہوئی کس کر کمر (نغز ص ۲۲)

(٦) تمہاری لوگ الخ (نغز ص ۲۳) میاں کی لوگ الخ (گلزار ص ۲۸)

Marfat.com

کیوں ملامت اس قدر کرتا [1] ـ ہے بے حاصل ہے یہ
لگ چکا اب چھوٹنا مشکل ہے اس کا دل ہے یہ

عبث کیوں رو برو ہونے کی کھاتے ہو قسم جھوٹی
[2] ـ نہ بن آئینے کے تم ایک دم بھی رہ سکتے ہو منہ دیکھو [؟] (ورق ۷ الف)

نالہ ہمارے دل کو [3] ـ غم کا گواہ بس ہے
دینے کے تئیں شہادت انگشتِ آہ بس ہے

دور خاموش بیٹھ رہتا ہوں
اس طرح حال دل کا کہتا ہوں

[4] ـ اس کی کنجی زبانِ شیریں ہے
دل مرا قفل ہے بتاسے کا

[5] ـ اس ناتواں کا حال اب واں جا کہے ہے اُڑ کر
میرا یہ رنگ رو ہے گویا مکھی کبوتر

زندگی ہے سراب کی سی طرح
[6] ـ باد بندی حباب کی سی طرح

کون چاہے گا گھر بسے تجھ کو
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح

(۱) ..کرتی ہو.. (نکات ص ۱۳، مخزن ص ۱۶، بعر ص ۲۳)
(۲) ع بن آئینہ کی تم اک دم بھی رہ سکتی ہو منہ دیکھو (بعر ص ۲۲)
(۳) ع نالہ ہماری دل کا الخ (بعر ص ۲۲) دل کی (حسن ص ۸)
(٤) ..کنجی اس کی.. الخ (بعر ص ۲۱)
(٥) مجھ ناتواں کی حالت واں جاکہو ہی اڑ کر (چمنستان ص ۲۱ [illegible]
شورش ص ۱۳، نکات ص ۱۱) ع اس ناتواں کی حالت واں جا کہو ہی اڑ کر
(بعر ص ۲۲)
(٦) باد بندی حباب کی سی طرح (نکات ص ۱۲، گردیزی ص ۱۰، حسن ص ۷
مخزن ص ۱۵، گلزار ص ۲۷)

Marfat.com

[1]- پھرتے تھے دشت دشت دوانے کدھر گئے
[2]- وے عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے
[3]- جہاں اس خو کی گرمی تھی نہ تھی واں آگ کو عزت
مقابل اس کے ہو جاتی تو آتش لکڑیاں کھاتی
دامنِ دشت کیا نقشِ قدم سے پر گل
کن بہاروں کا یہ دیوانہ تماشائی ہے
شور ہے اس کی اشک باری کا
آبرو چشمِ تر قیامت ہے [4]-
نہ دیوے لے کے دل وہ جعدِ مشکیں
اگر باور [5]- نہیں تو مانگ دیکھو
نہ پوج بت کو برہمن تو اس صدا کو مان
مرے صنم کن پرستش کو آ خدا کو مان
پیٹا سنجی کی کیا کروں تعریف
پیچ کھاتا ہے دل بتانے میں

انیس تخلص، [6]- امیرالدولہ نوازش خاں بہادر کہ بہ زیورِ خوش خلقی (ورق ۷ ب) متجلی، ہمشیر زادۂ امین الدولہ، محسن الملک، شاہ نواز خاں بہادر مستقیم جنگ کہ نواب معزالیہ بہ یاوریِ اقبال و عقلِ کامل و اخلاقِ

انیس

(۱) پھرتی ہی پھرتی دشت دوانے کدھر گئی (گلزار ص ۲۸)
(۲) وہ عاشقی کی الخ (ہندی ص ۷، عشقی ص ۱۰، شیفتہ ص ۷)
ع وہی عاشقی کی آہ زمانے کدھر گئی (حسن ص ۷، مخزن ص ۱۷)
(۳) ع جہاں تجھ خو کی گرمی تھی نہ تھی کچھ آگ کو عزت (نکات ص ۱۴ چمنستان ص ۲۴)
جہاں تجھ خو کی گرمی تھی نہ تھی کچھ آگ کو عزت
مقابل اس کی جو ہوتی تو آتش لکڑیاں کھاتی (گردیزی ص ۱۰)
(۴) قیامت ہیں (نغز ص ۲۳)
(۵) اگر باور نہ ہو تو الخ (سخن شعرا ص ۵)
(۶) "المسمی بہ حمید الرحمن، المعروف بہ میاں جان، سلمہ الرحمن، المخاطب بہ امیر الدولہ نوازش خاں" (نغز ص ۷۸)

Marfat.com

مستحسن و علمِ مزاج دانی، قرب اعلیٰ حضرت روحی فداہ، حاصل کردہ و محلِ اعتمادِ حضور والا گشتہ۔ پیش ازیں امیرالدولہ موصوف انعقادِ محفلِ مشاعرہ بہ خانۂ خود مقرر کردہ بود۔ ہمہ شعرائے دارالخلافہ جمع شدہ، دادِ سخن وری می دادند۔ چند شعر از طبعِ صافیِ انیسِ دل ہا ثبت نمودہ می آید۔

بلبل بنا تو پاس مرے آشیاں نہیں
کم برق سے مرا دمِ آتش فشاں نہیں

خرید اب دل کوئی ایسا گہر ہووے تو میں جانوں
یہ سودا لے کہ [1] اس میں کچھ ضرر ہووے تو میں جانوں

قہر ہے سج دھج، ستم اس [2] جان کا انداز ہے
قد قیامت، ٹھوکر آفت، ہر قدم پر ناز ہے

عشق ہے کہ آفت ہے یا [3] بلائے ناگہانی ہے [؟]
آہ ہر تپش دل کی آتش نہانی ہے

ساتھ خیل حسرت و درد و الم اے جاں اٹھا
جب اٹھا لاشہ ترے کشتے کا یہ ساماں اٹھا

رنجشیں ہر آن [4] میں ظاہر یہاں ہر آن سے
تم رکے جاتے ہو اب تک جا چکے ہم جان سے

پر کالۂ آتش تھا وہ رخسار حسیں آہ
چہرہ جو غضب ناک ہوا اور بھی جمکا

احسان احسان تخلص، حافظ عبدالرحمن، خلف الرشید حافظ غلام رسول، پیش امامِ حضور والا، از صغر سن بہ شعر گوئی فارسی و ریختہ ذوقے داشت۔ رفتہ رفتہ اشعارش بہ پایۂ پختگی رسید۔ بہ صحت [illegible] برجستہ می گوید و نزاکت لفظ (ورق ۸ الف) و معنی در اجازۂ قلم [illegible]

---

(۱) جو اس میں الخ (نغز ص ۷۸)
(۲) ،، چال ،، (نغز ص ۷۹)
(۳) ،، بلائی جانی ،، (نغز ص ۷۹)
(۴) ،، میں ،، کی بجائی ،، ہیں ،، (نغز ص ۷۹)

Marfat.com

و بلند تلاشانِ این فن طبع زادش را مقبول می دارند ـ به حضورِ انور در سلکِ شعرا ممتازست و نیز در چوکی بندی حاضر می باشد ـ در بدیه گوئی حاضر جواب ـ با جامعِ این نسخه از عهدِ طفولیت به سبب هم سایگی اخلاص کمال دارد ـ این چند شعر از نتائجِ فکرِ اوست ـ

هم بھی مضطر جب کبھو تھے پر جہاں سیماب تھا
خانه زادِ اضطرابِ خاطر بے تاب تھا

شب تا عجب تھی تاب اس چکنے کی جس کے سامنے [؟]
ماہِ عالم تاب بھی اک کرمکِ شب تاب تھا

فقط مجھے ھی نہ دوراں نے گوشہ گیر کیا
فلک کی ناک میں بھی کہکشاں کا تیر کیا

سدا سے دخترِ رز کا ھوں خصم، تو نے مجھے
بتا تو محتسبِ شہر! کیوں اسیر کیا

چہرے پر آپ کے بے وجه نہیں داد ھوا
داد دو میری کہ یہ باعثِ بیداد ھوا

مجھ کو مت ٹھکراؤ، بس چلئے سمجھ کر دیکھ کر
[1] ـ راہ سب چلتے ھیں لیکن بندہ پرور دیکھ کر

بوسه لے بیٹھا اگر، اٹھوا نه برھم ھوکے یار
مجھ کو سودا ھوگیا زلفِ معنبر دیکھ کر

قطعه

پنجہ پر تاب حوارح ھے وہ یار چار میں [؟]
روز و شب ھفت آسماں ھیں جس کو ششدر دیکھ کر

بے بہا ھوتا ھے احساں میوۂ فصلِ اخیر
میں یہ سمجھا رتبۂ والاے حیدر دیکھ کر

(١) چال سب چلتی ھیں لیکن بندہ پرور دیکھ کر (شیفته ص ١٩)

Marfat.com

ربطِ آہِ سرد یوں ہے دیدۂ گریاں کے ساتھ
جس طرح ہوتی ہے اک ٹھنڈی ہوا باراں کے ساتھ

رنجِ دنیا، فکرِ عقبیٰ، ترسِ حق، عشقِ بتاں
سو طرح کی ہیں قضا سے [؟] لگ رہیں انساں کے ساتھ (ورق ۸ ب)

تیر تو نکلے گا، پر اے چارہ سازاں یہ کہو
کاشکے نکلے یہ میری جان بھی پیکاں کے ساتھ

نہیں چرخِ مقوس سے ہے حاصل جز ضرر دیکھو
بہ جز پیکان کیا شاخِ کماں کا ہے ثمر دیکھو

سدا آنکھوں میں پھرتا ہے خیالِ خطِ سبز اب تو
مری قسمت سے گھر بیٹھے ملے مجھ کو خضر دیکھو

قیامت میں ہے کیا باقی کہ نکلا مہر قبلے سے
ہوا اس طاقِ ابرو پر ہے ٹیکا جلوہ گر دیکھو

اگر احساں دل اپنا دے تو لے لیجے مبارک ہے
کسی سے کیا تمہیں حضرت سلامت اپنا گھر دیکھو

میں ہوں بیمار تجھے مجھ سے ہے نفرت شاید
تیرے مذہب میں نہیں رسمِ عیادت شاید

دوستوں پاس نہیں تم نے کرم آج کیا
دشمنوں کی کہیں ماندی (ہے) طبیعت شاید

مثلِ تصویر ہے خاموش مرا [illegible]
مر گیا آج کوئی کشتۂ حیرت شاید

جب کہا میں نے [illegible] بولا [illegible]
آپ کی شہر میں ہو دشمن گی حکومت شاید

میں نے احساں سے کہا خسرو شیریں سخناں
دل سے تم رکھتے نہیں مجھ پہ عنایت شاید

Marfat.com

تم سے اصلاح میں لیتا ہوں بہ امید کہ ہو
بزمِ شیریں سخناں میں مجھے ثروت شاید
سن کے فرمانے لگے میں تو ہوں حاضر لیکن
عشق شیریں دہنے باید و محنت شاید
فائدہ تم جو مجھے نزع میں یار آئے نظر
[1]۔ نہ تو یارائے سخن از نہ یارائے نظر
مجھ پر نہ پیکِ یار ہی کچھ خشم گیں ہوا
نامہ بھی وا کیا تو وہ چیں بر جبیں ہوا
احساں لب اس کے ہیں وہ کہ ان کا سخن ہر ایک
شرمندہ سازِ عیسیٰ گردوں نشیں ہوا (ورق ۹ الف)
جو کوئی جان بچا کر تمہارے در سے پھرا
یہ جانتا ہوں مری جاں خدا کے گھر سے پھرا
کیوں اجل تو بھی نہیں آتی ہے اس مضطر کے پاس
ہم دمو قسمت کہ خنجر بھی نہیں بستر کے پاس
گردِ دل احساں غمِ معشوق و مے! صد آفریں
پیر و مرشد! واہ یہ بدعت خدا کے گھر کے پاس
پھر آیا جام بہ کف گل عذار اے واعظ
شکستِ توبہ کی پھر ہے بہار اے واعظ
ہم کو نہ مدرسے ہی میں تجھ بن ملال تھا
جب مے کدے میں آئے تو واں بھی کلال تھا
مجلس کا حال ہم کو ہے معلوم شیخ جیو
اب ناچ ہی زمانۂ ماضی میں حال تھا
اطفال وہ ہی قاعدہ داں آج بن گئے
ہے کل کی بات جن کا سبق دال دال تھا

(۱) ع ہی نہ یارای سخن اور نہ یارای نظر (شیفتہ ص ۱۹، سخن شعرا ص ۱۲)

Marfat.com

ساقی نے آپ کل اسے خذ ماصفا کہا
مے کیا پیئے کہ . . . . . .

جب اپنی آہ و نالۂ و اشکوں کی دھوم تھی
باران و رعدو برق کا کس کو خیال تھا

مینائے بادہ ہاتھ سے یوں میرے لے گیا
خون [1] ۔ آج محتسب کا تو پینا حلال تھا

جوان تو بھی ہے، اپنے بھی ہیں شباب کے دن
بلا حساب دے بوسے، نہیں حساب کے دن

ہوکے شاگرد، لکھا خط میں نے بھائی مجھ کو
قیسِ گستاخ (کی) یہ بات نہ بھائی مجھ کو

ہائے چلون سے جھلک کیا ہے دکھائی مجھ کو
آگ اس دستِ حنائی نے لگائی مجھ کو

بال پھر کھولے ہیں اس بت نے خدا خیر کرے
ایک اندھیر سا دیتا ہے دکھائی مجھ کو

رات سے کہتے ہیں برہم ہیں وہ زلفیں مجھ پر
مار ڈالے گی کسی دن یہ ادائی مجھ کو

نہ بازو باندھنے سے غش یہ جاوے گا نہ دارہ سے
مگر تعویذ اس بازو کا باندھو میرے بازو سے

گو ہو بہشت پر ہمیں راحت وہاں نہیں
جس جا کہ رسمِ نالۂ و آہ و فغاں نہیں

میں جو مے پینے پر آؤں تو سبو ہی
گر عسس منع کرے اس کا

(۱) خون محتسب کا آج تو پینا حلال تھا (شیشہ ص ۱۹)

Marfat.com

انساں کا گزر کوچے میں اس شوخ کے کیا ہو
جو کہوے صبا سے بھی کہ چل یاں سے ہوا ہو
میں کھول کے کہتا ہوں کھلے جب دل عاشق
جوڑا تو.....جوڑا بھی دھواں دھار بندھا ہو [؟]
تو چاہے — صحت ہو یہ بیمار کو تیرے
میں جانوں اگر حضرتِ عیسیٰ سے شفا ہو
جنت کا یہ سب ذکر فراموش ہو واعظ
گر حضرتِ من آپ کا دوزخ نہ بھرا ہو
انصاف یہی ہے تری درگاہ میں اے عشق
اک میرا جگر طعمۂ صد برق بلا ہو
کب فرطِ خوشی سے وہ دھرے پاؤں زمیں پر
قاتل ترے فتراک میں جو صید بندھا ہو
اے آئنہ رو خاک ہو اب زیست کی صورت
اس شکل سے تو مجھ سے جو برعکس ہوا ہو
جب میں نے کہا چاہتا ہوں میں تجھے واللہ
بولا وہ صنم تم مجھے اللہ نہ چاہو
کچھ سانس رکا آئے (ہے) رہ رہ کے یہ ڈر ہے
قاصد نہ کہیں راہ میں کم بخت رکا ہو
خط غیر کو لکھے نہ لکھے مجھ کو وہ نو خط
کیا لکھے جو یونہیں مری قسمت کا لکھا ہو
دوزخ بھی لگا آنے مرے طوف کی خاطر
اے آتشِ دل رتبہ ترا اس سے سوا ہو
جب زلف کو چھیڑوں، تو یہ کہتا ہے کہ احساں (ورق ۱۰ الف)
تو اپنی خبر لے، تجھے سودا نہ ہوا ہو
جنت میں مجھ کو اس کی گلی سے ہیں لے چلے
کیا جانیے کہ مجھ سے ہوا آہ کیا گناہ

Marfat.com

نہیں یہ اشکِ خونیں رات عشرت کی جو آئی ہے
سر انگشتِ مژہ پر چشم نے مہندی لگائی ہے

تمہارے قد سے ہیں قائم قیامتیں کیا کیا
اٹھی ہیں بیٹھے بٹھائے یہ آفتیں کیا کیا

کہے ہے مجھ کو مرا شمع رو بہ صد تشنیع
بیان تیری کروں میں شرارتیں کیا کیا

جو زلف دیکھی تو چمٹے مجھے بلا کی طرح
نصیب اپنے کی بتلائی [بتلائیں ؟] شامتیں کیا کیا

کہوں جو آ، تو پھرے گرد میرے پہروں تک
جو یوں ... تو جتائے نقاہتیں کیا کیا

ڈرائے آہ سے، گر آہ سے خطر نہ کروں
دکھائے اشک کی اپنے سرایتیں کیا کیا

جو کھولوں بندِ قبا تو کہہ کی ہی تیری زبان [؟]
نکالتا ہے تو اس میں قباحتیں کیا کیا

مریضِ عشق تو ہو اور مجھ کو روگ لگے
رہی ہیں اب کے زمانے میں چاہتیں کیا کیا

نہ تو ہے قیس، نہ بابل، نہ کوہ کن، احساں
نہ دشت میں، نہ چمن میں، نہ کوہسار میں جا

جو غم ہے تجھ کو، تو پڑھتا ہوا یہ شعر مرا
تو اپنے کوچۂ دلدارِ گل عذار میں جا

سیاہ[1] بختوں کے رتبے کو اہل دید سے پوچھ
کہ مثلِ سرمہ رکھے ہیں وہ چشم یار میں جا

(۱) سیاہ بختوں کی رہنی کو اہل دید سی پوچھ (سخن شعرا ص ۱۲)

Marfat.com

۱

میں جو مے پینے پہ آؤں تو سبو پی جاؤں
گر عسس منع کرے، اس کا لہو پی جاؤں (ورق۱۰ ب)

ایجاد نالہ مجھ سے، موجد ہوں میں فغاں کا
شاگرد مبتدی ہے یہ رعد اپنے ہاں کا

رباعی در ہجو

ہیں ایک حکیم جیو بہ شکلِ طاعون
ہے بخل، تقیہ، رفض۔ ان کا قانون
پھرتے ہیں ۔ ۔ اور جود میں وہ ۔ ۔ ۔
نسخہ ہیں عجیب اور تحفہ معجون

دوش بدوش تھا مجھ سے بت کرمہ کوش [؟]
پردہ درِ خیام عقل، رخنہ گرِ حریمِ ہوش
غازہ بہ رو، مسی بہ لب، پاں بہ دہن، حنا بہ کف
سلکِ درِ عدن بہ سر، طرۂ عنبریں بہ دوش

پل میں مریض وہ کرے، دم میں شفا یہ دے مجھے
آہ وہ چشمِ مے پرست، واہ وہ لعل بادہ نوش

تلون، بد مزاجی، زود رنجی
یہ خو تیری مجھے احساں نہ بھائی
نہ ہوتا بحرِ اُلفت کا شناور
جو تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈولی آشنائی

جہاں میں وہ ہوا ہے تو بھی معروف
جہاں جائے گا ۔ ۔ ۔ اے بے وفائی

Marfat.com

کہیں گی [کہے گی ؟] خلق یہ دیکھو وہ آیا

الٰہی بخش خاں صاحب کا بھائی

اظہر : اظہر تخلص ، میر غلام علی ، سیدے بودہ ، از احوالش اطلاع بہ مولف نیست ۔ شعرِ او کہ مسموع گشتہ ، ثبت می گردد ۔ ازوست ۔

[1] ۔ نہیں یہ مردمکِ چشم ساتھ آنسو کے
نکل کے لختِ جگر جم رہا ہے آنکھوں میں

انجام : [2] ۔ انجام تخلص ، امیر خاں بہادر ، خلفِ نواب بقاء اللہ خاں ، برادر زادۂ نواب (ورق ۱۱ الف) عمدۃ الملک مرحوم کہ خان عالم خطاب داشت ۔ سخنش دل چسپ ست ۔

[3] ۔ اب یہی احسان ہے ، ہرگز نہ ہوں آزاد ہم
پھر چمن میں جائیں گے کیا لے کے منہ صیاد ہم

(۱) نہیں ہی مردمکِ چشم ساتھ آنسو کی نکل کی داغِ جگر جم رہا ہی آنکھوں میں
(شورش ص ۳۷ ، شیفتہ ص ۳۵)
نہیں یہ مردمکِ چشم ساتھ آنسو کی نکل کی داغِ جگر جم رہا ہی آنکھوں میں (حسن ص ۱۴)

(۲) ،، امیر خاں انجام ، ولد میر میراں امیر خاں یزدی ناظمِ کابل ،، (چمنستان ص ۳۰)
،، انجام تخلص عمدۃ الملک خطاب نواب امیر خاں نام ، والد ماجد ان کی عمدۃ الملک [illegible]
([illegible] ص ۱۳)

(۳) اب یہی احسان ہی جو ہرگز نہ ہوں آزاد ہم پھر چمن میں جائیں گے کیا منہ لے کے [illegible]
(گلدستہ ص ۲۰)
اب یہی احسان ہی ہرگز نہ ہوں آزاد ہم پھر چمن میں جائیں گے کیا منہ لے کے [illegible] صیاد ہم
(چمنستان ص ۳۰ ، نغز ص ۸۰)

Marfat.com

امیر

امیر تخلص، نواب محمد[1]- یار خاں، فرزند نواب علی محمد خاں، قوم افاغنه، از سرداران کثهر، شاگرد محمد قائم، اکثر شعرائے آں عصر ملازم او بودند- سردارِ با اقتدار و به همت و جواں مردی مشهور- مجلسِ مشاعره ترتیب می داد- مدتے شد که ازیں سرائے ناپائدار رخت اقامت بربست- خدایش بیامرزد که قدردان صاحبان ایں فن بود- وله

[2]- تیرے گهر جانے سے یاں اپنا تو گهر جاتا هے
اے مری جان کے دشمن تو کدهر جاتا هے

[3]- الله رے سرخی ترے چهرے کی هنگامِ عتاب
[4]- جتنا بگڑے هے تو اتنا هی سنور جاتا هے

[5]- اس شکار انداز سے لگ کر کوئی چهپتی هے آنکه
کیوں نه هو سوئے قضا، منه وقت رم نخچیر کا

انشا

انشا تخلص، حکیم انشاء الله خاں، خلف میر ماشاء الله خاں، اصلش از نجفِ اشرف، خود در مرشد آباد تولد یافته، از ابتدا عمده معاش مانده، در فنِ طبابت مهارت کلی دارد- مثنوی مسمی به «[6]- شیر دربرنج» در جوابِ مثنوی نان[7] و حلوای مولانا بهاء الدین آملی رحمته الله علیه بسے به لطافت موزوں نموده- اگر حکیم ابواسحق اطعمه زنده می بود، بسیار پسند می کرد و دادِ شیریں گوئی می داد- در ایامے که (ورق ١١ ب) به سرکار مرشد زادهٔ آفاق میرزا سلیمان شکوه بهادر در لکهنؤ

(١) ,, امیر تخلص نواب علی محمد خاں قوم افغان ,, (سخن شعرا ص ٤٧)
,, اسمش محمد یار خاں ابن محمد علی خاں ,, (گلزار ص ٣٥)
(٢) ع تیری گهر جانی سی بس اپنا تو گهر جاتا هی (شیفته ص ٢٦)
(٣) ع واه ری سرخی تری چهری کی هنگام عتاب (نغز ص ٧٤)
ع های سرخی تری رخسار کی هنگام عتاب (شیفته ص ٢٦، سخن شعرا ص ٤٧)
(٤) ع جتنا هی بگڑی هی اتنا هی سنور جاتا هی (حسن ص ١٤)
(٥) ع اس شکار انداز سی لگ کر کوئی چهٹتی هی آنکه (حسن ص ١٤، شیفته ص ٢٦، سخن شعرا ص ٤٧)

(٦) کذا

Marfat.com

ملازم بود، قصیده در تهنیتِ سال گرهٔ مرشد زاده دام عمره موزوں نموده، همه پر از مضامینِ عالی ست که مطلعش این ست،

صبح دم میں نے جو لی بسترِ گل پر کروٹ
جنبشِ باد بہاری سے گئی نیند اچٹ

هنگامے که در اقتدارِ نواب ذوالفقارالدوله مرحوم خانِ مذکور واردِ شاه جہاں آباد ..... و در مشاعرهٔ امین الدوله معین الملک ناصر جنگ بہادر عرف میرزا میڈھو صاحب المتخلص به امیر خلفِ وزیرالممالک نواب شجاع الدوله مغفور انشاء الله خاں با حکیم قدرت الله خاں قاسم و ثناء الله خاں فراق و میرزا عظیم بیگ و شیخ ولی الله محب که هر چهار شخص سخن سنج و سخن دان و سخن فهم و سخن گوے عصر خود اند، معارض و طرف شده بود و در مجلسِ مشاعره غزل هاے تلاشبه[1] از جانبین به زبانِ عربی و فارسی و ترکی و ریخته براے امتحانِ طبائع به گفتار آمد، میرزا عظیم موصوف مخمس در هجوِ ملیح بسیار به پاکیزگی گفته است و اکنوں در لکھنؤ با غلام همدانی مصحفی که عصر خود ست [؟] سقم در غزلیاتش بر آورده۔ بنا براں فی مابین ناخوشی کمال به میاں آمد و بعدِ رد و بدلِ بسیار منجربه هجو گوئی شد۔ مدعا این که میر انشاء الله خاں به زعمِ خود در عقل و قوتِ شاعری هیچ یکے را دریں فن هم سرِ خود نه می داند۔ (ورق ۱۲ الف) فی الواقع در قوت شاعری او حرفے نیست، لیکن بسیار هنگامه آرا و شوخ طبع ست۔ اکثر اشعار به صنائع قلب و حروف بے نقط و بعضے اشعار که الفاظش تمام با نقط ست موزوں نموده و شعر در زبان عربی و فارسی و ترکی و هندی وغیره در کمال فصاحت گفته۔ دیوانے مملو از قصائد و مثنویات و رباعیات و غزلیات و مخمسات و مقطعات مدحیات و هجویات دارد۔ از شیریں زبانی اوست۔

[2]۔ شمیمِ کاکلِ مشکیں سے میں جو اونگ گیا
تو آپ کہنے لگے، اس کو سانپ سونگ گیا

(۱) کذا۔ (۲) شمیم کا کل پیچاں سی میں جو اونگھ گیا تو ہنس کی کہنی لگی اس کو سانپ سونگھ گیا (دستور ص ۱۰۸) ,,کلام انشا،، میں یہ شعر نہیں ہی۔

Marfat.com

[1]۔ جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا
لگا کے برف میں ساقی صراحیِ مے لا
برق کو چھیڑ، قدم معدنِ سیماب پہ رکھ
ہاتھ لیکن نہ کسی کے دلِ بے تاب پہ رکھ
نہ اڑا جائے کہیں ابرِ بہار اے ساقی
سنگ فرشِ بطِ مے چادرِ مہتاب پہ رکھ
قصہ خواں نیند جو تھوڑی سی بھی آجائے تو دوں
جوڑی سونے کے کڑوں کی تجھے کمخاب پہ رکھ
[2]۔ یہ جو کہتے ہو مجھے اب قدر جانی آپ کی
بندہ کس قابل ہے صاحب مہربانی آپ کی
اے جنوں استاد [3]۔ جیو آ جائیے خم ٹھونک کر
ہاں خلیفے ہم بھی دیکھیں پہلوانی آپ کی
ہم نے سو راتیں جگائیں تب ہوا یہ اتفاق
سو اسی دن کو دھری تھی نیند آنی آپ کی
دو گلابی لا کے ساقی نے کہا انشا سے رات
زعفرانی میرا حصہ، ارغوانی آپ کی
[4]۔ رونے سے اپنے دل کی تپش گرد ہو گئی
دو چار بوندیوں میں ہوا سرد ہو گئی (ورق ۱۲ ب)

(۱) لگا کی برف میں ساقی صراحی مے لا جگر کی آگ بجھی جس سے جلد وہ شے لا
(آب حیات ص ۲۷۱)
ع جگر کی آگ بجھی جلد جس میں وہ شے لا (کلام انشا ص ۵)
(۲) مجھ سے فرمانے لگی اب قدرجانی آپ کی (کلام انشا ص ۲۱۹)
(۳) ای جنوں استاد جی خم ٹھونک کر آ جائیے (کلام انشا ص ۲۲۳)
ای جنوں استاد جی آ جائیے خم ٹھونک کر (نغز ص ۸۷)
(٤) گرمی کی جو شکوہ تھی سب گرد ہو گئی دو چار بوندیوں میں ہوا سرد ہو گئی
(کلام انشا ص ۲۷۳)

Marfat.com

ہے شبِ وصل، کھلے کاش نہ دروازۂ صبح
۱- کم نہیں شور قیامت سے یہ آوازۂ صبح

۲- مانگا جو میں نے بوسہ اس سے چمن کے اندر
بولا یہاں نہیں چل مچھی بھون کے اندر

۳- دل کو رکھ کر پنجۂ مژگانِ تر پر بیچیے
یعنی اپنا مال ہے اس کو چھڑک کر بیچیے

پھبتی ترے مکھڑے پہ مجھے حور کی سوجھی
لا ہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھی

۴- عشق کا دامن لیا اک ارتلے کے واسطے
ورنہ کافی تھا جنوں بھی ولولے کے واسطے

۵- دیکھ کر گو مجھ کو دشمن نیلے پیلے ہو گئے
پر وہ میں نے چست کیں باتیں کہ ڈھیلے ہو گئے

۶- آئینۂ فلک میں یہ عکسِ چراغ دل
خورشید ہو نمود ہوا، بل بے داغ دل

کچھ اشارہ جو کیا ہم نے ملاقات کے وقت
۷- ٹال کر کہنے لگے، دن ہے ابھی، رات کے وقت

جس زمیں پر ہوں ترے کشتۂ دیدار کے پھول
کیوں نہ پھر واں سے اگیں نرگسِ بیمار کے پھول

(۱) کم نہیں شور قیامت سی کچھ آوازۂ صبح (کلام انشا ص ۷۱)
(۲) مانگا جو اس سی بوسہ میں نی چمن کی اندر
بولا کہ یاں نہیں چل مچھی بھون کی اندر (ہندی ص ۲۴ [illegible])
مانگا جو میں نی بوسہ ان سی چمن کی اندر
بولی کہ یاں نہیں چل مچھی بھون کی اندر (کلام انشا ص ۸۸)
(۳) (۴) (۵) یہ اشعار "کلام انشا" میں نہیں ہیں۔
(۶) ع آئینی میں فلک کی یہ عکس چراغ دل (کلام انشا ص ۱۲۷)
(۷) ع ٹال کر کہنی لگا الخ (کلام انشا ص ۵۵) ع ٹال کر کہنی لگی الخ (سخن شعرا ۳ د

Marfat.com

[1] کئی دن گرچہ فراقِ صنم و دیر تو ہے
چلیے پر کعبے بھی ہو آئیں بھلا سیر تو ہے

کل بھی محفل سے تری ہم نہ ٹلے، بیٹھ گئے
بولے اٹھ اٹھ سبھی یاں تک کہ گلے بیٹھ گئے

برق شعلہ زن چمکی، ابر بھی خروشاں ہے
گرم اس گھڑی ساقی، [2] بزم بادہ نوشاں ہے

چھوڑتے ہیں اب کوئی دو چار بوسے بن لیے
چٹکیاں لے، گالیوں کی خواہ تو بوچھاڑ کر

ہم نہیں ڈرنے کے ان باتوں سے پیارے شوق سے
اور غل کر، اور چلا، اور توبہ دھاڑ کر (ورق ۱۳ الف)

کیوں ساقیا نہ لال ہو اپنا [3] یہ رنگِ فرش
شیشے شرابِ سرخ کے ہیں جائے سنگِ فرش

ٹک قیس کو چھیڑ چھاڑ کر عشق
لپٹا مجھے پنجے جھاڑ کر عشق

گر ہوں افلاک و عقول اور نظر بیسوں ایک
مدرکات اور مقولات عشر بیسوں ایک

لاہوت پر نہ دیکھیں جو قدسیاں تماشا
وہ [4] ہم کو ہے دکھاتا عشقِ بتاں تماشا

---

(۱) چند مدت کو فراق صنم و دیر تو ہی چلیی پھر کعبی بھی ہو آویں بھلا سیر تو ہی (کلام انشا ۲۰۰)
چند مدت کو فراق صنم و دیر تو ہی چلو پر کعبی ہی ہو آئیں بھلا سیر تو ہی (شیفتہ ۳۰)

(۲) بزمِ درد نوشاں ہی (کلام انشا ص ۲۰۳)

(۳) اتنا (سخن شعرا ص ۵۳)

(٤) سو ہم کو الخ (کلام انشا ص ۳)

Marfat.com

اگر نہ مجھ سے تو آ کر لپٹ گیا ہوتا
تو [۱]۔ آج تجھ سے مرا جی ہی ہٹ گیا ہوتا

[۲]۔ واں جھوٹ جھوٹ تم نے بناوٹ سے غش کیا
ہم سچ مچ ایسے روئے کہ یاں جھٹ سے غش کیا

جس دم کہ ترے محوِ تجلّیٰ کو غش آیا
لوگوں نے کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا

[۳]۔ کوچے میں ترے بھیڑ جو ہے آج بہت سی
اغلب کہ کسی عاشقِ رسوا کو غش آیا

[۴]۔ نظارے کی تاب اپنے (نہ) لایا ہے وہ آخر
دیکھ آئنہ اس شوخِ خود آرا کو غش آیا

[۵]۔ بالیں پہ اکٹھے جو ہوئے لوگ ہیں اس کی
شاید ترے بیمارِ تمنا کو غش آیا

اک مست نے انجیل کے چھیڑے جو مقامات
بس سنتے ہی رہبانِ کلیسا کو غش آیا

بے خود [۶]۔ ہو گرا خاک پر انشا تو وہ بولے
آغا کو غش آیا مرے مرزا کو غش آیا

پرتو سے چاندنی کے ہے صحنِ باغ ٹھنڈا
پھولوں کی سیج پر آ، کر دے چراغ ٹھنڈا

(۱) ع تو رات تجھ سے مرا جی ہی ہٹ گیا ہوتا (کلام انشا ص ۵)
(۲) واں جھوٹ موٹ تم نے بناوٹ سے غش کیا ہم سچ مچ ایسے روئے کہ یاں جھٹ سے غش کیا
(کلام انشا ص ۳)

ع ہم سچ مچ ایسا روئے کہ یاں جھٹ سے غش کیا (سخن شعرا ۵۲)
(۳) کوچے میں تری آج جو ہے بھیڑ بہت سی
(کلام انشا ص ۱۶)
(۴) نظارے کی تاب اپنے نہ لایا نہ یہ دیکھو (کلام انشا ص ۱۶)
(۵) بالیں پہ سمٹ کر کے جو لوگ آئے ہیں اس کی (کلام انشا ص ۱۶)
(۶) ع بے خود ہو گرا بزم میں انشا تو وہ بولا (کلام انشا ص ۱۶)

Marfat.com

[1]- دستِ جنوں سے اے واویلا
سونے نہ پایا میں پاؤں پھیلا (ورق ۱۳ ب)

[2]- اس بے وفا کو یار کیا ہم نے کیا کیا
یہ جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

اس سنگ دل کے ہجر میں [3]- چشموں کو ہم نے آہ
مانندِ آبشار کیا ہم نے کیا کیا

[4]- بس آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا
تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا

رکھتے ہیں کہیں پاؤں تو [5]- پڑتا ہے کہیں اور
ساقی تو ذرا ہاتھ تو لے تھام ہمارا

[6]- سرگشتگیِ وادیِ وحشت میں سن اے عشق
پڑتا ہے نئی وضع سے ہرگام ہمارا

[7]- بے تابیِ دل کے لیے اس شوخ کو انشا
پہنچے ہے بلا واسطہ پیغام ہمارا

اگر ہمارے کرے کوئی بند بند جدا
تو یہ قبول [8]-، نہ ہو پر وہ خود پسند جدا

(۱) دست جنوں سی ای وای ویلا سونی نہ پای ٹک پاؤں پھیلا (کلام انشا ص ۲۳)
(۲) ہی ظلم اس کو یار کیا ہم نی کیا کیا کیا جبر اختیار کیا ہم نی کیا کیا (کلام انشا ص ۲۴)
(۳) ع چشموں کو اپنی آہ (کلام انشا ص ۲۴)
(۴) ع ٹک آنکھ ملانی ہی الخ (کلام انشا ص ۲۵، ہندی ص ۲۴، سخن شعرا ص ۵۲)
(۵) ع تو پڑتی ہیں کہیں اور (کلام انشا ص ۲۵، ہندی ص ۲۴)
(۶) ع سرگشتگیِ مرحلۂ شوق میں ای عشق (کلام انشا ص ۲۵)
(۷) ع ہی تابی دل کی سبب اس شوخ تک انشا (ہندی ص ۲۴، کلام انشا ص ۲۵)
(۸) تو یہ قبول نہ ہو ہو وہ خود پسند جدا (کلام انشا ص ۲۵)

Marfat.com

ہمیشہ پاؤں تلے دل کو میرے روندے ہے
وہ [1]۔ رخش غمزہ جدا، ناز کا سمند جدا

مجھے کیوں نہ آوے ساقی نظر آفتاب اُلٹا
کہ پڑا ہے آج خم میں قدح شراب اُلٹا

دیوار پھاندنے میں دیکھو گے کام میرا
جب دھم سے آ کہوں گا صاحب سلام میرا

ہوا پیدا (یہ) دودِ دل سے کوہِ قاف کا جوڑا
کہ واں پریوں نے اک قصہ پری [2]۔ اوصاف کا جوڑا

رہے گا چار سو ستر برس انشا زمانے میں
کہ اس پر سج رہا ہے عین و شین و قاف کا جوڑا

کیا کہوں احوال تیرے عاشقِ بے تاب کا
اشک جو ٹپکا سو کوہِ [3]۔ قطرہ تھا سیماب کا

پھرا یہ آنکھوں میں اس زلفِ عنبرین کا سانپ
کہ موجِ اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ

لٹ اس کے بالوں کی غصے میں ٹک جبیں پر دیکھ
نہ ایسا ہوئے گا [4]۔ صحرائے ملک چین کا سانپ (ورق ۱۴ الف)

عمامے والوں سے اے دل تو بچ کے نکلا کر
کہ ہے یہ شملۂ زہاد راہِ دین کا سانپ

کعبے سے کیا ہم نے جو آہنگِ خرابات
کیا جانے خوش آیا ہمیں کیا رنگ خرابات

یوں گئے لختِ جگر دیدۂ گریاں سے اپنے
جوں پتنگے رہیں بارش میں چراغاں سے اپنے

(۱) وہ رخش حسن جدا ناز کا سمند جدا (کلام انشا ص ۲۶)
(۲) مری اوصاف (کلام انشا ص ۳۹) (۳) سو کوہا لخ (کلام انشا ص ۴۹)
(۴) ہووی گا (کلام انشا ص ۵۳)

Marfat.com

لے گئی وادیِ مجنوں میں جو وحشت ناگاہ
خوب سا روئے ہم اشجارِ مغیلاں[1]۔ سے لپٹ

بن کے وہ برقِ نگہ ابروے خم دار کی آنچ
یوں کہے ہے کہ بری ہوتی ہے تروار کی آنچ

پھونک مت مجھ کو پرے بیٹھ کے رواف انشا
شمع کی لو ہے ترے دیدۂ خوں بار کی آنچ

پھر کاش پھول بیٹھے ہر اک اس چمن کی شاخ
پھوٹے حمل کے سر سے طلائی کرن کی شاخ

راتوں کو نہ نکلا کرو دروازے سے باہر
شوخی میں دھرو پاؤں نہ اندازے سے باہر

آئے نہ آپ رات جو اپنے قرار پر
گزری قیامت اس دل امید وار پر

ساقیا یہ خوش آئی بوے خانۂ خمار
دوڑے ہم سبو لے کر سوے خانۂ خمار

سن لیجے گوشِ دل سے مری مشفقا یہ عرض
مانندِ بید غصے میں[2]۔ مت تھرتھرائیے

بلور گو درست ہو لیکن ضرور کیا
خواہی نہ خواہی اس کو غزل میں کھپائیے

دستور و نور و طور یہ ہیں قافیے بہت
اس میں جو چاہیے تو قصیدہ سنائیے

یہ تو غضب ہے کہیے غزل آٹھ بیت کی
اور اس میں روپ[3]۔ ایسے انوکھے دکھائیے

(۱) اشجار بیاباں (کلام انشا ص ٦٤)
(۲) غصےسی (کلام انشا مقدمہ) (۳) حرف (کلام انشا مقدمہ)

Marfat.com

کیا لطف ہے کہ گردنِ کافور باندہ کر
مردے کی باس [1]۔ جیتوں کو لاکر سنگھائیے (ورق ۱٤ ب)

[2]۔ کیوں خاطرِ شریف میں گررا کہ بزم میں
کچلا ہوا شریفہ غزل کو بنائیے

[3]۔ ایسے نجس کثیف قوافی کی نظم سے
دندانِ ریختہ پہ پھپھوندی جمائیے

بحرے میں آپ ہی کے یہ آئی ہے شاعری
[4]۔ بس منہ ہی منہ (میں) رکھیے اسے واں سرائیے

[5]۔ ماہی کی ترب سے مشابہ بسانہدی [؟]
لے ساتھ گومتی میں اسے غوطہ کھائیے

گردن کا دخل کیا ہے سقنقور میں بھلا
سانڈے (کی) طرح [6] اپنی نہ گردن ہلائیے

مشفق کڑی کمان کو [7]۔ کڑی نہ بولیے
چلا کے مفت تیرِ ملامت نہ کھائیے

اردو کی بولی ہے یہ بھلا کھائیے قسم
اس بات پر اب آپ ہی مصحف اٹھائیے

[8]۔ اسناد گرچہ لاتے ہیں صاحب صحیح [؟]
لیکن ڈھکی ہی رکھیے بس اس کو چھپائیے

جھٹ لکھیے روپ رام کنارا کو ایک خط
بھلو کی مہر سے سند اس کی منگائیے

(۱) زلفوں کو (کلام انشا مقدمہ) (۲) یوں (کلام انشا مقدمہ)
(۳) ایسی نجس کثیف قوافی سی نظم میں (کلام انشا مقدمہ)
(٤) بس منہ ہی منہ میں رکھیے اسی مت سرا ہیے (کلام انشا مقدمہ)
(٥) کذا ــ یہ شعر کلام انشا اور آب حیات مقدمہ میں نہیں ہے
(٦) آپ (کلام انشا مقدمہ) (۷) کڑی (کلام انشا مقدمہ)
(۸) اسناد گرچہ لیتے ہیں صاحب یوں ہی سہی (کلام انشا مقدمہ)

Marfat.com

اپنی کمک کے واسطے جا بھرت پور میں
رنجیت سنگھ جاٹ کو ھمراہ لائیے
یا گرد و پیش کے قصباتی جو لوگ ھیں
اک بلوا باندھیے انھیں جلدی بلائیے
مخلص کا التماس پزیرا ھو سوچ کر
کہنے سے ایسے ریختے کے باز آئیے
سرکار کی یہاں نہیں گلنے کی دال کچھ
روٹی جو کھانی ھووے تو پنجاب جائیے
ستلج[1] بیاہ راوی و جھلم کی سیر کر
چناب والے لوگوں کو یہ کچھ سنائیے
خشکا گدھوں کو دیجیے لوزینہ گاؤ کو
واں جاکے بین بھینس کے آگے بجائیے (ورق ۱۵ الف)

[2]۔ اس امر کا یہاں شنوا کون ھے بھلا
اب بھیرویں کا پٹھ کوئی آپ گائیے
یہ کس کا ھے غبارِ خاطر[3] مایوس شیشے میں
کہ ھر ساعت ھے اس کو رجعت معکوس شیشے میں
جھمک ھے یہ کچھ (اس) اودے دوپٹے کی کناری میں
نظر جوں برق آوے دامنِ ابرِ بہاری میں
یاس و امید و شادی و غم نے [3]۔ دھوم مچائی سینے میں
خوب مچی ھے آج دھما دھم مار کٹائی سینے میں

ادب آموز ھو مانندِ ارسطا طالیس
تا جبلت پہ تری ھووے سکندر عاشق

(۱) بیاس (کلام انشا مقدمہ) (۲) اس رمز کا (کلام انشا مقدمہ)
(۳) دھوم اٹھائی (کلام انشا مقدمہ) یاس و امید و شادی و غم نی دھوم اٹھائی سینی میں
آج بچی ھی خوب دھما دھم مار کٹائی سینی میں (دستور ص ۱۰۸)

Marfat.com

سیکھ تقریر تو وہ شستۂ و رفتہ جس سے
قلزمِ علم کے ہوں تجھ پہ شناور عاشق
فارسی پر (تری) آوے شہ ایران کو غش
عربی بولے تو ہو روم میں قیصر عاشق
نہ کہ صحبت ہو رزالوں سے کہ[1]۔ یوں تجھ کو کہیں
دموں کی خیر رہے دولھا بہادر عاشق
سلطنت بیچتے ہیں درد کشاں خاک کے مول
ہے یہاں سایہ ہما کا خس و خاک کے مول
[2]۔ تجھے اے جنوں یہ کہا نہیں کہ نہ کھینچ پنبۂ داغِ دل
مرے چھیڑنے سے حصول کیا، نہ مزاج خوش، نہ فراغ دل
گل کھانے کو کل میں نے جو چھلے کو کیا گرم
بولے کہ چہ خوش، وا چھڑے، ہیں آپ بھی کیا گرم
دھوم اتنی ترے دیوانے مچا سکتے ہیں
کہ ابھی عرش کو چاہیں تو ہلا سکتے ہیں
[3]۔ ہم وہ آتش نفساں ہیں کہ بھریں آہ تو جھٹ
آگ دامانِ شفق کو بھی لگا سکتے ہیں
چارہ ساز اپنے تو مصروف بہ دل ہیں لیکن
[4]۔ کون تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہیں (ورق ۱۵ ب)
ہم نشیں تو جو یہ کہتا ہے کہ قد غن ہے بہت
اب وہ آواز بھی کب تجھ کو سنا سکتے ہیں
[5]۔ گو نہ آواز سنائیں مجھے در تک اکبر
اپنے پاؤں کے کڑوں کو تو بجا سکتے ہیں

(۱) جو یوں (کلام انشا ص ۱۲۱)
(۲) تجھ میں کہا نہیں ای جنوں کہ نہ کھینچ پنبۂ داغ دل (کلام انشا ص ۱۲۹)
(۳) یاں وہ الخ (کلام انشا ص ۱۴۱) (۴) کونی (کلام انشا ص ۱۴۱)
(۵) ای نہ آواز سناویں تجھی در تک اکبر (کلام انشا ص ۱۴۱)

Marfat.com

[1]- بستر اٹھے ھیں مینہ کے بادل گرج رھے ھیں
نقارے سے فلک پر کچھ آج بج رھے ھیں
سبزہ کیا خاک شہیداں سے تری خاک اگے
جائے گل چاھیے واں سے دلِ صد چاک اگے
جس جگہ پھوٹ بہے زخمِ جگر کا انگور
سیکڑوں کوس تلک واں شجرِ تاک اگے
[2]- جس کو امیـــد وصل کی بارِ دگر نہ ھو
شامِ وصال اس کی کبھو بھی سحر نہ ھو
[3]- جوں ھوا ماہ وہ کواڑ کی اوٹ
آفتاب آگیا پہاڑ کی اوٹ
[4]- یہ اپنے آپ کو بھولا ھوں ... محبت
کسی نے نام جو پوچھا کہا غلام محبت

فروغِ مے سے نہ ھووے کیوں کر، [5]- ایاغ روشن مراد حاصل
مثل یہ مشہور ھے جہاں میں، چراغ روشن مراد حاصل
واقعی مجھ سے گنہ ایسے ھی دو تین ھوے
کہ مرے سامنے وہ لے کے قرابین ھوے
[6]- دستِ جنوں سے اے واویلا
سونے نـــہ پائے ھم پاؤں پھیلا
اے عشق مجھے شاھدِ اصلی کو دکھالا
قم خذ بیدی وفقک اللہ تعالیٰ

(۱) شراٹی مینہ کی ھیں بادل گرج رھی ھیں (کلام انشا ص ۱٤٤)
(۲ و ۳) یہ اشعار ,,کلام انشا،، میں نہیں ھیں.
(٤) یہ شعر بھی ,,کلام انشا،، میں نہیں ھی
(٥) مخ میں ,,چراغ،، ھی
(٦) دست جنوں سی ای وای ویلا سونے نہ پائی ٹک پاؤں پھیلا (کلام انشا ص ۲۳)

Marfat.com

شہر سے دل اچاٹ ھے، انس نہیں اجاڑ سے
سر کو پٹکیے اے جنوں، کون سے اب پہاڑ سے (ورق ۱۶ الف)

کھینچ لے کاش وہ پری اپنے مجھے لحاف میں
یا کہ بلا سے پھینک دے دامنِ کوہِ قاف میں

لے انہوں نے جو یہ پھولوں کی چھڑی ڈالی توڑ
میں نے بھی آپ کی دو لڑی کی لڑی ڈالی توڑ

بولے وہ جب ھاتھ رکھا میں نے ان کی ران پر
خیر ھے تم کو، اجی لعنت کرو شیطان پر

لے چلا دامانِ صحرا کو گریباں پھاڑ کر
آخر آ مجھ کو جنوں [1]- لپٹا ھے پنجے جھاڑ کر

غنچوں کو روند، گل کو مسل اور صبا کو چھیڑ
لیکن نہ اس کے عقـــدۂ بندِ قبا کو چھیڑ

آج وہ جلوہ فروز اپنے جو منظر میں نہیں
تو چمک ذرہ بھی اس خسروِ خاور میں نہیں

تاب فرقت کی مرے جسمِ محقر میں نہیں
صبر کا دخل کہیں اس دلِ مضطر میں نہیں

بس ھو چکے آغشتہ بہ خوں دست و گریباں
ھو مجھ سے نہ اے (دیو) جنوں دست و گریباں

[2]- مرضِ عشق کا کوئی بھی گرفتار نہ ھو
اے خدا یہ تو کسی بندے کو آزار نہ ھو

نیند مستوں کو کہاں ادرِ کدھر کا تکیہ
خشتِ خم خانہ ھے یاں اپنے تو سر کا تکیہ

(۱) چمٹا ھو (کلام انشا ص ۹۰) (۲) کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہ ھو
(کلام انشا ص ۱۷۸)

Marfat.com

[1]- سج یہ آفت تری یہ دھج یہ خوش اندامی ہے
کہ نظر بھر کے تجھے دیکھیں تو بدنامی ہے
جامِ مے پینے پہ دیتا ہے یہ سب کو فتویٰ
اس گھڑی پیرِ مغاں مولویِ جامی ہے

[2]- کچھ بات نہیں صرف ملاقات کی ٹھہرے
تب خوش ہو مرا جی کہ جب اس بات کی ٹھہرے
آتا ہے یہی جی میں کہ دستار گرو رکھ
پھر آج ذرا سیرِ خرابات کی ٹھہرے
کیا کام ہم کو سجدۂ دیرو حرم کے ساتھ
مستوں کا سر جھکے ہے صراحی کے خم کے ساتھ (ورق ۱۶ ب)
وحشی تری نگہ کا بیابانِ کعبہ دیکھ
بھرنے لگا شلنگ غزالِ حرم کے ساتھ
داغوں سے ہے یوں یہ دلِ بے تاب شگفتہ
پھولوں سے ہو جوں گلشنِ سیراب شگفتہ
آسودہ ترے کشتۂ نظارہ جہاں ہیں
کیوں کر نہ ہوواں خاطرِ احباب شگفتہ
کوسوں تلک اس دشت میں قدرت سے خدا کی
ہے پیشِ نظر نرگس شاداب شگفتہ

[3]- ... ہی نکلے ہے صدا عرش کے دروازے سے
جب نکلتا ہے گروہِ فقرا کا سایہ

(۱) سج (شیفتہ ص ۳۰)
(۲) کب چاہوں ہوں میں صرف ملاقات کی ٹھہری تب خوش ہو مرا دل کہ جب اس بات کی ٹھہری
(کلام انشا ص ۲۰۴)
(۳) یونہیں نکلی ہی صدا عرش کی دروازی سی جب کہ پڑتا ہی گروہ فقرا کا سایہ
(کلام انشا ۱۹۱)

Marfat.com

[۱] کچھ تو یاروں سے بھی واحد ہو ..... میں
کیوں میاں عرش رہے تجھ پہ خدا کا سایہ
غیر کے اک اشارے پر، اٹھ گئے میرے پاس سے
تس پہ یہ مجھ سے پوچھنا، بیٹھے ہو کیوں اداس سے
کیوں جی کیوں آپ کی خاطر میں بھلا کیا آیا
کہ خفا ہو گئے کل ذکر جو میرا آیا

[۲] پیار سے اس نے پکارا مجھے منہ سے میرے
یہی نکلا کہ یہ آیا، اجی آیا، آیا
اس کی بن پونچھی جو ہونٹوں کی مسی یاد آئی
سامنے آنکھوں کے اک بار اندھیرا آیا
ناقہ رک رک کے لگا چلنے تو [۳] بولی لیلیٰ
جس میں مجنوں ہے یہ شاید وہی صحرا آیا

[۴] ہم نشینوں نے کہا ان کو جو قاصد پہنچا
لو مبارک ہو تمہیں نامۂ انشا آیا

چشم و ادا وغمزہ، شوخی و ناز پانچوں
دشمن ہیں میرے جی کے بندہ نواز پانچوں

[۵] سر چشم و صبر و دل دیں، تن مال و جان انہوں
صدقے کئے تھے تم پر او مہربان انہوں
دس عقل، دس مقولے دس مدرکات، تیسوں
تیرے ہی ذکر میں ہیں اے پاک ذات تیسوں (ورق ۱۷ الف)

(۱) کچھ تو یاروں سی بھی واحد ہو کہ تا روز قیام (کلام انشا ص ۱۹۱)
(۲) پیار سی اس نی پکارا جو مجھی منہ سی مری (کلام انشا ص ۸)
(۳) تو لیلی بولی (کلام انشا ص ۸)
(۴) ہم نشیوں نی کہا ان کی جو قاصد پہنچا او مبارک ہو تمی نامۂ انشا ایا (کلام انشا ص ۹)
(۵) سر، چشم، صبر، دل، دین، تن، مال، جان انہوں
صدقی کیی ہیں تم پر او مہربان انہوں (کلام انشا ص ۱۵۲)

Marfat.com

[1] سب سرو باندھتے ھیں تو اس قد کو تاڑ باندھ
بوسے کی گر ھوس ھے تو گرد اس کے پاڑ باندھ

گو اس کی جھانک تاک پہ جس تس نے غش کیا
لیکن نہ اس کو سوجھ پڑی کس نے غش کیا

سودا زدہ دل ھے تو یہ تدبیر کریں گے
اس زلفِ گرہ گیر کی زنجیر کریں گے

غصے میں ترے ھم نے عجب لطف اٹھایا
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے

[2] میں اپنے ھاتھ کے گل کی کہوں کیا اک کہانی
نشانی اس کا چھلا تھا یہ چھلے کی نشانی ھے

[3] اچھا جو خفا ھوتے ھو تم اے صنم اچھا
تو ھم بھی نہ بولیں گے خدا کی قسم اچھا

اس ھستیِ موھوم سے میں تنگ ھوں [4] اتنا
واللہ کہ اس سے بہ مراتب عدمؔ اچھا

نہ نکلے کیوں کہ تری چشمِ سرمہ سا سے نگاہ
وقار ھند میں کم تر ھے اب سپاھی کا

---

(۱) بولی تو اپنی سرو خراماں کو تاڑ باندھ۔ گر قصدِ بوسہ ھوئی تو گرد اس کی پاڑ باندھ
(کلام انشا ۱۸۵)
بولی وہ اپنی سرو خراما کو تاڑ باندھ گر قصد بوسہ ھوئی تو گرد اس کی پاڑ باندھ
(شیفتہ ۳۰)

(۲) یہ شعر ,,کلام انشا،، میں نہیں ھی

(۳) اچھا جو خفا ھم سی ھو تم ای صنم اچھا لو ھم بھی الخ (ھندی ۲٤ ، سخن شعرا ۵۲)
اچھا جو خفا ھم سی ھو تم صنم اچھا لو ھم بھی نہ بولیں گی مولی کی قسم اچھا (نعز ص۸۹)
مگر اس صورت میں بحر بدل جاتی ھی ــ اچھا جو خفا ھم سی ھو تم ای صنم اچھا
تو ھم بھی نہ بولیں گی خدا کی قسم اچھا (کلام انشا ص ۲٤)

(٤) تنگ ھوں انشا (ھندی ص ۲٤ ، کلام انشا ص ۲٤)

Marfat.com

[1]- پھرے ھے خاک میں رلتا ھوا جو لاشہ مرا
ھر استخواں کو ھے اب حکم سنگ ماھی کا

[2]- خلدِ بریں میں جتنی ھیں حوریں ان سے کہہ دو پردے ھو
نالہ چڑھے ھے اپنا فلک پر پردے کے اوگو پردے ھو

آنے اٹک اٹک کے لگی سانس رات سے
اب ھے [3]- امید صرف خدا ھی کی ذات سے

فقیروں ساتھ یہ تعظیم [4]- لمبی خرچ کم کیجے
نہ اُٹھیے مرشد اللہ بیٹھیے داتا کرم کیجے

خبر لیجو یہ کس کے پاؤں کی اٹکھیل آھٹ ھے
کہ ھر ٹھوکر پہ جس کی دل میں اُٹھتی گدگداھٹ ھے

جنوں کے رہ نوردوں کا کوئی (لگتا) کہیں دل ھے
بیانِ گردباد ان کو سدا قطعِ منازل ھے

نکلے ھے خوں ٹھہر ٹھہر دل کی ھر اک خراش سے
[5]- چھیڑ دو اس کو دستو تیز قلم تراش سے (ورق ۱۷ ب)

شہر سے دل اچاٹ ھے انس نہیں پہاڑ (اجاڑ) سے
سر کو پٹکیے اے جنوں کون سے اب پہاڑ سے

رایت اہ پیش رو، فوجِ سرشک در جلو
حضرتِ عشق آئے تو زور ھی بھیز بھاڑ سے

خیال میں ترے چہرے کے مر گیا ہو جو شخص
تو اس کی خاک سے سونے کی آرسی نکلے

(۱) یہ شعر ،،کلام انشا،، میں نہیں ھے
(۲) خلد بریں کی الخ (نغز ص ۷۶) یہ شعر ،،کلام انشا،، میں نہیں ھے
(۳) ھی اب امید الخ (کلام انشا ص ۲۰۶)
(٤) یعنی (نغز ص ۸۹) ع فقیروں ساتھ یہ تعظیم لمبی خرچ کم کیجے (کلام انشا ص ۲۰۷)
(٥) چھیڑ دو (کلام انشا ص ۲۱۲)

Marfat.com

ان کے دو مجھ سے کبوتر کے جو جوڑے اڑ گئے
تو یہ بولے کیا کیا ھے ھے ، نگوڑے اڑ گئے

[1]- نیلے ڈورے پاؤں میں کیوں باندھتے ھو جان من
کیا کڑے روپے کے اور سونے کے توڑے اڑ گئے

ساقیا آئے ھیں بادل [2]- یہ کھرے پانی کے
جلد بھر مے سے جو خالی ھیں گھڑے پانی کے

[3]- غش ھوا دیکھ کے کل تجھ کو میں ایسا ھی کہ بس
چھینٹے لوگوں نے مرے منھ پہ جڑے پانی کے

صبح بس [4]- روپ سے لی اس نے پھریری انشا
کچھ درختوں میں سے قطرے جو جھڑے پانی کے

کاش ابر کرے چادرِ مہتاب کی چوری
تا مجھ سے (بھی) ھو جامِ مئے ناب کی چوری

[5]- مژگاں اگر نچوڑیے جیحوں ٹپک پڑے
دل پر جو دھریے ھاتھ تو بس خوں ٹپک پڑے

[6]- یہ جو دل سے اور جنوں سے یاں پڑی جنگ ھوتی ھے دیر سے
سو کچھ ایسے ڈھب کی لڑائی ھے لڑے شیر جیسے کہ شیر سے

[7]- کیسی ھی ھم میں تم میں کیوں نہ لڑائیاں ھوں
جب کھلکھلا (کے) ھنس دو ووھیں صفائیاں ھوں

---

(١) نیلی ڈوری توڑ بھی ڈال اپنی دونوں پاؤں کی کیا بھلا موٹی کڑی سونی کی توڑی اڑ گئی
(کلام انشا ص ٢٢٩) ع کیا کڑی سونی کی اور روپی کی توڑی اڑ گئی (نغز ص ٨٧)
(٢) بڑی (کلام انشا ص ٢٣٠)
(٣) ع غش ھوا دیکھ کی میں تجھ کو کل ایسا ھی کہ بس (کلام انشا ص ٢٣٠)
(٤) کس (کلام انشا ص ٢٣٠) (٥) دامن اگر الخ (کلام انشا ص ٢٤٩)
(٦) یہ جو مجھ سی اور جنوں سی یاں بڑی جنگ ھوتی ھی دیر سی
سو کچھ ایسی ڈھب سی لڑائی ھی الخ (کلام انشا ص ٢٥٥)
(٧) کیسی ھی کیوں نہ ھم میں تم میں لڑائیاں ھوں (نغز ص ٨٧)

Marfat.com

ابر (تنک کا آنا) کیا چاند پر خوش آوے
[1]- نظروں میں جس کی اس کے مکھڑے کی جھائیاں ہوں
خلوت میں فائدہ [2]- کیا اغیار سب بہم ہوں
سب کو ہوا بتادو بس تم ہو اور ہم ہوں (ورق ۱۸ الف)
جاڑے میں کیا مزہ ہو وہ [3] تو سمٹ رہے ہوں
اور کھول کر رضائی ہم بھی لپٹ رہے ہوں
ہے اور کوئی ایسا جس میں یہ پھبن نکلے
سج دھج اسے کہتے ہیں بے ساختہ پن نکلے
افشاں کا وہ عالم ہے اس چاند سے مکھڑے پر
جوں وقتِ سحر انشا سورج کی کرن نکلے
[4]- گل کھلا تب اور ہی جب کہتی یہ بابل گئی
دیکھیے اب آگے کیا ہو بندھی مٹھی کھل گئی
[5]- شب کو میں ان سے راہ میں لپٹا
بیمِ حاکم رہا نہ خوف عسس
[6]- ہاتھا پائی ہوئی یہاں تک تو
ان کی انگلی کی چڑھ گئی جھٹ نس
لگے کہنے کہ میرے دامن کو
نہیں اب تک کیا [7]- کسو نے مس
[8]- مفت جل جائے گا پرے ہی سرک
ارے میں آگ اور تو ہے خس

(۱) ع جس کی نظر میں اس کی مکھڑی کی جھائیاں ہوں (کلام انشا ص ۱۰۸)
(۲) فائدہ کچھ (کلام انشا ص ۱۵۰) (۳) وی تو (بحر ص ۸۸)
(٤) یہ شعر .. کلام انشا .. میں نہیں ہے
(٥) میں جو شب ان سے راہ میں لپٹا (کلام انشا ص ۱۰۵)
(٦) ہتا پائی ہوئی یہاں تک تو ان کی انگلی کی مڑ گئی جھٹ نس (بحر ص ۸۹)
ع ہاتھا پائی ہوئی کچھ ایسی کہ پھر (کلام انشا ص ۱۰۵)
(۷) کسی نے (کلام انشا ص ۱۰۵) (۸) ع مفت جل جائے گا پڑے ہی سرک (کلام انشا ۱۰۵)

Marfat.com

۱۔ جب یہ دیکھا کہ چھوڑتا ھی نہیں
۲۔ تب یہ ٹھہری کہ بوسے دیں گے دس
۳۔ لے کے دس بوسے گیارھواں نہ سہی
ھم کو پیٹے کرے جو زیادہ ھوس
ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات
آٹھ، نو، دس، ھوے بس انشا بس

اس بندے کی چاہ دیکھیے گا
اور اس کا نباہ دیکھیے گا
میں کیسے نباھتا ھوں تم سے
انشاء اللہ دیکھیے گا

رباعیات

آرام و نشاط و عیش کردند ھجوم
ایجاب و قبول جملگی شد معلوم (ورق ۱۸ ب)
با دخترِ رز پیرِ مغانِ عقدم بست
قد قلت قبلت بالصدیق المعلوم

بھاتا ھے بھوک پیاس سب کچھ سہنا
اور روزے میں انتظارِ مغرب رھنا
آپس میں سحرگہی کی چہلیں اور پھر
بالصوم غداً نویت ان کا کہنا

میں کوچۂ عشق کی جو کرتا ھوں سیر
آرام سے اور اس سے تو ذاتی ھے بیر

(۱) جب کہ دیکھا الخ (کلام انشا ص ۱۰۵)
(۲) تب تو ٹھہری کہ دیں گی بوسی دس (کلام انشا ص ۱۰۵)
(۳) گن کی دس لی لی گیارھواں نہ سہی مجھ کو پیٹی کری جو اور ھوس (کلام انشا ص ۱۰۵)
ع لی کی دس بوسی باروھاں نہ سہی (نغز ص ۸۹)

Marfat.com

هر لحظـــه مری زباں پہ جاری انشا
رّبِ یسّر ھے اور تمم بالخیر

احرام میں لبیک و سعـــد یک سے دل
خوش کرتے ھیں گو کعبہ رواں واں سب مل

ناقوسِ صنم سے ھم بھی یاں سنتے ھیں
سبحانک ما خلقت ھـــذا باطـل

دل میں بدولت [1]۔آپ کی اک درد ھے سو ھے
وہ آہِ سوزناک و دم ســـرد ھے سو ھے

بھری وہ آتشِ عشق اس دلِ فگار میں ھے
کہ لاکھ برق [2]۔یہاں جس کے ھر شرار میں ھے

کیوں کر نہ لپٹ جاؤں صـــراحی کے گلو سے
[3]۔بیعت ھے مجھے تازہ ھوئی دستِ سبو سے

یاں زخمیِ نگاہ کے جینے پہ حـــرف ھے
ھیں دل پر [4]۔اتنے زخم کہ سینے پہ حـــرف ھے

[5]۔جو سبک سمجھے مجھے اس عشق کی سرکار میں
یاالٰہی اس کو خفت ھو تـــرے دربار میں

کیوں نہ وہ پردہ نشیں پھر مجھے سمرن مارے
میں نے بھی [6]۔پھول کئی جانبِ چلون مارے

[7]۔روے رخشاں کو ترے گروہ حسد سے دیکھے
چشمِ خورشید کو عیسیٰ وہیں سوزن مارے

---

(١) آپ کی (کلام انشا ص ٢٦٦) (٢) یہاں (کلام انشا ص ٢٧٣)
(٣) بیعت مجھی پھر تازہ ہوئی دست سبو سی (کلام انشا ص ٢٧٦)
(٤) اپنی (کلام انشا ٢٨٠) (٥) یہ شعر ۔۔ کلام انشا ۔۔ میں نہیں ھے
(٦) میں نے تھی پھول کئی الخ (کلام انشا ٢٣٦)
(٧) تیری گردن کی جو ڈوری کو اڑا جائے تو پھر چشم خورشید میں عیسیٰ وہیں سوزن مارو
(کلام انشا ص ٢٣٧)

Marfat.com

نہ فقط کعبے میں زھاد کیے اس نے قتل
[1]۔ بت کدے میں بھی تو لاکھوں ھی برھمن مارے

رشک کی جا ھے خوشا حالِ رہ افتادۂ عشق
جس کو اس شوخ کے توسن کی وٴ روندن مارے (ورق ۱۹ الف)

ھے جی میں قفلِ خانۂ خمار توڑیے
یعنی درِ بہشت کو [2]۔ اک بار توڑیے

[3]۔ گرچہ ھے آبلہ پائی سے نہایت ایذا
تو بھی تیار ھیں ھم بادیہ پیمائی کو

[4]۔ گرد باد ایک پھرا ناقۂ لیلیٰ کے جو گرد
یاد کر رونے لگی اپنے وہ صحرائی کو

مست جاروب کشی کرتے ہیں یاں پلکوں سے
کعبہ کب پہنچے ھے میخانے کی ستھرائی کو

لب پر آئی ھوئی یہ جان پھرے
یار گر اس طرف کو آن پھرے

رباعیات

[5]۔ انشا نے جو کہا میری طرف کو دیکھو [؟]
دیتا ھوں و گرنہ جی ھی دیکھو دیکھو

[6]۔ غصے ھو لگے کہنے کہ ھیں کیا معقول
خوبی خلطے کی واہ منہ تو دیکھو

---

(۱) مے کدے میں بھی تو لاکھوں ھیں برھمن ماری (کلام انشا ص ۲۳۷)
(۲) یک بار (کلام انشا ص ۲۵۶)
(۳) گرچہ ھیں آبلہ پا دشتِ جنوں کی ای خضر تو بھی تیار ھیں ھم مرحلہ پیمائی کو (کلام انشا ص ۱۷٤)
(٤) ع اک بگولا جو پھرا ناقۂ لیلی کی گرد (کلام انشا ص ۱۷٤)
(٥) ع میں نے جو کہا میری طرف تو دیکھو (کلام انشا ۲۸٦)
(٦) ع غصے ھو لگی کہنے کہ ایں کیا معقول (کلام انشا ص ۲۸٦)

Marfat.com

عالم کے بھی طور ہم نے کیا کیا دیکھے
خوباں کے لطف و جور کیا کیا دیکھے
شادی و غمی و ہجر و وصل اے انشا
کیا کیا دیکھیں گے اور کیا کیا دیکھے

کی مے سے جو ایک بار توبہ توبہ
اے ساقی و اے بہار توبہ توبہ
بس کیجے معاف مجھ سے تقصیر ہوی
توبہ توبہ ہـــزار توبہ توبہ

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

رب علیٰ رحمتک الوافیہ
اسئلک الصحتہ والعـــافیہ (ورق ۱۹ ب)
انت مغیث الفقرا ھب لنا
عـــافیۃً کافیۃً شـــافیہ

. . . . . تخلص، متوطن سرکار لکھنؤ، شخصے ست از نامش اطلاع . . به مرثیه گوئی مشهور ست ـ آشنائے مطلع طبع زادش خواندہ بود، مرقوم نمودہ شد ـ

مجنوں کو اپنی لیلیٰ کا محمل عزیز ھے
تو دل میں ھے ھمارے ھمیں دل عزیز ھے

امین

امین تخلص، میر محمد امین نام، [۱] متوطن اطراف دکن، صفاتش

(۱) ..باشندۂ بنارس.. (سخن شعرا ص ٤٨) ..شاگرد میر غلام علی آزاد بلگرامی ... در محمد آباد بنارس .... در آخر ها به ممالک جنوبیه رخت سفر کشید.. (سرو ص ۷۷)

Marfat.com

کماحقه دریافتِ راقم نه گشته۔ شعرے از تصانیفش شخصے خوانده بود، ثبت نموده شد۔

کیوں شعله رخو مجھ کو جلاتے ہو کہ سینه
رکھتا ہوں‌میں گل خورده به رنگ پرطاؤس

ایمان ایمان تخلص، شیر محمد خاں، ساکنِ حیدر آباد، از ذات و صفاتش آگاهی نیست۔ زبانیِ مرد مانے که از آں جا آمده واردِ دارالخلافه گشته اند، معلوم گردید که بالفعل شاعرے مثل او درآں نواح نیست۔ منه۔

محبت بعد مرنے کے بھی یوں لازم ہے افزوں ہو
که لیلیٰ کی لحد پر سایه گستر بیدِ مجنوں ہو

[1]۔ روا ہے کون سے مشرب میں کہ اے عشقِ نا منصف
دل پرویز خوش ہو، خاطرِ فرہاد محزوں ہو

چار آنکھیں مجھ سے کچھ ہوتے ہی شرماتا ہے وہ
[2]۔ ہاتھ تک لگتے ہی میرا پاؤں پھیلاتا ہے وہ

قدم رکھے ہے وہ جس دم رکاب کے گھر میں
چھپے ہے ترکِ فلک آفتاب کے گھر میں
کسو کی چشم کی گردش کا یہ تصرف ہے
که دورِ مے ہے مشیخت مآب کے گھر میں (ورق ۲۰ الف)

مدام رند خرابات کو یہ لازم ہے
که ایک دو تو ہوں شیشے شراب کے گھر میں

جو داغ ہے دل کا سو (به) رنگِ پرِ طاؤس
ہو کیوں نه خجل دیدۂ تنگِ پرِ طاؤس

(۱) روا ہی کون سی مذہب میں کہہ ای چرخ نا منصف (نغز ص ۹٤)
روا ہی کون سی مشرب میں یہ ای عشق نا منصف (شیفته ص ۳۱)
(۲) ہاتھ ٹک الخ (نغز ص ۹۵)

Marfat.com

ھے مرھمِ زنگار کا دشمن دلِ پر داغ
یاں شہ پرِ طوطی سے ھے جنگِ پرِ طاؤس
انتقامِ کوہ‌کن کیا تھا وہ عاشق پیشہ تھا
ورنہ برق جان (خسرو ؟) ھر شرارِ تیشہ تھا

رباعی

از بس کہ ابھی عمر ھے اس کی چھوٹی
پھبتی (ھے) بہت اس کو تو کنگھی چوٹی
چھل بل کا میں قائل نہیں اس کی ایماں
جس کی کہ پھڑکتی نہ ھو بوٹی بوٹی

آغا آغا تخلص، اسمش آغا جان، از اقربائے نواب حسن رضا خان، شخصے قابل و خلیق، در مرثیہ خوانی مہارتِ کلی دارد۔ از کلامِ اوست۔ مطلع۔

اے بت کبھو اپنے سے تجھے رام نہ پایا
ھم نے بہ خدا تجھ سے تو آرام نہ پایا

ایما ایما تخلص، میر حسین علی خاں، عمدہ زادہ ایست ساکن اطراف دکن، قصیدہ[1]۔ اش بہ نام او مسموع گشتہ، مرقوم می نماید۔ از وست۔

بحمد اللہ کہ مجھ تک صبح دم پیکِ صبا پہنچا
نویـــد دولتِ دیدار کو لیتا ھوا پہنچا

ایما تخلص، میر حسین علی خاں مذکور۔

[2]۔ زیبا ھے تجھے نامِ خدا شان وزارت
ھے ذاتِ مقدس تری شایان وزارت

(۱) کذا (۲) پھبتی ھو تجھو الخ (بعز ص ۹۶)

Marfat.com

[1] رونق ہے تری ذات سے ہر شہر و مکاں کو
وابستہ ترے دم سے ہے سامان وزارت
چاکر کے ترے قیصر و فغفور ہیں [2]۔ چاکر
اسکندر و دارا ہیں غلامانِ وزارت (ورق ۲۰ ب)
الکار سے ارزے ہے تری گنبدِ گردوں
لاریب ہے تو رستمِ دستانِ وزارت
روتے رہیں اعدا ترے گلزار جہاں میں
شبنم کی طرح اے گلِ خندانِ وزارت
صدقے سے (سدا) پنجتنِ پاک کے ایما
ہو چار جہت تابع فرمانِ وزارت

امجد امجد تخلص، مولوی [3]۔ امجد، شاگردِ نظام خاں معجز، مردِ طالب‌علم، شعرِ فارسی و ہندی بہ پختگی می‌گوید، از مریدانِ جناب مولوی محمد [4]۔ فخرالدین صاحب علیہ الرحمۃ است۔ ہمیشہ بہ درس و تدریس اشتغال دارد۔ شیریں کلامی او خارج از تحریرِ قلم د و زبان، غزلے از تصنیفاتِ او می نگارد۔ منہ۔

جاں بہ لب، تشنہ جگر، یاں سے چلا جاتا ہوں
ساقیا جلد خبر لے کہ [5]۔ موا جاتا ہوں
ایک عالم نے تری تیغ سے پائی ہے نجات
سب گنہگاروں میں اک میں ہی رہا جاتا ہوں
مت ہم آغوشی کو آنا مری اے سیلِ سرشک
اپنی ہی موج میں میں آپ بہا جاتا ہوں

---

(۱) ع رونق ہی تری ذات سی بازار شہی کو (نغز ص ۹۶)
(۲) نوکر (نغز ص ۹۶)
(۳) مولوی محمد امجد (نغز ص ۷۴)
(۴) ،، مولوی فخرالدین محمد صاحب،، (ہندی ص ۱۰)
(۵) جلا جاتا ہوں (نغز ص ۷۵) ع لی خبر جلدی سی جاتی کہ موا جاتا ہوں (ہندی ۱۵)

Marfat.com

جس گھڑی آپ کو دیکھوں ہوں میں جوں قطرۂ اشک
اپنی نظروں سے بھی امجد میں گرا جاتا ہوں

احمد احمد تخلص، احمد علی نام، شخصے ست نو مشق، غزل در مشاعرہ خواندہ بود، مقطعش بہ یاد ماندہ بود، ثبت کردہ شد۔ منہ

دل خراشی سے نہیں چین مجھے اے احمد
ایسی الفت سے خدا دے وے رہائی مجھ کو

احمد احمد تخلص، [1]۔ صمصام اللہ نام، شاعرے بود از دورۂ سابقین، از تصانیفِ اوست۔ (ورق ۲۱ الف)

فراقِ گل رخاں میں کھا کے داغ آہستہ آہستہ
[2]۔ کیا سینے کو میں نے اپنے باغ آہستہ آہستہ

ارمان ارمان تخلص، پسرِ جعفر علی حسرت، باشندۂ لکھنؤ۔ ازوست۔

چرچا ہوا ہے گھر گھر، اب دیکھیے کہ کیا ہو
دو دن نہ چھپ سکی تو، چاہت ترا برا ہو
تاسرِ بالیں اسے آنا [3]۔ نہایت شاق ہے
یہ دلِ بیمار جس کا نزع میں مشتاق ہے
کون کہتا ہے اجی تم سے نہ گھبراؤ تم
پر کوئی بات تسلی کی تو کر جاؤ تم

احسن [4]۔ احسن تخلص، احسن اللہ خاں نام، شاعرِ متقدمین [؟] معاصرِ آبرو و ناجی۔ درایہام گوئی بسیار راغب، والحق کہ در آں همان رائج بود۔ ازوست۔

(۱) ,, صمصام الدین حلت انعام اللہ خاں یقین [illegible]
(۲) ,, کیا سینے کو میں نے اپنے باغ [illegible]
(۳) قیامت (نظر ص ۵۸، شمارہ ۲۲، [illegible]
(۴) محمد احسن اللہ (نظر ص ۵۲)

Marfat.com

یہی مضمونِ خط ہے احسن اللہ
کہ حسنِ خوب رویاں عارضی ہے

لام نستعلیق کا ہے اس [1]۔ بتِ کافر کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اسلام کے

کیوں کہ مانی لکھ سکے نقش ابروئے دل دار کا
کام نقاشوں کا کب ہے کھینچنا تروار کا

کون چاہے گا گھر بسے تجھ کو
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح

ہے گا خدا کے گھر کا کوچہ جمالِ خوباں
صورت سے ہے عزیزو، کعبے کی راہ سیدھی

[2]۔ کھول کر بندِ قبا اب ملک دل غارت کیا
یہ حصار قلب دل بر نے کھلے بندوں لیا

نہیں حاجت ہے زیور کی جسے خوبی خدا دیوے
کہ آخر بد نما ہوتا ہے دیکھو چاند کو گہنا

نازک بدن پر اپنے کرتے ہو تم جو غرہ
موسیٰ کمر نے تم کو [3]۔ فرعون ہے بنایا (ورق ۲۱ ب)

انا الحق ... لکھتا ہے اس کے ہاتھ کا زخمی
کٹاری آب دار اس شوخ کی منصور خانی ہے

تیر سے سیدھے گئے، چلا رہے ہم تم کو جان
سہم کیا ہے اب جوان گوشوں میں پھرتے ہو کم آن

نکلے تھے آ صبا کی طرح تم چمن میں بھول
بلبل کہے دیکھ تم کو گئے ہاتھ پاؤں پھول

(۱) بت خوش خط (حسن ص ۸، مخزن ۲۲، نغز ص ۵۲، عشقی ص ۱۸)
(۲) کھول کر بند قبا کوں ملک دل غارت کیا کیا حصار قلب دلبر نی کھلی بندوں لیا (گلزار ص ۳۱)
(۳) ,,فرعون سا بنایا،، (شیفتہ ص ۲۰، سخن شعرا ص ۱۳)

Marfat.com

..... نہیں جوڑے گا میرا نقدِ دل
آج وہ افغاں پسر آیا یہی ہے دل پہ ٹھان
لطافت میں تمہارا حسن ہے جاوید روز افزوں
اگر شوخی کی خو جاوے، تو بہروزی ہے طالع کی

؟ ... تخلص ساکنِ بریلی ذوقِ شعر گوئی در دل متمکن دارد۔ ازوست۔

کیوں نہ ہم مضطر پھریں گھر بار سے بیزار ہو
آپ جاتے ہیں سفر کو پھر کہیں تیار ہو

اسد: اسد تخلص، میر امانی، سیدے بود شاگردِ میرزا محمد رفیع السودا، از بس که به شاه جهان آباد در کوچۂ ارباب نشاط که مشهور محلۂ دار الخلافه است، مسکن داشت۔ طبعش به مزاح راغب بود۔ خلیق و یار باش۔ در فنِ شاعری ماهر شعرِ هندی به طرزِ خوب می گفت و پسندِ خاطرِ استادان ست۔ برائے تلاشِ معاش از وطنِ خود عازمِ لکهنؤ شده بود۔ به حسبِ تقدیر از دستِ ره زناں جامِ حیاتِ او از زهرِ ممات لب ریز گردید۔ خدایش بیامرزد۔ منه۔

زلفیں ہی دیکھ کر نہ [1] خجل رات ہوگئی
مکھڑا جو کھل گیا تو سحر مات ہوگئی
ٹک تونے ہی گرم کی بغل رات
ہم سرد ہوئے تھے ورنہ کل رات (ورق ۲۲ الف)

[2] اسد اس جفا پر بتاں سے وفا کی
مرے شیر شاباش رحمت خدا کی

(۱) به (نغز ص ۶۱) (۲) ع اسد اس جفا پر بتوں کی وفا کی (نغز ص ۶۱)
ع اسد تو ی جاں ان بتوں پر فدا کی (عشقی ص ۵۷) ع اسد اس جفا پر بتوں سے وفا کی
(هندی ۱۶، سخن شعرا ص ۲۴)

Marfat.com

مانے ھے کوئی وہ بتِ گم راہ [1]- کسو کی
[2]- گر آپ سفارش کرے اللہ کسو کی

پھنس قید میں، گر چاہ میں، ھو گرگ کا طعمہ
[3]- جو چاھے اسد کر، پہ نہ کر چاہ کسو کی

الفت | الفت تخلص، شخصے ست ساکنِ قصبۂ مظفر نگر، نامش معلوم نہ گردید۔ مطلعے از تصانیفش بہ سمع رسیدہ، ثبت کردہ شد۔ منہ۔

ھمیشہ کہتے تھے الفت کو لوگ زشت نصیب
سو آج کوچے میں تیرے ھوا بہشت نصیب

اختر | اختر تخلص، از زمرۂ سلاطینان ست۔ ذوقِ شعر گوئی بیش از بیش دارد۔ درین ولا کہ غزلے طرحی مشاعرہ تصنیف فرمودہ، ازاں چند بیت ثبت افتاد۔

صنم کے دردِ جدائی میں دم چلا میرا
ملاوے دیکھیے کب تک مجھے خدا میرا

مجھے بھی ھٹ ھوئی ایسی کہ مر مٹا لیکن
[4]- نہ تیرے کوچے سے ھرگز قدم ھٹا میرا

نہ چرخ دے مجھے چرخِ کہن برائے خدا
نہ آزما کہ ابھی عشق ھے نیا میرا

کہوں میں دردِ جدائی ذرا ذرا اس سے
جو آوے رات کو اختر وہ مہ لقا میرا

اسلام | اسلام تخلص، شیخ الاسلام نام، ساکنِ قصبۂ تھانہ کہ از مضافات

(۱) کسی کی (دونوں مصرعوں میں) (ھندی ص ۱٦)
(۲) گو (سخن شعرا ص ۲٤)
(۳) ع جو چاھی اسد کر نہ مگر چاہ کسی کی (ھندی ص ۱٦)
(٤) ع نہ تیرو کوچی سی ھرگز اٹھا قدم میرا (شیفتہ ص ۲۲)

Marfat.com

سرکارِ سہارن پور ست۔ دیگر حالاتش معلومِ اضعف‌العباد نیست ۔ دو سه شعر از تصنیفاتش به دست آمد، ثبت می شود۔

سست پرواز ہیں اے دل تری تدبیر کے پر
ساتھ اس کے نہ لگیں جب تئیں تقدیر کے پر (ورق ۲۲ ب)
مردہ دل بات کہے لاف کی تو ہیچ ہے وہ
قابل اُڑنے کے نہیں طائر تصویر کے پر
ظلم ظالم کا پس مرگ بھی رہتا ہے بجا
ہیں یہ بازوے عقاب، اب جو بنے تیر کے پر

ارمان ارمان تخلص، نامش معلومِ راقم نیست ۔ المخاطب به نواب مجاهد جنگ بہادر، شخصِ عمده معاش ست در حیدرآباد ۔ مطلعے به نامِ او مسموع شده۔ مرقوم می نماید ۔ منه۔

گھر آیا [1]۔ ابر ہے مینا میں آبِ ارغوانی بھر
شتابی جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بھر

انسان انسان تخلص، [2]۔ اسد یار خاں نام، شاعرے از دورۂ سابقین ست۔ از اوست۔

نہ کر واعظ کے کہنے پر نظر اے بوالہوس ہرگز
بہشت آخر ملے گی، دوزخ اک شرعی [3]۔ ڈر کا ہے

اعظم اعظم تخلص، اعظم علی خاں نام، این هم از شاعرانِ قدیم ست۔ مطلعے از تصانیفش بهم رسیده، نوشته شد۔

شانه جو دل کو کاکلِ پیچاں سے وا کرے
منت نسیمِ صبح کی اپنی بلا کرے

(۲) ع نہ بھلا تو مجھی مینا میں آب ارغوانی بھر (نغز ص ۵۸)
(۳) اسدالدوله اسد یار خاں اکبرآبادی (سخن شعرا ص ۴۹) اسد یار خاں عرف حکیم (عشقی ص ۱۶)
(۳) اک شرعی ڈر کا ہی (نغز ص ۷۷)

Marfat.com

اویسی اویسی تخلص، نامش شاه [1]- غلام محی‌الدین، از پیرزاده های سرهندی، متوطنِ بریلی، از چندے به اطراف دکن رفته است- زیاده احوالش معلوم نیست - از اوست -

باغ میں گل عذار هو، [2]- فصل بہار هو نه هو
میں هوں غزل سرا وهاں، [3]- بلبلِ زار هو نه هو
[4] رکھے هے گلستاں کو، جوں بادِ سحر تازه
هے آه سے اب میری، هر زخمِ جگر تازه

انور انور تخلص، آفتاب رائے نام، شاعرے ست شیریں کلام، معلوم نیست که ساکنِ کجاست - ازوست -

مشهور چمن میں تری گل پیرهنی هے
قرباں ترے هر عضو په نازک بدنی هے (ورق ۲۳ الف)

انتظار انتظار تخلص. هم‌عصرِ فغان و آبرو، شاعرِ عهدِ احمد شاه.
[5]- نامش معلوم نیست، تخلص شهرت دارد - ازوست -

[6]- جوں هی بہارِ گل کی قفس میں خبر گئی
بلبل [7]- بھی سن کے ایسی هی تڑپی که مر گئی

احسن احسن تخلص، [8]- میرزا احسن علی، شاگرد میرزا محمد رفیع السودا، شخصے ست به خوش تقریری و خوش تحریری مشهور - در سرکارِ نواب وزیر الممالک مرحوم به جرگهٔ شعرا ملازم بود - اوایل اصلاحِ شعر از میر ضیا گرفته و بعد آں از میرزائے موصوف ملکهٔ شاعری بهم رسانیده - صحتِ محاوره

(۱) غلام محی‌الدین خاں (سخن شعرا ص ۵۸)
(۲) هی (نغز ص ۹۳) (۳) کونی (نغز ص ۹۳)
(٤) رکھتی ہی (نغز ص ۹۳) (٥) ,,نقی خاں انتظار ولد اکبر علی خاں،، (ریاض ص ۲٦)
(٦) جوں هی بہار گل کی قفس تک خبر گئی سنتی هی بلبل ایسی هی تڑپی که مر گئی
(ریاض ص ۲٦ سخن شعرا ص ٤۸)
(۷) یه (شیفته ص ۲۸) (۸) ,,مرزا حسن قلی نامی مغل،، (نغز ص ۵۳،

Marfat.com

به کلامش مندرج است۔ از کلامِ اوست۔

اشکِ گل گوں کو نہیں لعل و گہر سے پیوند
[1]۔وہ رکھیں سنگ سے نسبت، یہ جگر سے پیوند

پہنچی جس وقت مجھے اس کے خبر آنے کی
[2]۔ فکر اپنے کی رہی مجھ کو نہ بیگانے کی

الٹا سحر صبا نے [3]۔جو گوشہ نقاب کا
دیکھ اس کو رنگ زرد ہوا آفتاب کا

شب جو دھڑکا مرے دل کا خلل انداز رہا
کامِ دل لینے میں اس شوخ سے میں باز رہا

[4]۔نہ ہے نالہ دل میں، نہ آہِ حزیں ہے
کوئی دم ہے یاں وہ دم واپسیں ہے

آشفتہ آشفتہ تخلص، عظیم الدین خاں عرف بھوری خاں، قوم افغان، شاگرد [5]۔میر محمدی مائل، جوان خوش فکر و خوش معاش، خلیق و یار باش، اکثر در مشاعرۂ مہدی علی خاں مرحوم وارد می شد، غزل ہائے طرحی بہ فصاحت می گفت (ورق ۲۳ ب) بعد چندے در صحبت فقرا و درویشاں امد و رفت اختیار نمود۔ از آن جا کہ صحبت با برکت این طائفۂ غنی باطن اثر تمام دارد، شدہ شدہ ذوقے و شوقے وارد حالش گشتہ، دست بیع بہ سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ یکے از خلفائے جناب مخدومی محمد فخر الدین قدس اللہ سرہ گشتہ، ترک شعر گفتن نمود۔ مشغول بہ اشغال معاد گردید۔ و معاش بہ تجارت بسر می برد۔ در ہر مقطعِ غزلِ خود مضمونِ زلف بستن التزام نمودہ است۔

(۱) ع ،، یہ رکھو سنگ سی نسبت وہ جگر سی پیوند (شیفتہ ص ۲۱، سخن شعرا ص ۱۳)
(۲) ع ،،سدھ رہی مجھ کو نہ اپنی کی نہ بیگانی کی،، (گلزار ص ۳۲، بعر ص ۵۴، حسن ص ۱۷، عشقی ص ۶۰)
(۳) ،، صبا سی ،، (نغز ص ۵۳)
(۴) نہ نالہ ہی دل میں نہ آہِ حزیں ہی کوئی دم ہی یاں سو دم واپسیں ہی (گلزار ص ۳۲)
(۵) ،، میر محمدی مائل اور فرزند علی مضمون سی اصلاح لیتی تھی ،، (سخن شعرا ۲۸)

Marfat.com

از نتائجِ طبعِ اوست ـ

ناخواندہ مرے خط کو الٹا [1] ـ ھی پھرا لایا
[2] ـ قاصد کی خطا کیا ھے قسمت کا لکھا لایا

پاؤں کو توڑ جو بیٹھے ترے در کے آگے
سر دیا یار، پر اک گام نہ سرکے آگے

تمام رات رھی ٹکٹکی ستاروں سے
خلافِ وعدہ تعجب ھے دوست داروں سے

نبی کو خاطرِ اصحاب کیوں نہ ھو منظور
کہ زیب و زینتِ مجلس ھے چار یاروں سے

سررشتۂ محبت ھم سب سے توڑ بیٹھے
اپنا سر آپ اپنے زانو سے جوڑ بیٹھے

برگشتہ بخت ھم سے دیکھے ھیں کم [3] ـ کسو نے
جب ھم ھوئے مقابل وہ منہ کو [4] ـ موڑ بیٹھے

ھجراں کا غم ز بس کہ مجھے کھائے جائے ھے
دل میں جگر میں درد مرے جائے جائے ھے

جو چاھو حسنِ عدیم المثال کو دیکھو
تو لے کے آئنہ اپنے جمال کو دیکھو

امانی امانی تخلص، میر امانی نام، سیدے بود متوطن شاہ جہاں آباد ـ مدتے شد (ورق ۲۴ الف) کہ مرشد آباد رفتہ است او راست ـ منہ ـ

(۱) ھی (سخن شعرا ص ۲۸)
(۲) قاصد کا گاہ کیا ھی الخ (سخن شعرا ص ۲۸)
(۳) کسی نی (سخن شعرا ص ۲۸، نغز ص ۳۳)
(۴) پھیر بیٹھی (نغز ص ۳۳)

Marfat.com

[1]۔گھیرا ھے مجھے غم نے ، عجب حال ھے جی کا
اے نالۂ دل وقت ھے فریاد رسی کا
کس کے یہ خارِ مژگاں دل میں کھٹک رھے ھیں
جو چشم سے لہو کے قطرے ٹپک رھے ھیں

اشرف اشرف تخلص ، محمد اشرف ، خلفِ امام‌الدین ساکن قصبۂ کاندھله من مضافات سرکار سہارن پور ، جوانے است خلیق ۔ ازوست ۔

آتش دل سے ھوا ھے مجھے یہ ڈر پیدا
کہ مرے سینے میں [2]ھووے نہ سمندر پیدا

امیر امیر تخلص ، سید امیرالله ، جوانے ست باشندۂ دارالخلافه ، سیاح وضع ، درعلمِ مجلس مہارتے دارد ۔ شوق ریخته گوئی در خاطرش متمکن ۔ بسیار خلیق و ذهین ست ۔ از خوش فکری اوست ۔

مجھ سے پوچھو ۔ ۔ ۔ ۔ اور اب کیا چاھیے
بولے وہ کس کو یہ بدنامی کا ٹیکا چاھیے
قاصد مرا واں جاکے پشیماں نہ ھوا ھو
دربان سے کہیں دست و گریباں نہ ھوا ھو

(۱) گلزار (ص ۴۳) میں یہ دونوں شعر ،، امانی تخلص میر امانی خلف خواجه آنمی (دھلوی) ،، کے نام مندرج ھیں شیفته نے پہلا شعر ،، گھیرا ھی مجھی غم نی الخ ،، میر امانی فرزند خواجه آنمی ،، سی منسوب کیا ھی اور دوسرا شعر ،، کس کی یہ خار مژگاں الخ ،، امانی تخلص شخصی بود از مردم شاه جہاں آباد ،، کی نام لکھا ھی ۔ یہی صورت سخن شعرا میں ھی ۔ نیز سخن شعرا میں لکھا ھی ،، آمانی تخلص خواجه امامی مرثیه گو ولد خواجه آنمی دھلوی ۱۱۷۷ میں مرشدآباد میں شدت گریه سی مجلس عزا میں بی دوش ھو کر راھی ملک بقا ھوی ۔ بعض صاحب تذکره نی ان کا تخلص امانی لکھا ھی ،، (ص ۴۴) صاحب سخن شعرا نی جو روایت نقل کی ھی اس کا تعلق امامی سی ھی ۔ امانی خلف خواجه آنمی سی ھی ۔ ملاحظه ھو گلزار ص ۴۳ و حسن ص ۱۵ ۔ نیز امامی اور امانی دو مختلف شاعر ھیں ملاحظه ھو ،، امامی عظیم آبادی اسمش خواجه امام بخش در زمان نواب سراج‌الدوله . . . . . دور کاری داشت والحال که سال بیست و چہارم جلوس شاه عالم بادشاھست در عظیم آباد به عزلت می گذراند (گلزار ص ۴۷)
(۲) ھوتی (سخن شعرا ص ۲۸)

Marfat.com

اس تشنہ گلو پر ہے پھرا [1]- دیکھ تو قاتل
بے آب ترا خنجرِ برّاں نہ ہوا ہو
اب تک نہ پھرا لے کے جواب آہ یہ ڈر ہے
قاصد بھی کہیں عاشق جاناں نہ ہوا ہو

آرام | آرام تخلص، خیراللہ خاں، اصلش تیرگرست، رفیقِ ظفر یاب خان فرنگی۔ عمدہ معاش و جوانِ خلیق و خوش فکر بود۔ در عین شباب ازیں جہانِ فانی بہ علتِ ہیضہ رحلت گزید۔ دوسہ شعر او مرقوم می گردد۔ ازوست۔ من کلام [2]- (ورق ٢٤ ب)۔

جی میں رکھنا تو غبار اے رشک گلشن چھوڑ دے
خاکِ عاشق پر [3]- جھٹکتا کیوں ہے دامن چھوڑ دے

یار نے پڑھتے ہی مرا کاغذ
تاؤ کھا ٹکڑے کردیا کاغذ

ارزو آرزو تخلص، میرزا عبدالغفور بیگ، قوم مغل، باشندۂ اکبرآباد، سپاہی پیشہ۔ کلامش دل نشین و مضامینش رنگین ست۔ ازوست۔ منہ

سبب سے عشق کے یک لحظہ شاد ماں نہ رہے
الٰہی میں نہ رہوں یا غمِ بتاں نہ رہے

احسان احسان تخلص، [4]- میر غلام علی، سیدے ست در حیدرآباد، مذاقِ کلامش مطبوع ست۔ ازوست۔

(١) دیکھیو قاتل (سخن شعرا ص ٤٨) (٢) کذا
(٣) سی (نغز ص ٤٨)
(٤) میر غلام علی احسان سی جو اشعار منسوب کیی گئی ہیں وہ شبہ سی خالی نہیں۔ اس لئی کہ دوسری تذکروں میں ان میں سی بعض اشعار حافظ عبدالرحمان احسان کی نام سی درج ہیں۔ نیز بعض اشعار میں کچھ ایسی اشارات ہیں، جن سی اندازہ ہوتا ہی کہ یہ شعر حافظ عبدالرحمان احسان کی ہیں۔ نغز میں ص ٣٧٤ پر میر غلام علی احسان کا صرف مندرجۂ ذیل شعر درج ہی۔
حاسدوں کی عقل نافرجام حیراں ہوگئی عید بھی آکر تری درپر سی قرباں ہوگئی

Marfat.com

حاســـدوں کی عقلِ نافرجام حیراں ہو گئی
عید بھی آکر ترے در پر سے قرباں ہو گئی

[1] سن رکھ او خاک میں عاشق کے ملانے والے
عرشِ اعظم کے یـــہ نالے ہیں ہلانے والے

پاؤں کو ہاتھ لگایا تو لگا کہنے سرک
تجھ کو قربان کروں ہاتھ لگا نے والے

ذکرِ اغیـار کو کہتا ہوں کہ بس آگ لگا
پھر وہی بات ہے او جی کے جلانے والے

[2]۔ خواب میں بھی مجھے اس دولتِ بیدار کے ساتھ
بخـت کـم بخـت نہیں آہ سلانے والے

[3]۔ سر چڑھے میرے ہیں پاؤں کے پھپھولے ہیہات
یہ مجھے کون تھے آنکھوں کے دکھانے والے

[4]۔ کہہ دو عیسی کو [5]۔ کوئی دلی وہ جاہے حضرت
چھوکرے یاں کے ہیں مردوں کے جلانے والے

نقش قـدم گلی کا تیری بنا دیا ہے
کیونکر اٹھوں کہ دل نے مجھ کو بٹھا دیا ہے

تیغ ستم سے میرا جو خوں بہـا دیا ہے
قاتل نے میرے دل کا یہ خوں بہا دیا ہے (ورق ۲۵ الف)

سر رشتۂ وفا سے کیا شمع رو ہیں واقف
ہم نے پتنگ ان سے لمبا ازا دیا ہے

جاتی نظر جدھر ہے اک نور جلوہ گر ہے
مکھڑے سے آج پردہ کس نے اٹھا دیا ہے

(۱) یہ شعر نغز میں ص ۵۵ پر حافظ عبدالرحمان احسان کی نام درج ہیں
(۲، ۳، ۴) یہ اشعار نغز میں حافظ عبدالرحمان احسان کی نام درج ہیں
(۵) کہہ دی عیسی سی الخ (نغز ص ۵۵)

Marfat.com

اے چشم گریہ . . . رونے کو تیرے رحمت
رو رو کے ابر کو بھی تو نے رلا دیا ھے

کیا جانے عشق کیا ھے لیکن کسو نے احساں
اک آگ کا سا شعلہ دل کو لگا دیا ھے

سر بہ سر چاک ھوا سینہ بھی میرا اب تو
بس کر اے دستِ جنوں پاؤں نہ پھیلا اب تو

چشمِ تر ، سوزِ جگر ، آہِ سحر ، نالۂ شب
تیری دولت سے ھے ھر چیز مہیا اب تو

ابر بھی جس کی خجالت سے ھے پانی پانی
چشمۂ چشم سے امڈا ھے یہ دریا اب تو

دیکھ جھمکے کو ترے کان میں اے رشکِ قمر
اپنی نظروں میں ھے بے رتبہ ثریا اب تو

دیکھ کر شکل کو ناصح کی یہ ھر یک بولا
نہیں مشکل ھے کچھ اثبات ھیولا اب تو

تیرے بیمار کو ممکن نہیں ھو تو بھی شفا
لائیں تشریف جو خود حضرتِ عیسیٰ اب تو

تو ھی اس بحرِ محبت میں ھے اے عشق رفیق
آشناؤں نے کیا مجھ سے کنارا اب تو

بس اب ذکر جانے کا یاں مت نکالو
مری جان اے میری جاں مت نکالو

پھر آخر وہ شاعر ھے احساں کے حق میں
زباں سے زبوں مفسداں مت نکالو

اس شعلہ رو کی ایک تو رفتار گرم ھے
تس پر کڑوں کی اور بھی جھنکار گرم ھے (ورق ٢٥ ب)

Marfat.com

زلفیں دھواں ھیں ، حسن بھبوکا ، پری ھے چال
کیا سر سے پاؤں تک وہ طرح دار گرم ھے
اپنی جو غزل پڑھتے ھیں کہتے ھیں دوستاں
حضرت بـــہ غور سینے کـہ بسیار گرم ھے
جب میں پڑھوں ھوں شعر ، تو بیچے ھیں کچریاں
کیا ان دنوں میں پھوٹ کا بازار گرم ھے
گاھک نئے ترے .... شمع ....
ھے ... صلاح خریـــدار گرم ھے
شایـــد کہ تیر آتشِ دل سے ھی جل گیا
اٹھا دھواں جگر سے ھے ، سوفار گرم ھے
مت کیجو ذکرِ برقِ جہاں اس کے رو برو
دیکھو مزاجِ آہِ شرر بار گرم ھے
آنکھوں میں مروت تری اے یار کہاں ھے
پوچھا نہ کبھو مجھ کو وہ بیمار کہاں ھے
لاؤ تو لہـــو آج پیـــوں دخترِ رز کا
اے محتسبو دیکھو وہ مردار کہاں ھے
دن چھپنے دو جب دیکھیو غارت گری اس کی
تب سوچیو خورشیـــد کی دستار کہاں ھے
اس دن کے ھوں صدقے کہ تو کھینچے ھوئے تلوار
یـــہ پوچھتا آوے وہ گنہ گار کہاں ھے
جب تک کہ وہ جھانکے تھا ادھر مہر سے ، ہم
واقف نہ تھے پھر مہر پر انوار کہاں ھے
اس مہ کے سرکتے ھی یہ اندھیر ھے احساں
معلوم نہیں رخنـــۂ دیوار کہاں ھے

Marfat.com

احساں شبے بہ پیشِ من آمد سخن ورے
در سر غرور و طعن زناں شعر والہ را [؟]
گفتا رسالۂ ز تصانیفِ خود بخواں
گفتم کہ من بہ پیشِ تو خوانم رسالہ را (ورق ٢٦ الف)
تو طفل مکتبی و ترا ایں سخن بس است
اے داغ بر دل از غمِ خال تو لالہ را
شرمندہ گشت و چشم فرو کرد، گفتمش
شرمندہ ساخت آہوِ چشمت غزالہ را

ہمیشہ حسن سن اے بے وفا نہیں رہتا
کبھی زمانہ سدا ایک سا نہیں رہتا

بجھی جو شمع تو پروانو! یہ ہوا روشن
کہ بعدِ مرگ کوئی آشنا نہیں رہتا

[1]۔ کہاں وہ گریہ، وہ نالہ، وہ جاں بہ لب رہنا
کسی کا کام ہمیشہ بنا نہیں رہتا

[2]۔ لگائی تاک ہے کیوں محتسب نے تجھ سے دلا
اگر تو دخترِ رز سے بھلا نہیں رہتا

[3]۔ یہاں مجھے ہی نصیحت کو ہیں سبھی موجود
وہاں تو ہوش کسی کا بجا نہیں رہتا

[4]۔ جو دل لیا ہے تو بوسہ بھی دو، سمجھ رکھو
کہ بد معاملگی میں مزا نہیں رہتا

---

(١) یہ شعر شیفتہ اور شمیم سخن میں حافظ عبدالرحمان احسان سی منسوب کیا گیا ہی
(٢، ٣، ٤) یہ اشعار نغز میں ص ٥٥ پر حافظ عبدالرحمان احسان کی ذکر میں درج ہیں

Marfat.com

یہ داغ عشق ہے کیوں کر کھلے گل اس [1] کا
ہزار اس کو چھپاؤ چھپا نہیں رہتا

کوچے سے ترے کوچ ہے اے یار ہمارا
جی لے ہی چلی حسرتِ دیدار ہمارا

ابرو کی ترے بیت کی کیا بات و لیکن
ہے آہ کا مصرع بھی دھواں دھار ہمارا

ہوں آہِ شرر بار کا مشکور کہ اس بن
کوئی سببِ گرمیِ بازار نہ پایا

کل تک تو ترے کوچے میں احساں تھا مری جان
پر آج جو ڈھونڈھا تو وہ بیمار نہ پایا

جی ہی آخر کو یہ لے جائے گا جانا دل کا
جان کو روگ لگانا ہے لگانا دل کا

مزرعِ سینہ میں پہنچا نہ تری تیغ کا آب
سبز کیا خاک ہو اس کھیت میں دانا دل کا (ورق ٢٦ ب)

میں ان تغافلوں سے، سن اے یار جی چکا
تم سا اگر طبیب ہے بیمار جی چکا

رونے میں ہونے دیدۂ گریاں تماشا
دیکھ آبِ رواں کا تو مری جان تماشا

دل جمع میں تھا سو بھی لیا تو بھی ہے برہم
تیری بھی ہے یہ زلفِ پریشان تماشا

دیکھ آکے تماشا تو مری جان کہ عاشق
داغوں سے بنا سرو چراغاں تماشا

(١) کذا

Marfat.com

دامن کے ہیں سو ٹکڑے، گریباں کے ہزاروں
دامن بھی تماشا ہے گریبان تماشا

ہر آن جلوہ نئی آن سے ہے آنے کا
چلن یہ چلتے ہو عاشق کی جان جانے کا

نصیب ہوئے گی اس کو مئے بہشت مدام
ہوا ہے جو کوئی موجد شراب خانے کا

ہماری چھاتی پہ پھرتا ہے سانپ یاں احساں
وہاں (ہے) شغل اسے زلف کے بنانے کا

مرا تو صبر اس آہ شرر فشاں پر ہے
جہاں میں جو ہے پھپھولا مری زباں پر ہے

گلے میں ان کے گل سرخ کے نہ سمجھو ہار
یہ خونِ ناحقِ دل گردنِ بتاں پر ہے

تری گلی کو نہ آنکھوں سے کیوں [کروں؟] رنگیں
یہ فرضِ عین مری چشمِ خوں فشاں پر ہے

کوئی فلک زدہ ویسا نہیں زمیں پہ کہیں
دماغ آہ کا اس پر بھی آسماں پر ہے

ہمائے ناوکِ ابرو کماں پہ ہوں قرباں
کرم اسی کا مری مشتِ استخواں پر ہے

نہیں ہے آہ کی طاقت بھی اب تو مجھ کو ذرا
یہ زور ضعف کا اس تیرے ناتواں پر ہے (ورق ۲۷ الف)

سنتا نہیں اک بات وہ مغرور کسو کی
کہہ دو کہ دعا لے وے بہ مقدور کسو کی

یہ مجھ کو تمنا ہے کہ یا شاہِ ولایت
پھر ہووے ملاقات بہ دستور کسو کی

Marfat.com

جب کوہ کن خستہ موا بولی یہ شیریں
تربت پہ لکھو سورۂ والطّور کسو کی
پہنچا ہی دیا ہائے مجھے مرگ کے نزدیک
ہے کاکل پر پیچ بہت دور کسو کی
آنکھیں رہین احساں کی کھلی بعد وفات آہ
تکتا ہے وہ رہ عاشقِ مغفور کسو کی
ہجر بتاں میں مجھ کو آوے گی تاب کیوں کر
جاوے گا یا الٰہی یہ اضطراب کیوں کر
س زلف کا ہوں گاہک، کیا کام ہے جو پوچھوں
عنبر کا نرخ کیا ہے، ہے مشکِ ناب کیوں کر
مجنوں کے گرد لڑکے پتھر لیے نہیں ہیں
نکلا ہے آج تنہا حشمت مآب کیوں کر
گو ہو بہشت پر ہمیں راحت وہاں نہیں
جس جا کہ رسمِ نالۂ و آہ و فغاں نہیں
ہاں کس طرح نہ باد کے گھوڑے پہ ہو سوار
بجلی سے کم یہ نالۂ آتش عناں نہیں
ایمن نہ ہو جو اس کے شب خوں سے دوستو
دست فلک میں تیغ ہے یہ کہکشاں نہیں
میں ہی دوستی سے کیا دشمنوں کو دوست [؟]
لیکن علاج دشمنیِ دوستاں نہیں
بندوقیں کیوں [1] ہیں چھوڑتے ہیں چاند رات کو
اس کا سبب جو پوچھو عیاں ہے نہاں نہیں

(۱) کذا

Marfat.com

یعنی نہ اس طرح سے ہو جب تک کہ شور و شر
تنخواہ اور وضع سے ملتی یہاں نہیں (ورق ۲۷ ب)

اے طالعِ خجستہ مدد کر کہ اب تلک
وہ رشکِ ماہ مجھ پہ ذرا مہرباں نہیں

پوچھے جو مجھ کو یار تو دل مجھ سے پیش تر
دل رشک سے کہے ہے کہ حاضر یہاں نہیں [؟]

صحرا ہے عشق وہ بلا خیز جس جگہ [؟]
دل ہی نہیں کہ طعمۂ برق جہاں نہیں

گرجے ہے رعد، اس کو خدا مغفرت کرے
اس وقت آہ نالۂ عرش آشیاں نہیں

احساں بہ رنگ خامۂ اہل فرنگ ہاں
محتاجِ توتیا مژۂ نو خطاں نہیں

لکھا میں نے یہ اس یوسف کو کل خط
عزیز او مرا نازک مزا جا

رکھے ہے چاہ تیری آہ بے تاب
قلق اس میرے دل کا تو مٹا جا

کیا جرم ہے گر ابروے خم دار کو دیکھا
کیوں تم نے مجھے دیکھ کے تروار کو دیکھا

آنکھیں مری پھوٹیں تری آنکھوں کے بغیر آہ
گر میں نے کبھو نرگس بیمار کو دیکھا

دیکھے نہ کبھی اشک مسلسل مرے تم نے
اپنے ہی سدا موتیوں کے ہار کو دیکھا

دیکھا نہ کبھی کوچۂ دلدار کو رنگیں
بس ہم نے بھی اس دیدۂ خوں بار کو دیکھا

Marfat.com

لب ریز غم و یاس و فغاں دل نظر آیا
اس کشتِ محبت کا یہ حاصل نظر آیا

جیتے ھی جی فقط تو مجھ تک کبھو نہ آیا
میں مرگیا تو میرے مرقد پہ تو نہ آیا

اس دشنۂ مژہ پرغش ھوں کہ جس کی دولت
کس دم بہ زیرِ خنجر میرا گلو نہ آیا

سرپائے خم تلک تو پہنچا ھے ایک ساقی
ھیہات ھاتھ اپنے دست سبو نہ آیا (ورق ۲۸ الف)

اے محتسب ھمارے قبضے میں دخترِ رز ھے
پر تیرے ھاتھ میں تو ضد سے کدو نہ آیا

عالم شمیم سے ھے اس گل کی عطر آگیں
لیکن نظر وہ گاھے مانندِ بو نہ آیا

کیوں کر نہ مے پیوں میں قرآں کو دیکھ زاھد
واں واشربو ھے آیا لا تشربو نہ آیا

میں تو کہتا نہیں قشقہ بتِ عیّار نہ کھینچ
کھینچ پر مجھ کو نہ کہہ آہ شرر بار نہ کھینچ

مر چکا میں تو ھوں تکلیف تو اے یار نہ کھینچ
تیغِ ابرو ھی نے مارا مجھے تروار نہ کھینچ

پھر کرے گا وہ تجھے ناخنِ پا شہر بدر
آسماں پر تو ھلال آپ کو ھر بار نہ کھینچ

سر بزرگوں کے قدم پر ھے بہ ھر کیف ھی خوب
پائے خم سے مجھے ھیہات تو خمار نہ کھینچ

گر گنہگار ھوں دیوار میں چن دے لیکن
..... مرے سامنے دیوار نہ کھینچ

Marfat.com

نکلا نہ اس کے لب سے مرا کام اب تلک
اللہ وہ صنم نہ ہوا رام اب تلک

رتبہ وہ تیرے چشم کے کشتے کا ہے کہ خلق
لاتی ہے اس کی قبر پہ بادام اب تلک

ہوں شہِ ہند کا استاد، یہ ہے فخر مجھے
شہرہ میرا تو شہا تا شہِ ایران گیا

عرضِ غماز پذیرا ہوئی حق میں میرے
کیا گیا میرا، مگر اس کا ہی ایمان گیا

حکمِ والا یہ ہوا قلعہ میں احسان نہ ہو
سن کے اس بات کو اک شہر کا اوسان گیا

دخلِ احساں نہ یہاں ہووے کہ احساں ہے بد
... قلعۂ دہلی ہے یہ فرمان گیا

اے شہنشاہ جہاں، قدر شناسِ احساں
خلق کیا کہوے گی، گو حکم کو میں مان گیا (ورق ۲۸ ب)

شہر وہ کیا ہے کہ جس شہر میں احساں نہ ہو
قلعہ وہ کیا ہے کہ جس قلعہ سے احسان گیا

جو اہل تسنن پر آواز کسے نا حق
شاگرد [وہ ؟] شیطان کا، ابلیس مقرر ہے

مردود ہے ملعوں ہے، مطعونِ خلائق ہے
مسلم نہیں مشرک ہے، مومن نہیں کافر ہے

صبا تو کیجیو آہنگِ خدمتِ معروف
ادب سے کہیو کہ اے عندلیبِ خوش آہنگ

تو رنج شورشِ زاغاں سے اس گلستاں میں
نہ کیجو ترک ترنّم کا ایک شب آہنگ

Marfat.com

وہ شہ سوار ہے تو عرصۂ فصاحت کا
مقر ہیں اہل صفاہان و ہنـد و روم و فرنگ
عنان اشہب معنی ہے تیرے کف میں سدا
صدائے مک (سگ) سے نہ ہونا تو زینہار بہ تنگ
ہر آں کہ خاطر تو بے سبب برنجاند
ز قعر ہفت ثری تابہ اوج ہفت او رنگ
ز ترک تاز در خانـــۂ تناسل او [؟]
.....
مجھ کو مت چھیڑو کہ میں سر تا بہ پا تاثیر ہوں
برق ہوں، آہِ سحر ہوں، نالۂ شب گیر ہوں
تب جواں مردی ہماری اے رقیبو دیکھیو
جب کبھی واللہ بولا وہ بت بے پیر ہوں
خاصیت سیماب کی ہے اس ترے بے تاب میں
جل کے خاکستر ہوں تو بھی میں اکسیر ہوں [؟]
گالیاں دے کر مجھے ہوتا ہے خوش وہ بد زباں
مدعا یہ ہے کہ یعنی میں بھی خوش تقریر ہوں
ہے کمر تیری بھی اے غنچہ دہاں کہتے ہیں
ہم نے دیکھی نہیں پر لوگ میاں کہتے ہیں
کاش سروِ ارم و طوبیٰ فـــردوس کہیں
یہ قیامت ہے کہ اس قد کو سناں کہتے ہیں (ورق ۲۹ ؑف)
ایک نقطہ بھی زیادہ جو زباں پر آیا
وہ زباں ہی نہیں پھر اس کو زباں کہتے ہیں
بھیجتے تجھ پہ ملایک ہیں مری جاں درود
دیکھ کر نامِ خدا تجھ کو بتاں کہتے ہیں

Marfat.com

چشم و بینی کو تری میں نے کہا واؤ الف
وجہ یہ ہے کہ مجھے قاعدہ داں کہتے ہیں

دیکھتی تجھ کو ہے کیا سر کو جھکائے نرگس
ذوفنوں ہے یہ اسے مکر زناں کہتے ہیں

دود آہ اپنے سے جی میں ہے انہیں کور کروں
زلف مشکیں کو تری جو کہ دھواں کہتے ہیں

منہ سے میرے کہیں نکلا تھا دھن یار کا ہے
اس سب سے مجھے سب ہیچ مداں کہتے ہیں

خوف بیٹھا ہے وہ زہاد کے دل میں تیرا
دو گھڑی رات سے اٹھ اٹھ کے اذاں کہتے ہیں

یاد آتا ہے مجھے اس کی . . . . . .

. . . . . .

خواب میں بھی دل خیالِ زلف سے خالی نہیں
جب سے دیکھے بال تیرے، فارغ البالی نہیں

ہیں جگر میں سنگ کے سوراخ اس کی مجسے آہ [آہ سے ؟]
گرد قبرِ عاشقِ مظلوم یہ جالی نہیں

نالۂ آتش عناں ہیں (ہے) برق اس کو مت سمجھ
دودِ آہ عاشقاں ہے یہ گھٹا کالی نہیں

دو ہی دن کے عشق میں احساں یہ صورت بن گئی
منہ پہ وہ رونق نہیں، چہرے پہ وہ لالی نہیں

کہیے کیا کیوں طفلِ اشک اپنے گلے کے ہار ہیں
اس زمانے کے تو کچھ لڑکے ہی ناہم وار ہیں

جس کی خاطر دشمنِ جاں یار اور اغیار ہیں
ہائے ری قسمت کہ وہ بھی ہم سے اب بیزار ہیں

Marfat.com

چھیڑ تو دیکھو، سنا کر مجھ کو غیروں سے کہا
آج عاشق ہم کو صدقے کے لیے درکار ہیں (ورق۲۹ب)

اپنے ابرو سے جھگڑتا ہے وہ آئینے کو دیکھ
میرے منہ پر کیوں ہی تو کھینچے ہوئے تروار ہیں [؟]

پاؤں تک میں کیوں کہ پہنچوں تیری زلفیں عمر سے
اس تمنا میں لٹکتی اب تلک اے یار ہیں

چشم پوشی کیا ترے مذہب میں ہے عینِ ثواب
ہم سے یوں پرہیز تجھ کو اور ہم بیمار ہیں

قاعدہ اس کج ادائی کا نہ سمجھا میں کبھی
یہ الف قد راستی کہنے سے کیوں بیزار ہیں

لاغری کی کچھ نہایت ہے کہ میں بستر پہ ہوں
اور مجھ کو ڈھونڈھتے پھرتے مرے غم خوار ہیں

کس طرح جھانکوں میں اس پردہ نشیں کو، ڈر ہے یہ
دیکھتے میری طرف کو رخنۂ دیوار ہیں

خوبیِ قسمت تو دیکھو کچھ نہیں ہم کو خطر
گرچہ ہم بدکار و بدافعال و بداطوار ہیں

آتشِ دوزخ تلک مجبور ہے ہم سے کہ ہم
خانہ زادِ دودمانِ احمدِ مختار ہیں

مے سے توبہ میں کروں استغفر اللہ سب غلط
نام توبہ سے سدا پرہیز ہم اسرار ہیں

یوں ہنسا زخمِ جگر اس لبِ سوفار سے مل
ہنس پڑے جیسے کوئی یار کسی سے مل

دوری بہتر ہے مرے پاس سے وہ سبز قدم
تو ہی اے زخم جگر مرہم زکا سے مل

Marfat.com

کمئ مایہ سے نیساں ھے بہت گریہ کناں
اسے کہہ دو کہ مری چشمِ گہربار سے مل
ان ابروؤں کی دل پر تصویر کھینچتے ھیں
ھم آپ اپنے اوپر شمشیر کھینچتے ھیں
خنجر بہ کف نہ آیا وہ یار صید افگن
اور انتظار اب تک نخچیر کھینچتے ھیں
خرمن پر آسماں کے گویا گرے ھے بجلی
جس دم کہ آہ تیرے دل گیر کھینچتے ھیں (ورق ٣٠ الف)
[1]۔ بختوں کو یوں چھڑایا اس نوجواں کا کوچہ
اب دیکھیے کدھر یہ بے پیر کھینچتے ھیں
مانندِ سگ ھے یہ بھی، اس نفسِ شوم کا ھم
نقشہ ..... قطمیر کھینچتے ھیں
نزدیک ان کے شاید تقدیر ھے معطل
دور آپ کو جو اھلِ تدبیر کھینچتے ھیں
مت گرد گرد پھر تو ھر دم مری دعا کے
اب کوئی تیری منت تاثیر کھینچتے ھیں
پہلو سے گر نہ کھینچیں کھینچوں نہ میں اذیت
کچھ دم کھنچے ھے میرا جب تیر کھینچتے ھیں
اٹھے ھے شورِ محشر، بیٹھے ھے سقف گردوں
گر آہ کا کبھی ھم شہ تیر کھینچتے ھیں
ھر روز یہ جفائیں پھر تم نہ کیجو شکوہ
اب ھم بھی نالہ‌ھائے شب گیر کھینچتے ھیں

---

(١) کذا

Marfat.com

جاتا ہوں کوئی یاں سے کیوں بندگانِ حضرت
تصـــدیع یار بہرِ تعزیر کھینچتے ہیں

تیرے کوچے میں جو ہم نالوں کے خوگر جائیں گے
واں کے سب اہلِ محلہ چھوڑ کر گھر جائیں گے

ہم وہ بندے ہیں جدا ہو بند سے گر بنـد بھی
بندگی سے کب تمہاری بنـــدہ پرور جائیں گے

کشتگانِ تیغِ قاتل جب تلک ہے دم میں دم
گہ فـــدائے تیغ، گہ قربانِ خنجر جائیں گے

ہم نہ اس در سے فقط با دیـدۂ تر جائیں گے
داغ بر دل، نالہ بر لب، دست بر سر جائیں گے

تو نہیں آتا ہے کوٹھے پر مرے دریائے حسن
ہاں مگر نالے مرے اوپر سے اوپر جائیں گے

کون جاوے تیرے دیوانے کے سر پر وقتِ نزع
بہر غم خواری مگر لڑکوں کے پتھر جائیں گے

دم بہ دم بھرتا ہوں آہیں اس لیے میں وقتِ نزع
آہ دست و تیغِ قاتل خون میں بھر جائیں گے (ورق ۳۰ ب)

آئیں گے کیـا کیـا زمیں پر زلزلے او فتنـــہ گر
اور خاک جس دم تیرے مضطر جائیں گے [؟]

رخِ مراد خدا مجھ کو یار دکھلاوے
کہ یعنی تیرے قدم ایک بار دکھلاوے

نہ لالہ زار (کو) دیکھو کبھی مرے صاحب
جو یـــہ غلام دل داغدار دکھلاوے

نہ مے کدے میں کرو ذکرِ محتسب رندو
خـــدا نہ وہ شتر بے مہار دکھلاوے

Marfat.com

ھمارے منہ کو نہ کھلوائے کہہ دونا صبح سے
پھر اپنے منہ کو نہ یہ نابکار دکھلاوے

شب پئے وہ شراب نکلا ھے
رات کو آفتاب نکلا ھے

کون ثانی شہر میں اُس میرے مہ پارے کا ھے
چاند سی صورت دوپٹا سر پہ اک تارے کا ھے

درگاہ ھے تیری عیـــد گاہِ عالم
عالم یہ کہے ھے اے پناہِ عالم
عالم میں ھے رسمِ عید جب تک یارب
شاہِ عالم ھی رہ وے شاہِ عالم

قلیانِ نقرہ شب کو نہ یہ پیشِ یار ھے
نزدیکِ مہ ستارۂ دنبالہ دار ھے

بس کہ یادِ سرِ زلفِ بتِ ترسائی ھے
اب تو مارِ دمِ عاشق بھی چلیپائی ھے

فشار گردوں، تو ڈوبے گردوں، نشاں نہ اصلا رھے زمیں کا
کہ موجِ دریائے چشمِ پرخوں، لقب ھے اس چینِ آستیں کا

یہی وظیفۂ مجنونِ دشتِ عشق رھا
فدا ھوں اس پہ کہ .....

رکا جو یار تو بس حال یہ ھوا میرا
کہ دم بھی آئے ھے ھردم رکا رکا میرا (ورق ۳۱ ،الف)

تیری دیوار سے سر میں نے سراسر توڑا
نخل الفت سے ثمر ھم نے یہ دابر توڑا

یک دست فتنہ برپا ھم نے جہاں میں دیکھا
منصور کو سراسر دارالاماں میں دیکھا

Marfat.com

ہم کو کفن اسی کا لازم ہے ماہ رویاں
الفت کا پرتوا سا ہم نے کتاں میں دیکھا
بس مجھے تیرِ جفا کا ہی نشاں کیجیے گا
یا کبھی آن کے خاطر بھی نشاں کیجیے گا
جانبِ کشورِ وحشت علمِ آہ کے ساتھ
جی میں ہے فوجِ سرشک آج رواں کیجیے گا
طاقتِ گرمیِ خورشیدِ قیامت ہے کسے
تابہ کے داغِ جگر سے نہ فغاں کیجیے گا
یار جب ساتھ سفر میں ہو کہاں کے روزے
روز روزوں ہی میں عیدِ رمضاں کیجیے گا
وہ دھواں دھار سی زلفیں ہیں نظر میں ہر شب
ورد اب سورۂ واللیل و دخاں کیجیے گا
نہیں ہیں اشک تو اے چشم کر لہو پیدا
کہ ہم نے گریہ سے یاں کی ہے آبرو پیدا

مونس شام غم اے زلفِ رسا ۔ اصلح اللہ .....

ہو چکا ہوں میں ازل سے اس رخِ پر نور کا
ہے مرا خطِ جبیں پروانہ شمع طور کا
ہے قیامت دبدبہ اس [illegible] شور کا
دم رہے گا بند جس سے تا قیامت صور کا
موسیٰ دل کو ثمر جانے ہے نخل طور کا
طور یہ سینہ ہے رکھ تو ورد یاں والطور کا
دور میں ہو، یا تجھے ہو پاس [illegible]
دوریں سے پاس [illegible] کا
اس قدر ہوں پاک دامن کو .....
پکڑے دامن کو مرے پہاڑوں گریزاں حور کا

Marfat.com

ساعد و بازوے قاتل وقت همت هے یہی
تشنہ لب هرزخم هے آبِ دم ساطور کا

جوں چراغِ صبح قدر مہر انور هے یہاں
آفتابِ داغِ دل پر هے یہ عالم نور کا

خاکِ مستاں سے تیمم، مے سے کرتے هیں وضو
دانۂ تسبیحِ رنداں دانہ هے انگور کا

آتی هے بس ستائے جانے کی
تجھ کو خو هے مرے کڑھانے کی
شوق سے مجھ سے یوں بگڑ بیٹھو
لیک ٹھہرے نہ منہ بنانے کی (ورق ۳۱ ب)

قیسِ صحرائی اور دعوئ عشق
هے جدا بات یہ بن آنے کی
نام رکھوا نہ اپنا هر جائی
نہ قبا پہن چار خانے کی
زلف کو چھیڑتے هی کہنے لگا
هے یہی بات مار کھانے کی
نہ هنسی جان، قتل کرتی هے
وضع یہ تیرے مسکرانے کی
بیٹھ اے آہ، بس خدا نہ کرے
تجھ کو فرصت هو سر اٹھانے کی

جب تک کہ (وہ) جھانکے تھا ادھر مہر سے، هم تو
واقف هی نہ تھے مہرِ پر انوار کہاں هے[1]۔

(۱) مخطوطہ میں اس شعر کی بعد پانچ شعر صریحاً غلط درج هیں۔ جو بعد میں صحیح صورت میں بھی لکھی گئی هیں۔ ایسا معلوم هوتا هی کہ مولف اول الذکر اشعار کو قلم زد کرنا بھول گیا هی۔ اس لیی تکرار سی بچنی کی لیی صحیح اشعار هی کو درج کیا گیا هی۔

Marfat.com

اب تو اس آہِ فلک فرسا کا یہ احوال ہے
دودِ پیچاں جس کا پائے عرش میں خلخال ہے

داغِ دل سے کہہ دو اب وقت سپرداری ہے یہ
بسمل آبِ تیغِ قاتل کا ادھر کو ڈھال ہے

ہوں وہ شاہِ ملکِ عشق اے قیسِ صحرائی یہاں
خیمۂ افلاک جس کی اک پرانی پال ہے

اضطراب دل پہ میرے تو عبث تہمت نہ کر
جنبشِ ابرو سے تیری ہر طرف بھونچال ہے (ورق ۳۲ الف)

خال و رخ پر غش [ہوں ؟] اک طفل کبوتر باز کے
گھر میں میرے جو کبوتر ہے مکھی یا خال ہے

رشکِ مشکِ چین و تاتار اس کا ہر یک بال ہے
دل جو اُن بالوں میں الجھا یہ مرا اقبال ہے

کون آیا .....

کاسنی جوڑا گلے میں سر پر اودی شال ہے

کاغذِ ابری پہ لکھو خط شکستہ اس کو تم
تا مجھے سمجھے کہ گریاں اور شکستہ حال ہے

جان اٹکی ہوئی اس زلفِ سیہ کار میں ہے
دلِ بیمار گرفتار اس آزار میں ہے

دل کو میرے ہے کیا خاک جلا کر اس نے
خاک تاثیر مری آہ شرر بار میں ہے

پان کو جس نے لبوں میں ترے دیکھا بولا
کیا زمرد کی جھلک لعل کہر بار میں ہے

کیفیت زیست کی اس دور میں اے درد کشاں
صاف تو یہ ہے کہ بس خانۂ خمار میں ہے

Marfat.com

تیری ابرو کا جو کشتہ ہے وہ زندہ ہے مدام
اثر آبِ حیات اس تری تروار میں ہے

کس نے جھانکا مجھے اس روزنِ دیوار سے یار
دل بغل میں نہیں اب رخنۂ دیوار میں ہے

بس کہ گریاں غمِ فرہاد میں ہے کوہ مدام
آبِ شیریں ہی رواں دامنِ کہسار میں ہے

یاں سزا ملتی ہے ہر اک کو بہ قدرِ رتبہ
عدل و انصاف فقط عشق کے دربار میں ہے

پا بہ زنجیرِ محبت کو جو مارا احساں
تب سے زنجیرِ طلا گردنِ دل دار میں ہے

واقعی عاشقی عجب شے ہے
عاشقی واقعی عجب شے ہے

اس میں ہرگز نہیں ہے جائے سخن
الغرض خامشی عجب شے ہے (ورق ۳۲ ب)

سرو کو اس کے قد سے کیا نسبت
منصفو راستی عجب شے ہے

واقعہ عشق میں ہو گر احساں
واقعی واقعی عجب شے ہے

سب عمر گناہوں میں گزاری توبہ
توبہ توبہ جنابِ باری توبہ

کر توبہ قبول میری اے توبہ پذیر
توبہ توبہ ہزار باری توبہ

تیری محلوں میں سنا دل کو کوئی کیوں کر پھینکا [؟]
دل سر گشتہ فلا خن میں یہ کیا دھر پھینکا

Marfat.com

مژدہ آھوئے حرم تیرا ستارہ چمکا
رخش میرے مہِ رخشندہ نے تجھ پر پھینکا

برق اس کو نہ سمجھ، نالہ ھمارا ھے کہ آج
ھاتھ دو چار پٹی کی [1]۔ ھے فلک پر پھینکا

اپنے دیوانے کی.....
سنگ مرمر بھی مری سمت کو اکثر پھینکا

نہ کہو لطف ھے اس نشترِ مژگان میں کیا
دل سے پوچھو کہ حلاوت ھے رگِ جان میں کیا

داغ سو، ایک ھے دل، چین پڑے جان میں کیا
گھر گیا اب تو یہ پروانہ چراغان میں کیا

عشق سے کام (ھے) ھم کو نہ فسانوں سے غرض
بابِ پنجم کے سوا پڑھیے گلستان میں کیا

یوں غم و درد ھیں داغ دل و سینے کے قریب
جوں نگہ باں متعین ھوں خزینے کے قریب

حالِ عاشق کہوں کیا تجھ سے، تری جان سے دور
شربت مرگ ھی پہنچا ھے وہ پینے کے قریب

دل تو حاضر ھے اگر کیجئے پھر ناز سے امر
میں ترے ناز کے صدقے اسی انداز سے امر

مقیمِ بزمِ رقیباں ھو گل عذار، دریغ
مقام حیف ھے اور جائے صد ھزار دریغ (ورق ۳۳ ب)

نکلا نہ اس کے لب سے مرا کام اب تلک
اللہ وہ صنم نہ ھوا رام اب تلک

(۱) کذا

Marfat.com

بالیں پہ میری آکے کہا شور حشر نے
حضرت ذرا تو جاگیے آرام اب تلک

غش ہے مے خانے پہ یہ رندِ قدح خوار مدام
پائے خم، دست سبو سے ہے سروکار مدام

میں نے جھانکا تھا تجھے روزن در سے گاہے
مجھ کو گھورے ہے ترا رخنۂ دیوار مدام

کج کلہ عہد میں تیرے ہے وہ فتنہ برپا
تھامتا اپنی ہے خورشید دستار مدام [؟]

واں ہے پوشاکِ تراشیدہ بدن پر ہردم
یاں ہے ناخن سے خراشیدہ تنِ زار مدام

ہے خیال ان تری آنکھوں کا دلارام مدام
دیکھتا خواب میں ہوں نرگس و بادام مدام

زلف و قد کا ترے رہتا ہے سدا اس کو خیال
دلِ سی پارہ جو پڑھتا ہے الف لام مدام

دام اقبالک صیاد کو کہتا ہوں کہ وہ
مرغِ دل کو مرے رکھتا ہے تہ دام مدام

میرزا نیلی مقصود سپہرِ نیلی
تجھ کو سر سبز رکھے خالق علام مدام

وجہ اس نام کے رکھنے کی یہ ہے تاکہ شہا
نیلِ چشمِ بد اعدا رہے یہ نام مدام

غش دیکھ (وہ) مانگ ہوگئے ہم
شب نصف گئی تو سو گئے ہم

چرخ کے ہاتھ سے گو رہتے ہیں مجبور سے ہم
سر جھکاتے نہیں لیکن کسی مغرور سے ہم

Marfat.com

مژدۂ سودۂ المـاس تجھے زخم جگر
یعنی بیزار ھوئے مرھمِ کافور سے ھم
محتسب قھر ھے تو شوق سے نگلے انگور
اور محروم رھیں بادۂ انگور سے ھم (ورق ۳۳ ب)

اور بھی شور مچا صورِ قیامت سے کہو
ھم کو بھی ضد ھے نہ جاگیں گے ترے شور سے ھم
قبر احساں سے لپٹ کر یہی کہتا تھا وہ شوخ
من گئے آج تو اس عاشق مغفور سے ھم
آگاہ نسترن سے نہ واقف سمن سے ھم
رکھتے ھیں کام اس گل نازک بدن سے ھم
غلط یہ شہرہ ھے یعنی بہ امتیاز ھو تم
سخن کو کرتا ھوں کوتہ زباں دراز ھو تم
کفش بھیجی تو وہ بگڑے کہ بنی خوب نہیں
پہنے بیزار مری اس کی انی خوب نہیں
اے بتو بات کبھی ھم سے غریبوں سے نہ کی
اس قدر غرہ بھی اللہ غنی خوب نہیں
ھووے گر وہ غیرتِ گل عکس افگن آب میں
مثل مرغابی پھریں مرغان گلشن آب میں
عکس پروین دیکھ کر بولا وہ پر فن آب میں
موتیوں کی کس نے پھینکی میری سمرن آب میں
ساحل دریا پہ ناصح دیکھ اسے یوں غش ھوا
پاؤں تو ھیں خاک میں اور اس کی گردن آب میں
کتابِ لیلیٰ و مجنوں کو ھم کیا مول لیتے ھیں
کہ اپنے جی کی خاطر ایک قصا مول لیتے ھیں

Marfat.com

عزیزو جو ھیں ملا، شرحِ ملا مول لیتے ھیں
فقط ھم چاہ سے یوسف زلیخا مول لیتے ھیں

لب شیریں پہ تیرے جو ھیں مرتے، اپنے کھانے کو
اگر وہ زھر بھی لیتے ھیں میٹھا مول لیتے ھیں

فصیحانِ جہاں دیوانِ احساں مول لیتے ھیں
وہ دیوانے ھیں جو سودا کا دیواں مول لیتے ھیں

ترے لذت شناس زخم خنجر اے مرے قاتل
برائے یک جرا حت صد نمک داں مول لیتے ھیں

ھمیں اس بوستان دھر میں اک نامِ حق بس ھے
بہ پاسِ خاطر بلبل گلستاں مول لیتے ھیں (ورق ٣٤ الف)

بہار آئی خریدی سب نے ھے پوشاک نوروزی
جنوں سے ھم بھی اب چاک گریباں مول لیتے ھیں

ھمارے لعل لخت دل نہ لے ویں گاہ یا قسمت
یہ مرجانے کی باتیں ھیں وہ مرجاں مول لیتے ھیں

ھمیں جب دیکھتا ھے قیس کہتا ھے بہ صد حسرت
یہ وہ ھیں ھائے جو گل ھائے حرماں مول لیتے ھیں

نہیں ڈرتے کسو سےوضعِ بےباکانہ رکھتے ھیں
عسس (سے) کھدودخت رز سے ھم یارانہ رکھتے ھیں

نہ مے سے ھم غرض، نے خواھشِ پیمانہ رکھتے ھیں
کہ نظروں میں کسی کی نرگس مستانہ رکھتے ھیں

وصالِ شمع رویاں آتشِ سوزندۂ جاں ھے
گواہِ صدقِ دعوی عاشقاں پروانہ رکھتے ھیں

دھواں پیچاں جگر سے اپنے اٹھا ھے کہ ھم ھردم
خیال پیچ (و) تاب کاکل جانانہ رکھتے ھیں

Marfat.com

میں جو عزت طلب اس بزم میں آ جاتا ہوں
پشت جو میری طرف پھیرے چلا جاتا ہوں
مجھ کو اس راہ میں رہ رہ کے یہی ہے افسوس
ہم رہاں تم تو چلے میں ہی رہا جاتا ہوں
غضب کـــہ چکنی نلین چھالیا چباتے ہیں [؟]
جو کہیے کاٹ نـــہ کھاؤ تو کاٹ کھاتے ہیں
کیفیت جب ہو کہ ساقی ہو شرابِ ناب ہو
آفتابی پر ہو وہ مہ اور شبِ مہتاب ہو
اس قدر رو چشم گریاں تا مرے گرد، آب ہو
سر حباب آسا، گریباں حلقـــۂ گرداب ہو
کیا خطر ہے خط کے آنے سے مکدر کیوں ہے تو
اے الف قامت وہ مصحف کیا جو بے اعراب ہو
بزم وہ بر ہم نہ ہوتا حشر احساں، جس جگہ
مبحثِ زلفِ پریشاں، مجمعِ احباب ہو
اے آہ دل تو جاوے جو عرشِ برین کو
کیجو سلام عیسی گردوں نشین کو (ورق ۳٤ ب)
گر اس طرح سے خاک بسر ہم رہے مدام
پہنچا ہی آسمان پہ جاوو زمین کو
بل بے شرارِ اشک کی گرمی کہ اب تلک
اک آگ لگ رہی ہے مری آستین کو
تھا میں کمین بوسہ میں بولے اسی لیے
اشراف منہ لگاتے نہیں ہیں کمین کو
گرچہ جواں دوں ایک وہ ہوں پیر راہ، عشق
ہے عشق میرے اس دلِ محنت قرین [؟] کو

Marfat.com

کہتی ہے دست بستہ مجھے آکے روح قیس
کیا حکم ہے مرید عقیدت گزین کو

مرے سر کو نہ سوادِ شبِ یلدا پہنچے
اور نہ جھومر کو ترے عقدِ ثریا پہنچے

کیا شکیبندہ ہو عاشق کہ فریبندہ ہے تو
تیرے زیبندہ ہیں بازو، ترے زیبا پہنچے

لب جاں بخش کا تیرے جو سنا شہرہ وہیں
سوچ کر چرخ چہارم پہ مسیحا پہنچے

نکہتِ زلف سے ہے شہر معطر آدھا
سر مو کو نہ ترے عنبر سارا پہنچے

تیری خوبی کو نہ لاکھوں میں کوئی گل پہنچے
نہ ہزاروں میں مجھے ایک بھی بلبل پہنچے

دل بھی لے کر علمِ آہ مقابل پہنچا
نیزہ بازانِ مژہ جب (بہ) تقابل پہنچے

خانہ آباد تمہارا ہو کہ ہم حضرتِ عشق
نفع کو تم سے بہ ایامِ تو کل پہنچے

درد و غم یاس و الم سوزشِ دل داغِ جگر
تحفے جو آپ نے بھیجے ہمیں بالکل [1] پہنچے (ورق ۳۵ الف)

تکنے گر گرمیِ حسنِ بتِ پرفن کو لگے
با مہنی کاہی مرض چشمِ برہمن کو لگے

نعل کفش اس کے سے، آیا جو وہ بالائے مزار
جا بہ جا چاند ہیں احساں مرے مدفن کو لگے

(۱) اس شعر کی بعد دو قطعہ بند شعر تھی ،،بندوقیں کیوں ہیں چھوڑتی ہیں الخ،، یہ شعر ورق ۲۷ الف پر آچکی ہیں اس لیی یہاں سی خارج کر دیی گئی .

Marfat.com

دل سے جب چاهنے هم ایک فرنگن کو لگے
دل یه چاهے هے که اب دل یهی لندن کو لگے

درةالتاجِ شهاں فخر زماں ایزد بخش
فخر هے فخر ترے در کی گدائی مجھ کو
جس گھڑی هووے گهر ریز ترا دستِ کرم
هاتھ پھیلا کے کہے حاتم طائی مجھ کو
هے یهی دولتِ عظمی که سدا هووے نصیب
درِ دولت کی ترے ناصیه سائی مجھ کو

آگاه آگاه تخلص، میر حسن علی خاں نام- شخصے بسیار ذی‌هوش و در اکثر حرفه ماهر- از چندے درزمرهٔ افسانه خوانان حضورِ والا شرف ملازمی دارند- به سبب این که طبعش موزون ست- گاه گاهے شعرِ ریخته می گوید- ازوست-

چهره بهی گرم هے، تری گفتار گرم هے
نامِ خدا تو کتنا مرے یار گرم هے
هاں تیغ کھینچ اے بتِ آتش مزاج تو
[1]- مرنے پر آج یه بهی گنه گار گرم هے

اشرف اشرف تخلص، محمد اشرف، شخصے از ساکنان [2]- لکهنؤ ست، از احوالش اطلاع نیست مگر خوش فکری از کلامش مفهوم می گردد-

[3]- آبیٹھو تو دو باتیں کریں تم سے میاں هم
پھر دیکھیے اک دم میں کہاں تم هو کہاں هم

(۱) مرنی به آپ یاں یه گنه کار گرم هی (نغز ص ٤١)
(۲) شخصی ست از مردم مرشدآباد به داروغگی اخبار فرنگی حال نوشته صاحب سرفراز، یک بیت نامه گفته است (حسن ص ٢٤) از باشندگان شهر مرشدآباد (عشقی ٦١)
(۳) آبیٹھو تو ٹک باتیں الخ (نغز ص ٣٧٥)

Marfat.com

آشفته

آشفته [1]ـ مرزا رضاقلی، فرزند حکیم محمد شفیع، شاگرد میر سوز مرحوم ـ (ورق ۳۵ ب) د رفنِ طبابت مہارتے دارد و شعر ریختہ ہم می گوید ـ شوریدہ سر و وارستہ مزاج ست ـ و اشعارش دل چسپ ـ در لکھنؤ بہ خانۂ خود مجلس مشاعرہ منعقد می کرد ـ منہ ـ

چہرہ کچھ ان دنوں غم پنہاں سے زرد ہے
ظاہر میں کچھ مرض نہیں پر دل میں درد ہے

ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے
الٰہی موت دے گزرا میں ایسے جینے سے

وہ رشکِ مہر جو عالم میں بے نقاب پھرے
پھر اس چمک سے نہ گردوں پر آفتاب پھرے

چلا ہے کعبے کو آشفتہ پارسا بن کر
خدا جو بیٹھے بٹھائے اسے خراب کرے

[2]ـ سرزشتۂ محبت ہم سب سے توڑ بیٹھے
اپنا سر آپ اپنے زانو سے جوڑ بیٹھے

[3]ـ برگشتہ بخت ہم سے دیکھے ہیں کم کسو نے
جب ہم ہوے مقابل وہ منہ کو موڑ بیٹھے

فقط نہ اپنی ہی تم آن دیکھتے جاؤ
ادھر ادھر بھی مری جان دیکھتے جاؤ

---

(۱) مرزا ضیاقلی (ہندی ص ۱۸) حاشیے پر اختلاف نسخ کی ذیل میں ,, مرزا رضاقلی ,, درج ہی ـ ,, حکیم رضاقلی خاں نام والد ماجد ان کی حکیم محمد شفیع محمد خان مرحوم تھی متوطن اکبرآباد کی ... پرورش انہوں نی لکھنؤ میں پائی ہی ـ ۱۲۰۸ ھ. میں لکھنؤ سی مرشدآباد میں آئی ... ۱۲۱۴ ھ میں کلکتی چلی آئی ,, (گلزار ص ۵۹) ,, بعضی اورا از لکھنؤ و بعضی از اکبرآباد دانند ,, (شیفتہ ص ۱۳) ,, آشفتہ تخلص دہلوی بہ طریق سیاحت وارد مرشدآباد گردیدہ .... آخرالامر ... بہ ضلع مظفرپور بہ خدمت تحصیلداری مامور شدہ ,, (عشق ص ۵۷)

(۲ و ۳) یہ دونوں شعر سرور نی بہوری خاں آشفتہ کی نام درج کیی ہیں (دیکھو ورق ۲۳ ب) نیز شعر نمبر ۲ شیفتہ، نغز اور سخن شعرا میں بھی بہوری خاں آشفتہ سی منسوب کیا گیا ہی ـ

Marfat.com

دیکھتے ھی اسے کل میرے یہ اوسان گئے
اپنے بیگانے وھاں جتنے تھے سب جان گئے

[1]- وھی مقصودِ دل ھے اور وھی منظور آنکھوں کا
سرورِ سینہ میں اس کو کہوں یا نور آنکھوں کا

[2]- خورشید ترا دیکھ کے منہ کانپ کے نکلا
(مہ) چادر مہتاب میں منہ ڈھانپ کے نکلا

[3]- مرتے ھیں ھم تو اس کے لب آب دار پر
گر آب زندگی ھو تو مارے ھیں دھار پر

[4]- یہ نہیں جوھر نمایاں تیغ تیز یار پر
کھد رھا ھے نام مقتولوں کا اس تروار پر

[5]- ھوئی ھے آشنائی جب سے اس مے نوش سے مجھ کو
جو صاحب عقل ھیں کہتے ھیں اھل ھوش سے مجھ کو (ورق ۳۶ الف)

[6]- دل باندھیے تو یار کے کاکل سے باندھیے
بلبل کو باندھیے تو رگ گل سے باندھیے

[7]- زاھد کبھو تو گرد نہ پھریو شراب کے
یاں آگ ھے چھپی ھوئی پردے میں آب کے

امین امین تخلص، خواجہ امین الدین [8]- مرشد آبادی، احوال اوشاں معلوم

---

(۱) گلزار میں بہ نام خواجہ امین الدین امین
(۲) گلزار، شیفتہ، اور سخن شعرا میں بہ نام خواجہ امین الدین امین
(۳) شیفتہ اور گلزار میں بہ نام خواجہ امین‌الدین امین۔
(٤) شیفتہ گلزار اور سخن شعرا میں بہ نام خواجہ امین الدین امین۔ گلزار میں بہ شعر [illegible]
ھی نہیں جوھر نمایاں تیغ تیز یار پر لکھ رھا ھی نام مقتولوں کا [illegible]
(۵، ٦، ۷) گلزار میں بہ نام خواجہ امین‌الدین امین۔
(۸) از ارباب عظیم آباد است و آں کہ نسبتش بہ مرشد آباد کردہ ازو خطائی عظیم آمدہ
(شیفتہ ص ۲٦) خواجہ امین الدین خاں امین تخلص (ریاض ص ۲۵) خواجـــہ امین الدین
نام عظیم آبادی (گلزار ص ٤۸)

Marfat.com

مولف نیست ـ یک شعر که به نام او مسموع شده ، نگاشتهٔ خامهٔ شیرین رقم می گردد ـ

[1] ـ عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ھی خواری میں کٹی
دن گیا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی

امین امین تخلص ، امین الدین خاں ، پسر قاضی وحید الدین خاں که خدمت قضاے دار الخلافه در وقت نجیب الدوله مرحوم متعلق ایشاں بود ـ جوانِ نیکو کار و خلیق ، طرزِ شعر گوئیش بسیار دل نشیں ـ یک مطلع از تصنیفاتش بہم رسیده ، به نگارش می رود ـ مطلع

کون آتا ھے یه کس کے پاؤں کی آواز ھے
جو [2] ـ صدائے پا میں اس کی سو طرح کا ناز ھے

آگاه آگاه تخلص ، نور خاں نام ، جامعِ ایں نسخه از [3] ـ احوالش اطلاعے نه دارد ـ ازوست ـ

[4] ـ منھ دیکھو اپنا ، سیکھو ابھی رسم چاه کی
باتیں بنا بنا کے نه کیجے نباه کی

اکبر اکبر تخلص ، شاید نام هم همیں خواهد بود ـ معلوم نیست که کیست ـ شخصے به نامِ او شعرے خوانده بود ، ثبت نموده شد ـ

---

(۱) عمر کٹتی تو کٹی پر کیا ھی خواری میں کٹی دن کٹا فریاد میں الخ (نغز دوم ص ۳۷۶)
دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی عمر کٹنی کو کٹی پر کیا ھی خواری میں کٹی
(شیفته ۲۷ نغز ص ۵۲)
عمر کٹنی کو کٹی پر کیا ھی خواری میں کٹی دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی
(حسن ص ۱۴)

(۲) ھر صدائی پا میں جس کی سو طرح کا ناز ھو (هندی ص ۲۰ شیفته ۲۷، سخن شعرا ص ۴۸)

(۳) از شاگردان شاه واقف . . . . چندی از میر ضیا نیز اصلاح گرفته به وسیلهٔ قصه خوانی بسر می برد ،، (حسن ص ۲۰)

(۴) باتیں بنا بنا کی نه کیجی نباه کی منھ دیکھو اپنا سیکھو ابھی رسم چاه کی
(گلستان بی خزاں ص ۱۳)

Marfat.com

قـدم رنجه مرے گھر تک تو کر یار
مری آنکھیں ھیں اور تیرا قدم ھے

آگاہ | آگاہ تخلص، محمد صلاح نام، شاعرِ عہدِ فردوس آرام گاہ بود ـ از اشعارش (ورق ۳۶ ب) مردِ قابل معلوم می گردد ـ مدتے شدہ کہ از دنیاے فانی رحلت گزید ـ خدایش بیامرزاد ـ ازوست ـ

شب دیکھتے ھی خـالِ لب اس شوخ پری کا
لیتـا تھا مزہ بوسے سے میں تل شکری کا

[1] ـ پیری میں کروں سیر جہاں کی تو بجـا ھے
[2] ـ دن ڈھلتے ھی ھوتا ھے تماشا گزری کا

افسوس افسوس تخلص، میر شیر علی، ابن میر علی [3] ـ مظفر خاں، داروغـۂ توپ خانـۂ عالی جاہ، شاگرد میر حیدر علی [4] حیران، متوطنِ نار نول، شعر ھندی بسیار خوب می گفت و صاحبانِ ایں فن پسند می کنند ـ واقعی کہ اشعار دل‌کش دارد ـ منہ ـ

گریے سے جو سرسبز ھوا داغ جگر کا
میں بہت سا ممنون ھوں اس دیـدۂ تر کا
اشکِ گرم اپنے سے اب [5] ـ دیدۂ تر جلتے ھیں
دیکھ لو مردمِ آبی کے بھی گھر جلتے ھیں
ایک میں ھی نہیں، اس کوچے میں جو جاتے ھیں
واں کے ھو رھتے ھیں، گھر اپنے سے وہ جاتے ھیں

(۱) پیری میں کروں سیر جہاں کا تو بجا ھی (گلزار ص ۳٤)
پیری میں کروں سیر جہاں کی تو مزا ھی (گردیزی ص ۱٦)
(۲) ھوتا ھی ڈھلی دن سی تماشا گزری کا (چمنستان ص ۲۳، شورش ص ٥
(۳) سید مظفر علی خاں (گلزار ص٥٦) میر مظفر خاں (گلستان بی حیران ۲۰) پیش داروغۂ توپ خانۂ عالی جاہ برادر میر علی نام المخاطب بہ مظفر خاں بود (بعر ص ٦٥)
(٤) چندی از میر سوز نیز فائدہ برداشت (حسن ص ۲۱)
(٥) بہ دیدۂ تر (سخن شعرا ص ۳۹)

Marfat.com

[۱]۔ منہ تو دکھلائے ذرا گو نہ ملاقات کرے
[۲]۔ ہم کو سو وصل ہیں جو ہنس کے ٹک اک بات کرے

ہنس کر مجھے لوگوں میں اشارات نہ کیجے
رسوائی ہو جس بات میں وہ بات نہ کیجے

دیکھتے ہی اسے حاضر ہوے مرجانے کو
[۳]۔ وہی اشخاص جو یاں آئے تھے سمجھانے کو

دم میں دم آیا جہاں دیکھا تجھے
واقعی آرامِ جاں دیکھا تجھے

صورت تجھے حق نے دی پری سی
پر آدمیت بھی دی ذری سی (ورق ۳۷ الف)

[۴]۔ سمندِ ناز جو یاں اس سوار کا پہنچا
غبار تا فلک اس خاک سار کا پہنچا

[۵]۔ یہاں تلک ہے نزاکت، گلوں کے گجرے سے
[۶]۔ لچکنے لگتا ہے اس گل عذار کا پہنچا

[۷]۔ کیوں نہ فردوس سے بہتر وہ گلستاں ہوگا
زیب جس باغ کا وہ سرو خراماں ہوگا

---

(۱) منہ تو دکھلا دی ذرا گو نہ ملاقات کری ہم کوسو وصل ہیں جوہنس کی وہ اک بات کری (دستور ص ۱۰۳)

(۲) ،، ہم کو سو وصل ہیں جو ہنس کی وہ اک بات کری ،، (نغز ٦٦، ہندی ۲۰ ہندی کی حاشیہ پر ،،جو ہنس کی ذرا بات کری)

(۳) وی ہی اشخاص جو یاں آتی ہیں سمجھانی کو (دستور ص ۱۰۳) وہی اشخاص الخ (شیفتہ ۲٤ وہی احباب الخ (سخن شعرا ص ۳۹)

(٤) سمند ناز جو یاں الخ (گلزار ص ٥٩)

(٥) ہی یاں تلک تو نزاکت الخ (گلزار ص ٥٩)

(٦) لچکنی لاگی ہی اس الخ (نغز ص ٦٥)

(۷) نغز میں یہ شعر مرزا غفور بیگ افسوس شاگردِ ہدایت سی منسوب کیا گیا ہی.

Marfat.com

کیوں نہ ہو اس قدر گھمنڈ اس بت پر غرور کو
صبر کسی طرح نہیں اس دل ناصبور کو

آرام آرام تخلص، [1] رائے پریم ناتھ کھتری، پیش کارتن [؟] شعرِ فارسی و ہندی [2] ـ ہردو می گوید و خطِ نستعلیق و شکستہ و تعلیق ہرسہ درست می نویسد ـ در تیر اندازی ہم مہارتے کلی دارد ـ ازوست، منہ کلام [؟]

خون آنکھوں سے نکلتا ہی رہا
دل کا فوارہ اچھلتا ہی رہا
کون غم [3] خواری کرے آرام کی
ایک مجنوں تھا سو چلتا ہی رہا

احسن احسن تخلص، احسن اللہ خاں، جوانے ست، قریب دروازۂ لاہوری دارالخلافہ در مسجدِ سر ہندی استقامت دارد ـ دو سہ مرتبہ در مشاعرۂ مہدی علی خاں مرحوم مشارالیہ را دیدہ شد ـ شعرِ خوب می گفت و نو مشق بود ـ دریں اثنا بازنکۂ مطربہ تعشق پیدا کرد ـ بعدِ چندے چوں عنایت الٰہی شامل حال گشت، در مہاجرتش ازیں خیالات فاسدہ در گزشتہ، راہ توبہ و انابت پیش گرفت و بزہد و تقویٰ کوشیدہ، ترکِ (ورق ۳۷ ب) تعلقات ساخت و در حلقۂ درویشاں در آمد ـ با مولف آشناست ـ یک مقطع از و بہ خاطر ماندہ بود، ثبت نمودہ شد ـ

اس کی گلی میں احسن [4] ـ شب چوری چوری جانا
یہ چال ڈھال [5] ـ کیسی خانہ خراب کیا ہے

(۱) خلف الرشید رای بشن ناتھ (مخزن ص ۷۰) خلف رای کشن ناتھ (احسن ص ۱۵)
(۲) مشق سخن از .... قاسم ہیچ مدان .... می کرد (نغز ص ۵۴)
(۳) کون دل داری کری آرام کی ایک مجنوں تھا سو چلتا ہی رہا (شیفتہ ص ۹)
(۴) نت (نغز ص ۵۴)
(۵) تیری (نغز ص ۵۴، شیفتہ ص ۲۱، سخن شعرا ص ۱۴، گلستان بے خزاں ص ۱۶)

Marfat.com

احمد احمد تخلص، میرزا احمد بیگ، قوم قزلباش، جوانے وجیہ و در فنِ سپاہ‌گری ماهر۔ از چندے در شعر گوئی مہارتے تمام بہم رسانیدہ است۔ غزلِ هندی بہ وجه احسن می گوید۔ مرد خلیق و درست آشناست۔ با راقم تعارفے دارد۔

دل [1]۔ نہیں وہ شے کہ اے کافر بنے اور ٹوٹ جائے
هم نہ مانیں گے خـــدا کا گھر بنے اور ٹوٹ جائے

[2]۔ غضب سے هاتھ میں اس نے جو تیغِ کیں پکڑی
نہ اٹھہ سکا ترے بسمل نے جو زمیں پکڑی

عاشقِ دختر رز جتنے هیں اے پیر مغاں
باغِ جنت میں بھی هوں گے شجرِ تاک تلے

نہ عشقِ خال و خط (نہ) فکرِ دام و دانہ رکھتے هیں
سر سودائے زلفِ یار هم جوں شانہ رکھتے هیں

نہ هوگی ترکِ چشمِ یار کی ترکی تمام اے دل
نہ هم احمد مذاقِ گفتگو ترکانـــہ رکھتے هیں

نـہ پہنچے جس کی وسعت کو کبھو دامن بیاباں کا
یـہ اے دست جنوں وہ چاک هے اپنے گریباں کا

انوار انوار تخلص، محمد مولیٰ نام، باشندۂ دکن، زیادہ از احوالش اطلاع نیست۔ مطلع و یک شعر از تصنیفـاتش بہ دست آمدہ، مرقوم نمودہ شد۔ ازوست، منہ۔

---

(۱) دل نہیں وہ شی هی کافر جو بنی اور ٹوٹ جائی (نغز ص ٤٩)
دل نہیں وہ شی کہ جو کافر بنی اور ٹوٹ جای (سخن شعرا ص ١٤، شمیم سخن)

(۲) غضب سی هاتھہ میں جب تو نی تیغ کیں پکڑی نہ اٹھہ سکا تری بسمل نی یہ زمیں پکڑی
(شیفتہ ص ٢١، سخن شعرا ص ١٤، شمیم سخن) ,,غضب سی هاتھہ میں تو نی جو تیغ کیں پکڑی۔
(نغز ص ٥٠)

Marfat.com

کیوں عید نہ ہو ہر ماہ اس ظلم کے مارے پر
نکلے ہے ہلال اس کے ابرو کے اشارے پر (ورق ۳۸ الف)

خورشید نظر آوے پانی میں وہیں پھر تو
تو شب کو جو آجاوے دریا کے کنارے (پر)

احقر احقر تخلص، میرزا جواد علی، قومِ قزلباش، خود در لکھنؤ تولد یافتہ، شاگردِ میر حسن مصنفِ مثنوی بے نظیر۔ در ابتدائے سنِ بلوغت بہ زیارتِ عتباتِ عالیات زاد ہماالله تکریماً و تعظیماً، مشرف گشتہ، معاودت بہ وطنِ مالوف نمود۔ در فنِ ریختہ گوئی بسیار خوش فکر ست۔ منہ۔

بزم [۱]۔ میں اس کی جو شب چاہ کا مذکور چلا
[۲]۔ اٹھ کے مجلس سے وہیں وہ بت مغرور چلا
کبھی دیدار بھی [۳] دکھائے گا
یا یو نہیں در بہ در پھرائے گا

احسن احسن تخلص، از نام و نشانش مطلع نیستم کہ کیست و کجائے ست۔ یک مطلعِ غزل از و بہم رسیدہ، ثبت می شود۔ مطلع

کس تجمل سے چمن میں آج آئی ہے بہار
مژدۂ عیش و خوشی دیوانو لائی ہے بہار

الفت الفت تخلص، محمد الفت نام، شخصے ست کہ بہ نواح حیدرآباد [؟] از تصنیفاتِ او ہمیں دو بیت کہ در مبارک باد عید قرباں برائے کسے گفتہ، بہ دست آمد، قلمی نمودہ شد۔

عیدِ قرباں کو مبارک باد کا سامان ہے
ربعِ مسکوں وسعت میدان کا جوکان ہے

(۱) بزم میں اس کی جو شب چاند کا مذکور چلا (سخن شعرا ص ۱۴)
(۲) اٹھ کی محفل سی الخ (شیفتہ ص ۲۲)
(۳) دکھائیو گا (دونوں مصرعوں میں) (حسنی ص ۲۲، نغز ص ۵۶)

Marfat.com

ذبح ہو جاوے عدو اور تن جدا بسمل رہے
سر ترے قدموں پر اس کا خود بہ خود قربان ہے

احمد احمد تخلص، غلام احمد، از سکنائے برہان پور ست۔ درمبارک باد سال‌گرہِ (ورق ۳۸ ب) نواب نظام علی خاں گفتہ۔ ازوست ولہ۔

شکر خدا نشاط جہاں میں ہے آشکار
غنچے دلوں کے کھل گئے گلشن میں ہے بہار

[۱]۔ یاں تک ہے فیضِ عیش کہ شبنم چمن کے بیچ
گوہر کے ڈالتی ہے گلوں کے گلے میں ہار

یا رب جو رشتہ سال گرہ کا ہے، اس کے بیچ
اتنے برس حساب میں آویں کہ بے شمار

ہو خرّمی و عیش مبارک بہ فضلِ حق
باصد نشاط، یعنی بہ نوابِ نام دار

آشنا آشنا تخلص، میر زین العابدین، سیدے بود، [۲]۔ حقیقتش معلوم مولف نیست۔ ازوست۔

[۳]۔ گر مجھ سے دوانے کو تم آزاد کروگے
ویرانے میاں کتنے ہی آباد کروگے

اکبر اکبر تخلص، [۴]۔بھجو جا نام، مردِ [۵]۔شوخ طبع و لطیفہ گو و بذلہ

(۱) یاں تک ہوا ہی جشن کہ شبنم چمن کی بیچ (نغز دوم ص ۳۷۳)
(۲) از متوطنان تبریز (عشقی ص ٦) آشنا دہلوی معاصر و معاشر سراج‌الدین علی خاں آرزو (گلزار ص ۳۳) عرف میر نواب، متوطن گجرات، باشندۂ دہلی، خلف حکیم اصلح‌الدین خاں (سخن شعرا ص ۳۲) گویند وی از سادات گجرات بود (نغز ص ۳۰)
(۳) گر ہم سی دوانوں کو تم آزاد کروگی ویرانی جہاں کی سبھی آباد کروگی (گردیزی ۱۹)
گر ہم سی دوانوں کو تم آزاد کروگی ویرانی میاں کتنی ہی آباد کروگی
(نغز ص ۳۰ گلزار ص ۳۳)
(٤) شخصی از عوام بھجو نام (نغز ص ٦۸) اکبر عرف بھجو ... اول برای اصلاح شعر روبہ فقیر آوردہ بود، بعد چندی بہ خدمت شاہ حاتم رفتہ (ہندی ص ۲۳)
(۵) شوخی طبعش بہ درجہ ای ست کہ در خواندن اشعار اساتذۂ مشہور بہ نامِ خود، ہیچ مبالات نہ دارد (نغز ص ٦۸)

Marfat.com

سنج، ملازِم سرکار والا، در فردِ نقیباں شرفِ امتیاز داشت ـ شاگردِ شاہ حاتم ـ مشاعرہ در خانۂ خود وقتِ بودنِ شاہ جہان آباد می کرد ـ در کلامش شوخیِ طبع مفہوم می گردد ـ ازوست ـ

ہمارے دل میں خنجر ناز کے کیا کیا نہ گڑتے ہیں
یہ کافر خوب رو [1]ـجس وقت تن کر ٹک اکڑتے ہیں
خدا چاہے سو ہووے اب ہمارے حق میں اے اکبر
صنم سے اپنے [2]ـہم پھر آج اک بوسے پہ اڑتے ہیں

اسد اسد تخلص، رائے کیرت سنگھ، قومِ کھتری، ساکن دار الخلافہ ـ مذاق کلامش باعث انشراحِ خواطرِ سخن سنجان و معنی فہمان ست ـ ازوست ـ (ورق ۳۹ الف)

چشم کو حال سے عاشق کے یہ بے ہوشی ہے
دل جو حیراں ہو تو یاں سرمۂ خاموشی ہے
ہر مشت پر کے آنے سے شعلے کا گل کھلا
پروانــــہ بلبلوں کو جو آیا بہـار کا

انور انور تخلص، ولی محمد خاں، شاگرد ولایت زاے است، از خاندان عـالی نسب و پیرزادہ ہاے بزرگوار ـ آباؤ اجـدادِ ایشاں در سرکارِ بادشاہی عزِ امتیاز و اعتبار داشتند و داروغۂ عدالتِ عالیہ [3]ـتر بودند ـ شعر فارسی و ریختہ ہر دو می گوید و اکثر غزلہائے طولانی موزوں می کند ـ مرد طبقہ گو و خوش خلق است ـ منہ ـ

ساقی سرِ خم مغ بچۂ سیم بدن ہے
جوں جام تن بادہ کشاں جملہ دہن ہے

(۱) جس وقت تن تن کر اکڑتی ہیں (بغر ص ۶۸)
(۲) ہم بھی آج (ہندی ص ۲۳)
(۳) کذا

Marfat.com

بلبل رگِ ہر برگِ چمن دامِ ہوس ہے
مت جائیو تو غنچۂ گل پاس قفس ہے

پاتے نہیں ہیں وقت ہم اتنا فراغ کا
کرتے علاج جس میں کلیجے کے داغ کا

ایسی جاں بخش ہوا موسمِ گل [۱] کی آئی
قصدِ پرواز میں ہیں بلبلِ تصویر کے پر

ہوا اشکِ خونیں بہارِ گریباں
رگِ [۲] گل ہے ہر تار تارِ گریباں

اکرم اکرم تخلص، سید [۳] اکبر علی خاں نام، از طبع زاد اوست۔

[۴] اک بار سوے مے کدہ زاہد اگر آوے
میں جانوں کہ مسجد کی طرف پھر نظر آوے

اختر اختر تخلص، [۵] میر اکبر علی، سیدے ست از پیر زادہ ہاے صوبۂ سرہند، مہارتے کلی در ساختنِ انواعِ آتش بازی دارد۔ کلامش شوخ طبع مفہوم می گردد [؟] شاگردِ قلندر بخش جُراءت ست منہ (ورق ۳۹ ب)

اور کیا خاک ہو کوئی تجھ پہ ستم گر عاشق
ررتے پھرتے ہیں [۶] پڑے اگلے ہی گھر گھر عاشق

(۱) موسم گل میں آئی (نغز ص ۹۲)
(۲) رگِ گل بنی تار تارِ گریباں (سخن شعرا ص ۵۵، شیفتہ ص ۲۸)
(۳) خواجہ اکرم .... در گفتن تاریخ خیلی مہارت داشت (حسن ص ۱۶) اسمش خواجہ محمد اکرم (گلزار ص ۳۶)
(۴) اک بار مری دیر میں زاہد اگر آئو میں جانوں جو مسجد کی طرف پھر نظر آئو (حسن ص ۱۶) گلزار میں ,,آئی،، کو بجائو ,,آوی،، ہو اور مخزن و عشقی میں ,,اک بار،، کو بجای ,,یک بار،،
(۵) خلف میر عبد اللہ سرہندی (سخن شعرا ص ۱۶) ,,پیش ازیں انجم تخلص می کرد .... ولد میر عبد اللہ ابن حضرت انسان پانصد منی .... در ہماں روزہا با فقیر نیازمندی کردہ چیزی شکستہ و بستۂ خود را برای اصلاح اکثر می آورد۔ چوں چند سال بریں بگزشت روزگار فقیر برہم خورد... لہذا جواب دادم کہ مرا دماغ اصلاح نہ ماندہ است پیش قلندر بخش جراءت بروید،،
(۶) تری (ہندی ص ۲۶) (ہندی ص ۲۵)

Marfat.com

تماشے کی ھے جا مژگاں پہ جو لختِ جگر نکلا
عجب [1]۔ یہ نخل ھے جس میں کہ شکلِ گل ثمر نکلا

ھمارا لے کے خط تجھ سے اگر وہ نامہ بر کھولے
تو کہہ دینا اسے ٹک دائیں بائیں دیکھ کر کھولے

احمد احمد تخلص، شخصے ست باشندۂ دار الخلافہ، غزلِ طرحی از [در ؟]مشاعرہ خواندہ بود، مطلع آں نگاشتہ شد۔

جاتے ھیں گھر جو پردہ نشیں تیرے ھاں سے ھم
پھرود تڑپتے پھر وھیں دردِ نہاں سے ھم

اشک اشک تخلص، شخصے بود، ساکن رام پور، قومِ افغان، اشعار رطب و یابس می گفت، مقطعے کہ در منقبت گفتہ، شخصے خواندہ بود، نوشتہ شد، ازوست، مقطع۔

اے اشک تو کیوں نکلا محشر میں کفایت ھے
تجھ چشم کو گر گریاں شبیر کا غم رکھے

اسیر اسیر تخلص، [2]۔ تلبزار نام، قومِ نصاری، شاگرد میاں نصیر، رفیق ظفریاب خاں فرنگی، جوانِ قوی ھیکل و زور آورست۔ روزے دم پائھ فیل سرکار نواب موصوف را از دست گرفتہ، ایستادہ داشت۔ ھر چند فیل بان سب و دھشت می کرد کہ رواں شود، طاقتِ رفتن نہ می یافت و حرکت نہ می توانست نمود۔ جامعِ ایں نسخہ اورا دیدہ است، شعرش خالی از کیفیت نیست، ازوست۔

نکل اک دن بت ترسا کبھی گھر سے باھر
دیکھنے کو ترے کب تک کوئی ترسے باھر [ورق ۴۰ الف]

(۱) عجب یہ شاخِ گل ھو جس میں شکل گل ثمر نکلا (مہر ص ۵۷) عجب یہ محل ھو جس میں شکلِ گل ثمر نکلا (سخن شعرا ص ۱۶)
(۲) بینرام (نغز ص ۶۱) تلبزار (شیفتہ ص ۲۳) تلبزار (سخن شعرا ص ۲۵) تلبزہ (یادگار ص ۲۳)

Marfat.com

خانه میں چشم کے، یہ لخت دل اسیر
ہیں طفل اشک کے یہ کبوتر نگار بند

ہم اس آئینہ رو کے ہجر میں یوں زیست کرتے ہیں
کہ سکتے کی سی حالت ہے نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

افسر افسر تخلص، غلام[1] اشرف، آبا و اجدادش چودھری گاوخانۂ سرکار والا بودند۔ اکثر مرثیہ و سلام می گفت و غزل ہائے ریختہ ہم موزوں می کرد۔ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی ست۔

جب دیکھے ہے مہ داغِ سیہ اپنی جبیں پر
آتا ہے اسے رشک ترے روے حسیں پر

معلوم نہیں کیا ہے تہِ خاک تماشا
نرگس کی جو رہتی ہے جھکی آنکھ زمیں پر

فرہاد کیا حصول جو کہسار توڑیے
شیریں ہی کے نہ قصر کی دیوار توڑیے

آرام آرام تخلص، مکھن لال، قوم کایتھ، مرد ذی ہوش و خلیق، طبعش (بہ)[2] ریختہ گوئی مائل، ازوست۔

ہم دمو مجھ سے یہ کہتے ہو نہ تو یار سے مل
اس کو سمجھاؤ ذرا یہ کہ نہ اغیار سے مل

دل کا آرام جو منظور تجھے ہے آرام
مان کہنا نہ پھر اس شوخ ستم گار سے مل

اظہر اظہر تخلص، معروف بہ خواجہ اظہر، از رفقاے نواب عماد الملک وزیر الممالک غازی الدین خاں مرحوم۔ سکنۂ شہر کہنہ۔ شخصے قابل و ذی عزت بود۔ اشعارِ ریختہ خوب می گفت۔ مدتے شد کہ ازیں جہانِ فانی

(۱) ولد غلام رسول کہ در مرثیہ اشرف تخلص می کند و در شعر افسر قرار دادہ قوم شیخ زمندی ص ۲۸)
(۲) مشق سخن از میر انشاء اللہ خاں نمودہ (نغز ص ۲۸)

Marfat.com

به سرائے جاودانی انتقال نمود ۔ خدایش بیامرزاد ۔ من کلامه ۔

بہار آئی جنوں کی پھر وھی شورش نمایاں ھے
وھی زنجیر و پا ھے اور وھی دست و گریباں ھے (ورق ۴۰ ب)

ھر اک مو میں لٹکتے ھیں دل اے مشاطه غنچوں سے
یه کلیائی ھوئی سنبل ھے یا زلفِ پریشاں ھے

اوباش اوباش تخلص، شیخ امیرالزماں بجنوری، از شیخ زاده ھائے لکھنؤ ست ۔ فکرِ رسا دارد ۔ شاگردِ غلام ھمدانی مصحفی ۔ ازوست ۔

چمکے ھے چشمِ تر میں رخ اس بے حجاب کا
پانی میں جیسے عکس پڑے آفتاب کا

ھو گئے پیر [1] ۔ انتظار میں ھم تو بھی اوباش وہ جواں نه پھرا

دل و دیده اپنے جو یار تھے سو وہ درد و غم میں پھنسا گئے
[2] ۔ ھمیں جن سے چشم تھی لطف کی وہ ھمیں سے آنکھ چرا گئے

امید امید تخلص، شخصے ست باشندۂ حیدر آباد ۔ نام و نسبش معلوم راقم نسیت ۔ مطلعے از تصانیفش ثبت می شود ۔ منہ ۔

کیا جواھر خانـــۂ الفت میں آب و رنگ ھے
معدنِ کونین جس کے آگے کم از سنگ ھے

اخگر اخگر تخلص ، نیک چند نام ، شخصے ست از قوم ھنود ۔ ازوست ۔

دو جہاں دینے میں ملتا تھا ھمیں دیدارِ یار
ایسی شے نایاب ھے ھے مفت ســتی چھوڑ دی

(۱) ھوگئی پیر انتظاری میں (سخن شعرا ص ۵۷)
(۲) ھمیں جن سو چشمِ امید تھی وھی آنکھ ھم سے چرا گئو (شیفته ص ۳۰ ، سخن شعرا ص ۵۷)
ھمیں جن سو چشمِ امید تھی وہ ھمیں سے آنکھ چرا گئو (اعز ۹۴ ، ھندی ص ۳۰)
ھندی کو حاشیہ پر ،،آنکھیں چرا گئو،،

Marfat.com

افسوس افسوس تخلص، میرزا غفور بیگ، قومِ او زبک، [1] شاگردِ ثناء الله خان فراق ـ در فنِ سپه گری روزگار بسر می برد ـ با احقر آشنا بود ـ از چندے ازیں سپنجی سرائے در گزشت ـ شعرِ خوب می گفت ـ خدایش بیا مرزاد ـ ازوست ـ (ورق ٤١ الف)

منہ دکھا کر بتِ عیار چھپانا کیا تھا
تھا یونہیں تجھ کو چھپانا تو دکھانا کیا تھا

یار در بر ھے خدا خیر کرے
خانہ بے در ھے خدا خیر کرے

امیر امیر تخلص، شیخ امیر الدین، از روساے بلدۂ نرور ست ـ علاقۂ کوتوالیِ شہرِ مذکور بہ ذاتش متعلق ست ـ در فکرِ سخن طبیعت رسا دارد ـ منہ ـ

خالِ سیہ رخ پر ترے جو یار آتا ھے نظر
مصحف میں یہ نقطہ مجھے بیکار آتا ھے نظر

ھوتی ھے رخصت اے واے ویلا
لیلی سے مجنوں مجنوں سے لیلی

آزاد آزاد تخلص، نامش میر [2] ملعوم الله است ـ از بعض عزیزاں معلوم گشت که از دورِ سابقین ست ـ ازوست ـ

اس مصر میں ہے رونقِ بازارِ ھنر کیا
پھر آکے یہاں کیجیے اظہارِ ھنر کیا

الہام الہام تخلص، شرف الدین نام، عرف شاہ ملول، قومِ شیخ در جرگۂ استادانِ وقت به شمار می آید شعرِ فارسی به پاکیزگی می گوید ـ فکرِ ریختہ گوئی

(۱) مشق سخن از ... ھدایت الله خان ھدایت می کرد ـ و درحین غیبوبتِ آں ... اشعار خود از نظرِ حکیم ثناء الله خان فراق و ایں ھیچ مداں ... می گزرانید (نغز ص ٦٦)
(۲) کذا

Marfat.com

هم گاه گاهے می کند ۔ اکثر مصلح اشعارِ شاعران لکھنؤ است و باشندۂ هماں جا ۔ به سببِ درویشی متوطنانِ آں جا عظیم القدر می شمرند ۔ از طبع زادِ او دو مطلع که به سمع رسیده ، مرقوم می نمایند ۔ من کلامه ۔

قدر تو نے [1] گو نه جانی یا برے یا نیک تھے
[2] ناز برداروں میں پر ظالم ترے هم ایک تھے (ورق ٤١ ب)
نگه وه [3] دشنه که طعنه کٹار پر مارے
مژه وه تیر که خنجر کو دهار پر مارے

آشنا

آشنا تخلص ، از نام و نشانش مطلع نیستم ۔ ایں دو شعرش که در تذکرۂ میر حسن مرحوم بود ، نگاشته شد ۔

جو کوئی چشمِ تر نہیں رکھتا
دردِ دل سے خبر نہیں رکھتا
کس طرح دل میں جا کروں اس کے
نالـــه میرا اثـــر نہیں رکھتا

آزاد

آزاد تخلص ، میر فقیرالله ۔

کوئی کسی [4] بھی فن میں عاشق سے بر نه آیا
پر جس سے یار ملتا ایسا هنر نه آیا

امیر

امیر تخلص ، امیر علی نام ، شخصے ست روزگار پیشه ، از چندے طرف دکن رفته است ، ازوست ۔

(۱) قدر تو نو کچھ نه جانی گوہری یا نیک تھو (هندی ص ۳۰)
(۲) ناز برداروں میں ظالم هم بھی تیری ایک تھو (مر ص ۷۰)
(۳) نگه وه شوخ که طعنه کٹار پر ماری مژه وه تیر که خنجر کو دهار پر ماری (هندی ۳۱)
مژه وه دشنه طعنه کٹار پر ماری نگه وه که خنجر کو دهار پر ماری (نکر ص ۷۰)
(٤) کوئی کسی هی فن میں هم سانهه بر نه آیا (مخزن ص ۸)
سب صنعتیں جہاں کی آزاد هم کو آئیں پر جس سو یار ملتا الخ (شیفته ۱۲، سخن شعرا ص ۲۲)

Marfat.com

عجب کیا ھے جو تربت میری مخزن ھو ستاں [نیستاں ؟] کا
کہ دل پر ھے جراحت اب تلک اس تیر مژگاں کا
امیر اس خط نورستہ کے کشتے کا نشاں یہ ھے
کہ ھوگا اس کی تربت پر درخت اک سبز ریحاں کا

آتش آتش تخلص، اسمش خواجہ [1] حیدر علی خاں، ساکنِ بلدۂ لکھنؤ، شاگردِ غلام ھمدانی مصحفی۔ در شعر گوئی اکثر مضامینِ نازک از طبعش می‌تراود۔ از کلامِ اوست۔

شب اس کے [2] گیسوے افعی کا جب فسانہ ھوا
ھوا کچھ ایسی بندھی گل چراغِ خانہ ھوا

[3] مہندی کے رنگ سے تری گل ضرب دست کھاے
چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھاے

[4] خاک کا پیوند بھی ھوکر نہ آرام آئے گا
دانۂ خشخاش ھوں میں . . . کھینچا جائے گا

اس قدر آنکھیں مری [5] محوِ تجلی ھوگئیں
پتلیاں پتھرا کر آخر سنگِ موسی ھوگئیں (ورق ٤٢ الف)

[6] صفائی قلب کو حاصل ھوئی اپنے مقدر سے
یہ آئینہ مرے ھاتھ آگیا بختِ سکندر سے

(۱) خواجہ حیدر علی ولد خواجہ علی بخش... سلسلۂ نسبش به خواجہ عبیداللہ احرار منتہی می شود۔ از ابتدای موزونی طبع کم کم خیالِ شعرِ فارسی و ھندی ھردو می کرد۔ اما میلانِ طبیعتش به طرفِ فارسی بیش تر بود۔ و آں روز ھا کلامِ منظومِ خودرا به نظر فقیر می گزرانید (ریاض ص ۵۱) باپ دلی کو رھنی والو تھو۔ لکھنؤ میں جاکر سکونت اختیار کی (آب حیات ص ۳۸۷)
(۲) افعی گیسو کا جو (کلیات آتش ص ۲۵)
(۳) مہندی سو تیرو ھاتھ کی گل الخ (کلیات آتش ص ۱٤٦)
(٤) یہ شعر کلیات آتش میں نہیں ھو۔ (۵) محو تماشا (کلیات آتش ص ۹۷)
(٦) صفای قلب کو حاصل کیا میں نو مقدر سو (کلیات آتش ص ۱۷۹)

Marfat.com

[1]۔ پھنسانا چاھتا ھے باغ باں بلبل کو پھندے میں
کمر بندھوائی ھے صیاد کی پھولوں کی چادر سے

[2]۔ مثلِ فـــرھاد دل لگا بیٹھے
جان شیریں سے ھاتھ اٹھا بیٹھے

[3]۔ بدن میں انساں کے چار عنصر کا جمع ھونا ھے اتفاقی
سرا میں جیسے کہ ھو مسافر کوئی کہیں کا کوئی کہیں کا

زخم دل بھرتا ھے جلوہ چہرۂ پرنور کا
چانـــدنی میں یاں اثر ھے مرھمِ کافور کا

[4]۔ کس واسطے شب اس نے آنے میں دیر کی تھی
پائے اجل میں بھی کیا مہندی لگی ھوئی تھی

[5]۔ آکر گلے سے لگ جا اک بار بے مروت
کہہ دیجیو حیا سے میں نے شراب پی تھی

یہ کس رشک مسیحا کا مکاں ھے
زمیں [6]۔ جس کی چہارم آسماں ھے

احمدی [7]۔ احمدی تخلص، شاعریست باشندۂ گجرات. زبان و بیانش موافق رویۂ آں نواح ست۔

ھوئے [8]۔ دیدار کے طالب جو دل سے ھم گزر نکلے
نہ پائی راہ دانش میں خروشاں بے خبر نکلے

اعظم اعظم تخلص. اعظم خاں. قوم افغان. متوطن دار الخلافہ. شاگرد

(۱) پھنسایا (کلیات آتش ص ۱۷۹) (۲) یہ شعر کلیات آتش میں نہیں ھو
(۳، ۴، ۵) یہ اشعار بھی کلیات آتش میں نہیں ھیں
(۶) زمیں یاں کی چہارم آسماں ھو (کلیات آتش ص ۱۸۹)
(۷) حسن نو احمد گجراتی لکھا ھو اشپرنگر نو بھی اسی کی تائید کی ھو اور احمدی کو غلط بتایا ھو نیز عبدالحق صاحب نو نکات کو حاشیہ پر اسی کی تائید کی ھو
(۸) ھوو دیدار کی طالب خودی سو خود گزر نکلو (نکات ص ۹۷)

Marfat.com

شاہ محمد نصیر ، جوانے ست لطیفه گو و بذله سنج ، از چندے ترکِ شعر گوئی نموده ، به طالب علمی اشتغال دارد ـ ازوست ـ

اس کے گھر کا نام لے قاصد غلط پکڑا گیا
سخت رسوائی ہوئی یارو جو خط پکڑا گیا

[1] ـ درد دل از بس طبیبوں سے نہاں رکھتے ہیں ہم
شمع آسا نبض زیرِ استخواں رکھتے ہیں ہم (ورق ۴۲ ب)

قبا کے بند جو ہو مہربان کھول دیے
ہزار عقدۂ دل تم نے جان کھول دیے

[2] ـ کب یہ عکسِ دام کم ہے جوشنِ فولاد سے
ہے اسیری میں لڑائی صید کو صیاد سے

قاعـــدہ دانی پہ تیری حرف اعظم آئے گا
چشم کو اس شوخ کی نسبت نہ دینا صاد سے

اسی مضمون سے معلوم اس کی سرد مہری ہے
[3] ـ جو اس نے مجھ کو نامہ کاغذ کشمیر پر لکھا

آزردہ آزردہ تخلص ، رام سنگھ اعمی ، جوانے بود خوش خلق ، بعدِ تحصیلِ ضروریات بـه حسبِ تقدیر از حلیۂ بصارت عاری گشته ، لیکن شوقِ شعر گفتنش در خاطر متمکن بود ـ در عالمِ درویشی توکل را اختیار ساختـه بسر می برد و مدام در مشاعرۂ مہـدی علی خاں مرحوم باوجودِ عدمِ بینـائی به اشتیاق تمام می رسید و غزلِ طرحی همیشه به انصرام می رسانید ـ شعر ریخته و فارسی هر دو می گفت ـ از چنـدے ازیں جہانِ فانی در گذشت ـ یک مطلع ازو به خاطر مانده ، مرقوم می سازد ـ مطلع

ان دنوں پیارے ترا طرزِ تکلم اور ہے
طورِ چشمک اور ہے وضعِ تبسم اور ہے

(۱) سوز دل (نغز ۶۵) (۲) کیا (نغز ص ۶۵) (۳) جب اس نو الخ (نغز ص ۶۵)

Marfat.com

الفت الفت تخلص، رائے منگل سین، قومِ کایت، شخصِ ذهین و خوش اختلاط، شاگردِ قلندر بخش جراءت، متوطنِ عظیم آباد ـ چندے به علاقه [؟] وارد دارالخلافه گشته، غزل طرحیِ خود در مشاعره خوانده بود، ازاں جمله ایں شعر دریں مجموعه ثبت نموده شد ـ

اس طرح چھپ چھپ کے جاؤ گے اگر دوچار سے[؟]
مفت ہوجائیں گے لو برباد گھر دو چار کے (ورق ۴۳ الف)

[1] ـ ہر قدم پر یاں تلک آتے ہیں سو سو ناز سے
کیوں کہ گھر جانے لگے شام و سحر دو چار کے

احمد احمد تخلص، نظام احمد نام، احوالش مطلقاً معلوم مصنف نیست که بر نگارد ـ (از) تصانیفش دو شعر بهم رسیده، ثبت کرده ـ

یہ تیری جلوہ گریاں آنکھوں میں چھا رہی ہیں
پیاری ادائیں تیری دل میں سما رہی ہیں
طرفِ چمن کو شاید تیرا گزر ہوا تھا
جو آج عندلیبیں دھومیں مچا رہی ہیں

افسر افسر تخلص، نامش معلوم نیست، شخصے ست سکنهٔ مراد آباد، اشعارِ ریخته می گوید ـ از آں جمله ایں مطلع از تصانیفش ثبت نموده شد ـ ازوست ـ

چھپ گیا پردے میں ہنس کر جب وہ ہم کو ٹال کے
گر پڑے رو رو کے ہم منہ دیکھ تلے رومال کے

اوج اوج تخلص، اسمش عبد الله، ساکن قصبهٔ سردهنه، [2] ـ ـ ـ ـ ـ واقفیت نیست ـ ازوست ـ

---

(۱) ہر قدم پر یاں تلک آتے ہیں سو سو ناز سے ہو (شیفته ص ۲۵) ہر قدم پر یاں تلک آتے ہیں سو سو ناز ہو (سخن شعرا ص ۴۳) ہر قدم پر یاں تلک آتے ہیں سو سو ناز ہیں (نشتر ۶)

(۲) عبدالله خاں باشندهٔ سردهنا، مقیم دهلی ـ ان کو عارضه خال دماغ کا تھا (سخن شعرا ص ۵۸)

Marfat.com

رخ پہ کب خال سیہ ہے یہ کنارِ کاکل
باج خواہاں ہے شبِ تار سے تارِ کاکل

احمد احمدؔ تخلص، [1] حافظ شیخ غلام احمد اخوند، مردِ عاقل و بہ حیا و ادب و علم متصف، شاگرد ولایت زائے ست، کلامش بسیار بہ مناسبت ست و نہایت دل چسپ۔ وطنِ آبا و اجدادش پنجاب۔ با راقم تعارفے دارد۔ از وست۔

کیا خوب ہے گر تم سے اشارات کی ٹھہرے
چتون میں یو نہیں حرف و حکایات کی ٹھہرے

بے وفا بس بے وفائی ہو چکی
[2]۔ آ گلے سے لگ جدائی ہو چکی (ورق ۴۳ ب)

گر [3]۔ یہی ہیں دست اپنے پارسا
[4]۔ پاؤں تک تیرے رسائی ہو چکی

اظہر اظہر تخلص، غلام محی الدین، متوطن دارالخلافہ، شاگردِ میر فرزند علی موزوں، بہ معلمی بسر می برد۔ تحصیلِ علوم موافق رواجِ زمانہ بہ خوبی کردہ۔ طرزِ شعرگوئیش مرغوب [5]۔ غلام حسین سروری تخلص شاعر فارسی گو۔ از چندے طرفِ کالپی برائے تلاشِ معاش رفتہ۔ ایں

(۱) شیخ احمد یار اصلش پنجاب ... و مولدش خاکپاک دارالخلافہ ... نسبت تلمذ بہ از یکر شعرای ایران دارد (نغز ص ۵۰) اشپرنگر نو حافظ شیخ غلام احمد اخوند اور شیخ احمد یار کو دو مختلف شاعر مانا ہو

(۲) آ گلر لگ جا جدائی ہوچکی (نغز ص ۵۰)

(۳) ہو یہی اپنا جو دست پارسا (نغز ص ۵۰) ..گر یہی ہیں دست اپنو پارسا (سخن شعرا ص ۱۴)

(۴) اس کو پاؤں تک رسائی ہوچکی (شیفتہ ص ۲۱) ان کو پاؤں تک رسائی ہوچکی (سخن ۱۴)

(۵) اشپرنگر نو تذکرۂ سرور کو حوالو سو لکھا ہر کہ اظہر فرزند علی موزوں اور غلام حسین سروری دونوں کو شاگرد تھو. شیفتہ اور سخن شعرا میں بھی یہی مذکور ہو۔ نغز میں اظہر کوغلام حسین سروری کا بیٹا لکھا ہو. ..خلف صدق میاں غلام حسین سروری و شاگرد فرزند علی موزوں ہ (نغز ص ۶۴)

Marfat.com

مطلع از طبع زادِ اواست ـ

رکھتی ھے مری [1] ـ جان کو مضطر طپشِ دل
دکھلاے گی ھنگامـــۂ محشر طپش دل

امی امی تخلص، روشن بیگ، شاگردِ شاہ محمد نصیر، باشندۂ دارالخلافہ، جوانے ست نو مشق، ذوق شعر گوئی در [2] ـ خاطرش متمکن ـ مصرع مرشد زادۂ عالمیاں ولی عہد میرزا ابو ظفر بہادر دام اجلالہ در مقطعِ غزل خود تضمین نمودہ است، چوں کہ بامزہ است، نگاشتہ شد ـ ازوست ـ

ظفر کا قول مجھ کو یاد ھے میں گرچہ دوں امی
جو دانا ھیں نہیں وہ سبحۂ صد دانہ رکھتے ھیں

آفاق آفاق تخلص، میر فرید الدین، فرزند میر بہاء الدین، از اقربائے حضرت تقدس مرتبت حقائق آگاہ شاہ سلیمان صاحب رحمتہ اللہ علیہ ـ رسائی ذھن و روانی طبع از کلامش مفہوم می گردد ـ شاگردِ حکیم ثنا اللہ خاں فراق است ـ از نتائج طبعِ اوست ـ

اشکِ تر چشم سے جس دم کہ ھمارے نکلے
[3] ـ مرد ماں کہنے لگے دیکھ یہ تارے نکلے (ورق ٤٤ الف)

قطعـــہ

ھجو کرنی کسی کی اے آفاق
رو سیاھی ھے نزد دیر کہ و مہ
جو کرے ھجو اس کی کیجے مدح
دھنِ سگ بہ لقمہ دوختـــہ د

(۱) رکھتی ھو مری جان جو مضطر الخ (نغز ص ٦٥)
(۲) از علم بو بہرہ بود (شیفتہ ص ۲۸)
(۳) دن کو یہ تاری نکلا (نغز ص ۷۹، سخن شعرا ص ۳۸)

Marfat.com

رخ نہیں صبح سے کم زلف نہیں رات سے کم
اس پری کا نہیں عالم بھی طلسمات سے کم

ساقیا ساغر مے جلد پلانا ہم کو
دور مجلس میں [1] کہیں بھول نہ جانا ہم کو

ہاتھ کا اس کے خط لکھا لایا
تیرے قاصد میں ہات کے صدقے

اثر اثر تخلص [2]- حسین علی خاں بہادر، خلف الصدق میرزا حیدر بیگ خاں تورانی ست، در شعر و سخن شاگرد شیخ امام بخش ناسخ - اکثر تلاشِ مضمونش مائل بہ خیال ست [؟] ازوست -

برسوں بعد از مرگ بھی سوزِ غمِ جانا نہ تھا
شمع تھا ہر استخواں میرا، ہما پروانہ تھا

رات بھر مجھ کو خیالِ عارضِ جانا نہ تھا
آفتابِ صبحِ محشر یاں چراغِ خانہ تھا

سن کے غل شب تا درِ زنداں وہ آکر پھر گیا
شیونِ زنجیر خوابِ بخت کو افسانہ تھا

درسِ وحشت ہے بیاضِ چشمِ آہو سے مجھے
گوشۂ صحرا مرا طفلی میں مکتب خانہ تھا

اس میں نکلا تھا کسو کی زلف میں الجھے گا دل
شانہ بیں سے ایک دن ہم نے دکھایا شانہ تھا

(۱) چھوڑ نہ جانا ہم کو (نغز ص ۳۹)
(۲) میرزا حسین علی خاں ... خلف الصدق نواب امیر الدولہ حیدر بیگ خاں بہادر مرحوم نائب وزیرالممالک ہندوستان دو سہ بار برمکان ایشاں مجلس مشاعرہ ہم انعقاد یافتہ (ریاض ۳۲) -

Marfat.com

رات نیند آئی نہ مجھ کو سوز دل سے اے....
کوئی شاید بالشِ پر میں پرِ پروانہ تھا
بس کہ ورد آٹھوں پہر نام اس مہِ تاباں کا ہے
بن گیا اختر مری تسبیح کا جو دانہ تھا
تھا اثر مرگ شب فرقت میں یاں سامان عیش
سینہ کوبی خلق کی شادی کا نوبت خانہ تھا (ورق ٤٤ ب)

امین امین تخلص، مرزا محمد اسماعیل، پیش ازیں وحشی تخلص می کرد، جوانِ مربوط و اشراف زادۂ خوش فکر، در شعر گوئی ماہر۔ ازوست۔

لپٹ بادِ صبا کب طرۂ سنبل نے یہ پائی
خدا جانے کہ بوئے زلف [1]۔ کس کی تو اڑا لائی
خدا جانے کہ قاصد راہ میں ہے یا کہ جا پہنچا
کہیں خط کھو دیا یا اس کو لے جاکر دیا پہنچا
اپنی تو وہی عید ہے جس روز کہ ہم دم
[2]۔ مکھڑا نظر آ جائے لب بام کسی کا
جس روز تری اس سے ملاقات کی ٹھہرے
قاصد یہی کہیو کہ اسی بات کی ٹھہرے
زاہدا دیکھ ہے امیں بے باک
بولنا [3]۔ مت تو رند مشرب سے

آزاد آزاد تخلص، از جرگۂ متقدمین و معاصر ولی ست۔ احوالش بہ ما نہ رسیدہ۔ زبانش ما نابہ پیشینان ست۔ [4] ازوست۔

(۱) تو کس کی اڑا لائی (نغز ص ۷٦)
(۲) مکھڑا وہ نظر آئی لب بام کسی کا (سخن شعرا ص ٤٨)
(۳) کیوں الجھتا ہو رند مشرب سے (نغز ص ۷٦)
(٤) محمد فاضل آزاد، زادگاہش دکن (گردیزی ص ۱۷) ... زمانہ ولی کسوت حیات بہ بر می داشت۔ و خود را یکی از شاگردان او می پنداشت چنانچہ ولی می گوید۔
آزاد سے سنا ہوں یہ مصرع مناسب ٥ جس سے کہ یار ملتا ایسا ہنر ، آیا (چمنستان ۳۱)

Marfat.com

سب صنعتیں جہان کی آزاد ہم کو آئیں
پر جس سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا

آشنا آشنا تخلص، مہا سنگھ، قومِ کھتری، شعرِ فارسی و ریختہ ہر دو می گوید ـ ازوست ـ

تری برگشتہ مژگاں [1] ـ جب سے یہ دیکھی ہیں اے ظالم
وہی آن اب تلک جی میں مرے ہر دم کھٹکتی ہے

آفرین آفریں تخلص، شیخ قلندر بخش، نسبتِ خود (به) حضرت ابوحنیفه امام اعظم رحمة الله علیه می رساند ـ متوطنِ سرکار سہارن پور ـ مردِ مؤدب و فہیم و ذہین و در علمِ صنایع شعر ماہر و ہم در فن عروض و قوافی دخلے دارد ـ چناں چه رساله در علم (ورق ٤٥ الف) بدایع مسمی به «تحفة الصنایع» تالیف نموده ـ دیوانِ ضخیم در اقسامِ شعر مرتب کرده، مثل معما و لغز و مثنوی و مناقب و قصائد وغیره ـ مدعا که ایں چنیں شخصِ قابل در آں نواح بس مغتنم ـ بلکه عدیل و انبازِ خود نه دارد ـ به حسبِ اتفاق راقم وارد شہرِ مسطور شده بود، در آں ایام ملاقاتِ شیخ موصوف دست داد ـ بسیار گرم اختلاط به نظر رسید ـ از نتائجِ طبعِ اوست ـ

پہلے تو کر کے دل کو گرفتار زلف نے
آخر کو رفتہ رفتہ رکھا مار زلف نے

فی المثل چشم کو اپنی جو میں دربار لکھوں
لعل لب اس کے کو پھر کیا دمِ گفتار لکھوں

نہ فقط چشم میں آنسو کی تری رہتی ہے
نت یہ جوں شیشۂ مے خوں سے بھری رہتی ہے

تیری ابرو کا جہاں زخمی ہو واں طاق پہ یار
حکمت شیخ و فلاطوں بھی دھری رہتی ہے

(۱) «جب سر میں دیکھیں ہیں ای ظالم» (لغز ص ۳۷۲)

Marfat.com

بہت ہیں گرچہ تمہیں اور ناز کرنے کو
برے تو ہم بھی نہیں دل نیاز کرنے کو

نگاہ چشم تو تھی پر مری شہادت پر
مژہ کی دیکھو زباں تک دراز کرنے کو

ز بس کہ دل ہے مرا بے قرارِ خندۂ گل
چمن میں کیوں نہ کروں جی نثارِ خندۂ گل

[1] نہ جا چمن میں تو اب آفریں کہ جوں غنچہ
لبوں میں اس کے نہاں ہے بہارِ خندۂ گل

امین امین تخلص، [2] میر محمد امین، سیدے بود در بنارس، احوالِ او کماحقہ دریافتِ خاطر نیست۔ شعرے کہ بہ نامِ او مسموع گشتہ، ثبت می شود۔ (ورق ٤٥ ب)

دل سے کہہ دو کہ آہ سرد کے ساتھ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے

اسفان اسفان تخلص، اسفان صاحب، فرنگی زادہ ایست نوجوان، مولدش ہندوستان، طبیعتش بہ ریختہ گوئی مرغوب، [؟] لہذا اشعار بہ زبان ہندی موزوں می کند۔ ازوست۔

[3] خط کا یہ جواب آیا کہ گر پھیر لکھا خط
کر ڈالوں گا اک دم میں ترے آنے کے ٹکڑے

(۱) نہ جا چمن میں تو ای آفریں کہ جوں غنچہ ٭ لبوں پر اس کو یہاں ہو [illegible] (بعد ص ٤٠)
(۲) غالباً یہ وہی امین ہیں جن کا ذکر سرور نے ورق ۱۹ ب پر کیا ہو۔ [illegible] خیال ہو ملاحظہ ہو یادگار ص ۳۳۔
(۳) خط کا یہ جواب آیا جو لکھا کبھی پھر خط ٭ کر ڈالوں گا اک دم میں تری آن کو [illegible]
(شیفتہ ص ۲۳)

Marfat.com

امانت امانت تخلص، امانت رائے نام، از [1] احوالش مطلقاً اطلاع نیست، ازوست

کس نے چھڑکا ھے گلال اس ابروئے خم دار پر
جم گیا کس کا لہو اس مغربی تروار پر

تشریف یاں نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو
مت لو خبر ھماری اپنی خبر تو بھیجو

گو مڑ کے تم نہ دیکھو اور پاس بھی نہ آؤ
بندے کا اپنے صاحب مجرا تو لیتے جاؤ

اصغر اصغر تخلص، میر اصغر علی، [2] حالاتش کما حقه دریافت نه گشته، ازوست۔

[3] ھوا ھے مانگ میں گم دل مرا میں ڈھونڈ ھوں کدھر
کہ آدھی رات ادھر ھے اور آدھی رات ادھر

افغان افغان تخلص [4] امام علی خاں نام باشندۂ لکھنؤ ازو ست۔

میرا آنا تجھے اے جان برا لگتا ھے
بن ترے اور مجھے دھیان برا لگتا ھے

اصغر اصغر تخلص، [5] مولوی امجد علی، خلیفۂ حضرت سید شاہ عبداللہ

(۱) در دریبہ کہ محلہ ایست در جہاں آباد، مسکن داشت (شیفتہ ص ۲۸) شاید یہ وھی امانت رای ھوں جنھوں نو راماٹن اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ھو (آثار ص ۷)

(۲) وی از سادات قصبۂ مارھرہ و مرد کامل فارسی داں ... شعر فارسی ھم می گوید و دیوان مردف دارد ۔ بہ معلمی ایام بسر می برد (نغز ص ٦٤)

(۳) ھوا ھو مانگ میں دل گم کھو میں ڈھونڈدوں کدھر (نغز ص ٦٤، کریم‌الدین ص ٤۷۹)

(٤) علی ابراھیم کو خیال میں ان کا نام الفت خاں تھا اور یہ نہایت عسرت کی زندگی بسر کیا کرتو تھے (یادگار ص ۲۸) لیکن گلزار میں یہ کچھ نہیں ھو ۔ اس میں الف خان افغان ایک دوسری شاعر کا ذکر ھو

(۵) سید امجد علی اکبرآبادی مہین برادرحکیم محمد میر کہ از رفقای معتبر حضرت والد ماجد بودہ (شیفتہ ص ۲۳) ان کا تخلص امجد بھی تھا (یادگار ص ۲۵)

Marfat.com

بغدادی علیه الرحمه ـ از پیرزاده هاے مشاهیرِ مستقرالخلافهٔ اکبر آباد ست ـ متانت کلام از سخنش هویدا ست ـ

هوا هوں بس که خفا اب تو اپنے جینے سے
لگاهی لوں گا میں اس تیغ زن کو سینے سے (ورق ٤٦ الف)

[1] ـ کهینچ تروار کیوں ڈراتے هو
کام عاشق کا کیا هے مرجانا

اشتیاق اشتیاق تخلص، شاه ولی‌الله، مردے بود عالم، از اولادِ حضرت [2] شیخ مجدد الف ثانی، اصلش سرهند و مسکنش کوٹلهٔ فیروز شاه، متصل شهر پناهِ دارالخلافه، از معاصرین شاه حاتم ـ درویشِ متوکل، مشغولِ عبادت الهی، چوں طبعش موزوں بود، شعرِ ریخته [3] ـ بسیار خوب می گفت ـ مدتے شد که در گزشته، خدایش بیا مرزد ـ

لڑکوں کے [4] ـ پتھروں سے لگے کیوں که اس کو چوٹ
هر ایک گرد باد هے مجنوں کو دهول کوٹ

[5] ـ چهوڑ کر تجھ کو همیں اور سے جو لاگ لگی
[6] ـ نهیں مهندی یه ترے تلووں سے هے آگ لگی

(۱) تیغ کو کهینچ کیا ڈراتے هو (نغز ص ٦٤)
(۲) علی ابراهیم خاں مرحوم نے شاه محمد گل کو جدان کا لکها هو ـ لیکن راقم حقیر کو گوشزد یه مضمون نهیں هوا . . . . والد ماجد هیں اس رونق بخش کشور قناعت کو جس کا نام نامی مولوی عبدالعزیز هو (گلزار ص ٢٤) علی لطف اشپرنگر اور کریم‌الدین و حضرت شاه ولی‌الله محدث اور شاه ولی‌الله اشتیاق کو ایک شخص فرض کر لیا هو ـ یه درست نهیں ـ عبدالحق صاحب گلزار کے دیباچه میں حاشیه پر لکهتے هیں ،، صاحب تذکره کو نام سے دهوکا هوا ـ یه شاه ولی‌الله دوسرے صاحب هیں ـ جن کا تخلص اشتیاق هو ،، (گلزار ص ٢٥)
(۳) از جمله استادان ایهام بند بود (حسن ص ٨)
(٤) پتهروں کی (نکات ص ٦، چمنستان ص ٢٨)
ع لڑکوں کو پتهروں کی لگو اس کو کیوں که چوٹ (گردیزی ص ٨)
ع لڑکوں کو پتهروں سے لگو کیوں کر اس کو چوٹ (نغز ص ٦٣)
(٥) چهوڑ کر تجھ کو همیں غیر سے جو لاگ لگی (گلزار ص ٢٥) چهوڑ کر تم کو الخ (حسن ٨)
ع چهوڑ کر تجھ کو همیں اور سے جب لاگ لگی (مخزن ص ١٨)
(٦) نهیں مهندی یه تری تلووں سنی آگ لگی (چمنستان ص ٢٨) نهیں یه مهندی تری الخ (حسن ص ٨)

Marfat.com

[1]ـ بتاں جو ہجر کی باتیں ہمیں سناتے ہیں
[2]ـ قصور ان کا نہیں یہ خدا کی باتیں ہیں

اسد اسد تخلص، اسد اللہ خاں، عرف میرزا نوشہ ـ اصلش از سمرقند، مولدش [3]ـ مستقر الخلافۂ اکبر آباد ـ جوانِ قابل و یارباش و دردمند ـ ہمیشہ بہ خوش معاشی بسر بردہ ـ ذوق ریختہ گوئی در خاطر متمکن ـ غم ہاے عشق مجاز [؟] تربیت یافتۂ غم کدۂ نیاز ـ در فنِ سخن سنجی متبعِ محاورات میرزا عبد القادر بیدل علیہ الرحمہ و ریختہ در محاوراتِ فارسی موزوں می کند ـ بالجملہ موجدِ طرزِ خود ست و با راقم رابطۂ یک جہتی مستحکم دارد ـ اکثر اشعارش از زمینِ سنگ لاخ بہ مضامینِ نازک موزوں گشتہ ـ زویۂ خیال بندی بیش از بیش پیش نہادِ خاطر دارد ـ از نتائجِ طبعِ اوست (ورق ٤٦ ب)

شمشیر صاف یار جو زہر آب دادہ ہو
وہ خطِ سبز ہے کہ بہ رخسار سادہ ہو
دیکھتا ہوں اسے تھی جس کی تمنا مجھ کو
آج بیداری میں ہے خواب زلیخا مجھ کو
آئے ہیں پارہ ہاے جگرؑ درمیان اشک
لایا ہے لعل بیش بہا کاروان اشک
آنسو کہوں کہ آہ سوار ہوا کہوں
ایسا عناں گسیختـــہ آیا کہ کیا کہوں
ہنستے ہیں دیکھ دیکھ کے سب ناتواں مجھے
بہ رنگِ زرد ہے چمنِ زعفراں مجھے

---

(۱) بتاں جو غیر کی باتیں الخ (نغز ص ٦۳)
(۲) کچھ اس کا دوس نہیں یہ خدا کی باتیں ہیں (نغز ص ٦۳) کچھ ان کا دوس نہیں یہ الخ (حسن ص ۸، مخزن ص ۱۹) کچھ ان کا دوس نہیں ہر خدا کی باتیں ہیں (چمنستان ۲۸)
(۳) اشپرنگر نو تذکرہ سرورکو حوالو سو لکھا ہرکہ غالبؔ دہلی میں پیدا ہوئر تھو جو درست نہیں ـ ملاحظہ ہو ـ (یادگار ص ۲۲)

Marfat.com

دیکھ وہ برق تبسم بس کہ دل بے تاب ہے
دیدۂ گریاں مرا فوارۂ سیماب ہے
کھول کر دروازۂ مے خانہ بولا مے فروش
اب شکستِ توبہ مے خواروں کو فتح الباب ہے
مجلسِ شعلہ عذاراں میں جو آجاتا ہوں
شمع ساں میں تہِ دامانِ صبا جاتا ہوں
ہووے ہے جادۂ رہ رشتۂ گوہر ہر گام
جس گزرگاہ سے میں آبلہ پا جاتا ہوں
سرگراں مجھ سے سبک روکے نہ رہنے سے رہو
کہ بہ یک جنبشِ لب مثل صدا جاتا ہوں
اک گرم آہ کی تو ہزاروں کے گھر جلے
رکھتے ہیں عشق میں یہ اثر ہم جگر جلے
پروانے کا نہ غم ہو تو پھر کس لیے اسد
ہر رات شمع شام سے لے تا سحر جلے
[1]۔ جگر سے ٹوٹی ہوئی ہوگئی سناں پیدا
دہانِ زخم میں آخر ہوئی زباں پیدا
[2]۔ خوباں کے چاہنے کے میں قابل نہیں رہا
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
نیازِ عشق خرمن سوزِ اسبابِ ہوس بہتر
جو [3]۔ ہوجاوے نثارِ برق مشت خار و خس بہتر (ورق ۴۷ الف)
یاد آیا جو وہ کہنا کہ نہیں واہ غلط
کی تصور نے بہ صحرائے ہوس راہ غلط

(۱) جگر سو ٹوٹو ہوئو ہو کی ہو سناں پیدا (دیوان غالب ص ۲۹۳)
(۲) عرض نیاز عشق کر قابل نہیں رہا (دیوان غالب ص ۱۵۳)
(۳) جو ہو جاوے (دیوان غالب ۲۹۵)

Marfat.com

گلشن میں بندوبست به [۱]ـ ضبطِ دگر ھے آج
قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ھے آج

اس جفا مشرب پہ عاشق ھوں کہ سمجھے ھے اسد
[۲]ـ خونِ زاھد کو مباح اور مالِ صوفی کو حلال

[۳]ـ کہتا تھا کل وہ نامہ رساں سے بہ سوزِ دل
دردِ جدائی اسد اللہ خاں نہ پوچھ

اسد کو بوریے میں دھر کے پھونکا موجِ ھستی نے
فقیری میں بھی باقی ھے شرارت نوجوانی کی

شکل طاؤس گرفتار بنایا ھے مجھے
ھوں میں [٤]ـ وہ دام کہ سبزے میں چھپایا ھے مجھے

ماہِ نو ھوں کہ فلک عجز سکھاتا ھے مجھے
عمر بھر ایک ھی پہلو پہ سلاتا ھے مجھے

پھر کچھ اک دل کو بے قراری ھے
سینہ جویاے زخمِ کاری ھے

پھر جگر کھودنے لگا ناخن
آمدِ فصلِ لالہ کاری ھے

قبلۂ مقصدِ نگاہِ نیاز
پھر وھی پردۂ عماری ھے

چشم دلال جنسِ رسوائی
دل خریدارِ ذوقِ خواری ھے

(۱) بہ رنگ دگر (دیوان غالب ص ۱٦٥)
(۲) مالِ سنی کو مباح اور خونِ صوفی کو حلال (دیوان غالب ص ۵۲)
(۳) کہتا تھا کل وہ محرم راز اپنی سو کہ آہ (دیوان غالب ص ۷۰)
(٤) ھوں وہ گل دام کہ سبزی میں چھپایا ھو مجھو (دیوان غالب ص ۱۰۷)

Marfat.com

وہ ھی صد رنگ نالہ فرسائی
وہ ھی صد گونہ اشک باری ھے
دل ھوائے خرامِ ناز سے پھر
محشرستانِ بے قراری ھے
جلوہ پھر عرضِ ناز کرتا ھے
روز بازارِ جاں سپاری ھے
پھر اسی بے وفا پہ مرتے ھیں
پھر وھی زندگی ھماری ھے (ورق ٤٧ ب)
[1]۔ کب سنے ھے وہ کہانی میری
اور پھر وہ بھی زبانی میری
خلشِ غمزۂ خوں ریز نہ پوچھ
دیکھ خوں نابہ فشانی میری
کیا بیاں کر کے مرا روئیں گے [2]۔ لوگ
مگر آشفتہ بیانی میری
عشرتِ قطرہ ھے دریا میں فنا ھوجانا
درد کا حد سے گزرنا ھے دوا ھوجانا
تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ھی جدا ھوجانا
اب جفا سے بھی ھیں محروم ھم اللہ اللہ
اس قدر دشمنِ ارباب وفا ھوجانا
دل سے مٹنا تری انگشت حنائی کا خیال
ھوگیا گوشت سے ناخن کا جدا ھوجانا

(۱) کب وہ سنتا ھو کہانی میری (دیوان غالب ص ۲۳۰)
(۲) یار (دیوان غالب ص ۲۳۰)

Marfat.com

پھر کھلا ہے درِ عدالتِ ناز
گرم بازارِ فوج داری ہے

[1]- پھر ہوا ہے جہان میں اندھیر
زلف کی پھر سرشتہ داری ہے

پھر دیا پارۂ جگر نے سوال
ایک فریاد و آہ و زاری ہے

پھر ہوے ہیں گواہِ عشق طلب
[2]- بے قراری کا حکم جاری ہے

دل و مژگاں کا جو مقدمہ تھا
آج پھر اس کی روبکاری ہے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مشکل ہے ز بس کلام میرا اے دل
[3]- ہوتے ہوں ملول اس کو سن کر جاہل

آساں کہنے کی کرتے ہیں فرمائش
گویم مشکل و گر نہ گویم مشکل

حرف ب

بیدل بیدل تخلص، [4]- میرزا عبد القادر علیہ الرحمہ، در عہدِ فردوس

(۱) ہو رہا ہو جہان میں اندھیر (دیوان غالب ص ۴۲۴)
(۲) اشک باری کا الخ (دیوان غالب ص ۴۲۴)
(۳) سن سن کو اسے سخن وران کامل (دیوان غالب)
(۴) بیدل تخلص اکبر آبادی اسمش مرزا عبد القادر، خلف مرزا عبد الخالق، از قبیلہ ارسلان توران الاصل، در اوایل حال از ملا کمال بہ کمالِ فن شعر و سخن پرداختہ، بہ ارشاد آں رمز شناس رمزی تخلص قرار دادہ۔ شرف ملازمت محمد اعظم دریافتہ در ہماں ایام بیدل تخلص نامزد نمود۔
(بقیہ صفحہ ۱۲۱ پر)

Marfat.com

آرام گاہ ، درویشِ کامل از مقبولانِ درگاہ صمدیت و احدیت بود ۔ دلقِ تجرید را بسیار زیب و زینت بخشیدہ ۔ ہمیشہ مرجعِ خاص و عام ماندہ ۔ خلقے فائدہ مند و بہرہ اندوز از انفاسِ متبرکش می شد ۔ اکثر خوارقِ عادات کہ لازمۂ قرب الٰہی (ست) از ایشاں بہ ظہور می آمد ۔ مختصر این کہ قلم و زبان ہر قدر توصیفِ آں یگانۂ زماں بر نگارد ، کم ست ۔ بہ طرفِ فارسی گوئی نہایت رغبت داشت ، چناں چہ تصانیف بسیار در نظم و نثر از ایشاں یادگار صفحۂ روزگار ماندہ ۔ بہ سببِ شہرت احتیاج بہ شرح و بسط نیست ۔ گاہ گاہے تفنناً شعرِ ریختہ ہم می فرمود تیمناً دو شعر از طبع زادش مرقوم گشت ۔

مت پوچھ دل کی باتیں [1] ۔ وہ دل کہاں ہے ہم میں
اس [2] تخم بے نشاں کا حاصل کہاں ہے ہم میں
[3] جب دل کے آستاں پر عشق آن کر پکارا
پردے سے یار بولا بیدل کہاں ہے [4] ہم میں

(بقیہ صفحہ ۱۲۰ کا)

و نتائج ذہن صافی خود را بہ نظر شیخ عبد العزیز عزت تخلص کہ از مشاہیر شعرای آں عہد بودند ، جلوہ افروز می ساخت در سال یک ہزار و یک صد و سی در عہد محمد شاہ چہارم ماہ صفر بہ روضۂ رضواں خرامید (عشقی ص ۸۲) میرزا سیوم ماہ صفر سہ ثلث و ثلاثین و مائۃ والف واصل حق شد ۔ (چمنستان ص ۴۴) درمیان دہلی کو ۱۱۳۷ ہجری کو فوت ہوا (کریم الدین ص ۶۸ ، تورانی الاصل بخارائی مولد کہ در صغر سن بہ خاک ہندوستان افتادہ (مہر ص ۱۱۵ ،

(۱) بہ دل (مخزن ص ۱۰) اب دل (نغز ص ۱۱۷)

(۲) اس جنس بر نشاں الخ (مخزن ص ۱۰)

(۳) اس دل کو آستاں پر جب عشق آ پکارا (سخن شعرا ص ۷۶) بدل کہ آستاں بر جب عشق آ پکارا (نغز ص ۱۱۷ ، کریم الدین ص ۶۸)

(۴) حسن عشقی شورش گلزار کریم الدین میں تینوں مصرعوں کی ردیف میں ہم میں کے بجائے ہم میں ہر

Marfat.com

بیدار[1] [بیدار تخلص] شیخ ـ محمدی، اصلش از مستقر الخلافـه و مسکنش در عرب سرائے، که دو کروه از دارالخلافـه طرفِ مشرق (ورق ٤٨ ب) واقع ست، شاگردِ مرتضی قلی بیگ شاعر فارسی گو ـ شیخ موصوف از تعلقاتِ دنیاوی وارسته بود و به لباس درویشی آراسته، من جمله خلفاے جناب مخـدومی حضرت مولوی محمـد فخر الدین قدس الله سره است ـ در شعر گوئی ..... کلامش مطبوع ـ از ایں جا به وطنِ خود رفته مـکن اختیار کرده بود، همان جا به رحمتِ حق پیوست ـ از نتائجِ طبع اوست ـ

هم په سو ظلم و ستم کیجیے گا
ایک ملنے کو نه کم کیجیے گا

---

(۱) ان کو نام اور تلمذ میں خاصا اختلاف هو ـ ,,میاں محمد علی المتخلص بیدار جوان محمد شاهی ست،، (حسن ص ۳۱) میاں محمدی بیدار از خوبان روزگارست از چندی تغیر لباس کرد و به استغنای تمام بسر برد (مخزن ص ٦۳) شاه محمدی بیدار که میر محمد علی نام و بیدار تخلص او بود، (دستور ۷٤) بیدار که میر محمد علی نام دارد و به میر محمدی مشهور است (هندی ۳۱) بیدار تخلص. میر محمدی نام شاهجهان آبادی دوستوں میں سر خواجه میر درد تخلص کر تهے ـ کہتے هیں که کلام اپنا انهوں نے اصلاح کی تقریب سے خواجه میر درد کو دکهایا هے (گلزار ص ۷۳) یه شخص سادات دارالخلافت اکبرآباد سے تها ـ فارسی میں نسبت تلمذ کی ایک شخص ایران زا مرتضی قلی خاں نام المتخلص به فراق سے رکهتا هے اور اشعار ریخته میں جناب خواجه میر درد سے شاگردی اس کو حاصل هے ـ اور اصلاح اشعار کی شیخ ظهور الدین حاتم سے بهی لیتا تها اور مرید شاه عبدالستار مرحوم کا آخر میں اکتساب قواعد سعادت ..... مولانا محمد فخرالدین قدس سره سے کی درمیان ۱۷۹۳ ع کے وه اکبر آباد میں رهتا تها (کریم الدین ص ۱۵٦) عشقی نے ایسے تین شاعروں کا ذکر کیا هے جن کا تخلص بیدار تها ـ (الف) ,,بیدار تخلص اسمش محمد علی از شاگردان مرتضی قلی فراق،، عشقی نے ان کے دو شعر نمونۂ کلام کے طور پر درج کیے هیں جن میں سے ایک شعر بیدار کے مطبوعه دیوان میں موجود هے ـ دوسرا شعر صفا الماس و گوهر سے فزوں هر تیری دندان کو الخ دیوان مطبوعه میں نہیں هے لیکن مخزن میں بیدار کے اشعار کے ذیل میں درج هے (ب) ,,بیدار تخلص اسمش میر محمدی ساکن شاه جهان آباد،، (ص ۹۱) نمونۂ کلام میں ان کے سات شعر درج کیے هیں جن میں سے چهه شعر دیوان مطبوعـــه میں موجود هیں ـ ایک شعر هم چشم ابر دیدۂ تر گرچـــه دهوسکا الخ دیوان میں نہیں هے ـ لیکن گلزار میں بیدار کے اشعار کے ساتهه موجود هے ـ (ج) ,,بیدار تخلص اسمش محمدی شاه از مریدان مولوی فخر الدین (ص ۹۲) نمونۂ کلام میں ایک غزل کا مطلع ومقطع درج کیا گیا هے ـ جس میں سے مطلع دیوان میں موجود هے اس سے اندازه هوتا هے که عشقی نے غلطی سے ایک هی شاعر بیدار کا تذکره تین جگه کیا هے ـ

Marfat.com

گر یہی زلف یہی مکھڑا ہے
غارتِ دیر و حرم کیجیے گا

مے کدے میں جو ترے حسن کا مذکور ہوا
سنگِ [۱]- غیرت سے مرا شیشۂ دل چور ہوا

[۲]- واسطے داغِ دلِ بادہ پرستاں بیدار
پنبۂ شیشۂ مے مرہمِ کافور ہوا

[۳]- طالع ایسے مرے بیدار کہاں ہیں کہ جو آج
اس شبِ تار میں آوے مہ تاباں میرا

کہاں ہیں طالع بیدار یہ کہ ایسا ہو
کہ سر دھرے مرے زانو پہ یار سوتا ہو

یوں مجھ پہ جفا ہزار کیجو
پر غیر کو تو نہ پیار کیجو

[۴]- جو کیفیت ہے مستی سے بنی آنکھوں کی لالی میں
نہیں وہ نشۂ رنگیں شرابِ برنگالی میں
دل آتش و آہ آتش و ہر داغِ غم آتش
جوں سروِ چراغاں ہوں میں سرتا قدم آتش

جز اپنے کسی [۵]- خس میں بھی سوزش نہ ہو دم سے
جوں شعلۂ مے گرچہ سراپا ہیں ہم آتش (ورق ۴۹ الف)

زلف اس رخ پہ صبا سے جو پریشاں ہو جے
سحر و شام بہم دست و گریباں ہو جے

(۱) سن کو غیرت سو الخ (دیوان ص ۱۸)
(۲) از پئے داغ دل الخ (دیوان بیدار ۱۸)
(۳) ایسو طالع مری بیدار کہاں ہیں جو آج (دیوان بیدار ص ۱۵)
(۴) یہ شعر دیوان مطبوعہ میں نہیں ہے
(۵) کسی خس کو بھی (دیوان ص ۴۴)

Marfat.com

ہم جو تجھ بزم سے اے نورِ نظر جاتے ہیں
شمع ساں داغ بہ دل شعلہ بہ سر جاتے ہیں

عاشقوں میں جو کوئی کشتـــۂ کاکل [۱]۔ ہوگا
اس کی [۲]۔ تربت پہ سدا سبزۂ کاکل [سنبل؟] ہوگا

صبح کو بے نور [۳]۔ تجھ بن ہر چراغِ لالہ تھا
جائے بانگِ گل چمن لبریزِ آہ و نالـہ تھا

مل گئی تھی اس میں کل کس کے دلِ سوزاں کی خاک
گرد بادِ دشت فرسا شعلـــۂ جوالـہ تھا

دل سلامت اگر اپنا ہے تو دلـدار بہت
ہے یہ وہ جنس کہ جس کے ہیں خریدار بہت

بھڑکا ہے آہِ سرد سے جوں شعلـہ داغ دل
روشن دمِ صبا سے ہوا [٤]۔ ہے چراغِ دل

سرمـہ عزیز تجھ کو ہو اے چشم یار حیف
برباد و پایمـال ہو میرا [٥] غبـار حیف

اب تک مرے احوال سے واں بے خبری ہے
۔ اے آہِ فلک سوز یہ کیا بے اثری ہے

لب رنگیں ہیں ترے رشکِ عقیق یمنی
زیب دیتی ہے تجھے نام خـدا کم سخنی

(۱) ہووی (گل ص ۳۳ ، دیوان ص ۸۸)
(۲) اس کی تربت پہ سدا سبزۂ سنبل ہووی (گل ص ۳۳ ، دیوان ص ۹۳)
(۳) بن تیری (دیوان ص ۲۱)
(٤) ہوا یہ (نغز ص ۱۲۱)
(٥) ای نالۂ جاں سوز یہ کیا ہو اثری دو (دستور ص ۷۵ ، دیوان ص ۹۳)

Marfat.com

نشـــه میں جی چاهتا هے بوسـه بازی کیجیے
اتنی رخصت دیجیے بنده نوازی کیجیے
زاهد اس راه نه آ، مست هیں مے خوار کئی
ابھی یاں چھین لیے جبـهٔ و دستـار کئی

بیـــدار رواں هیں اشک دریا دریا
بتلا تو کـه هے دیـدهٔ تر یا دریا
رونے سے ترے تمام خانـه هے خراب
حیرت[1] ـ هے مجھے اس میں یه هے گھر یا دریا

خرقه رهنِ شراب کرتا هوں
دلِ زاهد کبـاب کرتا هوں (ورق ۴۹ ب)

[2] ـ هم تری خاطرِ نازک سے خطر کرتے هیں
ورنه یه نالے تو پتھر میں اثر کرتے هیں
دیا هے هاتھ میں ان [3] ـ نو خطاں کے صفحهٔ دل
سفیـد خواه رکھیں خواه یه سیـاه کریں

[4] ـ دیکھ اس گیسوے مشکیں کی ادائیں شانه
[5] ـ دونوں هاتھوں هی سے لیتا هے بلائیں شانه
اس کے بھر آئے ترے مرهم کاکل سے زخم
هاتھ اٹھا کیوں نه کرے تجھ کو دعائیں شانه

(۱) حیراں هوں میں اس میں هو گھر یا دریا (گلزار ص ۷۵)
(۲) هم تری اس دل نازک سو خطر کرتے هیں (گلزار ص ۷۳)
(۳) ان نو خطوں کر (نغز ص ۱۲۲ ، دیوان ص ۶۷)
(۴) دیکھ تجھ کاکل مشکیں کی ادائیں شانه ، دونوں هاتھوں سیتی [illegible] بلائیں شانه
(گل ص ۳۳ ، گلزار ۷۴، دیوان ص ۸۱)
(۵) دونوں هاتھوں سو یه اپنا هو بلائیں شانه
(شیفته ص ۳۷ ، نغز ۱۲۲ ، سخن شعرا ص ۷۵)

Marfat.com

جانیں مشتاقوں کی [1]- لب پر آئیاں
بل بے ظالم تری بے پروائیاں

[2]- یوں بہارِ خط سبز اس کے ہے رخسار کے پاس
جیسے پھولے ہے بنفشہ کہیں گلزار کے پاس

جی میں بیدار کھب گئی میرے
فندق اس پنجۂ حنائی کی
کہاں گنجائشِ حرف اس دھن میں
نہیں جائے سخن کچھ اس سخن میں

..... از حالاتش واقفیت نیست۔

ترے در پہ جاناں ہم آ کر چلے
تجھے حال اپنا جتا کر چلے

بہار [بہار تخلص] [3]- ٹیک چند، شاعر فارسی گو، مولف بہار عجم کہ اصطلاحات اشعار و تشبیہات بہ تلاشِ تمام جمع ساختہ۔ مردے قابل بود۔ گاہے ریختہ ہم می گفت۔ ایں مطلع ازوست۔

وہی اک ریسماں ہے جس کو ہم تم تار کہتے ہیں
[4]-کہیں تسبیح کا رشتہ ہے کہیں زنار کہتے ہیں

(۲) لب تک (شیفتہ ص ۳۶، دیوان ص ۶۲)۔
(۲) یوں بہار خط سبز اس کی ہو رخسار کو ساتھ ٥ جیسو پھولا ہو بنفشہ کہیں گلزار کی ساتھ۔
(ہندی ص ۳۶، دیوان ص ۸۲)
(۳) نامش رای ٹیک چند ... بہ طور سیاحت ایران رفتہ (گلزار ص ٦٤) ازاں کہ بہ دستش آفتی رسیدہ بود خان آرزو وی رابہ رستم یک دست خطاب می فرمود، بہ ہر کیف از قوم سنارہ بود، و سنارہ قبیلہ ایست از قبائلِ کھتریاں، و ازیں جاست کہ بعضی ازقلت تفحص وی را زرگر پسر دانند۔ در اشعار فارسی بہ خان آرزو استشارہ می نمود (نغز ص ۱۱۵) او زر گربود (مخزن ص ۲۵) اشپرنگر نو ان کا تخلص بہادر لکھا ہو جو درست نہیں۔ ملاحظہ ہو یاد گار ص ٤۰)۔ ،، از یاران سراج الدین علی خاں ،، (نکات ص ۱۳۳)
(٤) کہیں تسبیح کا رشتہ کہیں زنار کہتو ہیں (نکات ص ۱۳۳، گردیزی، نغز، چمنستان، مخزن، حسن)

Marfat.com

بقا [بقا تخلص] [1] - محمد بقاء الله، خلفِ حافظ لطف‌الله خوش نویس، شاگردِ میرزا محمد فاخر مکین، (ورق ۵۰ الف) اصلش از اکبرآباد - شعر فارسی و ریخته هر دو می گوید - لیکن میلانِ طبعش به طرفِ اشعار هندی بیش تر ست - شوخ‌طبع و ظریف مزاج وبه هجو گوئی راغب - اکثر با میر و مرزا معارض شده، و در اشعارِ ایں هر دو برگزیده شعراے هندوستان سقم بر آورده - وهجوها گفته - پختگی کلامش و عذوبت گفتارش از تصانیفش هویداست - از شیریں کلامی اوست -

(۱) شیخ بقاء الله (حسن ص ۳۲) شیخ محمد بقا (عشقی ص ۹۲، گلستان ص ۳۷) محمد بقا نام ... مرزا رفیع سودا تخلص کی منه اکثر چڑھا - لیکن میرزای مرحوم نی مطلق اعتنا نه کی .... افلاس سی تنگ آکر کسی کی کہی سی کچھ اعمال تسخیر کواکب کی شروع کیی تھی - خیال میں اس سودای خام کی مجنون ہوی - جب تک جیی سودائی رہی - ۱۲۰۶ ھ تھی که حالت میں سودائی کی یه بات سوجھی که تحصیل دولت عقبی کی کیجیی اور خاک راه سی کربلای معلی اور نجف اشرف کی دیدهٔ و دل میں سرمهٔ حق‌نمادیجیی - یه عزم کرکی جهاز پر سوار ہوی - اثنای راه میں اس دار فنا سی سفر ملک بقا اختیار کیا (گلزار ص ۷۰) شیخ محمد بقاء الله به پارسی شاگرد مرزا فاخر مکین و در ریخته از تلامذهٔ شاه حاتم و خواجه میر درد غفرالله لهما نوشته اند (شیفته ص ۳۳) پیش تر غمیں تخلص می کرد - شعر فارسی می گفت در ایامی که واردِ شاه جهان آباد بود، به اشارهٔ شاه حاتم بقا تخلص گزاشته - حالا در لکهنؤ به کنج قناعت پا شکسته اوقات بسر می کند (هندی ۴۳) بقاء الله خان بقا آخر آخر دماغش مختل گردیده - دیوان خود را مع همه مسوده های کلام خود پاره پاره نموده، به آب تر کرده؛ در سبوچهٔ کلاں می داشت - هر کسی که طالب شعر می آمد، همان سبوچه نشان داده می گفت که این همه کلیات من ست، و چون آخر شوق زیارت حضرت ابا عبدالله الحسین علیه‌السلام دامن گیر شد، و از فرط غیرت نه می خواست که دست سوال پیش کسی دراز کند اراده کرد که دوسه حرفه خود بیا موزد ... چنان چه کندن عقیق، نوشتن خط نستعلیق، و نسخ و علم طب درهمان حالت حاصل نمود - از راه بنگاله عازم منزل مقصود گردید - گو سر که در هندی ضلع به کدام مکان اجلش در رسید - حالا قریب دو هزار شعر ازو جسته جسته پیش مردمان مشهور ست (دستور ص ۸۰) محمد بقاء الله خان ولدخوش نویس حافظ لطف الله خان ساکن [illegible] لکهنؤ میں رهتی هیں - مصحفی ان کی دوست تھی - ان کی بیان کی مطابق یه ۱۲۰۹ [illegible] تھی - (یادگار ص ۳۹) اشپرنگر کی یه رای صحیح نہیں هی - مصحفی [illegible] ۱۲۰۹ ھ میں زنده تھی .. لطف کہتا هی که بقا به ارادهٔ حج [illegible] ۱۲۰۶ ھ کی [illegible] گیا تھا .. ایک دیوان اس کا کلکته کی ایشیاٹک سوسائٹی میں موجود هی .. (کریم الدین ص ۲۰۰) لطف نی یه نہیں لکھا هی که بقا حج کی ارادی سی [illegible] تھی - زیارت کربلا کا ذکر کیا هی - جس کی تصدیق دستور کی بیان سی بھی هوتی هی -

Marfat.com

لاؤں جو شکوۂ شبِ ھجراں سخن کے بیچ
جوں شمع پھر زباں نہ سماوے دھن کے بیچ

ان آنکھوں کا نت گر یہ دستور تھا
دوآبہ جہاں میں یہ مشہور تھا

اس بزم میں ساقی قدحِ بنگ کی ٹھہرے
آنکھوں کی سفیدی میں ذرا رنگ کی ٹھہرے

[1]۔ مژگاں تلک پہنچ کر یوں دل کا لخت دم لے
جس طرح سے مسافـــر زیرِ درخت دم لے

[2]۔ گو قتل کیـا بقا کو خوباں
[3]۔ پر منـــہ سے یہ بات مت نکالو

پنہـاں ھی بھلا ھے خون [4]۔ عاشق
[5]۔ بس جانے دو اس پہ خاک ڈالو

سیلاب سے آنکھوں کے رھتے ھیں خرابے میں
ٹکڑے جو مرے دل کے بستے (ھیں) دوآبے میں

ساقی کو دو نوید بہـار آئی باغ میں
[6]۔ سودا نے پھر کیا ھے خلل سا دماغ میں

نہ دے زخم دل نازک پہ حکم بخیہ مژگاں کو
کرے کب سوزنِ عیسی رفو گل کے گریباں کو

ھم کو جو کچھ مفید جہاں کا نہیں علاج
شاید مریض عشق بتاں کا نہیں علاج (ورق ۵۰ ب)

(۱) مژگانِ تر کو نیچر یوں دل کا لخت دم لو ٥ جوں آن کر مـافر زیرِ درخت دم لو (عشقی ۹۲)
(۲) گر قتل کیا الخ (عشقی ص ۹۲)
(۳) یہ بات زباں سی مت نکالو (عشقی ص ۹۲) تم منہ سی الخ (نغز ص ۱۱۰)
(٤) راز عاشق (نغز ص ۱۱۰) (٥) جانو دو اب اس پہ خاک ڈالو (عشقی ص ۹۲، نغز ص ۱۱۰)
(٦) سودی تو پھر خلل سا کیا ھو دماغ میں (شیفتہ ص ۳۲)

Marfat.com

دل خوں ھے غم سے اور جگر ، یک نہ شد دوشد
لب خشک ھیں تو چشم بھی تر ، یک نہ شد دو شد

کس نے چمن میں رنجہ کیا عندلیب کو
غنچے رھے ھیں دانتوں میں داب اپنی جیب کو

کیوں مرغ چمن اس کا ھو نثار دامن [؟]
ھیں رگ گل سے مرے تار کے تار دامن

میر صاحب پھر اس سے کیا بہتر
اس میں ھووے جو نام شاعر کا

لے کے دیواں پکارتے پھریے
ھر گلی کوچے کام شاعر کا

اس باغ جہاں کے بیچ ھنگام بہار
جتنے ھیں درخت سب وہ لائے بر و بار

امید ثمر میں ایک اپنا ھی بقا
ھے دست تہی بلند مانند چنار

مجھے تو عشق میں اب عیش و غم برابر ھے
یہ رنگ سایہ وجود و عدم برابر ھے

عشق میں بو ھے کبریائی کی
عاشقی جس نے کی خدائی کی

مری چشم میں کیوں نہ خوناب اترے
کہ پانی میں البتہ سرخاب اترے

بقا ایک [جام؟] اور ساقی سے پی او
کہ سر سے خمار مئے ناب اترے

میر نے تو ترا مضموں دوا ہے کا لیا
پر بقا تو یہ دعا دے جو دعا دینی ھو

Marfat.com

یا خدا میر کی آنکھوں کو دو آبہ کر دے
اور بینی یہ بہا اس کی کہ تربینی ہو

[1]- دونوں تھے نیم ملا مرزا و میر ازبس
فنِ سخن میں یعنی ہر ایک تھا ادھورا
اس واسطے بقا اب ہجووں کی ریسماں سے
دونوں کو باندہ باہم میں نے کیا ہے پورا (ورق ۵۱ الف)

آوارۂ وادیِ طلب کو افلاک
ہر گاہ کریں جور و تعدی سے ہلاک

[2]- پیوندِ زمیں بھی کرکے آرام نہ دیں
پھر شیشۂ ساعت میں بھریں اس کی خاک

[3]- اے جنوں یمن قدم سے ترے اک آن کے بیچ
پڑ گئی لاگ مرے دست و گریبان کے بیچ
بانگ ملا کی شبِ وصل میں ہے سینہ خراش
انگلیاں آپ موذن نے دھریں کان کے بیچ
کھب گئی چشم میں جب سے کمرِ یار کی طرح
رگِ گل دل میں کھٹکتی ہے مرے خار کی طرح
مجھ سے کب تک اس دل صد چاک کا پیوند ہو
اب یہ دیوانہ الٰہی خاک کا پیوند ہو
قتلِ عشاق کرو تم سے تو ہاں یہ بھی ہو
سر سے موجود ہیں ہم کاش میاں یہ بھی ہو
سرو کی لافِ بلندی کس سند پر راست ہو
سر کشی کا جامہ جب تیرے ہی قد پر راست ہو

(۱) مرزا و میر دونوں باہم تھے نیم ملا (نغز ص ۱۱۱)
(۲) پیوند زمیں کرکے بھی آرام نہ دیں (نغز ۱۱۱) (۳) اب (نغز ص ۱۰۸)

Marfat.com

[1]۔ آئنہ دیکھ کے کہتا ھے جو اللہ رے میں
[2]۔ اس کا میں چاھنے والا ھوں بقا واہ رے میں

چشم تر جام، دل بادہ کشاں ھے شیشہ
محتسب آج کدھر جام کہاں ھے شیشہ

یہ گل اندام جو صرفے سے ٹک اک ناز کریں
کام لیں زلف سے کاکل کو پس انداز کریں

یہ رخِ یار نہیں زلفِ پریشاں کے تلے
ھے یہاں [3]۔ صبحِ وطن شام غریباں کے تلے

کیا کریں سینہ جو ناصح سے چھپاتے نہ پھریں
داغ سے داغ ھیں کچھ اپنے گریباں کے تلے

کل شیخ پہ تیغ اس نے کھینچی تھی و لیکن
سمجھا کہ یہ ھے صیدِ حرم ھاتھ سے رکھدی

جلوہ ٹک باغ میں قمری جو وہ شمشاد کرے
مول اسے کر ترے اس سروِ کو آزاد کرے (ورق ۵۱ ب)

کل مے کدے کی جانب آھنگِ محتسب ھے
در پیش مے کشوں کو پھر جنگِ محتسب ھے

ھوتا ھے شیشۂ دل چور اس کی گفتگو سے
یارب یہ پند ناصح یا سنگ محتسب ھے

(۱) وہ جو دیکھ آئنہ کہتا ھو کہ اللہ رے میں (دستور ص ۸۲) آئنہ دیکھ کہ کہتا ھو [illegible]
(ھندی ص ۴۵) دیکھ آئنہ جو کہتا ھو الخ (شیفتہ ص ۳۳) آئنہ کام [illegible] ھو اللہ
رے میں (نغز ص ۱۰۸)

(۲) اس پری زاد پہ میں غش ھوں بقا واہ رے میں (نغز ص ۱۰۸، سخن شعرا ص ۶۸)
اس کا میں دیکھنے والا ھوں بقا واہ رے میں (ھندی ۴۵، دستور ۸۲)

(۳) ھے یہاں الخ (سخن شعرا ص ۶۸)

Marfat.com

دل سے وہ نگاہ پیر گزری
پر شکر کہ جی کی خیر گزری

ھاں بتاں سچ ھے تمہاری تو بلا ھی جانے
جو گزرتی ھے مرے دل پہ خدا ھی جانے

دل سے نکلے کہیں پابوسی قاتل کی ھوس
کاش وہ خوں کو مرے رنگ حنا ھی جانے

ھم تو نت یار سے حسرت کش خمیازہ ھیں
لذتِ بوس و کنار اس کی قبا ھی جانے

پوچھ اس دل سے جو ھے کاٹ ترے ابرو کا
جوھرِ برشِ شمشیر سپاھی جانے

آھیں افلاک میں مل جاتی ھیں
محنتیں خاک میں مل جاتی ھیں

[1]۔ یاد میں تڑپے ھے دل کس ابروے خم دار کی
[2]۔ آہ کچھ ناخن بہ دل ھے آج اس بیمار کی

گریے سے بعدِ مرگ یہ طوفانِ آب ھے
گنبد مرے مزار کا مثل حباب ھے

شب [3]۔ گزری اب اے سحر کے نالو
پھر چرخ پہ برچھیاں سنبھالو

رخ اس کا صفائی ترے [4]۔ تلوے کی نہ پائے
[5]۔ خورشید ھزار آپ کو اب چرخ چڑھائے

---

(۱) یاد میں تڑپو ھو دل اس ابروی خم دار کی (شیفتہ ص ۳٤)
یاد میں تڑپی ھی یہ کس ابروی خم دار کی (نغز ص ۱۱۰، سخن شعرا ص ٦۸)
(۲) آج کچھ ناخن بہ دل ھی آہ اس بیمار کی (حسن ۳۲، گلزار ص ۷۱، شیفتہ ص ۳٤
سخن شعرا ٦۸)
(۳) شب گزری ھی ای سحر کی نالو ٥ پھر عرش پہ برچھیاں سنبھالو (سخن شعرا ٦۸)
(٤) تری تلووں کی (ھندی ص ٤٥) (٥) خورشید ھزار اپنی تئیں چرخ چڑھاوی (ھدی ٤٥، نغز ص ۱۱۰)

Marfat.com

ماہِ نو انجم کے عقدے کس طرح سے وا کرے
ہوں جہاں لاکھوں گرہ واں ایک ناخن کیا کرے

[1]- کیا خط تجھے لکھیں حرکت ہاتھ سے گم ہے
[2]- خامہ بھی مرے ہاتھ میں انگشتِ ششم ہے

عشق نے منصب لکھے جس دن مری تقدیر میں
داغ کی نقدی ملی، صحرا ملا جاگیر میں (ورق ۵۲ الف)

[3]- پیوند ہوا ایسا رخ سے خطِ جانا نہ
تھا یار چمن گویا یہ سبزۂ بیگانہ

اس زلف میں ہر لحظہ چھیڑ اس دل خونیں [؟]
کرتا ہے حنا بندی انگشت میں اب شانہ

صاف جی کر کے ملا تجھ سے ہزار آئینہ
ہے ولیکن مری خاطر کا غبار آئینہ

رشکِ گلشن ہے ترے عکس سے یار آئینہ
[4]- تو یہ جانے ہے کہ ہے باغ و بہار آئینہ

دعویٔ تیز روی کل تئیں کرتی تھی صبا
آج بازی ترے شب دیز سے ہار آئی نہ

حیرتِ حسن نے اس شوخ کی مارا ہے جسے
اس کا لازم ہے کریں لوحِ مزار آئینہ

(۱) کیا خط تجھی لکھی الخ (گلستان ص ۳۸) کیا خط لکھیں اس کو الخ (نگار ۷۱)
کیا خط تجھی لکھی (شیفتہ ۳٤، سخن شعرا ٦٨) کیا تجھ کو لکھوں خط الخ (حسن ۳۲)
(۲) خامہ مری اب ہاتھ میں الخ (گلزار ص ۷۱)
(۳) پیوند ہوا رخ سی ایسا خط جانا نہ ٥ تھا یار چمن الخ (نغز ۱۰۸)
(٤) تو یہ سمجھی ہی کہ الخ (نغز ص ۱۰۸)

Marfat.com

مت اسے چار غزل کہہ کہ صفائی سے بقا
جسم پر ہے یلِ معنی کے یہ چار آئینہ

..... ۰۰۰۰ میر صلاح الدین ، شاعر عہد فرودوس آرام گاہ ۔ ازوست ۔

شرم سے آب ہوگیا دریا
تیرے دامن کی جب کہ دیکھی پاٹ

دل تری زلفوں میں دیکھے ہیں گرفتار کئی
ہو ویں زنجیر میں جیسے کہ گنہ گار کئی

ہوا خوش شعلـــہ رو سے دل لگا کر
عجب دیکھا تماشا گھر جلا کر

..... ۰۰۰۰ ، ساکن لکھنؤ ، از احوالش مصنف آگاہ نیست ۔

کیا حلاوت عیش کی اور کیا خوشی آرام کی
جان جب تو ہی نہیں تو زندگی کس کام کی

بے نوا (بے نوا) تخلص ، درویشے آزاد وضع در عہدِ فردوس آرام گاہ بود ۔ ازوست ۔

بے نوا ہوں زکواۃ حسن کی دے
او میاں مال دار کی صورت (ورق ۵۲ ب)

بے چارہ [1] ۔ بے چارہ تخلص ، ساکنِ ضلعِ پنجاب ۔ اشعارِ ریختہ می گوید ۔ ازاں جملہ است ۔ مطلع ۔

[2] ۔ اس سے جدا ہونا نہ تھا ، چاہا خدا کا یو نہیں تھا
جز صبر اب چارہ نہیں ، بے چارہ کیا کیجے بھلا

(۱) بی‌چارہ تخلص شخصی بود از مردم دکن پیش از عالم‌گیر (حسن ص ۲۵)
(۲) بیہ سی جدا ہونا نہ تھا چاہا خدا کا یوں اتھا ٥ جز صبر اب چارہ نہیں بی چارہ ہو رہنا پڑا (نکات ص ۱۰۳)
پی سو جدا ہونا نہ تھا چاہا خدا کا یوں دوا ٥ جز صبر کچھ چارہ نہیں بی‌چارہ ہو رہنا پڑا (حسن ص ۲۵ ، شورش ص ۷۷)

Marfat.com

بہادر بہادر تخلص، [1] بہادر سنگھ، ساکنِ دھلی، شاگرد شاہ قائم [شاہ حاتم؟] ازوست۔

ملا دلا نظر آتا ھے کچھ گلِ رخسار
رھا ھے کس کے گلے کا تو ھار ساری رات

ادھر تو مسکی ھے چولی ادھر [2]۔ ھیں ٹوٹے بند
نہ جانے کس نے یہ لوٹی بہار ساری رات

[3]۔ وا دریغا ھزار واویلا ٭ حال سے میرے ایسی بے خبری

ببر ببر تخلص، [4] ببر علی، مولدش دار الخلافہ، شاگردِ امیر محمدی مائل، ازوست۔

اس کماں ابرو کے ھم تیرِ نگہ کے آگے
بے دھڑک اپنے کر اس دل کو ھدف، بیٹھ گئے

بے تاب بے تاب تخلص، شخصے از دورۂ سابقین [5] بود۔ زیادہ از احوالش اطلاعے نیست۔ محاورۂ کلامش ما نا بہ زبانِ متقدمین ست۔ ازوست۔

(۱) نام کاتبی کہ ... بالفعل بہ قصبۂ بریلی رحل اقامت افگندہ، نسبت شاگردی بہ ... شیخ ظہور الدین حاتم دارد (نغز ص ۱۱۴)

(۲) ادھر کھلی ھیں بند (نغز ص ۱۱۴، کریم الدین ص ۱۱۰)

(۳) نغز اور کریم الدین میں یہ شعر [illegible]

(۴) تخلص ببر علی شاہ است، وی درویشی ست کہ سیزدھم [illegible] منعقد می سازد۔ اگرچہ مرید و شاگرد شاہ محمدی مائل است، [illegible] طبیعت خود مائل ست۔ در ھیچ غزل تخلص [illegible] می شود۔ [illegible] کی حوالو سو لکھا ھو کہ ان کا نام ببر علی شاہ تھا [illegible] میر محمد کو مرید تھے۔ [illegible] نو ان کا نام ببرعلی شاہ لکھا ھی اور شاہ محمدی مائل کا مرید و شاگرد لکھا ھو۔

(۵) بزرگو ایہام گو از معاصران شاہ مبارک آبرو (نغز ص ۳۷۸)

Marfat.com

[۱]ـ اس کے ابرو ہلال کے مانند
خال اس کا بلال کے مانند

[۲]ـ کیوں نہ ہو ہم سے وہ سجن باغی
جس کا قد نو نہال کے مانند

[۳]ـ گل رخوں کی گلی میں اے بے تاب
[٤]ـ خاک پائی گلال کے مانند

بے تاب بے تاب تخلص، محمد اسماعیل، درویشے بود، از تعلقاتِ دنیا وارستہ ـ از شاگردانِ مصطفے خاں یکرنگ ـ دیگر از حالاتش معلومِ راقم نیست ـ ازوست ـ (ورق ۵۳ الف)

خدا کسی کو گرفتار زلف کا نہ کرے
نصیب میں کسی کافر کے یہ بلا نہ کرے

بے خبر بے خبر تخلص، محمد بیگ نام، متوطنِ خیر آباد، قومِ مغل، ذوقِ شعر گوئی دارد ـ یک مطلع بہ نام او مسموع گشتہ، ثبت می شود ـ

قتل کر، مان مت کسو کی قسم
تجھ کو قاتل مرے لہو کی قسم

بسمل بسمل تخلص، مرزا بھچو بیگ، اصلش از شاہ جہان آباد، شاگرد میرزا رفیع السودا است ـ کلامش مطبوع ـ مقطعے ازو بہ نظر رسیدہ، ثبت نمودہ شد ـ

(۱) ابرو اس کو ہلال کو مانند (نغز ص ۳۷۸)
(۲) کیوں نہ ہم سو ہو وہ سجن باغی ○ قد ہو جس کا نہال کو مانند (نغز ص ۳۷۸)
(۳) گل رخاں کی گلی میں ای بوتاب ○ خاک پا ہو گلال کو مانند (ہندی ٤۱)
(٤) کریم الدین نو یہ تینوں شعر محمد اسماعیل بو تاب دہلوی کی نام لکھو ہیں

Marfat.com

[1]۔ اشعار میرے سن کر کہنے لگا وہ مجھ سے
آتی ھے بوے الفت بسمل ترے سخن سے

[2]۔ تری گالیاں بھی بہت کھا چکا
مزا عشق کا خوب میں پا چکا

بسمل بسمل تخلص، سید جبار علی، متوطنِ [3]۔ چنار گڈھ، جوانِ سلیم الطبع و آزاد وضع و وارستہ مزاج۔ ازوست۔

کب خیال آوے بلاؤں سے اسے پرہیز کا
ھے جو بیمار اس تری چشمِ بلا انگیز کا

جب غمزۂ چشمِ یار دیکھا
سو تیر جگر کے پار دیکھا

ھر دم مجھے نیاز اسے ناز ھی رھا
انجام کار عشق کا آغاز ھی رھا

[4] زمانے سے نرالی میں جگر افگار کہتا ھوں
کہ لوگ ابرو جسے کہتے ھیں میں تروار کہتا ھوں

رباعی

[5]۔ دکھ درد کی کب تلک حکایت کیجے
دوراں کی کہاں تلک شکایت کیجے (ورق ۵۳ ب)
اس کشورِ دل پہ فوجِ غم کا ھے ھجوم
یا شاہِ نجف مری حمایت کیجے

(۱) طرزِ سخن کو میری کہتا ھو سن وفا سو (نغز ص ۱۰۶) بعد میں لکھا ھو کہ [illegible]
کو عبد الحی تاباں سی منسوب کرتو ھیں
(۲) نغز میں یہ شعر مولوی محمدی صاحب ملقب بہ میاں صاحب بسمل سی منسوب ھو (ص ۱۰۴)
(۳) از رئیسانِ ضلع چنار ست (شورش ص ۶۳)
(٤) زمانے سی نرالی ھیں الخ (گلزار ص ۷۸)
(٥) دکھ درد کو (گلزار ص ۷۸)

Marfat.com

بے جا نہ اس غلام کو ارشاد کیجیے
گر کام کا نہ ہووے تو آزاد کیجیے

گریہ افزا اس قدر اعضا مرے سارے ہوے
[1]۔ ہر بن مو سے رواں آنسو کے فوارے ہوے

دل کی طلب ہے اور تمنا ہے جان کی
کیا مہربانیاں ہیں مرے مہربان کی

عہد و پیمانِ بتاں بس کہ بہ سالوسی ہے
ایک امید تو سو باعث مایوسی ہے

داغ اتنے ہیں دیے عشق نے تیرے کہ تمام
[2]۔ جا بہ جا تن پہ مرے جلوۂ طاؤسی ہے

برکت برکتؔ تخلص، سید برکت علی خاں خیر آبادی، خدمتِ منشی گری و مختاری سرکار کرنیل [3]۔ نصیر الدولہ . . . . . خاں بہادر، ناظم دارالخلافہ شاہ جہاں آباد بہ ذات ایشاں تعلق دارد۔ شخصِ قابل و سلیم الطبع و متصف بہ اخلاق حسنہ۔ در دوستی و اخلاص یکتائے زمانہ۔ غرض کہ مغتنمِ وقت ست۔ سلیقۂ شعر فہمی و ریختہ گوئی در خاطرش متمکن۔ اشعارش برجستہ مضمون۔ چند شعر از تصنیفاتش مرقوم می شود۔ منہ۔

ہر گلِ زخم میں نکلے ہے اب انداز چمن
سیر کو تو بھی نکل خانہ بر انداز چمن

[4]۔ سن کے برکت کی خبر آکے یہ بولے لب بام
میری دیوار کے نیچے کہو مت آئے کوئی

(۱) ہر بن مو جوش سو آنسو کی فواری ہوی (گلزار ص ۷۸)
(۲) مو بہ مو تن پہ مری الخ (گلزار ص ۷۸)
(۳) بہ سبب تقرب خدمت نصیر الدولہ جنرل اختر اونی ناظم دہلی مرجع و ماب اکابر دہلی بودہ۔ یک چند بہ مختاری راجہ پٹیالہ . . . . ماندہ (شیفتہ ص ۳۱)
(٤) پاکر برکت کی خبر (نغز ص ۱۰۲)

Marfat.com

میں نے اس واسطے دل اپنا لگایا تھا نہیں
باتیں گھر والوں کی اپنے مجھے سنواے کوئی (ورق ٥٤ الف)

شریک جلسے کے جب آکے تم ہمارے ہوے
جو مدعی تھے ہمارے وہ سب تمہارے ہوے

[1]۔ دل بے تاب کو کس طرح سے ٹھہراے کوئی
مجھے سمجھاے کوئی یا اسے سمجھاے کوئی

[2]۔ مٹا نہ سوزش دل اشک کے بہانے سے
یہ آگ وہ ہے کہ بجھتی نہیں بجھانے سے

خوش نہ پابند محبت جو ہوا یار سے مل
خوب جی کھول کے رویا در و دیوار سے مل

[3]۔ موسمِ گل ہے قفس ہی میں نہ ہو جان ہوا
مت نسیمِ سحری مرغِ گرفتار سے مل

اشکوں کو بہا دیدۂ گریاں سمجھ کر
گھبراے نہ عالم کہیں طوفاں سمجھ کر

پردہ نہ کہیں راز کا اٹھ جائے . انہاں
آنکھوں سے مری گوشۂ داماں سمجھ کر

وصل کی مجھ کو نہ امید رہی یار کے ساتھ
رات اک ہوسے کی بھوزی بہت انکار کے ساتھ

سرد مہری سے مری آتشِ دل بھڑکا کر
کون جاتا ہے چلا گرمی رفتار کے ساتھ

(۱) دل بیتاب کسی طور سے ٹھہراے کوئی (بقیہ ص ۱۰۲)
دل بیتاب کسی طرح سے الخ (کریم الدین ص ۳۱۱ ، شیفتہ ۳۲ ، سحر شعر ٦٤)
(۲) مٹی نہ سوزش دل (شیفتہ ص ۳۲ ، کریم الدین ص ۳۱۲)
(۳) مخ میں یہ شعر حاشیہ پر درج ہے

Marfat.com

. . . . . نہیں گر سینۂ صد چاک کے پیوند
ہو جائیں گے اک روز ہمیں خاک کے پیوند
یہ آہ رسا کس کی تھی اے یارو کہ جس سے
ہیں شمس و قمر روزن افلاک کے پیوند

قطعہ

خیلِ عشاق کی ہو کیوں کہ نہ شاہی مجھ کو
بر سرِ عام سناتا ہے دلِ زار اپنا
اس کا میں چاہنے والا ہوں کہ جو سمجھے ہے
سایۂ بالِ ہما سایۂ دیوار اپنا
زخمیِ تیر نے تیرے بہ دمِ نزع کہا
میں اسی رشک سے مرتا ہوں ستم گار سے مل
لب سے لب ہم کو ملانا نہ ہوا یا قسمت
اور لبِ زخم رہا یوں لبِ سوفار سے مل

قطعہ

تھی کل شبِ وصال پس از عمر ہم نشیں
تو سر گزشت پوچھ نہ کیا ماجرا کہیں (ورق ٥٤ ب)
پرساں تھے وہ تو حال جدائی کا اور ہم
اس سوچ میں تھے کیا نہ کہیں اور کیا کہیں
وہ تیری خاک پہ گریہ کناں گیا برکت
غرض ٹھکانے لگی تیری خاکساری آج
پہنچے آسیب نہ اس کو کہیں دل گیر نہ ہو
نالۂ شب میں الٰہی مرے تاثیر نہ ہو

Marfat.com

میں تو کہہ دوں اسے پیغامِ زبانی قاصد
پر یہ خطرہ ہے تجھے جرأتِ تقریر نہ ہو
اس لیے خط اسے لکھتا ہوں یہ اللہ کرے
گریۂ ہوش ربا مانع تحریر نہ ہو

پی ہم بغیر تم نے صہبائے ناب کیوں کر
تنہا گلے سے اتری پیارے شراب کیوں کر

یہ حالت ہے مری تجھ بن، گیا تو جب کہ پہلو سے
نہ دست و پا میں جنبش ہے، نہ سر اٹھتا ہے زانو سے
تصور میں ترے گر کوئی چھیڑے ہے تو کہتا ہوں
ذرا دم لو کوئی آیا ہوا جاتا ہے قابو سے

شہیدِ ناز ہے سرو اس تری رفتار و قامت کا
غرض بوٹا سا قد تیرا نمونہ ہے قیامت کا

کس کی نگاہِ گرم رخِ نازنیں پہ ہے
جو منہ کا رنگ فق ہے، پسینہ جبیں پہ ہے
بے وجہ دل جلاے ہے میرا سپند وار
وہ خالِ خوش نما جو رخ آتشیں پہ ہے

جی بھر کے آہ کس نے یہ کی ہے کہ اب تلک
اک تہلکہ سا رات سے روئے زمیں پہ ہے
اب لی خبر تو کیا، ترے بیمار غم کی آہ
وابستہ زندگی نفس واپسیں پہ ہے

بے تاب دل بغل میں ہے اس سیم بر کو دیکھ
جس سے کہ یہ بھی کہہ نہیں سکتے ادھر کو دیکھ

بہائے چشم سے دریا کئے دریا اضطرابی نے
دکھایا مجھ کو یہ عالم تری پوشاک آبی نے (ورق ۵۵ الف)

Marfat.com

پنچھی [1]۔ پنچھی تخلص، شاعر عہد فردوس آرام گاہ ست، ازوست۔

چمن میں نکتہ کہا جب صبا نے اس [2]۔لب کا
دھن جو گل کا کھلا پھر منڈا نہیں تب کا

بہجت بہجت تخلص، مولوی عبدالمجید، طالب علمے ست، ساکن دارالخلافہ، ازوست۔

خورشید بھی شرمندہ ترے منہ سے، قمر بھی
ھے مشک تری بو سے خجل، [3]عنبر تر بھی

بے ھوش بے ھوش تخلص، میر عبدالرشید، سیدے ست ساکن [4]قصبۂ شکار پور، ازوست، منہ۔

خورشید ھو مکھڑے سے ترے کیوں کہ مقابل
تو زلفِ ابھی کھولے تو ھو شام زمیں پر

بے کس بے کس تخلص، امام بخش، سیدے ست موذنِ مسجد [5] جامع دارالخلافہ۔ ازوست۔

ھو چکے دو ھی مولوی جامی [نامی؟]
مولوی روم و مولوی جامی

(۱) گاہی پنچھی تخلص می کرد گاہی پنچھا، بعضی گویند کہ مرد ھندو نژاد خوش نہاد مطیع الاسلام پاکیزہ اعتقاد بود۔ و بعضی بر آنند کہ مسلمان بود ولی بخث وضع بی بہبود مانا بہ شکل ھنود (نغز ص ۱۱۲) شاہ پنچھا فقیری بود در شاہ جہان آباد، کاغذ و قلم ھم زاہ داشت، ھر جا کہ می نشست می گفت و می نوشت، ھم فارسی و ھم ھندی (حسن ۳۴) پہنچا تخلص ایک شخص کا تھا۔ کبھی پہنچی تخلص کرتا تھا کبھی پہنچا (کریم الدین ۱۷۴)

(۲) تجھ لب کا (نغز ص ۱۱۲)

(۳) سنبل تر بھی (نغز ص ۲۱۳)

(۴) در قصبۂ شکار پور بہ معلمی ایام بسر می برد (نغز ص ۱۲۶)

(۵) خدمت مسجد کہ متصل لال کنوان برشاہ راہ واقع ست، بدو تعلق داشت۔ ھر چہ بر زبانش می آمد می گفت۔ غرضی بہ صحتِ قافیہ وردیف و موزونی بحر نہ داشت (نغز ۱۳۹) میر امام بخش ساکن دھلی ایک مسجد میں رہا کرتی تھی جواجمیری دروازی سی زیادہ فاصلی پر نہیں ھی (یادگار ص ۴۵)

Marfat.com

بے جان بے جانؔ تخلص، شیوسنگھ، شخصے ست از قومِ هنود ـ [1]ـ در رمل مهارتے دارد ـ ازوست ـ

آسماں گرپڑیں گے ٹوٹ کے ٹکڑے هو کر
[2]ـ جب کہیں آه هماری میں اثر هووے گا

برکت برکتؔ تخلص، برکت الله خاں، [3]ـ شخصے ست ذی اعتبار، در زمرۂ شعرائے فارسی گوئے دارالخلافه ـ گاهے شعرِ ریخته هم می گوید ـ ازاں جمله است ـ

جلا یاں تک تبِ غم سے دلِ غم ناک سینے میں
اگر ڈهونڈهے کوئی دل کو تو پاوے خاک سینے میں
نه اندیشه کرو پیارے که شب هے وصل کی تهوڑی
تم اپنی زلف کو کهولو، سحر هووے تو میں جانوں

....ؔ تخلص، شاعرے بود هم عصرِ آبرو، ازوست ـ

(ورق ۵۵ ب)

لم یلد مولا تو هی بے شک هے خاص و عام کا
سب ترے محتاج هیں کیا اولیا کیا انبیا
نه کہے کوئی دمِ قتل مری جان نہیں
هے یه ارمان مجهے اور کچھ ارمان نہیں
کان کو تیرے صدف سے کبهی تمثیل نه دوں
وه صفائی نہیں تشبیه کہاں کان نہیں
سیر مهتاب کی هم خاک کریں دریا پر
هے یه خورشیدِ قیامت مه تاباں نہیں

(۱) کهتری ست (نغز ص ۱۲۰) (۲) جب کبهی الخ (امز ص ۱۲۰)
(۳) از مردم کوتاه است (شیفته ص ۳۱)

Marfat.com

قطعـــه

شب کو پھرتے ھیں جو وحشت زدگاں نالہ کناں
سن کے کہتا ھے یہ بھاتی مجھے اے جان نہیں
حاکم شہر نہیں یا کہ عسس ھے معزول
یا کہ زنجیر نہیں یا کوئی زنـــدان نہیں

بے تاب بے تاب تخلص ، میرزا کلو نام ، از زمرۂ سلاطیناں ، قرۃالعینِ حضرت فردوس منزل انار اللہ برھانہ ۔ اشعارِ خوب می فرماید ۔ منہ ۔

واں ھے رقیب گرمِ سخن گل بدن کے پاس
لب ریز نالہ یاں ھے دل اس خستہ تن کے پاس

بیان بیان تخلص ، [۱] ۔ خواجہ احسن الدین خاں ، شاگردِ [۲] ۔ حضرت میرزا جان جاناں مظہر رحمتہ‌اللہ علیہ ۔ اصلش از کشمیر و مولد شاہ جہان آباد ۔ مریدِ جناب مخدومی حضرت مولوی فخر الـدین صاحب قدس اللہ سرہ ۔ از چنـدے

(۱) ،،احسان اللہ خاں نام ، سکونت دلی میں اختیار کی ، لیکن متوطن اکبر آباد کا تھا،، (گلزار ص ٦٥) خواجہ احسن اللہ خاں (نغز ص ۱۲۳) لیکن صفحہ ۱۲٤ پر ،،خواجہ احسن الدین خاں،، لکھا ھی ـــ ،، خواجہ احسن اللہ ، مولدش خاکِ پاکِ اکبرآباد،، (چمنستان ص ۵۲) ،، خواجہ احسن اللہ ، مولدش شاہ جہاں آباد (حسن ص ۲٦) خواجہ احسن اللہ ، (گردیزی ۲۷ ، مخزن ٤۷ شیفتہ ص ۳۷) اشپرنگر نی قائم ، شورش ، گردیزی کی حوالی سی لکوا ھی کہ ،،بیان ساکن آگرہ تھی،، شورش و گردیزی کا حوالہ تو صحیح ھی ، لیکن قائم کا حوالہ صحیح نہیں ۔ قائم نی دھلوی یا اکبرآبادی ھونی کی متعلق کچھ نہیں لکھا ھی ۔

(۲) اشپرنگر نی لکھا ھی ،،یہ قاسم کی شاگرد تھی جو ان کی مثنوی کو ،، چیک نامہ ،، کہتی ھیں ۔ ،،قاسم نی نغز میں یہ نہیں لکھا ھی کہ بیان میری شاگرد تھی ۔ بلکہ یہ لکھا ھی کہ وہ میری ساتھ سبق کی تکرار کرتی تھی،،۔ تکرارِ سبق خود بیش تر بلکہ بلا ناغہ می فرمود،، (نغز ص ۱۲٤) یادگار میں بیان کی مذکورۂ بالا مثنوی کا نام ،، جنگ نامہ،، لکھا ھی قاسم نو ،،چنگ نامہ،، لکھا ھو ۔ اور ایک نسخی میں ،،چیک نامہ،، درج ھو ۔ حسن نو اس کا نام ،،چخ نامہ،، لکھا ھی ۔

Marfat.com

به طرف [۱]- حیدر آباد رفته درسرکار نواب نظام علی خان مرحوم - در ریخته گوئی مشاق و خوش فکرست و مربوط گو و صحیح البیان -

[۲]- رو کے جب میں نے کہا مرتا ھے یہ بیمار آج
مسکرا کر وہ لگا کہنے کہ اس کا کیا علاج

کہتا [۳]- نہیں میں عرش پہ اے نالہ جا پہنچ
کانوں تلک تو اس کے تو اے نار سا پہنچ (ورق ۵۶ الف)

میری محنت پـــہ کیوں نگاہ نہ کی
کبھی جھوٹی بھی واہ واہ نہ کی

مجھے غم سے اس واسطے پیار ھے
کہ میرے برے وقت کا یار ھے

اے مسیحا مجھ کو تو زندہ نہ کر
ان لبوں سے دیکھ شرمندہ نہ کر

ھم دم نہ فکر کر کہ مرا کام ھو چکا
جو [۴]- دل یہی ھے تو مجھے آرام ھو چکا

قفس میں رھائی کے لیے کیا کیا نہیں کرتا
تڑپتا ھوں، پھڑکتا ھوں، کوئی پروا نہیں کرتا

[۵]- رخصت ھے عقل و ھوش کہو جاھے جہاں رھیں
اے ساکنان کوے بتاں ھم تو یاں رھیں

(۱) ۱۷۹۳ع کو حیدرآباد گیا (کریم الدین ص ۱۵۵)
(۲) رو کر اس سو میں کہا مرتا ھو یہ بیمار حیف (گلزار ص ۶۶)
رو کر اس سو میں کہا مرتا ھو یہ بیمار آج (حسن ص ۱۲۷)
(۳) کہتا نہیں میں عرش پہ ای آہ جا پہنچ ۔ کانوں تلک تو کو تو ۔ ۔ ۔

کیا دیکھتے ہو دل کو مرے تم الٹ پلٹ
آیا ہے گر پسنـــد تو اے مہرباں رہے
خدا کرے کہ خفا ہو کے جی نکل جاوے
کہیں شتاب یہ [1]۔ جھگڑا چکے خلل جاوے

جادو تھی کہ سحر تھی بلا تھی
[2]۔ ظالم یہ تری نگاہ کیا تھی

شبِ فراق کی دہشت سے جان جاتی ہے
یہی ہے صبح سے دھڑکا کہ رات آتی ہے

جاتا ہے یار کچھ تو بیاں منہ سے بول لے
اے بے نصیب مانعِ گفتار کون ہے

مت آئیو اے وعدہ فراموش تو اب بھی
[3]۔ جس طرح گیا روز گزر جاے گی شب بھی
[4]۔ کافر ہوں جو زیادہ کچھ (اس سے) آرزو ہو
[5]۔ اک بے خلل مکاں ہو اک میں ہوں اور تو ہو

بے تاب بے تاب تخلص، از نامش اطلاعے نیست، شاگرد محمد [6]۔ قائم احوالش به سماعت نه رسیده۔ مقطعِ غزلش جائے به نظر درآمده، می نگارد۔ منه۔ (ورق ٥٦ ب)

(١) یہ قصہ (نغز ص ١٢٥) یہ قضیہ (ہندی ص ٣٨)
(٢) پیارو وہ تری الخ (مخزن ص ٤٧)
(٣) جس طرح کٹا روز الخ (نغز، گلزار، حسن، ہندی، مخزن، شیفتہ، سخن شعرا)
(٤) کافر ہو جس کو دل میں کچھ اور آرزو ہو ٥ اک مختصر سی جا ہو بس میں ہوں اور تو ہو (گلزار ص ٦٧)
(٥) اک بی خلل مکاں ہو بس میں ہوں الخ (شیفتہ ص ٣٧، سخن شعرا ص ٧٠)
اک بو خلل سی جا ہو بس میں ہوں الخ (ہندی ص ٢٩)
(٦) تخلص شاہ حاتم کو ایک شاگرد کا ہو (سخن شعرا ص ٧١)

Marfat.com

بے تاب بھی کیا جواں تھا اے واے
ہو خانـــہ خراب اس اجل کا

برق برق تخلص، بھگوان دت، از ساکنانِ لکھنؤ ست۔ احوالِ او مفصل دریافت نہ شدہ۔ یک شعر ازو بہم رسیدہ، نگاشتہ شد، شعر ازوست۔ منہ۔

[1] نتھ کے حلقے میں ترے زور لٹکتا ہے بلاق
خوں مرے پینے کو کیا آپ نے پالا مچھر

بے تاب بے تاب تخلص، [2] محمد علیم، از سکنۂ الہ آباد، رویۂ شعر گوئی بہ آئین مرغوب بہ دستش افتادہ۔ بہ زعمِ خود استادِ وقتِ خود ست۔ منہ۔

جی کیوں کہ بچے جب کہ جلاوے جگر آتش
سب بستی کو ڈر ہے جو لگے ایک گھر آتش

بہادر بہادر تخلص، راجہ بینی [3] بہادر، از راجگانِ ضلع صوبۂ بہار۔ ازوست۔ منہ۔

سیاہی مو کی گئی دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامۂ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

بے جان بے جان تخلص، زور آور خاں نام، متوطن قصبۂ کول۔ ازوست۔

جب سے کچھوے کو دعا شیخ نے دی ہے بے جان
لیے دن رات وہ پھرتا ہے سپر پانی میں

بشیر بشیر تخلص، میر بشارت علی، اصلش از دار الخلافہ۔ از چندے بہ لکھنؤ رفتہ بود۔ وقتِ مراجعت در اثناے راہ بہ علت ہیضہ رحلت نمود۔ شاگرد میر نظام الدین ممنون فخر الشعرا۔

(۱) نتھ کو حلقو میں تمہاری یہ اٹکتا ہو بلاق ۔ خوں مرا پینے کو یا آپ نے پالا مچھر (نغز ص ۱۷۷)
(۲) محمد علیم الدین (نغز ۱۲۸)
(۳) قوم کایتہ، باشندۂ لکھنؤ، مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ (آثار ۲۱)

Marfat.com

یا رب نہ کھلے زلفِ گرہ گیر کسو کی
وابستہ ہے واں خاطرِ دل گیر کسو کی
شاید دل بے تاب (کو) تسکین ہو اپنے
کھنچوا کے رکھوں سینے پہ تصویر کسو کی (ورق ۵۷ الف)

دل بے تاب پہ ہم ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں
دیکھتے ہیں تجھے حسرت سے پرے بیٹھے ہیں

بے ہوش بے ہوش تخلص، دیدار بخش نام، قومِ شیخ، متوطنِ مستقر الخلافۂ اکبر آباد۔ روزگار پیشہ۔ (یہ) معلم گری بسر می برد۔ مرد رنگیں مزاج و خوش کلام است۔ ازوست۔ منہ۔

ابروے یار نے کی ہم سے کجی کیا کیجے
اب کسی طور سے بچتا نہیں جی کیا کیجے
اس کی یاں آنے کی تھی شام کو نوبت بے ہوش
سو تو اب شام کی نوبت بھی بجی کیا کیجے

بے جان بے جان تخلص، عزیز خاں، از قومِ افاغنہ، احوالش کما ہی معلوم نیست۔ لیکن سخنانش مطبوعِ طبائع۔

ایسے نادان ہیں ہم تم کو نہ پہچانیں گے
ہم سخن غیر سے ہوتے ہو جو آواز بدل
پیچ دیتا ہے تجھے کہہ کے برادر یہ رقیب
اس سے دستار نہ اے خانہ برانداز بدل

بے قرار بے قرار تخلص، میر[1]۔ کاظم حسین، سیدِ صحیح النسب، جوانے ست مودب، شاگردِ میاں نصیر، کلامش رنگین و سخنش دل چسپ ست۔ از کلامِ اوست۔

(۱) مرزا کاظم حسن المعروف بہ میر قمرو ہمشیر زادۂ سید رضی خاں بہادر صلابت جنگ (نغز ۱۲۷)

Marfat.com

زلف کھول اس نے جو عارض پہ دکھائی مجھ کو
ایک جا شام و سحر پھر نظر آئی مجھ کو

ظرف بس دیکھ لیا ساقیِ گل فام ترا
ساغرِ گل میں نہ مے تونے پلائی مجھ کو

ناصحا سیم تنوں کا ہوں میں دیوانہ سدا
کرو وابستہ بہ زنجیرِ طلائی مجھ کو

بے قرار ایسی ہی اک اور غزل پڑھتا ہوں
سن کے تحسین نہ کرے کیوں کہ سنائی مجھ کو

شبِ ہجراں میں ذرا نیند نہ آئی مجھ کو
اس کی کیوں یاد دلا تو نے دلائی مجھ کو (ورق ۵۷ ب)

اس کے دندانِ مسی زیب جو مستی میں کھلے
برق سی ایک چمکتی نظر آئی مجھ کو

بے خود بےخود تخلص، نراین داس. قوم مہاجن. ساکنِ دہلی. اصلاحِ شعر از حضرت خواجہ[1] میر درد صاحب علیہ الرحمہ گرفتہ۔ چند مرتبہ در مجلس مشاعرۂ مہدی علی خاں مرحوم دیدہ شد۔ اکثر اشعارش ہم وارست۔ ازوست۔

سرشکِ گرم سے میرے بہا سیلاب آتش کا
بنا ہے یا الٰہی یہ دلِ بے تاب آتش کا

چمن میں آگ موجِ رنگِ گل نے جب سے دی تجھ بن
نظر آتا ہے ہر یک گل ہمیں گرداب آتش کا

مری آنکھوں سے دیکھے سیلِ اشک گرم کو آکر
نہ دیکھا ہو کسی نے کر[2] کہیں تالاب آتش کا

(۱) نغز میں لکھا ہے کہ یہ ہدایت اللہ ہدایت اور ثناء اللہ خاں فراق سے بھی مشورۂ سخن کرتے تھے
(۲) نہ دیکھا ہو کسو نے جو کبھو تالاب آتش کا (نغز ۱۲۶)

Marfat.com

مئے گل گوں کو چشمِ کم سے تو مت دیکھ اے زاھد
بنایا ھے یہ اعجاز مغاں نے آب آتش کا
کیا کہوں میں حال دل یہ عشق کا بیمار ھے
جس سے مجنوں مرگیا اس کو وھی آزار ھے
گزرا دن اور اضطرابی آئی
بے خود کیا شامِ غم شتابی آئی
جوں توں کر پہاڑسا تو کاٹا تھا دن
اب رات آئی بڑی خرابی آئی
پہنچ سکتی ھے اس کی گرمیِ چہرہ کو کب اخگر
اگر سو سو طرح کے روپ دکھلائے نہ اب اخگر
حرام ان پر ھے یعنی آتشِ دوزخ جو عاشق ھیں
کرے ھے تو نہ جلنے سے مرے اب کیا عجب اخگر
[1]۔ گلے میں دھکدگی اب لعل کے ٹکڑوں کی مت باندھو
بدخشاں میں کہیں صاحب نہ [2]۔ برسے اس سبب اخگر

بے باک بے باک تخلص، میر نجف علی، سیدِ صحیح النسب۔ اصلش از عرب، از اولاد (ورق ۵۸ الف) حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام۔ مولدش قصبۂ کول، از مضافاتِ دارالخلافہ، شعرِ خوب (و) دل چسپ می‌گوید۔ شاگردِ غلام ھمدانی مصحفی ست و در فنِ طبابت ھم مہارتے دارد۔ ازوست، منہ۔

ھم کو لیل و نہار نے مارا گردش روزگار نے مارا
صیاد یہ ھوس ھے دلِ داغ دار میں
گل پوش کر قفس کو مرے نوبہار میں
داد خواھوں سے [3]۔ بھر گئے رستے اس کا جس کوچے سے گزار ھوا

(۱) گلو میں اور بسی اب لعل کی ٹکڑوں کی مت پہنو (نغز ۱۲۶)
(۲) نہ برسیں (نغز ص ۱۲۶)
(۳) گھر گئو (ھدی ص ۴۱)

Marfat.com

بے تاب بے تاب تخلص ، [۱] خدا وردی خاں ، برادر کو چکِ سعادت یار خاں رنگین تخلص ، که ذکرش در حرف الرا مذکور خواهد شد ۔ جوانے ست سپاهی وضع ۔ بسیار مودب و خلیق و یار باش و فهیم و کم گو ۔ از راقم تعارف تمام دارد و شعرِ ریخته خوب می گوید ۔ شاگردِ [۲] میر نظام‌الدین ممنون ۔

هجر میں کاش نکل جاے کہیں دم اپنا
هے سوال اب تو خدا سے یہی پیہم اپنا
مجھ سے وہ هر دم کہے هے [۳] اپنا خنجر دیکھ کر
قتل کیجے تجھ کو جی چاهے هے اکثر دیکھ کر
آبلہ پا کا مرے دشت کے هر خار سے مل
یہی کہتا هے کہ آ یار ذرا یار سے مل
زلفِ خوباں میں عبث دل کو پھنسایا هم نے
مفت میں آپ کو سودائی بنایا هم نے
کچھ اے پتنگ اپنے دل میں [۴] تو منفعل هو
هم قدر میرے دل کا سوزش میں تو نہ آیا (ورق ۵۸ ب)
تو خاک تب هوا جب محفل میں شمع آئی
اس دم جلا [۵] میں جس دم وہ شمع رو نہ آیا

پروانه پروانه تخلص ، [۶] علی شاہ مرادآبادی ، جوانِ قلندر مشرب و از قیدِ تعلقاتِ دنیا وارسته ، مثلِ فرقهٔ بے پروایاں به خوردن مسکرات میل داشت ۔ می گویند گاهے کشفے هم از و مفهوم می گردید ۔ شاگرد محمد [illegible] ۔

(۱) « ظریف تخلص ، خدا بردی خاں که پیش تر بوفا تخلص می کرد (مع ۳۷۱)
(۲) شعرش به اصلاح برادر بزرگش می رسد (نغز ۳۷۱)
(۳) آب خنجر دیکھ کر (نغز) (۴) اپنو تو دل میں منفعل هو (نغز)
(۵) یه (نغز) (۶) اسمش پروان علی (گلزار ص ۷۶) پروانه علی شاه (هدی ۴۵)

Marfat.com

اشعارش شیرین و دل چسپ ست ـ منه ـ

آج ثابت نه رهے دل (نه) کوئی جان درست
اس کی مژگاں نے کیے پھر پر و پیکان درست

[1] ـ کہا تیغِ نگہ جب ترے عاشق کو غش آیا
گویا کہ دمِ نزع میں بسمل کو غش آیا

باقر باقر تخلص، میر باقر علی، برادرِ خردِ میر فرزند علی [2] ـ موزوں تخلص، مردِ متواضع و مودب و یار باش ـ در مرثیه گوئی مہارتے دارد، و گاه گاهے فکرِ ریخته گوئی هم می کند ـ ازوست ـ

جورِ بتاں سے سینے میں [3] ـ هر دم خراش هے
دل ٹکڑے ٹکڑے سب هے جگر پاش پاش هے

برق برق تخلص، میاں شاه [4] ـ جی نام، جوانِ رعنائے ظریف مزاج، خوش طبع، شاگردِ غلام همدانی مصحفی ـ سخنش عاشقانه است ـ ازوست ـ منه ـ

یوں لاکھوں دنیا میں تو کچھ کام نہیں (هے)
والله که تجھ بن [5] ـ همیں آرام نہیں هے
کیا دھوم سے امڈی هے گھٹا ایسی هوا میں
افسوس که ساقی و مے و جام نہیں هے

بلیغ بلیغ تخلص، حاجی قدرت الله نام، از اولادِ حضرت فخرالدین زاهد که ولی اکمل (ورق ۵۹ الف) بودند، منسوب ست ـ متوطن اولدن متعلقه قصبه سرائنده ـ شخص مرتاض، صوفی مشرب، در علومِ متداوله ماهر، به زیارت حرمین شریفین مشرف گشته ـ دیوانے ضخیم در زبانِ فارسی ترتیب داده ـ (قصیدهٔ [6] ـ هندی به نظر در آمده) مطلعش نگاشته شد ـ

(۱) هندی اور نغز میں یه شعر راجه جسونت سنگھ پروانه کو نام درج هو
(۲) ،، شاگرد برادر مہین خود ست ،، (نغز ص ۹۷) (۳) کیا کیا (نغز ص ۹۷)
(۴) میاں شاه جیو (هندی ۴۵) (۵) بجھو (هندی ص ۴۵، نغز ص ۱۰۰)
(۶) قوسین کی عبارت مخ میں حاشیو پر درج هو ـ

Marfat.com

خوشی و غم [جو ؟] زمانے میں نہ ہوتے توام
خنـــدۂ صبح پہ زنہار نہ روتی شبنم

بالا بالا تخلص، رحیم رسول نام، ساکنِ قصبۂ نارھرہ [؟] بزرگانش متوطنِ بلگرام بودند ـ از اولادِ حضرت شاہ برکات قدس سرہ، ازوست، منہ ـ

اس کے گھر میں جو وہ روشن ہے اگر کی بتی
مجھ کو دے وے تو کروں زخمِ جگر کی بتی

بے تاب بے تاب تخلص، سیوک رام، احوالش مطلق معلوم راقم نہ گشتہ ـ چند شعرش کہ بہ دست آمدہ، نگاشتہ شد ـ ازوست، منہ ـ

نہ رہے باغ جہاں میں [1] کہیں آرام سے ہم
پھنس گئے قیدِ قفس میں جو چھٹے دام سے ہم

محبت کی بھی کچھ ہوتی ہیں کیا اے ہمنشیں راہیں
کہ خوباں یوں ہمیں دکھ دیں ہم ان کو اس طرح چاہیں

برشتہ برشتہ تخلص، میاں مشرف، [2] از شاگردانِ بھوری خاں آشفتہ تخلص، دو سہ بار در مشاعرہ دیدہ شد ـ مقطعے ازو بہ خاطر ماندہ، نوشتہ می شود ـ ازوست، منہ ـ

رشتـــہ توڑا برشتـــہ الفت کا
دیکھ اس نے شکستہ حال ہمیں (ورق ۵۹ ب)

بھید بھید تخلص، میر میراں صاحب، کہ سید نوازش خاں خطاب دامت خلف سید مرتضی خاں ایلچی ایران، کہ برادر نواب معتمد [illegible] کلامش پاکیزہ است ـ

(۱) کہو (نغز ص ۳۷۸)
(۲) شرف‌الدین (نغز ص ۱۰۰، سخن شعرا ص ۶۳)

Marfat.com

آہ گر باغ [1]ـمیں وہ سروِ خراماں گزرے
اشکِ قمری سے گلستان میں طوفاں گزرے

بس کہ ہے آتشِ غم تیز مرے سینے میں
ناوکِ ناز ترا دل سے بھی سوزاں گزرے

پروانہ پروانہ تخلص، راجہ جسونت سنگھ، پسرِ راجہ بینی بہادر، کہ رکنِ رکین نواب وزیرالممالک شجاع الدولہ مرحوم بود۔ شاگردِ [2]ـ سرپ سنگھ دیوانہ۔ شخص خلیق و خوش شمائل و خنداں رو۔ سامعاں از نظمش محظوظ۔ منہ۔

ایک دن دیکھا نہ تو عاشق کی غم خواری کرے
بے وفا تجھ سے کوئی کب تک وفاداری کرے

غمِ فراق سے تو بس کہ کوفت جاں پر ہے
شکستگی مرے ہر ایک استخواں پر ہے

نسیمِ آہ نے شاید کسی کی کی تاثیر
شگفتگی سی [3] ترے غنچۂ دہاں پر ہے

روے کتابی سے ہے مخزنِ اسرار علم
رکھے ہے کاکل سے وہ شملہ بہ مقدار علم

بخشی بخشی تخلص، حسین بخش، از سکنائے مستقر الخلافۂ اکبر آباد ست۔ معاش بہ پیشۂ بزازی بسر می برد۔ ازوست، منہ۔

ترا در چھوڑ صاحب ہم نہ آویں گے نہ جاویں گے
اسی دہلیز کے بندے کہاویں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہاویں گے

(۱) سو (نغز ص۱۱۳)

(۲) در فارسی گوئی شاگرد سرپ سنگھ دیوانہ است، در فن ریختہ گوئی اول تلمذ بہ سخن سنج بی نظیر محمد تقی میر نمودہ، وازاں پس بہ میر حسن مرحوم استفادہ فرمودہ۔ و در آخر از ہمہ وارستہ بہ میاں غلام ہمدانی مصحفی توسل جستہ (نغز ص ۱۵۲)

(۳) شگفتگی سر ترا غنچۂ دہاں نہ رہا (نغز ۱۰۲)

Marfat.com

کہوں ہوں جس سے میں ان کو بلا لانا یہ کہتا ہے
مجھے ناحق ہو دوڑاتے نہ آویں گے نہ جاویں گے

بے کس بے کس تخلص، میرزا محمد، قومِ مغل، سکنۂ عظیم آباد، گاہ گاہے شعرِ ریختہ می گفت۔ (ورق ۶۰ الف) رباعی کہ در ہجوِ شخصے گفتہ بود، از مدتے بہ یاد ماندہ، ثبت کردہ شد۔ منہ۔

ظاہر میں تو ایسے ہیں کہ ماشاء اللہ
سب کہتے ہیں [1]۔ایک ہوں گے انشاء اللہ
باطن میں جو دیکھا انہیں اتنے ہیں پوچ
لاحول و لا قوۃ الا باللہ

بے نوا بے نوا تخلص، مقبول شاہ، درویشے ست نوجوان، شاگرد میر عزت اللہ عشق۔ ازوست، مطلع۔

نہیں جزدید مطلب اور ہم اے جان رکھتے ہیں
ہمارے سر پہ ناحق لوگ کچھ بہتان رکھتے ہیں

پیام پیام تخلص، شرف الدین علی خاں اکبر آبادی، شاعرِ زبردست۔ در فارسی گوئی استادِ عہدِ خود بودہ۔ احوالش در تذکرہ ہائے سراج الدین علی خاں آرزو و علی قلی خاں والہ مفصل مندرج ست۔ گاہے شعرِ ریختہ ہم می گفت۔ از خوش فکری اوست۔

بات منصور کی فضولی ہے ورنہ عاشق [2]۔کوئی آہ سولی ہے

قطعہ

دلی کے کج کلاہ لڑکوں نے کام عشاق کا تمام کیا
[3]۔ایک عاشق نظر نہیں آتا ٹوپی والوں [4]۔کو قتل عام کیا

(۱) زیادہ (بغز ۱۲۹) (۲) ،، کی ،، (گلزار ص ۶۹)
(۳) ،، کوئی ،، (چمنستان ص ۵۰) (۴) ،، تو ،، (چمنستان، گلزار)

Marfat.com

[1]- لام نستعلیق کا ھے اس بتِ کافر کی زلف
ھم تو کافر ھوں اگر بندے نہ ھوں اسلام کے

حرف التاء المثنی

تاباں تاباں تخلص، میر عبدالحی، در عہدِ حضرت فردوس آرام گاہ بود۔ خوبی حسن و جمالش شہرۂ آفاق ست۔ اشعارش اکثر بر زبانِ خلائق جاری ست۔ (ورق ۶۰ ب) شاگردِ [2]- شاہ حاتم، و مولدش دارالخلافہ۔ در عینِ شباب بہ حسبِ تقدیر بہار جانش را خزانِ فنا برباد دادہ، باعثِ تحسر و تالم و تاسف عالمے گشتہ۔ خدایش بیامرزد۔ تصنیفاتش بسیار ست۔ ازاں جملہ چند بیت ثبت می نماید، منہ۔

گل زمیں سے جو [3]- نکلتا ھے بہ رنگِ شعلہ
کون [4]- دل سوختہ جلتا ھے تہ خاک ھنوز

قیامت مجھ پہ کل کی رات اس کے ھجر میں لائی
نہ آیا یار میرا آج بھی، وہ رات پھر آئی

کس سے فریاد کروں میں کہ وہ ھرجائی ھے
[5]- ھائے اس بات میں اپنی بھی تو رسوائی ھے

(۱) سرور نو ورق ۲۱ الف پر یہ شعر احسن اللہ خاں احسن سو منسوب کیا ھو۔
(۲) از شاگردان میرزا محمد علی حشمت (حسن ۳۵) اگرچہ زبانی شاہ حاتم در ابتدا شاگردِ شاہ حاتم ست۔ امّاآنچہ شہرت دارد و واقعی ست این ست کہ بہ شاگردیِ محمد علی حشمت ... بسیار بسر بردہ۔ (ھندی ۴۸) ظاھرا تحصیل علوم بہ خدمت حشمت کردہ باشد و اصلاح شعر از حاتم می گرفت (چمنستان ص ۵۳۴) مرزا رفیع سودا بنابر اک نظر توجہ کہ ان کو حال پر تھی اکثر اشعار کو ان کی اصلاح کرتو تھو (گلزار ص ۸۲)
(۳) جو نکلتر ھیں (شیفتہ ص ۳۸، شورش ص ۱۰۶)
(۴) کون جاں سوختہ الخ (شیفتہ ص ۳۸)
(۵) آہ اس بات میں تو اپنی ھی رسوائی ھو (بغز ۱۳۳)
آہ اس بات میں میری بھی تو رسوائی ھو (شیفتہ ۳۹)

Marfat.com

ہاتھ میں اس کے ہاتھ تھا ہیہات
دل مرا گم ہوا ہے ہاتھوں ہات

آئی بہار شورشِ طفلاں کو کیا ہوا
اہلِ جنوں کدھر گئے یاراں کو کیا ہوا

اس جامہ زیب غنچہ دہن کو چمن میں دیکھ
حیران [1] ہوں کہ گل کے گریباں کو کیا ہوا

ہوتا تمہارے عشق میں کیوں درد سر مجھے
یہ رنگِ صندلی نہ خوش آتا اگر مجھے

ہمیں سرمہ سا چشم نے اس کی مارا
کفن سرمئی کیجو یارو ہمارا

جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی
ملنے کے دن جو آئے تو اب رات کم ہوئی

[2] ۔ آنکھ. دکھتی ہے تو عاشق کے لگا گال سے خوب
زرد سو وجہ ہے ظالم ترے رومال سے خوب

تمہارے ہاتھ سے پاکر بہت نزار دل میرا
بتاں ساری خدائی سے ہوا بیزار دل میرا

ہجر میں ساقی کے یارو جب کبھی آتا ہے ابر
تو ہمارے سر پہ کیا روز سیہ لاتا ہے ابر (ورق ۶۱ الف)

رباعی

[3] ۔ ہوتا ہوں ترا جو اشتیاقی ساقی
بے خود ہو پکارتا ہوں ساقی ساقی

(۱) حیران ہوں میں کہ الخ (ہندی ۴۹ نغز ص ۱۳۲)
(۲) یہ شعر نغز میں میر محمد محسن تجلی کو نام لکھا ہوا ہے
(۳) ہوتا ہوں جو تیرا الخ (شورش ص ۱۰۷)

Marfat.com

ھے مجھ کو خمار شب کا، لا صبح ھوئی
شیشے میں جو کچھ کہ [1]۔ مے ھو باقی ساقی

رباعی

مدت میں حقیقت اس جہاں کی جانی
یاں دل کا لگانا ھے بہت نادانی
دانا ھے اگرچہ تو سمجھ اے تاباں
[2]۔ باقی اللہ اور سب کچھ فانی

تمنا تمنا تخلص، محمد اسحاق خاں، متوطنِ دار الخلافہ۔ چندے در بنارس رفتہ بود، بہ سرکار مرشد زادۂ عالمیاں میرزا جہان دار شاہ مرحوم ملازم گشتہ۔ شعرِ برجستہ می گفت، ھماں جا ودیعتِ حیات بہ متقاضی اجل سپرد۔ خدایش بیامرزد۔ منہ۔

تڑپ رھا ھے کوئی خستہ جاں زمین کے تلے
[3]۔ رھے ھے زلزلہ جو ھر زماں زمیں کے تلے
رھیں کرایہ کی جاگہ میں [4]کب تلک اے دل
ھمیشہ رھنے کو لیجے [4]۔ مکاں زمین کے تلے
جب درد کے لشکر نے کیا دل پہ گزارا
جو زخم تھا سینے پہ بڑھے جاؤ پکارا
کل بلبلیں چمن میں غزل خواں جوآئیاں
ھم نے بھی ان کو ایک کی سو سو سنائیاں

تعشق تعشق تخلص، میر سید محمد، سیدِ صحیح النسب، جدِ بزرگ وارِ ایشاں مالکِ مقاماتِ عالی بودند و از درویشانِ مشاھیرِ اکملِ دار الخلافہ۔ از چندے ذوقِ شعرگوئی در خاطرش جا گرفتہ، لہذا اشعارِ ریختہ می‌گوید۔

(۱) مو ھو الخ (نکات ص ۱۱۴)
(۲) باقی باللہ (نغز ص ۱۳۳)
(۳) اٹھو ھو زلزلہ الخ (نغز ۱۴۶)
(۴) لیں اب مکاں (نغز ۱۴۶)

Marfat.com

شاگردِ حافظ میر عزت الله عشق۔ قرابت [1]۔ صہری نیز با میر موصوف دارد و [2]۔ طالب علم ست۔ ازوست۔ (ورق ٦١ ب)

خیال چشم و ابرو دل میں ہم جانانہ رکھتے ہیں
تعجب ہے کہ یک جا مسجد و مے خانہ رکھتے ہیں

تجلی تجلی تخلص، میر [3]۔ محمد حسین المشہور بہ میاں حاجی، ولد میر محمد حسن کلیم، ہمشیر زادۂ میر محمد تقی میر۔ جوانے یار باش، و خوش خلق و شاعرِ [4]۔ مسلم الثبوت، اشعارش اکثر زبان زدِ عالم، در فنِ سپاہ گری عمرے بسر بردہ۔ با عاصی اخلاصِ تمام داشت و در مشاعرہ اکثر می آمد و بود و باش در سراے باغ بیگم کہ اتصال بہ چوک چاندنی دارد، داشت۔ بسیار خوش اختلاط و متواضع۔ از چندے بہ لکھنؤ رفتہ بود۔ حالا بہ سمع رسیدہ کہ از دنیاے فانی رحلت گزید، خدایش بیامرزد۔ از کلامِ فرحت انجامِ اوست، منہ۔

گل مری تربت پہ تم غیروں سے بھجوانے لگے
مر گئے پر بھی مجھے یہ داغ دکھلانے لگے
تمہارے جب سے خطِ سبز کا خیال کیا
گلوں کے وصف سے ہم نے زباں کو لال کیا
شب خیال اس چشم کا دل سے زبس ہم خانہ تھا
اشک کو میرے خرامِ لغزشِ مستانہ تھا
نشے میں آنکھوں سے اس بت نے جب سلام لیا
گرا ہی ہوتا میں زاہد، خدا نے تھام لیا

(۱) کذا (۲) بالفعل مدرس مدرسۂ انگریزی واقع شاہجہان آباد ست (شیفتہ ۴۳)
(۳) میر محمد محسن مرحوم، فرزند دل بند میر محمد حسین کلیم . . . مثنوی لیلی مجنون بہ طور خود خوش گفتہ (نغز ص ۱۳٤) میر حسن علی تجلی (دستور ص ۷۷) میر حسن عرف میر حاجی دہلوی، خلف میر محمد حسین کلیم، شاگرد و خواہر زادۂ میر تقی میر (سخن شعرا)
(٤) بہ زعم راقم رویۂ میر سوای مشار الیہ در کلام ہیچ کس یافتہ نہ می شود (دستور ۷۷)

Marfat.com

طرب کا رنگ رخِ گل پہ آشکار آیا
۱ـ کلی سے کھل گئے جونہیں سنا وہ یار آیا

بہ شوق دیکھو پسِ مرگ بھی تجلی نے
کفن میں کھول دیں آنکھیں سنا جو یار آیا

عشق میں کرتے ہیں بدنام تجلی کو عبث
وہ بچارا کبھو اس کوچے ۲ـ سے آیا نہ گیا

صبح آ سوز و گدازِ عشق کی خلوت میں دیکھ
شمع ہو فانوس میں ۳ـ تو میں ہوں پیراہن کے بیچ (ورق ۶۲ الف)

روئیے اتنا فلک تک پہنچے اوجِ موجِ اشک
ماہ بھی تڑپا پھرے پانی میں ماہی کی طرح

. . . . . دم بہ دم جاتی ہے اب
تیری رونق یاں چراغِ صبح گاہی کی طرح

. . . . . پھیریں نہ وہ پیار سے آنکھیں
کیوں پھیر لیں یار اپنے گنہ گار سے آنکھیں

سوجھی ہمیں کیفیتِ اسرارِ دو عالم
دو جام ملے خانۂ خمار سے آنکھیں

اتمامِ عبارت کی جگہ کرتے ہیں جوں بیض [؟]
عاشق کی ترے ۴ـ لگ گئیں طومار سے آنکھیں

صد شکر کہ شب دیکھے ترے وار ستم کے
یہ زخم نہیں ہوگئیں تروار سے آنکھیں

تر دامن آگیا جو میں روزِ حساب میں
کہنے لگے بٹھاؤ اسے آفتاب میں

(۱) کلی سی کھل گئی جوں ہی وہ گل عذار آیا (نغز ۱۳۵) طرب سو کھل گئو جوں ہی وہ گل عذار آیا (ہندی ۵۰)
(۲) اس کوچو میں (ہندی)
(۳) یوں (ہندی ۵۰)
(۴) لگ چلیں (نغز ص ۱۳۶)

Marfat.com

اک تو مارا مجھے ہردم کے ترے ناز نے ہائے
دوسرے طعنۂ یارانِ نظر باز نے ہائے

چمکتے ہیں [1]۔ترے دنداں، مرے رونے پہ ہنستا ہے
ادھر بجلی چمکتی ہے اُدھر باراں برستا ہے

ہم طرز جنوں جب کبھی ایجاد کریں گے
پھر قیس کی محنت کو بھی برباد کریں گے

تحسین تحسین تخلص، منشی حسین عطا خاں، ساکنِ قصبۂ اناوہ، از اشراف الضلع است۔ روزگار به عمدگی گزرانیده۔ شوقِ ریخته گوئی در خاطرش متمکن۔ ازاں جمله است ایں دو شعر۔

بٹھا گیا ہے کہاں یارِ بے وفا مجھ کو
اٹھا سکا نہ کوئی مثلِ نقشِ پا مجھ کو

کبھی مقیمِ حرم ہوں کبھی ہوں ساکن دیر
کیا خراب مرے دل نے جا بجا مجھ کو

تصور تصور تخلص، سید رجب علی، باشندۂ دار الخلافه، شاگرد شاه نصیر، اشعارِ (ورق ۶۲ ب) دل چسپ می گوید۔ ازاں جمله است۔ منه۔

بالا نہ کان کا تہ کاکل دکھا مجھے
یہ رات وصل کی ہے نہ بالا بتا مجھے

تاثیر تاثیر تخلص، میر صادق علی، مرد خوش گو و خوش فکر معلوم می گردد۔ از باشنده هائے حیدر آباد۔ در تعریف شمشیر نواب وزیر گفته۔ منه۔

اعدا کی صف پہ جب چلے وہ تیغ آب دار
ہوں ایک کے تو دو وہیں اور دو کے ہوویں چار

نقی نقی تخلص محمد نقی، متوطن دار الخلافه۔ جوان طالب علم۔

(۱) در دنداں (نغز ۱۳۶)

Marfat.com

در خوش نویسی مهارت دارد ـ متصف به صلاح و تقوی ـ از چندے شعر گوئی اختیار نموده ـ از غزلِ طرحیش دو سه شعر به یاد مانده ، ثبت کرده شد ـ ازوست ـ منه

عاشق [1] ـ کشی پہ وہ بتِ خوں خوار گرم ہے
دیکھو جدھر کو موت کا بازار گرم ہے
میں کس طرح سے اس سے ہوں سرگرمِ اختلاط
ڈر ہے کہ طبعِ یارِ ستم گار گرم ہے
کام و زبان و لب پہ پھپھولے [2] ـ ہیں پڑ گئے
کیا اے تقی فغانِ دلِ زار گرم ہے

تحسین تحسین تخلص ، نامش میر محمد حسین خاں ، مخاطب به خطابِ مرصع رقم ـ شخصے ست ساکنِ لکھنؤ ـ درسرکارِ نواب وزیر الممالک به صیغهٔ خوشی نویسی ملازم ـ در انشاپردازی نیز مہارتے دارد ـ ازوست منه ـ

یہ حالت ہے مری تجھ بن نہیں جاتا ہوں پہچانا
لبوں پر جان آئی ہے ہوا لب ریز پیمانا (ورق ۶۳ الف)

تنہا تنہا تخلص ، محمد عیسی ، وطنِ اسلافش دارالخلافه ، خود در لکھنؤ تولد یافتـــه ، شاگردِ غلام ہمدانی مصحفی ـ تصنیفـاتش دل کش و مطبوع می نماید ـ از نتائجِ افکارِ اوست ـ

غیر سے شکوہ مرا بس دیکھی دانائی تری
میں ہوا رسوا تو کیا ہوگی نہ رسوائی تری
آئے تو ولے آن کے اک آن نـــہ ٹھہرے
[3] ـ کہنا ہی کہا وہ کسی عنوان نہ ٹھہرے

(۱) عاشق کشی پہ جب سے وہ خوں خوار گرم ہو ٥ تب سے جہاں میں موت کا بازار گرم ہی (نغز ۱۴۴)

(۲) ہی (نغز ص ۱۴۴)
(۳) میں کہتا کہا الخ (ہندی ص ۵۱)

Marfat.com

مذکور [1]۔ کر رہا تھا شب ہم نشیں کسی کا
جی میں خیال گزرا میرے وہیں کسی کا

سینے پہ ایک پرزہ اب جیب کا نہیں ہے
دیکھا تھا ہاتھ میں نے بے آستیں کسی کا

معمورۂ دنیا میں یہ کثرت ہے کہ اللہ
آئے تھے اسے ہم تو بیابان سمجھ کر

یہ تو فرمائیے ہم آپ کا کیا لیتے ہیں
آپ بے وجہ (جو) منہ ہم سے چھپا لیتے ہیں

تھم کے بے وجہ تڑپتے نہیں بسمل تیرے
آبِ خنجر [2]۔ کا یہ رہ رہ کے مزا لیتے ہیں

گر عیادت کو کسی کی کبھی آتا کوئی
تو بھلا مفت میں کیوں جان سے جاتا کوئی

رویا جو میں اک شب بت نادان کے آگے
وہ صبح لگا کہنے ہر انسان کے اگے

اے دستِ جنوں چاہے تو کر اس کے بھی [3]۔ ٹکڑے
اب باقی ہے دامن ہی گریبان کے اگے

بجلی کی چمک، شعلۂ جوالہ کا عالم
ہے گرد تری جنبشِ داماں کے اگے

عجب طرح کی بہار ان دنوں کسی پر ہے
نہ حور [4]۔ پر وہ لطافت نہ وہ پری پر ہے

(۱) مذکور ای چلا تھا شب الخ (ہندی ص ۵۲)
(۲) آب خنجر سی الخ (شیفتہ ۴۴، سخن شعرا ص ۹۳)
(۳) پرزی (ہندی ص ۵۳)
(۴) وہ حور پر وہ لطافت ہو نا پری پر ہوئی (ہندی ص ۵۳)

Marfat.com

هم سے کرتے ہو بیاں غیروں کی یاری آن کر
رہ گئی ہے آپ کی یہ دوست داری آن کر (ورق ٦٣ ب)

تجمل تجمل تخلص، نامش معلوم نیست ـ متوطنِ سرکارِ لکھنؤ ـ شخصِ فاضل وعمدہ معاش ـ اشعارِ برجستہ از طبعِ موزونش سر بر می زند ـ ازاں جملہ است، منہ ـ

جس کے گھر لے کے میں یہ دیدۂ تر بیٹھ گیا
اٹھتے اٹھتے مرے آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا

تمنا تمنا تخلص، [1] ـ عباس قلی خاں، قومِ مغل، باشندۂ دارالخلافۂ شاہجہاں آباد ـ مردِ سپاہی وضع ـ ذوقِ شعر گوئی دامن گیرِ حالش بود ـ با راقم تعارفے داشت ـ حالا معلوم نیست کہ کجا ست ـ ازوست، منہ ـ

کیا بات کہوں ہم دم اس رندِ شرابی کی
[2] ـ اک چشم کی گردش نے یہ اس کی خرابی کی
رکھتے ہو دریغ آہ جو آبِ دمِ شمشیر
ہووے گی فرو یار یہ کیوں کر تپش دل

تمکین تمکین تخلص، صلاح الدین، شخصِ فارغ از تعلقاتِ دنیا و از اختلاطِ اہلِ عالم نفور ـ با ہیچ کس سروکار نہ داشت، مگر شوقِ شعر گوئی در دلش متمکن بود ـ از طبع زادِ اوست ـ

عشق اور حسن کو جس روز کہ ایجاد کیا
مجھ کو دیوانہ کیا، تجھ کو پری زاد کیا

تصور تصور تخلص، [3] ـ سید حیدر حسین خاں، از اولادِ حضرت زیدشہید

(١) عباس علی خاں (نتز ص ١٤٥)
(٢) اک چشم کی گردش نی جس کی یہ خرابی کی (نتز ص ١٤٥)
(٣) سید احسان حسین ولد سید حیدر حسین خاں از سادات زیدیہ (ہندی ٥٤)

Marfat.com

علیه الرحمه ـ مسکنش قصبهٔ پنکور ـ شاگردِ قلندر بخش جرأت ، خوش فکری از کلامش پیداست ـ منه ـ

صدمهٔ غم متصل جب تیرے مائل پر رهے
کیوں نه هر دم هاتھ اس بے دل کا پھر دل پر رهے

لگ جاے تصور کے گلے آ کے وه بت آج
الله کرے اس کی یه امید بر آوے (ورق ٦٤ الف)

تصور گرم جوشی یار کی مجھ کو رلاوے گی
بہت گرمی کا هونا مینھ برسنے کی علامت هے

لے گئے یوں ترے کوچے سے تصور کو لوگ
جوں اٹھاویں کسی بد مست کو مے خانے سے

یه کہتے هیں طبیب آکر سرِ بیمار پر تیرے
همیں آتا هے رونا اب تو حالِ زار پر تیرے

تائب تائب تخلص ، مهتاب رائے نام ، قومِ هنود ، اصلش از کشمیر ست ـ ازوست ـ

ملا جس دم سرِ بازار وه جانِ جهاں هم کو
وهیں بس چھوڑ کر چلتی رهی تاب و تواں هم کو

تقی تقی تخلص ، حافظ محمد تقی ، ساکن دارالخلافه ، اوقات (به) تمکنت داری می گزارد ـ ازوست ـ

سیرِ حسنِ بتِ پر فن هی خوش آئی مجھ کو
ایک جلوے میں دکھائی دی خدائی مجھ کو

دل میں اس آئنه رو کے هے کدورت بے وجه
نظر آتی نهیں اب حرف صفائی مجھ کو

مے کشو حرمت زکھو مے کی سراپا نور هے
دخترِ رز نور چشم حضرتِ انگور هے

Marfat.com

سرو کی سولی پہ چڑھنا فاختہ کا حق ہے میاں
یہ بھی ایک از خانہ زادِ حضرتِ منصور ہے

تجرد تجرد تخلص، میر عبداللہ، از حالاتش مطلقاً [1]- اطلاع نیست- ازوست-

[2]- اس رخ میں لطف ہے سو ملک کو خبر نہیں
خورشید کیا ہے اس کی فلک کو خبر نہیں

تجمل تجمل تخلص، محمد عظیم، از ساکنینِ لکھنؤ ست- شاگردِ قلندر بخش جرأت- اطلاعِ حالاتش نیست- (ورق ٦٤ب)

مزے کہاں سے اٹھیں عیشِ زندگانی کے
وہ ولولے نہ رہے عہد نوجوانی کے
کتابِ قصۂ فرہاد و [3]- دفترِ مجنوں
یہ دو ورق ہیں مری عشق کی کہانی کے
سمجھنا سخت مشکل ہے مری شیریں مقالی کا
کوئی خسرو سے پوچھے لطف اس مضمونِ عالی کا

تسکین تسکین تخلص، سعادت علی، شاگردِ میر قمر الدین منت- جوانِ مودب و بہ زیورِ علم و حیا آراستہ- از کلام اوست- منہ کلام-

حال اگر کہیے تو ہم سے وہ صنم رکتا ہے
اور [4]- چپ رہیے تو مشکل ہے کہ دم رکتا ہے
کس کا کوچہ ہے یہ یارب نہیں معلوم ہمیں
خود بہ خود یاں کے پہنچتے ہی قدم رکتا ہے

(۱) شاگرد عزلت، زاد گاہش دکن ست (گردیزی ص ۳۰)
(۲) «تجھ رو میں لطف ہر سو ملک کو خبر نہیں» (نکات، گردیزی)
(۳) قصۂ مجنوں (نغز ص ۱۳۷)
(٤) اور جو چپ رہیے تو (نغز ص ۱٤۰)

Marfat.com

تنہا | تنہا تخلص، سعداللہ خاں قومِ افغان، از شاگردانِ ثناء اللہ خاں فراق۔ جوانے بود بہ عمرِ بست سالگی۔ شعرِ ریختہ خوب می گفت۔ در مشاعرۂ مہدی علی خاں عاشق غزلِ طرحی آمدہ می خواند۔ در ہماں ایام بہ اجلِ طبعی در گزشت۔ خدایش بیامرزاد۔ازوست۔

دم بہ دم پیارے ترے عاشق کا عالم اور ہے
آن [1]۔ کر اس کو جو دیکھے تو کوئی دم اور ہے
مت کوئی ہووے گریباں گیر قاتل کا مرے
قتل کا اپنے نہیں ہے غم مجھے غم اور ہے

ترساں | ترساں تخلص، میر بہادر علی نام، باشندۂ لکھنؤ، شاگردِ قلندر بخش جرأت۔ ازوست۔

چاک گل کا پیرہن کل شب میں تھا کس کے لیے
صبح تک روتی تھی شبنم یاں صبا کس کے لیے
کیا خاک ہے صفائی بھلا ہم میں یار میں
خط بھی لکھا جو ہم کو تو خطِ غبار میں (ورق ۶۵ الف)
ناصح یہ نصیحت اب تم کرتے ہو کیا بیٹھے
جو ہونی ہے سو ہووے، دل اس سے لگا بیٹھے

تھانیسری [2]۔ تھانیسری تخلص، درویشے ست شاہ امام بخش نام، ساکن قریۂ تھانیسر، من مضافاتِ صوبۂ سرہند۔ کلامش صوفیانہ است۔ ازوست۔

لوگ کہتے ہیں جدا ہے لامکاں
پھر زمین و آسماں میں کون ہے

تحسین | تحسین تخلص، غلام مصطفےٰ نام، فرزند کلاں حضرت مولوی

(۱) دیکھ لو دیکھو تو اس کو وہ کوئی دم اور ہو (بعر ص ۱۴۸)
(۲) اشپرنگر نے سرور کی حوالے سے تھانیسری لکھا ہے، جو صحیح نہیں۔

Marfat.com

محمد رفیع الدین صاحب، شاگردِ ثناء اللہ خاں فراق۔ از طبع زاد اوست۔

عید کے دن مجھے کہنے یہ ہر اک یار لگا
ہو مبارک کہ گلے سے ترے دل دار لگا
جدا مجھ سے جب وہ دل آرام ہوگا
اجل کا اسی وقت پیغام ہوگا

ترقی ترقی تخلص، [1]۔ میرزا تقی خاں بہادر، در فیض آباد سکونت دارد۔ از اقربائے نواب وزیرالممالک مغفور۔ شخص بسیار عمدہ معاش و باجاہ و ثروت و صاحب مروت۔ سخنش درد آلود و عاشقانہ است۔

تو نے عاشق کی بھی کچھ اپنے خبر پائی ہے
جان دیتا ہے وہ اور خلق تماشائی ہے

کون سا گل اس باغ میں آیا رنگ [2]۔ اور بو سب لوٹ گیا
کس نے آنکھ لڑائی تھی جو دیدۂ نرگس پھوٹ گیا

اے ترقی بات جی کی جی میں رکھ
منہ سے نکلی اور پرائی ہو چکی (ورق ۶۵ ب)

کیا شعاعِ حسن اس خورشید رو کے تن پہ ہے
پرتوا سا نور کا جو [3]۔ اس کے پیراہن پہ ہے
داغِ دل روشن رہے ہے رات دن مثل چراغ
روشنی کی احتیاج اب کیا مرے مدفن پہ ہے
قتل کی لذت کا کس منہ سے ادائے شکر ہو
حشر تک احسان قاتل کا مری گردن پہ ہے

(۱) اسداللہ رستم الملک مرزا محمد تقی خاں بہادر ترقی تخلص عرف آغا صاحب، خلف مرزا محمد امین نیشاپوری (ہندی ص ۵۴)
(۲) رنگ اور روپ جو اوٹ گیا (نغز ص ۱۳۹)
(۳) جو ساری پیراہن پہ ہو (نغز ص ۱۳۹)

Marfat.com

ساکنانِ کعبه نے کی بت پرستی اختیار
وہ صنم نامِ خدا کیا ان دنوں جوبن پہ ہے

بہارِ عشق میں جب مائلِ سیرِ چمن تھے ہم
بہ رنگِ گل سدا مصروفِ چاکِ پیرہن تھے ہم

رہا وہ شمع رو بھی تا سحر مصروفِ نظارہ
سراپا مثلِ پروانہ جو گرمِ سوختن تھے ہم

ہزار افسوس جا سکتے نہیں ہم اس کے کوچے تک
ترقی کل تلک جس کے شریکِ انجمن تھے ہم

اس نے تو دل یہ دکھایا ہے کہ جی جانے ہے
پر مزا میں نے یہ پایا ہے کہ جی جانے ہے

وہ آب و رنگ ہے تجھ بن نہیں کچھ روے گلشن پر
زبانِ راغ کا گل چین کرتا ہے سوسن پر [؟]

تسلیم تسلیم تخلص، محمد کبیر خاں نام، قومِ افغان، متوطن رام پور، شاگردِ خلیفه غلام محمد بریلوی۔ از خوش فکریِ اوست۔

جو اتنا ملتفت اور مہرباں وہ ماہ پارہ ہے
موافق ان دنوں اے ہم دماں اپنا ستارہ ہے

تحیر تحیر تخلص، شخصے بود ساکن دار الخلافه، مدتے شد کہ بجائے رفته است، ازوست۔

کہا تھا حال سمجھ اس کو آشنا دل کا
سو مدعی وہ بنا سن کے مدعا دل کا

فکر اطفال کو ہے سنگ انہا لانے کی
آمد آمد ہوئی شاید ترے دیوانے کی (ورق ٦٦ الف)

ہمارے خشک لب دیکھو، ہماری چشمِ تر دیکھو
ہوئے ہیں عشق میں ہم بادشاہ بحر و بر دیکھو

Marfat.com

تارک تارک تخلص، زاهد بیگ، شاگردِ میر عزت الله عشق، مطلعے از تصانیفش به سمع رسیده، مرقوم گشت ـ ازوست ـ

[1] ـ کٹھ گئے حضرتِ دل زلفِ سیہ تار سے ہو
اس طرح روتے جو اب سیکڑوں بستار سے ہو

تمنا تمنا تخلص، میر اسد علی خاں دکھنی، در تعریفِ نظام علی خاں گفته، ازوست ـ

اے مہرِ سپہرِ جود و اے زمین کے بدر
اے مسند جاہ و اقبال کے صدر
مانگے ہے تمنا یہ دعا حق میں ترے
ہر روز ہو روزِ عید ہر شب شبِ قدر
کرتا ہے کارِ بستہ سے نت چرخ واگرہ
ناخن ہلال پاس ہے انجم ہے تا گرہ

تجلی تجلی تخلص، شاہ تجلی، درویشے بہت وارستہ مزاج، ساکنِ حیدرآباد ـ ازوست ـ

گر وصل اس کا آے مرے ایک بار ہاتھ
ہر مو سے بہرِ شکر ہوں پیدا ہزار ہاتھ
دامن کا کس کے عکس پڑا ہے کہ آج تک
[2] ـ پھیلا رہا ہے سرو لب جوئبار ہاتھ

تمکین [3] ـ تمکین تخلص، بخت مل پنڈت، اصلش از خطۂ کشمیر، تولدش در دار الخلافه، جوانِ مودب و متواضع، در پیشۂ وکالت ماهر، از سکنائے سرکار بریلی ـ از چندے برائے کارے واردِ شاه جہاں آباد گشته، شعرِ عاشقانه

(۱) کذا (۲) پھیلا رہو ہیں (نغز ص ۱۳۷)
(۳) شاگرد لچھمی رام پنڈت فدا تخلص (سخن شعرا ص ۹۰)

Marfat.com

مربوط می گوید ـ ازوست ـ

قید سے ہو تری ظالم جو رہائی مجھ کو
پھر نہ دوں دل تجھے ہے تیری دہائی مجھ کو (ورق ٦٦ ب)

بن گیا آئنہ ساں صاف سراپا حیرت
تیرے چہرے کی جو یاد آئی صفائی مجھ کو

آج سر پنجۂ مژگاں جو بہ خوں رنگیں ہے
کس کا خوش آیا ہے یہ دستِ حنائی مجھ کو

فصلِ گل جاتی ہے اور کنجِ قفس سے تمکیں
وا دریغا نہیں سوجھے ہے رہائی مجھ کو

تسلی تسلی تخلص، ٹیکا رام، پسرِ گوپال رائے، بخشی فوج نواب وزیر الممالک، جوانے ست ستودہ اخلاق، مسکنِ آباو اجدادش [1] ـ اٹاوہ، از مضافاتِ پورب، خود در لکھنؤ تولد یافتہ ـ در فارسی گوئی اصلاح از محمد فاخرِ مکین گرفتہ ـ در شعر ریختہ شاگردِ غلام ہمدانی مصحفی ـ اشعارِ خوب دارد و خالی از کیفیت نیست، منہ ـ

دیکھے سماں جو اس مژۂ اشک بار کا
ہو جائے شق جگر رگِ ابر بہار کا

آنکھیں سحر تلک مری در سے لگی رہیں
کیا پوچھتے ہو حال شبِ انتظار [2] کا

اب بھی اس نیم جان میں کچھ ہے
فائدہ امتحان میں کچھ ہے

تو نہ میری ہی جان ہے کافر
تجھ پہ شیدا جہان ہے کافر

(۱) وطن بزرگانش موضع کرہل، قریب بہ اٹاوہ، خودش در لکھنؤ شو و نما یافتہ (ہندی ٥٦)
(۲) مری انتظار کا (نغز ١٤٥)

Marfat.com

کیا پوچھتے ہو حال تم اس [۱]۔ بے نصیب کا
میں تو یہی کہوں گا برا ہو رقیب کا

[۲]۔ جب ہمیں دیکھتے ہو دیتے ہو گالی کیا خوب
بارے اب آپ نے یہ وضع نکالی کیا خوب

میاں جو کچھ تری سج دھج میں [۳]۔ رعنائی نکلتی ہے
کہاں مرزا مزا جوں میں یہ [٤]۔ مرزائی نکلتی ہے

صبا مذکور جب کچھ لے چلے ہے تیری زلفوں کا
چمن سے بوے سنبل ہوکے سودائی نکلتی ہے (ورق ٦٧ الف)

تجھ پہ آفت یہ نئی پھر دلِ زار آئی ہے
لوگ کہتے ہیں کہ گلشن میں بہار آئی ہے

گو دل میں خفا ہو تو پر اس بات کو ناداں
کہہ بیٹھیو مت عاشقِ دل گیر کے منہ پر
مر جاوے جو کوی اس قدمِ پاک کے نیچے
وہ زندۂ جاوید رہے خاک کے نیچے

تسلی تسلی تخلص، [۵]۔ میر شجاعت علی نام، جوانے ست باشندۂ دار الخلافہ۔ در تحصیلِ علمِ عربی مشغول، اشعارِ ریختہ موزوں می نماید، اکثر غزلِ طرحی سر انجام نمودہ، شریک مشاعرہ می شود۔ مردِ نیکِ نہاد و مودب بہ نظر آمدہ۔ از افکارِ اوست، منہ۔

رات کو میری بغل میں گو وہ آفت پیشہ تھا
آہ . . . . . صبح ہجر کا اندیشہ تھا
عشق شیریں نے دکھائے کیا مزے فرہاد کو
چشم میں آنسو . . . . . تیشہ تھا

(۱) غم نصیب کا (ہندی ۵۷)
(۲) جب ہمیں دیکھنا دی بیٹھنا گالی کیا خوب (ہندی ص ۵۸)
(۳) مرزائی (ہندی، نغز)
(٤) رعنائی (نغز، ہندی)
(۵) شاگرد نصیر دہلوی (سخن شعرا ص ۸٦)

Marfat.com

قطعہ

مرے مزار پہ سبزہ کہاں ہے اے نو خط
بہار دیکھنے کو ہو تم اس کی کیا اٹکے
مژہ کے خار یہ نکلے ہیں پھوٹ کر باہر
کہ تا تمہارا کبھی دامنِ قبا اٹکے

تنہا تنہا تخلص، شیخ عوض علی، شخص سپاہی وضع، مردِ ظریف و یار باش و خلیق و خوش نویس۔ ازوست، منہ۔

مردماں یہ چشم اپنی بس کہ گوہر بار ہے
ہے بجا گر اشک کو کہیے درِ شہ وار ہے
دل بروں کو کیا ادا تو نے عنایت کی خدا
جو نگہ ترچھی پڑی برچھی سی دل کے پار ہے

حرف الثاء المثلثہ (ورق ٦٧ ب)

ثابت ثابت تخلص، مرشد زادۂ آفاق مرزا معز الدین بہادر۔ برادرِ کوچکِ مرشد زادۂ عالمیاں میرزا احسن بخت بہادر، عالی مزاج و بلند فکر، در سخن فہمی و شعر گوئی بے نظیر و بہ (صفاتِ) حمیدہ متصف۔ اصلاحِ اشعار از حافظ عبد الرحمان احسان گرفتہ۔ از نتائجِ طبعِ آں والا تبار ست۔

تیرا جو شب تصور اس دل نے یار باندھا
بس آنسوؤں کا میری انکھوں نے تار باندھا
قاتل تری نگاہیں ہم نے بھی زباں ہیں
پھر قتل پر ہمارے (۱) ظالم کنار باندھا
سحر ہونے کے دھڑکے سے ہمارا ہے بدن بھنڈا
کہ تیرا ہار موتی کا ہوا ہے سیم تن بھنڈا

(۱) تونی (نغز ۱۵۰)

Marfat.com

عجب کافر ھے دل اس بت کے جو قربان جاتا ھے
ھماری آبرو رکھ لے خدا ایمان جاتا ھے

یار نے زلفِ سیہ کو منہ لگایا بے طرح
یعنی اس کافر کو اپنے سر چڑھایا بے طرح

کب تلک دل کو رکھے عاشقِ دل گیر کڑا
گردنِ جان کا آخر ھوا زنجیر کڑا

ھاتھ میں پہنچی عجب، بازو میں بھج بند غضب
سر پہ تعویذ پری، پاؤں میں تصویر کڑا

حسن کا سامان تیرے پاس ھے دل دار خوب
رخ پری، کاکل دھواں، بالا بلا، رفتار خوب

اس قدر او بے مروت مجھ سے استغنا تجھے
جان دینی تھی مجھے پر دل نہ دینا تھا تجھے

ھے گرچہ حلاوت مجھے اس بات میں سب کچھ
کب جی کی ھوس نکلے پر اک رات میں سب کچھ

اک بوسے پہ صبر و دل و دیں ھوش و فراست
وہ لے ھی گئے ھم سے مدارات میں سب کچھ (ورق ٦٨ الف)

ذبح کر راضی ھوں لیکن ٹک چڑھا کر آستیں
تا مرے خوں میں نہ ھو جاوے کہیں تر آستیں

فرطِ گریہ سے گریباں غیرتِ گرداب ھے
رشکِ موجِ بحرِ قلزم ھے سراسر آستیں

واہ رے دستِ جنوں، اللہ رے [1] تیرا دست برد
[2] نہ گریباں ھے، نہ دامن ھے، نہ یکسر آستیں

(۱) تیری (نغز)
(۲) نو (نغز)

Marfat.com

رات کو اس گل بدن کے تھا سرھانے میرا ھاتھ
ھوگئی اس واسطے میری معطر آستیں

ھست در زنداں به هجرِ گردن و دستِ کسے
گردنِ من در گریباں، دستِ من در آستیں

شعر احساں تیری فرقت میں جو ثابت نے پڑھا
چارہ گر رونے لگے آنکھوں پہ دھر کر آستیں

میں کسی چشمِ مفتن کا ھوں مائل ثابت
کیوں کہ محکوم مرا ابلقِ ایام نہ ھو

سیرِ لالہ باغ میں کل وہ ادھر دیکھا کیے
ھم ادھر با چشمِ تر داغِ جگر دیکھا کیے

ثنا ثنا تخلص، میر شمس الدین، سیدے بود، اصلش از خطۂ کشمیر، مولد و منشاء او عظیم آباد، به شاگردی شاہ مشتاق طلب تخلص مشہور ـ گاہ گاہے شعرِ ریختہ می گفت، ازوست ـ

چمن ھے، خندۂ گل ھے، مئے و مینا ھے اور تو ھے
فغاں ھے، نالہ ھے، فریاد ھے، زاری ھے اور میں ھوں

ثاقب ثاقب تخلص، میر غالب الدین نام، معلوم نیست کہ کیست و باشندۂ کجاست ـ شخصے به نامِ او شعرے خواندہ بود، نگاشتہ شد ـ ازوست ـ

مجھ سے بے دل کی اگر تصویر کھینچا چاھیے
اے مصور اس کو پھر دل گیر کھینچا چاھیے (ورق ۶۸ ب)

ثابت ثابت تخلص، اصالت خاں، شاگرد میرزا بھچو فدوی تخلص [illegible]
کہ استادِ عہدِ خویش بود کلامش نمکیں و عبارتش رنگیں ـ در ریختہ گوئی از اقران ممتاز ـ منہ ـ

Marfat.com

مصرع کبھو [۱]- جو آہ کا موزوں کروں ہوں میں
سکانِ نہ سپہر کا دل خوں کروں ہوں میں

وقت مرنے کے مرے پاس وہ موجود ہوا
اپنے [۲]- جی کا ہی زیاں اپنے نئیں سود ہوا

ثاقب ثاقب تخلص، شاہ شمس‌الدین، بزرگے بود درویش صفت، در جرگۂ متقدمین ست۔ اصلاحِ شعر از شاہ مبارک آبرو می گرفت۔ مذاقِ کلامش پسند خواطرِ صاحبانِ ایں فن ست۔ منہ۔

ترے عتاب سے کس دن یہ رنگِ رو نہ اڑا
کہ مرغِ روح مرا اس کے دو بہ دو نہ اڑا
مرے ادب نے رکھا مجھ کو یاں تلک محروم
کہ بعدِ قتل بھی دامن تلک لہو نہ اڑا

ثابت [۳]- ثابت تخلص، شجاعت اللہ خاں، شاگردِ جعفر علی حسرت، باشندۂ لکھنؤ، دیگر احوال دریافت نہ گشتہ۔ ازوست منہ۔

آتے ہو تم تو دن میں کئی بار ہم طرف
پر دیکھتے نہیں کبھی اے یار ہم طرف

ثروت ثروت تخلص، میرزا محمد صادق نام، المعروف بہ آغا ثروت، باشندۂ لکھنؤ، (ورق ۶۹ الف) اتالیق پسرِ راجہ ٹکیت رائے۔ اشعارش مربوطِ از کلامِ اوست۔

بے قراری سے قرار اب نہیں آتا افسوس
کیا کروں آہ کہ جی مفت ہے جاتا افسوس

(۱) آنکھ کا (نغز ۱۵۱) (۲) اپنی جینی کا یہی میری نئیں سود ہوا (نغز ص ۱۵۱)
(۳) مخ میں اس سو پہلے میر غالب الدین ثاقب کا حال درج ہو۔ حالانکہ ورق ۶۸ الف پر ان کا ذکر آچکا ہی۔ دونوں عبارتیں ایک ہی ہیں۔ یہ سہو کتابت ہو، اس لئے یہاں اس کو حذف کردیا گیا ہو۔

Marfat.com

اب نہ وہ وصل ، نہ وہ عیش ، نہ وہ عشرت ہے
ہجر ہے ، درد ہے ، اور ہم ہیں ، عجب صحبت ہے

ثاقب ثاقب تخلص ، میاں شہاب الدین ، شخصے بود معاصرِ ولی ، از ثاقب اول جداست ۔ زبان و بیانش به طورِ پیشینان ست ۔ مقطعِ غزلش جائے دیدہ شد ، ثبت نمود ۔ منه ۔

ثاقب کی نعش پر آ ، اس شوخ نے یہ پوچھا
یہ کون مر گیا ہے ، کس کا ہے یہ جنازہ

ثابت ثابت تخلص ، شخصے ست باشندۂ حیدر آباد ، اسمش معلوم نیست ، فقط یک رباعی که در مدحِ کسے گفته ، به دست آمده ، می نگارد ۔ ازوست ۔

سر کردۂ و سردار ، امیرِ دوراں
نواب فلک رتبه بہادر ذی شان
ان کا جو خطاب ارسطو جاہ ہوا
ہو ان کو مبارک از فضل سبحاں [؟]

حرف الجیم المعجمه

جہاں دار جہاندار تخلص ، بادشاہ زادۂ ولی عہد میرزا جواں بخت مرحوم ، فخرِ دودماں ابہت و حشمت ، کارکشائے امور سلطنت ، کیوان مکاں ، مشتری منزلت ، مرشد زادۂ بلند ہمت ، تاج به تارک شوکت ، صاحب عالم و عالمیاں ، سخن ور نکته پرور که شرحِ حشمتش بروں از تحریرِ منشیان عطارد رقم ست ۔ باوجود (ورق ٦٩ ب) و فورِ شانِ جہاں داری ، به کمال علم و ہنر آراستہ بود و اکثر اوقات شعر ریختہ موزوں می فرمود ۔ تعریف اشعار گہر نثارش خارج

Marfat.com

از بیان ۔ صد افسوس کہ آں درۃالتاجِ تیموریہ در عین شباب ایں جہانِ فانی را وداع نمودہ ، ساکنِ اعلی علیین گردید ۔ چند شعر از نتائجِ طبعِ موزون اں گوہر یکتائے سلطنت مرقوم می شود ۔ منہ ۔

چھوڑا ملاپ یار کا اغیار کے لیے
ترک شمیم گل کا کیا خار کے لیے
دیت کا نام اس عاشق ستم کے آگے کیا لیجے
غرض چپ رہیے اور آنکھوں سے اپنی خوں بہا لیجے
یا الہی ایک ایسی تو کوئی رات ہو [؟]
چاندنی ہو ، یار ہووے اور گلے میں ہات ہو
ہیں بس کہ جزوِ تن مرے طاؤس وار داغ
رکھتا ہے ایک ایک عجب ہی بہار داغ
پوشاکِ سرخِ یار جو دیکھی چمن کے بیچ
. . . . . پیاری بدن کے بیچ
مرکس کے اشتیاق میں یہ بے اجل گیا
آنکھیں جو یوں کھلی رہیں اور دم نکل گیا
کون سی بات تری ہم سے اٹھائی نہ گئی
پر جفاجو یہ تری نت کی لڑائی نہ گئی
دل سوزاں کی جہاندار مرے تابہ فلک
کون سی آہ تھی جو مثلِ ہوائی نہ گئی
میں تو سو بار ترے ملنے کو آیا تنہا
لیکن افسوس کبھی تجھ کو نہ پایا تنہا

بجھاؤں شمع ساں کیا اب جہاں دار
شرار عشق تو پہنچا جگر تک

Marfat.com

جہاں دار کس لالہ رو پر موا
جگر میں جو ہیں داغ کالے ترے (ورق ۷۰ الف)

زلف آہیختہ جو رخ پہ صنم رکھتے ہیں
رات اور دن کو بہ اعجاز بہم رکھتے ہیں

ہے دمِ زیست کی مانند ہمیں ہر دم مے
ساقی ہم جب تئیں دم اپنے میں دم رکھتے ہیں

ٹھان لیتے ہیں وہ پہلے ہی سر اپنا دینا
تیرے کوچے میں جو اے شوخ قدم رکھتے ہیں

ہوا لہوس تیغِ جفا کا تری روکش کیا ہو
دعوی اب سینہ سپر ہونے کا ہم رکھتے ہیں

جمال جمال تخلص، مرزا ـ بند علی، سید صحیح النسب بزرگش از شرفاے ایران بودند، خودش بہ دارالخلافہ تولد یافتہ ـ شخصے ذی لیاقت و ذہین بود ـ افسوس کہ در عینِ شباب از ایں جہان فانی رحمت کرد ـ شوقِ موزوں نمودنِ اشعارِ ریختہ در دل متمکن داشت ـ ایں دو مطلع ازاں جملہ است ـ

کس مری آہ کا تا عرش گزارا نہ ہوا
کون سا شعلہ انھا دل سے کہ تارا نہ ہوا

دیکھے جو کوئی اسے قالب بے جاں بن جاے
روے جس بزم میں وہ گنج شہیداں بن جاے

جان جان تخلص، جان‌علی شاہ نام، بزرگانش امراے عہد فردوس [illegible] ایشاں ترک لباس ساختہ دم درویشی می زدند ـ در [illegible] بنا کردہ بسر می برند ـ ازوست، منہ ـ

(۱) کذا

Marfat.com

یار جب هم کلام هوتا هے
مدعا سب تمام هوتا هے

جولاں جولاں تخلص، میر حسین علی خاں، شخصے عمده معاش، از شعرائے دکن ست، (ورق ۷۰ ب) قصیدهٔ بهاریه بسیار خوب گفته۔ محلِ اختصار ست والا قابلِ نوشتن بود۔ مطلع غزلش که آشنائے خوانده بود قلمی گشت، ازوست، منه۔

اب ایسے جام میں ساقی شرابِ ارغوانی بهر
که جس کو دیکھ کر زاهد کے آوے منه میں پانی بهر

جعفری جعفری تخلص، از نام و نشانش مطلع نیستم، سوائے همیں یک قطعهٔ تاریخِ بنائے مکان که موسوم به سرور نگرست، از تصنیفاتش چیزے دیگر به دست نیامده، ناچار بریں اکتفا نموده شد۔ ازوست قطعهٔ تاریخ۔

بنی هے تازه آبادی سرور نگر
به جاه و دولت و اقبال و شان و شوکت و فر

کہی هے میں نے بهی یهه جعفری عجب تاریخ
رهے همیشه یه آبادی سرور نگر

جوشش جوشش تخلص، [1]۔ محمد عابد، از سکنهٔ عظیم آباد، شاعرِ مستعد معلوم می گردد۔ دو مطلع از تصنیفاتش بهم رسیده، هر دو بسیار خوب گفته۔ منه۔

تمهارے در په جو درباں نے آستیں پکڑی
به رنگ نقشِ قدم هم نے بهی زمیں پکڑی

(۱) محمد عابد جوشش پسر جسونت ناگر (هندی ۶۰) یه درست نهیں بعض ارباب تذکره نی غلطی سی محمد روشن کو بجای محمد عابد لکهدیا هو، جو ان کی بهائی کا نام هو عشقی اور شورش میں صحیح طور سو درج هو۔ ،، جوشش تخلص، اسمش محمد روشن برادر عینی محمد عابد دل تخلص،، (عشقی ۱۱۸) مصحفی و شیفته نی بهی ،، محمد عابد جوشش از ابنای جسونت ناگر،، اور ،، شیخ محمد روشن جوشش،، دو شاعر فرض کیے هیں۔

Marfat.com

هر غنچـــه خموش باغ میں ہے
مشہور ہے پر دھن دریـــدہ
جوں آئنـــہ یہ ستم رسیـــدہ
رہتا ہے مـــدام آب دیـــدہ

جنوں جنوں تخلص، محمد فخرالاسلام، از خانوادۂ بزرگ و پیرزادہ ہائے دارالخلافہ۔ شاگردِ میر نظام‌الدین ممنون۔ مردِ خلیق و شعرِ معقول می گوید۔ ازوست۔ (ورق ۷۱ الف)

اٹھی جو شرم تو دونوں ہی دل ملے نکلے
بجز حجـاب یہـاں کچھ نہ فاصلے نکلے

جعفر جعفر تخلص، جعفر علی خاں، مردِ عمدہ روز گار، در عہدِ حضرت فردوس آرام گاہ بود۔ شعرِ خوب می گفت۔ زیادہ احوالش معلوم نیست۔ منہ۔

چمکتے دانت دیکھے [1]۔ شوخ کے مسی لگانے میں
جڑی ہیں [2]۔ پٹریاں الماس کی نیلم کے خانے میں

جعفری جعفری تخلص، میر باقر علی، فرزندِ میر قمرالدین منت، برادرِ کوچکِ فخرالشعرا میر نظام‌الدین ممنون۔ جوانِ شایستہ، مودب و طالب علمِ خوب و کلامش مرغوب ست۔ اصلاح از برادر بزرگِ خود گرفتہ۔ منہ۔

تیغ یوں دل میں خیال نگہ یار نہ کھینچ
نا خدا ترس تو کعبے میں تو تروار نہ کھینچ
نوکِ مژگاں کے تصور میں نہ رہ اس کے دل
آپ کو آپ تو بالائے سرِ دار نہ کھینچ
بے سروپا چمن و دشت کے عالم میں پھر [؟]
نازِ ہر گل نہ اٹھا، منتِ یک خار نہ کھینچ

(۱) یار (نغز ۱۶۸) (۲) قطبیاں (نغز)

Marfat.com

تو ہے گرعرش [۱] پہ نالے نہیں تھے تجھ سے کم
آپ کو دور بس اب آہِ شرربار نہ کھینچ

جو ہمرہ دلِ غم سر انجام ہوگا
تو مر کر بھی کاہے کو آرام ہوگا

جو وہ روے تاباں پہ [۲] کھولیں گے زلفیں
تو خورشید پنہاں تہِ شام ہوگا

وہ رشکِ قمر ہووے گر جلوہ فرما
تو اک مطلعِ مہ لب بام ہوگا

آرام و عدے کی شب اک دم کبھو نہ آیا
آیا نہ چین [۳] جی کو جب تک کہ تو نہ آیا (ورق ۷۱ ب)

سیتے ہیں زخم جوں جوں ہوتے ہیں چاک افزوں
ڈورے سے تیغ کے کم تار رفو نہ آیا

زخمِ کہن سے تھی کل درکار تازہ کاوش
وہ نشتر مژہ پر دل میں فرو نہ آیا

اس نالۂ رساکی دیکھو دراز دستی
کب دامن مسیحا یہ جاکے چھو نہ آیا

یہ آہِ برق افشاں گر نکلی دل سے میرے
تو آتشِ سقر کا گویا نمونہ آیا

آئے جو یاد ہم کو یارانِ بادہ پیما
یک جرعہ مے کا لب سے بس تاگلو نہ آیا

..... تو شبِ جدائی تاریک رہ ہمیشہ
وعدہ خلافیوں سے وہ ماہ رو نہ آیا

---

(۱) تو ہو گرعرش پہ نالہ بھی نہیں تجھ سو کم (نغز)
(۲) کھولو گا (نغز) (۳) دل کو (شیفتہ)

Marfat.com

جمال | جمال تخلص، جمال علی نام، قومِ بنی اسرائیل، ساکنِ قصبۂ میرٹھ۔ از چندے برائے تلاشِ روزگار طرفِ حیدرآباد رفتہ است۔ شاگرد غلام محی‌الدین عشق۔ ازوست۔

کب تلک جور و ستم کیجیے گا
کبھی ہم پر بھی کرم کیجیے گا
کثرتِ داغ سے دل کو اپنے
غیرتِ باغِ ارم کیجیے گا

جوش جوش تخلص، رحیم اللہ شخصے بود، شعر بہ طورِ بازاریاں می گفت و اظہارِ شاگردی غلام ہمدانی مصحفی می کرد۔ در مشاعرۂ مہدی علی خاں دیدہ می شد۔ از مدتے مفقودالخبر ست۔ ازوست۔

دریا مری آنکھوں سے نت جاری لہو کا ہے
بے درد تو کیا جانے کیا رنگ کسو کا ہے
ظرف پر اپنے نظر کر تو ابھی لڑکا ہے
منہ صراحی سے نہ لو دل برِ مے خوار لگا
میں نے جو کہا تجھ بن کیا کیا نہ الم گزرا
بولا کہ ابے تیرا روتے ہی جنم گزرا (ورق ۷۲ الف)

جوہر جوہر تخلص، میرزا احمد علی، قوم قزلباش، از وطن و [1] مسکن او و احوالش ہیچ دریافت نہ شدہ۔ مطلعے خوبے از طبع زادش بہ دست آمدہ۔ مرقوم نمودہ شد۔

آتش دہ چمن ہو، یا برق آشیاں ہو
اے مرغ نالہ کچھ ہوگا ہے تو پر فشاں ہو

جولاں جولاں تخلص، بہار علی شاہ، متوطن دارالخلافہ، در عالم تیر

(۱) مولدش دہلی ست و اصل آبایش از ایران بود۔ در دہلی بہ پاس خاطر دوستی بہ معرکۂ حادثہ جنگی کشتہ شد۔ (گلزار ۹۹)

Marfat.com

اندازی سر آمدِ وقتِ خویش بود۔ عمرے به تجرید گزرانیده۔ مدتے شد که در گزشته، خدایش بیا مرزاد۔

کنجِ قفس میں دیکھ کے بے بال و پر مجھے
اے ہم[1]۔ صفیر چھوڑ گیا تو کدھر مجھے

جان جان تخلص، [2]۔ خان عالم خاں، شاگرد میر محمد سوز۔ معلوم نیست که متوطنِ کجابود۔ اشعارش کیفیتے دارد۔ ازوست۔ منه۔

چھوڑ عارض دل نے گھیرا زلفِ مشکیں فام کو
صبح کا بھولا غنیمت ھے جو پہنچے شام کو

جهمن جهمن تخلص، که جهمن ناتھ نام دارد۔ از سکنهٔ دارالخلافه۔ مشاقِ قدیم ست۔ ازوست۔

دل جوں سپند عشق کی آتش سے جل گیا
اک آہ کھینچتے ھی مرا [3]۔ دم نکل گیا

اشک ھوتے ھی تولد اس قدر رسوا ھوا
یہ تو لڑکا حضرتِ مجنوں کا بھی باوا ھوا

[4]۔ جو صوبے دار صاحب جاہ آیا
برائے قتلِ خلق اللہ آیا

[5]۔ نہ تھا وہ شاہ جی اور یہ نہ حاجی
وہ نادر شاہ تھا یہ شاہ آیا

---

(۱) ای هم صفیرو چهوڑ گئو هو کدهر مجهو (نغز ۱۷۳)
(۲) تخلص جان عالم خان ست۔ وی خلف الصدق نواب منور خان مغفور برادر کوچک نواب روشن الدوله ظفر خان میرورست در فرخ آباد شعر خود به اصلاح میر سوز می رساید (نغز ۱۵۳)
(۳) جی (نغز ۱۷۷)
(٤) یهاں مختار جو با جاه آیا (نغز)
(٥) نه تهو وه شاه جی نو شاه حاجی ٥ وه نادر شاه تهو به شاه آیا (نغز ص ۱۷۷)۔

Marfat.com

جوشش [1]-جوشش تخلص، عظیم آبادی، در علمِ عروض ماہر۔ بسیار خوش لیاقت ست۔

غیروں پر تو ستم کرے گا
ہم پر جو کبھی کرم کرے گا

جب عشق میرا شہرۂ آفاق ہو گیا
اک عالم اس کے حسن کا مشتاق ہو گیا

اٹھ اے طبیب جا مجھے آرام ہو چکا
مرتا ہوں کوئی دم کو مرا کام ہو چکا

[2]-وہ زمانہ کیا ہوا جو مرے گریے میں اثر تھا
یہی چشمِ خوں فشاں تھی، یہی دل یہی جگر تھا

گر یوں ہی یہ دل درپئے آزار رہے گا
اک روز نہ اک روز مجھے مار رہے گا

[3]- دل میں ہے اب قرب میں آئینہ ساں پیدا کروں
وہ مجھے دیکھا کرے اور میں اسے دیکھا کروں

جیسا کہ دل پہ زخم ہے اس کے خدنگ کا
گلشن میں ایک گل نہیں اس آب و رنگ کا

اس کا خدنگ داغ جگر سے گزر گیا
اک تیر تھا کہ صاف سپر سے گزر گیا

اگر منظور ہو اے عشق دل کو پاک کر دینا
تو اسباب تعلق کو جلا کر خاک کر دینا

(۱) یہ وہی جوشش ہیں جن کا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہو ملاحظہ ہو [illegible] بعض دوسری تذکرہ نویسوں کی طرح جوشش تخلص کو دو شاعر فرض کیے ہیں۔
(۲) وہ کیا ہوا زمانہ رونے میں جو اثر تھا ۔ یہ چشم خوں فشاں تھی یہ دل یہی جگر تھا (گلزار ۹۶۰)
(۳) یہ تمنا ہے کہ قرب الخ (شورش)

Marfat.com

مرا دل جبہ سائی سے نہیں اے مہرباں ٹوٹا
یہاں تک سر کو ٹکرایا کہ سنگِ آستاں ٹوٹا

بے تاب ھی رھتا ھوں تری یاد میں ھر شب
گزرے ھے مری نالۂ و فریاد میں ھر شب

نہ شکلِ شیشہ آتی ھے نظر، نہ جام کی صورت
رھی زیرِ فلک پھر کون سی آرام کی صورت

کرے ھے جیب کو جیسا یہ چشمِ گریاں سرخ
شفق سے ھو نہ سکے صبح کا گریباں سرخ

زلف اس کی جو کھل پڑی منہ پر
شام تھی صبح کے گری منہ پر

ھمارے حال پہ اس کو نظر نہیں ھرگز
کسی کے دل کی کسی کو خبر نہیں ھرگز (ورق ۷۳ الف)

سینے میں غمِ عشق نے کی مشتعل آتش
اے اشک بجھانا کہ لگی متصل آتش

کیوں کر نہ گرد باد کو ھووے ھوائے رقص
ھے راستی کہ دامنِ صحرا ھے جائے رقص

سوزِ دل سے تری محفل میں جلا جاتا ھوں
شمع کی طرح کھڑا ھوں پہ گھلا جاتا ھوں

[1]- کیا ھوا عشق میں گو ھم کوئی دم جیتے ھیں
مبتلا جو ھیں اس آزار میں کم جیتے ھیں

تم نے تو پھیر دیا دل میں لیے جاتا ھوں
بہت پچھتاؤ گے یہ عرض کیے جاتا ھوں

---

(۱) کیا ھوا گر کوئی دم عشق میں ھم جیتے ھیں (شورش ۱۴۰)

Marfat.com

تجھ سے ہم بزم ہوں نصیب کہاں
تو کہاں اور میں غریب کہاں

راغب نہ ہو طبیعت [1]- گو حور رو بہ رو ہو
اپنی یہ آرزو ہے دنیا ہو اور تو ہو

[2]- توانائی تو کر بیٹھی جدا آغوش سے مجھ کو
گرا مت دیجیو اے ناتوانی دوش سے مجھ کو

بختِ بد ہونے نہ دے خون مرا اس کے ہاتھ
گو کہ آجاؤں بھی جوں دزدِ حنا اس کے ہاتھ

[3]- دم بہ دم بس کہ دل خراش ہے یہ
آہ ہے یا قلم تراش ہے یہ
دیدۂ تر کو دوست رکھ جوشش
بہت تحفہ گلاب پاش ہے یہ
اپنی وہ بے ثبات ہستی ہے
کہ سدا نیستی کو ہستی ہے
جس طرح دل کا داغ جلتا ہے
اس طرح کب چراغ جلتا ہے
جی میں جس وقت کہ مضمون کمر آتا ہے
بس کہ نازک ہے مجھے باندھتے ڈر آتا ہے
چشم تر، آہ بہ لب، خستہ جگر، ہوں جوشش
[4]- بے طرح حال مرا مجھ کو نظر آتا ہے (ورق ۷۳ ب)

(۱) جو (شورش ص ۱۴۵)
(۲) توانائی تو کرتی ہو جدا الخ (شورش ۱۴۶)
(۳) ایک عالم کی جاں خراش ہو یہ (گلزار ص ۹۷)
(۴) یو طرح حال نظر مجھ کو مرا آتا ہو (گلزار ص ۹۷)

Marfat.com

ـ[۱] ایک دن کا ماجرا ھے میں گیا تھا سیر کو
دیکھتا کیا ھوں کہ [۲]ـ جھگڑا بر سرِ بازار ھے
برھمن کہتا ھے بت خانے میں ھے ذات احد
شیخ کہتا ھے غلط کعبے ھی میں وہ یار ھے
اس میں جوشش بول اٹھا سنتے ھو شیخ و برھمن
جانے دو اپنی طرف دیکھو یہ کیا تکرار ھے
لاکھوں ھیں کیے قتل گنہ گار مجھی سے
[۳]ـ رھتی ھے پھری اک تری تروار مجھی سے
کشورِ عشق میں رسوا سرِ بازار ھوے
اس کے ھاتھ آپ بکے جس کے خریدار ھوے
قطرے مرے آنسو کے ھیں اک لختِ شرر سے
کیا آگ برستی ھے یہاں دیدۂ تر سے
آشنا جب سے ھوے اس بتِ ھرجائی سے
در بہ در خاک بہ سر پھرتے ھیں سودائی سے

جنوں جنوں تخلص، شاہ غلام مرتضی، درویشے ست صاحب کمال، ظاھر و باطنش بہ صلاح و تقوی آراستہ ـ از سکنائے الہ آباد ـ اکثر شعرائے آں جا استفادہ ازو حاصل می نمایند ـ طبعش بہ ریختہ گوئی مائل ـ کلامش صوفیانہ است ـ منہ ـ

مرا یار میرے ھی دل میں تھا، ولے مجھ کو بے خبری رھی
پھرا کوہ و دشت میں ڈھونڈھتا مرے شیشے ھی میں پری رھی

(۱) ایک دن کا ماجرا تھا میں اٹھا تھا سیر کو (شورش ۱۵۱) ایک دن کا ماجرا ھو میں اٹھا تھا سیر کو (گلزار ص ۹۷)
(۲) بہ (شورش، گلزار)
(۳) رھتی ھو مژی اک الخ (شورش ۱۵۳، گلزار ۹۷)

Marfat.com

تو ھے آفتاب حسن کا صنم اور مثل چراغ ھیں [؟]
تری شان جب ھوئی جلوہ گر، تو شکوہ سب کی دھری رھی

(ورق ۷٤ الف)

تیری چشمِ مست سے ساقیا جنوں (ایسا مست تو ھو گیا)
کہ مئے دو آتشہ طاق پر جو دھری سو ووں ھی دھری رھی

شیریں لبوں سے تیرے کیا تلخیاں سہی ھیں
ھر چند زار شب کو کوئی چھپا دی ھیں [؟]
کہنی نہ تھیں جو باتیں وہ تو نے سب کہی ھیں
کب چھپتی ھیں وہ آنکھیں جو جاگتی رھی ھیں

جوھر جوھر تخلص، دیوالی سنگھ، قومِ کھتری، ساکنِ سرکار بریلی. زیادہ از اوصافش آگہی نیست۔ ازوست۔

سوار نقرہ کا دریا سے کون گزرا ھے
ھلال پکڑے ھے جس کی رکاب در تہِ آب

جوان جوان تخلص، میرزا نعیم بیگ. اصلش از دارالخلافہ. از چندے وارد لکھنؤ گشتہ، در سرکار مرشد زادۂ آفاق میرزا سلیمان شکوہ بہادر بہ زمرۂ خواصاں شرفِ ملازمی حاصل کردہ، شاگرد. غلام ھمدانی مصحفی۔ ایں چند شعر از طبع زادِ اوست۔

یہ اُن دنوں جو ھم سے اتنی رکھائیاں ھیں
شاید کسی نے[1] کچھ کچھ باتیں سجھائیاں ھیں
[2]۔ نقاب الٹے جو شب کو وہ مہ لقا نکلے
تو چاند شرم سے [3]۔ دل میں منہ چھپا نکلے

(۱) شاید کسی نی باتیں کچھ کچھ سجھائیاں ھیں (بغز ۱۷٤ ، ھدی ص ٦٧)
(۲) نقاب الٹ کی جو شب کو الخ (ھدی ٦٧ ، بغز ۱۷٤)
(۳) بدلی میں (بغز)

Marfat.com

[۱]۔ جو دیکھ کر درِ گوش اس کا مر گیا ہووے
[۲]۔ بجا ہے خاک سے گر اس کی موتیا نکلے
[۳]۔ سیہ خال اس طرح کے ہیں گے اس کی ناف کے اوپر
رشیدا نے دیے ہوں جیسے نقطے قاف کے اوپر

جراح جراح تخلص، غلام ناصر، اصلش از خطۂ کشمیرِ جنت نظیر، خود به دارالخلافه تولد یافته۔ جوانے مودب و ظریف۔ آباؤ اجدادش پیشۂ جراحی اختیار کرده بودند۔ ایں هم در پیشۂ خود ماهر ست۔ در حضورِ والا به جرگۂ جرّاحاں داخل۔ قدرے تحصیلِ طب (ورق ۷٤ ب) هم نموده۔ شعرِ ریخته گاهے موزوں می کند۔ ازوست منه۔

جب سے سنا که شوخ کا بازار گرم ہے
۔ ۔ ۔ ۔ کو اس کے یه بھی دل زار گرم ہے
اک دم نہیں ہے اس بتِ خورشید روکو چین
پھرنے میں جیسے کوکبِ سیار گرم ہے
جراح ٹانکے دینے میں ہمت کر درنگ تو
اس واسطے که زخم مرے یار گرم ہے

جذب جذب تخلص، سید بھکھاری، باشندۂ سرکارِ بریلی۔ دو سه سال منقضی شده که وارد دارالخلافه گشته بود۔ شخصِ ذی هوش و خلیق و مودب به نظر رسیده۔ تحصیلِ کتبِ عربی هم نموده است و در شاعری نیز مهارتے دارد۔ ابیاتے چند که از طبعش سرزده، اکثر دل کش اند۔ ازاں جمله بریں سه چهار اکتفانموده شد۔ منه۔

(۱) جو دیکھ کر درِ گوش ان کا جان دی هم دم (نغز ۱۷٤)
(۲) بجای خاک سی اس کی جو موتیا نکلی (نغز)
(۳) سیه خال اس طرح سی دیکھی ان کی ناف کی اوپر (نغز)

Marfat.com

واں صفائی [1] وہ خود نمائی ہے یاں مری جان کی صفائی ہے
اے فلک مجھ سے اتنی [2] بے رحمی یہ ترے دل میں کیا سمائی ہے
یاں ہوئے ہم تو جاں بحق تسلیم واں ابھی عشق آزمائی ہے
جو کہ حلقہ بگوش نتھ کے ہیں ناک میں ان کی جان آئی ہے
ہوں مسلمان بندۂ کافر کچھ عجب طرح کی خدائی ہے
جذب چل دیکھ آستانۂ یار ہم ہیں اور [3] واں کی جبہ سائی ہے

جوہری جوہری تخلص، (از) نامش اطلاعے نیست ۔ متوطنِ دارالخلافہ در جوہری بازار می ماند ۔ (ورق ۷۵ الف) جوانیست نو مشق، جوہری پسر، شاگردِ میاں نصیر ۔ ازوست، منہ ۔

آفریں دل کو گیا ابروے خم دار سے مل
کس کا ایسا ہے جگر جاوے جو تلوار سے مل

روشنی مہ کی شبِ تار میں ہوتی ہے دو چند
زلف بے وجہ گئی ہے نہ رخِ یار سے مل

دیکھ کر ابرو ہوا آج یہی ہے جی میں
کیجے پیمانہ کشی ساقیِ سرشار سے مل

جوہری چھوڑ تو مت ایسی رقم کو کہ وہ شوخ
ساتھ آیا ہے ترے جوہری بازار سے مل

جلال جلال تخلص، از نام و نشانش اطلاعے نیست ۔ بالفعل در فیض آباد استقامت دارد ۔ اشعارش دل چسپ و کلامش رنگین ست ۔ منہ ۔

تنگ احوال ہے اب تو ترے شیدائی کا
آ کے ٹک دیکھ تماشا تو تماشائی کا

قدر عاشق کی وہ کیا جانے کہ اپنی شب و روز
عشق رکھتا ہو جو شخص اپنی خود آرائی کا

(۱) ہی (نفز ۱۵۴) (۲) بی مہری (نفز ص ۱۵۴) (۳) اس کی (نفز ص ۱۵۴)

Marfat.com

دل دیا مفت اب اس آئنہ رو کو افسوس
میں تو حیراں ہو جلال اس تری دانائی کا

اس مرتے ہوے کو جی جلا لو ۔ او اپنے گلے سے ٹک لگا لو
حال مت پوچھ اس پریشاں کا ۔ ہوں گرفتار زلفِ خوباں کا

اب تلک بازار میں بیٹھے ہیں جس کی دید کو
کیوں نہ آیا آہ کیا سوجھی یہ اس بے دید کو

جراءت حرأت تخلص ، [1] قلندر بخش ، بزرگانش فخرِ دربانیِ حضورِ والا داشتند ۔ از چندے به سببِ انقلاب مع قبائل به لکھنؤ رفته ، طرحِ اقامت انداخت ۔ چوں طبعش موزوں بود ، (ورق ۷۵ ب) شعر ریخته می گفت و به نظرِ اصلاحِ میر جعفر علی حسرت می رسانید ۔ بعدِ مرورِ ایام کلامش چناں به پایۂ پختگی رسید ، که از استادِ خود فوقیت گزید و الحق که اکثر فکرش طرفِ طرز بندی و صحتِ محاوره و درستیِ روز مره و ارتباطِ الفاظ وصنایع ..... مائل و یاس و نومیدی از کلامش می تراود ۔ بیش تر غزلیات غزل در غزل گفته است ۔ ماهرانِ ایں فن به استادیش معترف ۔ مصلحِ اشعارِ اکثر سکنائے لکھنؤ ست ۔ در علمِ نجوم نیز مهارت دارد ۔ و به علمِ موسیقی هم آشنا ست ۔ چناں چه درنواختنِ ستار دستے دارد ، لیکن افسوس که ایں قسم مردِ هنرمندِ باکمال را در عینِ جوانی چشمانش از حلیۂ بصارت عاطل گشته ۔ دریں زمانه هم چو شخص بسا مغتنم ۔ از نتائجِ طبعِ رنگینِ اوست ، در نعت گفته ۔ منه ۔

محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا
[2] کہے بندہ گر اس کی مدح دعوی ہے خدائی کا

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمارِ ہجراں کا
کہ جس نے کھول کر منہ اس کا دیکھا پھر وہیں ڈھانکا

(۱) یعنی مان نامِ آبائی اوست بدیں جہت که خودرا از اولاد بجو رای مان می گوید ۔ اوشخصی گزشته که هنوز در محلهٔ که متصل چاندنی چوک جای بود و باشِ او وده ، به کوچهٔ رای مان شهرت دارد (هندی ص ۶۳)
(۲) کری بنده الخ (نغز ص ۱۵۶)

Marfat.com

ہوا ظاہر نہ مردہ بھی ترے بیمارِ ہجراں کا
زبس صدمہ اٹھا کر وہ ہوا تھا درد پنہاں کا

مت یہ گھبرا کر کہو اب یاں سے بندہ جائے گا
کوئی مر جائے گا صاحب آپ کا کیا جائے گا

دل پر لگا الٹ کے وہیں تیر آہ کا
جب یاد آ گیا وہ پلٹنا نگاہ کا

جھپکے اجل سے آنکھ مری کیوں کہ وقتِ نزع
بسمل ہوا ہوں میں کسی بانکی نگاہ کا (ورق ۷۶ الف)

کون دیکھے گا بھلا اس میں ہے رسوائی کیا
خواب میں آنے کی بھی تم نے قسم کھائی کیا

ذرا کر سیر گل رو تازگی پر ہے چمن اپنا
شگفتہ جوں گلِ نو ہے ہر اک داغِ کہن اپنا

برہم کبھی قاصد سے وہ محبوب نہ ہوتا
گر نام ہمارا سرِ مکتوب نہ ہوتا

سبب پوچھو نہ واں سے دستۂ نرگس کے آنے کا
کہ ہے یہ عین شفقت میں مزا آنکھیں دکھانے کا

مبتلا بس کہ ہوں میں اس بت ہرجائی کا
جا بہ جا کیوں نہ ہو شہرہ مری رسوائی کا

کچھ ہم تو نہ سمجھے کہ شبِ وصل کدھر تھی
اس زلف سے رخ پر جو نظر کی تو سحر تھی

نہ دیکھو نبض مری اور مت لگاؤ ہاتھ
طبیبو تم مرے جینے ہی سے انہاء ہاتھ

(۱) ٹک زلف سو جو رخ پہ نظر کی تو سحر تھی (گلزار ص ۹۳)

Marfat.com

نزع میں ہم نے عجب طور سے دل شاد کیا
آئی ہچکی تو کہا اس نے ہمیں یاد کیا

چین اس دل کو نہ اک آن ترے بن آیا
دن گیا رات ہوئی، رات گئی دن آیا

روشن ہے اس طرح دلِ ویراں کا داغ ایک
اجڑے نگر میں جیسے [1]۔ جلا ہے چراغ ایک

جس کے غم میں آہ ہم آرام سے واقف نہیں
کیا غضب ہے وہ ہمارے نام سے واقف نہیں

تو نہیں ساقی تو ہم کو جام سے کیا کام ہے
خونِ دل بس ہے مئے گل فام سے کیا کام ہے

مرگیا درد اٹھا کر جو وہ تنہائی کا
کوئی اٹھاتا نہیں لاشا ترے شیدائی کا

دیکھنا دشوار ہے اب اس بتِ دل خواہ کا
یہ ہمیں در پردہ گویا عشق ہے اللہ کا

لاش کو میری چھپاکر اک کنویں میں ڈال دو
یارو میں کشتہ ہوں اک پردہ نشیں کی چاہ کا (ورق ٧٦ ب)

گر مشغلہ نہیں تہِ دریا شراب کا
کیوں منہ ادھر کیے ہے قدح ہر حباب کا

کیجو زمیں سے قبر برابر مری کہ میں
کشتہ ہوں ایک پردہ نشیں کے حجاب کا

غم ایک پردہ نشیں کا جو پردہ دار رہا
تو استخواں میں پنہاں مری بخار رہا

(١) جلو ہر (گلزار ٩٣)

Marfat.com

سر گزشت اس سے جو کچھ کہنے میں دل گیر لگا
دی مرے سامنے فرہاد کی تصویر لگا
جرأت انبوہ ہو درکار اگر بعدِ فنا
دیجو اس کی مرے تابوت پہ تصویر لگا
رشک اس پہ عجب گردشِ افلاک نے کھایا
کاوا جو ترے توسنِ چالاک نے کھایا
آکر مرے اس آبلۂ دل کے مقابل
الزام قیامت شجرِ تاک نے کھایا
یہ اشک ہے آہ کہ سب بہ گئے اعضا
جوں اشک مجھے دیدۂ نم ناک نے کھایا
یارانِ گزشتہ کی کہانی رہی جرأت
ساتھ اپنے جو کھاتے تھے انہیں خاک نے کھایا
شب کیا یہ چپکے چپکے وہ شوخ و شنگ بولا
دیکھو نہ بولیں گے ہم گر پھر پلنگ بولا
اس مست منے ناز کا اللہ جھجکنا
تنکے کو سمجھ کر قدح بنگ میں کیڑا
سالہا گزرے کہ تم ہم کو نہ یار آئے نظر
آئے تو باد کے گھوڑے پہ سوار آئے نظر
بلائیں ہاتھوں نے میرے جو لیں تمہاری رات
بلائیں ہاتھوں کی لیتا رہا میں ساری رات
ہر آہ سے جو شعلہ نمایاں ہے آگ کا
پتلا بغل میں کیا دل سوزاں ہے آگ کا
ہم عاصیوں کو لہر جو رونے کی آگئی
دوزخ کی پھر خدا ہی نگہباں ہے آگ کا (ورق ۷۷ الف)

Marfat.com

تھی کل اس بن یہ مری شکل گلستان کے بیچ
جیسے بیٹھے خفقانی کوئی زندان کے بیچ

دل کو اے عشق سوئے زلفِ سیہ فام نہ بھیج
رہ زنوں میں تو مسافر کو سرِ شام نہ بھیج

قصد جانے کا نہ ملکِ دل سے تو اے جان کر
سن مرے بستے اس آبادی کو مت ویران کر

یہ کسی پردہ نشیں کا کیا پیام آیا کہ آہ
منہ لپیٹے ہم پڑے ہیں دل میں مرنا ٹھان کر

ہوسے ہم خواب میں لیتے تھے کڑے [پڑے ؟] ہاتھوں کے
کھل گئی آنکھ بجے جوں ہی کڑے ہاتھوں کے

نالۂ و آہ و فغاں میرا ہی دم بھرتے ہیں
آپ کا جان کے یہ مجھ پہ کرم کرتے ہیں

عزیزو وصل میں بھی ہم جو رو رو کر نہ سوتے تھے
سو اندیشہ تھا روز ہجر کا اِس دن کو روتے تھے

غم سنانے کو جو بیٹھوں کسی غم خوار کے پاس
بے قراری یہی کہتی ہے کہ چل یار کے پاس

کب حالِ دلِ زار سے محبوب ہیں واقف
جو ہم پہ گزرتی ہے ہمیں خوب ہیں واقف

ملا چاہو تم تو بہانے بہت ہیں
جگہ سیکڑوں ہیں ٹھکانے بہت ہیں

کبریائی میں مرا وہ بتِ گم راہ ہے ایک
لوگ سچ کہتے ہیں یہ بات کہ اللہ ہے ایک

وہ سوختۂ عشق ہوں جرأت کہ جگر پر
ہر داغ ہے خورشیدِ قیامت سے سوا گرم

Marfat.com

مثلِ آئینہ با صفا ہیں ہم
دیکھنے ہی کے آشنا ہیں ہم
قول آنے کا دے کے راہ میں تم
واہ خوب آئے وعدہ گاہ میں تم
حیران مجھے دیکھ کے [1]- بولے وہ ہنسی سے
ہے آج تو [2]-جرأت ترا تصویر کا عالم (ورق ۷۷ ب)
اس دلِ بے تاب کو آہ نہیں کل کہیں
مجھ کو پھرے ہے لیے آج کہیں کل کہیں
کچھ تو جرأت بھلا ارمان موئے پر نکلے
سامنے بیٹھ کے اپنے جو وہ اٹھوائے ہمیں
دام میں ہم کو لاتے ہو اور دل انکا ہے اور کہیں
شعر پڑھاتے ہم سے ہو مضمون گنتھا ہے اور کہیں
قدم میں ناتواں جب اس کے کوچے سے اٹھاتا ہوں
تو شکلِ نقشِ پا ہر ہر قدم پر بیٹھ جاتا ہوں
لختِ دل سمجھو نہ میرے آنسوؤں کے تار میں
بیڑیاں یاقوت کی ہیں موتیوں کے ہار میں
لختِ دل کی ہے اب آمد دیدۂ خوں بار میں
دیکھیے کیا پھولتا ہے گل گھڑی دو چار میں
تصور تیری صورت کا جو باندھ اے یار لیتا ہوں
تو سر تا پا بلائیں اس کی سو سو بار لیتا ہوں
ز بس وہ آپ کو بے مثل سمجھے ہے زمانے میں
ہوا سو شکل سے حیران کل آئینہ خانے میں

(۱) ..بولا. (نغز ص ۱۵۷)
(۲) ..ہو آج تو جرأت پہ بھی تصویر کا عالم.. (نغز ص ۱۵۷)

Marfat.com

پردے میں شکل کس کی یہ آئی نظر ہمیں
منہ ڈھانک روتے گزرے ہے دو دو پہر ہمیں

دے قیدِ غم یہ کون گیا اپنے گھر ہمیں
بیٹھے جو وقتِ نزع ہیں سب گھیر کر ہمیں

شادی و غم ساتھ ہیں، مت چاہ یہ ہو وہ نہ ہو
یہ نہ ہووے گا کبھی واللہ یہ ہو وہ نہ ہو

وصل میں جس کے نہ تھا چین سو جرأت افسوس
وہ گیا پاس سے اور موت نہ آئی مجھ کو

خدا ناکردہ گر اس بت میں اور مجھ میں لڑائی ہو
نہ ہووے صلح گر پھر درمیاں ساری خدائی ہو (ورق ۷۸ الف)

اس پری زاد پہ دل کیوں کہ نہ دیوانہ ہو
خوب صورت ہو جو اور عاقل و فرزانہ ہو

اللہ اللہ رے اس پردہ نشیں کا پردہ
آسماں کا ہے نہ جس سے نہ زمیں کا پردہ

شرم یاں تک ہے کہ مانگے نہ خدا سے وہ دعا
کرلے ہاتھوں سے نہ تا روے حسیں کا پردہ

قتل کرنا ہے تو لو دیکھو نہ دو چار کی راہ
کھوٹی کیوں کرتے ہو تم اپنے گنہ گار کی راہ

ان کے آنے میں اب جو دیر ہے کچھ
یہ بھی قسمت کا ہیر پھیر ہے کچھ

بلا جوڑے کی بندش اور قیامت قدِ بالا ہے
غضب چتون، ستم مکھڑا، بدن سانچے میں ڈھالا ہے

یوں گوری سی چھاتی پہ ہے زنجیر طلا کی
جوں کاسۂ چینی پہ ہو تحریر طلا کی

Marfat.com

بجلی ہے تلے ابر کے یا جھمکے ہے جرأت
اس سوسنی کرتے میں سے زنجیر طلا کی
گو رونے کا تار ابر اب افلاک سے باندھے
پر شرط نہ اس دیدۂ نم ناک سے باندھے
مستوں کے تئیں لے جو چلا محتسب شہر
لازم ہے کہ ان کو شجرِ تاک سے باندھے
اس طفل کو یہ جنگ ہے مجھ سے کہ پس از مرگ
مینڈھے بھی لڑانے کو مری خاک سے باندھے
جس جگہ رہتے ہیں ہم جرأت مریضِ چشمِ یار
وہ محلہ شہر میں مشہور بیماروں کا ہے
دیکھ زخمی مجھے اس کوچۂ قاتل والے
ہنس کے کہتے ہیں کہ آ زخمِ جگر سلوا لے
بے کلی ایسی گیا ہے سونپ وہ گل رو مجھے
کل نہیں پڑتی کسی کروٹ کسی پہلو مجھے
زخم اک شمشیر کا سا دل پہ لگ جاتا ہے آہ
یاد آ جاتی ہے جب وہ جنبشِ ابرو مجھے (ورق ۷۸ ب)
شب بن اس کے جان ہم دم جب مری جانے لگی
آہِ سوزاں آگے آگے شمع دکھلانے لگی
دور سے اس کی گلی جونہیں نظر آنے لگی
اضطرابِ دل سے پہلے جان ہی جانے لگی
روز غل آگ لگ انھنے کا وہاں رہتا ہے
جس محلے میں ترا سوختہ جاں رہتا ہے
بسانِ سنگ در کیا خاک اپنی زندگانی ہے
کہ جن کی تھوکریں کھاتے ہیں ان کو سرگرانی ہے

Marfat.com

نہیں ہلتے ہیں پہروں دست و پا، یہ ناتوانی ہے
سنا جو مرگ کا عالم، سو اپنی زندگانی ہے
کسی کے منہ چھپانے سے پڑے ہیں منہ لپیٹے دم
کریں کیا اس کو ظاہر دل میں جو درد نہانی ہے
خموشی کی ہماری جا بہ جا اب قصہ خوانی ہے
برابر سو زباں کے ایک اپنی بے زبانی ہے
مرے ہر بار کے آنے سے یہ اس کی زبانی ہے
یونہیں بس آتے آتے ایک دن موت اس کی آنی ہے

کیوں کر کوئی سلامت اس کے مکاں سے نکلے
جب نخل ہو بریدہ تب گل ستاں سے نکلے

دھیان اس زلف کا جب آتا ہے
دل پر اک سانپ سا پڑ جاتا ہے

رہنے کو اپنے یار کا گر آستاں ملے
تو جانیے کہ پھر ہمیں دونوں جہاں ملے

ہم نشیں ہوگئے رقیب اپنے
کیا گلہ کیجیے نصیب اپنے

دیکھ مجھ کو اپنے در پر یوں کہا منہ پھیر کے
کس لیے بیٹھا ہے دیوانہ یہ رستہ گھیر کے

پڑے ہے بزم میں جس شخص پر نگاہ تری
تو منہ کو پھیر کے کہتا ہے وہ پناہ تری

یہ حالت ہے مری جب تک نہ در سے تو نکل آئے
ادھر ایک آہ کھینچی اور ادھر آنسو نکل آئے (ورق ۷۹ الف)

اب کیوں کہ ملنے پاؤں میں ناتواں تم سے
گرویدہ ہوگیا ہے سارا جہاں تم سے

Marfat.com

کیوں کہ دوں ہجر میں ایسے کے نہ میں جان لگا
میں تو روتا تھا کھڑا، ہنس کے گلے آن لگا

اک دم میں نالۂ دل مفت آسماں ہلاوے
فرمائشِ فغاں پر گر تو زباں ہلاوے

چھوڑا گلزار سے دور اور پرِ بلبل کترے
آج صیادِ جفا پیشہ نے کیا گل کترے

قلق یہ اس بت کافر کی ہے جدائی سے
کہ آہ بیٹھے ہیں بیزار ہم خدائی سے

یوں وہ آنکھوں میں کہے ہے جب کہ روتا ہے کوئی
پھوٹ پھوٹ اتنا نہ رو بدنام ہوتا ہے کوئی

گرد ہالہ اختروں کو دیکھ روتا ہوں کہ یوں
موتیا کے پھول بالے میں پروتا ہے کوئی

جرأتِ گریہ کناں کا ان دنوں ہے رنگ یہ
پونچھے ہے آنسو کوئی، دامن کو دھوتا ہے کوئی

دوا نے اس پہ نادان اور دانش مند ہوتے ہیں
[1]یہ عالم اب تو اس کا ہے کہ رستے بند ہوتے ہیں

جو گئے تھے ترے بیمار کے لانے کے لیے
سو وہ سب بیٹھے ہیں اب اس کے اٹھانے کے لیے

پارے کچھ جذبۂ دل نے ہے کیا اس کو اثر
جو کہ آتا ہے سو یہ مژدہ سناتا ہے مجھے

ہو میں مرے یا رب وہ کبھی سیم بر آوے
اس پاس کی یاری کی یہ امید [illegible]

(۱) یہ عالم اس کا دیکھا ہو کہ دستی بند ہوتے ہیں (اس ص ۱۶۱)

Marfat.com

اس پردہ نشیں سے کوئی کس شکل بر آوے
جو خواب میں بھی آوے تو منہ ڈھانپ کر آوے

جو مجھ سے یہ کہتے ھیں کہ کیوں مفت دیا دل
ھو جائیں ابھی مجھ سے جو وہ مفت بر آوے

بھرلوں اسے کولی میں اگر میں تو عجب کیا
بے مرھم ابھی زخم مرے دل کا بھر آوے (ورق ۷۹ ب)

جی کہتے ھیں جرأت نے دیا یار کے در پر
سمجھے یہ وھی بات جو الفت میں در آوے

جو چاھوں اس لب شیریں سے دل مرا پھر جائے
تو کیا غضب ھے زباں پر وھیں مزا پھر جائے

بہ تنگ دل کے جو ھاتھوں سے تھا میں جینے سے
ھوے جدا نہ موے پر بھی ھاتھ سینے سے

قطعہ

کی سفارش جو مری اس سے کسی نے اے واے
ربط کچھ ان کو تو ٹھہرا نے نہ منظور ھوئے

یہ مگر بولے کہ جی کیوں نہ ملوں گا ان سے
اب تو وہ چاھنے والے مرے مشہور ھوئے

دھانِ شیشہ جلدی کہتے ھیں مے نوش کھل جائے
مبادا ابر یہ اے ساقیِ مدھوش کھل جائے

خبر اس کو نہیں کرتا کوئی
کہ میاں مفت ھے مرتا کوئی

وہ نہ آوے تو یہ ھو جاوے غلط
کہ بن آئے نہیں مرتا کوئی

Marfat.com

۱۔ آھیں مت بھر اسے لے آئیں گے
اتنی حامی نہیں بھرتا کوئی

مالوف جس سے طبع ھے یارب حبیب کی
ھو جاے کاش شکل مری اس رقیب کی

جسے کہ موت خیالِ جمالِ یار میں آئے
تو پھر بجاے فرشتہ پری مزار میں آئے

اٹھے جہاں سے نہ جرأت اٹھا کے درد فراق
الٰہی موت بھی آئے تو وصلِ یار میں آئے

رکھیو یارب تو پھنسا دل کی گرفتاری میں
موت بھی آوے تو آوے اسی بیماری میں

بس کہ وابستہ خیال اس عشوہ گر کے ساتھ ھے
ٹپکے اک تصویر سی تار نظر کے ساتھ ھے

ھو نہ شکلِ جزوِ لاینفک جدا جوں موج و بحر
آستیں کو ربط اپنی چشم تر کے ساتھ ھے (ورق ۸۰ الف)

عشق گو کوہِ گراں ھے ، سر کیں کیا جوں کوہ کن
ھم میں جرأت یہ ارادہ اپنے سر کے ساتھ ھے

لطف بے یار ھمیں سیرِ گلستاں کب دے
دیکھنے دیدۂ گریاں گلِ خنداں کب دے

جی چلا کر جی میں ھے صدقے تمہارے جائیے
اس میں گو رسوائی ھو یا جی سے مارے جائیے

یاد آئے جو اس چشم غضب ناک کے ڈورے
پھر ٹوٹے رفوئے دل صد چاک کے ڈورے

(۲) آھیں مت بھر اسی ھم لاتو ھیں (نغز ص ۱۶۲)

Marfat.com

جب کبھی نکہتِ گل سوے قفس آتی ھے
کیا کہیں ھم جو اسیروں کو ھوس آتی ھے
نالے دو چار سناؤں تمہیں لے سے ایسے
نہ سنے ھوں کبھی تم نے لبِ نے سے ایسے
کل واقفِ کار اپنے سے کہتے تھے وہ یہ بات
جرأت کے جو گھر رات کو مہمان گئے ھم
کیا جانیے کم بخت نے کیا ھم پہ کیا سحر
جو بات نہ تھی ماننی سو مان گئے ھم
ازبس کہ دل سے جرأت بندے ھیں حسن کے ھم
سجدہ کریں اسی میں مسجد ھے جو پری کی
صبح اٹھ گھر کو چلے وہ تو مجھے جرأت آہ
جوں چراغِ سحری جنبشِ دامن مارے
صنمِ پردہ نشیں نے ھمیں مارا جرأت
اب دکھائی بھی وہ اللہ نہیں دیتا ھے
گلے سے آکے گروہ سبزہ رنگ اک بار لگ جاوے
تو گویا زخمِ دل پر مرھمِ زنگار لگ جاوے
کر تم کو گر اپنا نہ دل آرام رکھیں گے
تو آج سے جرأت بھی نہ ھم نام رکھیں گے
وھی مضمون تو سمجھے ھے جواے ماہ جی کا ھے
سخن دانی کا حق یہ ھے ترے ماتھے پہ ٹیکا ھے
دمِ آخر نہ پوچھو وضع اس بد ظن کے آنے کی
کہ وقتِ نزع آکہنے لگا خوبی بہانے کی (ورق ۸۰ ب)
قتل سے کب قاتلانِ فتنہ گر خالی ھوئے
بھر گیا شہرِ خمو شاں گھر کے گھر خالی ھوئے

Marfat.com

خاک پر پھولے جو تیرے کشتۂ حرماں کے نخل
نکلے گل بے رنگ و بو پیدا ثمر خالی ہوئے

جس دن سے کہ تم پاس نہیں جان ہمارے
نہ ہوش ٹھکانے ہیں نہ اوسان ہمارے

کیا کیا نہ کچھ اس دیدۂ خوں بار سے نکلا
ارمان ہی پر نکلے نہ ارمان ہمارے

چین دیتی نہیں یارب یہ خدائی مجھ کو
کاش لے جائے کسو کی کہیں آئی مجھ کو

چین سے پھر کیوں کہ واں جس جا ہوں کھٹکے سوئیے
جی تو چاہے ہے کہ خوب اس سے لپٹ کے سوئیے

یاد آتا ہے یہ کہنا جب تو اڑجاتی ہے نیند
اپنی ہٹ تو رکھ چکے، لو اب تو ہٹ کے سوئیے

گر وہ ہاتھ آوے تو زانو پہ بٹھائے رکھیے
لب سے لب سینے سے سینے کو ملائے رکھیے

کھڑا تھا بام پر وہ اور نگہ میں نے جو اوپر کی
نظر آنے لگی گویا مجھے پتلی سکندر کی

مت کڑھ جو نہ پوچھا دل رنجور کسی نے
وہ پاسِ مروت ہی کیا دور کسی نے

تک دیر جو آجائے میں جاناں نے لگائی
ساون کی جھڑی دیدۂ گریاں نے لگائی

بل کھانے پہ کل اپنے اکڑتا تھا جو مسہل
قمچی تری کیا زلف پریشاں نے لگائی

سر رشتۂ سودا کے خریدار چلے ہیں
دوکان مرے چاک گریباں نے لگائی

Marfat.com

جامه ترے وحشی کو کسی نے جو پنھایا
قینچی وھیں گردن میں گریباں نے لگائی
جلدی سے کرائے چرخ سحر، ورنہ کہوں گا
کالک ترے منہ کو شبِ ھجراں نے لگائی (ورق ۸۱ الف)

پنہاں نہ ھوں کیوں لعل و گہر سنگ و صدف میں
چٹ دونوں کو تیرے لب و دنداں نے لگائی
بولا جو کوئی لعل پہ دیکھی نہ ادا ھٹ
مسی کی دھڑی بس وھیں جاناں نے لگائی
پھبتے جس پہ تھے کل تم کہ یہ کیا نقشِ قالی ھے
سو پیارے آج اس بیمارِ غم کی جاے خالی ھے
ظلمات کی یک راہِ نمودار نکالی
لے آئنہ مانگ اس نے جو یک بار نکالی
باتیں تو بہت سب نے نکالیں پہ کسی نے
پھانس اپنے کلیجے کی نہ زنہار نکالی
جرأت نہ رھوں کیوں کہ میں بے تاب کہ صورت
بجلی سی چمک جائے ھے ناگاہ کسو کی
گرچہ وصل یار ھے، پر اپنے دل کو کل کہاں
ھے یہی دھڑکا کہ جو کچھ آج ھے سو کل کہاں
کیجو زمردی مرے مرقد کے سنگ کو
میں مر گیا ھوں دیکھ کے اک سبزہ رنگ کو
دن رات ھرزہ گرد نہ ھو، طور کیا ھے یہ
سودا اگر نہیں تو دلا اور کیا ھے یہ
گوھرِ اشک اب کیوں نہ خریدیں آنکھ لڑے کا سودا ھے
کیوں کر چھوٹیں زلفِ بتاں سے گلے پڑے کا سودا ھے

Marfat.com

ملاپ کیوں کہ ہو دونوں کے دل قفس میں ہیں
جنہوں کے بس میں ہیں [1]- ہم وہ پرائے بس میں ہیں
ہوے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہیں
حرم کے رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہیں

رباعی در ہجو

مختاری پر آپ اتنا کیجے نہ گھمنڈ
[2]- کہیے جسے نوکری سو ہے بیخ ارنڈ (ورق ۸۱ ب)
سرمائی دلانی ہے تو دیجے ورنہ
تم کھاؤ گے گالیاں جو ہم کھائیں گے ٹھنڈ

[3]- بے وجہ نہیں دیکھو یہ پڑتے اولے
انگریز بڑا بول جو ناحق بولے
تو فوجِ ملائک نے فلک سے جرأت
مارے گوروں کو گورے گورے گولے

قطعہ

ہے عشقِ خدا نبی سے ظاہر ٭ یہ چاہ نہ سمجھیو تہانی
دیکھو تو ذرا بہ چشمِ تحقیق ٭ کیا مد نظر ہے پاسبانی
تھا سایۂ مصطفٰے جو معدوم ٭ دشوار تھی رمز اس کی پانی
گزرا جو خیال یہ نبی کو ٭ تو آئی صدا یہی کہ جانی
باسایہ ترا نہ می پسندم ٭ عشق ست و ہزار بدگمانی

جہاں گیر جہاں گیر تخلص، سید ست ساکن لکھنؤ، از طبع زاد سید مذکور ست۔

(۱) ہوں میں (نغز ص ۱۵۸) (۲) کہئو ہیں جسو نوکری (نغز ص ۱۶۲)
(۳) بی وجہ نہ سمجھیو یہ بڑبو اولی (نغز)

Marfat.com

وہ کافر مرا درد کیا جانتا ہے
جو گذرے ہے مجھ پر خدا جانتا ہے
غم دردِ ہجراں سے واقف نہیں ہے
یہ ناصح فقط مغز کہا جانتا ہے

جوان جوانؔ تخلص، شیخ محب اللہ، بزرگ زادہ ایست، شاگردِ میر عزت اللہ عشق ست۔

وہ بت کہتا ہے گر تو نے لگایا ہات چھاتی پر
یہ ربِ کعبہ پھر ووہیں جڑوں گا لات چھاتی پر
غیروں سے ملو ہم سے کرو یار بہانے
گر ایسی ہی صورت ہے رہا میں تو ٹھکانے

جواہری جواہریؔ تخلص، غلام جیلانی نام، ساکنِ رام پور، اشعار ریختہ موزوں می کند۔ (ورق ۸۲ الف) بہ قدر مولویت [؟] ہم دارد۔ ازوست۔

بہار آئی ہے دیوانوں کی ہے تدبیر صحرا میں
ہوا کی موج پھرتی ہے لیے زنجیر صحرا میں

جلال جلالؔ تخلص، جمال الدین حسین نام، از سکنۂ دھلی ست۔ ازوست۔

جی میں آتا ہے گریباں پھاڑ کر ✡ دشت کو اٹھ چلیے داماں جھاڑ کر

جنوں جنوںؔ تخلص، میر فیض علی ساکن دارالخلافہ، شاگرد میرا مانی اسد۔ ازوست۔

باندھ کر تلوار جب آیا نظر میرے تئیں
ہوگئی معلوم قاتل کی نظر میرے تئیں

جگن جگنؔ تخلص، از اقربائے نواب شیر افگن خان مرحوم. شاگرد میر تقی میر۔ ازوست۔

Marfat.com

اس دل مریض عشق کو آزار ہی بھلا
جی کا ہو تو ستم ہی یہ بیمار ہی بھلا [؟]

جمیل جمیل تخلص، مرزا مغل، پسرِ عبدالباقی خاں، از چندے در دہلی استقامت ورزیدہ، شاگرد سودا۔ ازوست۔

کیوں نہ ہوویں جان و دل سے ہم نثار آئنہ
عکس ہو مکھڑے کا تیرے ہم کنار آئنہ

حرف الحا

حاتم حاتم تخلص، [1] شیخ ظہور الدین، معروف بہ شاہ حاتم، ساکن دارالخلافۂ شاہ جہاں آباد۔ مرد درویش وضع، پاک [2] طینت، مرتاض وقت. از قید علائق وارستہ و تعلقاتِ دنیاے فانی را پشت پا زدہ۔ در عنفوان شباب اول روزگار بہ فنِ سپاہ گری می کرد۔ آخر سعی و تلاش را کہ لازمۂ اہل دنیا ست، (ورق ۸۲ ب) خیر باد گفتہ، بر مسندِ توکل نشست و متصل دروازۂ دہلی قلعۂ مبارک تکیۂ [3] درویشانہ بنا کردہ، خواص و عوام بہرہ یاب و فیض اندوز از انفاس متبرکۂ ایشاں می شدند و در شعر گوئی ریختہ و فارسی سر آمد زمانۂ خود بود۔ اول دیوانِ ریختہ بہ زبانِ متقدمین تصنیف نمودہ۔ بعدِ آں دیوان دوم ریختہ بہ زبانِ حال بہ فصاحت ترتیب دادہ۔ شاگردان [4] بسیار داشت۔ ازاں جملہ میرزا سودا ہم از تلامذۂ ایشان ست۔ چند اشعار از طبع زادِ آں درویشِ با صفا نقل می نماید۔ منہ۔

تم تو بیٹھے ہوے پر آفت ہو ٭ اٹھ کھڑے ہو تو کیا قیامت ہو

(۱) نکات، مخزن، حسن، گردیزی، چمنستان، میں ان کا نام محمد حاتم درج ہے۔ [illegible] کہ محمد حاتم اور ظہور الدین حاتم دو مختلف شاعر ہیں۔

(۲) مردی ست جاہل ومتمکن و مقطع وضع دیر آشنا (نکات ص ۷۵)

(۳) بہ تکیۂ شاہ تسلیم کہ بر شاہ راہ راج گھاٹ زیر دیوار قلعۂ مبارک واقع است۔ تشریف شریف ارزانی داشت (نغز ص ۱۸۰) تاریخ تولدش بہ قولی از حرف «ظہور» بر می آید (ہندی ۸۰)

(۴) در دیباچۂ دیوان نام چہل و پنج کس از شاگردان خود بہ رشتۂ تحریر کشیدہ (نغز)

Marfat.com

دل تو چاہِ زنخ میں جا [1]ـ ڈوبا ٭ آشنا تھا غریق رحمت ہو
مفلسی اور دماغ اے حاتم ٭ کیا [2]ـ کرے تو تجھے جو دولت ہو

قطعہ

اس جہاں کے قمار خانے میں ٭ جب سے ہم آکے یار بیٹھے ہیں
عمر ہفتاد و ہشت سال کو مفت ٭ کیا دمِ نقد ہار بیٹھے ہیں
[3]ـ ہجر کی زندگی سے مرگ بھلی ٭ کہ [4]ـ جہاں سب کہیں وصال ہوا

مارا ہے سنگ دل نے دکھا مجھ کو رنگِ سرخ
[5]ـ تعویذ اب مزار کا لازم ہے سنگِ سرخ

[6]ـ آج نرگس کے قلم کرکے سخن لکھتا ہوں
[7]ـ وصف آنکھوں کا تری کاغذِ بادامی پر (ورق ۸۳ الف)

مضمونِ خط کو دیکھ ترے ہم بہت ڈرے
جتنے مسودے تھے رہے [8]ـ طاق میں دھرے

تو اذیت پیشہ دشمن ہے بغل میں دل نہیں
دور ہو پہلو سے صحبت کے مری قابل نہیں

آؤ چمن میں گل رو دیکھیں بہار ہم تم
اور بیٹھ کر لب جو ہوں ہم کنار ہم تم

(۱) ڈوب ہوا (ہندی ۸۲، دستور ۷۱)
(۲) کیا قیامت کری جو دولت ہو (ہندی ۸۲، شیفتہ ۵۵) تو قیامت کری جو دولت ہو (دستور ۷۱)
(۳) ہجر میں (نکات ۷۶)
(٤) کہ کہیں سب جہاں وصال ہوا (نکات ۷۶) کہ یہ کہوی جہاں وصال ہوا (نغز ص ۱۸۱) کہ کہیں سب جہاں وصال ہوا (گلزار ص ۱۰۳، گردیزی ص ۵۰، چمنستان ص ٤٤)
(۵) تعویذ میری گور کا لازم الخ (نغز ص ۱۸٤) تعویذ مجھ مزار کا لازم الخ (نکات، گردیزی، چمنستان)
(٦) آج نرگس کا قلم کرکی سخن لکھتا ہوں (نکات ص ۷۸) آج نرگس کر قلم کرکی سخن لکھتا ہوں (چمنستان ۱٤۵) آج نرگس کو قلم کرکو صنم لکھتا ہوں (نغز ۱۸۵)
(۷) وصف چشموں کا تری (نغز ۱۸۵)
(۸) طاق پر (ہندی ص ۸۰)

Marfat.com

عشق کے شہر کی کچھ آب و ہوا اور ہی ہے
اس کے صحرا میں جو دیکھا تو فضا اور ہی ہے
الفت کی مجھ کو ظالم تیری نگاہ بس ہے
گر دم بہ دم نہ ہووے تو گاہ گاہ بس ہے
ابھی مسند نشینِ طارمِ افلاک ہو جاوے
جو سب کچھ چھوڑ کر تیرے قدم کی خاک ہوجاوے
جی میں آتا ہے کہ شہرِ عقل کو ویراں کروں
ہو کے مجنوں خانۂ زنجیر آباداں کروں
جان کر بھیجتا ہوں خط کو میں بے سر نامہ
جانتا ہے مرے نامے کو وہ بے سر نامہ
ہم وہ جب ہم شراب ہوتے ہیں ○ کتنی مرغے کباب ہوتے ہیں
گو کہ شمیم گل سے آج عطر فروش باغ ہے
دل ہی نہ ہو تو اے نسیم کس کو یہاں دماغ ہے
پیری میں آج یار مرا ہم کنار ہے
ساقی بیا بیا کہ خزاں میں بہار ہے
بے خود اس دور میں ہیں سب حاتم ○ ان دنوں کیا شراب سستی ہے
دیکھ جراح تیرے مرہم کو ○ میرے سینے کا داغ ہنستا ہے
کریں (ہیں) قمریاں تعریفِ سرو اور ہم ترے قد کی
جو تو آوے چمن میں تو ہمارا[1] بول بالا ہے

رباعی

ان سیم بروں کے ساتھ سونا معلوم
[2]- قسمت میں نہیں ہے خاک سونا معلوم (ورق ۸۳ ب)

(۱) بول بالا ہو (شیفتہ ص ۵۵)
(۲) قسمت میں لکھی ہو خاک الخ (نکتہ ص ۱۹۴)

Marfat.com

حاتم افسوس دی و امروز گزشت
فردا کی رهی امید سو نامعلوم

جلتا هے (مرا) زخمِ دل اب شمع (کی) مانند
شایـــد پرِ پروانه پرِ تیر هوا هے

طالع کی گر مدد هو تو جـا اپنی بود و باش
خوباں کے زیرِ سایۂ دیوار کیجیے

پھر خبر اس فصل میں یارو بہار آنے کی هے
اب سوا زنجیر کیا تدبیر دیوانے کی هے

آتا هے اب نشے کی طرف جی کبھو کبھو
ساقی نگاہِ مست ادھر بھی کبھو کبھو

پاؤں کو اگر مل کے حنا لال کرے تو
پہلے هی قدم باغ کو پامال کرے تو

ابر هے اور بہارِ باراں هے ✡ روزِ عیدِ شراب خواراں هے
شامِ هجراں کا روسیاہ کرو ✡ صبحِ وصلِ امیدواراں هے

گر ناقۂ لیلی کے چرانے کی هے خواهش
مجنوں تجھے لازم هے لبـاس سبزی رنگ

کیا هوا تو نے بنایا گر سکندر آئنه
آئنـه دل کا بنـانا تھا تجھے هر آئنه

شعر استادانه هے، حاتم هے مرزایانه وضع
طبع امرایانه هے، اوقات درویشانه هے

غم و اندوه دل میں گھر رها هے
فلک کچھ هم سے شاید پھر رها هے

حیدر | حیدر تخلص، میرزا حیدر بیگ، باشندۂ اله آباد، زیاده از احوالش اطلاع نیست ـ یک مطلع ازوبهم رسیده، نگاشته می شود ـ منه کلام،

Marfat.com

ہے کدھر کو تو اے مسیحا دم
یاد آتا ہے وہ ترا عالم (ورق ۸٤ الف)

حسن حسن تخلص، میر غلام [1] حسن، خلف میر غلام حسن ضاحک، اصلش از ایران زمین و مولدش [2] دارالخلافہ ۔ در عنفوانِ شباب بہ ضلع مشرق رفتہ اقامت گزید ۔ در فیض آباد بہ رفاقتِ نواب سردار جنگ خلف نواب سالارجنگ بہادر بسر می برد ۔ شاگرد [3] میر ضیاء الدین ضیا ست ۔ اکثر مثنویات و قصائد و غزلیات تصنیف کردہ ۔ ازاں جملہ مثنوی «بے نظیر و بدر منیر» کہ بہ فصاحت تمام موزوں ساختہ و مقبولِ طبائعِ خاص و عام گشتہ ۔ الحق کہ نہایت دل کش و دل چسپ ست ۔ در فنِ خویش قادر زمانہ بود ۔ بہ اجلِ [4] طبعی ازیں جہاں در گزشت ۔ خدایش بیامرزد منہ ۔

بس ہے اتنا ہی تیرا پیار مجھے ٭ او حسن کہہ کے پھر پکار مجھے

اس کی جب بزم سے ہم ہو کے بہ تنگ آتے ہیں
اپنے ساتھ آپ ہی کرتے ہوے جنگ آتے ہیں
کسے آرزو تھی جو اس طرح لیے ساتھ غیروں کو آگئے
بھلے چنگے دل کو جلا گئے نئے سر سے آگ لگا گئے
[5] کہا میں نے مرے گھر میں کبھی دو چار دن رہ جا
لگا کہنے نہ کر جلدی ابھی دو چار دن رہ جا

(۱) سید حسن (دستور ص ۸۵) (۲) در سید واڑۂ دہلی کہنہ تولدش واقع شدہ (نعر ص ۲۰۳)
(۳) نغز، عشقی، اور شورش میں سودا سے تلمذ کا بھی ذکر ہے ۔ لیکن خود حسن نے اس کو متعلق یہ لکھا ہے ،، اصلاح سخن از میر ضیا گرفتہ ام ۔ لیکن طرز ایشاں از من کما حقہ سر انجام نہ یافت ۔ بر قدم دیگر بزرگان مثل خواجہ میر درد و میرزا رفیع سودا و میر تقی پیروی نمودم ،، (تذکرہ میر حسن)
(٤) گلزار میں سال وفات ۱۲۰۵ ھ درج ہے ۔ اشپرنگر نے بھی یہی لکھا ہے لیکن دوسری تذکرہ نویسوں نے ۱۲۰۱ ھ لکھا ہے ۔ مصحفی نے ،، تذکرۂ ہندی ،، میں جو قطعۂ تاریخ لکھا ہے اس سے بھی یہی تاریخ نکلتی ہے ۔
(۵) کہا میں نے کہ گھر میری کبھی دو چار دن رہیے ٭ لگا کہنے ہے جلدی کیا ابھی دو چار دن رہیے (نعر ۲۰۳)

Marfat.com

ترے بن باغ میں جس وقت غنچے [1] گل کے کھلتے ھیں
خراشِ نا خنِ غم سے جگر کے زخم چھلتے ھیں

جان و دل ھیں اداس سے میرے
اٹھ گیا کون پاس سے میرے (ورق ٨٤ ب)

بے کلی مجھ کو نہیں ھے گل بدن کے واسطے
تنگ دل ھوں اپنے اس غنچہ دھن کے واسطے

کہنے کی ھیں یہ باتیں کس بن نہیں گزرتی
[2] اس بن نہیں گزرتی جس بن نہیں گزرتی

شبِ وصلِ صنم ھے آج اے ھم دم کسی ڈھب سے
گریبانِ سحر کو ٹانک [3] دینا دامنِ شب سے

کہا [4] میں نے بھرتا ھوں دم آپ کا ۞ لگا کہنے صاحب کرم آپ کا

ھے دھیان جو اپنا کہیں اے ماہ جبیں اور
[5] جاتا ھے کہیں اور تو جاتا ھوں کہیں اور

میں حشر کو کیا روؤں کہ اٹھ جاتے ھی تیرے
برپا ھوئی اک مجھ پہ قیامت تو یہیں اور

تھا روے زمیں تنگ ز بس ھم نے نکالی
رھنے کے لئے شعر کے عالم میں زمیں اور

دامنِ صحرا سے اٹھنے کو حسن کا جی نہیں
پاؤں دیوانے نے پھیلائے بیاباں دیکھ کر

اشکوں سے حسن کیوں کہ نہ ھو رازِ دل افشا
پانی کے چھڑکنے ھی سے بو ھوتی ھے خس میں

(١) غنچہ دل کو (گلزار ص ١١٩)
(٢) پر ایک جان تو ھو جس بن نہیں گزرتی (حسن ٥٨ ، گلزار ص ١٢٠)
(٣) ٹانک رکھنا (ھندی ص ٦٩) (٤) کہا میں کہ (حسن ٥٥)
(٥) جانا تھا کہیں اور تو جاتا ھوں کہیں اور (دستور ص ٨٦)

Marfat.com

ابتـــدا حسن کی وہ اس کے، نئی تیری چاہ
ہاے کیا دن تھے حسن اور وہ زمانہ کیا تھا
خوش ہے وہ مست کہ تابوت کے آگے جس کے
آب پاشی کے عوض مے کو چھڑکتے جاویں

تجھے جس گھڑی اے صنم دیکھتے ہیں ٭ جھمکڑا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں

درد دل کا جو شب افسانہ سنایا اس کو
آپ بھی روے ہم اور خوب رلایا اس کو
کہوں کیا تیری زلفوں کے تصور نے یہ خواری کی
کہ وقتِ نزع آخر چھا گئی آنکھوں میں تاریکی

حسن حسن تخلص، ابوالحسن نام، خلف مولوی الٰہی بخش کاندھلوی. شخصے ست (ورق ۸۵ الف) بسیار خلیق، از طبع زاد اوست۔ منہ

ہوگئی مثلِ گلِ شاداب دل کی وا کلی
لگ گئی چھاتی سے میری اس کی شب چمپا کلی

جواب لائیو قاصد شتاب نامے کا ٭ جواب نامہ نہ ہووے جواب نامے کا

خاک کو میری وہیں رہنے دے زنہار نہ چھیڑ
ہوں گا میں تیرے گلے کا اے صبا ہار نہ چھیڑ
ابرو کماں یہ کیا ہیں مژگاں کے چار دستے
کر خالی ایسے ایسے دل پر ہزار دستے
بتا ابرو کماں لوے ترا زخمی یہ کس پہلو
گڑے ہیں لاکھ پیکاں اس طرف اور لاکھ اس پہلو

اے پری رو دکھا کے قامت کو ٭ کر دے برپا ابھی قیامت کو

نہ وقت ذبح دیکھا اس نے، نے فتراک سے باندھا
سزا ہے اپنی کیوں دل اس بت بے باک سے باندھا

Marfat.com

[1]۔ سب نقش اس فلک کے نگینے پر آ رہے
کار جہاں تمام کمینے پر آرہے
گر[2]۔ کیجے رقم کچھ تری وحدت کے بیاں کا
تو چاہیے خامہ بھی اسے ایک زباں کا

[3]۔ غیر کو تم نہ آنکھ بھر دیکھو ٭ کیا غضب کرتے ہو ادھر دیکھو

[4]۔ کہنے کی ہیں یہ باتیں کس بن نہیں گزرتی
پر ایک جان تو ہے جس بن نہیں گزرتی

[5]۔ دریا میں ڈوب جاے کہ یا چاہ میں گرے
اے عشق کوئی پر نہ تری راہ میں گرے

[6]۔ آجا کہیں شتاب کہ مانندِ نقش پا
تکتے ہیں راہ تیری سر راہ میں گرے

حشمت حشمت تخلص ، میر محمد علی ، مشاق قدیم ست ، در زمرۂ متقدمین بہ شمار می آید۔ (ورق ۸۵ ب) احوالش [7]۔ دریافت نیست۔ منہ کلام۔

خط نے ترا حسن سب [8]۔ گنوایا ٭ یہ سبز قدم کہاں سے آیا

[9] اس بے وفا کے عشق میں کچھ ہم کو جس نہیں
پاؤں تلک بھی ہاے ہمیں دسترس نہیں

حزیں حزیں تخلص ، محمد علی حزیں ، از تلامذۂ میرزا جان جاناں مظہر۔

---

(۱) ہندی میں یہ نام میر حسن درج ہو۔
(۲،۳) یہ اشعار میر حسن نی اپنی تذکری میں اپنو اشعار کی ذیل میں درج کیی ہیں۔
(۴،۵،۶) یہ اشعار میر حسن نو اپنو تذکرو میں اپنو اشعار کو ذیل میں درج کیی ہیں۔
(۷) از دوستان میر عبدالحی تاباں بود ۔ خود را بہ زینتِ زناں می آراستہ ۔۔۔ گویند استاد تاباں بود۔
(گلزار ص ۱۰۴) (۸) اڑایا (گلزار ص ۱۰۴)
(۹) یہ شعر گلزار ، نغز ، ہندی ، میں میر محمد باقر حزیں سی منسوب کیا گیا ہی۔

Marfat.com

کلامش [1] دل چسپ و نمکین معلوم می شود ۔

وہ کہ ہے ملک مسلم اسے یکتائی کا
خوب لیتا ہے مزا عالمِ تنہائی کا
اس کو کچھ لذتِ شراب نہیں
جس کا دل عشق سے کباب نہیں
ان بتوں کے دیکھنے کا جو کوئی مائل نہیں
زندگانی کا اسے واللہ کچھ حاصل نہیں

رباعی

کن کن طرحوں سے جان ہم سے لے دل
کرتا ہے اب اس طرح تو ہم کو بے دل
جلنے کی قدر ہمارے اس دل کی تجھے
ظاہر تب ہو کہ جب کسی کو دے دل

حیران حیران تخلص، میر حیدر علی، متولد شاہ جہان آباد ۔ عمرے در ضلع مشرق بسر بردہ ۔ مدتے روزگار سپاہ گری در رسالۂ راجہ نکبت رائے نمودہ ۔ در بلدۂ خیرآباد توطن گزیدہ، در ضلع بہار از دست راجہ دیپت سنگھ . . . . . زخمے برداشتہ، و راجۂ مذکور را بہ کمال شجاعت راہی عدم کردہ، خود ہم ازیں جہان گزراں در گزشت ۔ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ شاعر فارسی گو پر قوت بودہ ۔ کلام او مربوط و تمکینی بسیار دارد و دعوی شاعری خیلے در دماغ داشت ۔ (ورق ۸۶ الف) فی الواقع گوہر سخن سیر تاب داراند ۔ ازوست ۔ منہ

آدیکھ قد موزوں اس میرزا منش کا
یا تو دکھا دے قمری کوئی سرو اس روش کا

(۱) اشعاری کہ خان رفعت نشان [illegible] تخلص نوشتہ اند، از آن میر باقر حزیں ست (نقر ص ۲۰۱)

Marfat.com

تجھ بن اب تو غم سے فرصت ایک ذرا ھیہات نہیں
دامن سے منھ ڈھانکے رھنا ، رونا پھروں ، بات نہیں
بہ کمال حسن جو عید کو سر راہ وہ نظر آگئے
ھوے ھم خوشی کہ گلے ملیں ، سو وہ آنکھ ھی نہ ملا گئے

قطعہ

میں نے حیراں کو جو دیکھا روتے ✡ بن گئی روکنے کی گھات مری
ان کی خدمت میں ادب سے میں نے ✡ عرض کی دیکھی کرامات مری
میں نہ کہتا تھا کہ دل آپ نہ دیں ✡ بندگی قبلۂ حاجات مری
کیا اک خلق کو ان ابروؤں نے قتل اے حیراں
کہاں جاتا ھے واں تروار پرتروار پڑتی ھے
اپنے جانے کا وھاں دن کو نہ ھے رات کو ڈھب
دیکھیے کیسی بنے آن بنی بات کڈھب

قطعہ

جب کہا میں نے میرے گھر چلیے ✡ اس میں کچھ کم نہ ھوگی محبوبی
سن کے تیوری بدل کے کہنے لگے ✡ راہ رسم ادب تو سب ڈوبی
مجھ سے کہتا ھے میرے گھر چلیے ✡ دیکھیو اختلاط کی خوبی
بہ زیر ناف اس کے کیا کہوں میں ✡ کٹاری مار مرنے کی جگہ ھے

حیا حیا تخلص ، نامش معلومِ راقم نیست ، مگر کلامش بہ طرزِ متقدمیناں دریافت می گردد ۔ (ورق ۸۶ ب)

حیا کی تلخ کامی کا یہ قصہ ✡ مفصل جا کہو شیریں سخن کو

حسن حسن تخلص ، خواجہ حسن صاحب ، خلف الرشید خواجہ ابراھیم

Marfat.com

صاحب ـ نبیرۂ حضرت [1] ـ کمہاری مودودی قدس الله سره العزیز ـ از فرزندان حضرت خواجه مودود چشتی نور الله مضجعه ـ صوفی مشرب، عالم با عمل و فاضل اکمل، که به تقدس ذات و پاکیزگی صفات، مقتدا و پیشوائے عصر خود ست و تشنه لبـان وادی حقیقت را به زلال مصفائے هدایت سیراب و شاداب می فرماید و اوقات شریف خود را با وصف تعلقات دنیوی شب و روز بـه یاد و ذکر محامدات الهی مصروف می دارد ـ در علمِ موسیقی هم یکتـا و یگانه و مستثنی ست، بلکه دریں زمانه بے عدیل و انباز.....فضل و کمالاتش حد راقم نیست که حرفے ازاں نگارد ـ از چندے در لکهنؤ به محلهٔ رستم نگر رونق افزاست ـ نواب وزیر الممالک و امرا و ارکان و اعیـان آں سر زمین. بلکه جمیع وضیع و شریف مطاع خود می دانند ـ و معاش به دستور امرا دارد ـ و باوجود ایں همـــه کمالات و ثروت به زیور خلق و تواضع و تالیف قلوب آراستـه و پیراسته ـ تصانیفش در جمیع علوم بسیار ـ و در فن ریخته گوئی نهایت ماهر و کلامش بسے دل چسپ و مطبوع و دل کش ـ از کلام با نظا (م) اوست ـ منه ـ

جو بنده خانے میں آئیے گا. فقیر تم کو دعا کرے گا
کسی کے دل کو جو خوش کرو گے. خدا تمہارا بهلا کرے گا

(ورق ۸۷ الف)

جهنک کے هاتھ سے دامن خفـا جو یار هوا
تو ووهیں ہا پیرهن صبر تار تار هوا
کون سا نقصان اس میں آپ کا هو جائے گا
اس طرف ٹک مڑ کے دیکهو گے تو کیا هو جائے گا
وه تو آئے تهے تماشے کو مرے نزع کے بیچ
میں نے اس وقت میں بهی ان کا تماشا دیکهه

(۱) خواجه کمہاری (تذ ص ۲۰۵)

Marfat.com

کیا جانوں کیا تجھے ھے یہ کس نے پڑھا دیا
جو تو نے دل سے حرفِ محبت مٹا دیا
جوں شمع اشک و آہ سراپا بنا دیا
اے عشق مجھ کو روز تماشا دکھا دیا

وقت وداع یار دل بے قرار نے
یہ آہ کی کہ عرش معلیٰ ھلا دیا
جوں نقشِ پا گلی میں ھوں اب اس کی پایمال
میری ھوا نے خاک میں مجھ کو ملا دیا

حزیں حزیں تخلص، میر باقر نام، شاہ جہان آبادی، از چندے بہ عظیم آباد بود و باش اختیار نمودہ ـ شاگرد میرزا مظہر، ازوست ـ منہ ـ

کیوں کہ خاطر خواہ دل کے درد کی تقریر ھو
کب یہ معنی لفظ میں آئے ھیں کیا تحریر ھو

حسرت حسرت تخلص، [1] ـ ھیبت قلی خاں، ساکن عظیم آباد، شاگرد میرزا جان جاناں مظہر، ازوست ـ

اشک پر اشک چلا متصل آوے باھر
یاں تلک روئیے آنکھوں سے دل آوے باھر

فرھاد سے ھم سری کرے کون ٭ سر کس کا پھرا ھے یوں مرے کون
لب بام آکے یہ تیرا کھڑا رھنا تو آفت ھے
سوا نیزے پہ گویا آفتاب آیا قیامت ھے

رباعی

زاھد جو نہیں ھے میرے دل سے آگاہ
کہتا ھے کہ کافر ھے تو ابروے سیاہ (ورق ۸۷ ب)

(۱) اسمش میر محمد حیات مخاطب بہ خطاب ھیبت قلی خاں از شاگردان میر باقر حزیں تخلص و بہ قول بعضے از شاگردان مرزا جان جاناں مظہر بود (عشقی ۱۸٤)

Marfat.com

ہوں جس کی پرستش میں کہوں گا یارو
آیا ہے وہ بت دیکھیو اللہ اللہ

حسین | حسین تخلص، [1] میر سیفلی نام، اصلش از رام پور، بالفعل در مراد آباد می ماند۔ ازوست، منہ۔

نجد سے گزرا نہ کوئی آبلہ پا بعدِ قیس
شوق پا بوسی کا باقی رہ گیا ہر خار کو

حکیم | حکیم تخلص، محمد اشرف خاں، خلف الرشید حکیم محمد شریف، کہ در فضائل و کمالات و فن طبابت بے مثل و مانند ست۔ ایشاں ہم در علم طبابت بہ مرتبۂ اقصی مہارت دارند و در معالجۂ وضیع و شریف انفاس مسیحی بہ کار می برند۔ چناں چہ از حضور انور بہ خطاب مسیح الزمانی سرافراز گردیدہ۔ و گاہ گاہے طبعش طرفِ ریختہ گوئی مائل می شود۔ جوانے خلیق و یار باش و خوش گفتار ست۔ با راقم ہم رابطۂ یگانگی و یک جہتی مستحکم ست۔ چند شعر از طبع زادش بہ سمع رسیدہ، می نگارد۔ ازوست۔

مرے رونے نے اس کو مجھ سے کھویا
مجھے اس دیدۂ تر نے ڈبویا
کہوں کیا میں بہ رنگِ زخمِ ناسور : ہنسا یک بار گر سو بار رویا
چلون کے بیٹھنے سے یہی آشکار ہے : ملنا تمہارا ٹکے کی اوجھل پہاڑ ہے

قطعہ

سن کے گھڑیال کو نالاں یہ کیا اس سے سوال
سینہ کوباں ہے تو کیوں کس لئے ہے شور تجھ
چشم پر آب ہو بولے [بولا؟] کہیے کیا کہ حکیم
کاسۂ عمر ہوا جاتا ہے جس کا لب ریز

(۱) کذا

Marfat.com

قطعـــه

حکیم یک به یک آیا جو زندگی کا خیال
تو اپنی نظروں میں سارا جہاں ہوا تاریک (ورق ۸۸ الف)
کہ مثل شیشۂ ساعت کٹے ہے ہر دم عمر
ہر اک نفس نفس واپسیں سے ہے نزدیک

حسرت حسرت تخلص، میاں [1]- جعفر علی، بزرگانش پیشۂ عطاری اختیار کردہ بودند- در اطرافِ مشرق به شعر گوئی علمِ استادی می افراشت- و شاگرد بسیار بہم رسانیدہ، و در سرکار مرشد زادۂ عالم و عالمیاں میرزا جہاندار شاہ مرحوم در سلک ملازمان با امتیاز منسلک بودہ- بعدِ چندے به هدایتِ درویشے کامل، ترکِ لباس ظاهری ساختہ، در گوشۂ عزلت منزوی گشت- صاحبِ تصانیف- و شاگرد [2]- سرب سنگھ دیوانہ- اوراست- منہ-

یہ بھی اک ستم ہے کہ خواب میں مجھے شکل آکے دکھا گئے
کبھی نیند برسوں میں آئی تھی، سو اسی طرح سے جگا گئے

ہوا سے بال ان زلفوں کے رخسارے پہ ہلتے ہیں
دلِ بیمار ٹک اٹھ بیٹھ دونوں وقت ملتے ہیں

یہ رنگ آبلہ اے وائے یہ کیا زندگانی ہے
کہ جس کے پاؤں [3]- پڑتا ہوں اسی کو سر گرانی ہے

خوف کر اس آہ سے ہرچند بے تاثیر ہے
گو نہیں پیکان اس میں لیکن آخر تیر ہے

نظر آیا تجھے مکھڑا ترا کیسا ماہ تاباں سا
جو تو آئینہ رکھ زانو پہ یوں بیٹھا ہے حیراں سا

(۱) میر جعفر علی (شورش ۲۱۹) مرزا جعفر علی بیٹا مرزا ابوالخیر کا نخاس کی اندر دکان عطاری کی پہ عزیز رکھتا تھا- ۱۲۱۰ ھ میں سیر بازار عدم کی ہو (گلزار ۱۰۷)

(۲) مشورۂ شعر به رای سرب سکھ دیوانہ کردہ، چون الحال شانش مقتضی اقرار نہ می شود، قدری منحرف است (هندی ۷٤) (۳) پڑتو ہیں (گلزار ص ۱۰۸)

Marfat.com

گیا دل سو گیا رونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
اگر رو رو کے جی کھوویں تو پیدا دل نہیں ہوتا

تم جو کہتے تھے کہ دو حسرت سے
آہ و فریاد یاں کیا نہ کرے (ورق ۸۸ ب)

آپ کا اس میں کیا بگڑتا ہے
دردِ دل کی کوئی دوا نہ کرے

کڑا اک پاؤں میں پہنے کھڑا وہ سرو بالا ہے
یہ عالم دیکھ قمری نے گلے میں طوق ڈالا ہے

ماہ کرے جو لاف حسن ، چہرہ دکھا کے [کہ؟] اس طرح
مہر کرے اگر طلوع ، بام پر آکے [کہ؟] اس طرح

کل کب تھے ہم سے خوش ، کہ نہیں ہو تم آج خوش
ہم نے تو ایک دن بھی نہ پایا مزاج خوش

کسے منظور تھا یوں تلخ کیجے زندگانی کو
ولے کیا کیجیے حسرت بلائے ناگہانی کو

کیا راہ میں غیروں سے ملاقات لگانی
جو صبح سے یاں آئے تلک رات لگائی

اس زلف میں جا وفات پائی ○ اس دل نے عجب ہی رات پائی

بیاں کیا کیجے اس سرو رواں کے قد و قامت کا
بلا ہے ، آفت جاں ہے ، نمونہ ہے قیامت کا

خرید کرنے پہ دل کے جو تم نے ناز کیا
تو جان لو اسے میں نے یو نہی نیاز کیا

اسی جہان میں رکھتے ہیں ہم جہان جدا ○ حباب وار ہے اپنا بھی آسمان جدا
کون سا رنج فلک ہم نے گوارا نہ کیا ○ شہرہ مجنوں کو دیا ، نام ہمارا نہ کیا
دل اس کی سیہ زلف کا مارا نہ جیے گا ○ افعی جو ڈسے گا نہیں چارا نہ جیے گا

Marfat.com

واے قسمت کہ پھنسے گوشۂ زندان میں آ ٭ گل نے جب جوش کیا بزمِ گلستان میں آ

کچھ غم نہیں جو اپنا یارو دیار چھوٹا
پر ہاے یہ کہ ہم سے اب کوے یار چھوٹا (ورق ۸۹ الف)

بلا سے گر وہ ہرجائی بتِ قاتل نہیں ملتا
کہ جو اس وضع کا ہو اس سے اپنا دل نہیں ملتا

جگر کر چاک قاتل دیکھتا تھا ٭ جو پوچھا میں کہا دل دیکھتا تھا

مجھ کو بھاتی ہے اس کتاب کی بحث ٭ پہلے ہی جس میں ہو شراب کی بحث

[1] کس کا ہے جگر جس پہ یہ بیداد کروگے
لو دل تمہیں ہم دیتے ہیں کیا یاد کروگے

بے خوابی و حیرانی و طغیانی گریہ
سب آنکھوں میں ہم لیں گے جو امداد کروگے

اتنی بے تابی سے تڑپا یہ دلِ زار کہ بس ٭ زلزلہ جان گے بولے درو دیوار کہ بس

ہو گئے گھل کے سب اعضا مرے جسمانی ایک
اتنا رویا کہ ہوا ہاے لہو پانی ایک

کوئی دشمن سے بھی کرتا ہے اس اسلوب سلوک
دوستی کرکے غرض تم نے کیا خوب سلوک

جب ہم رونے سے ہارتے ہیں ٭ دیوار سے سر کو مارتے ہیں
ساقی مے دے کہ اہلِ مجلس ٭ پانی پانی پکارتے ہیں
آگ لگ جائے کہیں اس دل شیدائی کو ٭ روز سمجھاے کہاں تک کوئی سودائی کو

سحر کہتے ہو شب آؤں گا، شب وعدہ سحر کا ہے
سویرے جی چکے ہم گر یہی امروز و فردا ہے

مجھ کو تجھ سے خدا جدا نہ کرے ٭ تجھ سے میں ہوں جدا خدا نہ کرے

(۱) کس کا ہو وہ جس جس پہ یہ بیداد کروگی ٭ او ہم تمہیں دل دیتے ہیں کیا یاد کروگی
(نغز ص ۲۱۰) آزاد نے آب حیات میں یہ شعر جراءت سے منسوب کیا ہو۔

Marfat.com

ہے غبار آلودہ یاں تک اشک اس غم ناک کا
دستِ مژگاں میں سدا رہتا ہے سبحہ خاک کا

زخمِ تیرِ نگـــہ و خنجر مژگاں اٹھا
پر دلِ زار تو مرہم کا نہ احسـان اٹھا (ورق ۸۹ ب)

دیں کا واقف ہے خدا پر ابھی بت خانے سے
لاے ہیں نعش مری سر پـہ مسلمـان اٹھا

نہ تھا وابستـہ میں تو زندگی میں جیب و داماں کا
مرے مرنے پـہ کیوں ماتم زدوں نے اپنـا منہ ڈھانکا

کہا میں نے سرک سونا ترا اچھا نہیں لگتا
لگا کہنے ترا یـہ چوچلا اچھا نہیں لگتا

چمکے ہے رات بھر مرے سینے میں دل کا داغ اب
ہاتھ لگا ہے مجھ کو بھی گوہرِ شب چراغ اب

جو کہتا ہوں میں اس کے عشق کی بات
تو کہتـا ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات

خوباں نے دھرا طاق پر ایمان اٹھا کر
عاشق سے دغا کرتے ہیں قرآن اٹھا کر

فسانہ وصل کا جس سے دل بے تاب کہتا ہے
تو کہتا ہے کہ افسانہ نہیں یہ خواب کہتا ہے

بزم میں بیٹھے تھے کل جتنے پری رو حور سے
دیکھ کر اس کو لگے اپنے بلائیں دور سے

دلِ پر داغ گو ویراں ہوا ہے ولے یہ شہر داغستاں تو ہے
نہیں ہم جانتے اکسیر، تیری خاک پا پارس ہے
جو پہنچے پاؤں تک تیرے اسی کا نام پارس ہے

Marfat.com

گر کہے وہ رات دن کو تو کہوں میں رات ہے
جھوٹ اس میں کچھ نہیں یہ دل ملے کی بات ہے

شب مہربانی تھی وہ کچھ اور صبح یہ کچھ جور ہے
کل ہوا کچھ اور تھی اور آج ہوا کچھ اور ہے

جگر سوزاں ہے، دل بے تاب ہے اور چشم گریاں ہے
الٰہی دن ہے میری موت کا، یا شامِ ہجراں ہے

مدد کر جلد اے وحشت، مرے پاؤں کے چھالوں کا
پیاسا مضطرب جنگل میں ہر خارِ بیاباں ہے

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ یدبیضا کروں (ورق ۹۰ الف)

رات کو آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب
زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کروں

حیا حیا تخلص، محمد حیات، شاعر عہد فردوس آرام گاہ است۔ از اشراف زادہ ہائے ہندوستان و من جملۂ متوسلانِ دارالخلافہ بود۔ دراں اثنا بہ زیارت حرمین شریفین زاد ہم اللہ تشریفاً فخر اندوز گشتہ۔ دم آں جا ازیں طرز نا پایدار [؟] رحلت کرد۔ خدا یش بیامرزاد۔ ازوست۔ منہ۔

کفش زر دوزی حنائی پاؤں کی آوے جو ہاتھ
سر پہ جیغہ کر رکھوں اک بار ہونی ہو سو ہو

حیدر حیدر تخلص۔ میر حیدر علی خاں، اصلش لاہور۔ از چندے در پیشاور استقامت ور زیدہ۔ از اولاد امجاد جناب پیر دست گیر مشکل کشا حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ است۔ و شیریں زبانی و نمکین بیانی از شعر سید موصوف پیدا وہویدا ست۔ از نتائجِ طبعِ اوست۔

Marfat.com

بے وجہ نہیں حسنِ دل افروز بتاں کا
دیکھا تو یہ مظہر ہے خداوندِ جہاں کا

ارادہ ہے بے ڈھب کچھ اس چشم تر کا
خدا حافظ آج اپنے دیوار و در کا

لے سنگ و خشت مجھ پر ہر خاص و عام نکلا
بارے جنوں کی دولت اپنا بھی نام نکلا

کیوں کر رہے نہ حیدر لیل و نہار سودا
اپنی تو وہ مثل ہے یک سر ہزار سودا

ملیں اس سے تو وہ ناخوش نہ ملیے تو ہے جی جاتا
یہ کیسی بن گئی حیدر کہ اب کچھ بن نہیں آتا (ورق ۹۰ ب)

مشرب ہم اپنا کیا کہیں مستِ الست ہیں
بندے تو ہیں خدا کے پہ صورت پرست ہیں

عشق کی دوکاں میں حیدر عقل و دانائی کہاں
جنسِ بے صبری ہے یاں، نقد شکیبائی کہاں

ذوقِ مے نوشی کسے جب مے ہوں سرشار جنوں
دشت پیمائی ہے اب تو بادہ پیمائی کہاں

حفیظ

حفیظ تخلص، نام معلوم نیست. شاعرے ست در حیدر آباد۔ یک مطلع ازو بہم رسیدہ، نوشتہ شد۔

کیا پس پشت وہ جعد بت مغرور چھپے
شعلۂ طور کے پیچھے شب دیجور چھپے

حالی

حالی تخلص، میر نجب علی، ساکن مرشد آباد ست، از سیمیں زبانی اوست۔

Marfat.com

عوض میں بوسے کے دی ھے گالی، سوال دیگر جواب دیگر
یہ طرز تونے نئی نکالی، سوال دیگر جواب دیگر

حافظ حافظ تخلص، حافظ محمد اشرف، که در علم موسیقی دخلے کلی دارد و به زهد و تقوی و صلاحیت متصف۔ سلیم الطبعی از سیمایش هویدا۔ مرد کم گو و متواضع و از تعلقات دنیا وارسته و به درویشی آرمیده۔ شعر ریخته گاه گاهے موزوں می کند۔ ازوست، منه۔

حافظ اب دل تو محبت ان بتوں کی سے اٹھا
دین و دنیا میں کوئی غیر خدا والی نہیں
مطلب ھے لا مکاں سے نہ کچھ کائنات سے
ھم کو تو مدعا ھے فقط تیری ذات سے

حفیظ حفیظ تخلص، حافظ محمد حفیظ، شخصِ مودب و خوش لحن که مثنوی مولانای روم قدس الله سره العزیز به آئینِ خوب می خواند۔ و سامعان را سرور وافر و ذوق و شوق کامل حاصل می شود از (ورق ۹۱ الف) بس که طبعِ موزوں دارد۔ اشعار ریخته می گوید۔ ازوست۔

جوں ھی آیا مجھ پہ وہ خنجر دو دھارا کھینچ کر
آہ کا نیزہ اسے میں نے بھی مارا کھینچ کر
صورت اس کی دیکھ حیرت سے یہ مانی نے کہا
اس کے صدقے جس نے یہ نقشہ اتارا کھینچ کر
روز و شب رھتی ھے ھم کو یادگاری آپ کی
آپ کو پروا نہیں، یہ ھم نے خواری آپ کی
رو برو غیروں کے شکوہ کیا کروں میں آپ کا
ھو رھیں گی پھر کبھو باتیں ھماری آپ کی
تم جو کہتے ھو تمہیں ھم چاھتے ھیں سب غلط
یہ بناوٹ ھے ھمیں معلوم ساری آپ کی

Marfat.com

حضرتِ دل میرے حق میں دیکھیے کرتی ہے کیا
بے قراری آپ کی بے اختیاری آپ کی
تاڑیاں باتیں تمہاری کیا ارادہ ہے کہو
آج تو نکلی ہی پڑتی ہے کٹاری آپ کی
اے حفیظ ایسے ستمگر، بے وفا، بے دید سے
دیدۂ و دانستہ دیکھو ہم نے یاری آپ کی
دفعۃً اس بت کافر کو دلآرام کیا ۞ کیا غضب تونے کیا سحر کیا کام کیا
یار کہتا ہے کوئی لو بھی حفیظ اب قہر ہے
آتے ہی رکھنے لگا بنیاد مطلب قہر ہے

حبیب حبیب تخلص، ساکن مراد آباد. از نامش آگہی نیست، ازوست۔

خانہ ویرانی مری گرچہ کی اس دل نے حبیب
پر خدا حشر تک آباد رکھے خانۂ دل

حجام حجام تخلص، عنایت اللہ عرف کلو، وطنش قصبۂ سہارن پور۔ بہ پیشۂ حجامی بسر می برد۔ از مدتے وارد دارالخلافہ گشتہ بود۔ بہ خدمت با برکت حضرت مخدومی جناب مولوی محمد فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ (ورق ۹۱ ب) شرفِ سعادتِ بیعت حاصل نمود۔ طبعش موزوں و کلامش خوش مضمون ست۔ راقم اورا دو سہ مرتبہ دیدہ۔ بسیار گرم اختلاط معلوم می شد۔ مدت شد کہ در گزشتہ۔ خدایش بیامرزاد۔ از طبع زادِ اوست۔ منہ

زخمِ تن کشتۂ نیرنگ سے ۞ خون بھی ٹپکے ہے کنی زلف سی
ہے چرخ چڑھائے دھنے کیا جانیے حجام
مریخ کو کس نے دیے ہتیار ہیں

جینا نظر اپنا تو ستم گر نہیں آتا ۞ بن وصل ترے سو بہ میسر نہیں آتا
ادھم نے یارو چھوڑا یہ تخت دل کے ہاتھوں
میں بھی ہوا ہوں عاجز کم بخت دل کے ہاتھوں

Marfat.com

مت جائیو تو مرقدِ عشاق پر مباد ٭ آسودگانِ خاک سے پھر شور ہو بلند
اس کو عالم سے ربط و پیار رہا ٭ ایک مجھ سے ہی ننگ و عار رہا

رقیبوں پر میاں پڑتا ہے تب سو سو گھڑے پانی
بلا حجام کو جس روز تم حمام کرتے ہو
روز رخسار کے لیتا ہے مزے خوباں کے
بہتر اس سے کوئی حجام ہنر کیا ہوگا

مثال ناقۂ لیلی کے یک دو گام غلط ٭ خدا کرے کہ ادھر بھی ترا سمند کرے

حجام پڑا سخت حیا ناک سے بالا
کچھ اور تو کیا بات کہ وہ منہ سے نکالے
لگ چلتا ہوں اس شوخ سے رستے میں تو مجھ کو
جھنجھلا کے یہ کہتا ہے کہ چل دور رذا لے
کن سلوکوں سے ہم ان کے پاس اے ہم دم گئے
وہ گئے ہم سے اور ان کے دل سے بس اب ہم گئے (ورق ۹۲ الف)

ہے یہ زخمِ عشق اے حجام کب اچھا ہوا
واسطے اس کے عبث تم ڈھونڈھنے مرہم گئے

دیکھ عاشق کی ترے رسوائیاں ٭ عشق کی لوگوں نے قسمیں کھائیاں

ہر دم نظر آتے ہیں نئے یار تمہارے
ہم جی چکے گر ہیں یہی اطوار تمہارے
ہے جی میں تمنا کہ میں ان آنکھوں سے پوچھوں
بچتے نہیں کس واسطے بیمار تمہارے
یک روز نصیبوں سے کبھی واں تئیں پہنچوں
پھر سر ہے مرا اور در و دیوار تمہارے
اس کاوشِ مژگاں کا گلہ مجھ سے عبث ہے
اے آنکھو! یہ بوئے ہوے ہیں خار تمہارے

Marfat.com

اس شوخ کے کوچے میں نہ جایا کرو حجام
چھن جائیں گے اک دن کہیں ہتھیار تمہارے

حسین حسین تخلص، حسین علی، شاعرے ست متوطنِ مرزا پور ـ ازوست ـ

جتاوے گا انہیں کب تک تو اپنا اتقا زاهد
کبھی بہرِ خدا رندوں کی مجلس میں بھی آ زاهد

حمایت حمایت تخلص، از نامش اطلاعے نیست، سکنۂ حیدر آباد ـ دو بیت از قصیدۂ او به دست آمده، برائے یادگار می نگارد ـ ازوست، من قصائد ـ

آج کے دن جو کھلا باغ مسرت کا در
دیکھتا کیا ہوں کہ ہے حسن چمن پر یک سر
اس طرف نعرہ کناں سرو کے اوپر قمری
اس طرف بلبل شیدا ہے تصدق گل پر

حیرت حیرت تخلص، میر مراد علی، سیدے بود، وطنش مراد آباد، سلیقۂ شعر گوئی خوب داشت ـ ازوست (ورق ۹۲ ب)

سب قافلے یاروں کے آگے کہیں ٹھہرے ہیں
آوازِ جرس گم ہے، یا ہم سبھی بچھڑے ہیں
نظر آیا یہ جہاں نقش بر آب آخر کار
دم میں جاتا ہے بگڑ مثل حباب آخر کار
سادہ رویوں کی دلا مہر و محبت پہ نہ پھول
منہ پہ دے ویں گے تجھے صاف جواب آخر کار

حسن حسن تخلص، میرزا حسن، خلف سیف الدوله سید رضی حسن شخص خوش اختلاط، متخلق بہ حسن اخلاق ـ گاہ گاہ به [illegible] طبعش مائل است ـ از ندرت بیانی اوست ـ

ہے بھبھوکا یا دھواں، یا ہے وہ آفت، کیا کہوں
شعلہ رو کی گرمیاں، شوخی، شرارت، کیا کہوں

Marfat.com

دل کو دے کر اس بتِ کافر کو ہم نے اے حسن
جس قدر ناحق یہ کھینچی ہے ندامت کیا کہوں

حسینی حسینی تخلص، حکیم میر حسینی، مرید جناب مخدومی حضرت مولوی محمد فخر الدین صاحب علیہ الرحمہ۔ زیادہ از احوالش اطلاع نیست۔ افکارش درست و مربوط ست۔

رباعی

بدنامی عشق جاں تلک پہنچ گئی
جون کارد کہ استخواں تلک پہنچ گئی
[1]یہ بات تو کچھ بات نہیں ہے اے جان
اپنی حالت کیا کہیے کہاں تلک پہنچ گئی [؟]

حب حب تخلص، قاضی احمد علی، خدمت قضاء قصبۂ فرید آباد بہ ذاتش متعلق، شاگرد حکیم میر قدرت اللہ خاں حکیم قاسم۔ ازوست۔ منہ۔

اب تو مشغول بہت آہ تم اغیار سے ہو
ہم سے کس واسطے کیوں کس لیے بیزار سے ہو
تو الٹ دے جو ابھی روے حسیں کا پردا
اٹھ گیا خلق کہے خلد بریں کا پردا (ورق ۹۳ الف)
آنکھوں سے اشک گرتے ہیں یاقوت وار سرخ
دیکھے ہیں جب سے میں نے لب لعل یار سرخ

حیرت حیرت تخلص، غلام فخر الدین، نواسۂ نواب مغفرت مآب میر منو۔ خلف الرشید وزیر الممالک نواب اعتماد الدولہ قمر الدین، خاں مرحوم۔ طرف

(۱) یہ بات تو کچھ بات نہیں ہی ایسی ○ پر کہیے کیا کہاں تلک پہنچ گئی
(نغز ص ۲۰۷)

Marfat.com

کالپی استقامت گزیده ـ شعر فارسی و ریخته هر دو موزوں می کند ـ تصانیفش مبرا از عیوب ست ـ منه ـ

هم اس بزم سے یوں پر ارمان نکلے
جوانی میں جس طرح سے جان نکلے
میں ڈھونڈھا جو سینے میں دل اس کے بدلے
کئی اس کے تیروں کے پیکان نکلے
اولِ عشق ھے اور تازہ بہار آئی ھے
اب مرا ھاتھ ھے اور دامنِ رسوائی ھے
یہ ستم دیکھوں میں کن آنکھوں سے اے غیرت عشق
ایک عالم اسی کوچے کا تماشائی ھے

حزیں حزیں تخلص، از نام و نشانش اطلاعے نیست ـ شخصے بود در عہد حضرت فردوس آرام گاہ ـ ازوست ـ

اس بے وفا کے عشق میں کچھ ھم کو جس نہیں
پاؤں تلک بھی اس کے ھمیں دست رس نہیں
ویراں ھوا خزاں سے چمن یاں تلک کہ ھم
چاھیں کہ جل مریں تو کہیں خار و خس نہیں
اس فصلِ گل میں کیوں نہ گریباں کیجے چاک
جاتی ھے یوں بہار حزیں، آہ! بس نہیں

حشمت حشمت تخلص. میر محتشم علی خاں دھلوی، مرد [illegible] و عمدۂ روزگار بود ـ شعر فارسی و ریختہ ھر دو می گفت ـ [illegible]

نکہتِ گل نے جگایا کسے زندان کے بیچ
پیر زنجیر کی جھنکار پڑی کان کے بیچ (ورق ۹۴ ب)

Marfat.com

حیف حیف تخلص ، سید چراغ علی ، از سکنائے لکھنؤ ۔ شاگرد میر شیر علی افسوس ۔ از احوالش کما حقه آگہی نیست ۔ منه کلام ۔

ملنے بھی نه پائے اس جواں سے ✡ حسرت زده هم چلے جہاں سے
گو آپ نـــه آئیے و لیکن ✡ اقـرار تو کیجیے زباں سے
ھے دورِ شراب لیک ساقی ✡ ڈرتا ھوں میں دور آسماں سے

قطعـــه

اے راہ رواں مری زبانی ✡ کہنا یه پیام کارواں سے
رستے میں تھکا ھوا پڑا ھے ✡ اک شخص تمہارے دم رھاں سے
کیا پوچھے ھے حیف کی حقیقت ✡ ناشاد گیا وہ اس جہاں سے

وہ مہرِ جہاں تاب اگر بام پر آوے
تا بنـــدگیِ نیرِ اعظـــم نظر آوے
یه دل فراق کے صدموں سے تیرے مر نه گیا
ترے مریض کا اے جان درد سر نه گیا

حمزه حمزه تخلص ، شیخ حمزه علی ، شخصے ست معلم ۔ ساکن قصبهٔ اٹاوه ۔ از طبع زاد اوست ۔

نـه ھوتا میں کبھی پابنـد تیری کاکل کا
جو جانتا که تو گل ھے ھزار بلبل کا

حیدر حیدر تخلص ، حیدر علی ساکنِ فرخ آباد ، شخصے ست سپاھی پیشه ۔ ازوست ۔ منه ۔

ستم گر کی جفا سے دل مرا جاتا ھے اب دھلا
الٰہی شرم تو رکھیو که میرا عشق ھے پہلا

Marfat.com

حکیم حکیم تخلص ، محمد پناہ خاں ۔ سابق نثار تخلص می کرد ۔ شخص خوش اختلاط و قابل ، (ورق ۹۵ الف) در علم طب و تواریخ و موسیقی مہارت کلی داشت ۔ شاگرد حضرت میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۔ شعرش بسیار درد آلود و عاشقانہ و باکیفیت به نظر رسیدہ ۔ ازاں جملہ به قلم می آید ۔

تیرے لیے خلق در بدر ہے ٭ اے خانہ خراب تو کدھر ہے

ہم ہی صنم کے غم میں نہ ایمان سے گئے
کتنے ہی بندگانِ خدا جان سے گئے

جی ہی جانے کی یہ علامت ہے ٭ دل کا لگنا نہیں قیامت ہے

واشد سے جو گویائی پہ وہ غنچہ دہن تھا
گل جھڑتے تھے ہر بات میں یہ لطفِ سخن تھا

آنکھوں سے لخت دل یوں آنسو نکالتا ہے
مردے کو جس طرح سے پانی اچھالتا ہے

پوچھتے کیا ہو حکیم جگر افگار کا گھر
ایک تکیہ سامنے اس شوخ کی دیوار کے پاس

نہ ہم ہی غم سے جل اس شعلہ رو کے خاک ہوئے
اجل رسیدہ ہزاروں یو نہیں ہلاک ہوئے

کہتے ہیں حکیم آیا مے خانے میں مسجد سے
ہم کو تو تعجب ہے وہ گبر مسلماں ہو

دے چین تک تو جان کو جوش شکست رنگ
خاطر پہ یاں گراں ہے خروش شکست رنگ

حقیر حقیر تخلص ، میر امام الدین عرف کلہ ، متوطن دار الخلافہ ۔ سید شریف معلم پیشہ ، مرد ظریف و شوخ طبع و خوش اختلاط ست ۔ ازوست ۔ منہ ۔

Marfat.com

نو خط کی میرے قہر ہے کیا یک قلم تراش
زلفیں بلا ہیں، چشم ہے جادو، ستم تراش

دل میں ہے بیٹھ رہیں در پہ صنم کے ہی حقیر
راہ کعبے کی تو آتی ہے نظر دور ہمیں (ورق ۹۵ ب)

ابتر ہیں یہ مت لختِ جگر روک تو لڑکے
جانے دے اگر اٹھ ہی چلے اشک کے لڑکے

پہنچا نہ کوئی منزلِ مقصود کو [1] عشاق
ہیہات یو نہیں رہ گئے سب پاؤں رگڑ کے

زنجیر مری زلفِ صنم کی ہے تو ہم سر
کیوں مجھ کو گنہ گار کیا پاؤں میں پڑ کے

اس زاہد مکار سے اک خلق ہے دل ریش
مت ریش سمجھ ریشے ہیں یہ فتنے کی جڑ کے

عشاق کی ذلت ہی میں عزت ہے سراسر
دانہ نہ ہو سر سبز مگر خاک میں گڑ کے

پامال ہوئے ہم تو حقیر آہ جہاں میں
جوں نقشِ قدم یار کے [2] قدموں سے بچھڑ کے

چڑھی جو شیخ کو افیوں تو دانۂ تسبیح
سمجھ الائچی دانہ تمام تھونگ گیا

رات مسجد کے گرا حوض میں زاہد پر شکر
ریش ..... کے باعث نہ بچارا ڈوبا

شیخ کا ہے یوں تنِ لاغر ہجومِ ریش میں
جوں الجھ رہتا ہے مکڑ سوکھ کے جالے کے ساتھ

---

(۱) عاشق (نغز ص ۲۱۸) (۲) پاؤں سی (نغز ص ۲۱۸)

Marfat.com

۱ـ ہوں مست مستِ عالمِ تصویر کی طرح
گویا ہوں اور خموش ہوں زنجیر کی طرح
اس زلف و رخ کی یاد میں سب کام سے گئے
باللہ کفـــر سے گئے اسلام سے گئے
آہ کے مصرع کے گر میرے معانی دیکھے
پھر ۲ـ کبھو کوئی نہ دیوانِ فغانی دیکھے
نہ تنہا جان تیری چاہ میں ہم دل ڈبو بیٹھے
رلایا تونے یوں بے دید جو آنکھوں کو رو بیٹھے
۳ـ نہ دل بھر بھر کے آہیں درپئے ایذا و خواری ہو
زنخ میں یار کی جا چھپ رہ سلطان غاری ہو (ورق ۹۶ الف)

حقیقت حقیقت تخلص۔ سید شاہ حسین وطن اجدادش بلخ۔ خود در سرکار بریلی متولد گشتہ۔ بہ لکھنؤ رسیدہ۔ بہ معلمی بسر می برد۔ اصلاح اشعار از قلندر بخش جرأت گرفتہ۔ کلامش دل کش ست ۴ـ۔ منہ کلام۔

کیا ترے عشق میں اے عربدہ جو ہاتھ لگا
زیست سے ہاتھ بھی دھویا پہ نہ تو ہاتھ لگا
ساقیا پیوے جو زاہد مے ناب کے گھونٹ [؟]
بسر پیر مغاں اس کا گلا داب کے گھونٹ

(۱) ہوں مست و نیست عالم تصویر کی طرح (نغز ص ۲۱۶ سخن شعرا)
(۲) پھر کبھو بیماری (نغز ص ۲۱۹)
(۳) نہ دل بھر بھر کو اپنو در پئو ایذا و خواری ہو ۰ زنخ میں یار کی [illegible] (نغز ص ۲۱۹)
(۴) مصحفی نے ۰۰ تذکرہ ہندی ۰۰ میں ایک دل چسپ واقعہ نقل کیا ہے اس کو اخیر میں یہ قطعہ لکھا ہے۔ جانتو ہیں سب کہ اک مدت سو یاں ۰ مصحفی کو تذکرے کا شوق ہو
تذکرہ یہ جو حقیقت نے لکھا ۰ ہو حقیقت مصحفی کا چوں ہوئی

Marfat.com

قطعـــه

خدا شاهد ہے دل میں اور کچھ حسرت ہو گر میرے
مگر ارمان ہے تو بس یہی ہے دم شماری میں
کہ اس دم آئے وہ اور دے زباں یاری تو یہ کہیے
کہ لو دیکھو نتیجـــہ یہ ملا صاحب کی یاری میں
حقیقت اب بہ قولِ جرأت استاد کیا کہیے
کہ سب کچھ ہم بھلا بیٹھے کسی کی یاد گاری میں

حضور حضور تخلص، شاگرد حضرت میر درد، بال مکند نام، قوم کھتری از علمِ عربی و فارسی بہ قدرِ ضرورت بہرہ دارد۔ در علمِ نایکا بھید ہم ماہر ست۔ اکثر اشعار دل چسپ ازو موزوں شدہ۔ ازوست۔ منہ۔

یہ جو چشم پر آب ہیں دونوں ☼ ایک خانہ خراب ہیں دونوں
گالی[1] تم نے غصے سے دی ہم چاہت کا دم سمجھے
بس اب چپکے ہو رہیے[2] گا کچھ تم سمجھے کچھ ہم سمجھے
حقیقت کچھ نہ پوچھو ہم سے روئے یار کے تل کی
کہ یہ ہندو بچہ ہے چاندپور کے گاؤں کا ملکی
واں رشتـــۂ محبت معشوق توڑ[3] بیٹھے
یاں ٹکڑے ٹکڑے دل کے ہم اپنے جوڑ[4] بیٹھے (ورق ۹۶ ب)
یاں مجھ میں نہیں ہے جان باقی ☼ واں اب بھی ہے امتحان باقی
ہیں ترے رو و قد و چشم کے اب زار کئی
گل کئی، سرو کئی، نرگسِ بیمار کئی
یک نقد جاں سے عشق نہ رونق پزیر ہو ☼ یہ کام جب چلے ہے کہ گنجِ خطیر ہو

---

(۱) گالی تم نو دی غصہ سو الخ (نغز ص ۲۱۳) (۲) ہی رہیو گا (نغز ص ۲۱۳)
(۳) دونوں مصرعوں میں ،، توڑتی ہیں،، (نغز ص ۲۱۳) (٤) ،، بیٹھو،، (نغز)

Marfat.com

ستم گر یار نے مارا دکھا کر زیب تن مجھ کو
سنو اے ہم دمو تنزیب کا دیجو کفن مجھ کو

نگاہیں ترچھی، ہلاتے برچھی، بہ قتلِ عاشق مگر چلے ہو
چرائے آنکھیں، چڑھائے ابرو، غضب کی صورت کدھر چلے ہو
جہاں کہ مد نظر پاس آشنائی ہو ☆ بہ جاں مضایقہ کیجے تو بے وفائی ہو
کھڑے ہیں چاروں طرف عشق باز شیدا ہو
جو نکلے تیغ وہ کھینچے ابھی تماشا ہو

قطعـــہ

نہ پاؤں کو جنبش، نہ ہاتھوں میں طاقت ☆ جو اٹھ کھینچوں میں دامن اس دل ربا کا
سرِ راہ بیٹھے صـــدا ہے یہ اپنی ☆ کہ اللہ یاور ہے بے دست وپا کا

حسین حسین تخلص، نواب غلام حسین خاں۔ قوم افغان، از روسائے بلدۂ شاہ جہان آباد۔ شخص قابل و بسیار خلیق۔ و متواضع و حلیم و در عالم دوستی یکتا۔ طبعش در موزون نمودنِ اشعار رسا۔ از نتائجِ فکرِ اوست۔

شامِ گیسو میں ہے یوں عارضِ جاناں پیدا
نور ہو شمع کا جوں شب کو فراواں پیدا
.....
سنگ کی طرح مرے دل میں ہے پنہاں پیدا اورق ۹۷ الف)
سر نو شت اپنا نہ کیوں کر خط پیمانہ ہو
لبِ ساغر سے ہے شکل لبِ جاناں پیدا
برسرِ مہر ہے معشوق جنوں مثل سحر
شکلِ آغوش کرائے چاک گریباں پیدا
موج گرد اب نگہ دووے نہ کس طرح حسین
دل کے داغوں سے ہے سینے میں گلستاں پیدا

Marfat.com

گرچہ ہے رنگِ حنا اے شوخِ دل بر زیرِ پا
خونِ عاشق سے لگا رنگِ مکرر زیرِ پا

جیغہ مروارید کا ہے تیرے گر بالائے سر
آبلوں کے ہم بھی یاں رکھتے ہیں گوہر زیرِ پا

وائے قسمت ہم کفِ افسوس ہی ملتے رہے
اور حنا اس کے لگائے غیر آکر زیر پا

نہ چاکِ زخم سے کچھ خواہشِ رفو ہے مجھے
طپاں نہیں ہوں یہ قاتل کی جستجو ہے مجھے

بہ رنگِ غنچہ ہوں خنداں میں رنگِ ہستی پر
نہ عندلیب صفت ذوقِ رنگ و بو ہے مجھے

گزر گیا ہوں میں دنیا کے نیک و بد سے حسین
نہ دوست سے ہے خوشی نہ غم عدو ہے مجھے

میں چپ رہا جو نالۂ شب گیر کھینچ کر
پھینکے صدا پر اس نے کئی تیر کھینچ کر

یوں عقل کو جنوں نے نکالا کہ جس طرح
عامل کو لے چلیں دمِ تعبیر [تعزیر ؟] کھینچ کر

دل سے نقوشِ عالمِ صورت کیے ہیں محو
معنی ہیں یاں یہ نقشۂ تصویر دیکھ کر

اس کی طرف کو سلسلۂ زلف کا خیال
جاتا لیے ہے پائے بہ زنجیر کھینچ کر

کل کا یہ ماجرا ہے کہ دو چار اپنے دوست
لائے یہاں اسے جو بہ تدبیر کھینچ کر

گردن جھکی ادھر سے جو تسلیم کو تو جھٹ
پہنچا تھا راستے پہ وہ شمشیر کھینچ کر (ورق ۹۷ ب)

Marfat.com

رکنے سے دل کے ٹوٹ گیا تار جاں ولے
لائی اسے نہ آہ کی تاثیر کھینچ کر

تدبیر سب طرح سے ہے عاجز جہاں حسین
مجھ کو ادھر ہی لے چلی تقدیر کھینچ کر

وائے قسمت کہ رقیب ان کے ہیں گھر میں پھرتے
اور وحشت سے ہیں ہم راہ گزر میں پھرتے

جیسے دنیا سے کوئی جائے ہے ہم آج حسین
فرقت یار میں یوں اپنے ہیں گھر میں پھرتے

فسوں مصروف ہے تسخیر نرگس چشم جادو سے
دل مضطر جو نکلا جاتے ہے اب میرے پہلو سے

ہنسا کے گل کو صبا کیوں رلائے ہے مجھ کو
کہ اس کو دیکھ کے کچھ یاد آئے ہے مجھ کو

میں اس پری کا ہوں دیوانہ جس کا آہوئے چشم
گھڑی گھڑی رہِ وحشت دکھائے ہے مجھ کو

لگاؤں کیوں کہ میں دل اس سرائے فانی میں
صدا درائے فنا کی سنائے ہے مجھ کو

نقوشِ ہستی موہوم سے جدا ہوں حسین
پہ ایک طلعتِ زیبا تو بھائے ہے مجھ کو

دل میں غم نخل نشاں تھا مجھے معلوم نہ تھا
مائلِ سرو رواں تھا مجھے معلوم نہ تھا

تھا چھپا دامن مژگاں کے تلے غمزۂ
تیر ترکش میں نہاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

میں تو تدبیر میں تھا زخمِ جگر کی مصروف
دل بھی پہلو میں تپاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

Marfat.com

دشنۂ غمزہ یہ کس کا ہے جگر تک پہنچا
ہوکے خوں دل جو مرا دیدۂ تر تک پہنچا
آگے ملنے کی کوئی راہ نکل آئے گئی
بے قراری تو مجھے اس کے تو در تک پہنچا (ورق ۹۸ الف)

اہلِ تسلیم اٹھاتے ہیں کہیں داغِ سپر
سر بھی حاضر ہے جو وہ ہاتھ تبر تک پہنچا

پیچ و خم کھائے ہے پہلو میں جو دل آج حسین
غیر کا ہاتھ مگر اس کی کمر تک پہنچا

اس کی محفل میں عجب روپ بنایا ہم نے
اس طرح روئے کہ اس کو بھی ہنسایا ہم نے
اٹھ گیا پاس سے وہ جب کہ بہ ایمائے رقیب
الم و یاس کو پہلو میں بٹھایا ہم نے
یاد اوروں ہی کی کرتا وہ رہا ساری رات
آہ کچھ وصل میں بھی چین نہ پایا ہم نے
شب ہجراں میں جو سر زانوے بالش سے اٹھا
بس وہیں بالش زانو پہ جھکایا ہم نے

تشنۂ آب دم خنجر ہے بسمل اور بھی
دست و بازو کو ذرا تکلیف قاتل اور بھی
دخل خلوت میں نہ دینا مجھ کو ظالم کوئی دم
مت اٹھا رہنے دے بیٹھا سب کے شامل اور بھی

حرف الخا

خاکسار خاکسار تخلص، میر محمد یار، درویشے بود، آزاد وضع،

Marfat.com

وارسته مزاج، شخص خلیق و خوش گزار - سید صحیح النسب، ساکن دارالخلافه در چوراهۂ درگاه قدم شریف تکیه بنا کرده، همان جابسرمی برد - عالی مزاجی ازسیماے او هویدا - و دل به درد رسیده معلوم می گشت - ریخته گوے [1] - قدیمے بود - به خانۂ مولف گاهے گاهے می آمد - از چندے به رحمت حق پیوست - خدایش بیامرزاد - می گویند که به عهد شباب خیال امرد پرستی در سر داشت - وهر طفلے که مدنظر او بود، کاربار دنیا نمی داشت - منه کلام - (ورق ۹۸ ب)

تیغ قاتل سے رهے محروم بے تقصیر هم
روز محشر کو اٹھیں گے گور سے دل گیر هم

شانه آهسته کیجیو حجام ٭ تار اس زلف کا رگ جاں هے
ترے باغباں کا یه دیکھا سلیقه ٭ که نرگس کو بویا نه بوئیں یه آنکھیں
قیامت بھی هوگی تو میری بلا سے ٭ مجھے داد خواهی کی طاقت کہاں هے
رونے سے خاکسار کے سوتا نہیں کوئی ٭ یه خانماں خراب بھی چپ هو کسی طرح

کیا هے حاصل تجھے ناصح مرے سمجھانے میں
آه جوں شمع [هے؟] راحت مجھے مر جانے میں
خاکسار عاشق مے خوار کو تقوے سے کیا
میں نے دیکھا ابھی اس رند کو مے خانے میں
خاکسار اس کی تو آنکھوں کی کبھی مت لکھیو [؟]
مجھ کو ان خانه خرابوں هی نے بیمار کیا

خلیق

خلیق تخلص، میر مستحسن - فرزند کو چک میر حسن مرحوم مصنف مثنوی بے نظیر و بدر منیر - از سکناے لکھنو ست - اشعارش دل کش و نسق کلامش مربوط - اکثر اشخاص استفادۂ این فن ازو می کنند - مشق که شخص قابل و مغتنم وقت ست - منه -

(۱) همینه محمد تقی میر سی نوک جھونک کرتا رها هی - اور ان کی اشعار میں مضامرں کی اندر اکثر تصرف کیا گیا هی (گلزار ص ۱۲۴)

Marfat.com

مثل آئینہ ھے اس رشک قمر کا پہلو ✡ صاف ادھر سے نظر آتا ھے ادھر کا پہلو

جوں آئینہ حیرت نے مجھے دنگ بنایا
اللہ نے کیوں دل کو ترے سنگ بنایا

نت گریۂ خونیں سے بھری رھتی ھیں آنکھیں
اس عشق نے آخر یہ مرا رنگ بنایا

کمر باندھی ھے ھر فندق نے تیری ، دل ربائی پر
تصدق جان میری اس ترے دست حنائی پر (ورق ۹۹ الف)

مزا پایا نہ میں نے جم گیا خوں ناب ناخن پر
خراش زخم دل کو چاھیے زھراب ناخن پر

ترا دست حنائی پنجۂ مرجاں سے بہتر ھے
نہیں گنتی میں کھاوے رشک گو عناب ناخن پر

نہ سوجھی کوئی انشا قابل شان اے خلیق اس کے
رھا نقطہ ھی کرتا میں دم القاب ناخن پر

فائدہ کیا ھم اگر زمزمہ پرداز ھوئے ✡ پھنس گئے دام میں جب قابل پرواز ھوئے

غفلت میں فرق اپنی تجھ بن کبھو نہ آیا
ھم آپ میں نہ آئے جب تک کہ تو نہ آیا

ساقی نے جام مے تو شب پے بہ پے دیا پر
نیت بھری نہ اپنی جب تک سبو نہ آیا

کوتاہ ھے نہایت دستِ دعا ھمارا
دامن اثر کا جاکر یک بار چھو نہ آیا

عاشق کو تیرے کل سے تھی جاں کنی کی حالت
سب دیکھنے کو آئے اللہ تو نہ آیا

پھونکا بھی طور و وادی باز اے خلیق لیکن
اپنی شرارتوں سے وہ شعلہ خو نہ آیا

Marfat.com

چور زخموں سے ہوں ناصح مرا جینا معلوم
دیکھ چھاتی مری تا ہو تجھے سینا معلوم
ٹک میں دل دے کے جو روؤں تو سوا طوفاں کے
نوح کو ہووے نہ اپنا بھی سفینا معلوم
کب تعلق کا ہمیں آہنگ بے رنگی میں ہے
دلق رنگیں بھی یہ اپنا .... بے رنگی میں ہے
نسخہ نہ لکھ طبیب کہ پینے پہ حرف ہے
تا شام اس مریض کے جینے پہ حرف ہے
دندان بخیہ یوں ہے جراحت سے آشکار
گویا مشدد اک مرے سینے پہ حرف ہے

خستہ خستہ تخلص، غلام قطب، از اولادِ حضرت سید کرمانی ست۔ قدس اللہ سرہ العزیز، (ورق ۹۹ ب) در جرگۂ خدام ذوی الاحترام مزارِ متبرکِ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ قدس سرہ العزیز عز امتیاز دارد۔ شاگرد بھوری خاں آشفتہ است۔ ازوست، منہ۔

جلوہ اس مہ نے جو ناگہ بہ لب بام کیا
روز خورشیدِ درخشاں کا وہیں شام کیا

خود غرض خود غرض تخلص، ساکن نواح اکبرآباد۔ اسمش .... نہ رسیدہ۔ ازوست۔

بندِ قبا کو کھول کے گلشن میں تو نہ جا
ہووے نہ گل گلے کا کہیں ہار دیکھنا

خشنود خشنود تخلص، معلوم نیست کہ کجائی (ست) و [illegible]
خلاصۂ کلام ایں کہ دو بیت بہ نامِ او مسموع گشتہ، لکھا گیا۔
ہائے رے (۱) غفلت ترا خانہ خراب قافلہ جاتا رہا میں سو گیا

(۱) نقز میں یہ دونوں شعر شیخ خادم علی خادم کو نام درج ہیں

Marfat.com

ہو غریق رحمت پروردگار ٭ آج ساقی کا پیالـــہ ہو گیا

خنداں خنداں تخلص، از نامش اطلاعے نیست، شخصے مطلعے به نامش خواندہ بود، نوشتہ شد۔

گردشِ چشم پر تری جب کہ نگاہ کیجیے
صبر و حواس و ہوش و عقل کیوں نہ تباہ کیجیے

خورشید خورشید تخلص، خورشید علی۔ متوطنِ بلدۂ تلہر۔ شخصے ست نو مشق، از کلامِ اوست۔

کرتے تو ہیں فسوں گر وعـدہ فسوں گری کا
مشکل ہے پر اترنا شیشے میں اس پری کا

خستہ خستـہ تخلص، محمد عبـد اللہ خاں۔ عرف میاں جیون۔ اصلش از خطۂ کشمیرِ جنت نظیر، مولدش در دار الخلافہ، مردِ ظریف مزاج و مودب و بـہ فطرت و ذکا موصوف و در عالمِ (ورق ۱۰۰ الف) آشنائی نیز ممتـاز، پدرش از رفقائے قدیمِ عمو صاحب و قبلۂ نواب مجد الدولہ عبد الاحد خـاں بہادر بہرام جنگ مغفور بود۔ بعدِ رحلتِ والدش او را موردِ نظرِ عاطفت اثر داشتند۔ اشعارِ ریختہ خوب می گوید۔ و تصنیفاتش خالی از کیفیت نیست۔ از کلامِ اوست۔

آغوش میں تجھ سا جو پری زاد ہو کوئی
ممکن ہے کہ پھر حور و پری یاد ہو کوئی
جب خاک غریباں (پہ تم) اس چال سے آؤ
انصاف کرو کیوں کہ نـہ برباد ہو کوئی
دشنام ہمیں دینے کو موجود ہو ہر بار
کیا ہووے اگر بوسہ بھی امداد ہو کوئی

Marfat.com

[1]- یاں تک ہوے ہیں محو تمہارے کہ جہاں میں
لو ہم سے قسم ہم کو اگر یاد ہو کوئی
اے خستہ تڑپھنے کے مزے کو وہی جانے
جو مجھ سا ستم کشتۂ جلاد ہو کوئی
خوفِ ناصح نے مجھے اشک بہانے نہ دیا
آتشِ ہجر کے شعلے کو بجھانے نہ دیا
سایہ ساں پہنچے تو تھے پاؤں تلک گر پڑکر
اس نے دامن کو بھی پر ہات لگانے نہ دیا
جو مژدہ لائے کوئی آج اس کے آنے کا
میاں میں صدقے ہوں اس کے زباں ہلانے کا

خیال خیال تخلص، [2]- غلام حسن خاں، آباؤ اجدادش بہ عمدگی بسر بردہ اند و صاحب جاہ و ثروت بودند۔ شخصِ خلیق و مودب و متواضع و قابل ست۔ اشعارِ درد آلود بہ صحتِ محاورہ می گوید۔ اصلاح از عمِ خود برکت اللہ خاں برکت تخلص کہ شاعرِ زبردستِ فارسی گو ست گرفتہ۔ با راقم اتحادِ دلی مستحکم ست۔ از شیریں زبانیِ اوست۔ (ورق ۱۰۰ ب)

تونے جو کیا بجا یہی تھا ۔ اپنا بھی تو مدعا یہی تھا
ہے دل کی شکستگی پہ افسوس ۔ اپنا تو جہاں نما یہی تھا
دنیا کو خیال چھوڑ بیٹھا ۔ دانائی کا مقتضا یہی تھا
تجھے تو غیر کو منظور منہ دکھانا تھا ۔ نقاب کھولنا گرمی سے اک بہانہ تھا
کہاں بہار، کہاں وہ چمن، کہاں وہ سیر ۔ شگفتگی کا وہ اک اور ہی [illegible]
چمن میں بوے گل سے شورشیں دل نے اٹھائی ہیں
بہار آئی ہے دیوانے نے پھر دھومیں مچائی ہیں

(۱) یاں تک تو ہوی محو تمہاری (نغز ص ۲۳۵)
(۲) غلام حسین خاں (نغز ص ۲۳۸)

Marfat.com

نہیں بجھتی کسی ترکیب اس کی طبع کی گرمی
در اندازوں کی باتوں نے یہ کچھ آگیں لگائی ھیں

اس کی مژگاں کو وھی شوقِ سناں بازی ھے
یاں [1]- تراوش دلِ پر خوں کی ابھی تازی ھے

نشے میں اس سے نہ یہ ساغرِ شراب گرا
فلک سے ٹوٹ زمیں پر ھے آفتاب گرا

بکتی ھے جہاں مستی اس چشمِ شرابی کی
واں قدر نہ ساغر کی، قیمت نہ گلابی کی

نہ آتش کی ھے یہ لکڑی، نہ ھے یہ آب کی لکڑی
بنی ھے شاخ مرجاں ھائے کس خوں ناب کی لکڑی

طراوت خشک بختوں کو کہاں ھے ابر رحمت سے
نہ ھو سر سبز پانی میں کبھو دولاب کی لکڑی

ھر طرح سے جو ھے منظور جلانا ھم کو
تم نے کچھ اپنا ھوا خواہ نہ جانا ھم کو

بے خودی دل کی نہ لے جائے کسی اور طرف
اے نسیمِ سحری راہ بتانا ھم کو

نہ کھینچو بے گناھوں پر یہ تیغِ خوں چکاں سمجھو
خدا کے واسطے آؤ کہا مانو میاں سمجھو (ورق ۱۰۱الف)

نگاہِ فتنہ گر و چشمِ فتنہ ساز غضب ✡ کرشمہ قہر، قیامت ادا و ناز غضب
سنتے تھے جو وصفِ یار سچ ھے ✡ وہ فتنۂ روزگار سچ ھے

قطعہ

جہاں میں آنے سے اک مدعا ھے نام وری
پھر اس میں شاہ ھووے یا فقیر ھو بیٹھے

(۱) طراوۃ (نغز)

Marfat.com

جو اور کچھ نہ بنی جاں کنی کریں گے خیال
کہ جس سے مثلِ نگیں اپنا نقش تو بیٹھے

حاضر ہیں ہم تو آؤ شمشیر کیں نکالو
جو دل کی آرزو ہے اس کو کہیں نکالو

اب تو استاد بنے جھوٹ قسم کھانے میں
غرض آفت ہو قیامت ہو مکر جانے میں

پھر نئے سر سے ہوا خانۂ مجنوں آباد
پاؤں جب ہم نے دھرا آن کے ویرانے میں

مژگاں کی یہ کاوش نہیں ناوک فگنی ہے
ابرو کی اشارت نہیں شمشیر زنی ہے

آیا سلوک پر جو نہ وہ اشک و آہ سے
لائیں گے سر اب اس کے نہیں اور راہ سے

ہے گل رنگ نہ صافی سے بھری شیشے میں
بند افسوں سے کی ہے یہ پری شیشے میں

گر پڑے عکس خطِ سبز کا تیرے تو شراب
کیا تعجب ہے جو ہو جائے پری شیشے میں

ایک پل ایک دم ذرا نہ تھمے ۔ ۔ نہ تھمے چشم گریہ ۔ ۔ ۔ ۔

کب تک یہ تیرے حسن کا اندازہ ہے کہ
ہم ہی رہیں گے یا یہ تو ناز ہے کہ

کس کو معلوم تھا یوں تجھ سے جدائی ہوگی
یاں تلک بات بڑھے گی یہ نہ سمجھی ہوگی

خادم خادم تخلص ، اصلش معلوم نہ ۔ ۔ ۔ ۔

رات بھر ماتمِ پروانہ میں روتی ھے شمع
اشک سے داغِ جگر اپنے کو دھوتی ھے شمع

خادم | خادم تخلص، باشندۂ قصبۂ کیتھل ـ من مضافاتِ صوبۂ سرھند ـ از کلامِ [1] ـ اوست ـ منہ ـ

عاشق ھوا ھوں اک بتِ بالا بلند پر ✡ صد آفریں ھے میری بھی عالی پسند پر
اس کے ھاتھوں اک جہاں ویران ھے ✡ چشم ھے میری کوئی طوفان ھے
شوخ کے ھاتھ سے جگر خوں ھے ✡ حال دل کیا کہوں دگرگوں ھے

خان | خان تخلص، [2] ـ اشرف خاں، اصلش از دارالخلافہ ـ از چندے بہ طرف لکھنؤ رفتہ بود ـ دریں ولا واردِ وطن خود گردیدہ ـ مجلسِ مشاعرہ منعقد نمودہ است ـ استفادۂ سخن گوئی از غلام ھمدانی مصحفی کردہ ـ از طبع زادِ اوست ـ منہ ـ

رنگ سمجھے ھے مسی سے تری روشن اپنا
منہ تو آئینے میں دیکھے گل سوسن اپنا

وہ سیہ بخت ھوں میں نامہ بری کو میری
زاغ کے بیضے میں ھوتا ھے کبوتر پیدا

خوں ھی لالۂ رنگیں کو رلایا تو نے ✡ کفِ رنگیں کو جو اے یار دکھایا تو نے
غیر کو اس نے بنا کر جو کھلایا بیڑا ✡ زھر کھانے کا مرے دل نے اٹھایا بیڑا

بحر کی موجیں گئیں زنار بن بن آب میں
غسل کو آیا جو وہ طفلِ برھمن آب میں

کس کے محرم میں یہ شبنم کی کٹوری دیکھ لی
جو بگڑتے ھیں حباب بحر بن بن آب میں

(۱) شعرِ خود از نظر سخن سنجِ بو نظیر محمد تقی میر می گزراند (نغز ص ۲۳۱)
(۲) اشرف علی خاں خان تخلص، ولد محمد علی خاں وزیر دھلی ابن محمد روشن خاں مخاطب بہ نواب روشن الدولہ (ریاض ص ۹۰)

Marfat.com

اس قدر یادِ گلوئے یار میں رویا میں رات
شہر کے راہی چلے سب تابہ گردن آب میں (ورق ۱۰۲ الف)

عشق میں تیرے گریباں کے جو روتا ہے وہ یار
تر ہی رہتا ہے سدا عاشق کا دامن آب میں

کیا غضب تھا اس طلائی رنگ پر آنا عرق
ہر کوئی سمجھا کہ ہے سونے کی معدن آب میں

دھو کے منہ پونچھا نہ جو اس غیرتِ مہتاب نے
آفتابِ حشر تھا گویا کہ روشن آب میں

جھانک کر کل حوض میں جو وہ درِ یکتا ہنسا
عکسِ دنداں سے بنی ہیرے کے معدن آب میں

مجھ پر لگائے ہے جو وہ شمشیر دوسری
ٹھہری ہے کچھ مگر مری تقصیر دوسری

تصویر میری اپنی کھنچی دیکھ ایک جا
بولا کہ ہیں یہ کس کی ہے تصویر دوسری

اے خاں غمِ فراق میں تم زہر کھا مرو
اس کے سوا نہیں کوئی تدبیر دوسری

جب کہ آہِ سحری میں نہ اثر پیدا ہو
کس طرح نخلِ تمنا میں ثمر پیدا ہو

سرِ غنچہ میں نشان دہن یار ملے
رگِ گل دیکھوں تو مضمون کمر پیدا ہو

وہ جو ابرو کو کرے خم تو عیاں ہو شمشیر
میں جو سینے کو بڑھاؤں تو سپر پیدا ہو

کیا وہ نالہ ہے کہ تاثیر نہ اس دل میں کرے
کیا وہ رونا ہے کہ جس کا نہ اثر پیدا ہو

Marfat.com

کھول کر چوٹی وہ کہتا ھے کمر کو ڈھونڈ ھو
لاکھوں بالوں میں کہاں مو سی کمر پیدا ھو
تم تو چہرے سے اٹھا دو ابھی زلفیں آئی
دامنِ شب سے گریباں سحر پیدا ھو

خیال | خیال تخلص، قومِ کشمیری پنڈت، اسمش برج ناتھ۔ جوانے ست ذہین، متوطنِ شاہ جہان آباد۔ از چندے بہ حیدر آباد رفتہ معاش بسر می برد۔ از بس کہ طبعِ موزوں دارد، بر اشعار (ورق ۱۰۲ ب) گوئی راغب ست۔ قصیدہ در مدح امیرے گفتہ۔ ازاں جملہ ایں قطعہ بہ تحریر آمدہ۔

موجِ تبسمِ گلِ خنداں کا پر تو ہ اس طرح جلوہ ساز لبِ جو یبار ھے
جیسے کہ عکسِ معنی رنگیں کو ھرزماں ہ آئینۂ خیالِ سخن ور میں بار ھے

خادم | خادم تخلص، خادم حسین خاں بہادر، خلف الرشید اشرف الدولہ افراسیاب خاں مرحوم۔ شخصِ بسیار خلیق و یار باش و موصوف بہ جمیع صفاتِ حسنہ۔ شوقِ شعر گوئی در داش متمکن۔ از افکارِ اوست۔ منہ۔

وہ نرگس چشم گلشن میں جو آ زلفِ دوتا کھولے
وھیں ھر ایک غنچے کی گرہ بادِ صبا کھولے

خلق | خلق تخلص، میر احسن، برادرِ کلان میر مستحسن خلیق۔ جوانِ گرم اختلاط و باحیا۔ بہ امانی و فراست متصف۔ طبع رنگین و فکر رسا دارد۔ اصلاحِ شعر از والد خود میر حسن مرحوم گرفتہ۔ مدتے شد کہ واردِ لکھنؤ ست۔ منہ۔

دل میں تھا آتے ھی جائیں اس کی لگ آغوش سے
جب وہ آیا سامنے تب رہ گئے خاموش سے
یک بار اس کے کوچے میں جانا ضرور ھے
دیوانگی کا حال دکھانا ضرور ھے

Marfat.com

رباعی

آئے ہیں عدم سے چھٹ کے روتے ہیں پڑے
دو دن کی یہ زیست ہے جو کھوتے ہیں پڑے
اے خلق خوش احوال انہوں کا جو وہ
آرام سے زیرِ خاک سوتے ہیں پڑے

خاکی خاکی تخلص، حیدر بیگ، اصلش از بدخشاں، و مولدش ہندوستان۔ از چندے بہ ضلعِ (ورق ۱۰۳ الف) دکن سکونت ورزیدہ۔ روزگار بہ فرقۂ سپاہ بسر می برد۔ مطلعے ازو بہ دست آمدہ بود، ثبت می گردد۔ منہ۔

ہم عشق بھی سیکھیں اگر استاد ہو کوئی ۔ دل تو ہی بتادے تجھے گر یاد ہو کوئی

خاص خاص تخلص، نامش معلوم نیست۔ زبان و بیانش بہ طرز پیشینان ست۔ ساکنِ اطراف دکن۔ قصیدۂ از تصانیفش بہ نظر رسیدہ۔ ازاں جملہ دو بیت برائے یادگار نوشتہ شد۔ ازوست۔ منہ۔

تا رکھے قطعۂ گلشن کو جہاں کے مشموم
خاص اس تازہ مضامین چمن پھولوں کا

سرو زیبندہ رہے یعنی مدام آصف جاہ ۔ شمع تابندۂ ایوان و رواق کسرا

خادم خادم تخلص، خادم علی نام، متوطن کیتھل، متعلقہ سرکار سرہند۔ قومِ شیخ از ہندوستان [1] زمان قدیم ست۔ در ریختہ گوئی فکر خوبے دارد۔ دیوان اشعار فارسی و ریختہ ہر دو ترتیب دادہ۔ از کلام [illegible]۔

ایسے ہی جلوہ گر کیجیے گا ۔ [illegible] کو شہر [illegible]

خان خان تخلص، محمدی خان۔ قوم [illegible]۔ [illegible] رنگین۔ جوانے ست از [illegible] دکن [illegible]

(۱) کذا

Marfat.com

دارالخلافه گشته بود ـ خلیق و متواضع به نظر رسیده ـ ازوست ـ منه ـ (ورق ۱۰۳ ب) ـ

دنیا میں ہم جو آئے تھے کیا کام کر چلے
ناحق ہم اپنے نام کو بـــد نام کر چلے
یاد جس وقت تری آتی ہے ٭ مجھ کو ہچکی وہیں لگ جاتی ہے

خوش خوش تخلص، متوطنِ دارالخلافه، اصلش از پنجاب ـ پدرش در خوش نویسانِ حضورِ والا ملازم بود ـ به حسب اتفاق در طفلی هر دو چشمش از عارضهٔ چیچک نابینا گردیده بود ـ باوجودِ عدمِ بصارت قرآن شریف حفظ نموده، و در علمِ موسیقی دخل کلی پیدا کرده ـ غرض که بسیار ذی شعور ست ـ گاهے شعرِ ریخته هم می گوید ـ ازوست منه ـ

وصل کی باتیں صنم ہم کو جو یاد آئیاں
آنکھیں وہیں خود بہ خود اشک کو بھر لائیاں

حرف الدال

درد درد تخلص، حضرت خواجه میر درد رحمة الله علیه ـ صاحبِ مقاماتِ عالیه، جامعِ کمالاتِ ظاهریه و باطنیه، رونق افزاے وادی مجاهدت، آشناے بحرِ ذخارِ معرفت، عالمِ متبحرِ علمِ وحدت، سجاده نشینِ چار بالشِ فقر وافتقار، تمکن گزینِ و سادهٔ فخرو افتخار ـ ذاتِ بابر کاتش مغتنمِ وقت بود ـ صاحبِ تصانیف و رسائلِ صوفیه، که معانیِ غوامض دراں مندرج ست ـ و طالبانِ ایں فن و مریدانِ ایشاں بهرهٔ وافر بر می دارند ـ اوصافِ حمیدهٔ آں بزرگ وار حدِ راقم نیست که به تحریر آرد ـ همیں قدر اکتفا نمود ـ اشعارِ گوهر نثارش نهایت پر کیف ـ صحتِ محاوره (ورق ۱۰٤ الف) چنداں که باید در کلامش مندرج ست ـ

Marfat.com

وسخنانش چاشنیِ فصاحت دارد۔ اکثر اشعار ناخن زنِ دل هاست ۔ [1] تصانیفش به سببِ شهرت محتاج به شرح و بسط نیست۔ در علم موسیقی هم مستثناے روزگار بود۔ مدتے شد که به دارالجنانِ بقا اقامت گزید۔ ایں ابیات از طبع زادِ آں مرحوم ست ۔

مژگان تر هوں یا رگ تاک بریده هوں
جو کچھ که هوں سو هوں غرض آفت رسیده هوں

هر شام مثل شام [2] رهوں هوں سیاه پوش
هر صبح مثل صبح گریباں دریده هوں

کھینچے هے دور آپ کو میری فروتنی
افتاده هوں پہ سایۂ قدِ کشیده هوں

[3] آنکھوں سے میری هر دم اب خون هی رواں هے
جو کچھ هے دل میں میرے منہ پر وهی عیاں هے

[4] بھرا مے سے نہیں یہ نور سے معمور هے شیشه
تجلی پر نظر کر اس کی کوه طور هے شیشه

[5] جس کے پہلو سے یار اٹھتا هے ۔ درد بے اختیار اٹھتا هے

[6] غل مری زنجیر کی رفتار نے ایسا کیا
حشر کو بھی شور جو هونا نه تھا برپا کیا

(۱) گویند که دیوانِ او هم مثل دیگران ضخیم بوده۔ روزی خود متوجه شده قریب یک هزار و پانصد شعر مع رباعیات انتخاب کرده باقی را پاره نموده به آب شست۔ حالا هرچه رواج دارد۔ همان منتخب دیوان اوست (دستور ص ۳۹) یہ دور از قیاس هی که درد کا [illegible] ضخیم رها هو۔ اور اس کا بڑا حصه انہوں نے خود ضائع کر دیا هو (حاشیه تذکرۂ [illegible] طوفان ص ۲۱ مرتبۂ قاضی عبدالودود صاحب) گلزار میں درد کا سنه وفات ۲۰۲ [illegible] آزاد اور شیفته نے تاریخ وفات ٤ صفر ۱۱۹۹ ھ لکھی هو۔ شمیم میں ۲٤ صفر [illegible] امتیاز علی خاں عرشی نے حاشیه دستور میں ۱۱۹۹ ھ کو ناصح لکھا هو۔

(۲) هوں میں تیره روزگار (دیوان ص ۲۹)

(۳) آنکھوں کی راه هر دم اب خون دل رواں هی ۔ جو کچھ هی میری دل میں منہ پر مری عیاں هو (دیوان ص ۷٤) (٤ ، ٥) یہ اشعار دیوان میں نہیں هیں۔

(٦) غل مری زنجیر نے رفتار میں ایسا کیا (دیوان ص ۱۸)

Marfat.com

مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے
[1]۔ جو نرگس ہے تو مرفوع القلم ہے

آفت جان و دل تو یاں وہ بتِ خود فروش ہے
پہلے ہی جس کی پیش کش صبرو قرار و ہوش ہے

قسم ہے حضرتِ دل ہی کے آستانے کی
[2]۔ ہوس رہی ہو جو دیرو حرم کے جانے کی (ورق ۱۰٤ ب)

سر سبز تھا نیستاں میرے ہی اشکِ غم سے
[3]۔ ہیں سیکڑوں ہی نالے وابستہ ایک دم سے

حال یہ کچھ تو ہے اب اپنی [4]۔ توانائی کا
[5]۔ ابھی طاقت نہیں لوں نام شکیبائی کا

گلہ کرتا نہیں میں [6]۔ کچھ تری نامہربانی کا
مجھے شکوہ ہے اے ظالم اس اپنی سخت جانی کا

نہ کیا تو نے ایک بار افسوس ✲ حال پر میرے صد ہزار افسوس

[7]۔ جب مانگتا ہوں تجھ سے میں ساقی شراب صاف
دیتا ہے تب مجھے تو بہ تلخی جواب صاف

وہ نگاہیں جو چار ہوتی ہیں ✲ برچھیاں دل کے پار ہوتی ہیں

مجلس میں بار ہوے نہ شمع و چراغ کو
لاویں اگر ہم اپنے دلِ داغ داغ کو

دے لے جو کچھ کہ شیشے میں باقی شراب [8] ہو
ساقی ہے تنگ عرصۂ فرصت شتاب ہو

(۱) یہ نرگس ہو سو مرفوع القلم ہی (دیوان ص ۸۰)
(۲) ہوس ہو جی میں جو الخ (دیوان ص ۵۲) (۳) تھی (دیوان ص ۵۸)
(٤) دل کی توانائی کا (دیوان ص ۱٦) (۵) کہ یہ (دیوان)
(٦) کچھ میں (دیوان ص ۱۸) (۷) یہ شعر دیوان میں نہیں ہی -
(۸) ہی (دیوان)

Marfat.com

آفت جان و دل تو یاں وہ بت خود فروش ہے
پہلے ہی جس کی پیش کش صبرو قرار و ہوش ہے

مشابہ کوئی ان آنکھوں سے کم ہے
یہ نرگس ہے سو مرفوع القلم ہے

[1] دم بدم یوں جو سانس کھٹکے ہے
سانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے

دیکھ لوں گا میں اسے دیکھیے مرتے مرتے
یا نکل جائے گا جی نالے ہی کرتے کرتے

ہے غلط گر گمان میں کچھ ہے
تجھ سوا بھی جہان میں کچھ ہے

دل بھی [2] تیرے سے ڈھنگ سیکھا ہے
آن میں کچھ ہے آن میں کچھ ہے

تری آنکھیں دکھا دیجے تو نرگس مست [3] ہو جاوے
اگر دیکھے یہ قامت سر و گلشن پست ہو جاوے

(ورق ۱۰۵ الف)

[4] گل رخوں کا بحر و بر میں جو کہ ہے مدہوش ہے
ہم نے دریا میں [5] جو دیکھا بلبلوں کا جوش ہے

ہمارے جامۂ تن میں نہیں کچھ اور بس باقی
گریباں میں ہے مثل صبح اک تار نفس باقی

(۱) اس طرح جی میں سانس کھٹکی ہو (دیوان ص ۸۰)
(۲) دل بھی تیرا ہی الخ (دیوان ص ۱۸) (۳) دونوں جگہ ..ہوجاوے.. (دیوان)
(٤) گل رخاں : (دیوان ص ۷۸) (۵) بھی (دیوان)

Marfat.com

دردمند [1] ـ درد مند تخلص ، متوطنِ دکن ، از چندے در شاہ جہان آباد آمدہ ـ شاگردِ میرزا جان جاناں مظہر ـ ازوست ، منہ ـ

ہے غم سے رقیبوں کے مرا دل ناشاد
اس دھڑکے سے جاتے ہیں سبھی عیش بباد
پرویز کے شیشہ خانۂ عشرت پر
سنگ آیا و لیک سخت آیا فرہاد

[2] ـ کچھ کام نہیں وہ بت خود کام کہیں ہو ۞ پر اس دل بے تاب کو آرام کہیں ہو

گر باغ میں خنداں وہ مرا لب شکر آوے
گل سامنے دامان سے منہ ڈھانک کر آوے
کہتے ہیں کہ یک دست تری تیغ چلی ہے
تب جانیے جب اک دو قدم چل ادھر آوے

تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے ۞ جس لیے آئے تھے [3] ـ سو ہم کر چلے
ساقیا یاں لگ رہا ہے چل چلاو ۞ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے
تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا ۞ برأبر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا
اذیت ، مصیبت ، ملامت ، بلائیں ۞ ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا
کیا مجھ کو داغوں نے سرو چراغاں ۞ [4] کبھی تو نے آ کر تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے ۞ ادھر تو نے لیکن نہ دیکھا نہ دیکھا

(ورق ۱۰۵ ب)

(۱) یہ وہی "محمد تقیہ دردمند" ہیں جن کا ذکر سرور نے ورق ۱۱۰ ب پر کیا ہو ـ شروع میں جو رباعی درج کی ہو "ہو غم سو رقیبون کو الخ" اس کے علاوہ بقیہ اشعار اصل میں خواجہ میر درد کے ہیں ـ جو دردمند کو نام لکھ دیے گئے ہیں ـ آخر کی چند رباعیوں اور ایک شعر کے علاوہ (جن کی وضاحت ان رباعیوں اور شعر کو ذیل میں کردی گئی ہو) یہ سب اشعار دیوان درد میں موجود ہیں

(۲) مانع نہیں ہم وہ، بت خود کام کہیں ہو (دیوان)
(۳) آئے تھے ہم سو الخ (دیوان)
(٤) کبھو (دیوان ص ۱۱)

Marfat.com

ربط ہے نازِ بتاں کو تو مری جان کے ساتھ
جی ہے وابستہ مرا ان کی ہر اک آن کے ساتھ
اپنے ہاتھوں کے بھی میں زور کا دیوانہ ہوں
[1]- رات بھر کشتی سی رہتی ہے گریبان کے ساتھ

سینۂ و دل حسرتوں سے چھا گیا ؛ بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
مرا جی ہے جب تک تری جستجو ہے ؛ زباں جب تلک ہے تری گفتگو ہے
تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا ؛ تری آرزو ہے اگر آرزو ہے

[2]- جان پہ کھیلا ہوں میں میرا جگر دیکھنا
جی نہ رہے یا رہے تجھ کو ادھر دیکھنا
گرچہ وہ خورشید رو نت ہے مرے سامنے
تو بھی میسر نہیں بھر کے نظر دیکھنا
میری بھی طرف تو کبھی آ جا مرے یوسف
بڑھیا کی طرح میں بھی خریدار ہوں تیرا
دل بھلا ایسے کو اے درد نہ دیجے کیوں کر
ایک تو یار ہے اور اس پہ طرح دار بھی ہے
مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
[3]- ہم سبھی مہماں تھے اک تو ہی صاحب خانہ تھا
درد اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کریں
جو سانس بھی نہ لے سکے سو آہ کیا کریں
دل دے چکا ہوں اس بت کافر کے ہاتھ میں
اب میرے حق میں دیکھیے اللہ کیا کرے

(۱) رات بھر کشتی سی رہتی ہے الخ (دیوان ص ۴۶)
(۲) جان پہ (دیوان ص ۲)
(۳) ہم سبھی مہماں تھے یاں اک الخ (دیوان ۲)

Marfat.com

عاشقِ بے دل ترا یاں تک تو جی سے سیر تھا
زندگی کا [۱]- اس کی جو دم تھا دم شمشیر تھا

شیخ کعبے ہوکے پہنچا ہم کنشتِ دل میں ہو
درد منزل ایک تھی [۲]- کچھ راہ ہی کا پھیر تھا

نہ ملیے یار سے تو دل کو کب آرام ہوتا ہے
و گر ملیے تو مشکل ہے کہ وہ بدنام ہوتا ہے (ورق۱۰٦الف)

[۳]- یہ حسن وعشق مل سمجھیں گے آپس میں جوھووے گا
پر ان دونوں کے الجھیڑے میں اپنا کام ہوتا ہے

روندے ہے نقشِ پا کی طرح خلق یاں مجھے
اے عمرِ رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
حیف ہے اس سے ملاقات نہ ہونے پائی

بسا ہے کون ترے دل میں گل بدن اے درد
کہ بو گلاب کی آئی ہے ترے پسینے سے

شب گزری اور آفتاب نکلا ٭ تو گھر سے بھلا شتاب نکلا

[٤]- تم ہو اور غیر ہیں اور انجمن آرائی ہے
ہم ہیں اور درد ہے اور گوشۂ تنہائی ہے

کبھی خوش بھی کیا ہے [٥]- دل کسی رندِ شرابی کا
بھڑا دے منہ سے منہ ساقی ہمارا اور گلابی کا

ساقی ہے چڑھا آج تو یہ رنگ ہوا پر
شیشہ ہو گرے پھینکیے گر سنگ ہوا پر

---

(۱) اس کو (دیوان ص ٤)
(۲) ٹک (دیوان)
(۳) یہ حسن و عشق مل سمجھیں ہیں گی آپس میں جو ہوگا (دیوان ص ۷۸)
(٤) یہ شعر دیوان درد میں نہیں ہو
(٥) جیو (نکات)

Marfat.com

رباعی

تیرے لیے درد کو کسی سے نہ بنی بہتیروں نے چاہا پہ سبھی سے نہ بنی
یہ خانہ خراب رفتہ رفتہ آخر ✡ ایسا بگڑا کہ اپنے جی سے نہ بنی

۱- جانا یہ غمِ عشق بہت مشکل ہے جانا یہ غم عشق بہت مشکل ہے [؟]
آگے ہنستے تھے سن کے لیکن اب ہم ✡ جانا یہ غم عشق بہت مشکل ہے [؟]
اے درد بہت کیا پریکھا ہم نے دیکھا تو عجب جہاں کا لیکھا ہم نے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ ✡ جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے

(ورق ۱۰٦ ب)

اے درد یہ درد دل سے کھونا معلوم جوں لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم
گلزارِ جہاں ہزار پھولے لیکن ✡ میرے دل کا شگفتہ ہونا معلوم

۲- کس کس کوچے میں عشق لایا ہم کو کیا کیا اس نے درد و غم دکھایا ہم کو
منظور اگر یہی دل آزاری تھی ✡ سوتے تھے عدم میں کیوں جگایا ہم کو

۳- تفسیر و حدیث و فقہ و منقول و اصول ہم حکمت و منطق و معانی معقول
پایا جو بدیہی تو ہے علم اک نقطہ ✡ معلوم کیا جس کو سو نکلا مجہول

۴- کعبے میں گئے تو جبہ سائی دیکھی بت خانے میں جا کے خود نمائی دیکھی
جب آپ کے کوچے کا ہوا طوف نصیب ✡ اے قبلہ من وہاں خدائی دیکھی

دوست دوست تخلص. از نام و نشانش آگہی نیست - از آشنائے این قدر ظاہر شد کہ از سکنائے فرخ آباد ست - مطلعے بہ نام او شنیدہ شد - مرقوم گردید - منہ -

زدش گریہ مری چشم سے سیلاب نے لی
ہے قراری دلِ بے تاب سے سیماب نے لی

دارا دارا تخلص. میرزا دارا بخت بہادر. قرۃ العین مرشد زادۂ غالبان.

(۱ و ۲) یہ رباعیاں دیوان درد میں نہیں ہیں
(۳ و ٤) یہ رباعیاں دیوان درد میں نہیں ہیں

Marfat.com

اختر تابندهٔ شوکت و بختیاری ، نیر سپهر جهاں داری ، شیر بیشهٔ شجاعت ، نهنگ دریاے جلادت ، گلشنِ جاه و جلال ، نگین خاتم سلطنت و اقبال ، میرزا ابوظفر ولی عهد بهادر دام اقباله و زید اجلاله ـ توصیفِ اشعارِ آب دارش نه به مثابه ایست که (ورق ۱۰۷ الف) قلم چابک رقم تواند نگاشت همه تصانیفش خوش مضمون و ناخن زنِ دلهـا ست ـ مقطعے از غزل طرحی به یاد مولف ست ـ ثبت می نماید ـ منه ـ

کسی کی چشم مے گوں کا تصور هم کو هے دارا
قدم اٹهتـا نهیں هے لغزشِ مستانه رکهتے هیں

دوست دوست تخلص ، دوست محمد خاں نام ، متوطن سکندرآباد حافظِ قرآن بود ـ در ایامِ طفلی به سببِ مرضِ آبله نابینا گشت ـ گویند که رنگ سیاه و سفید از نور دیدهٔ باطن دریافت نموده ، نشان می داد ـ دیوان فارسی از اشعار طبع زاد خود ترتیب داده بود ـ ازوست ـ

اس قدر آتش رخو کیوں واجب التعذیر هوں
خاکِ افتاده هوں میں نے خاکِ دامن گیر هوں

داؤد داؤد تخلص ، نامش معلوم نیست ـ از دورهٔ سابقین ست ـ ازوست ـ

چاندنی کی سیر کو کس طور نکلے وه صنم
دیکهنے مه کا تماشا آفتـاب آتا نهیں

دیدار دیدار تخلص ، علی شاه نام ، گاه گاهے شعرِ ریخته می گوید ـ ازوست ـ

آنکهوں میں مری تیری گر جلوه گری هووے
پهر قطروں میں اشکوں کے معلوم پری هووے
کیوں که بیزار نه اس عاشق غم خوار سے هو
اب تو ملنے لگے تم اور بهی دو چار سے هو
استراحت نه کرے سایهٔ طوبیٰ میں بهی وه
جس کو آرام ترے سایـــهٔ دیوار سے هو

Marfat.com

دیوانه | دیوانه تخلص ، [1]۔ سرب سکھ نام ، از باشندہ ھاے لکھنؤ [2]۔ شاعرِ فارسی گو۔ بہ زعمِ [3]۔ بعضے عزیزاں استادِ وقتِ خود بود۔ برائے تفننِ طبع گاھے میلِ (ورق ۱۰۷ ب) ریختہ گوئی ھم می کرد۔ ازوست۔ منہ۔

[4]۔ وہ لوگ کہاں کہ یار باشی کیجے ٭ [5]۔ وہ وقت کہاں کہ خوش معاشی کیجے
[6] اک گوشے میں اپنے آہ بیٹھے تنہا ٭ اب ناخن غم سے دل خراشی کیجے

جب نہ تب سنیے تو کرتا ھے وہ اقرار بغیر
گفتگو ھم سے نہیں پر اسے انکار بغـــیر

درویش | درویش تخلص ۔ شاہ علی ۔ نوجوانے ست از پیر زادہ ھاے دارالخلافہ ، شاگرد نظام الدین ممنون ۔ شخصِ متورع و صالح و مودب بہ نظر رسیدہ ۔ منہ ۔

بنی کیا عشق میں اے حضرتِ دل جان پر دیکھو
نہ کہتے تھے ملو مت اس سے وہ ھے فتنہ گر دیکھو
ابھی تو گم ھوا ھے یک بہ یک پہلو سے دل اپنا
یہیں ھوگا کہیں ڈھونڈھو ادھر دیکھو ادھر دیکھو
تمہارے عشق نے نقشـــہ بنایا کیا مہ خوبـاں
تم اس درویش کی صورت کبھی آن کر دیکھو

(۱) رای سرب سنگھ (انفر ۔ شیفتہ ۔ سخن شعرا)
(۲) ان سو چار دیوان فارسی یادگار ھیں (سخن شعرا ص ۱۶۳) ۔ ا۔ شیدا ۔ ب۔ آزاد ۔ ج۔ مرزا ماھر ۔ د۔ عشقی ص ۳۱۸ ۔
(۳) در بلدۂ لکھنؤ یک چند نام استادی می داشت ۔ و کمتر کسی بود کہ نسبت تلمذ بہ ... نداد (انفر ص ۲۵۸) درشتی در مزاج او تھا ۔ مصحفی ... گرم روی راہ عدم ھیں کی (گلزار ص ۱۳۳) ... و کشن ... ۱۲۰۶ ھ لکھا ھو ۔ لیکن گلشن ... ھیں سال وفات درج ...
(٤) وہ لوگ کہاں (عشقی حسن) وہی یار کہاں (حسن)
(٥) وہی وقت کہاں (حسن ۔ عشقی ، گلزار)
(٦) اک گوشہ میں اپنی بیٹھ ھوکر تنہا (انفر ص ۲۵۸) ۔ اک گوشہ میں ... کر ... تنہا (حسن ص ۷۱ ، گلزار ص ۱۳۳) ایک کونہ میں بیٹھ کر ... تنہا (عشقی ۳۱۸)

Marfat.com

د ل دلؔ تخلص ، مولوی شمس الدین ، ساکن دارالخلافه ـ پیشهٔ توکل اختیار کرده بود ـ پارسا و قابل العصر ست ـ طبع موزونش محرک ریخته گوئی می گردد ـ منه ـ

[1] ـ صبح هوی آتی هے اور رات چلی جاتی هے
تیری اب تک بهی وهی بات چلی جاتی هے

دانا دانؔا تخلص ، میر فضل علی ، متوطن شاه جهاں آباد ـ شاگرد میر شرف الدین مضمون ، اشعارش نهایت پر کیف و دل کش معلوم می شود ـ منه (ورق ١٠٨ الف)

به هر صورت خدا کو دیکهنا عنوان هے میرا
یهی توحید کا [2] مصرع سرِ دیوان هے میرا
دل میں هر ایک کے سودا هے خریداری کا
یوسف مصر مگر تو هی هے اے یار عزیز
نه چکهے خون کو جس روز وه تو اس کو فاقه هے
رگ گردن سے میری اس کے [3] خنجر کو علاقه هے

دل خوش دل خوش تخلص ، بهادر سنگهه ، قوم کهتری ، نبیرهٔ راجه خوش حال رائے ـ که شخص ذی اعتبار و عمدهٔ روزگار در عهد فردوس آرام گاه بود ـ شوقِ شعر گوئی در خاطر متمکن ست ـ لهذا شعر فارسی و ریخته هر دو می گوید ـ از کلامِ اوست ـ منه ـ

هوں ترے هجر میں جوں دیدهٔ نرگس حیراں
چشم پوشی نه کر آ اپنے گنهه گار سے مل
شب وصال هے اور هیں گے یه شباب کے دن
حجاب دل سے اٹها دے نهیں حجاب کے دن

(١) هوتی آتی هی سحر رات چلی جاتی هو (نغز ص ٢٥٤)
(٢) میں (نغز ص ٢٣٩)

Marfat.com

خدا ھی جانے وہ دن وصل کا ھو کب اب تو
شب فراق ھے اور ھم ھیں اور عذاب کے دن

دل دل تخلص، زور آور خاں نام، متوطن بلدۂ کول، فکر رسا در گفتن اشعار دارد ـ ازوست ـ

یہ کہنے لگا در پہ جو نہیں میں نظر آیا ؛ ھووے گا بہت ٹھیک جو بار دگر آیا

دلیر دلیر تخلص، دلیر شاہ، درویشے بود طالب علم در عظیم آباد ـ از کلامش شوخ طبعی ظاھر می شود ـ ازوست ـ منہ ـ

پھر بھی یا رب وہ کبھو دن رات ھو ؛ یارھو مے دو گلے میں ھات ھو

دل دل تخلص، دیبی پرشاد، منصدی پیشہ، ساکن دارالخلافہ ـ از خوش فکری اوست ـ (ورق ۱۰۸ ب)

تجھ کو ھر آن خوشی صحبت اغیار سے ھے
میں ھوں اور کام مجھے حسرت دیدار سے ھے

دل دل تخلص، غلام مصطفےٰ خاں، ساکن دارالخلافہ، مرد عیش، خوش حال بود ـ خدایش بیامرزد ـ ازوست ـ

سرمہ تری آنکھوں کا ھوا بس کہ گلو گیر ؛ محشر میں کوئی کیا تری فریاد کرے گا

دل دل تخلص، آزاد خاں نام، شخص نو مسلم، اشعار درجستہ می گوید ـ ازوست ـ منہ ـ

رات کی نیند گئی دن کا سب آرام گیا ؛ زلف خوباں میں پھنسا تو دل ناکام گیا
یہ تماشا ھے کہ قاصد کو ملی ھے دشنام ؛ خط کا انعام گیا نامہ بر پیغام گیا

دریغ دریغ تخلص، زین العابدین، نواسۂ سیف الدولہ سید [illegible] شاگرد میاں نصیر، اشعار برجستہ می گوید ـ ازوست ـ منہ ـ

یوں وہ بولا دیدۂ تر دیکھ کر دو چار کے
ڈوبتے مجھ کو نظر آئے ھیں گھر دو چار کے

Marfat.com

دل ؛ دل تخلص دیبی پرشاد ـ قوم کایت، از ساکنانِ مرشد آباد ـ شیریں بیانیش از سخنانش هویدا ست ـ ازوست ـ منه ـ

وصل کی صحبت تمہاری جب ہمیں یاد آئے ہے
روتے روتے چشم سے خون جگر بہہ جائے ہے
او روٹھ کے ہم سے جانے والے ٭ مت روٹھ مجھے گلے لگا لے
اس کا علاج کیا جسے آرام ہی نہ ہو
ہر دم سوا تڑپنے کے کچھ کام ہی نہ ہو
امید وصل اس سے عبث تو رکھے ہے دل
جس سے کہ رسم نامۂ و پیغام ہی نہ ہو (ورق ۱۰۹ الف)

دل سوز دل سوز تخلص، خیراتی خاں، قومِ افغان ـ در سرکار ظفریاب خان فرنگی نوکر بود ـ جوان خنده رو و لطیفه گو و بزله سنج ـ اشعار ریخته خوب می گوید ـ و پسند خاطر ماهرانِ این فن ست ـ با راقم اکثر در مشاعرهٔ مہدی علی خان مرحوم ملاقی می گشت از طبع زادِ اوست ـ

کل کس کے تبسم کا چمن میں یہ فسوں تھا
ا ـ گل کا بھی جگر چاک دلِ غنچہ بھی خوں تھا
اتنا بھی عاشقوں پہ نہ بیداد کیجیے
کب تک تمہارے ہاتھ سے فریاد کیجیے
یاں تک بھی اپنے دل کو نہ فولاد کیجیے
بھولے ہوے تو ہم کو کبھو یاد کیجیے
زری کی اس کی دیکھوں ہوں جو انگیا رات چھاتی پر
ملا کرتا ہوں کس کس حسرتوں سے ہات چھاتی پر

(۱) تھا گل کا جگر چاک الخ (نغز ص ۲۵٦)

Marfat.com

سب سہیں گے ہم اگر لاکھ برائی ہو گی
پھر کہیں آنکھ لڑائی تو لڑائی ہو گی

گم ہوا نامہ تو [1]- پھر قاصد تو کیوں دل گیر ہے
تھا لکھا قسمت میں یونہیں تیری کیا تقصیر ہے

بھویں کمان نہیں یا مژہ خدنگ نہیں
کہوں میں تجھ کو بھلا کیوں کہ خانہ جنگ نہیں

شب جو نالے ایک دو آئے لبِ خاموش پر
کہکشاں کی رکھ لی انگلی آسماں نے گوش پر

ارادہ پائے بوسی کا تھا اے بیداد گر اپنا
گرا قدموں ہی پر تیرے کٹا جس وقت سر اپنا

کس کا ٹھہرے ابلقِ گردوں کی آہن پیکر پر
کہکشاں کی اس کی ہے بے وجہ [2]- سائن پیکر پر

تا حشر لڑاؤں میں اگر یار سے آنکھیں
جوں آئنہ ہوں سیر نہ دیدار سے آنکھیں

[3]- تیری گل نے تری صبح بہار دامن
[4]- درشم کیے یک مشت نثار دامن (ورق ۱۰۹ ب ۱

ترے یوں عکس رخ سے دیدۂ پر آب چمکے ہے
شعاع مہر سے جوں حلقۂ گرداب چمکے ہے

پلا جام ساقی کہ احساں رہے گا ۔ سمجھ لے کہ دوراں نہ یکساں رہے گا

خسرو ہی نہ تھا بانی ایوان عمارت
فرہاد بھی اک کاخ محبت کا ستوں تھا

سحر وہ رشک مہ مکھڑے پہ جب زلفیں پریشاں ہے
تو لے کر ہاتھ میں خورشید آئینہ دکھاتا ہے

(۱) تو ہو (نغز) (۲، ۳، ۴) کذا

Marfat.com

یہاں تک گلشنِ گیتی سے ہے دل‌گیر دل میرا
رہے ہے [1]- جب مرا جوں بلبل تصویر دل میرا

آہوں کے دھویں سے ہے عجب رنگ ہوا پر
ہے ابرِ سیہ دیکھ جسے دنگ ہوا پر

بال کھولے جو وہ ہوں سر پہ کھڑے پانی کے
موج سے پاؤں میں زنجیر پڑے پانی کے

لکھ دیجیو تربت پہ مری کلک جلی سے
مر مر گئے عشاق تری سنگ دلی سے

زلف و روے گل رخاں کا جب میسر دید تھا
رات کو تھی شب برات اور روز روز عید تھا

گر لگے ہاتھ نگیں مہر سلیمانی کا
اس پہ کھدواؤں میں نام اپنے بت جانی کا

وہ منہ زلفوں سے ڈھانکے ہیں تو ہم آنسو بہاتے ہیں
وہ دن کو رات کہتے ہیں تو ہم تارے دکھاتے ہیں

چاہ ذقن میں خال جو تیرے نگار ہے ۞ اپنے غریق دل کا یہی یار غار ہے

غم نے بتوں کے دل میں اب آکر خلل کیا
ان کافروں نے گھر میں خدا کے عمل کیا

خدا نے دی ہے وہ آن و ادا اے دل ربا تجھ کو
بتاں بھی دیکھ کر سجدہ کریں نام خدا تجھ کو

رات تم اس طرف جو آن پھرے ۞ دن مرے کچھ تو میری جان پھرے
(ورق ۱۱۰ الف)

نے حرف زبانی ہے نے خط ہی لکھا لایا
قاصد کی خطا کیا ہے قسمت کا لکھا لایا

---

(۱) کذا

Marfat.com

بجلی نہ گرے کیوں کر یاں ٹوٹ ہمارے پر [؟]
چمکے ہے کناری واں دامن کے کنارے پر
چکر میں آوے ہالۂ مہ آسمان پر
بالی کو وہ الٹ کے جو رکھے لیوے کان پر
پالکی اور نالکی پر جو کوئی مغرور ہے
غور کر دیکھا تو وہ خانہ بہ دوش آیا نظر

وہ تو کہتے تھے راز دل اپنا ○ مت کسی اپنے یار سے کہنا
اور یاں دل کی بے قراری سے ○ روز دو تین چار سے کہنا

یوں چمکتے ہیں مسی آلود وہ دنداں سفید
شب کو کھلتی ہیں گل شبو کی جوں کلیاں سفید
صفحۂ دل پر ترے مطلق نہیں حرف وفا
اس لیے میں نے تجھے بھیجا ہے خط جاناں سفید

شب خیال زلف تیرا یاں تک دلِ بے تاب میں
سانپ سے پھرنے لگے آنکھوں کے آگے خواب میں
حنا مل کر جو تم ہاتھوں سے دریا میں نہاتے ہو
ہنر کرتے ہو صاحب آگ پانی میں لگاتے ہو
عبث تو کھینچ کر تلوار کو بدنام کرتا ہے
یہاں ابرو کے ٹک ہلتے ہی اپنا کام کرتا ہے
داؤں کو کرتے جو تم پائمال جاتے ہو
بتو خدا سے ڈرو کیا یہ چال چلتے ہو
امڈے تھے دیدۂ تر محفل میں خوب رو کی
رہتے یہ خوب رو کے پر ہم نے خوب دیکھی
گے کھینچے ہے ہم پر تیغ کہ خنجر نکالے ہے
نشہ تو پی کے ظالم اپنے یہ جوہر نکالے ہے

Marfat.com

نمود خط پہ کیا پھولے پھرو ہو کچھ خبر بھی ہے
تمہارا طائرِ حسن اب یہ بال و پر نکالے ہے (ورق ۱۱۰ ب)

تا حشر ہو تمام نہ تحریرِ شوقِ دل ✡ لے ہاتھ میں جو عاشقِ پر آرزو قلم

درد درد تخلص، سیدکرم اللہ خاں، از قرا بتیانِ نواب عمدۃ الملک امیر خان مرحوم، در عہد فردوس آرام گاہ بہ عمدگی بسر می برد۔ اشعارِ خوب می گفت۔ ازوست۔ منہ کلام۔

تحمل آتشِ غم میں دلِ بے تاب کیا جانے
ٹھہرنا ایک دم بھی آگ پر سیماب کیا جانے
کنارے سے کنارا کب ملے ہے بحر کا یارو
پلک لگنے (کا)[1]۔ مضموں دیدۂ پر آب کیا جانے

درد مند درد مند تخلص، [2]۔ میر محمد فقیہہ نام، شاگرد میرزا جان جاناں مظہر علیہ الرحمۃ، ایں چند اشعار از ساقی نامۂ اوست۔

نظر تو کرو ٹک چمن کی طرف ✡ شگوفے کو آئے ہیں مستی سے کف
چمن میں بھرا ہے نشہ یاں تلک ✡ کہ نرگس کی جاتی ہے گردن ڈھلک

در مدح استاد خود گفتہ۔

خدیوِ سخن میرزا جانِ جاں ✡ کہ حکم اس کا ہے ناطقے پر رواں
پڑی اس کی قدرت سے ازبس کہ دھوم ✡ لیے ہاتھ قدرت کے صانع نے چوم
لقب اس کا ہے ذوالجلال سخن ✡ کہ بندے ہیں اس کے سب اربابِ فن
کوئی آج اس کے برابر نہیں ✡ وہ سب کچھ ہے الا پیمبر نہیں

حرف الذال

ذوقی ذوقی تخلص، شاہ ذوقی، ساکنِ لکھنؤ درویشے وار سنہ مزاج،

(۱) کی لذت (نغز ص ۲۵۲) (۲) فقیر صاحب (گلزار)

Marfat.com

در کوچۂ و بازار (ورق ۱۱۱ الف) شعر خواناں می گردد ـ از طبع زاد اوست ـ منه ـ

هے هاتھ کماں اس کے اب تیر هے اور میں هوں
تدبیر هے لاحاصل تقدیر هے اور میں هوں
رکھ هاتھ وہ قبضے پر برهم هو لگا کہنے
اب تو هے ترا سر هے ، شمشیر هے اور میں هوں

اس کا شکوہ نہ گاہ کیجیے گا ۞ جس طرح هو نباہ کیجیے گا
اپنی یہ چاہ اس کی وہ صورت ۞ اے عزیزو نگاہ کیجیے گا

ذرہ ذرہ تخلص، میرزا راجہ رام ناتھ بہادر، بہ خدمت پیش کاری نظارت حضرت قبلۂ عالم و عالمیاں جہاں پناہ روحی فداہ مفتخر ـ راجۂ عمدہ معاش، بہ علوِ مرتبت و ثروت بودہ ـ و بہ حضور پر نور تقرب تمام داشت ـ و بہ خطاب میرزائی در هم چشماں سرافراز ـ بہ سبب موزونی طبع فکر ریختہ گوئی می کرد ـ مضمون کلامش دل چسپ ست ـ از فکر رسائے اوست ـ

غضب میں آکے عاشق کو لتا دیتی دیں لال آنکھیں
پھنسا لیتی هیں میری جان یہ کافر چھنال آنکھیں
ترے کوچے میں روز و شب پڑا پھرتا هے یہ ذرہ
بجا هے ایسے دیوانے کا مطلب بھی روا کرنا

ذاکر ذاکر تخلص، میرزا احمد بیگ، شاگرد ترسم بیگ، نوجوانے ست باشندۂ دارالخلافہ، غزلِ طرحی کہ در مجلسِ مشاعرہ خواندہ بود ـ ازاں مقطعے بہ یاد ماندہ، نگاشتہ شد ـ منہ ـ

چھوڑ اسلام کو اور کھینچ کے قشقہ ذاکر ۞ خطاب کفر دو اور اس [illegible] دل

(ورق ۱۱۱ ب)

ذوق ذوق تخلص، شیخ محمد ابراهیم، شاگرد حافظ غلام رسول شوق ـ جوانے ست باشندۂ دارالخلافہ ..... خوب از ذهن صافیش موزوں شدہ ـ در

Marfat.com

غزل گوئی ممتاز هست ـ و مضامین رنگین . . . . . از طبیعتش در ریخته گوئی
. . . . . از افکار اوست .

چاندنی نے شب تجھہ بن روپ یہ دکھایا تھا
مجھہ کو ماهتابی پر دھوپ میں بٹھایا تھا

سر همارا اس کے وقت ذبح زیر پاے هے
یہ نصیب الله اکبر لوٹنے کی جاے هے

نیمچـــہ ـــ مول وہ بانکا جواں لینے لگا
موت کے جی میں مزے یہ نیم جاں لینے لگا

. . . . . جوں روز حشر
مجھ سے یہ کس دن کے بدلے آسماں لینے لگا

جس گھڑی غازے سے رنگت ترے منہ کی کھل جاے
. . . . . تجھ سے تو قلعی کھل جاے

ڈالنے طوق کی جا دیدۂ سوزن کو لگے
. . . . . تیری گردن کو لگے

حسرت اس صید زبوں پر جو . . . . لائے هے
ذبح کرنے میں جو دیر اس بت پر فن کو لگے

هم هیں غلام ان کے جو هیں وفا کے بندے
اس کو یقین جانو گر هو خدا کے بندے

هوا نالہ جب درد آلود سمجھے ۞ کہ . . . . عشق حلوائے بے دود سمجھے

کوئی جو اس کو پڑہ کر عاشق کا خط سنائے
اک لفظ مدعا پر سو بے نقط سنائے

ڈسا هو کالے نے جس کو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے کھیلے
(ورق ۱۱۲ الف)
دهان و گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

Marfat.com

گر درد ہے کھونا دل مضطر سے کسو کے
پانی دو پلا وار کے سر پر سے کسو کے

جوش ..... وہ مقبروں کی جا کر زمین دیکھے
عاشق کبھو جو اس کا کہا کر ..... دیکھے

شرارے یہ نکلتے ہیں سراسر سنگ طفلاں سے
کہ چمکے ہے سر مجنوں پہ بجلی سنگ باراں سے

دیا اس نے قول آشنائی کا جھوٹا وہ کافر ہے ساری [illegible]
مذکور تری بزم میں کس کا نہیں آتا پر ذکر ہمارا نہیں [illegible]
جینا نظر اپنا مجھے اصلا نہیں آتا گر آج نہیں وہ رشک مسیحا نہیں [illegible]

وصف چشم و وصف لب اس یار کا کہنے کو ہیں
آج ہم ..... کہنے کو ہیں
لب جو ہیں غنچوں کے وا کیا جانے کیا کہنے کو ہیں
دیکھ کر اس کو مگر صل علی کہنے کو ہیں
ہفتاد و دو فریق جسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ بابر جسد سے ہیں

مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے
صبا یہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے

وہ اپنے سینے میں ہے آہ آتشیں اے ذوق
کہ جس سے برق بھی فی النار واسقر ہو جائے

کان پر تو نے دھرا گلشن سے جب گل ہوز کا
میں بھی حاضر ہوں کہا در غنچے نے [illegible]

آتے ہی تم نے گھر سے پھر جانے کی منائی
ہو جاؤں سن نہ کیوں کہ یہ تو بری سنائی

Marfat.com

کیا کہوں اس ابروے پیوستہ کے دل بس میں ھے
ایک طعمہ ، مچھلیاں دو ، کشمکش آپس میں ھے (ورق ۱۱۲ ب)

. . . . . ✡ . . . . . .

پوشاک آبی آپ کی گر دل پسند ھو
دریا پری حباب کی شیشے میں بند ھو [؟]

دود غم دل میں مرے دیکھ تو اب ھے کہ نہیں
کعبہ آتش کدے میں جاے غضب ھے کہ نہیں

پوچھ آیا نہ یہ کوئی شب آوے کہ نہ آوے
غصہ مجھے قاصد پر اب آوے کہ نہ آوے

کہے ھے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا ✡ کمی جو مجھ سے کرے تو پیے لہو میرا
یہ تو پاؤں پہ . . . . . دھرا رہتا ھے ✡ . . . . . رہتا ھے
. . . . . گل زمیں ھوکر قدم گڑنے لگا ✡ پھر قدم اکھڑا تو کیا . . . . . لگا

نگہ کا وار تھا دل پر ، پھڑکنے جان لگی
چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی

اڑائی طرز نالے کی جو . . . تیرے محزوں سے
سو اب تک دیکھ لے منقار طوطی سرخ ھے خوں سے

الفت کا نشہ جب کوئی مرجاے تو جائے
یہ درد سر ایسا ھے کہ سر جاے تو جائے

تو جان ھے ھماری اور جان ھے تو سب کچھ
ایمان کی کہیں گے ، ایمان ھے تو سب کچھ

جو لحن داؤد کا سا ھے وہ ، تو خط کی صورت ھے خضر کی سی
جو خو ھے صالح ، تو رو ھے یوسف ، کمر ھے موسی ، تو لب ھے عیسی

نہیں . . . . . مژگان . . . . . دل نشیں نکلے
جنوں یہ سیر کیسی کہیں ڈوبے کہیں نکلے [؟]

Marfat.com

کہتے تھے لوگ، موت تو سب جاے جاے ھے
پر میرے پاس..... کوئی کھاے جاے ھے (ورق ۱۱۳ الف)

جس جگہ بیٹھے ھیں با دیدۂ نم اٹھے ھیں
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ھم اٹھے ھیں

منزل گم گشتگاں بالکل الگ دنیا سے ھو
آسماں بھی ھو اگر واں بیضۂ عنقا سے ھو

یہ تاثیر اپنے داغ سوزاں کے دکھانے کی [؟]
کہ ھے آشوب آنکھوں پر..... کی

شکر پردے ھی میں اس بت کو خدا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ھی تھا خدا نے رکھا

لبوں پر جاں عبث ھے منتظر، وہ شوخ کب آیا
اگر چہلم کو بھی آیا، تو ھم جانیں گے اب آیا

..... ھے تشنہ کامی بار آب خنجر قاتل
گلو تک میرے..... زخم گلو کے تابہ لب آیا

تامل کیجیو ذوق تپیدن دیکھیے کیا ھو
کہ اب تک ذبح کرنے کا نہیں قاتل کو ڈھب آیا

محبت ھے کہ سودا ھوگیا ھے الٰہی یہ مجھے کیا ھوگیا ھے

ذکر کچھ چاک جگر سینے کا سن سن اپنے
کرکے میں ضبط ھنسی دیکھوں ھوں ناخن اپنے

نہ ھوا آب شہادت سے گلو تر نہ ھوا ؛ مستعد جب وہ ھوا ھاے [illegible]

ھے جی میں یہی بسمل مضطر کے تمہارے
لوں بوسے لب زخم سے خنجر کے تمہارے

ھے دم ذبح بھی یاں دیدۂ یار اور طرف
بہکے یا رب کہیں خنجر کی نہ دھار اور طرف

Marfat.com

کاسۂ چرخ رهے کیوں نه زمیں پر الٹا
هم نے یه جام دوا عشق کی پی کر الٹا
آیا نه وه مـه طلعت، کیا دیر لگائی هے
لا اے کشش الفت، کیـا دیر لگائی هے

پر کترنے کو جو صیاد نے چاهی مقراض
هاتھ ملتی تهی مرے حال پـه کیا هی مقراض (ورق ۱۱۳ ب)
مجھ میں کیا باقی هے جو دیکھے هے تو آن کے پاس
بد گمـانی کی تو دارو نہیں لقمان کے پاس
بے یار روز عیـد شب غم سے کم نہیں
جـام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں
شورابۂ سر شک سے دهوتا هوں زخم دل
اے عشق یه نمک مجھے مرهم سے کم نہیں
اے ذوق کس کو چشم حقارت سے دیکھیے
سب هم سے هیں زیاده کوئی هم سے کم نہیں
اس حور وش کا گھر مجھے جنت سے هے سوا
پر واں رقیب هو تو جہنم سے کم نہیں
.....اس نے چوری سے هے انجان کے هاتھ
کیسی رسوای هو آ جاے جو دربان کے هاتھ
مرے سینه سے تیرا.....اے جنگ جو نکلا
دهان زخم سے خوں هوکے حرف آرزو نکلا
شرح بخت برگشته گر کروں رقم..... ٥ ..... هـاتھ میں قلم.....
ایک دن بالکل نه میں اے چاره گر اچھا هوا
داغ ادهر تازه هوا گر زخم ادهر اچھـا هوا
آب خنجر کی ترے هو جو زیاده آبرو
آج مـدت میں همارا..... اچھـا هوا

Marfat.com

جب بندھا اس مو کمر کا ہم سے مضمون کمر
ہوگئی معنی میں دقت، شعر پر اچھا ہوا

مجھ کو صدقے کر، اگر ہے بدمزہ تیرا مزاج
یہ ادھر صدقہ دیا تونے ادھر اچھا ہوا

سن کے مجنوں نے مرے شور جنوں کو یہ کہا
واقعی مجھ سے بھی یہ شوریدہ سر اچھا ہوا

ہاتھ تو ہلکا پڑا تھا یار کی شمشیر کا
زخم پر قسمت سے میری کار گر اچھا دوا

شوق دیدار اس کو ہر عنواں جتایا چاہیے
خط کو بھی نرگس کے پھولوں میں بسایا چاہیے (ورق ۱۱٤ الف)

قبر میں بھی تیرا عاشق مضطرب احوال ہے
. . . . . بالیں پر جو کندہ سورۂ زلزال ہے

زخم دل پر میرے کیوں مرہم کا استعمال ہے
مشک گر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے

ہم نے جانا تھا کف پا میں تمہارے خال ہے
لیکن اب دیکھا سویدائے دل پامال ہے

ہے اسیران محبت کے بلا سینے میں ایک
شعلۂ جوالہ . . . . . .

بس کہ ہے نو روز رنداں آفتاب زدہ . . . .
دور ساغر ہم کو ساقی گردش یک سال ہے

میں وہ مجنوں دوں کہ جس کا کاغذ تصویر بھی
مثل عیدی باعث خوشنودی اطفال ہے

جس زمیں پر کشتۂ غیرت کا تیرے ہے مزار
نخل کی جا بید مجنوں ہے وہاں یہ حال ہے

Marfat.com

جوش گریہ کا مرے تم کچھ نہ پوچھو ماجرا
چادر آب رواں منہ پر مرے رومال ھے

کھل گیا مضموں شکست دل کا بن خط کے کھلے
نامہ بر کا اس قدر اپنے شکستہ حال ھے

فند قوں سے کس کی . . . کہ میری خاک پر
نوک سبزے کی بھی جوں منقار طوطی لال ھے

کہاں تلک کہیں ساقی کہ لا شراب تو دے
نہ دے شراب ڈبو کر کوئی کباب تو دے

ھزاروں تشنہ جگر اس سے . . . . سیراب
خدا کے واسطے ——— کو اپنی آب تو دے

. . . . . ☼ . . . . . .

. . . . . ☼ . . . کچھ مرض بھی پاتے ھو

. . . . . ☼ حکیم جیو مجھے تم فصد کیوں بتاتے ھو

(ورق ۱۱٤ ب)

تیس دن وصل کے وعدے پہ پھراتا ھے مجھے
چاند ھوتا ھے تو غرہ وہ بتاتا ھے مجھے

ھم ھیں اور سایہ ترے کوچے کی دیواروں کا
کام جنت میں ھے کیا ھم سے گنہ گاروں کا

. . . . . آتش دل سینے میں مثل منقل
. . . . . داغ سے انبار ھے انگاروں کا

آرزو ھے کہ جو خورشید قیامت . . . . . .
سایہ اس کشتۂ ابرو پہ ھو تلواروں کا

ھائے وہ عاشق جاں باز کے . . . . . تک
ھدف تیر رھا تجھ سے کماں داروں کا

Marfat.com

کیا تعجب ہے پس از مرگ بھی رہوے تودہ
دل میں پیکانوں کا اور سینے میں سو فاروں کا

ذوق پیچیدہ کہاں زلف ہے اس کافر کی
ہے مگر نامۂ اعمال سیہ کاروں کا

ذرہ ذرہ تخلص، ۰۰۰۰ داس، ساکن شاہ جہاں آباد۔ پیشۂ معلمی اختیار نمودہ۔ گویند مرد قابل است۔ ازوست، منہ کلام۔

مزرع جہاں ہے منعم، نیکی کے تخم بولے
آب رواں ہے دنیا ہاتھوں کو اپنے دھولے

ذکی ذکی تخلص، جعفرعلی خاں، از امرائے عہد فردوس آرام گاہ است۔ بسیار بجاہ و حشم بسر بردہ۔ ازوست۔

چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں ہونا رفو
سوزن تدبیر ساری عمر گرسیتی رہے

خاک ساری پر نہ کر موذی کی ہرگز اعتبار
جونک مٹی میں ملے تو بھی لہو پیتی رہے

عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان دے، یہ ہجر میں جیتی رہے

• • •

۰۰۰۰ در شکستہ نویسی مہارتے دارد۔ از اوست (ورق ۱۱۵ ف ۱

تو جور و جفا کر نہ سکھائے سے کسی کے
حاصل بھی ہے کچھ یار ستائے سے کسی کے

ذوقا ذوقا تخلص، ذوقا شاہ نام، درویشے ست متوطن فارس۔ ازوست۔

Marfat.com

نے بام کے ہیں زیب ، نہ زینت کسی در کے
ہم راہ کے پتھر ہیں ادھر کے نہ اددر کے

حرف الراء

رضی رضی تخلص ، سیف‌الدولہ سید رضی خاں بہادر صلابت جنگ ، سید صحیح‌النسب ، آبا و اجداد ایشاں امرائے عظیم‌الشان بودند ، و خود نیز بہ اخلاقِ حمیدہ و پسندیدہ متصف ـ تحصیل کتب عربی و فارسی بہ قدر ضرورت بہ وجہ احسن نمودہ ـ از طرف صاحبان کمپنی انگریز بہادر علاقہ وکالت بہ حضور انور شرف احضار دارد ـ و مقرب حضور والا است ـ در شعر گوئی و شعر فہمی بسیار ماہر ـ اشعار فارسی و ریختہ ہر دو موزوں می کند ـ کلام رنگینش دلکش و مربوط ـ تاریخ ایں تذکرہ بسیار بہ پاکیزگی از ذہن صافیش سر انجام پذیرفتہ ـ بر ورق آخر ایں مجموعہ ثبت کردہ شد ـ

بن عشق آدمی کی ... ... ہی نہیں
جس کو نہ ہووے عشق وہ انسان ہی نہیں
پہنے ہے اس طرح سینے پہ یہ زنجیر سونے کی
کہ جیسے آرسی کے گرد ہو تحریر سونے کی

رضی سے صنم کیوں برا مانتا ہے ۞ یہ بندہ ہے تیرا خدا جانتا ہے

دیکھ ٹک شمع کو عاشق کے ستانے والے
کس طرح جلتے ہیں اوروں کے جلانے والے
گو جیتے نہیں پر یار پہ جی ہار چکے ہیں
بازی کو حرم [1] ـ پوچھو تو ہم ہار چکے ہیں
لیتا ہے تو لے لے کہ رضی مفت میں سودا
دو پیسے پہ معشوق یہاں چار چکے ہیں (ورق ۱۱۵ ب)

---

۱ ـ کذا ـ

Marfat.com

ناصح سے کیا کہے کوئی کچھ بات واقعی
غیر از یہی کہ قبلۂ حاجات واقعی

سوئے پلنگ پر واں وہ تو خوشی کی دھن میں
یاں ہم نے رات کاٹی ساری ادھیڑ بن میں

مرے قتل کرنے میں دو فائدے ہیں ۔ مرا کام ہوگا ترا نام ہوگا

روشن | روشن تخلص ۔ روشن شاہ نام ۔ درویشے ست متوطن قصبۂ میرٹھ من توابع دارالخلافہ ۔ شخصے نو مسلم ۔ از علائق دنیا دور ست ۔ ذوق شعر گوئی در خاطرش متمکن ۔ دیوانے از تصانیف خود فراہم نمودہ ۔ من اشعار اوست ۔ منہ ۔

ہم ہوں اور خلوت ہو ، یار ہو ، گلا بھی ہو
خواہ اس میں رسوا ہوں ، خواہ کچھ خرابی ہو

کشورِ محبت کا پیش ہے سفر ہم کو ۔ عاشقو دعا کرنا ۔ اس کی کامیابی ہو

پری ہے ، رشک گل ہے ، نازنیں ہے ۔ وہ اک غارت گرِ دنیا و دیں ہے

قاصد اس یار کا جس وقت کہ لایا کاغذ
ہم نے خوش ہو کے وہ آنکھوں سے لگایا کاغذ

شوق ہو تحریر کس سے شعلۂ دیدار کا ہاتھ کانپے ہیں شعاعِ مہر پر انوار کا

کیا کہوں احوال میں اپنے دل بیتاب کا
دیکھ اس کو پارہ پارہ ہے جگر سیماب کا

نہ دنیا کا رہا میں اور نہ دیں کا
نہ چھوڑا عشق نے مجھ کو کہیں کا

دیکھا ہے کبھو ماہ نے اس مہ جبیں کو
تکتا ہے اسی واسطے ہر دم زمیں کو (ف ۱۱۶)

مانا بتوں کا شیخ جی کیوں کہ حرام ہے
اللہ جس کو کہتے ہو وہ ان کا رام ہے

Marfat.com

حال بے تابی کا میری جب سنایا جاے گا
گرچہ ھے وہ سنگ دل پر سن کے گھبرا جاے گا

.... جس انجمن میں وہ صنم آجاے گا
حشر تک اس بزم سے یوسف کا چرچا جاے گا

جو زلف کا تجھے اے دل خیال ھووے گا
وبال جـــان تـــرا بال بال ھووے گا

تمھارا خال ھے مشک تتار کا نقطـــہ
.....ھووے گا

منحصر ھے قاصد و پیغام خط پردوستی
سو نہیں منظور اس کو اس نمط پر دوستی

بھولنا آتا ھے یاد اب اس فرامش کار کا
کی غلط بد عہد کے عہدِ غلط پر دوستی

داغوں سے عشق کے ھے گل زار باغ دل کا
فردوس سے پرے ھے اب کچھ دماغ دل کا

گل کی روش کھلا ھے ھر ایک داغ دل کا
گاھے تو سیر کیجے ھے طرفہ باغ دل کا

ربط الفت تمھیں جس دن سے اجی ھم سے ھوا
لطف کیا کیا نہ ھم آغوشیِ باھم سے ھوا

کبھی رھتا نہیں بن چاک ھمارا سینا
ناصحا زخم کو سینے کے دوبارا سینا

جب سر زلف اور رخ کا تمھارے دید تھا [؟]
رات تو تھی شب برات اور روز روز عید تھا

شدت سوز تپ ھجراں ھوئی رونے سے کم
دیدۂ پر آب اپنا کاسۂ تبریـــد تھا

Marfat.com

دل کی طپش سے گرمی خورشید سرد ہے
سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے

دل عشاق میں جو آکے سمائی ہوگی ٭ وہ بلا راست ہے ارضی نہ سمائی ہوگی
(ورق ۱۱۶ ب)

تھر تھراتا ہے جو در صبح فلک پر خور شید
میرے قاتل نے کبھی آنکھ ملائی ہوگی
جس نے دیکھی تری نازک وہ کلائی ہوگی
حشر تک پھر اسے ہرگز نہ کل آئی ہوگی

جگر پر لگا اس کے غمزے کا بھالا ٭ کبھی جس کو آنکھوں سے دیکھا نہ بھالا
دل دار ہمارا جو دل آرام نہ ہوتا ٭ تو تیرے نصیبوں میں دل آزار نہ ہوتا [؟]
ہوا ہے چشم سے کس کی مقابلہ دل کا ٭ کہ شکل ساغر مے ہے یہ آبلہ دل کا

مفت جاتی ہے چلی وعدے کی یہ رات شتاب
مہ جبیں سے کہیں یارب ہو ملاقات شتاب

رسا [1] ۔ رسا تخلص ۔ میرزا تقی خاں ۔ از امیر زادہ ہائے سرکار لکھنؤ ست ۔ قرابت قریبہ با نواب وزیر الممالک مغفور دارد ۔ شخص قابل و ذهین و عمدہ معاش و با مروت ست ۔ قصۂ لیلی مجنوں بہ زبان ریختہ بسیار بہ پاکیزگی موزوں نمودہ ۔ و داد سخن وری دادہ ۔ اشعارش نہایت پسند خواص قدر شناسان این فن اشرف ست ۔ دو شعر از تصانیفش بہ سمع مؤلف رسیدہ ۔ مرقوم می سازد ۔ منہ ۔

دل کی طلب ہے اور تمنا ہے جان کی ٭ یہ ہم پہ مہربانی ہے کس مہربان کی

(۱) شیفتہ نے ان کا نام مرزا رضی خاں منجم اور تخلص رضی لکھا ہے ۔ سخن [illegible] ہے ۔ اشپرنگر نے ذکا کو حوالہ سے ان کا نام مرزا تقی اور تخلص رسا لکھا ہے ۔ [illegible] طبقات سخن کی حوالہ سے ان کا تخلص ہوس اور نام مرزا تقی لکھا ہے ۔ ریاض میں "نواب مرزا محمد تقی ہوس" درج ہے ۔ یہ بات سب نے لکھی ہے کہ یہ نواب وزیر الممالک کے قریبی رشتہ دار اور قصۂ لیلی مجنوں کے مصنف ہیں ۔

Marfat.com

بے تابیِ دل تو یاں تئیں ہے ✡ جو میں ہوں کہیں تو دل کہیں ہے

رند | رند تخلص، مہربان خاں بہادر، از رفقاے نواب احمد خان بنگش، که سردار کثیر الاقتدار بود۔ در فرخ آباد استقا مت داشت۔ مہربان خان موصوف در عہد مختاری نواب (ورق ۱۱۷ الف) ذوالفقار الدوله مرحوم به رفاقت اشرف الدوله افراسیاب خاں به عمده معاشی اوقات بسر می برد۔ گاه گاهے شعر ریخته می گفت۔ در علم موسیقی یگانهٔ روزگار بود۔ بعد چندے به لکهنؤ رفته۔ ودیعت حیات به متقاضی اجل سپرد۔ ازوست۔

تب ملنے کا مجھ ساتھ وہ پیغام کرے گا ✡ جب لاکھ طرح سے مجھے بدنام کرے گا
جس کا تجھ سا حبیب ہووے گا ✡ اس کا عالم رقیب ہووے گا
دل کا گھبرانا کہوں یا کہ نفس کی تنگی ✡ دیکھیے کیا کرے صیاد قفس کی تنگی

یارب کہیں سے گرمی بازار بھیج دے
دل بیچتے ہیں کوی خریـــدار بھیج دے
دیتے ہیں عقد حسن میں عاشق عروسِ جاں
آتا نہیں تو آپ تو تروار بھیج دے

ہم کو نہ کچھ سیم نہ زر چاہیے ✡ لطف کی بس ایک نظر چاہیے
کس لیے تروار خریـــدی میاں ✡ باندھنے کو بھی تو کمر چاہیے

رند | رند تخلص، نامش گنگا پرشاد، قوم کشمیری، ساکن لکهنؤ شاگرد قلندر بخش جرأت۔ ازوست۔

آپ غیروں ساتھ یوں ہر دم ہنسا بولا کریں
اور ہم دیکھا کریں، تڑپا کریں، رویا کریں

رضا | رضا تخلص، محمد رضا، از شاعرانِ دکن ست۔ احوالش معلومِ راقم نیست۔ چند بیت از قصیده اش بهم رسیده قلمی گشت۔ منه۔

فیض بخشِ جہاں، کرم تخمیر ✡ ہے بجا وصف جو کروں تحریر

Marfat.com

ہیں کہاں ایسے بے نظیر وعدیل ٭ رائے جن کی موافق تقـــدیر

(ورق ۱۱۷ ب)

سیکھ جاوے یہاں ارسطو ہے ٭ علم و حکمت فراست و تدبیر

رنج | رنج تخلص ، میر محمد نصیر ، نواسۂ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ ، جوان زیبا منظر ، نیکو شمائل ، بزرگ زادۂ خجستہ بخت ، خصائل [؟] از بس کہ در خاند انش فنِ شعر گوئی موروثی ست ۔ لہذا بہ اقتضائے موزونی طبع اشعار ریختہ می گوید ۔ منہ ۔

خط دیکھ کر ادھر تو مرا دم الٹ گیا
قـــاصد ادھر بہ دیدۂ پرنم الٹ گیا

زندگی تلخ و ناگوار ہوئی ٭ آنکھ سے آنکھ جب دو چار ہوئی
تیرے بن جب تک کہ میرا دم رہا ٭ آہ اور نالہ ہی بس ہم دم رہا
کان کا موتی نہیں ، عاشق کا اشک ٭ سرد مہری سے تری یوں جم رہا
یاد میں اس گل بدن کی صبح تک ٭ اشک سے تکیہ مرا سب نم رہا

رضا رضا تخلص ، حمید الدین نام ، ساکنِ ۰۰۰۰ پور ۔ در پیشۂ طبابت بسر می برد ۔ ایں قطعہ از تصنیفِ اوست ۔

واہ کیا دن تھے کہ ہم راہ ترے اے گل رو
دو قدم صحن خیاباں میں چلے ہو گئے
اب یہ حالت ہے کہ چپکے سے ترے کوچے میں
ہم گنہ گار سے دیوار تلے ہو گئے

رفیع رفیع تخلص ، رفیع الدین خان مرادابادی ۔ قوہ [illegible] مکۂ معظمہ مشرف گشتہ ۔ مبادرت نمودہ ۔ از اقربائے [illegible] مرحوم ۔ ازوست ۔ منہ (ورق ۱۱۸ الف)

ناتوانوں کے نالے سے حذر کر ظالم
عرش بھی آہ سے مظلوم کی جل جاتا ہے

Marfat.com

رضا رضاؔ تخلص، محمد رضا، از تلامذهٔ میرزا رفیع‌السودا ـ زیاده از حالاتش آگهی نیست ـ اغلب که از سکناے لکهنؤست ـ منه ـ

یارب یه آرزو مری مٹی میں مل نـه جـاے
جب تک که یار آے یہاں دم نکل نه جاے

یه یقیں هے که اس کی موت آئی ✡ جس کو ملتـا هے یار هرجائی
هجر کی رات کیوں که گذرے گی ✡ یه تو سـاتهه اپنے آفتیں لائی
کیـا کهوں میں رضا به قول میر ✡ دل سے شوقِ رخِ نکو نه گیا
عشق چهوڑا، په دل کے هاتهوں سے ✡ جهـانکنا تاکنا کبهو نه گیـا

رحمت رحمت تخلص، قاضی القضاة قاضی رحمت الله خاں که خدمت قضاے دارالخلافه ارثاً متعلق به ذات ایشان ست ـ شخص ذی عزت و باحیا و یارباش و متقی و متورع، اصلش از خطهٔ کشمیر جنت نظیر و مولدش شاه جهان آباد ـ از چندے ذوق موزوں نمودن اشعار بهم رسانیده ـ چناں چه دیوان غزلیات فارسی ترتیب داده ـ به مکلف شدن عزیزاں غزل ریخته هم گفته ـ براے یادگار ازاں جمله دریں مجموعه ثبت نموده شد ـ

بوسه جو کبهو مانگوں تو پهر یار خفا هو
کهتا هے مرے پاس سے اٹهه چل بے هوا هو (ورق ۱۱۸ ب)

نه دیر سے هے کام نه مسجد سے تعلق
هے خوب مرے حق میں جو کچهه اس کی رضا هو

رنگین رنگین تخلص، سعادت یار خان رنگین، خلف[1] ـ محکم الدوله طهماس بیگ خان رومی[2] ـ ..... ذوالفقار الدوله مرحوم معاش عمده داشت[3] ـ جوانے عشق مشرب، شخص با مروت، در فن سپاه گری بسیار ماهر، یارباش

(۱) محکم الدوله طهماس بیگ خان بهادر اعتقاد جنگ (نغز ص ۲۷۸)
(۲) تورانی (هندی ص ۱۰۱)
(۳) دریں عهد ناقدردان و آوان نا پرساں به چابک سواری ملازم نواب مانده است (تذکرهٔ ابن امینالله طوفان ص ۱۷)

Marfat.com

متواضع، باراقم از قدیم رابطهٔ دوستی مستحکم ست ـ شاگرد شاه [1] ـ حاتم ـ سخنانش نمکین و دل چسپ ـ چهار دیوان به جودت طبع [2] ـ ترتیب داده ـ یکے قدیمی، دوم تمامی غزل در غزل مسلسل به قید حروف تهجی از الف تا یا ـ سیومی به محاورهٔ (زناں) چهارمی که دراں هزلیات درج ست ـ مثل اشعار صاحب قران تخلص که در لکهنؤ شخصے ست هزال، وراے ایں دیگر اقسامِ شعر مثل قصائد و مخمس و مسدس و رباعیات و قطعات و مثنوی و نامه هاے منظومه موزوں کرده ـ و یک رساله مشتمل به نظم و نثر که اعتراضات بر جمیع شعراے وقت نموده و به «مجالسِ رنگین» موسوم کرده ـ به قید تحریر آورده ـ و در دیوان هزلیات قصیده در مدح شیطان گفته ـ عوض بسم الله در آغاز اعوذ بالله نوشته ـ ایں [3] ـ چند شعر از طبعِ رنگینِ اوست ـ

مرے پیغام بر نے جب کہا جاکر انہیں چلیے
تمہارے منتظر مرزا سعادت یار بیٹھے ہیں
کہا کہنا کہ جاتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ مرنے پر اپنے ہر گھڑی تیار بیٹھے ہیں

خواب میں بھی خیال ہے تیرا ؛ ہجر میں بھی وصال ہے تیرا
(ورق ۱۱۹ الف)

مدام اپنی رہے محفل میں یوں ہی جام کی گردش
الٰہی مت دکھانا گردشِ ایام کی گردش

دیوانہ ترا دونوں عالم سے نہیں واقف ؛ شادی سے نہیں محرم ماتم سے نہیں واقف

مجھ سے پوچھا جو ترے درد کہاں رہتا ہے
دل پہ رکھ ہاتھ کہا میں نے کہ یاں رہتا ہے

(۱) بعد رحلت آں مرحوم به میاں محمد امان نثار که شاگرد رشید شاه حاتم معدود [illegible] (نغز ص ۲۷۸) در ایامِ آغازِ شوقِ شعر تا در دهلی بود شعر خود را از نظر شاه حاتم علیه الرحمه می گزرانید ـ حالا که به فضل الٰهی در نظم کلام ترقی و امتیاز تمام پیدا کرده از راه انصاف دیوان خودرا از اول تاآخر به نظر مولف در آورده کلامش بسیار کم اصلاح بر آمده (هندی ص ۱۰۱)

(۲) چند دیوان به اصناف سخن نظم کرده و آں را در مجلدی فراهم آورده نورتن نام کرده (شیفته ۸۸)

(۳) ۱۲۵۱ ھ میں اسی برس کی عمر میں انتقال کیا (سخن شعرا ص ۱۹۴)

Marfat.com

مگر گلشن سے گزرا تھا سحر وہ گل بدن اپنا
دکھاتا تھا سحر بلبل کو غنچہ پیرھن اپنا

ھجر کی اندھیری شب کیا بلا ڈرانی ھے ٭ آج اس کا یاں آنا عین مہربانی ھے
شہر میں ملنے کی اب ھم سے دھائی پڑ گئی
تیرے پھر جاتے ھی بس ساری خدائی پھر گئی

دل ھو خوں اور حنا کو بھاگ لگے ٭ اس تری منصفی کو آگ لگے

[1]۔ یک بیک چونک کے وہ کہنے لگے رات نہیں
روک مت جانے دے گھر ھم [2]۔ کو کچھ بات نہیں

ھاتھ میں ھاتھ ھے اور بوسہ نہیں لے سکتے
دسترس اتنی بھی ھرگز ھمیں ھیہات نہیں

تجھ سے جس وقت کہ خالی یہ مکاں رھتا ھے
مجھ کو تنہائی میں پہروں خفقاں رھتا ھے

نشۂ حسن سے جس وقت وہ مغرور ھوے
ھاتھ سے ان کے کئی شیشۂ دل چور ھوے

جی بیچ کے یہ عشق کا جنجال خریدا
اس جنس کو کھو ھم نے [3]۔ عجب مال خریدا

تا حشر رھے یہ داغ دل کا ٭ یا رب نہ بجھے چراغ دل کا

نم کب تک اپنے دیدۂ پرنم کو دیکھیے
اب اس ستم کو دیکھیے اور ھم کو دیکھیے

[4]۔ باغ میں چلتا ھے جس دم تو جوا ے گل ناز سے
سرو کو کہتا ھوں میں ھٹ جا بلند آواز سے (ورق ۱۱۹ ب)

---

(۱) یک بہ یک چونک کو وہ بولو کہ اب رات نہیں (نغز ص ۲۸۱) یک بہ یک چونک کر کہنے لگو وہ الخ (دستور ص ۹۸)
(۲) یہ کچھ بات نہیں (نغز - دستور) (۳) ھو یہ مال خریدا (دستور)
(٤) باغ میں جس دم کہ تو چلتا ھو ای گل ناز سو (ھندی ۱۰٤)

Marfat.com

جو کوچے میں اس نازنیں کے نہ ٹھہرے ٭ تو پھر یہ کہو ہم کہیں کے نہ ٹھہرے

اے دست جنوں چل تو گریباں کی طرف بھی
اور جی میں ترے آئے تو داماں کی طرف بھی

کب آپ ہوئے آن کے مہمان ہمارے ٭ کب تم نے نکالے کہو ارمان ہمارے

آ تجھ بغیر مملکت دل اجاڑ ہے ٭ چھاتی پہ رات ہجر کی کالا پہاڑ ہے

جو درد عشق کی آتی ہے یاد [1]۔ مجھ کو کبھی
تو [2]۔ جی ہی جی میں باتیں یہ میں بناتا ہوں
اگرچہ عشق نے یہ رنگ کردیا میرا
بلا سے شہر میں رنگین تو [3]۔ کہاتا ہوں

عشق میں ترے میرا رنگ زعفرانی ہے ٭ ضعف سے نفس اپنا بار ناتوانی ہے

دیکھیو یہ قامت ہے یا بلا ہے آفت ہے ٭ قد نہیں قیامت ہے قہر آسمانی ہے

عالم مستی میں آ سوجھ پڑی اور بھی ٭ ہو تو بلا ساقیا اس سے کڑی اور بھی

جانے کا مت نام لے جان مری جائے گی ٭ اتنا تو بیٹھا ہے یار ایک گھڑی اور بھی

ہاتھ سے بسمل ہوئے قتل ادا نے کیا ٭ غمزۂ خوں خوار نے تیغ جڑی اور بھی

اک غرفہ نشیں دیکھ کہا دل نے کہ رنگیں
کیا خوب ہو گر اس سے اشارات کی ٹھہرے

نوبت جو اشارات تلک پہنچی تو دو دیں
اس نے یہ کہا حرف و حکایات کی ٹھہرے

جب حرف و حکایات بہم ہونے لگے خوب
بولا کہ کسی طرح ملاقات کی ٹھہرے

مدت میں ملاقات میسر جو ہوئی ہے
اب دل یوں کہتا ہے کہ اس رات کی ٹھہرے ۔ (دیوان ۱۲۰ الف)

رات کا ذکر ہے میاں رنگیں ٭ میں سے لی ان کی ران میں چٹکی

(۱) مجھ کو یاد کبھی (نغز ص ۲۸۲)
(۲) تو میں جی ہی جی میں یہ باتیں بنا بناتا ہوں (نغز)
(۳) تو میں کہاتا ہوں (نغز ص ۲۸۲)

Marfat.com

هاتھ ماتھے پہ مار کر بولے ✡ پڑیو اس اختلاط پر پٹکی
جب میں نے کہا کہ مجھ کو تم سے ✡ ملنے کا ہے اشتیاق بے حد
یک بار وہ کھل کھلا کے رنگیں ✡ بولے کہ «چہ خوش چرا نہ باشد»

روشن روشن تخلص، نوجوانے ست، گاہے شعر ریختـــہ می گوید۔ ازوست منہ۔

کس طرف جاتے ہو صاحب ٹک ادھر تو آئیے
حال دل اس خستۂ و مجروح کا سن جائیے

رسوا رسوا تخلص، از اسمش آگہی نیست، مگر ایں قدر تحقیق شد کہ شاعرے بود در عہد اقتدار نجیب الدولہ مرحوم۔ ازوست۔ منہ۔

کفن میرے پہ یارو یہ لکھانا ✡ کسو سے کوئی دل کو مت لگانا
اشک رہتے ہیں بھرے دیدۂ گریان کے بیچ
[1]۔ دل پھنسا جا کے مگر چاہ زنخدان کے بیچ

رسا رسا تخلص، از [2]۔ زمرۂ سلاطینـان عالی شان ست۔ ایں مقطع از تصانیفش بہ سمع رسیدہ، نگاشتہ شد۔ منہ۔

ہم بھی ہیں رسا وقت کے یاں اپنے سلیمـاں
ہے قید میں ہر ایک پری زاد ہماری

رضا رضا تخلص، مولوی [3]۔ ضیاء الدین تھانیسری، شخصے فاضل معاصر میرزا رفیع السودا۔ از تصانیف خود چند نسخۂ نظم و نثر مرتب نمودہ است۔ ازوست۔ منہ۔ (ورق ۱۲۰ ب)

آدمی بلبلا ہے پانی کا ✡ کیا بھروسا ہے زندگانی کا
یہ ..... تو دیکھا ✡ دل آئینہ روشن بنایا تو دیکھا

(۱) آنکھ لاگی ہو مگر چاہ زنخدان کو بیچ (نغز ص ۳۸۶)
(۲) مرزا بلخی خلف الصدق مرزا عیدو (نغز ص ۳۸۷)
(۳) مولوی عبد الرضا تھانیسری وی از مریدان شاہ امام بخش تھانیسری (نغز ص ۳۸۷)

Marfat.com

رجب رجب تخلص ـ مرزا رجب علی بیگ ـ موالدش دار الخلافه ـ مسکنش فرخ آباد ـ زنے رقاصه را در مجاس سخنے به ظرافت گفته بود ـ و آن مفتن شمشیر شخصے برداشته بر چهره اش زد ـ چنان چه الیوم نشانش باقی ست ـ گاهے شعر ریخته موزوں می کند ـ ازوست ـ منه کلام ـ

دنیا میں زندگی کا کوئی دم ہے واہ واہ
جو دم خوشی سے گزرے وهی دم ہے واہ واہ

رضی رضی تخلص ، از ذات و صفاتش اصلا اگهی نیست ـ ازوست ـ منه ـ

ـ حضرت دل زکریا کے طور پر مارے چلے
منہ سے دم مارا نه سر پر سیکڑوں آرے چلے

رنگین رنگین تخلص ، نامش معلوم نیست . شاعر عهد فردوس آرام گاه ست ـ اشعارش به زبان سرود سرایان هند جاری ست ـ ازوست ـ منه ـ

دیکھ دستار بستی ساقی سرشار کی
کهل گئیں آنکھیں چمن میں نرگس بیمار کی

• • • • • • تخلص از احوالش • • • نه رسیده که کیست و کجائیست ـ یک مطلع به نامش مسموع گردیده ـ ثبت کرده شد ـ

مه رو کے شب کو آنے کی یاں دهوم دهام ہے
بہتر هزار صبح سے یه اپنی شام ہے

رحمن رحمن تخلص ، شاعرے بود معاصر ولی ـ ازوست ـ منه ـ

کیا ہے نزاکت یار میں نازک مرا دل دار ہے
نازک دهان ، نازک زبان ، نازک عجب گفتار ہے (۱) ف ۱۲۱۰ ھ ،

رحیم رحیم تخلص ، این هم معاصر ولی ست ـ ازوست ـ منه ـ

(۱) به شعر نغز میں مرزا اسد بیگ رفیق کو ام درج ہو

Marfat.com

دل ناداں عبث دل دار کو اپنے رٹھایا ھے
بھلا آزردگی میں بھی کسی نے لطف پایا ھے

راجه راجه تخلص، راجه بهادر، خلف راجه شتاب رائے ناظم صوبهٔ بنگاله، که سردار بلند اقتدار با جاه وحشمت بود ـ یک مطلع از تصانیف او به دست آمده ـ ثبت گردید ـ منه ـ

یه زخم دل همارے مرهم تلک نه پهنچے
[1]ـ هم ان تلک نه پهنچے وه هم تلک نه پهنچے

رقت رقت تخلص، میرزا قاسم علی، وطن اجدادش مشهد مقدس، بزرگانش در کشمیر جنت نظیر مسکن داشتند ـ خود در شاه جهان آباد تولد یافته ـ مدتے شد که به لکهنؤ قیام دارد ـ شاگرد قلندر بخش جرأت ـ جوانے خوش فکر معلوم می شود ـ من کلامه ـ

خط وه بهیجے رقیب کا لکها ٭ یه بهی اپنے نصیب کا لکها

همارے سامنے مت ابی بار بار برس
جو هم سے هوسکے تجهه سے نه هو هزار برس
نه کر گهمنڈ رقیب اس سے گر هوا اخلاص
کسی زمانے میں [2]ـ هم سے بهی یو نهیں تها اخلاص

چهٹ جائے کسی سے نه ملاقات کسی کی
الله بگاڑے نـــه بنی بات کسی کی

دیوار گل رخاں کا سایـــه مگر پڑا هے
زاهد بتا تو مجهه کو طوبی میں شاخ کیا هے

(۱) دم هم تلک نه پهنچا هم دم تلک نه پهنچی (نغز ص ۲٦۷)
(۲) هم سی بهی اس کو تها اخلاص (نغز)

Marfat.com

اے یار یـــہ حـالـت اب مـری ھے
دم آنکھوں میں اور لبوں پـــہ جی ھے

قطعـــہ

اگر وہ اس مریض عشق کی پوچھے خبر قاصد
بہ دقت شعر یہ پڑھ دیجو جرأت سے غزل خواں کا
(ورق ۱۲۱ ب)
ھوا ھے اب تو یہ نقشہ ترے بیمار ھجراں کا
کہ جس نے کھول کر منہ اس کا دیکھا بس وھیں ڈھانکا

راغب راغب تخلص، میرزا سبحان قلی بیگ اصلش از ایران و مولد دارالخلافہ شاعر فارسی گو، شاگرد [1] ولایت زاے، ھمیشہ بہ شغل شعر و شاعری و بہ فراغت مآبی گزرانیدہ۔ شخص ذی اعتبار و یار باش ست۔ بنابر تفنن طبع فکر ریختہ گوئی ھم می کند۔ ازوست۔

رشک چمن جو اٹھ گیا آج ھمارے پاس سے
اپنے [2] بہ رنگ بوے گل اڑ گئے کچھ حواس سے
منہ دوپٹے میں چھپایا اس نے تو دل کو پردے میں لبھایا اس نے

رغبت رغبت، شخصے از سکنائے مرادآباد ست۔ از ذات و صفاتش آگہی نیست۔ منہ۔

ھاتھ کو کر کر منہ کے اوجھل آگے ھمارے غیروں سے
خوب کئے آنکھوں میں تم نے یار اشـــارے غیروں سے
کب تلک خون دل آنکھوں سے بہاتے پھریے
اپنے اس رونے پہ لوگوں کو ھنساتے پھریے

(۱) اردو میں بہ انشا کی شاگرد ھیں (یادگار ص ۹۵) یا انشاء اللہ خاں بر طرف افتادہ و اھاجی رکیک گفتہ۔ از یاران سعادت یار خان رنگین ست (شیفتہ ص ۸٤)
۲۔ اپنے یہاں بہ رنگ گل اڑ گئے کچھ حواس سے (نغز ص ۲۹۷)

Marfat.com

جس کو اپنی نہیں پروائے جگر سوزی کچھ
اس کی ہر بات پہ کیوں جی کو جلاتے پھریے

رسا | رسا تخلص ، مولوی علیم‌الله ، ساکن ضلع مشرق ، مرد طالب علم ست ـ ازوست ـ

کب حوصله تها دل کو ستم گر کی چاه کا
خانه خراب هو نگهِ روسیاه کا

رضا رضا تخلص ، حافظ محسن نام ، اغلب که کلام مجید حفظ داشته باشد ، قوم شیخ ، از رفقائے نواب عمادالملک ، اصلش از لاهورست ـ از چندے توطن در فرخ‌آباد اختیار نموده ـ صاحب تصانیف ست ـ از نتائج طبع اوست ـ منه ـ (ورق ۱۲۲ الف)

کس چشم سرمگیں په دلِ خسته چورهے ✲ آه شراره زن شجر کوه طور هے

رفاقت رفاقت تخلص ، میرزا مکهن بیگ . باشندهٔ لکهنؤ ، شاگرد قلندر بخش جرأت ، می گویند بسیار خوش تقریر بود ـ افسوس که در عین جوانی ازیں دار غرور به سرائے سرور انتقال نمود ـ خدایش بیامرزاد ـ ازوست ـ

کہتے هو تم نه گهر مرے آیا کرے کوئی
گر دل نه ره سکے تو بهلا کیا کرے کوئی

خوف سے تیرے نہیں . بولتے اغیار سے هم
ورنه بهڑجانے کو موجود هیں دوچار سے هم

رضا رضا تخلص ، میرزا احسن رضا عرف میرزا جیون ، ابن محمد میرزا خان ..... اصلش از بزرگان خوارزم ـ شخص صاحب اعتبار بود ـ جوان شیرین بیان و خوش فکر و خلیق و مودب ـ اول اصلاح اشعار از میان نصیر گرفته ـ بعده به شاگردی میر نظام الدین ممنون کلامِ خود را به پختگی رسانیده ـ از جودت طبع اوست ـ

Marfat.com

تمہارے وصف دنداں میں یہ ہم سے شعر ہوتے ہیں
کہ گویا رشتۂ مضمون میں موتی پروتے ہیں

آغاز خط کا کیا ترے رخ پر ہجوم ہے ۔ گھیرا سپاہ شام نے یہ ملک روم ہے
کب سپاہی ڈھونڈھتے پھرتے ہیں دیواروں کی چھاؤں
ہے ہر اک موج ہوا سے سر پہ تلواروں کی چھاؤں
لگا رہے گا جو منہ سے ساغر ادھر ہمارے ادھر تمہارے
تو ہوں گے حاسد کباب جل کر ادھر ہمارے ادھر تمہارے

(ورق ۱۲۲ ب)

ہر ایک دوست (ہے) تیرے لئے عدو میرا
خدا کی یہ بھی ہے قدرت ہوا نہ تو میرا
کیا تھا گریہ کہ تا کم ہو اس کی آتش قہر
بھڑک کے اور لگا مجھ پہ شعلہ خو میرا
ہو نفع مجھے اس میں کہ یا ہووے خسارا
اب ملک محبت کا لیا میں نے اجارا
چمکے ہے در گوش تہ زلف ترا یوں
جس طرح جھلک جائے کہیں ابر میں تارا
صورت ترے بیمار کی اب ایسی ہوئی ہے
کہتے ہیں اطبا نہیں تقدیر سے چارا
کس کام میں ہو آہ کہ ناکام ہیں مرتے
پھر آئے ہو کیا جب کہ ہوا کام ہمارا
اس مرگ کے صدقے کہ دم نزع دے دلے
او کام کیا میرے یہ خنجر نے تمہارا
منہ پر ترے قطرہ نہ عرق کا ہے چمکتا
حیرت ہے کہ خورشید میں نکلا ہے ستارا

Marfat.com

ہاتھ میں اپنے حنا تم تو ملا چاہتے ہو
آج دو چار کا کیا خون کیا چاہتے ہو
رنج ایسے مجھے دیتے ہو کہ تنگ آیا ہوں
میں نے جانا کہ مری جان لیا چاہتے ہو
کیا کیا نہ برق چمکے ہے ہر ہر شرار سے
نکلے ہیں شعلے ایسے دل داغ دار سے
مانگے ہے تیری چشم مرا دل کروں ہوں نذر
دھمکائے کیوں ہے غمزۂ خنجر گزار سے
دست جنوں قصور نہ کر یہ بھی ہیں گراں
کچھ رہ گئے ہیں میرے گریباں کے تار سے
سینہ تپِ فراق سے شب شعلہ زار تھا
ہر ایک آہ برق تھی آنسو شرار تھا
وہ بھی ہو کوئی رات گلے لگ کے تو کہے
لے کچھ ہوا قرار کہ تو بے قرار تھا (ورق ۱۲۳ الف)

. . . . . مژدہ کہ اپنی ہے سلاسل بھاری
ہے بہت اور رہ عشق کی منزل بھاری
نہیں معلوم کہ ہے کس کی کشش وادی میں
کہ اٹھا ہے قدم ناقـــۂ محمل بھاری
سخت جانی مجھے کیا کیا ہے دکھاتی دیکھو
ہاتھ نازک ہیں ترے تیغ ہے قاتل بھاری
واں نہاں زلف میں کس کا رخ پر نور ہوا
روز روشن جو مرا یاں شب دیجور ہوا
دل میں حسرت رہ نہ جائے منہ دکھایا چاہیے
ہے وداع جاں اپنی اب تو آیا چاہیے

Marfat.com

. . . . . تم حیف کھا کر یوں کہو
اس کے گھر بہر عیادت آج جایا چاہیے
زیست کا نقشہ . . . . . مٹایا چاہیے
اپنی وہ تصویر سی صورت دکھایا چاہیے
بے طرح دل کو قلق ہے کوئی دم میں ہم چلے
دوستو بیٹھے ہو کیا یاں ان کو لایا چاہیے

ضعف سے ہم نہیں سنبھلتے ہیں ؛ لب ہلانے میں دم نکلتے ہیں
غیر سے گرم اختلاط ہیں وہ ؛ ہم یہ سنتے ہیں اور جلتے ہیں
قیس ساں دشت گرد ہیں ہم بھی ؛ کہ ابھی ہاتھ پاؤں چلتے ہیں
خانۂ دل رہے نہ کیوں روشن ؛ داغ جیسے چراغ جلتے ہیں
درد سے دل کے آہیں بھرتے ہیں ؛ نہ تو جیتے ہیں ہم نہ مرتے ہیں
داغ ہیں تازہ کیوں نہ لالہ زخاں ؛ نت نیا غیر گل کترتے ہیں

تری فرقت میں اے مہ کیوں نہ انگاروں پہ لوٹوں میں
کہ جگنو بھی نظر آتے ہیں مجھ کو وقت شب اخگر

(ورق ۱۲۳ ب)

تیرے ابرو میں کہاں خال سیہ اے یار ہے
نون میں نقطہ ہے یہ اس میں نہیں تکرار ہے
کون سے وحشی کی اس کو اس قدر ہے یاد آہ
سنگ سے اب تک بھرا جو دامن کہسار ہے

رافت رافت تخلص، رؤف احمد، شاگرد قلندر بخش جرأت ـ [illegible]
طالب علم، متوطن رام پور ـ بہ حسب اتفاق وارد دار الخلافہ [illegible]
و عاقل و ذہین بہ نظر رسیدہ ـ از طبع زاد اوست ـ

اداؤ انداز و ناز و شوخی جو کچھ ہمارے ہے ہنہ گر میں
نہ وہ پری میں نہ حور میں ہے نہ وہ ہے غلماں میں نے بشر میں

Marfat.com

غضب تو یہ ھے سنو تو یارو ٹک آنکھ اٹھاکر جو دیکھیں اس کو
تو ھاے چتون میں یوں کہے وہ بھلا ھمازی ھے تو نظر میں

روشن روشن تخلص، از حالاتش آگہی نیست که کیست و کجائیست۔ شعرے به نام او مسموع گشته مرقوم می شود۔ ازوست، منه کلام۔

جی میں یہ تھا که جان کیجے نثار ✡ ایک دم بھی وہ بے وفا نه رھا

رونق رونق تخلص، میر غلام حیدر خان عظیم آبادی اشعارش کیفیتے وجدانی دارد۔ ازوست۔

رحم کر اے دوست گاھے خاک ساری پر مری
نقش پا کی طرح تیری راہ میں افتادہ ھوں
کس شراب آشام نے یارب کیا مجھ کو خراب
مدتیں گزریں که میں شیداے نقل و بادہ ھوں

رفیق رفیق تخلص، میرزا اسد بیگ مرد سپاهی وضع، در سلک خواصان[1] ـ یکے از مرشد زاده هاے (ورق ۱۲٤ الف) آفاق عز امتیاز دارد۔ شاگرد ثناء الله خان فراق۔ مجلس مشاعره در خانهٔ مشار الیه هم منعقد می گردید۔ شخص کم گو و مودب و با حیا به نظر رسیده ازوست منه۔

کیا ظلم و ستم[2] ـ هاے هوا اب کے برس میں
دیکھا نه قفس، پھنس گئے صیاد کے بس میں
وآں گل بدن وه دیکھے هے باغ و بہار گل
یاں تن پر اپنے کھائے هیں هم نے هزار گل
روشن رهے گا داغ دل عاشقاں مدام
هوگا نه حشر تک یه چراغ مزار گل

(۱) در سلک خواصان صاحب عالم مرزا ابو الظفر بهادر منتظم (نغز ص ۲۷٤)
(۲) آه (نغز ص ۲۷۵)

Marfat.com

رضا رضا تخلص، سید رضا علی طغرا نویس ـ از سکنائے لکھنؤ ـ شخص وارسته مزاج و ساده وضع ست ـ ابیاتش مربوط و مطبوع و هم وار به مطالعه در آمده ـ ازوست ـ

هدف ناز جو کل سینے کا صندوق هوا ٭ تیر جو دل میں لگا سو لب معشوق هوا

به دام سبزه رنگ اس مرغ دل کو آه پهنسوا یا
سیه بختی نے کیسا مجھ کو باغ سبز دکھلایا
وه ان دنوں جو ایسا بے ربط هو گیا هے
شاید رضا کو تیرے کچھ خبط هو گیا هے

راقم راقم تخلص، [۲]ـ بند رابن نام، از ساکنین [۳]ـ دارالخلافه، شاگرد میر [۱] رفیع [٤]ـ السودا ـ خوش گوئی از کلامش دریافت می شود ـ ازوست ـ منه ـ

[٥]ـ یاں تک قبول خاطر کیجے تری جفا گو
تا سب کہیں که راقم رحمت تری وفا کو
نامے کا میرے لے کر اس سے جواب پهرنا
تک واسطے خدا کے قاصد شتاب پهرنا

رغبت رغبت تخلص، میر ابوالمعانی، شاگرد میر نظام الدین ممنون ـ متوطن سرکار لکھنؤ، (ورق ۱۲٤ ب) از سخنانش شوخ طبعی معلوم می شود ـ مطلعے از تصانیفش بهم رسیده ـ ثبت گردید ـ ازوست ـ

(۱) بازو (نغز ص ۲۷۲) (۲) بزندان بن (نغز ص ۲٦٥)
(۳) من سکان بلدة متهرا . . به نسبت محرز پیشگی واقعه تخلص می کند ـ قدرت حافظه و کمال ا
چنانچه قصیدة صد بیت به یک شنیدن یاد گرفته به تکرار آن متامل می شود (نغز ۵۵) منه ـ
باشندگان متهرا و بعضی از سکنای جهان آباد نوشته اند ـ و بظن راسخ و سخن من
که از اهل متهرا باشد (شیفته ص ۸٤) از قوم کهتری ایسا بیست لقب و بند لقب احسن ص ۷۳
(٤) قبل ازین بافقیر نیز مشورت شعر می کرد (نکات ص ۱٤۳) از تلمذ احقاق ا و اند کی شاگ
مرزا مظهر و یکی تلمذ مرزا رفیع وشته (شیفته ص ۸٤)
(۵) میر نے لکھا هے که یه شعر غالباً تاباں کا هے ـ میں نے ان کے دیوان میں نه تھا دیکھا هے ـ
ملاحظه هو ـ (نکات ص ۱٤۳) لچھمی نرائن شفیق اس خیال سے متفق نہیں هیں ـ

Marfat.com

یاد ھے رات کو چھپ چھپ کے وہ آنا اپنا
چٹکیاں میرے وہ لے لے کے جگانا اپنا

۱۔ ابر تر سے چشم گریاں کم نہیں ٭ موجِ دریا ھے شکنج آستیں
۲۔ نہ ترے عشق سے بلبل ھی کو گریاں دیکھا
چاک ھر گل کا گلستاں میں گریباں دیکھا
۳۔ مری بد شرابیوں سے کریں توبہ مے گساراں
زھے وہ عمل کے ھووے سبب نجات یاراں
۴۔ سنا کس نے حال میرا کہ جوں ابر وہ نہ رویا
رکھے ھے مگر یہ قصہ اثر دعاے یاراں
۵ عاشق کا کام کچھ تمہیں منظور ھی نہیں ٭ کہیے تو ھے یہ بات کہ مقدور ھی نہیں

رضا رضا تخلص، نامش مسموع نہ گشتہ۔ ساکن رام پور است۔ ازوست۔ منہ۔

اب کوئی لحظے میں مجنوں پہ بلا آتی ھے ٭ جرس ناقۂ لیلی کی صدا آتی ھے

راز راز تخلص، میرزا یعقوب بیگ، قوم مغل، اصلش از توران و مولدش دارالخلافہ۔ شاگرد میاں نصیر، ازوست۔ منہ کلام۔

آہ میرا دامنِ تر اس لیے گل ریز ھے
اشک گل گوں میں مرے لخت جگر آمیز ھے
شب بے کلی سے دل ترے عاشق کا شق ھوا
لے [۶] نام تیرا صبح کے ھوتے وہ حق ھوا

رضا رضا تخلص، باشندۂ لکھنؤ اطراف گوالیار [؟] صفاتش معلوم راقم نیست۔ اشعار خوب می گوید۔ ازوست۔

شعر نمبر ۲ مخزن میں اور ۱، ۳، ٤، ٥ نکات میں بندرابن راقم سر منسوب کیی گئی ھیں۔
(٦) لی تیرا نام الخ (نغز ص ۲٦۷)

Marfat.com

تنہا نہ جلوہ گر ہے انساں میں نور تیرا ٭ سب صورتوں میں ظاہر یاں ہے ظہور تیرا
(ورق ۱۲۵ الف)

رسوا رسوا تخلص، [1] آفتاب راے، پسر [2] جواہر فروشے بود، [3] قید مذہب نہ داشت و سر بہ سودا و شوریدگی بر آوردہ و بہ شربِ مدام مشغول و ایں شعر بر زبان داشت۔

رسوا ہوا، خراب ہوا، در بہ در ہوا
اس عاشقی کے پنتھ میں جس کا گزر ہوا

درحین حیات وصیت نمودہ بود کہ بعد [4] رحلت ایں کس را از شراب غسل باید داد۔ مردم ہم چنیں کردند۔ گویند اصلا از جسمش بوے شراب نہ می آمد۔ ازوست۔

قفس سے ووں گئے ہم اور چمن میں جاے نہیں
اڑیں تو پر نہیں رکھتے، چلیں تو پاے نہیں
وصل میں بے خود رہے اور ہجر میں بے تاب ہو
اس دوانے دل کو رسوا کس طرح سمجھائیے

رضا رضا تخلص، میرزا علی رضا، متوطن کٹرۂ مانک پور۔ از احوالش مطلق آگہی نیست۔ مقطعے از غزلش بہم رسیدہ، مرقوم گشت۔ منہ۔

خود نمائی کا اگر ذوق ہے تجھ کو پیارے
بس رضا اپنے کو دکھلا دے بہارِ دامن

راقم راقم تخلص، خلیفہ غلام محمد، در خوش نویسی مہارت کلی دارد، خط

(۱) مہتاب رای (گلزار ۱۳۶) (۲) بعضی آں را از کائنات حضرت [illegible] جوہری پسر پندارند (نغز ۲۶۸) (۳) ہندو پسر جدید الایمان بود (گردیزی ٦٤)
(٤) و در روایت دیگر چنین ست کہ بر جوہری پسری کہ شیفتۂ او گردیدہ، سودا بہم رسانیدہ بود [illegible] باغ از دست او بہ شمشیر کشتہ شد (ہندی ۱۰۷) پیش تر عاشق طفل ہندوئی بود۔ او [illegible] عاشقی او بہ ہوس مبدل گشت (نکات ۱۲۱) بر یک پسر کمبوہ منو نام تعشق پیدا کردہ بود (حسن ص ۷۲)

Marfat.com

نستعلیق و شکسته وشفیعا و ثلث و نسخ وغیره خوب می نویسد ـ درجرگهٔ خوش نویسانِ حضورِ پر نور داخل ست ـ و در انشا پردازی نیز دخلے پیدا کرده ـ و سوائے ایں عبور بر کتب فارسی و لغت دارد ـ به قدرِ حال تحصیلِ علم عربی هم کرده ـ شخصِ قابل و متواضع ست ـ گاهے فکرِ ریخته گوئی می کند ـ چند اشعارش مرقوم می گردد ـ منه ـ (ورق ۱۲۵ ب)

جب میں نے کہا، تم نے ملاقات اڑا دی
تو اس نے هنسی میں یه مری بات اڑا دی

جو کوئی تجھ سے دل لگائے گا ۞ آپ اپنے کیے کو پائے گا
فرقت میں تری جو مر گئے هم ۞ عشاق میں نام کر گئے هم
بس کر چکے عاشقی مری جاں ۞ غصے سے ترے جو ڈر گئے هم

رباعی

نه دیر میں کچھ هے نه حرم میں کچھ هے
هستی میں نه کچھ هے نه عدم میں کچھ هے

دنیا هے طلسمات عجائب راقم
دم میں کچھ هے اور ایک دم میں کچھ هے

رضا رضا تخلص، [1] ـ میر محمد، سید زاده اے ست، باشندهٔ لکهنؤ، مشهور به میر محمدی پشتوی، شاگرد میر ضیاء الدین ضیا ـ در فنِ پهلوانی بسیار ماهر ـ تحصیل علمِ عربی هم نموده ـ اشعار هندی و فارسی هر دو می گوید و هم در علمِ عروض و قوافی ماهر ست ـ (از) علم نا یکا بهید واقفیت دارد ـ

تم وعده کرکے [2] ـ رات کا پیارے چلے گئے
جب تک که دن ڈهلے، [3] ـ یهاں آنسو ڈهلے گئے

(۱) میر محمد علی نام که به میر پشتوی اشتهار دارد (نغز ص ۲۷۳)
(۲) شام کا (نغز) (۳) مری (نغز)

Marfat.com

عرض ھے وقت سفر یہ اس بت جلاد سے
مت بھلا دینا کہیں اس ناتواں کو یاد سے
نقش شیریں کا مٹے پتھر سے پر اس کا خیال
یہ نہیں ممکن کہ جاوے خاطر فرھاد سے

رنگین رنگین تخلص، پورن لعل، قوم کایت، ساکن دارالخلافہ، بعضے اوقات شعرِ ریختہ می گوید۔ ازوست۔ منہ کلام۔

فیض دمِ ھوا سے ھے عالی دماغِ گل
روشن ھوا ھے آب سے یعنی چراغ گل (ورق ۱۲۶ الف)
رنگیں نہیں ھیں قطرۂ شبنم یہ باغ میں
باد صبا نے مے سے بھرا ھے ایاغِ گل

رستم رستم تخلص، سید رستم علی خاں، متوطنِ قصبۂ جانسٹھ۔ از مضافات سرکار سہارن پور، اصلش از مدینۂ منورہ زادہ اللہ تکریما۔ از نبیرہ ھائے نواب حسین علی خاں مرحوم و نواب قطب الملک عبداللہ خان مغفور کہ از امرائے عظام عہد فردوس آرام گاہ بودند و شرحِ حشمت و ثروت و جاہ و سوانحے کہ در وقت ایشان شد، از کتبِ تواریخ ھویداست۔ شخصے ست از خان دان کرام، بسیار متواضع و مودب وبا حیا و بہ اوصاف حسنہ متصف و بہ زیور ورع و تقوی متحلی۔ از راقم سلسلۂ مودت مستحکم ست۔ ذوق شعر گوئی در خاطرش متمکن۔ اشعارِ خوب از ذھن صافیش سر انجام پزیرفتہ۔ ازاں جملہ یک مطلع بنظر آمدہ، ثبت گردید۔ منہ کلام۔

کب تلک ھجر کے دن دیکھیے ھم دیکھیں گے
بسترا اشک سے ھر رات کو نم دیکھیں گے

Marfat.com

حرف الزاء

زار زار تخلص ، برهان الدین خاں ، از زمرۂ خواص حضور فیض گنجور شخصے ست معروف به جودتِ طبع و حدت فهم ـ به قدر حال عبور برکتب فارسی و عربی دارد و خط شکسته درست می نویسد ـ اشعار فارسی و ریخته هر دو می گوید و در انشاپردازی (ورق ١٢٦ ب) نیز ماهر ست ـ از کلام اوست ـ منه ـ

اختیار اپنے سے کب وابستۂ تقدیر هوں
زیست کے هاتوں سے جو میں پاے در زنجیر هوں

کون صورت هے جو حرف آرزو سے لب هو وا
اس زبانِ بے زباں سے گردۂ تصویر هوں

کیوں که اس بت کو یه حالِ دلِ ناکام لکهوں
کب وه دیکهے هے ، خدا کا بهی اگر نام لکهوں

غرورِ حسن دلا ختم ان بتاں پر هے
قدم زمیں په نهیں ان کا آسماں پر هے

هے وصف میں اس رخ کے بیاں شعلۂ آتش
ڈر هے که نه بن جائے زباں شعله آتش

چرخ کیا تیرے انقلاب هوئے ○ پر کبهی هم نه کامیاب هوئے
تیرے رخسار مے کے پینے سے ○ ماهِ من مثلِ آفتاب هوئے

چشم طوفاں خیز بهی اب گریه پر تیار هے
جس کے آگے اے سیه رو ابر تو بے کار هے

Marfat.com

زندہ دل زندہ دل تخلص، [1] ساکن قصبۂ سکندر آباد، قوم برھمن۔ در پیشۂ طبابت اوقات بسر می برد۔ ازوست۔

رشتۂ جاں بھی اگر ہو ترا تار دامن ٭ آہ تس پر بھی سمجھتا ہے تو بارِ دامن
چاندنی میں جو گزر آپ کا ہو جائے کبھو ٭ اپنے ہالے کو کرے ماہ نثار دامن

ذکا [2] ذکا تخلص، خوب چند، قوم کایت۔ شاگرد میاں نصیر، جوانے سلیم الطبع، مزاجش بہ صلاحیت راغب، کلامش نمکین، از چندے طبعش از گفتنِ شعر انحراف ورزیدہ۔ مشار الیہ ہم تذکرۃ الشعرا تالیف کردہ۔ در علم اخلاص و دوستی راسخ دریافت گردیدہ۔ ازوست۔ (ورق ۱۲۷ الف)

انداز عجب، طرز ادا آن تماشا ٭ ہے سر سے قدم تک تو مری جان تماشا
ہلی ہے ابروے دل دار دیکھیے کیا ہو ٭ کہاں کہاں چلے تلوار دیکھیے کیا ہو

چھٹ جاے جو ہو حلقۂ زنجیر میں الجھا
پر دل تو ہے اس زلفِ گرہ گیر میں الجھا
کس رشکِ چمن کے قدِ موزوں کا بیاں ہے
سبزہ بھی جو اگتا ہے تو وہ شکل زباں ہے
جب کہ وہ راحت جاں پاس ہمارے بیٹھا
اٹھ کے سب درد دل زار کنارے بیٹھا
حیف صد حیف رہے ہم کو پریشانی، اور
جمع خاطر سے وہ یوں زلف سنوارے بیٹھا
نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہم کو
جس کے قدموں سے لگے [illegible] ہم کو
نہیں ساقی خیال آیا شراب [illegible]
ہمارا دل تو [illegible] رہتا ہے [illegible]

(۱) ہر سہای مسر (یادگار) (۲) [illegible]
نوشت برای سہو نوشتہ شد۔

Marfat.com

رخ پہ قطرے ترے گرمی سے عرق کی چھوٹے
روز روشن میں یہ بے وجہ ستارے ٹوٹے

قطعـــہ

تشبیہہ تیری مانگ کی دوں کس سے رشک مہ
آتا نہیں ہے وصف کچھ اس کا زبان پر
بس ایک کہکشاں ہے سو اس میں بڑا ہے فرق
یہ ہے زمیں پر اور وہ ہے آسمان پر

حال یک ساں ہے سدا اپنے دل دل گیر کا
یا الٰہی دل ہے یا غنچہ ہے یہ تصویر کا

جلوہ گر ہے نہ لب بام پہ پیارا اپنا ✡ ہے بلندی پہ ذکا آج ستارا اپنا

جب سے وہ ماہ جبیں آکے بسا ہے دل میں
چانـــدنی چوک کا بازار لگا ہے دل میں

واں تو اس کو خیال ہے کچھ اور ✡ اور یاں اپنا حال ہے کچھ اور
(ورق ۱۲۷ ب)

تیری زلفوں کا ہے خیال ہمیں ✡ زندگی ہو گئی وبال ہمیں

نہیں ممکن کہ چھپے شمع کی لو پردے میں
اشک وہ شے ہے کہ چھپتا نہیں سو پردے میں

رشک خورشید ذرا ٹھہر لبِ بام کہیں
کیا طرح ہے یہ تری، صبح کہیں شام کہیں

یار بن جامِ مئے ناب جو بھر پیتے ہیں
صاف تو یوں ہے کہ ہم خونِ جگر پیتے ہیں

کھلے سدا تری زلفوں کے بال رہتے ہیں
ہم اس کو دیکھ کے آشفتہ حال رہتے ہیں

Marfat.com

بتوں کو جان دل سے مانتے ہیں ✡ خدا کو اپنے حاضر جانتے ہیں

عرق آلودہ زلف اس کی نہیں ہے غور کر دیکھو
اندھیری رات ہے تاروں بھری یہ سر بہ سر دیکھو

ہماری بزم میں ساقی ترا آنا مبارک ہو
بہم جوں شیشۂ و پیمانہ مل جانا مبارک ہو

بزم میں عزت کہاں انسانِ دل افسردہ کو
سر چڑھاتا ہے کوئی کم تر گل پژمردہ کو

اُن سیہ بختوں کو کیوں کر خوف رستاخیز ہو
ہاتھ میں جن کے تری زلفوں کی دستاویز ہو

گر نہ ہووے ہوسِ ماتمِ فرہاد کبھو ✡ ٹکے پتھر پہ سر تیشۂ فولاد کبھو

مے نہیں داروے شفا ہے یہ ✡ درد دل کی مرے دوا ہے یہ

خط نہیں لکھتا کبھو ظالم یہ کیا انصاف ہے
آگیا شاید کہ خط جواب صاف ہے

ہوئی ہے جلوہ نما چشمِ سرمہ سا کس کی
کہ جس کو دیکھ کے آنکھیں کھلی ہیں نرگس کی

دیکھا دریائے محبت کا جو گہرا پانی ✡ آشناؤں کا ہوا خوف سے رہرا پانی

(ورق ۱۲۸ الف)

لگ آن کے سینے سے تو اے جان ہمارے
تا دل کا نکل جائے سب ارمان ہمارے

ہواؤ ابر میں شاید کہ ساقی یاد کرتا ہے
کہ شیشہ ہچکیاں لے (لے) کے اب فریاد کرتا ہے

ہمیں مجلس میں روشن شمع سے ہر دل ہوا ہے
کہ سر پر تاج زر رکھنا وبال جاں ہوا ہے

Marfat.com

صبا کیا منہ ھے غنچے کا جو منہ اس گل کو دکھلاوے
یہ اس کے حق میں بہتر ھے کہ میرا منہ نہ کھلواوے

ھوا ھے کوہ کن اس عاشقی کے پیشے سے
صدا یہ نکلے ھے اب تک زبانِ تیشے سے

صورت ترے بیمار کی جس دم نظر آوے
عیسیٰ کی بھی اے جان وھیں چشم بھر آوے

نہیں ھے غم کسی کا عیش اور عشرت کی باتیں ھیں
بغل میں یار ھے، برسے (ھے) مینہ، ساون کی راتیں ہیں

مست ازل ھوں ساقی، جلدی سے جام بھردے
خالی نہ رکھ پیالہ، مے سے تمام بھردے

اس نے زلفوں کو اپنی چھوڑا ھے ✡ کیا بلا ناگنی کا جوڑا ھے

قامتِ دل کش چمن میں جب وہ گل دکھلاے ھے
سرو بھی شرمندہ ھو کر خاک میں گڑجاے ھے

جگر کانپے نہ کیوں بے وجہ یار ابرو ھلاتا ھے
یہی خطرہ لگا رھتا ھے اب بھونچال آتا ھے

جلوہ فرما بزم میں وہ ساقی مے نوش ھے
رخصت صبر و قرار و الوداعِ ھوش ھے

ھے وطن دل کا مرے اس زلفِ عنبر فام میں
کٹ گئی رھتے ھوے اک عمر ملک شام میں

دل اپنا چاہِ ذقن کو تری دکھا کے رھا
یہ آشنا مجھے آخر کنواں جھنکا کے رھا

میں وہ مے کش ھوں کہ اک دم میں سبو پی جاؤں
گر عسس منع کرے اس کا لہو پی جاؤں (ورق ۱۲۸ ب)

دل کس طرح نہ قطعِ امید بھی کرے ✡ عیسیٰ بھی جب علاج سے پہلو تہی کرے

Marfat.com

دیکھ اس کے رخ و زلفِ سیہ فام کی تصویر
کھینچے ہے مصور سحر و شام کی تصویر

وہی حرفِ ہستی مٹا جانتے ہیں ٭ کہ جو آپ کو نقشِ پا جانتے ہیں

شہد و شکر سے وہ لبِ شیریں دوچند ہیں
ان کی نہ بات پوچھ کہ ہونٹ اپنے بند ہیں
سرمے کی چشم میں وہ تحریر کھینچتے ہیں
مردم کشی کی خاطر شمشیر کھینچتے ہیں

اب تو میں تیرے در پر آ بیٹھا ٭ ہرزہ گردی سے دل اٹھا بیٹھا

جام مے پی بھر کے ساقی آج پھر آئی گھٹا
مت گھٹا دل کو ہمارے، دیکھ گھر آئی گھٹا
جلوہ گر مجلس میں شب وہ دل برمہ پارہ تھا
دل پہ جامہ صبر کا مثلِ کتاں صد پارہ تھا

ہے تہِ زلفِ سیہ عارضِ جاناں پیدا ٭ عین ظلمات میں ہے چشمۂ حیواں پیدا

نقاب یار کے رخ سے ذرا جو ہٹ جاوے
تو مہر جانبِ مشرق وہیں الٹ جاوے
جاری شبانہ روز مرا اب دیدہ ہے
دیکھا تو چشم کشتی طوفاں رسیدہ ہے
بے مئے گل فام ساقی دل مرا بے تاب ہے
آب باراں زخم دل پر قطرۂ تیزاب ہے

زکا : زکا تخلص، اسمش میرزا محمد مخدوم بخش بیگ، [illegible] خلیق و یار باش، اصلش از سر زمین ایران، متوطن لکھنؤ، شاگرد شیخ امام بخش ناسخ - درین ولا به سبب ملازمی مرشد زادۂ آفاق میرزا سلیمان شکوه بہادر دام اقباله وارد دار الخلافه شده (ورق ۱۲۹ الف) ٭ ملاقاتش معلوم گردید

Marfat.com

که مرد قابل و اشرافِ قوم خود ست۔ کلامش باعث انشراح خاطر سامعان۔ از خوش فکری اوست۔

بے دھڑک مار نہ بیٹھ اپنے تو دیوانے کو
اور جو مر جاے تو کیا چاھیے مر جانے کو

صوم و صلواۃ و ذکر خدا سب بھلا دیا
چاھت نے ان بتوں کی تو کافر بنا دیا

تپش سے دل کی جگر کی بدن میں آگ لگی
خبر لے بلبل دل پھر چمن میں آگ لگی

تب دروں سے وہ گرمی ھماری نبض میں ھے
بند ھے جو ھاتھ تو پہلے رسن میں آگ لگی

لیے جو بوسے تھے میں نے شب اس بھبھو کے کے
زبان شمع بنی اور دھن میں آگ لگی

زار زار تخلص، میر مظہر علی، شاید از سکناے لکھنؤ ست۔ مذاق کلامش پسند خواطرِ سامعان ست۔

اک دن آگے ھی دنیا سے اٹھانا ھم کو ٭ پھر الٰہی شب ھجراں نہ دکھانا ھم کو

لے جاؤگے تم اس کی گلی سے جہاں مجھے
آرام جو یہاں ھے نہ ھووے گا واں مجھے

تیری ھی قسم تجھ بن کچھ اور جو بھاتا ھو
کافر ھو اگر اس میں کچھ بات بناتا ھو

اب رھائی نے کیا اور پریشاں مجھ کو
خوب تھا اس سے وھی گوشۂ زنداں مجھ کو

زکی زکی تخلص، سید سعید علی، جوانے ست قابل و مودب، ذوق ریختہ گوئی در خاطرش متمکن۔ از کلام اوست۔ منہ۔

Marfat.com

عہد طفلی سے نہایت دل مرا پژمردہ تھا
یہ گل نو خاستہ اک عمر سے افسردہ تھا (ورق ۱۲۹ ب)

زور زور تخلص، میرزا داؤد بیگ، اصلش از ایران زمین و خود تولد در شاہ جہاں آباد شدہ ـ جوانے ست سپاہی وضع ـ اصلاحِ شعر از برادر بزرگ خود محمود بیگ شور تخلص گرفت ـ ازوست ـ

ہوتے ہیں گے سیاہ خانۂ خلق ٭ سرمہ آنکھوں میں مت لگایا کر

زار زار تخلص، میر جیون، سیدے ست باشندۂ دار الخلافہ، وطن اجدادش از خطۂ کشمیر، زیادہ احوالش معلوم راقم نہ شد ـ منہ ـ

شب چھڑے آنسو میں یوں لخت جگر بھیگے ہوے
گل جھڑیں شبنم سے جوں وقت سحر بھیگے ہوے
موسم برسات ہے ساقی شتابی دے شراب
مینہ میں آنکلے ہیں ہم بھی تیرے (گھر) بھیگے ہوے

زیرک زیرک تخلص، جے سکھ راے، قوم کایت، جوانے ست بہ عمربست سالگی، متوطن دار الخلافہ ـ بسیار ذہین و ذی ہوش ـ تحصیل کتب عربی می نماید و شعر خوب می گوید ـ ازاں جملہ ہست ـ

پان کھایا ہاتھ سے تونے اگر دو چار کے
خون ہوجائیں گے یاں اس بات پر دو چار کے

زماں زماں تخلص، از نام و نشانش راقم مطلع نیست ـ ساکن اطراف دکن ست ـ دو بیت از قصیدہ اش کہ در تعریف شخصے گفتہ ـ بہ دست آمدہ ـ ثبت کردہ شد ـ منہ ـ

باشان و با شکوہ وہ عالی منش وہ ہے
جس شخص کا خدا کی خدائی میں دہ ہے
لاکھوں ہی جس کے سامنے میں ہوتے ہیں تربیت
تابع ہیں اس کے سب وہ مدار المہام ہے

Marfat.com

زماں زماں تخلص، سید محمد زماں، از سادات والا منزلت قصبۂ امروہه، کلامش بسیار پخته (ورق ۱۳۰ الف) و سنجیده ـ مدتے ست که رحلت ازیں دار ناپاے دار نموده ـ اوراست ـ

عارض هے گل کا خوب و لیکن جهلک نهیں
نرگس کی چشم هے پـه نکیلی پلک نهیں

زکی [1] ـ زکی تخلص، محمد زکی خلف محمد تقی که سبقا ذکرش در حرف التا مذکور گشته ـ نوجوانے ست، نیز فهم و مودب، اشعارش خالی از کیفیت نیست ـ شاگرد حافظ عبدالرحمان احسان ـ اوراست ـ منه ـ

گر مرا یار هے تو یار نه اغیار سے مل
میں ترا یار هوں اے یار تو اس یار سے مل
غمزۂ و ناز و ادا عشوۂ و انداز و حیا
هو د و چار ان سے دلا بس انهیں دوچار سے مل
مجهے خوش رکھه تجهے دیدار کا هوگا نصیب [؟]
اے صنم آکے تو اس طالب دیدار سے مل
اپنے تلووں کے تلے جو تجهے ملتا هی رها
آفریں تجهه کو دلا ایسے ملنسار سے مل

حرف السین

سلیمان سلیمان تخلص مرشد، زادۂ آفاق، قرۂ باصرۂ سلطنت، مهر رخشان آسمان خلافت، درة التاج شهر یاری، اختر برج سعادت و کامگاری، فرازندۂ لواے کشور ستانی، طرازندۂ بساط ابهت و کامرانی، جوهر شمشیر حشمت

(۱) نثر میں ان کا ذکر حرف ذال کے تحت کیا گیا هی ـ

Marfat.com

و اقبال، رکن رکین ایوان جاه و جلال، مربع نشین مسند جهان داری، وارث تاج و تخت شهریاری، بلند فطرت عالی وقار، گرامی نسب والا تبار میرزا سلیمان شکوه بهادر دام اقبالهٗ (ورق ۱۳۰ ب) وزیداجلاله که از مدتے سیر و تماشاے اطراف منظور خاطر مبارکش بود، عنان عزیمت به صوب لکهنؤ معطوف ساخته، رونق افزاے آن طرف اند۔ نواب وزیر الممالک بهادر و صاحبان انگریز چناں چه باید کمر اطاعت و فرماں برداری برمیان جاں بسته اند۔ از دقایق خدمت گزاری و رضا جوئی خاطر عاطرش فرو گزاشت نه کرده۔ چوں طبیعت عالی اکثر به شعر و شاعری میلان دارد، از شعراے سر آمد زماں مثل انشاء الله خان انشا و غلام همدانی مصحفی و قلندر بخش جرأت و سعادت یار خان رنگین و شیخ ولی الله محب وغیره در سرکار فیض آثارش رتبهٔ ملازمی داشتند و مجلس مشاعره منعقد می شد۔ طبع وقادش بسیار رسا و عالی فکر و مضامین باب و معانی فهم و قدردان هنروران این فن ست۔ مختصرے از افکار آب دار آن در شه وار محیط [1] قابلیت می نگارد۔ منه۔

[2] لبوں پہ نالہ جو آکر نہ ہٹ گیا ہوتا
تو آسمان و زمیں سب الٹ گیا ہوتا
ہم تو کب آپ تلک آپ سے آ سکتے ہیں
آپ چاہیں تو ہمیں بن میں بلا سکتے ہیں
جبہہ سائی کا نشاں جائے جبیں سے کیوں کر
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہیں
اپنے مکھڑے پہ دو شالہ وہ رکھیں گے ، چند
کوئی خورشید کو پردے میں چھپا سکتے ہیں

(۱) در ایام تشریف داشتن به قلعهٔ مبارک [illegible] ظهور الدین المعروف به شاه حاتم می رسیدند (نغز ص ۳۰۱)

(۲) لبوں پہ آکر جو نالہ (نغز ص ۳۰۲)

Marfat.com

خوش نما جیسے ھیں کانوں میں مرے یار کے پھول
اس نمائش پہ نہیں صفحۂ گل زار کے پھول
(ورق ۱۳۱ الف)

بولے تو آئیو شب کو تجھے دیدوں کی قسم
ایک نرگس کا مری آنکھوں پہ وہ مار کے پھول
کس نے سنجاف میں یوں اس کے یہ کاٹا ھے کٹاؤ
قتل کرتے ھیں جو دامانِ ستم گار کے پھول
سیر گلشن کے عوض زخم ھمارے دیکھو
کھل رھے ھیں یہ میاں آپ کی تروار کے پھول
اک غزل اور سلیماں کہو جس کو سن کر
واہ واھی کے جھڑیں منہ سے ھر اک یار کے پھول
جب کہ دیکھے ھے ترے طرۂ دستار کے پھول
توڑ ڈالے ھے صبا سیکڑوں [1] گلزار کے پھول
نرگستاں میں تو کیا سیر کناں پھرتا ھے
ھو گئے آج ترے کشتۂ دیدار کے پھول
کون کہتا ھے [2] انہیں عقد ثریا، مہ نے
نقرئی پھینکے ھیں تجھ پر سے کئی وار کے پھول
گالیاں سیکڑوں ھر بات میں اب دینے لگا
دیکھو [3] جھڑتے ھیں کیا منہ سے مرے دلدار کے پھول
گر لگاوٹ نہیں منظور تو کیوں پھینکتے ھو
متصل بیٹھ کے تم رخنۂ دیوار کے پھول

---

(۱) باغ میں گلزار کو پھول (ھندی ص ۱۲۵) (۲) یہ ھو (نغز ص ۳۰۱)
(۳) دیکھو جھڑتے ھیں یہ کیا منہ سو مری یار کو پھول (نغز ص ۳۰۱)

Marfat.com

چشم بد دور ادھر دیکھا [1]۔ ان آنکھوں پر سے
صدقے کر ڈالیے [2]۔ سو نرگس بیمار کے پھول

کس طرح لوں میں بلائیں، کروں کیوں کر تعظیم
دست و پا اپنے گئے دیکھتے ہی یار کے پھول

نسخہ گل ریزی کا دنیا میں ہوا تب رائج
جب سے دیکھے مری اس آہِ شرر بار کے پھول

بس دلا مان کہا تجھ سے میں کہتا ہوں سنا
تو نہ دم دینے پہ اس کافر عیار کے پھول

مجھ پہ غصے ہو وہ شب موتیوں کے ہار کو توڑ
بولے لے اب تو کہیں آنسوؤں کے تار کو توڑ (ورق ۱۳۱ب)

آہ کا میری خدنگ اے دل سوزاں پہنچا
عرشِ اعظم تلک اس گنبد دوار کو توڑ

ہمیں جو اس نے سونپی رات کو زنجیر سونے کی
سو اس کے تھے یہ معنی یعنی کر تدبیر سونے کی

کہتے ہیں ترا عاشق عالم سے گیا گزرا
صد شکر کہ ہر دم کے وہ غم سے گیا گزرا

جان دی راہ محبت میں الٰہی صد شکر
بات جو ہم نے کہی تھی سو نباہی صد شکر

باقی ہے رات تھوڑی، ہے صحن باغ بھنڈا
آ گھات کی جگہ ہے، کر دے چراغ بھنڈا

آہ کے بھرنے سے ہر دم جوش خاکستر سے
اخگر داغ جگر [illegible]

(۱) ادھر دیکھ (نغز) (۲) کر ڈالو تھو (نغز)

Marfat.com

جنازہ تیرے دیوانے کا اس توقیر سے اٹھا
کہ شور نالہ ہر اک خانۂ زنجیر سے اٹھا

عشق ہر دم تو نہ میرے دلِ نالاں سے لپٹ
زور رکھتا ہے تو جا رستمِ دستاں سے لپٹ

یاد کر دشت میں کل آبلہ پائی اپنی
خوب رویا میں ہر اک خارِ بیاباں سے لپٹ

اپنا جو صبح دم ہو فشارِ سر شکِ چشم
نرگس کی ہو بہار نثارِ سر شکِ چشم

نہ فقط نالوں سے ہے اپنے زمیں کو جنبش
بلکہ اس ... سے ہے عرش بریں کو جنبش

دل کے لینے کی ہمارے اسے خوش حالی ہے
للـــہ الحمد کہ یہ جنس بھی ... ہے

یوں بھویں آپ ہم سے تان پھرے ✡ جیسے زہ سے کڑی کمان پھرے
ادا تیری تو ہر یک قہر ہے، فتنہ ہے، آفت ہے
ولے ٹھکرا کے چلنا دور داماں کا قیامت ہے

جائیں کعبے کو تو لینے کو ہمارے ... ✡ شیخ پہنے ہوے پھر سبحۂ و جبا آوے
(ورق ۱۳۲ الف)

اور اگر قصد کریں دیر کا احیاناً ہم ✡ تو قدم بوسی کو رہبان کلیسا آوے
ہے گل کو اڑاتی چٹکیوں میں ✡ کافر تری فندق حنائی
رقم گر ایک شمہ اس کو اپنا درد و غم کیجے
تو پھر یہ چاہیے سارے نیستاں کو قلم کیجے

یاد جب ہم کو تری زلفِ گرہ گیر آئی ✡ موج کی لے کے صبا سامنے زنجیر آئی
کاش وہ کھینچ کے تیغا دمِ رفتن مارے
نام جانے کا نہ لے اور مجھے گردن مارے

Marfat.com

جس کو مارسیـــہ زلف چلیپا مارے
اس کو پھر کیوں نہ بھلا جوشش سودا مارے

تیری ھی دست درازی ھے و گرنہ اے عشق
ھاتھ پیراھنِ یوسف [1] پہ زلیخا مارے

گئے جو روتے ھی ھم اس نمط زمیں کے تلے
تو چاھیے ھے کہ جاری ھوں شط زمیں کے تلے

یـــہ روئے آہ نکیرین قبر عاشق میں
کہ پیری گاو زمیں مثل بط زمیں کے تلے

سلطان

سلطان بخش ، مرشد زادۂ نام دار کام گار ۔ نوہادۂ بوستان سلطنت و اقبال ، نو نہال حدیقۂ عظمت و اجلال ، قوت الخلافت العظمی ، واسطۂ عقد سلطنت الکبری ، عالی نژاد والا گوہر چراغ دود مان شوکت ، در درج حشمت رفیع القدر منیع المکان ، مورد مراحم حضرت منان ، میرزا ایزد بخش [2] ۔ بہادر مدظلہ ، کہ صفات حمیدہ اش مشہور آفاق ست ۔ گاہ گاھے سمند طبع بلندش بہ راہ موزون کردن اشعار بہ میدان فصاحت جولانی می کند ۔ ازاں جملہ یک (ورق ۱۳۲ ب) مطلع بہ سمع عاصی رسیدہ ۔ می نگارد ۔ منہ ۔

دور رکھہ دوراں سر سے گردش دوراں مجھے
مت رکھہ اے دیر خراب آباد سرگرداں مجھے

سودا

سودا تخلص ، [3] میرزا محمد رفیع ، اصلش از کابل و خود تولد در شاہ جہاں آباد شدہ ۔ برگزیدۂ شعرائے ریختہ گویان ۔ رونق افزائے بازار بلند کلاماں . . . . . .

(۱) میں (نغز ص ۳۰٤)
(۲) عرف مرزا نیلی (نغز ص ۳۰۳)
(۳) اشپرنگر نے "مرزا رفیع الدین" لکھا ہے ۔ نغز میں لکھا ہے کہ سودا نے خان آرزو سے بھی اصلاح لی ہے ۔ "بالفعل بہ خطاب ملک الشعرائی کہ مہتر پایۂ سخن وران ست افتخار و امتیاز دارد (محزن ص ۳٦) "

Marfat.com

شاعری به حسن نظمش قابل شاعران ..... کلام رنگینش رامستند و معتبر می شمارند و استاد مسلم الثبوت می دانند ـ به زمان خویش در هنر ریخته گوئی یکه تاز معرکۂ شاعری بود و خوش محاورگی در اشعارش مندرج ـ دیوان ریخته مشتمل بر قصائد و مدایح و هجویات و مثنوی و غزلیات وغیره به فصاحت تمام ترتیب داده ـ مدعا که عجب نکته پرداز معنی بند سحر نگار عهد خویش بود ـ از مدتے به لکھنؤ طرح اقامت انداخته ـ همان جا در [1] ـ گزشت ـ خدایش بیا مرزاد ـ از کلام سحر پرداز اوست ـ

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا ۞ جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہ کن
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

تصور میں ترے کہیو صبا اس لا ابالی سے
گلے میں لگ کے رویا رات تصویر نہالی سے

لکھا تعریف میں جو بیت اس ابرو کی سودا نے
خراج وباج وہ لیتا ہے دیوان ہلالی سے (ورق ۱۳۳ الف)

تبسم دیکھ تیرا دل نہ کیوں بے تاب ہو جاوے
اگر بجلی اسے دیکھے تو زہرہ آب ہو جاوے

سن کے یہ کہتا ہے میرے نالۂ جاں کاہ کو
کیوں مجھے ایسا بنایا کیا کہوں اللہ کو

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا
کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا

میں دشمنِ جاں ڈھونڈھ کے اپنا جو نکالا ۞ سو حضرتِ دل سلمہ اللہ تعالی

(۱) اشپرنگر نو سال وفات ۱۱۹۵ ھ لکھا ہو ـ

Marfat.com

قد کو تیرے جس جگہ مشقِ خرامِ ناز ہے
اس جگہ شور قیامت فرشِ پا انداز ہے

خط کے آتے ہی چلے اکثر غلامی سے نکل
بندہ پرور دیکھیے آگے ہنوز آغاز ہے

اس دل کی تفِ آہ سے کب شعلہ بر آوے
بجلی کو دمِ سرد سے جس کے حذر آوے

افعی کو یہ طاقت ہے کہ اس سے بسر آوے
وہ زلفِ سیہ لہر پر اپنی اگر آوے

سب سے کہے سوتا ہوں یہ کہہ دیں کہ پھر آنا
بالیں پہ مری شور قیامت اگر آوے

جس روز کسی اور پہ بے داد کرو گے ٭ یہ یاد رہے ہم کو بہت یاد کرو گے

نہ بھول اے آرسی گر یار سے تجھ کو محبت ہے
بھروسا کچھ نہیں اس کا یہ منہ دیکھے کی الفت ہے

مرے گر عاشق صادق تو ماتم دار دشمن ہے
سدا زنجیر کے گھر واسطے مجنوں کے شیون ہے

دل ہو تو نالہ کر سکے تاثیر، سنگ ہے
اس سینے میں معاف ہو تقصیر، سنگ ہے

چہرہ مریض لب کا ترے زرد ہے سو ہے
عیسی کنے دوا نہ رہی درد ہے سو ہے

جو گذری مجھ پہ اسے مت کہو ہوا سو ہوا
بلا کشانِ محبت پہ جو ہوا سو ہوا (دیوان ۱۳۳ ب)

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہووے نہ ملک عشق سے کم رسم داغ دل ٭ روشن رہے الہی ہمیشہ چراغ دل

Marfat.com

دل کو سودا تو سوئے زلف سیہ فام نہ بھیج
رہ زنوں میں تو مسافر کو سر شام نہ بھیج
نہ پوج سنگ و گل اے شیخ اس صدا کو مان
مرے صنم کی پرستش کر آ خدا کو مان
نوید مغ بچـــہ گاں موسم بہار آیا
ہر ایک تاک کا گلشن میں برگ و بار آیا
سحر جو باغ میں دل دار ایک بار آیا
نثار میوہ سے ہر نخل زیر بار آیا
مے کشاں روح ہماری بھی کبھو شاد کرو
ٹوٹے گر بزم میں شیشہ تو ہمیں یاد کرو
کھینچ کر پوست کرے گردش ایام سفید
آگے اس چشم کے چاہے جو ہو بادام سفید
چوٹ ہو دل میں تو وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے
موے چینی نہ کرے گردش ایام سفیـــد
رفقا کی ہے سدا حق میں ہمارے یہ دعا
کیجو یارب تو اس آغاز کا انجام سفید
لعل حل کردہ ہے جوں ظرف بلوریں کے بیچ
پیرہن پہنے ہے جس دم وہ گل اندام سفید
کب دل شکستگاں سے کر عرض حال آیا
ہے بے صدا وہ چینی جس میں کہ بال آیا
خشک رہنے سے ہمارا دیدۂ تر پاک ہے
جوں حباب اس گھر میں جب دیکھو ہوا نم ناک ہے
مت سمجھ بے قدر پامالوں کو گر رکھتا ہے چشم
توتیائے چشم نقش پا ہماری خاک ہے

Marfat.com

تجھ بن عجب معاش ہے سودا کی ان دنوں
تو بھی [1] تو اس کو جا کے ستم گار دیکھنا (ورق ۱۳٤ الف)

[2] نہ حرف نہ حکایت و نہ شعر نہ سخن
نہ سیر باغ نہ گل و گل زار دیکھنا

خاموش اپنے کلبۂ احزاں میں روز و شب
تنہا پڑے ہوے در و دیوار دیکھنا

یا جا کے اس گلی میں جہاں تھا ترا گزر
اے صبح تا بہ شام کئی بار دیکھنا

[3] تسکین دل نے اس میں نہ پائی تو بہر شغل
پڑھنا یہ شعر گر کبھو اشعار دیکھنا

[4] کہتے تھے ہم نہ دیکھ سکیں روز ہجر کو
پر جو خدا دکھاے سو لاچار دیکھنا

قطعہ

شیخ کو لائے تھے سودا اس لیے ہم یار پاس
طبع کو اس کی تفنن اس سے حاصل ہوئے گا

سو وہ اب ہم چشم ٹھہرا ہے ہمارا یا نصیب
تھا لکھا قسمت کا یہ بھی ہم میں شامل ہوئے گا

ہم تو وہ سمجھے تھے دل میں پر خبر اس کی نہ تھی
یہ لگا کر خوں شہیدوں میں بھی شامل ہوئے گا

بہنا کچھ اپنی آنکھ کا دستور ہوگیا [illegible] دی تھی خدا نے [illegible]

(۱) ٹک اس کو (مخزن ۳۷) (۲) ہر جگہ [illegible] (مخزن)
(۳) تسکین دل نہ اس میں بھی پائی الخ (مخزن)
(٤) کہتے تھے ہم نہ دیکھ سکیں تجھ کو [illegible] پاس [illegible] پر جو خدا دکھاوے [illegible] دیکھنا
(مخزن — شیفتہ)

Marfat.com

لہرائی ہے وہ زلفِ سیہ فام جہاں پر
کیا گزرے ہے اب دیکھیے تا شام جہاں پر
سودا جو سنا ہے کسو کا نام یہی ہے
آوارۂ صد زلفِ سیہ فام یہی ہے
کہتا ہے بنا گوش ترا زلف کے آگے
میں صبحِ قیامت ہوں، مری شام یہی ہے

یہ کون دیکھنے اب باغ میں بہار آیا ✡ کہ لٹ گیا زر گل، نخل زیر بار آیا
تجھ بن بہت ہی کٹتی ہے اوقات بے طرح ✡ ۰۰۰۰ گزرے ہے پر رات بے طرح
نسبتِ معنوی لازم ہے دو مصرع میں بہم ✡ شاخ آہو کی نہ ہو شاخ شجر سے پیوند
(ورق ۱۳٤ ب)

اشک آتش و خوں آتش و ہر لخت دل آتش
آتش پہ برستی ہے پڑی متصل آتش
ساقی گئی بہار، رہی دل میں یہ ہوس
تو منتوں سے جام دے اور میں کہوں کہ بس
پونچھ کر چشم کریں ہم جو فشار دامن
باج خواہاں ہو رگ ابر سے تار دامن
ازل حبیب نہ تھی کچھ پدر و مادر کے[1]
ہم تو ہیں روز تولد سے غبار دامن
عاشق کی بھی کٹتی ہیں کیا خوب طرح راتیں
دو چار گھڑی رونا، دو چار گھڑی باتیں

ناوک ترے نے صید نہ چھوڑا زمانے میں ✡ تڑپھے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں
سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر ✡ اپنی تو نیند اڑگئی تیرے فسانے میں

---

(۱) کذا

Marfat.com

نے بلبلِ چمن نہ گل نو دمیدہ ہوں
میں موسمِ بہار میں شاخ بریدہ ہوں
گریاں نہ شکل شیشۂ و خنداں نہ طرز جام
اس مے کدے کے بیچ عبث آفریدہ ہوں

قطعہ

جو بچے سو ہے غنیمت سمجھ اے خانہ خراب
ورنہ سب اہل گلستاں کا چمن میں خوں ہے
گل نے الماس نے شبنم سے تو کھایا لیکن [؟]
گانٹھ میں غنچۂ لالہ کی ابھی افیوں ہے

نہ آتشی ہوں نہ بادی نہ نقش آبی ہوں ۔ ازل سے مٹی کا پتلا ہوں پوتری ہوں

تو نے سودا کے تئیں قتل کیا کہتے ہیں
یہ اگر سچ ہے تو ظالم اسے کیا کہتے ہیں
مے کدے ہی میں نہ اے بادہ کشاں ہے شیشہ
ہم نے جس سنگ میں دیکھا تو یہاں ہے شیشہ
غنچے سے مسکرا کے اسے زار کر چلے
نرگس کو آنکھ مار کے بیمار کر چلے (ورق ۱۳۵ ب)
ماریں گے ایک دو کو یا آپہی مر رہیں گے
پیارے تری گلی میں کچھ ہم بھی کر رہیں گے

پیش از ظہور مرغ چمن خادمان عشق ۔ بنتی تھے رشتۂ [illegible]

ساون کے بادلوں کی طرح سے بھرے ہو
یہ چشم وہ ہیں جن سے کہ جنگل ہرے ہوئے
اے دل یہ کس سے بگڑی ہے آتی ہے فوج اشک
لخت جگر کی لاش کو آگے دھرے ہوئے

Marfat.com

صورت میں تو کہتا نہیں ایسا کوئی کب ہے
اک دھج ہے کہ آفت ہے، قیامت ہے، غضب ہے

دل لے کے ہمارا جو کوئی طالب جاں ہے
ہم بھی تو سمجھتے ہیں کہ جی ہے تو جہاں ہے

سودا یہی ہے سوچ کہ آ اس جہان میں
کیا کر چلے اور آئے تھے کس کام کے لئے

مری آنکھوں میں تو بستا ہے مجھ کو کیوں رلاتا ہے
سمجھ کر دیکھ تو اپنا کوئی بھی گھر ڈباتا ہے

عیاں ہے شوق ملنے کا مرے نامے کے کاغذ سے
کہ جب کھولے ہے تو اس کو تو وہ لپٹا ہی جاتا ہے

کیا جانیے کہ کس کے دل کا لہو پیا ہے
شانے نے آڑے ہاتھوں جو زلف کو لیا ہے

یاں چشم سرمہ سا کا مارا کوئی گڑا ہے
ہر سرو اس چمن کا اک آہ بے صدا ہے

مجلس میں یہ ابھرنا پیارے حباب مے کا
بے خیر تو نہیں ہے کچھ تم نے دم دیا ہے

لب تشنگان جام تسلیم ہم ہیں ساقی
یا بادہ یا ہلاہل جو ہو سو واہ وا ہے

شملہ پڑا ہے اتنا کیوں پیچھے تیرے زاہد
پگڑی کو تیری آگے کیا اس نے دھرلیا ہے

کنگھی میں شیخ جیو کی داڑھی پھنسی نہ سمجھو
اک چور بال ہے یاں سو کاٹھ میں دبا ہے (ورق ۱۳۵ ب)

سودا کی جو بالیں پہ گیا شور قیامت ٭ خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

Marfat.com

قطعـــہ

سودا سے کہا میں نے کل سیر گلستاں میں
یہ وقت خموشی ہے ظـــالم غزلے فردے
سنتے ہی غرض اس کے یہ شعر پڑھا اس نے
جس کا [ہے؟] ہر مصرع آہ دل پر درد ہے [؟]
کھلنے تو لگا ہے دل جوں غنچہ ہمارا بھی
لیکن نہ صبا تجھ سے گاہے بہ دم سردے

ساق سیمیں کو تری دیکھ کے گوری گوری
شمع خجلت سے ہوئی جاتی ہے تھوری تھوری
آگیا رات میں جو دزد حنا تیرے ہاتھ
ورنہ جا پاؤں کو لاگا ہی تھا چوری چوری

خط نقص صفائے رخ دل دار نہ ہوئے ٭ گرد آئنہ کو باعث زنگار نہ ہوئے
. . . . . ٭ . . . . . .
چاہنا بزم تعیش کا ہوس ناکی ہے ٭ دشمن دور قدح گردش افلاکی ہے
زخم شمشیر سے جو دوست کے ہیں لذت یاب
در گزر کرنی ان اشخاص سے سفاکی ہے
زاهـــدا حور بہشتی ہے تجھے مد نظر
ہم نے بھی مے کدے میں دختر رز تاکی ہے
اثر سے دیں تہی نالے ، تصرف سے ہے دم خالی
نیستاں ہوگئے شیروں سے یارب یک قلم خالی
نے ضرر کفر (کا) نے دین کا نقصاں مجھ سے
باعث دشمنی اے گبر و مسلماں مجھ سے
خار ہوں خشک ولے آتش سوزاں اے بخت
جان کر سبز قدم کھینچے ہے داماں مجھ سے

Marfat.com

جس کے دل کی تری زلفوں سے صنم لاگ لگے
اس کی نظروں میں جو رسی بھی ہو تو ناگ لگے (ورق۱۳۶ الف)

بھر نظر تجھ کو نہ دیکھا کبھو ڈرتے ڈرتے
حسرتیں جی کی رہیں (جی) ہی میں مرتے مرتے

ہمارے کفر کے پہلو سے دیں کی راہ یاد آوے
صنم رکھتے ہیں جس کو دیکھ کر اللہ یاد آوے

تری آنکھوں نے نرگس سے چمن میں یار ایسی کی
کہ اب بچتی نظر آتی نہیں بیمـــار ایسی کی

عشق دولھا کے ہے سر سہرا کہ تار اشک سے
موتیوں کی عاشقوں کے منہ پہ لڑیاں دیکھیاں

جہاں پوچھو مجھے جرم وفا پر اپنے قائل ہوں
میں از سر تا قدم یارو نثار تیغ قـــاتل ہوں

موسم گل ہے ولے کچھ بھی یہ دل شاد نہیں
تاب پرواز نہیں، طـــاقت فریاد نہیں

شیخ نے اس بت کو جس کوچے میں دیکھا شام کو
لے چراغ اب تا سحر واں ڈھونڈھیے اسلام کو

یہ شفق مت جانیو یارو خدا جانے فلک
پونچھے ہے دامن سے کس کی تیغ خون آشام کو

کرکے توبہ ناصحـــا سودا مصلی کل ہوا
آج پھر پی ہے مصلا رکھ گرو دو جام کو

خواہی رہ صد سالہ ہو اور خواہ یہیں ہو
نزدیک یہ دل ہے تو مری جان کہیں ہو

شیخی تھی جام کی سو گئی وہ تو جم کے ساتھ
وابستہ ہے طلسم جہاں اپنے دم کے ساتھ

Marfat.com

قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا
خنجر تلے کسو نے ٹک دم لیا تو پھر کیا
کر قطع ہاتھ پہلے ، پھر فکر کر رفو کا
ناصح جو یہ گریباں تو نے سیا تو پھر کیا
کیوں کر ہو باغ جانا اس میرزا منش کا
واں سرو میں نہیں ہے آداب کورنش کا
نہ جانے حال کس ساقی کو یاد آتا ہے شیشے کا
کہ لے لے ہچکیاں جیوڑا نکل جاتا ہے شیشے کا (ورق ۱۳۶ ب)
والہ کو تیری چشم کے آزار ہی رہا ۔ عیسی وقت تھا تو بیمار ہی رہا [؟]
عشق کی خلقت سے آگے میں ترا دیوانہ تھا
سنگ میں آتش تھی جب تو شمع میں پروانہ تھا
شب کو مجلس میں جو وہ غارت گر ہر خانہ تھا
تھے جو باہم آشنا ایک ایک سے بے گانہ تھا
اختلاطِ اہلِ آبادی سے آیا ہوں بہ تنگ
اے خوشا وقتے کہ تنہا ہم تھے اور ویرانہ تھا

قطعہ

یک برہمن زادہ کل کہتا تھا یوں مل مل کے ہاتھ
ہم میں اور سودا میں یارہ کس قدر یارانہ تھا
چشم اہل قبلہ میں آج اس نے کی جوں سرمہ خا
حیف ایسا شخص جو خاک در بت خانہ تھا
بلبل نے جس جا کے گلستان میں دیکھا ۔ ہم نے اسی دم خار بیاباں میں دیکھا
جمعیت کونین کرے پل میں جو برہم ۔ ٹکا وہ تری زلف پریشاں میں دیکھا
اے زخم جگر سودۂ الماس سے خوکر ۔ کتنا وہ مزا تھا جو نمک داں میں دیکھا

Marfat.com

سودا جو ترا حال ہے اتنا تو نہیں وہ ✡ کیا جانیے تونے اسے کس آن میں دیکھا

یاں پھر اس شرم سے عیسی نے گزارا نہ کیا
چشم خوباں کے جو بیمار کا چارا نہ کیا

ہمیشہ ہے مری چشم پر آب در تہ آب
سوائے اس کے نہ دیکھا حباب در تہ آب

[1]۔ مانی ہے کسی واقف اسرار محبت
پوجیں نہ خدائی کو گنہ گار محبت

ہر خار سے الجھا ہے مرا دامن پرواز
ہوں رشتہ بہ پا بلبل گل زار محبت (ورق۱۳۷الف)

کیوں مجھ کو نہ مارا غم دوری نے ترے ہائے
کس منہ سے کروں گا میں پھر اظہار محبت

پھینکے جو کماں دار مرا تیر ہوا پر ✡ سیمرغ بچے پھر نہ عصافیر ہوا پر
تو سن پہ تجھے دیکھ کہیں مانی و بہرام ✡ اللہ نے کھینچی ہے یہ تصویر ہوا پر

ڈرتے ڈرتے ترے کوچے میں جو آجاتا ہوں
صید خائف کی طرح رو بہ قفا جاتا ہوں

نہ تلطف ، نہ محبت ، نہ مروت ، نہ وفا
سادگی دیکھ کہ اس پر بھی ملا جاتا ہوں

کوئی تعمیر کے در پے نہیں میری ہیہات
شکل دیوار خرابے کی گرا جاتا ہوں

صفحۂ ہستی پہ جوں حرف غلط ہوں سودا
جب مجھے دیکھنے بیٹھو تو اٹھا جاتا ہوں

..... شام کا ہوں میں
..... اعلام کا ہوں میں

---

(۱) ک:۱

Marfat.com

بندہ کہو، خادم کہو، چاکر کہو مجھ کو
جو کچھ کہ کہو ساقی گل فام کا ہوں میں
خدمت میں مجھے عشق کی ہے دل سے ارادت
نہ معتقـــد کفر نہ اسلام کا ہوں میں
اک روز حلال اس کو کبھو کر کے نہ کھایا
نوکر جو خرابات میں دو جام کا ہوں میں
نے فکر ہے دنیا کی نہ دیں کا متلاشی
اس ہستی موہوم میں کس کام کا ہوں میں
یک رنگ ہوں آتی نہیں خوش مجھ کو دورنگی
منکر سخن و شعر میں ایہام کا ہوں میں
مطلوب دعا حق میں نہیں آئی کسو کے
طالب لب محبوب سے دشنام کا ہوں میں

لخت جگر آنکھوں سے ہر آن نکلتے ہیں ٭ یہ دل سے محبت کے ارمان نکلتے ہیں

(ورق ۱۳۷ ب)

دل نا آشنائے نالہ سے صدرہ جرس بہتر
نہ ہوں مژگاں جو خون آلودہ ان سے خار و خس بہتر

گل سر پہ نہیں دوڑو بجھانے کو مریدو ٭ زاہد کے لگی گوشۂ دستار کو آتش

ہو یہ دیوانہ مرید اس زلف چھٹ کس پیر کا
سلسلہ بہتر ہے مجنوں کے لیے زنجیر کا
ساقی چمن میں چھوڑ کے مجھ کو کدھر چلا
پیمانـــہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا

ٹوٹے اگر نگہ سے تری دل حباب کا ٭ پانی بھی پھر پئیں تو مزا دے شراب کا
دوزخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر ٭ لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا

Marfat.com

خاک پر بھی تیرے دیوانے کی یہ تدبیر ہے
ہر بگولہ طوق ، ہر موج ہوا زنجیر ہے

سخنِ عشق نہ گوش دل بے تاب میں ڈال
مت یہ آتش کدہ اس قطرۂ سیماب میں ڈال

رہے اس فصل میں ہم بلبل و گل نا تواں یاں تک
نہ نالہ لب تلک پہنچا نہ چاک جیب داماں تک

قطعـــہ

عقل نے ایک دن آکر یہ کہا سودا سے
خواہ نزدیک ہمارے رہو ، خواہ ہم سے دور
لیکن اتنا ہے کہ وہ کام نہ کیجو پیارے
جس کا ثمرہ رکھے تم کو دلِ عالم سے دور

جو طبیب اپنا (تھا) دل اس کا کسی پرزار ہے
مژدہ باد اے مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے

نہ اپنا سوز دل تجھ سے بیاں جوں شمع کرتے ہیں
جو دل خالی کیا چاہیں تو آہ سرد بھرتے ہیں
نہ غنچے گل کے کھلتے ہیں نہ نرگس کی کھلیں کلیاں
چمن میں لے کے خمیازہ کسی نے انکھڑیاں ملیاں

((ورق ۱۳۸ الف)

[1]- سینے کو رستموں کے نگہ تیری توڑ دے
آنکھوں کی ہر پلک صف محشر کو موڑ دے

(۱) مخ میں یہ دو شعر مع نمبروں کی اس طرح درج ہیں ۔

سینی کو رستموں کی نگہ تیری توڑ دی ۱	٤ نیرنگی کا تری ہی جو نیرنگ اور نمک
کب اگ سکی ہو اور کوئی رنگ اور نمک ۳	۲ آنکھوں کی ہر پلک صف محشر کو موڑ دی

Marfat.com

کب لگ سکے ہے اور کوئی رنگ اور نمک
نیرنگی کا تری ہے جو نیرنگ اور نمک

لذت ہے تیغ عشق میں کیا جب تلک نہ ہو
دامن فراخ زخم دل تنگ اور نمک

ساقی جو تو نہ ہوے [تو ؟] ساغر بلور کا
مینائے مے کے واسطے ہے سنگ اور نمک

کرتی ہے مرے ——— تری جلوہ گری رنگ
اس شیشے میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ

ہے خاک بہ سر آج، خدا جانے چمن کا
دیکھ آئی ہے کیا جا کے نسیم سحری رنگ

غزل در ہجو ملیح شاعرے گفتہ

شاعروں میں کب رکھے ہے شعر کی تقریر جنگ
نہ جدل تقریر میں ان کی نہ در تحریر جنگ

میں تو حیراں ہوں اب ان نا شاعروں کی وضع پر
کرتے پھرتے ہیں جو پڑھ پڑھ شعر بے تاثیر جنگ

ایک ان میں سے لگا سودا کے آگے پڑھنے شعر
واسطے اتنے کہ تا کیجے بہ ایں تزویر جنگ

سن کے یہ بولا خدا کے واسطے کیجیں معاف
میں تو ہوں شاعر غریب اور آپ ہیں شمشیر جنگ

ایسا بھی مجھ کو تو زاہد نہ سمجھ کور سواد
خط خوباں سے پڑھا ہوں میں خط جام تلک

Marfat.com

دھن کے سر بولے گئے جب یار کے کاشانہ ہم
جی میں آتا ھے کریں اس گھر کو خلوت خانہ ہم

دیں وھی گردن عشاق کہ جوں تیغ جفا
ھو حمائل نہ کبھی دست نگاریں جس میں
خانۂ دل کہ ھو خوں ھونے کا آئیں جس میں
ھے وہ اک بیت کہ سو معنی رنگیں جس میں (ورق ۱۳۸ ب)

وہ خط اس روے کتابی پہ بہم پہنچا ھے
سیکڑوں مشق ستم کے ھیں مضا میں جس میں

یار آزردہ ھوا رات جو مے نوشی میں
کیا ھوا ھم سے خدا جانیے بے ھوشی میں
رہ گیا ھے مہِ نو عید کا کس کی پیارے
کھول کر ھاتھ تمنائے ھم آغوشی میں

گدا دست اھل کرم دیکھتے ھیں
ھم اپنا ھی دم اور قدیم دیکھتے ھیں
خدا دشمنوں کو نہ کچھ وہ دکھاے
جو کچھ دوست اپنے سے ھم دیکھتے ھیں

باتیں کتنی ھی تھیں .... منظور ھمیں
سو میسر نہ ھوا تا بہ لب گور ھمیں
ساقیا بزم نہیں آج خلل سے خالی
جام کچھ اورں سے دیتا ھے تو معمور ھمیں

بوسہ ھنس کر نہ دیا تم نے سوائے دشنام
سو بھی یہ جب نہ ملا کوئی تو مجبور ھمیں

رات حاضر ھوے سودا کی جو ھم بالیں پر
شعر پڑھتا نظر آیا وہ یہ رنجور ھمیں

Marfat.com

پہنچے ہم آرزوے وصل میں نزدیک بہ مرگ
سوجھے ہے شکل ملاقات بہت دور ہمیں

اس قدر اب کے ہوا مست ہے ویرانے کی
کسی ۔۔۔۔ کو نہیں سدھ کسی دیوانے کی

تیرے ہی دیکھنے کے نہ آوے جو کام چشم
تو زخم ہے وہ چہرے پہ جس کا ہے نام چشم

مجھ سے بیاں نہ کر تپشِ برق کا کہ وہ ۔۔۔۔۔ کسی کے دل بے قرار سے

صبح دم آج چمن میں بہ لب جو سودا
بیٹھا اک شعر یہ پڑھتا تھا بہت درد کے ساتھ.

دل کو چاہا تھا کہ خالی کریں مانندِ حباب
ہو گئی جان ہوا یک نفسِ سرد کے ساتھ (ورق ۱۳۹ الف)

رباعی

افسوس کریموں میں نہیں یہ دستور
مفلس پہ کرم کے نہ ہوویں مغرور

جھکتا ہے اگر شاخِ ثمر دار کا ہاتھ
پھل دے کے وہیں آپ کو کھینچے ہے دور

ایوانِ عدالت میں تمہارے یا شاہ ۔ ہے ظلم کو کیا دخل خیاذاً باللہ
شیشے کا اگر طاق سے رپٹے ہے پاؤں ۔ پتھر سے نکلتی ہے صدا سم اللہ
کوتاہ نہ عمر مے پرستی کیجے ۔ زلفوں سے تری دراز دستی کیجے
ساقی جو نہ ہووے مے تو ہے۔۔۔۔ ۔ پانی پی پی کے فاقہ مستی کیجے

مومن نہیں زنار سے میرے آگاہ ۔ اس رشتے کو ہے سبحۂ اسلام میں راہ
اس بت کا برہمن ہوں کہ ہم صوفی و شیخ ۔ کہتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ اللہ

Marfat.com

قطعه در هجو اسپ

کم زور اس قدر ہے اگر اس کی نعل کا
لوہا منگا کے تیغ بنا دے کوئی لہار
ہے مجھ کو یہ یقین کہ وہ تیغ روز جنگ
رستم کے ہاتھ سے نہ چلے وقت کار زار

سوز | سوز تخلص ، [1] محمد میر ، سید بزگ منش ، به صفت درویشی ممتاز و در علم تیر اندازی و سواری اسپ نیز مہارتے تمام داشت و سوائے کمال شاعری خط نستعلیق و شفیعا خوب می نوشت و به وضعے شعر را به نزاکت و فصاحت می خواند که دیگرے به این رویه نه می توانست . . . برآورد . . . . اشعارش ظرافت طبع معلوم می شود (ورق ۱۳۹ ب) به لکھنؤ مدتے مانده ـ همان جا رحلت گزید ـ استاد عهد خود بود ـ خدایش بیامرزاد ـ منه کلام ـ

تو ہم سے جو ہم شراب ہوگا ✡ عالم کا جگر کباب ہوگا
اشک خوں آنکھوں میں آکر جم گئے ✡ دور کے بھی دیکھنے سے ہم گئے

اہل ایماں سوز کو کہتے ہیں کافر ہوگیا
آہ یا رب راز دل ان پر بھی ظاہر ہوگیا

مکرنے کا مرے قاتل کو کیا ڈھب خوب آتا ہے
ہر اک سے پوچھتا ہے اس کو کس نے مار ڈالا ہے

مقبروں میں دیکھتے ہیں اپنی ہم آنکھوں سے روز
یہ برادر یہ پدر یہ خویش یہ فرزند ہیں

تو بھی رعنائی سے ٹھوکر مار کر چلتے ہیں یار
سوجھتا ان کو نہیں ہم خاک کے پیوند ہیں

سنے ہے سوز سے ملنے کا قصد مت کر یار
اٹھا سکے گا تو کب ناز بے دماغوں کے

(۱) سید میر نام ، ساکن قراول پورہ شاہ جہاں آباد (گلزار ص ۱۵۱)

Marfat.com

موا میں تو بھی تری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہ گئی ٭ یہ فکر ھے کہ گیا جی پہ آبرو نہ گئی

زانو پہ اس کے سر ھو اور جان نکل جاوے (کذا)

مرنا تو مسلم ھے ، ارمان نکل جاوے

سوز سے ایک نے پوچھا کہ صنم سے اپنے

اب بھی ملتے ھو بہ دستور کہ گاھے گاھے

دیکھ کر منہ کو ، گھڑی ایک میں بھر کر دم سرد

یوں اشارے سے بتایا سر راھے گاھے

آتا ھے وہ جفا جو تیغ ستم کشیدہ ٭ دامن بہ دست چیدہ ابرو بہم کشیدہ

غرور حسن ھے تجھ کو ، تو مجھ کو تمکیں ھے

تو سنگ دل ھے ، تو میری بھی آہ سنگیں ھے

ادھر دیکھو تو کس ناز و ادا سے یار آتا ھے

مسیحا کی موئی امت کو ٹھوکر سے جلاتا ھے (ورق ۱۴۰ الف)

سر دیوان پر اپنے جو بسم اللہ میں لکھتا ٭ بجائے مد بسم اللہ مد آہ میں لکھتا

مجھے قتل کر کر وہ بھولے سے قاتل ٭ قضا را جو پھر نعش پر آن نکلا

سرھانے کھڑا ھو کے بولا کہ ھے ھے ٭ یہ کشتہ تو کچھ جان پہچان نکلا

میں اگر قید وفا سے چھوٹوں ٭ ناصحا تیری بلا سے چھوٹوں

آنکھیں جو نہ لگ جاتیں توزار نہ ھوتا میں ٭ پرھیز اگر کرتا بیمار نہ ھوتا میں

الٰہی دل میں کسی دوست کے صفا نہ رھی

ھمارے عکس کی آئینے میں بھی جا نہ رھی

پھر موسم بہار نے نشو و نما کیا ٭ پر تو نے اے صبا نہ دل غنچہ وا کیا

عرق نہیں ھے سموم ھوا سے چہرے پر ٭ نگاہ آب ھوئی ھے حیا سے چہرے پر

ھے دھوپ کہاں کدھر گیا دن ٭ کیا شام فراق مر گیا دن

مت ھاتھ لگا سینے کو یوں ، اس میں بھی کچھ ھے

پھر کا ھے کو کس واسطے کیوں اس میں بھی کچھ ھے

Marfat.com

کیا خفا کردیا جوانی کو ✡ کوسوں کس منہ سے ناتوانی کو
اک روز کہا یہ اس سے میں نے ✡ اے مایـــۂ عیش و کامرانی
گاھے تو نگاہ اس طرف بھی ✡ نا کیجیے پرسش زبانی
سن سن کے بہ صد ھزار نخوت ✡ بولا سن لے یہ اے فلانی
تو دیکھ سکے گا میری صورت ✡ اللہ رے تیری لن ترانی

(ورق ١٤٠ ب)

کعبے ھی کا اب قصد یـہ گم راہ کرے گا
جو تم سے بتاں ھوگا سو اللہ کرے گا

گل ھی نہیں غلام تبسم کی آن کا ✡ غنچہ بھی زر خرید ھے تیرے دھان کا
جگر سے آہ، دل سے نالہ، سینے سے فغاں نکلا
سرائے تن سے کیا ھی جمع ھوکر کارواں نکلا
جب کہا ایک بوسہ دو صاحب ✡ منہ پھرا کر کہا کہ لو صاحب
بتاں گر تم بہار چشم گوھر بار دیکھوگے
تو ھر قطرے میں اپنا جلوۂ دیدار دیکھوگے
میں تو غبار دل کا یک بار دھوکے آیا
کوچے میں خوب روکے کل خوب روکے آیا

منہ دیکھو آینے کا تری تاب لاسکے ✡ خورشید پہلے آنکھ تو تجھ سے ملاسکے
سچ ھے کافر کو خـدا عاشق خوباں نہ کرے
جب تلک ان کو جفاؤں سے پشیماں نہ کرے
شہرۂ حسن سے از بس کہ وہ محجوب ھوا
اپنے مکھڑے سے جھگڑتا ھے کہ کیوں خوب ھوا
بیمار کی آ اپنے سر شام خبر لے ✡ اس رات خدائی ھو جو ظالم وہ سحر لے
واشد ھے جیسے غنچۂ دل گیر میں چھپی ✡ ھے مغفرت ھماری بھی تقصیر میں چھپی
میں مرگیا ھوں دیکھ کے اک سبزہ رنگ کو
کیجو زمردی مرے مرقد کے سنگ کو

Marfat.com

میں مر گیا ہوں دیکھ کے اب لعل یار کو
یاقوت چاہیے مری لوح مزار کو

بھلی یک بار ساقی نے مئے وحدت پلائی ہے
ہر اک بندے کو اپنے جی میں دعوائے خدائی ہے

پیری میں غیر گریہ بھلا اور کیا ہے سوز
دریا کی سیر ہے تو شب ماہ تاب میں (ورق ۱۴۱ الف)

رباعی

جب [1] ۔ میں نے کہا میری طرف تو دیکھو ◦ دیتا ہوں وگرنہ جی ہی دیکھو دیکھو
جھنجھلا کے لگے کہنے کہ لو کیا معقول ◦ خوبی خاطی کی واہ منہ تو دیکھو

رباعی

جو میرے عدو تھے ان کا تو یار ہوا ◦ ہم سے لڑنے کو یوں تو تیار ہوا
رہ رہ کے مرے جی میں یہی آتا ہے ◦ اللہ تو ہم سے ایسا بیزار ہو

مستزاد

سن سوز عبث دیکھ کے حیراں ہوگا — خوباں کا جمال
دل زلف میں الجھے گا، پریشاں ہوگا — مت لے یہ وبال
یہ حال [2] ۔ بڑی ہے جان نبھنے کی نہیں — آمان کہا
کیا ہنستا ہے بہت پشیماں ہوگا — مت دانت نکال

اے درد بہت تونے ستایا مجھ کو ◦ بے درد بہت تونے ستایا مجھ کو
اک دل تھا سو کر چکا میں تیری نذر [؟] ◦ اے درد بہت تونے ستایا مجھ کو

اے دوست یہ کیا تہمت بے جا ہے واہ ◦ ملتا نہیں میں غیر سے حاشاک اللہ

(۱) یہی رباعی معمولی تغیر کے ساتھ سرور ص ورق ۱۹ الف پر انشا کو نام لکھی ہے
(۲) کذا

Marfat.com

منظور نہیں ہے کوئی میرا جز اشک ✡ مانوس نہیں ہے کوئی دل کا جز آہ

سید | سید تخلص، میر غالب علی خاں، میر منشی حضور والا روحی فداہ۔ سید صحیح‌النسب، در علم انشا پردازی و سحر نگاری و شعر گوئی و شعر فہمی علم امتیاز بر افراشتہ و از اقران و امثال گوی سبقت ربودہ۔ تعریف وسعت مضامین (ورق ۱۴۱ ب) و ..... الفاظ و چسپانی کلمات و تصحیح محاورہ نوشتن کار قلم ..... نیست۔ در اشعارش اکثر صنعت تضاد کہ آں را طباق ہم گویند، مندرج می باشد۔ و بہ خطاب سیدالشعرا از حضور انور ممتاز و سر بلند۔ فی‌الواقع اشعارش چہ فارسی و چہ ریختہ ہمہ مربوط و ناخن زن دل ہا۔ بہ این شیریں کلامی و مربوطی فقرات و درستی املا، خدمت میر منشی و منصب سید الشعرائی را جلا دادہ۔ فکر رسای کامل عیار دارد۔ و شہ سوار میدان عرصۂ سخن وری ست۔ اخلاق محمودش سخنے بہ جز تحسین و آفریں در زبان ہا نہ گزاشتہ۔ متقرب حضور پر نور ست۔ و رازدار اسرار سلطانی۔ با مؤلف ارتباط بیش از قیاس مستحکم ست۔ چند اشعار رنگین برائے زینت صفحہ بریں مجموعہ ثبت کردہ شد۔

ساتھ آہ کے ہر یک مژہ میں اشک بھر آیا
روز ابر دھواں دھار برستا نظر آیا
جوں نقش قدم جو سر رہ یار کے بیٹھا
وہ خانہ خراب اٹھ کے نہ پھر اپنے گھر آیا
ابرو کے اشارے ترے لڑتے ہیں سبھی سے
تلوار ابھی بزم میں چلتی ہے کسی سے
جملہ تن اب آئنہ ہے پر تری سے پاک ہے
صاف طینت کو جو تر دامن کہیں کیا باک ہے
بس کہ ہوں بیمار چشم نیم خواب نرگسی
ہے غذا اب نان با دام و کباب نرگسی

بنائے کفر و دیں یک تار سے ہے ✡ کہ سبحہ منعقد زنار سے ہے

Marfat.com

بھاتا ھے مجھ کو یار کا دزدیدہ دیکھنا
اغیـــار کی نگاہ سے پوشیدہ دیکھنا (ورق ۱۴۲ الف)

ھم دم جو اشک و آہ تھے اور ھم نفس چلے
اس قافلے کے لوگ سبھی پیش و پس چلے

نہ وہ ابرو ھی تیغ اینچے ھوے پیوستہ لڑتے ھیں
کہ اس کے چشم بھی جوں ترک ترکش بستہ لڑتے ھیں

نہ ھیں گردوں نہ سنگ آسیا ھم ۔ ولے رھتے ھیں گردش میں سدا ھم

ساقی تو صبح دے مجھے ساغر شراب کا
تا ذرہ جلوہ دیکھوں میں اس آفتاب کا

اپنے حیرت کشتگاں کی گور پر نرگس کا پھول

. . . . . .

سبوی بادہ کشاں وقف میں کروں سید
جو جام دار ھوں تک میں شراب خانے کا

کر گنہ . رویا نہ رکھ ھیہات منہ پر آستیں
ھوں جو تر دامن . رھے ھے تک مری تر آستیں

اس سے لخت دل تراوش کرتے ھیں اور اس سے اشک
ھے دکان لعل دامن ، کان گوھر آستیں

آرام زندگی ترے جانے سے اٹھ گیا
جی دل بروں کے پاس بٹھانے سے اٹھ گیا

آہ کیا آتش ھے جس سے گھر جلا آنگن جلا
شمع محفل کا گریباں ، رق کا دامن جلا

بنائے کفر و دیں یک تار سے ھے ۔ کہ سبحہ منعقد زنار سے ھے
میں اور ترک عشق یہ امکان ھی نہیں ۔ ناصح کی وعظ سننے کو یاں کان ھی نہیں
تا وہ مہ بے مہر سر بام نہ آیا ۔ درد دل بے تاب کو آرام سے نہ آیا

Marfat.com

نہ غازہ نہ گلگو نہ ہے (نہ ؟) رنگ حنا تو ✡ اے خوں شدہ دل تو تو کس کام نہ آیا
(ورق ١٤٢ ب)

وہ نقطـــۂ موہوم ، یہ باریک تر ایسی
دیکھا کہیں ایسا نہ دہن ، نے کمر ایسی
آنے کی نوید اس کے سن ، از خود شدہ ہوں میں
تھی ہوش ربا کون سی اس بن خبر ایسی
وہ تراش ناخن پا جس جگہ پھینکا کرے
کیوں فلک سے واں ہلال اترے نہ اور سجدا کرے

کھولے وہ زلف معنبر تو سرایت سر بہ سر
سارے عالم میں شمیم عنبر سارا کرے

نقش دہن اس کا ہے دل تنگ پہ کھینچا ✡ یہ غنچۂ گل واہ عجب رنگ پہ کھینچا
خوں باری نوک مژہ دامن پہ مرے دیکھ ✡ مانی نے قلم صفحۂ اورنگ پہ کھینچا

. . . . . ✡ . . . . . .

نہیں کچھ خار خار ہے گا . . . . . خارا سا
اک آہ گرم سے کردیں گے پانی اس کو پارا سا
جو ثروت دار ہیں آئینہ یہ بات ان کے ہے دل پر
کہ دوراں نے نہ اسکندر ہی سا چھوڑا نہ دارا سا
جہاں دریا ہے ، کشتی عمر ہے ، اور زندگانی پل
لگا رہتا ہے جس پر اہل دنیـا کا گزارا سا
دم بسمل گلا بیٹھا نہ تیرے کشتنی کا . . . . .
ادب دان وفا آداب . . . . تیری چھری کا ہے
لیـا صبر و دل و دیں ، تس پہ خواہاں میرے جی کا ہے
نہ جانے مدعا کیا آگے اب اس مدعی کا ہے

Marfat.com

گل نرگس کو کس منہ سے کہے کوئی ترا ہم چشم
که ظاهر عیب ان دونوں میں کوری اور کری کا ہے

نہ پہنچے تیری رعنائی قامت کو قیامت تک
بہت تو قد طویل اک بانس سا سرو سہی کا ہے

کروں کیا شرح اسباب تعشق دل دیا اس کو
جو آئینہ لقا آئینـــہ حسن یوسفی کا ہے (ورق١٤٣الف)

عارض حسن پر اس کے خط اخضر آیا ٭ یہ وبال اہل چمن سبزۂ و گل پر آیا
تری یہ کم نگاہی ہم کو بس ہے ٭ نگاہ گاہ گاہی هـــم کو بس ہے

شراب سرخ سے وہ چشم سرمہ سا رنگیں
یہاں تلک ہے کہ ہے رنگ توتیا رنگیں

جو آنکھ اور سے وہ لڑا جانتے ہیں ٭ تو ہم بھی کہیں دل لگا جانتے ہیں

شاخ کی مرجاں کا وہ جان لو محسود ہے
جو مژۂ خوں چـــکاں لخت دل آلود ہے

ہوکے نہ برہم کہیں جھاڑیو دامانِ زلف ٭ یہ دل آشفتہ ہے رات سے مہمان زلف

روکش اندوہ ہجراں شب دل بے تاب تھا
تاب کا پانی جگر طـــاقت کا زہرہ آب تھا

تجھ بن اے کان ملاحت صبح تک پاشندہ رات
زخم پر دل کے نمک نور شب مہتاب تھا

سبب کیا پوچھتے ہو مجھ سے میرے زار رونے کا
کسی کو کچھ مرض ہے ، مجھ کو ہے آزار رونے کا

نہ جانے کس کی وہ سویا رہا کنار میں کیا
کہ رات دل کی تھی آغوش اضطرار میں جا

چڑہ آئی مے کشی کی دھیں میرے جی میں اس
دیکھا جو دست موج میں ساغر حباب کا

Marfat.com

آہ نالہ تو مرے سینے سے تھا ہی نکلا ✡ دل بھی ہو قافلۂ اشک میں راہی نکلا

آب رحمت عرق شرم میں ڈوبے گا اگر
یاں مرا تذکرۂ نامہ سیاہی نکلا

شعلہ رویوں کے مقابل نہ کسی وجہ سے یاں
کوئی نکلا یہ مرا چہرۂ کاہی نکلا

کچھ بھی معقول تھا کیا دیکھی تھی اس میں حکمت
کیوں طبیعی یہ مرا عشق الٰہی نکلا (ورق ۱۴۳ ب)

کان کا موتی ترے ہلتا جو اے مہ پارہ تھا
مشتری اس کا فلک یا سبعۂ سیارہ تھا

جو دیکھے گا وہ ترے رنگ مسکرانے کا
تو غنچہ منہ تجھے گل رو نہیں دکھانے کا

جو دل سے نکلے ہے آہ و فغاں مرے اس کو
نہ شعر پہنچے ہے آہی کا نہ فغانی کا

مو کمر کو ترے سب ہیچ مداں کہتے ہیں
تو بھی کہہ منہ سے کہ کیا اس کو میاں کہتے ہیں

جب نہ تب شکل بتاں اس میں نظر آتی ہے
دل کو اللہ کا کس رو سے مکاں کہتے ہیں

دیکھ اس ماہ جہاں تاب کو یک چند تو ہم
خیر باد خرد و تاب و تواں کہتے ہیں

تم خدا اپنے کی صورت تو دکھا دو ہر یک
یہی اللہ کے بندے سے بتاں کہتے ہیں

صرف کریں آپ کی صہبا کی سبیل [؟]
ہم وہ دریائے کرم ہیں یہ مغاں کہتے ہیں

Marfat.com

رند مشرب انہوں کی دیکھ یہ کیفیت جود
چشمۂ فیض انہیں اور فیض رساں کہتے ہیں
کچھ تو دیکھا ترے بیمار کا ہے حال زبوں
کہ نہ کچھ منہ سے جو بالیں پہ یہاں کہتے ہیں
بعضے بھر لاتے ہیں آنکھوں میں سرشک اور بعضے
منہ سے کچھ اور نہ جز آہ و فغاں کہتے ہیں
کتنے سرگوشیوں میں کرتے ہیں کچھ کچھ تقریر
کتنے آہستہ سخن ہائے نہاں کہتے ہیں
الغرض کیجیے محسوس تو حرماں کے کلام
ہم نشیں جتنے ہیں اور ہم نفساں کہتے ہیں
دل وہ آفات میں سید ہے مرا ہی جس کو
سیکڑوں تیر حوادث کا نشاں کہتے ہیں (ورق ۱۴۴ الف)

پر پروانہ سے رنگ پر بلبل کترے ۔ شعلۂ شمع کے مقراض نے کیا گل کترے
تیغ قاتل کی مرے تن ہی نے لذت جانی
کہ بھرا آئے ہے ہر زخم کے منہ میں پانی
یارو مری بالیں سے نہ اٹھو نہ جدا ہو ۔ حالت مری اچھی نہیں کیا جانیے کیا ہو
قہر مان کشور فقر و فنا ہوں میرے جیب
نقد استغنا سے سید ایک دم خالی نہیں
گنج گنج نا مرادی، ملک ملک بے خودی
شکر اللہ آرزوئے ملکی و مالی نہیں

سامان سامان تخلص، نامش میر ناصر، متوطن جون پور، شاعر عہد وردوس آرام گاہ ست۔ ازوست۔

انھیں کیوں کر نہ اس دل سے بھلا دیکھے ۔ کبھو تھے اشنا ہم بھی کسو کے

Marfat.com

رقیب اس طرح جلتا ھے مجھے دیکھ ٭ مگر رشتہ میں ھے اس شمع رو کے

سلیمان سلیمان تخلص، شخصے بود از شعرائے قدیم۔ یک شعر از تصنیفاتش مسموع گشتہ بہ تحریر آوردہ شد ۔ ازوست منہ ۔

سادہ لوحی میں جو رکھتا تھا خیال [؟]
اب تو خط نکلا ترے اے شوخ منہ اپنا سنبھال

سلمان سلمان تخلص، شخصے از سکنۂ لکھنؤ ست ۔ ازوست۔

بس کہ اب خلق کے اوپر تری بے دادی ھے
جو کوئی ھے سو ترے ھاتھ سے فریادی ھے

سخن سخن تخلص، شاعرے بود معاصر ناجی و مضمون ۔ شعر بہ رویۂ آں وقت می گفت ۔ از نتائج طبع اوست ۔

رھتا ھے جوش الفت ھر صبح شام دل میں
تخمیر عشق شاید ھے میرے آب و گل میں (ورق ١٤٤ ب)

سامی سامی تخلص، میرزا محمد جان بیگ مرحوم، اصلش از دشت قبچاق ۔ والدش از وطن خود آمدہ ۔ در کشمیر سکونت ورزیدہ ۔ ایشاں بعد تحصیل علم ضروری وارد دارالخلافہ شدہ ۔ دست بیع بہ خدمت حضرت خواجہ میر درد قدس اللہ سرہ گشتہ ۔ شاعر زبردست فارسی گو ۔ خصوصاً در تاریخ گوئی ید طولی داشت ۔ قصیدہ در تعریفِ خورم خاں صوبہ دار کشمیر موزوں نمودہ ۔ کہ در ھر مصرع آں دو تاریخ بر می آید ۔ مولف در ابتدائے سن تمیز از اوشاں تحصیل کتب فارسی نمودہ ۔ ذات بابرکاتش مغتنم وقت و یکتائے زمانہ بود ۔ بہ سبب کمالات شاعری کہ بہ درجۂ اقصی داشت ۔از حضور معلی حکم مثنوی موزوں نمودن مشتمل بر حقائق ابتدائے جلوس والا، صدور یافتہ چناں چہ چند داستان بہ آئین شاہ نامۂ فردوسی منظوم ساختہ ۔ الحق کہ بسیار

Marfat.com

به پاکیزگی گفته ـ تهیهٔ آن داشت ـ که به اتمام رساند ـ لیکن حیف که درآن ایام عازم دارالجنان گشت ـ خدایش بیامرزاد ـ مثلش شخص خوش فکر ہم رسانیدن بسا مشکل ست ـ در مدح مرشد خود تصانیف مانند ترجیع بند و ترکیب بند ـ و رباعیات وغیره موزون نموده ـ به پاس خاطر بعضے دوستان سه چهار غزل ریخته هم گفته ـ هر چند زبان و بیانش آشنا به طرز ریخته گوئی نه بود ـ قطعه در معذرت که محاوره و اصطلاحات اهل هند (کذا) (ورق ۱٤٥ الف) واقف نیستم ـ در سلک نظم کشیده ـ نگاشته شد ـ من کلامه ـ

هندی میں زبان نہیں البتی ٭ کولا بی ہوں مغل پسر ہوں
گر سہو بھی ہو تو کیا اچنبھا ٭ بے عیب خدا ہے میں بشر ہوں

غزل

افسوس کہ اغیار ہوئے یار تمہارے
غماز بنے محرم اسرار تمہارے

ہم گھر میں تمہارے کہو کس راہ سے پہنچیں
دشمن ہیں ہمارے در و دیوار تمہارے

مرغان قفس دن کو پھڑکتے ہیں و لیکن
دن رات تڑپتے ہیں گرفتار تمہارے

نہ شمع ، نہ مشعل ہیں ، نہ خورشید ہیں ، نہ ماہ
برق دو جہاں سوز ہیں رخسار تمہارے

اتنا نہ کیا کرو غیروں کے کہے سے
ہم بھی تو کسی وقت میں تھے یار تمہارے

جب گرم غضب ہوتے ہو ہم اپنے ہیں پر سہ
ڈرتے نہیں آتش سے گرفتار تمہارے

Marfat.com

چپ جاتے ھیں اس حسن کی خوبی سے وگرنہ
باللہ کہ بد ھیں سبھی اطوار تمہـــارے

سعید سعید تخلص ، سعیدالدین خاں ۔ فرزند قاضی نجم‌الدین خاں که قاضی‌القضات کلکته بودند و ذکر ایشاں در حرف النون مندرج ست ۔ حالا ارثاً به خدمت مذکور قاضی سعیدالدین خان موصوف منصوب اند ۔ متوطن قصبهٔ کاکوری ۔ من مضافات صوبهٔ اوده ۔ شخص ذی لیاقت و بسیار خلیق و در علوم رسمی ماهر (ورق ١٤٥ ب) چوں که طبیعت موزوں دارد ۔ اشعار فارسی و ریخته در هر قسم شعری از ذهن صافیش می تراود ۔ ازاں جمله ایں چند ابیات از طبع زاد اوشاں ثبت نموده شد ۔ منه ۔

میں نے زلف اس کی اور دھاں دیکھا ٭ شب معراج و لا مکاں دیکھـــا

اپنی خاطر میں کہـــاں آے گلستاں کی بو
ھم نے سونگھی ھے گلے لگ کے گریباں کی بو
بزم میں اپنی مجھے دیکھ کے کل ناک چڑھا
بولے آتی ھے کہیں سے دِل بریـاں کی بو
کیا کہوں بوسے میں کیا دے گئی لطف ترکیب
لب مے گوں سے وہ مل جل جو گئی پان کی بو
جعد مشکیں میں تری کیا کہوں کیسی ھے مہک
شب کو جوں پچھلے پہر ھو چمنستاں کی بو
بے دماغی اسے کیوں کر نہ ھو ملنے سے مرے
که پری کو نہیں خوش آتی ھے انساں کی بو

سعادت سعادت تخلص ، میر سعادت علی نام ، فرزند میر غلام علی عشرت ۔ ساکن قصبهٔ بریلی ۔ از طبع زاد اوست ۔

چہرے سے اس نے پردہ جو الٹا نقاب کا ٭ بس وونہیں رنگ زرد ھوا آفتاب کا

Marfat.com

جسے کہ کہتے ہیں مشک چیں (وہ) لقب ہے اس زلف عنبریں کا
جو قہر ہے چرخ چارمیں کا وہ ایک ذرہ ہے اس جبیں کا

طالب جنت نہیں ہیں ساکنـــان کوے دوست
عرش پر رکھتے ہیں سر افتادگان کوے دوست

سخن سخن تخلص، از نامش اطلاعے نیست سکنۂ اطراف دکن، صفاتش معلوم نہ گشتہ ـ (ورق ۱٤٦ الف) قصیدہ در تعریف بہار موزون کردہ ـ ازاں جملہ چند شعر مرقوم نمودہ کہ سوائے ایں چیزے دیگر از تصانیفش بہ سمع نہ رسیدہ ـ از قصیدہ ـ

گرمئ حسن شقائق کی کہوں کیا میں مثل
آتش طور بھڑکتی ہے بہ ہر دشت و جبل
رنگ ہے رنگ چمن پر کہ تماشے کے لیے
شاہدِ نکہتِ گل آئے ہے پردے سے نکل
فیض واشد ہے اس ایام میں عام ایسا کچھ
خود بہ خود ہوئے ہے حل عقدۂ مالا ینحل
اس قدر سبز ہے صحرا بھی کہ اب گلشن سے
سرو اک پاؤں سے ہے سیر کا مشتاق کہ چل
دیکھ کر خوبی شـــاخ گل شبوے چمن
کیا عجب ہے پڑے فوارہ بھی اک بار اچھل
اس لیے تیغ دودم کھینچے ہی رہتی ہے بہار
تا خزاں کا چمن دہر سے مٹ جاوے خلل
صحت آگیں ہے ہوا بس کہ تعجب کیا ہے
دور ہوجاوے اگر چشم سے نرگس کی کسل
شاہد رنگ گل آغوش میں شـــاید آجاوے
اس لیے قوس قزح کھولے ہی رہتی ہے بغل

Marfat.com

سحر | سحر تخلص، محمد خلیل خاں، از امرائے دکن ست ـ ازوست ـ

یارب دے اس کا یوں مجھے بوس و کنار دست
لب لب سے وصل هووے، گلے کا هو هار دست

مجھ سے جو هم آغوش مرا حور لقا هو
پھر دیکھیے اسلوب مرا اس گھڑی کیا هو

ستار ستار تخلص، عبدالستار نام، شخصے ست ساکن شہر لکھنؤ ـ اکثر تصانیفش مرثیۂ وسلام ست ـ گاهے شعر ریختہ هم می گوید ـ مطلعے از تصانیفش بهم رسیده ـ ثبت نموده شد ـ (ورق ١٤٦ ب)

هے گماں تیرا کدهر کس وهم و نادانی میں هے
پیش آتی هے وهی جو کچھ که پیشانی میں هے

سخنور سخنور تخلص، دیوالی سنگھ، قوم کایت، فرزند منشی چنگھ رائے حضور والا [؟] که در انشا پردازی سر آمد عهد خود ست ـ و مهارتے کلی دریں فن دارد ـ نوشتن فرامین و شقه جات متعلق به ذات اوست ـ جوانے خلیق و مودب و قابل ست ـ از کلام اوست ـ منهـ ـ

گریاں رکھے هے بن ترے یه چشم تر مجھے
طوفاں نوح آے هے اب پھر نظر مجھے

هوتی عیاں هے صورت هستی و نیستی جوں نقش پا همیشه سر ره گزر مجھے

اس رشک گل بغیر سخن ور نہیں قـــرار
یعنی رهے هے بے کلی دو دو پهر مجھے

سرسبز سرسبز تخلص، میرزا زین العابدین خاں، خلف نواب سالار جنگ مرحوم شخصے ست با علم و وقار و به صفت علم و قابلیت و فهم و فراست موصوف ـ بزرگانش مرتبۂ عالی جاهی داشتند ـ و به تقرب بادشاهاں معزز از ابتدائے سن تمیز فکر ریخته گوئی در خاطرش جاگرفته آخر دیوان ضخیم

Marfat.com

ترتیب داده ـ کلامش بسیار پاکیزه است ـ

شمع جب چہرۂ پر نور دکھاتی ہے مجھے
یاد عارض میں تری اور جلاتی ہے مجھے

جو دوست مرا اس کو پیغام سناتا ہے ٭ وہ صاف اسے یارو دشنام سناتا ہے

شب انتظار گزری، ہمیں انتظار کرتے
کبھی دوست دوست کرتے، کبھی یار یار کرتے

خبر لائی باد بہاری کسی کی ٭ دو چنداں ہوئی بے قراری کسی کی
(ورق ۱٤۷ الف)

کب خوش آتی ہے ہمیں سیر گلستاں تجھ بن
نظر آتا ہے چمن خانۂ زنداں تجھ بن

کرتے ہیں جو خاک قدم یار پہ جادو ٭ الٰہی وہ کہیں اغیار پہ جادو

منہ موڑ لیا تم نے اگر مہر و وفا سے ٭ ہم ہاتھ اٹھائیں گے دست دعا سے [؟]

سلطان

سلطان تخلص، نصر اللہ خان بہادر، قوم افغان، قرابت خویشی (با) نواب فیض اللہ خاں کہ ناظم رام پور بود، دارد و حالا بجویش مستقل و متمکن ست ـ طبع موزون و فہم رسا دارد ـ بسیار عیاش و دانا ست ـ منہ

اس لب سے کیا لعل کا جب رنگ برابر دیکھا تو نہیں اس کے یہ پاسنگ برابر

سائل

سائل تخلص، میرزا محمد یار بیگ، قوم اوزبک، مولدش دار الخلافۂ شاہ جہان آباد، شاگرد شاہ حاتم، کلامش پختہ و سنجیدہ و سنتاش متین و برجستہ ـ اشعارے کہ از طبع زاد او بہ نظر مولف رسیدہ، ہر قوم [illegible]

آشنائی کا تری مجھ کو گمان یوں ہی ہے
اس میں کچھ جھوٹ نہیں سچ ہے میاں یوں ہی ہے

تھم گیا جب کہ یقیں پھر تو جہاں ایسا ہے
جس جگہ بیٹھ گئے پھر وہ مکاں ایسا ہے

Marfat.com

شاخ کو کوئی ہلائے تو ثمر جھڑتا ہے
اپنی ہر جنبشِ مژگاں سے گہر جھڑتا ہے

وہ حمائل ہو گیا دست شکستہ کی طرح ٭ آہ اپنا جس کو یار و قوتِ بازو کیا
نہ دیکھا زندگی میں اس کو سائل ٭ بھروسا کیا نگاہ واپسیں کا
(ورق ۱۴۷ب)

سر پہ گر شمع رخاں طرۂ زر رکھتے ہیں
ہم بھی مشعل کی نمط شعلہ بہ سر رکھتے ہیں

سوزاں سوزاں تخلص، شیخ شمس الدین، ساکن فرخ آباد، شاگرد میر محمد سوز ـ مرد سپاہی وضع و خوش طبع است ـ ازوست ـ منہ

ہر دم مجھے دھمکاتے ہو تروار پکڑ کے ٭ جاؤ کہیں گھر سے تو نہیں آئے ہو لڑکے

سکندر سکندر تخلص، مشہور بہ خلیفہ محمد علی، شاگرد محمد شاکر ناجی، وطنش پنجاب ـ در مرثیہ گوئی مانند سکندر ذوالقرنین مشہور ـ مزاح دوست و دائم الخمر بودہ ـ تصانیفش قبولیت تمام دارد ـ از چندے بہ حیدرآباد رفتہ، سکونت ورزیدہ و ہمانجا مرحلہ پیمائے سفر آخرت گشت ـ می گویند کہ سکنائے آں جا جسدش بہ کربلائے معلی فرستادند با راقم تعارف داشت ـ خدابش بیامرزاد ـ از طبع زاد اوست ـ منہ

نہ دیکھا ہو جو کسی نے حباب میں دریا
وہ دیکھ لے مری چشم پر آب میں دریا
گرا ہے مانگ میں دل میرا آہ ڈھونڈھوں کدھر
کہ آدھی رات ادھر ہے اور آدھی رات ادھر
بات واعظ کی نہ سن، مد نظر اس کی ہے دور
دختر رز پہ لگا تاک، نہ کر خواہش حور

صورت یار تصور میں کوئی لا دیکھے ٭ ہجر میں وصل کو ہر آن مہیا دیکھے

Marfat.com

عزیزو عیش و عشرت عاشق بے تاب کیا جانے
لگی ہوں جس کی آنکھیں یار سے سو خواب کیا جانے

عرق آلودہ رخساروں پہ یہ کیا زلف چھائی ہے
سحر گلشن میں ناگن چاٹنے کو اوس آئی ہے (ورق ۱۴۸ الف)

سحر گزرا چمن سے کون سا خورشید رو یارب
کہ شبنم گل کے منہ پر اب تلک پانی چھڑکتی ہے

رباعی

[1] اے زاہدو تم سے کیا جھگڑ کر لوں میں
غصے سے دل اپنا کیوں کروں خوں میں

مے خوارۂ و بت پرست کہتے ہو مجھے
ہوں میں ہوں میں جو کچھ کہ (ہوں میں) ہوں میں

قطعہ

جان کنی میں جب نہ مجھ کو بات کی طاقت رہی
تب کہا ناصح نے تونے ہجر میں کیا کیا سہی

رہ گیا منہ دیکھتا میں اور نہ منہ سے کچھ کہی
اپنی آنکھوں اور ہاتھوں سے اشارت تھی یہی

بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نہ شد
کور بہ چشمے کہ لذت گیر دیدارے نہ شد

سوزان

سوزان تخلص، میرزا احمد علی خان شوکت [illegible]

(۱) آزاد نے دیوان ذوق میں یہ رباعی بہ ادنی تغیر ذوق سے منسوب کی ہے۔ نغز میں یہ سکندر ہی کو نام لکھی ہوئی ہے لیکن بہ ادنی تغیر
ای زاہد و تم سے کیا جھگڑ کر لوں میں ، ناحق کو دل اپنا یہ کروں کیوں خوں میں
(نغز ص ۳۰۰)

Marfat.com

علی خان مرحوم۔ سردار زادۂ خلیق و صاحب امتیاز و عمـده معاش است۔ باشنـدۂ لکھنؤ۔ طبعش رنگین و سخنانش نمکین۔ از شیریں کلامی اوست۔ منه۔

لے جا نہ شب فراق جاں کو ✡ کیا زندگی مجھ سے ناتواں کو
مت دل بتوں سے مل تو کہنے پہ جا کسو کے
ہرگز ہوئے نہ ہوں گے یـہ آشنا کسو کے

سجاد سجاد تخلص، شاگرد آبرو، میر سجاد، وطنش اکبر آباد۔ سیدے بود طالب علم، در ایامے کہ وارد دار الخلافه گشته، مجلس شاعره به خانۂ خود منعقد می کرد۔ از اشعارش خوش فکر معلوم می شود۔

جب ہم آغوش یار ہوتے ہیں ✡ [1]شب مزے در کنار ہوتے ہیں
میں جو اس کی گلی میں جاتا ہوں ✡ دل کو کچھ گم ہوا سا پاتا ہوں

(ورق ۱۴۸ ب)

میرے تمام حال کی تقریر ہے یہ زلف ✡ روز سیاہ و نالۂ شب گیر ہے یہ زلف
جس خوب رو کے دل میں نہ عاشق سے ہو نفاق
کہتے ہیں سارے اس کے تئیں حسنِ اتفاق
صیت شعر اب مرا ہوا ہے بلند ✡ شاعروں کو کہو کہ فکر کریں
لب شیریں پـہ اس کے مرتا ہوں ✡ زندگی اپنی تلخ کرتا ہوں
نہ جوں زلف تیرہ ہے ہر دل کی آہ ✡ نصیبوں سے ملتے ہیں بخت سیاہ
یار کا جامہ ہمیں ہے گا عزیز ✡ یوسف اپنا پیرہن تـہ کر رکھے
رات اس زلف کا وہ افسانہ ✡ قصہ کوتہ بڑی کہانی ہے
پیارے قسم ہے تم کو رقیبوں کے ہاتھ سے
کھاؤ کبھو جو پان تو میرا لہو پیو
نہ پوچھ اے ماہ رو کیوں کر گزاری رات ساون کی
کٹی رو رو بہ رنگ شمع ساری رات ساون کی

---

(۱) سب (ہندی، شیفته، نغز)

Marfat.com

قیس جنگل میں رہا کوہ میں فرہاد رہا ✡ میں بیولے کی طرح دشت میں برباد رہا
بتوں کے تئیں کس قدر مانتا ہے ✡ یہ کافر مرا دل خدا جانتا ہے
مر گئے پر اگر نہیں آسیب ✡ کیوں یہ رکھتے ہیں قبر پر تعویذ
کس طرح کوہ کن پہ گزریں گی ✡ ہجر کی یہ پہاڑ سی راتیں
اب جلا لے ٹک آن کر ساقی ✡ عمر کا بھر چکا ہے پیمانہ
[1]۔ ہرگز آنے نہ دیں گے غیر کو جان ✡ ہوں گے کیسے ہی ہم گئے گزرے

(ورق ۱۴۹ الف)

ہر سادہ (رو) مخطط ہونے کی دھن رکھے ہے
لیکن کوئی نکالے تیرا سا خط تو لکھو [2]۔ نہیں

سپاہی سپاہی تخلص، شاہ قلی خاں، احوالش معلوم راقم نہ شد۔ یک شعر از تصانیف او بہ سمع رسیدہ، ثبت کردہ شد۔ ازوست۔ منہ۔

ملنا تمہارا غیر سے کوئی جھوٹ کوئی [3]۔ سچ مچ کہے
کس کس کا منہ موندوں میاں کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

سعادت سعادت تخلص، میر سعادت علی، از سادات قصبۂ امروہہ۔ شاعر عہد فردوس آرام گاہ بود۔ شعر بہ طرز زمانۂ خود می گفت۔ من کلاما۔

یار سے جو [4]۔ نصیب لڑتے ہیں ✡ یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہیں
کس سے پوچھوں دل مرا چوری گیا زلفوں میں رات
ایک تھا [5]۔ شانہ وہاں سو تیل میں ڈالے ہے ہات
دوش کہو دیتی ہیں میرا اس کی انکھیں مے پرست
بس کہ ہوں کم ظرف ڈوجاتا ہوں دو پیالوں میں مست
[6]۔ واللہ جو سر لوح ترا نام نہ ہوتا ✡ ہرگز کسی [illegible]

(۱) ہرگز آنے نہ دیں گے غیروں کو ✡ [illegible] (۲۹۰)
(۲) تو دیکھیں (نغز)
(۳) کوئی سچ مچ کہیں [illegible] (۳۸۸)
(۴) رقیب (نغز ۲۹۹)
(۵) ایک جو شانہ ہو سو تیل میں ڈالے ہے ہاتھ (نغز)
(۶) باللہ جو سر لوح مرا نام نہ ہوتا (نغز)

Marfat.com

بے محابا زلف کے کوچے میں جائے گا چلا
سر چڑھایا تم نے شانے کو بہت کیوں جان من

شیخ کیوں جاتا ہے تو تسبیح کا واں دام لے
وہ صنم کب رام ہوتا ہے خدا کا نام لے

سعادت کو کبھو ہنس کر جو فرماتے ہو رونے کو
تمہارے امر کو پیارے بجا لاتا ہے آنکھوں سے

(ورق ۱٤۹ ب)

مثل آئینہ سادہ رویوں کی ۔ منہ سے دیکھے کی آشنائی ہے

سرور سرور تخلص ، فیض علی نام ، شاگرد حافظ میر عزت اللہ عشق، ازوست ۔ منہ

نہیں کچھ کام اے ہم دم ہمیں اب شیخ و زاہد سے
کہ ہم پیر طریق اپنا مے و مے خانہ رکھتے ہیں

سبحان سبحان تخلص ، عبدالسبحان شاگرد میاں آبرو ۔ از شعرائے سابقین ست ۔ ازوست ۔

نہ قصد کعبہ ہم کو نہ سر بت خانہ رکھتے ہیں
تصور دل میں تیرا رات دن جانا نہ رکھتے ہیں

جان و دل ہے قبول سب جانا ۔ پر گلی میں تری مجھے آنا

سراج سراج تخلص ، ایں ہم شاعرہم عصر میاں آبرو است ، از سکنائے اورنگ آباد ۔ از نامش واقفیت نیست ۔ ازوست ۔ منہ

رفوگر کو کہاں طاقت جو زخم عشق کو سیوے
اگر سینہ مرا دیکھے رفو چکر میں آجاوے

---

(۱) سر چڑھایا ہو بہت تم نی میاں شانو کو تئیں (بغز)

Marfat.com

شکر اللہ ان دنوں تیرا کرم ہونے لگا
شیوۂ جور و جفا فی الجملہ کم ہونے لگا

چمن میں گل بدن جب قامتِ رعنا سے آتے ہیں
بہشتی چھوڑ جنت سایۂ طوبی سے آتے ہیں

نہ پوچھو خود بہ خود کرتا ہوں تعریف اس کی قامت کی
کہ یہ مضمون مجھ کو عالم بالا سے آتے ہیں

کہو کیوں کر رہے فوج خودی کا مورچہ قائم
کہ یہ قلقل کے گولے قلعۂ مینا سے آتے ہیں

نہیں ہے تاب مجھے سامنے ترے جاناں ۔ کہاں سراج، کہاں آفتاب عالم تاب

(ورق ۱۵۰ الف)

سخن سخن تخلص، حکیم میرزا محمد حسین، اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر، مولدش شاہ جہان آباد ۔ قوم بدخشی ۔ در فن طبابت بسیار ماہر، خوش اختلاط و متواضع و مرد قابل ۔ شعر فارسی و ریختہ ہر دو می گوید ۔ اشعارش کیفیتے دارد ۔ منہ

جونہیں جان نکلی وہیں آن نکلا ۔ بھلا مرتے مرتے تو ارمان نکلا

سرور سرور تخلص، حمایت اللہ خاں، ساکن شاہ جہان آباد ۔ فرزند عالم خاں داروغۂ خاصۂ حضور والا ۔ جوانے ست خوش خلق و نیکو گفتار ۔ شوق شعر گوئی در خاطرش متمکن ۔ اشعارش دل کش ۔ ازوست ۔ منہ

زنجیر کی جو کان میں آتی صدا نہیں ۔ مجنوں کے سامنے ہیں کوئی کہ [illegible]

سرشار سرشار تخلص، تلوک چند، قوم کھتری، [illegible] ست تازہ گو ۔ ازوست ۔

اس سج سے وہ دل پر جے خوبوں میں اکڑ کے
جوں ماہ ستاروں میں پھرے رات کو اڑ کے

Marfat.com

سبقت سبقت تخلص، میرزا مغل، خلف میرزا علی اکبر اخوند، شاگرد قلندر بخش جرأت ـ وطن بزرگانش مملکت ایران ـ خود در دارالخلافه نشو و نما یافته ـ از چندے به لکھنؤ رفته سکونت اختیار نمود ـ در علم عربی قریب به فضیلت رسیده ـ متواضع و خلیق و مودب ـ در فن شاعری بسیار ماهر ـ به سبب و فور قابلیت پہلو به استاد خود می زند ـ منه

تا به کجا یه اضطراب، دل نه هوا ستم هوا
جان لبوں په آگئی، تو بھی قلق نه کم هوا (ورق ۱۵۰ ب)

عشق میں هم کو خدا هی نے گرفتار کیا
ورنه کس واسطے اس بت کو طرح دار کیا

اک بات کہوں اس کو سو بات سناتا هے
پڑھتا هوں درود اس پر، صلوات سناتا هے

کل سیر کو وه آئنه رو جا به جا پھرا
حیران هوں که میری طرف کیوں نه آ پھرا

خیال از بس رها شب خواب میں دامان جاناں کا
نه دیکھا صبح کو اک تار بھی اپنے گریباں کا

کٹ گئی عمر اسی حسرت و ارمان کے بیچ
آئیں گے کب وه مرے کلبۂ احزان کے بیچ

ڈھونڈھوں کیوں اور کہیں جمع هے خاطر میری
دل مرا آپ کی هے زلف پریشان کے بیچ

عرق شرم رکھے کیوں که نه پیشانی شمع
هے خجل منه سے ترے چهرۂ نورانی شمع

کچھ بھی پروانے کی رمز اسے نه مفهوم هوی
جھوٹ نکلا سبھی دعوائے زباں دانی شمع

Marfat.com

کیا کہوں اے ہم دمو میرا کہاں دل لگ گیا
اک نہیں لگتا کسو سے جو وہاں دل لگ گیا

دامن بھرا ہے گرد سے آج اس نگار کا
پامال دل ہوا ہے کسی خاکسار کا

کچھ فائدے کی بات دلا اختیار کر
کیا فائدہ ہے گریۂ بے اختیار کا

جب سے ترے فراق میں ہوں گرم گریہ میں
ہنگامہ تب سے سرد ہے ابر بہار کا

سبقت سناؤں کیوں کہ خبر دل کو یاس کی
احوال جانتا ہوں میں امیدوار کا (ورق ۱۵۱ الف)

ہم پہ یوں گزرے مصیبت واہ واہ ۔ واہ واہ حضرت سلامت واہ واہ

تم جو لکھو گے چھپا کر مجھے اغیار سے خط
دیجو قاصد کو مرے رخنۂ دیوار سے خط

وصل کی شب میں تو کہتا ہوں لپٹ کے سوئیے
اور وہ کرتے ہیں ہٹ یعنی کہ ہٹ کے سوئیے

میں بلائیں صبح تک لیتا رہوں گا آپ کی
دیجیے ہاتھوں کو میرے اب نہ جھٹکے سوئیے

سپاہی سپاہی تخلص، میر امام بخش، شاگرد میر ضمیر، جوانے مرد معلم پیشہ۔ خط نستعلیق خوب می نوشت۔ در حین شباب از جہان رحلت کرد۔ خدایش بیامرزاد۔ ازوست۔

رہی ہے شمع پروانے کی دامن گیر آتش میں
نہیں یہ موج دود شعلہ ہے زنجیر آتش میں

سلطان سلطان تخلص، سلطان قلی بیگ، جوانے ست سپاہی وضع۔

Marfat.com

معلوم نیست که شاگرد کیست ـ شعرے از تصانیفش به سمع رسیده ـ ثبت کرده شد ـ ازوست ـ منه ـ

روئے ہیں ہم اس قدر تجھ بن لب دریا کہ اب
دیکھیے جاکر جہاں آثار ساحل اٹھ گیا

سلیمان سلیمان تخلص، واقفیت حسب و نسبش نیست ـ این مطلع ازوست ـ منه

تجھ سے ظالم سے ملا دیکھیو طراری دل
کچھ بھی دھڑکا نہ کیا بل بے جگر داری دل

سفر سفر تخلص، سفر شاہ نام، سیدے ست آزاد وضع ـ مانند فرقهٔ بے نوایان تمام عمرش در تجرد گزشته ـ قلندرانه در حویلی داراشکوه که مشرف دریاست ـ تکیه بنا نموده، بسر می برد ـ و با اهل دنیا مطلق میلے نه دارد ـ و دم فقر و توکل می زند (ورق ۱۵۱ ب) شخص خوش اختلاط و موزوں طبع ست ـ از گفتگو یش دل به درد رسیده معلوم می گردد ـ یک دو شعر که زبانی مشار الیه شنیده شد ـ ثبت گردید ـ منه

آیا ہے مسافر یہ لیے نام سفر کا ✲ یاں آتے ہی کرتا ہے سر انجام سفر کا
گھبراتا ہوں معمورۂ دنیا سے میں ہر دم ✲ ہے دھیان مجھے صبح سے تاشام سفر کا

سیادت سیادت تخلص، میر مجاهدالدین، شاگرد میر نظام الدین ممنون، ساکن لکھنؤ ـ احوال آں به دریافت اضعف العباد نه گشته ـ مطلعے زبانی استادش به سمع رسیده، نگاشته شد ـ

مثل نسیم صبح پھرا میں تو در کہیں ✲ پر وہ گل شگفته نه آیا نظر کہیں

سہراب سہراب تخلص، سہراب بیگ، قوم مغل، جوانے ست شایسته و قابل و متوطن دهلی ـ معلوم نیست از تلامذهٔ کیست ـ چند شعر که از طبع زادش به سمع رسیده، مرقوم نموده شد ـ ازوست ـ

Marfat.com

تو ہی بتلا تو بھلا حرف شکایت سہراب
رہے کس طرح نہ میرے لب اظہار سے مل

یا تو اک دم نہ جدا مجھ سے وہ ہوتا تھا شوخ
یا مرا دشمن جاں بن گیا اغیار سے مل

الٰہی اس کو رکھوں کس طرح میں داب سینے میں
بسان برق تڑپے ہے دل بے تاب سینے میں

قتل کرتا ہے ترا دست حنائی مجھ کو
جب سے دیکھی ہے کلائی نہ کل آئی مجھ کو

کاش دم جاے نکل تو ہو رہائی مجھ کو
جاں بہ لب لائی ہے یہ تیری جدائی مجھ کو

اشک خونیں نہیں اس دیدۂ تر سے نکلے
یہ مرے لخت جگر ہیں کہ جگر سے نکلے (ورق ۱۵۲ الف)

افزود اس سے بھی ہو سینے کا داغ روشن
یارب رہے ہمیشہ دل کا چراغ روشن

کچھ رتبۂ سخن نہیں جاہل کے سامنے
سہراب شعر پڑھ کسی عاقل کے سامنے

شکر خدا کہ سر تو کٹا اس کے عشق میں
ہم آج سرخ رو ہوے قاتل کے سامنے

تیرے آواروں کو ذرہ نہیں آرام کہیں
مثل خور پھرتے ہیں ہم صبح کہیں شام کہیں

سیف سیف تخلص، میرزا سیف علی، شخصے بود [illegible] از
چندے معلوم نیست کہ کجاست۔ ازوست۔ منہ

شتاب آ کہ ترا عاشق اب سسکتا ہے
زبان بند ہے، آنکھوں سے خوں ٹپکتا ہے

Marfat.com

سید سید تخلص، میر غلام رسول، از پیرزاده های مستقر الخلافهٔ اکبر آباد ـ زیاده صفاتش معلوم راقم نه گشته ـ منه

شه خوباں کی تو باتیں ھیں سبھی شان کے ساتھ
غمزۂ و ناز و ادا اس کی ھے اک آن کے ساتھ
خوب رویوں کے تو ملنے سے نه باز آے گا دل
یه تو بد خو نہیں جانے کی مگر جان کے ساتھ

سلام سلام تخلص، نجم الدین علی خاں، خلف نواب شرف الدین علی خان پیام تخلص، مولدش اکبر آباد، کلامش پخته و نمکین و متین ست ـ

حدیث زلف چشم یار سے پوچھ ✡ درازی رات کی بیمار سے پوچھ

ساقی ساقی تخلص، نامش معلوم راقم نه گشته یک شعر از تصانیفش به دست آمده، ثبت گردیده (ورق ۱۵۲ ب) باشندهٔ اطراف دکن ـ منه

حلقهٔ زلف و بنا گوش ورخ اس کا دیکھ لے
جس نے دیکھا ھو نه یک جا ھالۂ و گرداب و شمع

سپاھی سپاھی تخلص، شخصے بود ـ می گویند که برسقا پسرے عاشق شده بود ـ ازدست اوبه رضاے خود کشته شد ـ براے قصاص مردم خواستند که آن پسررا نیز بکشند ـ مقتول در حالت نزع مانع آمد ـ و گفت معشوقاں عاشق کش باشند ـ من خون خود رابحل کردم ـ ناچار قاتل راگزاشتند و مجروح بعد دو روز جان به جان آفریں سپرد ـ خدایش بیامرزاد ـ

مسخر نفس کو کر پھر جو کچھ چاھے سپاھی کر
سریر اپنا بنا پھر دونوں جگ میں باشاھی کر

سید سید تخلص، میر قطب علی، معروف به قطب عالم ـ ساکن قصبهٔ سکندر آباد که بیست کروه از دار الخلافه طرف مشرق واقع ست ـ شخص قابل و ذهین و خوش فکر معلوم گشت ـ

Marfat.com

جادو کرے ہے شہر میں سید کا ریختہ ٭ دیکھو سکندرہ سبھی بنگالہ بن گیا

سرور سرور تخلص، اضعف العباد میر محمد خاں مخاطب بہ اعظم الدولہ بہادر معظم جنگ [1] ۔ جامع ایں نسخہ را از صغر سن ذوق شعر گوئی ریختہ بہ خاطر فاتر رسید ۔ اشعار رطب و یابس می گوید ۔ لائق آں نیست کہ دریں مجمع مندرج کند ۔ و لیکن مثل مشہور ست کہ ہرجا گل است خارہم با اوست ۔ نظر بر توجہ بزرگان ایں فن کہ بر اشعار نار است راقم خوردہ گیری نہ نمایند ۔ و سخن چینی را کاربند نہ شوند ۔ طبع زاد کہ (ورق ۱۵۳ الف) مزخرفاتے بیش نیست، مرقوم می سازد ۔ من مولفہ ۔

بس کہ شب گرم تپیدن یہ دل بے تاب تھا
دل نہ تھا میری بغل میں پارۂ سیماب تھا

شراب پی کے جو وہ ماہ بے حجاب ہوا ٭ کباب آتش غیرت سے آفتاب ہوا

صبح وہ غنچہ دہن جو ساقی مے خانہ تھا
مثل شاخ گل سبھوں کے ہاتھ میں پیمانہ تھا

دیکھ سرور تو نئے سر سے نہ طوفان اٹھا
چشم خوں بار سے مت دامنِ مژگان اٹھا

انہوں نے جب نہ پہچانا، نہ جانا ٭ برابر ہے وہاں جانا نہ جانا

کبھو نہ آکے وہ مانند نقش پا سر کا ٭ ہوا ہے جو کوئی پامال تیری ٹھوکر کا

یاں سے نہیں جانے کا یہ سر جائے تو جائے
عاشق ترے کوچے سے جو مر جائے تو جائے

چشم عبرت سے ذرا دیکھ نہ آب حباب ٭ نقش بر آب ہے یہ عالم [illegible]

(۱) خلف الصدق نواب غفران مآب اعظم الدولہ ابو القاسم بہادر مظفر جنگ است [illegible] از مرزا جان بیگ سامی نمودہ ۔ و مشق سخن در ابتدا از میر فرزند علی موزون فرمودہ ... تذکرہ الشعرا بسیار خوب نوشتہ (نغز ۲۹۴) از اجلۂ اراکین شاہ جہان آباد ست ۔ و اعاظم امرای سالی نہاد ... در ہر بزم مشاعرہ شریک می شود ۔ و غزل در طرح سر انجام می کند ۔ شاعر قدیم ست و کلامش مستقیم ۔ (شیفتہ ۹۷) شیفتہ نے لکھا ہے کہ ماہ شوال ۱۲۵۰ ھ میں وفات پائی ۔

Marfat.com

بے قراری ھے جو میرے دل بے تاب کے بیچ
نہ تو وہ برق میں ھے اور نہ سیماب کے بیچ
ایک بوسہ دے کے لائے جو ھیں وہ تکرار پھر
جی میں آیا یہ کہ لیجے اور بھی دو چار پھر
جب چمن میں ھم نشیں وہ سرخ پوش آیا نظر
گل دھن وا رہ گیا، غنچہ خموش آیا نظر

شعلۂ آہ کی جب ھووے نمودار آتش ✡ سرد ھو کیوں نہ تری گرمی بازار آتش

کہہ دو یہ اگر ھووے خریدار کوئی شخص
دل بیچے ھے بیٹھا سر بازار کوئی شخص

یاد اس زلف چلیپا کی سدا رکھتے ھیں ھم
دل کے پیچھے اک بلا ناحق لگا رکھتے ھیں ھم (ورق ۱۵۳ ب)

اگر رھتے گلی میں اس کی جا ھم ✡ نہ پھرتے خاک بر سر جوں صبا ھم

ہیں ھے جلوہ گر جب سے وہ گل رخسار آنکھوں میں
سر مژگاں ھیں اپنی تب سے نوک خار آنکھوں میں

چلی شب آہ ھم اس غم سے پیچ و تاب کھاتے ھیں
سیہ روزی یہ دیکھو وہ ابھی زلفیں بناتے ھیں

طرف غیر کے تم نہ ھر آن دیکھو ✡ نہ قصہ ھو برپا مری جان دیکھو

رقیبوں سے سلجھواتے سدا تم زلف پر خم ھو
بلا سے آپ کی درھم ھو کوئی یا کہ برھم ھو
صبح دم کہتی تھی قمری بیٹھ یوں بالائے سرو
جس گھڑی مر جاؤں دابیں مجھ کو زیر پائے سرو
لگایا اس کماں ابرو سے اپنا جب سے دل ھم نے
کیا تیر ملامت کا نشانہ ایک عالم نے

فرھاد و قیس کیسے یک بار مار ڈالے ✡ اس عشق کینہ جو نے کیا یار مار ڈالے
ھم دیکھتے ھی یار کو بے ھوش ھوگئے ✡ شکوے جو یاد تھے وہ فراموش ھوگئے

Marfat.com

جی میں ہے یہ پیش دستی کیجیے فرہاد سے
بے ستوں کو پھینک دیجے کھود کر بنیاد سے

محو صورت اسے نو خط بنایا تو نے [؟]
باغ سبز آئنـــہ کو خوب دکھایا تو نے

خیال قامت دل دار سے اک دل پہ آفت ہے
شب ہجراں نہیں یہ ہم نشیں روز قیامت ہے

آنکھوں سے اشک بہتے ہیں اور لب پر آہ ہے
عاشق کی نیرے رات سے حالت تباہ ہے

داماں آج میـــرا بہتر ہے گلستاں سے
بہتے ہیں اشک رنگیں مژگاں خوں چکاں سے

گر نہ بلبل گل کسی کا عاشق غم ناک ہے
کس لیے اس کا گریباں تا بہ دامن چاک ہے (ورق ۵۲ الف)

سب ستم ہم ترے نو خط ہیں اٹھانے والے
حرف شکوے کا زباں پر نہیں لانے والے

مفارقت کے کوئی کس طرح گزارے دن
سفر سے یار پھرے تو پھریں ہمارے دن

عالم میں تجھی نہ رہے تم جدائی یہ صبح قیامت ہے نہیں [illegible]

کچھ بھی ہوئی مدد اگر اس دود آہ کی
ہوں گا بلائیں میں تری زلف سیاہ کی

نہ کیوں محظوظ دل ہو یار کے رہنے [illegible]
کہ اس میں بیت اردو کم ہے شعر انتخاب [illegible]

جس کو بھاتی ہے ترے کاکل خم دار کی [illegible]
خوش نہ آئے گی اسے نافۂ تاتار کی بو

سحر کو موج سے اپنی بنا صبا زنجیر چڑھاتی خاک پہ مجنوں کی ہے [illegible]

Marfat.com

سنبل ھی سرا سیمه نه گیسو سے ھے تیرے
شمشاد بھی حیراں قد دل جو سے ھے تیرے

مت باد صبا سلسلـــه جنبان بلا ھو
بر ھم نـه کہیں دیکھیو وه زلف دوتا ھو

مجلس میں ستانا مجھے ھر آن نه ٹھہرے
غیروں سے اشاروں کی مری جان نه ٹھہرے

راه تیری ھم جو اے بے داد گر دیکھا کیے
شام سے تا صبح اٹھ اٹھ سوے در دیکھا کیے

مضموں دھان یار کا مجھ سے نہاں نہیں ✡ مانند میرے اور کوئی نکته داں نہیں
قامت ترا گر اپنی پیش نگاه نکلے ✡ مانند سرو موزوں سینے سے آه نکلے
اسیر دام بلا کیوں نه سرور اب تم ھو ✡ خیال کاکل جاناں میں روز و شب تم ھو

پھر میں نے ھوس اور کب اے یار نکالی
بوسے ھی په جب آپ نے تکرار نکالی (ورق ١٥٤ ب)

مشتـاق نہیں نکہت ریحاں کے صبا ھم
از بس که ھیں شیدائے خطّ غالیه سا ھم
پیچ و تاب دل سے ایذا کش جو ھم ھر بار ھیں
کس پری رو کے اسیر گیسوے خم دار ھیں
زھد و ورع کو چھوڑ جو مے کش ھوا ھوں میں
شیدائے چشم ساقی مه وش ھوا ھوں میں
کر دیا جوں گل قبا پیراھن تـدبیر کو
عشق کیا کہیے ترے دست گریباں گیر کو

چڑھا کر مرے قتل پر آستیں کو ✡ نه رنجه کرو ساعد نازنیں کو
اپنے سیل اشک کا طغیاں دکھائیے [؟] ✡ سامان صد تلاطم طوفاں دکھـائیے

ٹھہری یوں اس سے ملاقات ھے گاھے گاھے
گاھے بازار میں دیکھا سر راھے گاھے

Marfat.com

ہوتا ہے گداز آتش غم سے جگر آیا
آنکھوں سے جو اشک آج بہ رنگ دگر آیا
اشک سے اے شمع مت دھو دل کے داغ اپنے کو تو
کب مٹا یہ، کیوں جلاتی ہے دماغ اپنے کو تو
ہیں چشم کے بیمار یہ کس کی جود لا ہم
رکھتے نہیں عیسی سے بھی امید شفا ہم
از بس کہ ہے تراوشِ خوں سے بہار پر
ہنستا ہے داغ دل یہ مرا لالہ زار پر
بے قراری سے یہ نقشہ ہے دل بے تاب کا
دیکھ زہرہ آب ہوتا ہے جسے سماب کا
زلف برہم کا کسی کی جو خیال آن بسا
مجھ سے اس شعر میں مضمون پریشان بندھا
دل سودا زدہ جاتا ہے نکلا میرے قابو سے
نسیم صبح عطر آگیں ہے کس کی زلف خوش بو سے
پھرتی ہے مضطرب سی باد صبا چمن میں
بلبل بتا مجھے بھی کیا گل کھلا چمن میں (ورق ۱۵۵ الف)
مے کدے میں جو گذر بادہ کشاں کیجیے گا
میری جانب سے قدم بوس مغاں کیجیے گا
جب کہ ذکر ستم شعلہ رخاں کیجیے گا
سوز دل شمع صفت وقف زباں کیجیے گا
کہا وہ مانتا ہے دلبر شیریں سخن کس کا
طلب اس سے کرے جو کوئی بوسہ ہے دہن کس کا
رنگ خوں سے کھل رہے کیوں کر نہ گلشن زیر پا
خار صحرا ہیں خلیدہ مثل بستہ زیر پا
ہے مسی کا رنگ یوں ظاہر لب دل بر کے پاس
جیسے نیلوفر کھلا ہو لالۂ احمر کے پاس

Marfat.com

حرف الشین

شگفته | شگفته تخلص، میرزا بیدار بخت بهادر [1] ـ عرف میرزا حاجی صاحب مد ظله العالی ـ خلف الرشید مرشد زادهٔ عالمیان میرزا جوان بخت بهادر جهان دار شکوه مرحوم ـ که هم راه والد بزرگ وار خود به ضلع مشرق تشریف برده ـ در بنارس رونق افزا اند ـ و صاحبان انگریز ـ و مختاران آن جا لوازم خدمت و اطاعت به کمال ارادت بجا می آرند ـ به همان سبب بود و باش آن جا را خوش فرموده به اعزاز تمام استقامت دارند ـ طبع عالیش رسا و خوش فکرست ـ مزاج مبارکش به شعر گوئی راغب ـ بعضے اوقات اشعار ریخته تفنناً می فرمایند ـ منه

گر نه وہ آرام جاں بہر عیادت آے گا
اے شگفتہ [2] ـ درد دل کیوں کر یہ تیرا جاے گا
وہ چلا مجھ پاس سے تو بولے یوں مرغان باغ
دل جو اس کا ہے شگفتہ، ہاے اب مرجھاے گا (ورق ۱۵۵ ب)
نہ دن کو چین ہے اور نہ ہے [3] ـ شب کو خواب ہمیں
فراق نے ترے کیا کیا خراب ہمیں
ساقی ہے، سیر باغ [4] ہے، ابر بہار ہے
تیرا ہی رشک گل فقط اب انتظار ہے
مشکل ہے میری اس کی ہو صحبت برآر آہ
میں جلد باز ہوں، وہ تغـــافل شعار ہے

شوق | شوق تخلص، حسن خاں نام، قوم افغان ـ معلوم نیست که کیست ـ مطلعے ازو مسموع گشته ـ نوشته شد ـ

(۱) مرزا شگفته بخت بهادر (نغز ص ۳٤۸)
(۲) ای شگفته درد دل کیوں کر مرا پھر جای گا (نغز)
(۳) اور ہی نہ شب کو خواب ہمیں (نغز)
(٤) ساقی ہی ۰ می ہو ۰ باغ ہو الخ (نغز)

Marfat.com

اگر قاصد ترے کوچے سے اب جلدی نہ آوے گا
تو پیارے یہ سمجھ رکھیو کہ میرا جی ہی جاوے گا

شعور شعور تخلص ، اسمش معلوم نیست ـ ساکن لکھنؤ و شاگرد غلام همدانی مصحفی است ـ ازوست ـ

بے پیر بتوں سے دوستی کی ٭ دل نے ہم سے یہ دشمنی کے
چھوٹا بیمار تیرا غم سے ٭ عاشق کی قضا نے مخلصی کی
ہمت جو خدا کرے عنایت ٭ منت نہ انہائیے کسی کی
ساقی نے جو درد مے پلائی ٭ شیخ و زاہد کی کر کری کی
مصحف ہے شعور جس کا ایماں ٭ سمجھے گا وہ قدر مصحفی کی

شکوہ شکوہ تخلص ، شکوہ علی ، سید صحیح النسب ـ متوطن قصبۂ سراوہ ـ ذوق شعر گوئی ریختہ در دل داشت ـ مدت بست و پنج سال رو بہ انقضا آوردہ کہ ایں جہان فانی را وداع نمودہ بہ عالم جاودانی شتافت ـ از طبع زاد اوست ـ منہ

نہ دم میں دم ہے (نہ) اب نم رد ہے آنکھوں میں
کبھی جو روے تھے خوں جم رد ہے آنکھوں میں

(ورق ۱۵٦ الف)

سرخ چہرے پہ ترے زلف سیہ بل کا پیچ
خوش نما گل پہ ہو جوں سنبل خم دار کا پیچ

شہامت شہامت تخلص ، شاہ شہامت علی ، [illegible] و مربوط معلوم گردید ـ منہ

عزم ہے بیت الحرم کا زاہد ادھر کا
خانۂ اللہ ہے دل حضرت انساں کا

Marfat.com

اهل صورت بے خبر معنی سے اس آیت کے ہیں
ورنہ ہر صورت یہاں سورہ ہے اک قرآن کا

یاد حق گر ہو نہ دل میں تو ہو غالب نفسِ شوم
بوم ہو جاتا ہے وارث خانـــۂ ویران کا

شگفتہ شگفتہ تخلص، میرزا سیف علی خاں، فرزند نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ مرحوم، بسیار ذہین و ذکی۔ اکثر قصائد و غزلیات خوب خوب از طبع رسای او موزوں شدہ وبا ہر کس بہ محبت و مدارا پیش می آید۔ از نتائج طبع اوست۔

منہ کو پھیرے ہے وہ ادھر کو دیکھ ٭ میرے نالے کے ٹک اثر کو دیکھ

بوسے لیتے ہوئے ہم دیکھو ادب کرتے ہیں
گالیاں دیتے ہیں یہ آپ غضب کرتے ہیں

[1]۔ خرام ناز زبس یار کا نظر میں رہا
تمام عمر ہی بیٹھا میں رہ گزر میں رہا

دل و جگر نہیں سینے کے داغ کے نیچے
جلے پڑے ہیں پتنگے چراغ کے نیچے

غم نہ کھا اے دل اگر شب زلف کی تاریک ہے
[2]۔ پاس ہے منہ اس کا یعنی صبح بھی نزدیک ہے

شیدا شیدا تخلص، خواجہ ہینگا۔ شاگرد میر محمدی بیدار اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر۔ بہ فن علاقہ بندی معاش بسر می برد و در امثال و اقران خود بہ عزت و حرمت (ورق ۱۵٦ ب) زندگانی می کرد شخص ظریف و خوش طبع۔ اشعار خوب می گفت۔ مدتے شد کہ ازیں دار فنا بہ دارالبقا رحلت

(۱) خرام ناز ترا بس مری نظر میں رہا (نغز ۳٤۹)
(۲) پاس رخ اس کا ہی یعنی صبح بھی نزدیک ہی (نغز)

Marfat.com

کرد ۔ خدایش بیا مرزاد ۔ ازوست ۔ منه

کون کہتا ہے تم ادھر دیکھو ٭ جان مختار ہو جدھر دیکھو
ناصحو میرے بت کو تم واللہ ٭ دنگ رہ جاؤ گے اگر [1] دیکھو
شیدا سنبھل کے ابروے دلدار دیکھیو ٭ منہ پر نہ کھائیو کہیں تروار دیکھیو

مت کرو صید افگنو تم قصد اس نخچیر کا
ہے یہ کشتہ اور ایک ابرو کماں کے تیر کا

اس قدر تو دل محزوں پہ نہ بیداد کرو
گھر خدا کا ہے بتاں اس کو نہ برباد کرو

انصاف بھی ٹک ایک تو صیاد کیجیے ٭ جو ہو شکستہ بال اسے آزاد کیجیے

چھوڑتا ہو دیکھیو صید افگن اس نخچیر کو [؟]
ورنہ نام ابرو کماں رکھیں گے تیرے تیر کو

شعلہ خو میرے کو اور آتش کا پر کالہ کیا
آگ لگ جائے مری اس آہِ بے تاثیر کو

جانیں مشتاقوں کی لب پر آئیاں ٭ بل بے ظالم تیری بے پروائیاں

آنکھوں میں چھا رہا ہے از بس کہ نور تیرا
ہر گل میں دیکھتا ہوں رنگِ ظہور تیرا

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

تو وہ حسن و جمال رکھتا ہے ٭ جس سے مہ انفعال رکھتا ہے
تجھ سے شیدا طلب کرے بوسہ ٭ جھوٹ ہے کیا مجال [illegible]

[illegible] ۱۵۷ الف

شیدا ۔ شیدا تخلص ، باشندۂ مراد آباد ، دیگر احوالش معلوم راقم [illegible] ازوست ۔

(۱) رہ جاؤ بس (نغز ۳۵۵)

Marfat.com

کرتے ہو کیوں سبک تم در سے مجھے اٹھا کے
کیا میرے بیٹھنے کا خاطر پہ بار گذرا

شفا شفا تخلص، حکیم یار علی، طبیبے بود در دورۂ سابقین اشعارش به محاورۂ آں وقت است۔ ازوست۔ منه

جوں ڈانک کے دیے ہیں دو نالکی بھی یاقوت
چمکا ہے رنگ پاں سے جوہر ترے لبوں کا

شاد شاد تخلص، قوم برہمن، ساکن قصبۂ سکندرآباد۔ ازوست۔

اس رنگ چمپئی کا زمیں پر پڑا ہے عکس
چمپا کے پھول اگتے ہیں واں سے بہار میں

شاداں شاداں تخلص، بساون لال۔ ساکن دارالخلافه۔ ازوست

یوں داغ دل ہیں یہ مرے سینے کے آس پاس
[1] چینی جڑی ہو جیسے نگینے کے آس پاس

شائق شائق تخلص، محمد ہاشم نام، شاگرد میر عزت الله عشق۔ اوقات به پیشۂ خیاطی بسر می برد۔ ازوست۔

حال بھی پوچھا کبھی آہ نہ خوں خوار نے
واہ یہ تاثیر کی آہ شرر بار نے

سراپا اس پری رو میں لطافت ہے صفائی ہے
تصدق ہیں ہم اس کے جس نے یہ صورت بنائی ہے

موسم گل کے خبر سنتے ہی بس آنے کی
ہو گئی اور ہی صورت دل دیوانے کی

شریف شریف تخلص، مرزا محمد شریف۔ شاعرے بود شاگرد شیخ

---

(۱) چنی جڑیں ہوں جیسی الخ (نغز ص ۳۳۸)

Marfat.com

ولی اللہ محب ۔ از نتائج طبع اوست ۔

ہاتھ سے جس سنگ دل کے رات دن فریاد ہے
یہ ستم دیکھو کہ دل کو پھر اسی کی یاد ہے (ورق ۱۵۷ ب)

شاداب شاداب تخلص، خوش وقت رای، قوم کایت، متوطن قصبۂ چاند پور شاگرد محمد قائم ۔ ازوست ۔

سہنے میں جو یہ جور ترے ہیں نہ ہمیں سخت
اے وای کریں کیا کہ فلک دور زمیں سخت

شرف شرف تخلص، میر محمدی، پسر سید جعفر خاں کہ صوبۂ مرشدآباد [؟] بود ۔ کلامش مانابہ پیشینان ست ۔ زیادہ احوالش معلوم نیست ۔ ازوست ۔ منہ

عکس ہے کس مہ جبیں کا دل نشین آینہ
ہم سر کبک دری ہے سر زمین آینہ

صاف دل کا مرتبہ ہے عرش و کرسی سے بلند
جلوہ گر ہے آسماں زیر زمین آینہ

نک صفائے قلب بس ہے بہر تسخیر جہاں
خاتم دست سلیماں ہے نگین آینہ

خاک ساری میں تردد سخت بے تاثیر ہے
پاؤں میں ریگ رواں کے موج ہی زنجیر ہے

توتیائے چشم مردم خاکساراں کیوں نہ ہو
فی الحقیقت خاک ساری نسخہ اکسیر ہے

مئے وحدت سے ہوئے پیری میں کچھ اور سے اور
صبح دم مے کشو البتہ ہوا پھرتی ہے

Marfat.com

شاد شاد تخلص، الله یار بیگ، قوم مغل، از نسل کیان۔ شاگرد غلام همدانی مصحفی۔ از کلامش جودت طبع آشکار است۔ ازوست۔ منه

اگر چاک سینے کا هم وا کریں [1] ✡ تو هنگامه محشر کا برپا کریں

گل عذاروں کی بے وفائی کا [2] ✡ داغ دل پر مرے نشانی هے [3]

شاه شاه تخلص۔ شاه سعد الله، درویشے ست صاحب کمال اشعارش برجسته۔ (ورق ۱۵۸ الف) وپر کیفیت به نظر رسیده۔ منه

وابسته هے تجھ سے اپنی یاں زیست ✡ جو تو هی نہیں تو پھر کہاں زیست

نه باغ بھاوے هے مجھ کو نه بھاوے کشت مجھے
جہاں هے یار مرا هے وهیں بہشت مجھے

کہے هے اس قدر آنکھوں میں خوب صورت یار
که ره گیا نظر آنے سے خوب و زشت مجھے

کسی کے بالش مخمل سے کام کیا هے شاه
بہت هے سر تلے رکھنے کو ایک خشت مجھے

شائق شائق تخلص، نظیر الدین نام، ساکن سرکار بریلی۔ اصلش از پیرزاده هائی صوبۂ سرهند۔ کلامش مطبوع ست۔ منه

اگر اس طرح سے همیشه کو مری چشم غم سے تری رهی
تو مزارعوں کو یه مژده دو که تمہاری کھیتی هری رهی

شفیع شفیع تخلص، محمد شفیع نام، از شاعران قدیم ست۔ ازوست

شام کو جب یاد تیری بات آتی هے همیں
نیند کافر هوں جو ساری رات آتی هے همیں

شیدا شیدا تخلص، مولدش قصبۂ مئو۔ شاگرد محمد رفیع السودا یک شعر

(۱) کریں گی (دونوں مصرعوں میں) (نغز ص ۳۳۷)
(۲) کی (نغز) (۳) هیں (نغز)

Marfat.com

از تصانیفش مسموع گشته، نگاشته شد۔

رکھ دل کو مرے اے مرے صیاد قفس میں
رہتا ہے کوئی مرغ ہوا گیر سر دست

شوق شوق تخلص، فیض علی نام، معاصر میر و مرزا، اشعار فارسی و ریختہ ہر دو می گفت۔ ازوست۔

قاصد پھرا نہ واں سے جو اب تک نہ آچکا
القصہ اس گلی میں گیا جو سو جا چکا (ورق ۱۵۸ ب)

شعوری شعوری تخلص، شخصے بود ساکن جوالا پور۔ از شعرای متقدمین ست۔ ازوست۔

پھرتا رہے ہے چار پہر مضطر آفتاب ۔ روشن ہے یہ کہ محو ہوا تجھ پر آفتاب

شاہ شاہ تخلص، درویشے بود۔ مدتے شد کہ انتقال کرد۔ خدایش بیا مرزاد۔ ازوست۔

بہار فصل گل میں شاہ گلشن میں گیا اک دن
کہ غنچے ٹوٹے اور اوراق گل ہر سو پریشاں تھے
کہا یہ باغ باں سے دیکھ کر احوال گلشن کا
ہوا کیا اور کہاں ہیں یاں کے جو اہل گلستاں تھے
خزاں کے ہاتھ سے سر کو پٹک کر مجھ سے یہ بولا
یہاں گل تھے، یہاں غنچے، یہاں شمشاد و بستاں تھے

شرر شرر تخلص، میرزا ابراہیم بیگ، از سکنای لکھنؤ ست۔ شخص فارسی گو بعض اوقات شعر ریختہ ہم می گوید۔ اشعارش فصاحت [illegible] دارد۔ از نتائج طبع اوست۔

سامعاں کا نہ فقط سینے میں دم رکتا ہے
سر گزشت اپنی جو لکھیے تو قلم رکتا ہے

Marfat.com

اسیروں کی زبانی اے صبا یہ اس سے کہنی ھے
مگر گردن کا ڈورا کم ھے جو زنجیر پہنی ھے

شاکر شاکر تخلص، شاہ شاکر علی، جوانے ست خلیق و بہ صفت درویشی موصوف و بہ لباس تواضع و توکل ملبس۔ ذوق شعر گوئی ریختہ بہ خاطرش متمکن۔ متوطن دارالخلافہ۔ باراقم آشنا ست۔ ازوست۔

اس کی آنکھوں نے نہ اک خلق کو بیمار کیا
زلف نے ھے دل عالم کو گرفتار کیا

• • • • نہ مدرسہ نے کعبہ نہ بت خانہ ھے
بہر آمد رفت انساں یہ مسافر خانـــہ ھے (ورق ۱۵۹ الف)

ھم تمہارے ھیں تمہیں ھم سے یہ شرمانا کیا
پردے سے شکل دکھا کر ھمیں ترسانا کیا

شکوہ شکوہ تخلص، محمد رضا، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد میاں قتیل۔ دوسہ شعرش کہ بہ نظر مولف رسیدہ، ثبت شدہ۔ منہ

تھوڑی سی نیک و بد کی گر وہ تمیز رکھے
کافر ھو پھر جو اس سے دل کو عزیز رکھے

تجھ کو دل دار میں سمجھاتا ھوں • کیا غلط یار میں سمجھاتا ھوں

نہ اس کا وصل ھے ممکن نہ تاب ھے دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ھے دل کو

شرف شرف تخلص، شیخ شرف الدین حسین، باشندۂ لکھنؤ درگاہ قدم شریف۔ داروغگی کچہری کڑور بہ او مفوض ست۔ مرثیہ و مناقب بسیار می گوید۔ ازوست۔

اب دن پھرے ھمارے، یہ ھم پر عیاں ھوا
وہ مہ جبیں جو رات کو پھر مہرباں ھوا

Marfat.com

شوکت شوکت تخلص، میرزا علی، برادر خرد میرزا مغل سبقت، که . . . . . مذکور گشت۔ طرز کلامش دل چسپ ست۔ ازوست منه

غمزہ ہے بلا، عشوہ ستم، ناز غضب ہے
آفت ہے کچھ اس حسن کا انداز غضب ہے

شائق شائق تخلص، میر محمد، شاگرد قلندر بخش جرأت۔ سیدے ست صلاحیت شعار و خوش گفتار از طبع زاد اوست۔

کمر شیخ و برہمن دیر اور کعبے کو کستے ہیں
رہ دل سے ہیں غافل ورنہ اس میں دونوں رستے ہیں (ورق ۱۵۹ ب)

ظلم کا شیوہ کچھ اس ظالم کو ایسا یاد ہے
ہر گھڑی ہر لحظہ اک تازہ ستم ایجاد ہے

اپنا اور اس کا آنا جانا ہوا ہے موقوف
ان روزوں اے عزیزو جاسوسوں کے خطر سے

دیکھا کریں ہیں پہروں ہوکر کھڑے بہ حسرت
ہم اپنے بام پر سے وہ اپنے بام پر سے

شفیق شفیق تخلص، مظہر علی خاں، عرف میرزا بڈھن۔ شخص ظریف مزاج و لطیفہ گو و یار باش و بذلہ سنج، شاگرد ثناء اللہ خان فراق۔ در زمرۂ خواصان حضور والا ملازم ست۔ ازوست۔

گھونگھٹ کو تمہارے اب منہ پر سے اٹھا دیجے
آتا ہے یہی جی میں سینے سے لگا لیجے

ہم ننگ و نام اپنا برباد کر رہے ہیں ۔ دشت جنوں کو یعنی [illegible] ہیں
آیا نہیں چمن میں مرا گل عذار حیف ۔ جاتی چلی بہار ہے یوں ہی ہزار حیف
بے روی یار کھٹکے ہے مانند خار گل ۔ گو کھل رہی ہیں باغ میں بلبل ہزار گل

شوق شوق تخلص، مولوی قدرت اللہ شخص فاضل، از سکنائے

Marfat.com

رامے پور[1] ۔ است ۔ زیادہ احوالش معلوم نیست ۔ کلامش عاشقانہ ۔ یک مطلع از تصانیفش بہم رسیدہ ۔ مرقوم می گردد ۔ منہ

اے خدا یوں بھی کبھو تیری خدائی ہوگی
کہ مجھے اس کی جدائی سے جدائی ہوگی

شہید | شہید تخلص ، نامش معلوم نیست ۔ از طبقۂ سابقین ست ۔ اشعارش یک دست و ہم وار بہ مطالعہ درآمد ازوست ۔ منہ ۔

گئے برباد اپنے نالۂ و فریاد یا قسمت
بہار آخر ہوئی ہم مت ہوئے آزاد یا قسمت (ورق ۱۶۰ الف)
شہید آخر مقدر تھا ہمیں حسرت میں جی دینا
ہمارے سر پر آکر پھر گیا جلاد یا قسمت

شعلہ | شعلہ تخلص ، امر ناتھ ، قوم کشمیری پنڈت ، نوجوانے ست ساکن لکھنؤ ۔ اشعار ریختہ بہ طور خوب موزوں ۔ معلوم نیست کہ شاگرد کیست ۔ از افکار اوست ۔

جگر جب زخم لیتا ہے رقم اس کی کناری سے
تو دل جل کر یہ کہتا ہے کہ بھائی باری باری سے
رخ محبوب کو وہ دیکھتے ہیں عین زینت میں
کوئی خدمت نہیں دنیا میں خوب آئینہ داری سے
بہ قدر خندہ ہے ماتم سرائے دہر میں رونا
کوئی یہ ماجرا پوچھے ہمارے زخم کاری سے
وہ بے خود ہوں کہ قتل اس نے کیا پر مرتے مرتے بھی
نہ چھوڑا دامن قاتل کو میں نے ہوشیاری سے
فغاں درد ناک قیس کا اللہ رے جذبہ
لگی پردہ اٹھا کر جھانکنے لیلی عماری سے

(۱) رام پوری (نغز ص ۳۵۱)

Marfat.com

الگ بیٹھے رہیں ہم کب تلک جوں درد مے ساقی
جواب صاف دینا خوب ہے امیدواری سے
شب تار جدائی حجرۂ تاریک زاہد ہے
نہیں کم پھیرنا تسبیح کا اختر شماری سے
غبار راہ ہیں پر اے ہوائے عالم بالا
فلک پر ایک دن پہنچیں گے ہم اس خاک ساری سے

قیس و فرہاد اگر کہنے کو نومید ہوے
دولت عشق سے زندۂ جاوید ہوے [؟]
شوق ہم کو تو کسی اب کہن و نو سے نہیں
دل لگانے کا مزا ایک سے ہے سو سے نہیں

شفیع شفیع تخلص. محمد شفیع. شخص خوش فکر و خوش محاورہ۔ زیادہ اشعار از طبع زاد او (ورق ۱۶۰ ب) بہ نظر نہ رسیدہ. لیکن کلامش مطبوع معلوم می شود۔ مقطعے از تصانیفش کہ دریں مجموع نگاشتہ شد۔ بریں گواہ ست۔ ازوست۔ منہ۔

رات کیا ہوگیا تھا تجھ کو شفیع ۔ جب کھلی آنکھ روتے ہی دیکھ

شہرت شہرت تخلص. اسمش دریافت نہ گشتہ۔ شاگرد قلندر بخش جرأت۔ ساکن لکھنؤ ست۔ اشعارش دل چسپ۔ ازوست۔ منہ۔

دل ڈھونڈھتے ہو یار یہاں دل تو کہاں ہے
اک شعلۂ آتش ہے کہ پہلو میں نہاں ہے

شوق شوق تخلص. حسن علی خاں نام. از شاگردان [illegible] آرزو. مرد سپاہی پیشہ۔ اشعار ریختہ بہ فصاحت [illegible]

آچکا خط بھی پہ [illegible] نیا [illegible] ہے
ہوچکی آخر بہار [illegible] اب تلک [illegible] ہے

مدت سے یہ بحث درمیاں ہے [illegible] کہاں ہے

Marfat.com

میں اپنی کم زبانی پر عزیزو گرچہ مرتا ہوں
لب زخموں سے قاتل کا ادائے شکر کرتا ہوں

دکھا دیدار اے دل بر کہ میں فرقت سے مر گزرا
مرا فردای محشر آج ہے میں کل سے در گزرا

عبور بحر دنیا میں سبک باری سے کرتا ہوں
حباب آسا شمار دم سے بے کشتی گزرتا ہوں

آج آ تو بہتر ، وعدہ غلط ہے کل کا [؟]
چوں طفل اشک میں تو مہماں ہوں کوئی پل کا

اس دور میں بد قماش اکثر دیکھے ✡ تھے وہ جو غلام ، تاج برسر دیکھے
(ورق ۱۶۱ الف)

اے گنجفہ باز چرخ تیرے ہاتھوں ✡ اوراق جہاں تمام ابتر دیکھے

شرافت

شرافت تخلص ، میرزا اشرف علی ، نبیرۂ میر مشرف کہ از امرای مشہور است ۔ نسبت شاگردی بہ میر نظام الدین ممنون دارد ۔ از سکنای لکھنؤ ست ۔ اشعارش کیفیتے دارد ۔ ازوست ۔

چمک کے برق نے کی دل پہ شعلہ باری رات
نظر میں پھر گئی دامن کی وہ کناری رات

قبضے پہ تونے ہاتھ جب اے فتنہ گر رکھا
عیسی نے دونوں ہاتھوں سے دل تھام کر رکھا

ضد تجھے صید افگنی کی جب صنم چڑھ جائے ہے
سیل خون صید تا بام حرم چڑھ جائے ہے

بس کہ مرگ قیس کا صحرا میں سب کو غم ہوا
چشم چشم غزالاں حلقۂ ماتم ہوا [؟]

کب تلک خوں ریزی اب دم لے ذرا اے تیغ یار
مارے زخموں کے دل مجروح تو بے دم ہوا

Marfat.com

هم کناری کو جو اٹھی میری آہ سرد رات
آسماں پہلوتہی کرنے لگا اور خم ہوا
جان دی شعلہ نے حسن سبز سے پرہیز کر
حق میں اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
دے جگہ شعلہ صنم کو دیدۂ نم ناک میں
گر برہمن ہے تو رکھ اس بت کو جائے پاک میں
تھے نہ سیماب مہوس نہ طلا زر گر کے ہم
کیا سمجھ کر چرخ نے ہم کو ملایا خاک میں
کیای کیفیت ہوکر ہیر قصاص دخت رز [؟]
سر کو میرے کاٹ کر لٹکائیں آب تاک میں
جلوۂ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر ۔ اے بہار حسن تیرے روی آتش ناک میں
غم اسیروں کی کچھ بھی نہیں اندمال زخم کا [؟]
باغ باں پھول ایک دو رکھ دے قفس کے چاک میں

(ورق ۱۶۱ ب)

گر نہیں تاثیر صحبت پھر بھلا اے شیخ کیوں
جاے ریش آئے نکل ریشے تری مسواک میں
منہ لگایا کر نہ اتنا خال زیر زلف کو
ہے خواص زہر مار اے شعلہ اس تریاک میں

شوق شوقؔ تخلص ، روشن لعل ، در علم موسیقی و سنتور نوازی مہارتی تمام دارد ۔ و اشعار ریختہ ہم می گوید ۔ ازوست ۔ منہ ۔

گردش چشم دکھانا نہ گل اندام کہیں
یعنی تو نہیں گی صراحی کہیں او جام کہیں
عقدۂ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کے ساتھ
آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کے ساتھ

Marfat.com

شکیبا شکیبا تخلص ، شیخ غلام حسین ، جوانے ست شایسته مودب و متواضع، کلامش رنگین و عاشقانه و درد آلود ـ در جرگهٔ شعرای حضور والا شرف ملازمت دارد ـ با راقم آشناست ـ ازوست ـ

نه پوچھو ماجرا هجراں کی شب کا سخت آفت هے
مہ تاباں بھی سر پر میرے خورشید قیـــامت هے

شغل مے تم کو تو واں صحبت مستاں میں رها
یاں عبث لخت جگر آه نمک داں میں رها

سوز دل ، درد جگر ، کاوش غم ، داغ فراق
هم په کیا کیا نه ستم دوری جاناں میں رها

دن نه تجھ بن چین جی کو ، شب نه مجھ کو خواب هے
تابش مہر قیامت جلوهٔ مہتـــاب هے

چنگا هوں میں طبیب ، یه امکان هی نہیں ✡ تو نبض دیکھتا هے یہاں جان هی نہیں

یاد اس ساق بلوریں کی دلائی مجھ کو ✡ شمع نے آگ نئے سر سے لگائی مجھ کو

لاله ساں بیٹھ اس چمن میں کون خوش دل اٹھ گیا
داغ بر دل اٹھ گیـــا ، جو پای در گل اٹھ گیا

(ورق ۱۶۲ الف)

بیمار هجر کو ترے غم کھاے جاے هے
جلد آ پہنچ که سانس ابھی آے جاے هے

زلف میں الجھے هیں گر کاکل کا سلجھایا هے پیچ
دام میں الفت کے هم نے پیچ پر کھایا هے پیچ

فقط جب سے تمہارے هو رهے هیں ✡ مخالف سب همارے هو رهے هیں
جھلک دیکھی کہیں اس نور تن کی ✡ حجـــاب آلوده تارے هو رهے هیں
نگہ جو میں کی بس وهیں جاں دوا تھی ✡ نگہ کیا کوئی ناگہانی بلا تھی

Marfat.com

نیم بسمل اس نے گر چھوڑا شکیبا غم نہیں
پر یہ غم ہے اعتبار دست قـــاتل اٹھ گیا

.... شکیبا کی ترے لاش پڑی ہے ۞ آ دیکھ لے تو بھی سر میدان تماشا

شیفتہ | شیفتہ تخلص، اسمش معلوم نیست۔ از دورۂ پیشینان ست۔ ازوست منہ۔

عید کے دن بھی نہ دیکھا اس ہلال ابرو کو آہ
چاند دیکھا ہم نے لیکن منہ نہ دیکھا چاند سا

شہرت شہرت تخلص، از نامش اطلاعے نیست، دو بیت از قصیدہ اش بہ نظر رسیدہ۔ ثبت می نماید۔ شاید کہ از شعرای دکن ست۔ ازوست۔ منہ

ہے کج روی پہ ہمیشہ یہ چرخ نا ہموار
کروں جفاؤں کا اس کی میں کس سے استفسار
ہر اک نگاہ میں کئی کئی طرح کے بدلے رنگ
بہ شکل بو قلموں، مثل شیشۂ زنگار

شرر شرر تخلص، میرزا صادق، ترک علاقۂ دنیاوی نمودہ۔ [illegible] [؟] ازوست۔ منہ

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(ورق ۱۶۳ ب)

رنگت حنا کی سرخ جو ہے پنی یار کی ۞ انگشت پا ہر ایک کلی ہ[illegible]ی

نخل قد جاناں نے عجب رنگ نکالا
جوں جوں وہ بڑھا اور ہی گچھہ دھ[illegible] کالا

شوق شوق تخلص، تہمتن جنگ بہادر، عمدہ دادہ ایست [illegible] ازانی

Marfat.com

دکن ، چند شعر که در مبارک باد عید رمضان گفته ـ مرقوم کرده شد ـ ازوست ـ منه

عید رمضاں کی مبارک هووے حضرت کو مدام
نام آور هووے سیف الملک کا دنیا میں نام
حق تعالی باخوشی جم جم رکھے با ذوق و شوق
دولت و عزت ظفر دے ویں تجھے ماه [1] ـ امام

شاکر شاکر تخلص ، محمد شاکر ـ از تلامذهٔ محمد علی حشمت تخلص ـ زیاده از احوالش آگهی نیست ـ یک قطعه از تصانیفش بهم رسیده ، ثبت می گردد ـ

کیا پوچھے هے حال بلبلوں کا ۞ جو ان په گزرتی هے گزرے [؟]
گل چیں تجھے کیا تری بلا سے ۞ گل توڑ کے تو تو گود بھر لے

شوق شوق تخلص ، نام او مسموع نه گشته ، شاگرد میرزا رفیع السودا ـ کلامش مانا به وضع استاد خود ست ـ ازوست ـ

سر شک گرم سے دل هے کباب در تہ آب
هوا هے چشم کا خانه خراب در تہ آب
شوق گو عشق سے رسوای دو عالم هے ولے
شکر صد شکر ترے پیچھے تو بد نام هوا

شور شور تخلص ، میرزا محمود بیگ عرف ملهو بیگ ، اصلش از ایران زمین ، مولدش دارالخلافهٔ شاه جهان آباد ـ جوان سپاهی پیشه ـ طبع موزون و فکر رسا داشت (ورق ۱۶۳ الف) کلامش دل نشین و سرور افزاست ـ باراقم آشنا بود ـ درین ولا در صف جنگ کشته شد ـ افسوس که در عین شباب جهان فانی را بدرود کرد ـ و داغ غم و الم بر دل آشنایان و یاران گزاشت ـ خدایش بیا مرزاد ـ ازوست ـ منه

---

(۱) کذا

Marfat.com

اک آہ سرد بھرنا اور دل کو تھام لینا ٭ ہوتا ہے گاہ گاہے یوں اس کا نام اپنا
واں قتل کو ہمارے ارشاد کررہے ہیں ٭ یاں کلمۂ شہادت ہم یاد کررہے ہیں

دست مشاطہ سے جو زلف کو واں شانہ ہوا
یاں وہیں درد مرے پہنچے کو تا شانہ ہوا

جہاں میں بیٹھا غرور سے جو اسی نے جور و ستم اٹھائے
مسافرانِ سرائے فانی چلے چلو تم قدم اٹھائے

غضب آنکھیں، ستم ابرو، عجب منہ کی صفائی ہے
خدا نے اپنے ہاتھوں سے تری صورت بنائی ہے

خلق جس شوخ کی مجرائی ہے ٭ طبع اپنی بھی ادھر آئی ہے
جو ایسی تجھے آنے کی یاں امنگ نہیں [؟]
تو جان اپنے بھی جینے کا کوئی ڈھنگ نہیں

شرف شرف تخلص. از نامش آگہی نیست۔ متوطن حیدرآباد غزلے از تصانیفش اکثر زبان زد مطربان و اہل نشاط دارالخلافہ است۔ مذاق کلامش صوفیانہ۔ دوسہ شعر از غزل مذکور بنا بر یادگار قلمی نمودہ شد۔ ازوست۔ منہ.

خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی
نہ تو میں رہا نہ تو تو رہا جو رہی سو بے خبری رہی
(ورق ۱۶۳ ب)

شہ بے خودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ جنوں کی پردہ دری رہی نہ خرد کی بخیہ گری رہی
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جو دھری تھی وہیں دھری رہی

شوق شوق تخلص، محمد بخش، شخصے ست سپاہی پیشہ، زیادہ از احوالش اطلاعے نیست۔ ازوست۔

Marfat.com

مرجھایا تصور میں ہم آغوشی کی وہ تو
اس گل کی اب اس طور سے نازک بدنی ہے

اے شوق اچھالے ہے وہ شیشے کو نشے میں
منظور کسی کی تو اسے دل شکنی ہے

رشک مہ تاباں رخ رخشاں ہے تیرا
جوں مطلع خورشید گریباں ہے تیرا

کس کے قلم صنع نے اس خط کو لکھا ہے
سر مشق گلستاں خط ریحان ہے تیرا

جس نے گل گوں یہ ترا عارض زیبا دیکھا
اشک خونیں میں اسے غرق سراپا دیکھا

دیکھ عالم کے لیے ہم نے طبیب اور حکیم
نہ کسی پاس علاج دل شیدا دیکھا

سوز دل، اشک رواں، نالۂ شب، آہ سحر
عشق میں ہم نے بھی کیا کیا نہ تماشا دیکھا

ہم کو مے خانے میں ہے ساقی گل فام سے کام
نہ غرض بادۂ و مینا سے نہ کچھ جام سے کام

اشک گل گوں جب سے ہے اپنا طراز آستیں
لعل و گوہر سے نہیں ہرگز نیاز آستیں (ورق ١٦٤ الف)

خط مشکیں ترا سر مشق حسن دست بالا ہے
نہیں کار غلاماں یہ مقرر کار آغا ہے

آنکھوں سے جو یوں اشک مری متصل آوے
ڈرتا ہوں کہیں بہہ کے نکل لخت دل آوے

شاداں شاداں تخلص، میر حسن علی نام، معلوم نیست کہ کجائے ست۔ ازوست۔

Marfat.com

بد وضع بھی بہت ہو تم گرچہ خوب رو ہو
پر میری یہ دعا ہے دنیا ہو اور تو ہو

شاد شاد تخلص، متوطن قصبۂ بڈھانہ، مدتے ست کہ طرف دکن رفتہ ـ ازوست

خوں ٹپکے تھا آنکھوں سے، لگے جھڑنے شرر بھی
کامل ہوے فن اپنے میں یہ دیدۂ تر بھی

شوق شوق تخلص، شیخ الٰہی بخش، متوطن مستقر الخلافہ اکبر آباد ـ بالفعل در فرخ آباد بہ سرکار صاحب عالم میرزا مظفر بخت بہادر خلف الرشید شہ زادہ جہانیاں میرزا جواں بخت مرحوم مغفور در جرگۂ منشیاں سرفراز ـ شخص خلیق و شاعر شیریں کلام ست در انشا پردازی نیز مہارت دارد ـ چنان چہ کتاب قوانین السلطنت در نثر کہ تصنیف اوست، روز ملازمت بہ حضور والا پیش کش نمودہ ـ ماورای این انشاء و مکاتیب خوب در زبان اردو از ذہن صافیش سر انجام پزیرفتہ ـ وہم دو دیوان فارسی و ریختہ ممزوج افساء شعر مرتب ساختہ ـ حسب اتفاق وارد دارالخلافہ گشتہ بود ـ چند اشعار کہ در پیش مسموع گردیدہ، دریں مجموع مندرج کردہ شد ـ ازوست ـ منہ اورق ۱٦٤ ب:

دیکھے جو رنگ اس مژۂ اشک بار کا : دل خجلتوں سے آب ہو ابر بہار کا

نے اشک گرم و نے نفس آتشیں رہا
اپنا مگر یہ ایک دم واپسیں رہا

روز ہجود غم نہ رہا جب کوئی رفیق
تھامے یہ طفل اشک مری آستیں رہا

اس خاکسار کو کوئی کیونکر کرے فراموش
جوں نقش پا جہاں کہ یہ بنتا نہیں رہا

از بس کہ گرم و سرد جہاں در گزار ہے
گرمی کہیں رہی نہ زمستاں کہیں رہا

Marfat.com

باد خزاں نے دھر کا گلشن دیا اجاڑ
نسریں نـــہ نسترن نـہ گل یاسمیں رہا
نیرنگی فلک سے ہمیشہ کسو کے پاس
نے سیم و زر جہاں میں نہ در ثمیں رہا
سب اٹھ گئے جہاں سے کیومرث و کیقباد
پیوستـــہ کون زیـر سپہـر بریں رہا
خاک عدم میں قیصر و خاقاں سے مل گئے
جز نام کچھ نشاں نہ بہ روئے زمیں رہا
ہم نے جو واصلات جہـاں کو کیا شمار
باقی پـــہ ایک نام جہاں آفریں رہا

شرر | شرر تخلص، میرزا جعفر، برادر کوچک جامع کمالات حکیم مرزا محمد عشق تخلص ـ جوانے بود سپاهی پیشه، از چندے طرف حیدر آباد رفته، همان جا ودیعت حیات به متقاضی اجل سپرد ـ خدایش بیامرزاد ـ

اس رند خراباتی سے گر آپ خفا ہیں
پھر بزم میں مے خواروں میں کیوں جلوہ نما ہیں (ورق ۱۶۵ الف)
اے عشق جگر سوز شرر کی تجھے سوگند
اک شعلۂ جاں سوز کـہ مشتاق فنا ہیں

شائق شائق تخلص، میر حاجی نام، شاگرد میر هدایت علی کیفی تخلص، جوانے ست متخلق به صفات گوناگون ـ شوق مهوسی در دلش نهایت متمکن ـ شعر ریخته گاهے می گوید ـ ازوست ـ

نہیں کسی سے جہاں میں غبار رکھتا ہوں
دل اپنا صاف میں آئینـہ وار رکھتا ہوں
میں اس جہاں میں دل داغ دار رکھتا ہوں
بہ رنگ لالہ عجب اک بہار رکھتا ہوں

Marfat.com

اس سنگ دل کے دل میں ذرا بھی نہ راہ کی
تاثیر ہم نے دیکھ لی بس اپنی آہ کی
تم کھینچتے رہا کرو تروار کو میاں
اپنا تو کام کر گئی برچھی نگاہ کی
نہ پوچھو یاں کی آسایش کی ہم اس بحر ہستی میں
حباب آسا کدھی دم کے یہاں مہمان بیٹھے ہیں

شادا شاد تخلص، میر احمد حسین، سیدے ست صحیح النسب۔ بزرگانش قریب شش صد سال منقضی شدہ، کہ از حجاز در عہد سلطان شمس الدین التمش بہ ہندوستان رسید (ند) سید مسطور بالفعل ساکن قصبۂ شکوہ آباد ست۔ و بہ عہدۂ سرشتہ داری عدالت ضلع میرٹھ منصوب۔ طبعش موزون و کلامش دل چسپ۔ از طبع زاد اوست۔

لب ہلا دے کبھی بس ایسی بھی رعنائی کیا
کام آوے گی قیامت کو مسیحائی کیا
قربان ترے میرے کماں دار ادھر
بھر کی [پھر کے؟] ہے ترا صید دل افگار ادھر

شیدا شیدا تخلص، شاعر متقدمین ست۔ حالش معلوم نیست۔ ازوست (ورق ۱۶۵ ب)۔

رہے ہے کوہ میں فرہاد قیس بن میں رہے
فلک یہ شیدا بتا کس حلا وطن میں رہے

شادان شادان تخلص، میر رجب علی درویشے ست متوکل۔ شاگرد میر خان آشفتہ۔ در مشاعرۂ مہدی علی خان عشق اکثر اورا دیدہ می [illegible] بہ نظر نہ رسیدہ معلوم نیست کہ کجا ست۔ ازوست

دل نہ دیجے آہ شادان طفل [illegible] کیوں
یاد ہے مجھ کو یہ نکتہ حضرت استاد سے

شیفتہ شیفتہ تخلص، حافظ عبدالصمد، مولوی زادہ [illegible] ست۔ زہ گاہ

Marfat.com

فرقـــهٔ سپـاه می کنـــد۔ اصلاح شعر ایں هم از بهوری خاں گرفتـه۔ ازوست۔ منه

بے سبب کاکل مشکیں کو یه شانه کیا تها
منهه چهپانا تها اگر تو یه بهـانه کیا تها

شوق شوق تخلص، حافظ غلام رسول، باشندهٔ دار الخلافه، نوجوانے ست سپاهی وضع، شاگرد میاں نصیر، اشعارِ ریختـه به طور استاد خود خوب می گفت۔ ازوست۔ منه۔

لکهـا هوا تها یه اس مه جبیں کے پردے پر
نهیں هے کوئی اب ایسـا زمیں کے پردے پر
کهلے کسی پہ بهلا کیوں که راز عالم غیب
که عقل گم هے جهـاں آفریں کے پردے پر
مرے مزار کے چو گرد کهینچنا دیوار
موا هوں میں کسی پردہ نشیں کے پردے پر
تو نه کهہ قاتل که میں هی صاحب شمشیر هوں
پاس اپنے میں بهی رکهتا آه کا اک تیر هوں
آپ کو رکهتا تها جی سے کرکے سو تدبیر کهینچ
لے گئی کوچے میں اس کے پهر مجهے تقدیر کهینچ
دیتا هے جام میں وه همیں کب شراب تلخ
لگتا هے ترش روئی ساقی سے آب تلخ (ورق ۱٦٦ الف)

شاغل شاغل تخلص، اسمش معلوم نیست، و نه حالاتش مفهوم۔ از طبع زاد اوست۔

جاتی نهیں هے اس سے تری فکر زلف و رخ
شاغل کو روز و شب هے ترا ذکر زلف و رخ

Marfat.com

شوکت شوکت تخلص، محمد منیف، خلف میر رستم علی که صاحب تصانیف ست۔ متوطن قصبہ بجنور، شاگرد میر غلام علی عشرت بریلوی۔ جوانے خوش طبع ست۔ از کلام اوست۔

یاں تک اس چشم کے باعث ہوا آزار مجھے
دیکھ حیراں ہو رہی نرگس بیمار مجھے
مجھ میں اور ابر میں ہے معرکہ آرائی آج
سرخ رو رکھیو اب اے دیدۂ خوں بار مجھے
عشق کے دل سے لگی جان و جگر کو آتش
ایک گھر سے لگے جوں دوسرے گھر کو آتش

ہر لخت دل یہ پارۂ سوزاں ہے آگ کا ٭ مژگان زیر آج یہ طوفاں ہے آب کا
کاٹ ہے جو ابروے خم دار میں ٭ ہے یہ برش کب کسی تلوار میں

غلماں کی نہ کچھ اس کو نہ کچھ حور کی سوجھی
زاہد کو جو شکل اس بت مغرور کی سوجھی

شگفتہ شگفتہ تخلص، از جملہ سلاطینان ست۔ طبع موزوں دارد۔ افکارش برجستہ۔ مضمون اکثر اشعار طبع زادش پسند خاطر سامعان۔

نثار تیر نگہ پر نہ دل ہوا میرا ٭ فدائے دشنۂ مژگاں ہے یہ گلا میرا

تم اپنی تیغ کا جوہر مجھے دکھا نہ سکے
جو ایک وار بھی سر پر مرے لگا نہ سکے

یقیں ہے مجھ کو شگفتہ یہ جز سیہ وصال
اس اپنے غنچۂ دل کو صبا کھلا نہ سکے (دیوان ۱۶۶ ص)

شورش شورش تخلص، نا (م) قادر حسین۔ شاگرد ثناء اللہ خاں فراق۔ کما حقہ از احوال مومی الیہ اطلاع نیست۔ ازوست۔ منہ۔

Marfat.com

آرزو دل کی ہوی تیری ملاقات سے کم
جی دھڑکتا ہے گھڑی ہوتی ہے جو رات سے کم

باد صبا چمن میں گر ہو گزار میرا [1] ٭ اس گل بدن سے کہیو ہے انتظار میرا

شہرت شہرت تخلص ، امیر بخش ، اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر ۔ از دو پشت بزرگانش به دارالخلافۂ شاہ جہان آباد توطن اختیار کردند ۔ جوان مودب و متواضع ۔ شاگرد ثناء اللہ خان فراق ۔ در زمرۂ خواصان حضور والا عز ملازمی دارد ۔ ازوست ۔ منه ۔

حسرت پڑی ٹپکتی ہے سنگ مزار سے
آئینے کو جلادو ہمارے مزار سے

ہیکل سے کیوں کہ ہو نہ اسے بے کلی بھلا
جس کی کمر لچکتی ہو پھولوں کے ہار سے

ہماری آنکھوں میں تاریک ہو گیا عالم
به وقت شام جو تم گھر سے سر کھلے نکلے

شمس شمس تخلص ، میر شمس الدین علی ، سید صحیح النسب ، عرف میرزا جمن ۔ نبیرۂ سیف الدولہ سید رضی خان بہادر ۔ نوجوانے ست به زیور حلم و حیا آراستہ ۔ بسیار خلیق و مودب و متواضع ۔ به سبب موزونی طبع خیال شعر گوئی دارد ۔ شعرے از غزل طرحیش به یاد مولف مانده ۔ ثبت نموده ۔ ازوست ۔

سن کے رونے کی مرے آواز کہتا ہے وہ شوخ
یہ وہی کم بخت شاید یاں پس دیوار ہے (ورق ۱۶۷ الف)

شریف شریف تخلص ، میرزا شریف بیگ ۔ مرد ظریف مزاج ست ۔ و بعضے اوقات اشعار ریختہ می گوید ازوست ۔

شریف رونے پہ آجائیں گر یہ دیدۂ تر ٭ تو آبرو نہ رہے کچھ گھٹا برسنے کی

(۱) دونوں مصرعوں میں ،، میرا ،، کو بجای ،، تیرا ،، کا محل ہی

Marfat.com

[1] تجھ میں انداز و ادا اور دل ربائی قہر ہے
ساری باتیں خوب ہیں لیکن لڑائی قہر ہے

شگفتہ شگفتہ تخلص، بدہ سنگھ، قوم حداد۔ شاگرد بھوری خان آشفتہ۔ جوان سپاہی پیشہ، خوش وضع ست۔ ازوست۔ منہ۔

ٹوٹے پڑے ہیں ساغر ٹکڑے گلابیاں ہیں
ساقی کی مے کدے میں یہ بد شرابیاں ہیں
ہجر کی آتش نے جب سے دل میں آ بستر کیا
شعلہ ہم بستر کیا بستر کو خاکستر کیا

پروانہ وار جل کر گو خاک ہوگئے ہم ٭ پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرارتوں سے

شرف شرف تخلص، شاعرے بود در عہد اعلی حضرت عرش منزل حضرت عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ مغفور۔ مدتے شد کہ ازیں دار ناپای دار رحلت نمود۔ خدایش بیامرزاد۔ شعرے ازو بہ سمع رسید مرقوم گردید۔ منہ۔

دشت لیلی میں نہیں ریگ رواں ہر ساعت
خاک مجنوں ہے کہ زنجیر بہ پا پھرتی ہے

شاعر شاعر تخلص، المعروف بہ میر کلو کہ قربت قریبہ بہ خواجہ میر درد رحمۃاللہ علیہ دارد۔ ازوست۔

نک بھی گرچیں بہ جبیں کیجیے گا ہم نہیں ہیں یہ یقین کیجیے گا
تھا ایک دل بساط میں سو وہ بھی کھو دیا
خانہ خراب آنکھوں نے مجھ کو دیو دیا
عشق کے سودائیوں کی کس سے ہاں ہو
ہاں مگر زلف چلیپا ان کی زنجیر ہو (ورق ۱۶۷ ب)

(۱) یہ شعر حاشیہ پر درج ہے

Marfat.com

جان لے شاعر یہ دنیا وہ ہے قحبہ فاحشہ
جو ملے اس سے اسے چھٹ منصب و جاگیر ہو

رباعی

ہر چند تلاش جا بہ جا کر دیکھا ٭ پایا نہ اسے کہیں جو جاکر دیکھا
مدت کے بعد آج بازے ہم نے ٭ اس بت کو اپنے خدا خدا کر دیکھا

شرف شرف تخلص، میرزا شرف الدین بیگ، باشندۂ لکھنؤ روش شعر گوئیش بسیار مرغوب ـ ازوست ـ

در دنداں ہیں یہ تیرے لبِ خنداں کے بیچ
یا کہ الماس کی معدن ہے بدخشاں کے بیچ
دیکھ کر زلف و خط یار گلستاں کے بیچ
صبح سر گوشی سی تھی سنبل و ریحاں کے بیچ
آج کچھ رقص میں ہے قیس بانگ حدی [؟]
ظاہرا ناقۂ لیلی ہے بیاباں کے بیچ
مژگاں اس کی برچھی ہیں یا خنجر ہیں یا بھالے ہیں
سینہ سپر یاں ہم بھی ہیں سب اپنے دیکھے بھالے ہیں

شائق شائق تخلص، محمد نذیر الدین حسن نام، ابن شاہ غلام محی الدین ـ درویشے اصلش از صوبۂ سر ہند ـ متوطن بلدۂ بریلی، قوم شیخ ـ از پیرزادہ ہائی آں جاست ـ شخصے ست قابل و ذی ہوش از طبع زاد اوست ـ منہ

ڈرتا نہیں وہ ظالم خوں خوار کسی سے
بھڑ جاے گا اب کھینچ کے تروار کسی سے
یہ جو سب گل عذار بیٹھے ہیں ٭ باغ دل کی بہار بیٹھے ہیں
چین اس دل کو ترے نہ ایک آن[1] ترے بن آیا
دن گیا رات گئی رات گئی دن آیا

(۱) کذا ،، تری ،، زائد ہو

Marfat.com

شوق | شوق تخلص، جوہر بیگ ساکن لکھنؤ۔ از شاگردان مصحفی بہ زیارت مشہد مقدس (ورق ۱۶۸ الف) مشرف گشتہ۔ در فن نغز و معما وغیرہ دخلے دارد۔ ازوست۔ منہ

تجھ بن قلق سے بستر غم پر تمام رات ٭ تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات

عرق جب اس پری کے چہرۂ گل نار سے ٹپکے
نہ کیوں کر اشک حسرت پھر گل گلزار سے ٹپکے

اگر دعواے ہم چشمی کرے وہ تجھ سے گلشن میں
لہو فی الفور چشم نرگس بیمار سے ٹپکے

تری دہشت سے جلاد فلک کو قشعریرہ ہے
لہو کیوں کر نہ اے قاتل تری تلوار سے ٹپکے

ہمارا حال زار اے شوق وہ آکر اگر دیکھے
یہ کیا ممکن ہے جو آنسو نہ چشم یار سے ٹپکے

کل شیخ بن کے مجتہد عصر ساقیا
دکھلا کے باغ سبز عذاب و ثواب کا

کہنے لگے ز راہ تبختر مجھے نظر
معلوم ہوگا حشر میں پینا شراب کا

ہم نے کہا کہ ہم بھی تو ہیں خوب جانتے
پر کیا کریں، کہ ہے ابھی عالم شباب کا

گستاخی ہو معاف تو اک عرض میں کروں
لیکن نہ کیجیے مجھے مورد عتاب کا

تقوی ہمارے آگے ہو جب آپ کا [illegible]
اور تب یقین آپ سے ہو اجتناب کا

مے ہووے کنج باغ ہو ساقی ہر ماہ وش
اور کوئی واں مخل نہ ہو باعث حجاب کا

Marfat.com

گردن میں ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بے حیا
یہ ریش جس پہ جلوہ (ہے) رنگ خضاب کا

رکھ اس پہ اور منہ سے ملا کر وہ اپنا منہ
دے ذائقہ زباں کو دھن کے لعاب کا

منت سے یوں کہے کہ مرا تو لہو پیے
گر پی نہ جاوے جلد یہ پیالہ شراب کا (ورق ۱٦۸ ب)

اس وقت ہم سلام کریں قبلہ آپ کو
گر آپ خوف کیجیے روز حساب کا

اور امتحاں بغیر تو یہ آپ کا غلام
قائل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ و شاب کا

حرف الصاد

صاحب صاحب تخلص، مظفرالدولہ ممتازالملک نواب ظفریاب خان بہادر نصرت جنگ۔ فرنگی نسب۔ خلف ظفر یاب خان شمرو صاحب کہ از حضور انور محالات بزماوہ و کوتانہ وغیرہ در جایداد کنبوی او مقرر— و والدہاش زیب‌النسا بیگم مختار نظم و نسق فوج و جایداد ست۔ و خود اوقات بہ وضع امرا بسر می برد۔ در ایامے کہ وارد دارالخلافہ بود۔ مجلس مشاعرہ در خانہ منعقد می نمود۔ راقم ہم چند بار در مشاعرہ اش رفتہ۔ آں جاہمہ شعرائے شاہ جہان آباد روز مشاعرہ در خانہ اش می شد [؟] بسیار صاحب شعور و سلیقہ مند بہ نظر رسیدہ۔ و خط نستعلیق خوب می نوشت۔ و در فن مصوری و علم موسیقی مہارت داشت۔ در شعر گوئی و شعر فہمی ماہر بود۔ افسوس کہ در عین شباب بغتۃً بہ علت ہیضہ ازیں جہان فانی سفر آخرت گزید۔ منہ

Marfat.com

نظر آیا مجھے شب بام پہ پیارا اپنا ٭ بارے اب کچھ ہے بلندی پہ ستارا اپنا
ہے زلف حلقہ زن خط دل بر کے آس پاس ٭ یا اژدہا ہے فوج سکندر کے آس پاس

(ورق ۱۶۹ الف)

صدق : صدق تخلص، از نامش اطلاعے نیست۔ باشندۂ حیدرآباد۔ اشعار برجستہ می گوید۔ منہ

کیا سرمے کو آنکھوں میں نظر بند ٭ رکھا مرغ حنا ہاتھوں میں پر بند
رگ گل سے بھی نازک تر ہیں پیارے ٭ گلابی پیرہن کا تیرے ہر بند
تصور میں ترے ہر نور بینش [؟] ٭ نہیں ہوتی کبھی یہ چشم تر بند
بہ دقت اشک اب نکلے ہے شاید ٭ ہوا آنکھوں میں اب لخت جگر بند
ہوا جو صاف مشرب آئنہ سا ٭ رکھے کب نیک و بد کے منہ پہ در بند
کہاں نکلے ہے تار زلف سے دل ٭ کرے پرواز کیوں کر مرغ پر بند

دھن سے تیرے سخن جیسے در فشاں نکلے
صدف سے یوں در شہ وار پر کہاں نکلے
سخن وروں کو کرے تنگ معنی باریک
جو مو کمر کا تری ذکر درمیاں نکلے
جگر کے داغ پہ جب ٹھہرے مرہم کافور
بسان پنبہ اگر مغز استخواں نکلے
چلے جو قافلۂ اشک دل سے نکلے آہ
فغاں کرے ہے جرس تب کہ کارواں نکلے
چمن میں یار اگر آوے ہو بستی ہوش
گلوں سے ..... عرق رنگ زعفراں نکلے
نکالے بیضۂ خالی حباب کا بلبل
کنار بحر جو گل رو ترا بیاں نکلے

Marfat.com

نگاہ گرم سے دیکھا ہے شمع نے شاید
جو آپ بزم سے برہم عرق فشاں نکلے
تمہاری مانگ میں تابندہ دیکھ سلک گہر
فلک پہ شب کو نہ خجلت سے کہکشاں سے نکلے (ورق ۱۶۹ ب)
بغیر نقطۂ موہوم فلسفی نہ کہے
جو شوخ تنگ دہن کا اگر بیاں نکلے
ثبوت لا یتجزی کے جز کی ہو تقسیم
ہنسی جب اس کے لبوں سے شکر فشاں نکلے

صفدری صفدری تخلص، میر صادق علی، برادر سیومی فخرالشعرا میر نظام الدین ممنون۔ کلامش عاشقانہ است۔ از برادر بزرگ خود اصلاح می گرفت۔ ازوست۔ منہ۔

یہاں چشم تر و پر خوں دل مستانہ رکھتے ہیں
نہ پروائے سبو نے حاجت پیمانہ رکھتے ہیں

نہیں معلوم دل میں صفدری کے درد کیسا ہے
کہ ہر دم ہاتھ سینے پر وہ بے تابانہ رکھتے ہیں

صابر صابر تخلص، صابر شاہ نام، درویشے بود در عہد فروس آرام‌گاہ — اشعار بہ رویۂ آں وقت می گفت۔ ازوست۔

جو ہم بستر نہ ہو ہم سے تو تجھ سے کیا شکایت ہے
نظر بھر کر ہمیں اک دیکھنا تیرا کفایت ہے

صفدر صفدر تخلص، میر صفدر علی، از حالاتش کما ینبغی اطلاع نیست۔ ازوست۔

دل پر مرے رکھ ہاتھ ذرا جان سمجھ کر
اخگر کو نہ لے لعل بدخشاں سمجھ کر

Marfat.com

آنکھ اپنی یہ کس کے دردنداں پہ پڑی ہے
جو تار (ہے) آنسو کا سو موتی کی لڑی ہے

صیاد صیاد تخلص، میرزا غلام حسین، متوطن دارالخلافه، در تحصیل علوم رسمیه سعی جمیله به کار برده ـ شاگرد میر عزت الله عشق ست ـ ازوست ـ منه ـ

چلون سے اس نگہہ کی کیا دل شکار ہے
یہ وہ مثل ہے ٹٹی کی اوجھل شکار ہے (ورق ۱۷۰ الف)

صاحب صاحب تخلص، شاعرے قدیم صاحب دیوان ـ ازوست ـ

کل جو وہ آتے ہوئے جانب گلزار جھکا
سرو بھی واسطے تعظیم کے یک بار جھکا
زور کیفیت مے ہے کہ سبھی جھکتے ہیں
جام پر شیشہ جھکا، شیشہ پہ مے خوار جھکا

صبر صبر تخلص، میرزا غلام حسین بیگ فرزند حکیم محمد علی خان اصلش از خطهٔ کشمیر جنت نظیر ـ از دوسه پشت در دارالخلافه بزرگانش توطن اختیار نموده ـ جوان ذکی ذی هوش معلوم می شود ـ شاگرد حافظ میر عزت الله عشق ـ ازدست

گہے قصد حرم، گاہے سربت خانه رکھتے ہیں
غرض دم بھی عجب ہی مشرب مستانه رکھتے ہیں

صبا تخلص، میرزا راجه شنکر ناتھ بہادر ـ فرزند میرزا راجه رام ناتھ بہادر است ـ پیش کاری نظارت حضور والا ارثا به ذاتش متعلق ـ واسطه معاش، و مقرب حضور فیض گنجور بود ـ طبع موزون و فکر [illegible] به خانهٔ خود مجلس مشاعره منعقد می کرد ـ شعر به [illegible] ـ اوراست ـ منه

دل جب اس کی نگہہ مست کا خمار ہوا
سر خوش کیفیت بادهٔ انگور ہوا

Marfat.com

تم دور رہا چاہو تو کچھ دور نہیں ہے
پر ہم میں جدا رہنے کا مقدور نہیں ہے
ہوں میں صدقے ترے بہانے کا ٭ روز ڈھب یاد ہے نہ آنے کا
یاں تک آئے جو نہیں دیکھ کے تم کالی رات
اس بہانے سے غرض آپ نے یوں ٹالی رات (ورق ۱۷۰ ب)

صفدری صفدری تخلص، از زمرۂ شعرائے سلف ست احوالش مطلق بہ سمع نہ رسیدہ ۔ رویۂ شعر گوئیش مانا بہ کلامِ پیشینان ست ۔ ازوست منہ

خاتم دست سلیماں ہے پری رو کا بدن
لعل لب کا جس پہ یاقوتی نگینہ ہے عجب
باقی رہا ہے اور بھی کچھ امتحاں ہنوز
جاتا نہیں ہے آپ کے دل سے گماں ہنوز

صادق صادق تخلص، میر جعفر خان، شخصے از جرگۂ امرائے دارالخلافہ بود ۔ مدتے شد کہ انتقال نمود ۔ خدایش بیا مرزاد ۔ ازوست ۔ منہ ۔

دل ہے یہ یا کباب ہے کوئی ٭ عاشقی کیا عذاب ہے کوئی
شرم سے نام وہ نہیں لیتا ٭ پر ہمارا خطاب ہے کوئی
بتاں کو کیا مزا حقہ نئے سے ٭ کہ منہ میٹھا نہ ہو گڑگڑ کیے سے

صفا صفا تخلص، منولعل قوم کایتہ ۔ ساکن لکھنؤ شاگرد [1] مصحفی ازوست ۔

جو عاشق ہوگئے پر مر گئے ہیں ٭ وہی کچھ نام اپنا کر گئے ہیں
چرخ [2] ۔ کوکب یہ سلیقہ ہے دل آزاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

(۱) ولد رای نورن چند اخبار نویس شاگرد میر تقی ۔ صاحب دیوان گزری ۔ بعض صاحب تذکرہ ہی ان کو مصحفی کا شاگرد لکھا ہو (سخن شعرا)
(۲) چرخ کوکب یہ سلیقہ تھا ستم گاری میں (سخن شعرا ۲۸۱)

Marfat.com

خدمت میں تمہاری پھر میں آؤں تو کچھ کہنا
منہ بار دگر تم کو دکھلاؤں تو کچھ کہنا

صانع صانع تخلص، نظام الدین، شخصے بود از سادات [1] بلگرام صاحب دیوان فارسی، گاہ گاہے شعر ریختہ می گفت۔ ازوست۔ منہ۔ (ورق ۱۷۱ الف)

کھلایا سب سگ لیلی کو شب استخواں اپنا [؟]
نہ چھوڑا ہائے مجنوں نے صحرا میں نشاں اپنا [؟]

صنم کی اس محبت پر دیا تھا دین و دل صانع
نہ تھا معلوم ہو جاوے گا یوں نامہرباں اپنا

جلے ۔۔۔۔ ترے جس وقت آہ کرتے ہیں
تو دود دل سے جہاں کو سیاہ کرتے ہیں

صفدر صفدر تخلص، میر صفدر علی نام، ساکن قصبۂ سونی پت۔ سید زادہ اے ست نوجوان۔ شوق شعر گوئی در خاطرش استقرار یافتہ۔ ازوست، منہ۔

شب ماہ ترے شوق میں ہے کیا ہمہ تن چشم
خورشید بھی ہے بہر تماشا ہمہ تن چشم

تو جالی کی کرتی جو پہن کر ہو خراماں
کیوں کر نہ بنے دیکھنے والا ہمہ تن چشم

وہ ناک چڑھاتا ہے مجھے دیکھ کے غیر میں
عینک کی طرح ہوں میں سراپا ہمہ تن چشم

برقع کو اٹھا منہ سے جو کرتا ہے تو باتیں
اب میں ہمہ تن گوش بنوں یا ہمہ تن چشم

شجر سوختۂ شمع سے جب گل نکلے
چاہیے بیضۂ فانوس سے بلبل نکلے

(۱) مخ میں "بالکرام" ہو۔

Marfat.com

کھول دیتے گرہ زلف صبا، کیوں نہ ہوے
تیرے پاؤں سے لگے رہتے، حنا کیوں نہ ہوے

صفا صفا تخلص، از نام و نشانش مطلع نیستم ـ یک مطلع او از تذکرۂ غلام ہمدانی مصحفی بہ دست آمد، نگاشتہ شد ـ ازوست، منہ ـ

محتسب جھوٹ ہے مے کس نے بھری شیشے میں
رہ گئی ہے مرے آنسو کی تری شیشے میں

صبا صبـا تخلص، شاگرد میر ضیاے عظیم آبادی، اغلب کہ مشار الیہ ہم از سکنۂ (ورق ۱۷۱ ب) شہر مذکور خواہد بود ـ منہ، کلام

جمع کرکے درد سارے تونے دل پیدا کیا
کہہ تو اے دست قضا پھر اس سے کیا حاصل کیا

تربت صبـا کی دیکھی کل رات دور سے جو
آئے نظر مجھے واں شمع و چراغ کتنے
جا کر جو آج دن کو دیکھا تھا کہ تفحص
اک دل جلے ہے اس میں حسوت کے داغ کتنے

سب امید اپنی کر حصول گئے ٭ اک ترے در سے ہم ملول گئے

نہ رکھ محروم بوسے سے ہمیں قاتل کہ مرتے ہیں
جو مانگے سو اسے دیتے ہیں جس کو قتل کرتے ہیں

یہ ماتم کس دوانے کا ہے یارب آج صحرا میں
کہ ... روتی پھرتی ہیں [1] بگولے خاک اڑاتے ہیں

صادق صادق تخلص، میر صادق علی، پسر فوج دار خاں یعنی فیل بان فیل خاصۂ حضور والا، بہ فوج داری فیل خاصہ مرشد زادۂ آفاق میرزا سلیمان شکوہ بہادر دام اقبالہ ممتاز ست ـ و اصلاح شعر از انشاء اللہ خاں گرفتہ ـ اشعار دل چسپ می گوید ـ ازوست ـ

(۱) مخ میں "بگولو"

Marfat.com

نہ آفتاب سے ہر ذرہ یہ چمکتا ہے ٭ وہ ایک نور ہے جو سب میں آجھلکتا ہے

جس نے دیکھا ہے تری جلوہ گری کا نقشہ
اس کو بھاتا ہے کب اے یار پری کا نقشہ

کوئی دیکھے آج رتبہ مرے نالۂ حزیں کا
گیا جب سے آسماں کو کیا رخ نہ پھر زمیں کا

ہو نام خدا کیوں کہ تجھ میں نہ خود آرائی
انداز سخن یہ کچھ، چہرے کی وہ زیبائی

صادق صادق تخلص، صادق علی خاں، مولدش عظیم آباد، معاش بہ عمدگی بسر می برد۔ شخص (ورق ۱۷۲ الف) قابل و ذہین ست۔ ازوست منہ

آہ سحر نے سوزش دل کو مٹا دیا ٭ اس باد نے ہمیں تو دیا سا بجھا دیا

پیری میں بھی مٹا نہ مرے دل سے داغ عشق
اس گھر میں صبح کو بھی نہ ہرگز بجھا دیا

مجھے زیر زمیں بھی چین اے گردوں نہ ہووے گا
دل بے تاب گر مجھ سے جدا مدفوں نہ ہووے گا

وہ ہے عرق سے یار کی چاہ ذقن میں آب
دیکھے تو ... کے بھی بھر آوے دہن میں آب

کیا ہوا اس فصل گل میں گر مرے پروا نہیں
دل پڑا اڑتا ہے کچھ پرواز کی پروا نہیں

صادق صادق تخلص، صادق علی شاہ، پنجابی الاصل، والا جو فرخ آباد قلندرانہ بسر می برد۔ یک قطعہ از تصنیفاتش نگاشتہ [illegible] آشنا ہیں غرض کے سب زن و مرد [illegible] نہ ہو تو جفت ان سے رہ دلا [illegible] کسو سے نفع میں نے کچھ نہ پایا ٭ بہت دل ہو گیا ہے اب مرا سرد

صادق صادق تخلص، مرزا محمد، از زمرۂ سلاطینان عالی شان ست۔

Marfat.com

بسیار ذکی طبع، ستوده اطوار، گاهے شعر ریخته موزوں می فرماید ـ ازوست ـ

کس طرح ملیے بہم فرصت ہے کب میرے تئیں
دوست دشمن دیکھتے ہیں سب کے سب میرے تئیں

صبا صبا تخلص، کانجی مل، قوم کایت، ذوق شعر گوئی بسیار داشت شاگرد (د) غلام ہمدانی مصحفی ـ اشعارش اکثر خوش مضامین ـ از چندے ازیں دار فنا در گزشت ـ ازوست (ورق ۱۷۲ ب)

چلے دامن اٹھاکر یہ کہو اس شوخ قاتل سے
کہ یہ مدفن نظر آیا ہے رنگیں خون بسمل سے

کیا تونے کچھہ صبا سے اے تند خو کہا تھا
روتا ہوا ادھر سے با چشم تر گیا ہے

ازل سے شور تیرے عشق کا جو سر میں تھا میرے
گیا میں جی سے اپنے پر نہ وہ سر سے گیا میرے

عاشق مضطر کا سوز دل نہاں کیوں کر رہے
شمع کے شعلے کی اے یارو زباں کیوں کر رہے

ہاتھوں میں تیرے پیارے یہ طائر حنا ہے
یا مرغ دل ہے میرا بسمل اسے کیا ہے

صاحبقراں صاحبقران تخلص [1] ـ نامش دریافت نہ گشتہ ـ باشندۂ لکھنؤ است شخصے ہزال و فحاش ـ ہرچند در ردیف و قوافی و معانی بندی و موزونیت قصورے نہ دارد ـ لیکن تمام دیوانش مملو از الفاظ فحش و ہزل ست ـ و مضمون اشعارش سوائے معاملۂ کس و کیر چیزے دیگر نیست غرض کہ دریں فن یکتا و موجد وقت خود ست ـ بنا بر تفنن خاطر ناظران و سامعاں چند اشعار از طبع زادش قلمی می گردد ـ ازوست [2] ـ

(۱) سید امام علی ولد سید غلام حسین رضوی بلگرامی ـ معاصر جرأت و انشاء (سخن شعرا ص ۲۷۳)

(۲) مخ میں صاحبقراں کو ٦ شعر درج ہیں ـ یہ شعر بوجہ فحش ہیں، اس لئے ان کو نقل نہیں کیا گیا

Marfat.com

حرف الضاد

ضیا | ضیا تخلص، مرزا ضیا بخت بہادر، خلف الرشید مرشد زادۂ افاق میرزا فرخندہ بخت بہادر مغفور۔ از ابتداے سن شباب ذوق شعر گوئی در خاطر عاطرش متمکن۔ کلام با نظامش پختہ و سنجیدہ۔ چناں چہ اکثر غزلیات سنگ لاخ از طبع وقادش بہ مضمون عالی سرزدہ۔ الحق کہ تصانیفش بسیار خوب ست۔ و طرز شعر گوئی نہایت مرغوب۔ چند شعر ازاں گوہر دریاے سلطنت مرقوم می گردد۔ منہ

نہ شب کو خواب نہ دن کو قرار رہتا ہے ٭ مجھے کسی کا مگر انتظار رہتا ہے

جو یوں جنوں کی ہے پنجہ دری تو اک دم میں
نہ پھر تو جیب نہ دامن کا تار رہتا ہے

چھڑا کے کون گیا ہاتھ سے ضیا دامن ٭ بندھا جو اشک کا تا جیب تار رہتا ہے

ہر طرف باغ کے کیا ابر سیہ کار جھکا
تو بھی شیشے کا سر اے ساقی مے خوار جھکا

ضیا | ضیا تخلص، نامش معلوم نیست۔ باشندۂ احمد آباد۔ اروست۔ منہ

گریان و خاک اڑاتا جوں ابر جوں ببولا
صحرا میں تونے مجنوں وحشی ضیا بھی دیکھا

ضیا | ضیا تخلص، میر ضیاءالدین، سید صحیح النسب، متوطن دار الخلافہ از چندے بہ سمت (ورق ۱۷۳ ب) مشرق رفتہ، در عظیم [illegible] نمود شاعر شیریں کلام و خوش فکر بود۔ مدتے شد [illegible] کرد۔ خدایش بیامرزاد۔ منہ

گھر ہی کو اس کے بھولا [illegible] کی ہے
یارب تو خیر کیجو قاصد نے دیر کی ہے

Marfat.com

الٰہی جام دے جم کو اور آئینہ سکندر کو
مجھے وہ چیز دے جس سے کروں تسخیر دل بر کو

جور کی رسم تجھ سے چھوٹ پڑے ✡ یا فلک تجھ پہ عرش ٹوٹ پڑے

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جواب صاف تھا
اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا

ضیا ضیا تخلص، شاعر آشفتہ مزاج و وارستہ طبع بود۔ ازوست۔

جوں چنار اس جا نہ پھولے دیں نہ پھل لاتے ہیں ہم
جب مراد اپنی کو پہنچے ہیں تو جل جاتے ہیں ہم

ضبط ضبط تخلص، میر حسن شاہ، از سکنائے لکھنؤ، از صفاتش معلوم نیست۔ اشعارش مبرا از عیوب است۔ از طبع زاد اوست۔

نقد دل وحشت میں کھوکر اک جنوں پیدا کیا
ہم نے بازار محبت میں یہ کیا سودا کیا

ضمیر ضمیر تخلص، شیخ مداری، متوطن مستقر الخلافۂ اکبرآباد۔ شاگرد ولی محمد نظیر تخلص۔ فکر رسا دارد۔ از نتائج طبع اوست۔

[1]۔ وہ ابھی ہے نو گل آرزو وہ ہنوز تازہ نہال ہے
نہ کچھ آئنے سے اسے خبر نہ حیا سے کچھ سروکار ہے

(ورق ۱۷٤ الف)

چشم بد دور جدھر آپ گزر کیجیے گا ✡ ایک عالم کے تئیں زیر و زبر کیجیے گا

مستوں کو جو اس نرگس مخمور کی سوجھی
پھر مے کی رہی یاد نہ انگور کی سوجھی

ضمیر ضمیر تخلص، گنگا داس شاگرد میاں نصیر، جوانے بود مودب در علم رمل مہارتے داشت۔ و اشعار ریختہ ہم می گفت۔ از چندے مسافر

(۱) وہ ابھی تو نو گل آرزو وہ ہنوز تازہ بہار ہے
نہ کچھ اپنی سو ہی اسو خبر نہ حیا سو کچھ سروکار ہو (نغز ۳٦٤)

Marfat.com

راہ عدم گشت ۔ ازوست۔

روکش ابر بہاری کیا یہ چشم زار ہے ۔ خندہ زن گل پر بھی زخم سینۂ افگار ہے

دن پھرے جانوں اگر دن میں کرے پھیرا وہ ایک
خواب میں بھی اس کا آنا دولت بیدار ہے

قیمت بوسہ تھا نقد دل سو وہ تو لے چکے
پھیر کیوں انکار کیا باقی رہی تکرار ہے

اس بہار باغ دل سے ہے فراغ سیر باغ
سیر گل بے رشک گل آنکھوں میں اپنی خار ہے

میں بتاتا ہوں ضمیر اب کچھ تمہیں بھی ہے خیال
چشم خواب آلودہ اس کی فتنۂ بیدار ہے

فلک تلک بھی شرارت کی ہے تری شہرت
جو برق آج بہ زیر سحاب کانپے ہے

سپر وہ باندھ کے نکلا ہے آفتابی آج ۔ ضمیر اس کے حضور آفتاب کانپے ہے

حرف الطاء

طفل طفل تخلص. میرزا عبدالمقتدر. عرف میرزا طفل. قرابت دوری بہ بادشاہ مغفور حضرت فردوس منزل انارالله برہانہ دارند ۔ و از زمرۂ سلاطین اند و در صلاح و تقوی و صفات حمیدہ بے نظیر و در فہم و [illegible] عقل (ورق ۱۷٤ ب ۱) و کیاست چنانچہ باید و شاید ۔ [illegible] حسنہ با ہر کس شفقت و عنایت می فرمایند ۔ و [illegible] وقادش موزوں می شوند ۔ چنان چہ سہ دیوان اشعار مذکورہ الاقسام از سروش فکری و بلند تلاشی تصنیف فرمودہ ۔ راقم ہم از مطالعۂ ان استفادہ کلی (ہ) داشتہ است ۔ منہ

Marfat.com

دن بہ دن مونس جاں و حشت و تنہائی ہے
دل ہے میرا کہ کوئی وحشی و صحرائی ہے

یاد ہے یا بھول گئے ہو تہا جو باہم اختلاط
کیا ہوا کس کے کہے سے اب کیا کم اختلاط

کچھ مزاج اپنا وہ شاید اس طرف لاتے چلے
نام کو سنتے ہی میرے ہیں جو شرماتے چلے

طبیب طبیب تخلص، میرزا ولی محمد نام، شخصے ست جراح پیشہ - ساکن دارالخلافہ - شاگرد ثناء اللہ خان فراق - از تصانیف اوست - منہ

زلف کافر اور ہے ابرو کا کچھ خم اور ہے
اس کے مکھڑے کا جو دیکھا ہم نے عالم اور ہے

طالب طالب تخلص، میر طالب علی، فرزند سید الشعرا میر غالب علی خان سید تخلص، میر منشی حضور والا کہ ذکرش در حرف السین مفصل مرقوم گشتہ - جوانے ست یار باش و مودب و متواضع - از بس کہ طبع موزو نے دارد، اشعار ریختہ می گوید، و اصلاح از پدر بزرگ وار خود می گیرد - منہ

مضطر ہو کب میں شب اٹھ اے ماہ رو نہ آیا
گھر سے تری گلی میں، تا بام تو نہ آیا (ورق ۱۷۵ الف)

طالب رہا میں اس کے دیدار کا پہ طالب
مطلب تہا جو کہ میرا آئینہ رو نہ آیا

طپش طپش تخلص، میرزا محمد اسماعیل عرف میرزا جان، خلف یوسف بیگ - اصلش از بخارائے شریف، خودش در دارالخلافہ تولد یافتہ - نسبش بہ حضرت سید جلال بخاری قدس اللہ تعالی سرہ می رسد - جوانے ست و جیہ و خوش خلق و خوش محاورہ و یار باش و بذلہ گو و سخن سنج و شاعر خوش فکر - خط صرافی و سنسکرت خوب می نویسد، شاگرد حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ - باراقم بہ سبب ہم سایگی تعارف و اخلاص تمام دارد -

Marfat.com

از چندے طرف بنگالہ براے سعی معاش رفتہ است ۔ ایں چند شعر از طبع رساے اوست ۔ منہ

ہرگز نہ سلاسل سے ہو تسخیر ہماری
جوں زلف بتاں چاہیے زنجیر ہماری
کچھ تیرے سلیقے سے پھنسے ہم نہیں صیاد
لائی ہے ہمیں دام میں تقدیر ہماری
کس کی طرف سے آج طپش تجھ کو یاس ہے
سچ کہہ ہمارے سر کی قسم کیوں اداس ہے
تو گیا پہلو سے پہلو متصل دکھتا رہا
۔۔۔ رکھنے سے جب پہلو تو دل دکھتا رہا

شمع رو وہ بھی اک زمانہ تھا ۔ تجھ سے روشن غریب خانہ تھا

ناز ہے انداز ہے ہر دم نئی اک آن ہے
دل ربائی کا غرض تیار سب سامان ہے
اس گلشن جہاں میں جو آیا سو داغ ہے
گل چین روز گار سے کس کو فراغ ہے (ورق ۱۷۵ ب)
فغاں سے کنگرہ میں عرش اعظم کا ہلاتا ہوں
قیامت خفتگان خاک کے سر پر بھی لاتا ہوں

نہ شہر بھاے نہ صحرا لگے بھلا مجھ کو ۔ الٰہی بیٹھے بٹھائے یہ کیا ہوا مجھ کو

خاک سے جام کیا ، جام سے پھر خاک کیا
تو نے کیا کیا نہ کچھ (اے) گردش افلاک کیا
ساقی ہے ، دور مے ہے ، شب ماہ تاب ہے
لیکن یہی غضب ہے کہ تو مست خواب ہے

کیا جانیے کس نے تجھے محبوب بنایا ۔ پر جس نے بنایا ہے بہت خوب بنایا
کیوں وصل کی دل سے جاے امید ۔ آخر دنیا ہے جاے امید

Marfat.com

ترا وہ نامہ جو تھا ہم نے کر رکھا تعویذ ✡ سو بعد مرگ ہوا ووہی قبر کا تعویذ
ترے شہید کے اسباب غم نظر آئے ✡ شب فراق کے کالے علم نظر آئے

رقم ہوتا ہے فوراً نام رنگیں شاہد گل کا
ٹپکتا ہے جہاں قطرہ چمن میں خون بلبل کا

اسی امید پر دل کو مرے آرام آتا ہے
کہ رہ رہ کر یہی کہتا ہوں اب پیغام آتا ہے

ہمیں تو اشک کے قطرے کا بھی ہے تھامنا مشکل
بھلے وہ لوگ ہیں جن کے تئیں دل تھام آتا ہے

نہ جانا تھا یہ کچھ شورش ہے جام عشق پینے میں
اترتے ہی گلے سے لگ گئی اک آگ سینے میں

جھلک تیری چلون • • • • دیکھی ✡ تجلی جو سنتے تھے واللہ دیکھی
سدا وصل کا دن ہی کم ہوتے دیکھا ✡ ولے ہجر کی شب نہ کوتاہ دیکھی

بیٹھے بیٹھے یو نہیں کچھ جی میں جو آجاتا ہے
خون دو دو پہر آنکھوں سے بہا جاتا ہے (ورق ۱۷٦ الف)

زندگانی کے بھلا اب کون سے آثار ہیں
زندگی جن سے عبارت ہے وہی بے زار ہیں

خلش آہ سے ہے دکھ سحر و شام مجھے
پھانس نکلے یہ جگر سے تو ہو آرام مجھے

کشش میں آہ کی دم ایک بار ٹوٹ گیا ✡ ہزار حیف کہ کھنچتے ہی تار ٹوٹ گیا

اس شمع رو سے دل کو یہ لاگ لگ رہی ہے
سینے سے لے جگر تک اک آگ لگ رہی ہے

خد نگ ناز دل و سینہ میں رہا تو ہی ✡ لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا تو ہی

آہ سے فریاد سے نالے سے کچھ ہوتا نہیں
کچھ کرو اپنی طرف سے ان کو کچھ پروا نہیں

Marfat.com

حیران ہوں بے خود ہوں صورت ہی کو تکتا ہوں
سکتے کی سی حالت ہے کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں
کہا چل دل سے میں نے اک تماشا تجھ کو دکھلادون
تہہ کاکل عرق آلودہ وہ گردن چمکتی ہے
لگا کہنے طپش کیوں کر بھلا ایسے میں نکلون مین
اندھیری رات ہے ، برسات ہے ، بجلی چمکتی ہے

ہے فدا جب سے دیکھ کر یہ طپش ٭ خال کا تیرے گل پر نقطہ
جن دنوں میں کہ تھا یہ تیرا سبق ٭ دال خالی ہے ذال پر نقطہ
ہر طرف آج ہے بسنت کی دھوم ٭ شہر میں ہے ہر اک تماشائی
کتنے گل رو جو ہیں بسنتی پوش ٭ جی میں کھنکے ہے جن کی رعنائی
کہتے ہیں آن کے مجھے ہنس ہنس ٭ دیکھ کر میری نا شکیبائی
ہو مبارک تمہیں جنون طپش ٭ . . . . . بہار آئی

(ورق ۱۷۶ ب)

ہاتھ پر لایا ہوں دل کو دھر کے ارزاں چیز ہے
. . . . . لے لو دست گرداں چیز ہے

یاد رکھہ نہ سکتا ہے (تھا ؟) مجھے ٹک دل تنگ وہ غیرت مہ
یا قتل کا اب رکھنے لگا ہے ٹھنگ بے جرم و گناہ
گہہ مہر و وفاداری و غم خواری ہے گہہ سنگ دلی
القصہ طپش یار کے ہیں کیا کیا رنگ اللہ

طالب

طالب تخلص ، معاصر ولی شاعر دکنی ہست ۔

طالب کے خون چشم سے آلودہ کب کرے
وہ پاؤں جو حنا سے رہے سرگراں سدا

Marfat.com

طالب طالب تخلص ، طالب علی باشنده لکھنؤ ، ازوست ـ

هر گاه پاے سعی میں سوبار توڑیے ✡ پر رشته جستجو کا نه زنهار توڑیے

طوماس طوماس تخلص ، فرنگی زاده اے ست طوماس نام ـ مولد و منشا دارالخلافه ـ مزاجش به پخته گوئی مائل ، در فن سپاه گری راغب ـ غزلے از تصانیفش شخصے خوانده بود ، ازان جمله یک شعر دریں مجموعه ثبت نموده شد ـ منه

سودا هے زلف یوسف ثانی کا اس قدر
روتے هیں هم کھڑے سر بازار زار زار

طالب طالب تخلص ، عاشور بیگ خاں اصل آں از توران و مولدش دارالخلافه ـ ذوق مهوسی در دلش متکمن ـ شاگرد میر تقی میر ست ـ در عهدے ذوالفقار میر بخشی (ورق ۱۷۷ الف) مرحوم به خوش معاشی و عمدگی بسربرده ـ شخص خوص اختلاط و یار باش ست ـ گاه گاهے شعر ریخته می گوید ـ ازوست ـ

رها تجهه کو تو واں نت کام اپنا ✡ هوا عیاں کام هی خود کام اپنا
کہاں ملتا هے طالب هم سے وه شوخ ✡ هوا بد نام هی کیوں نام اپنا

طبیب طبیب تخلص ، سید شاه نام ، شخصے است سید ، درفن طبابت ماهر ، متوطن دارالسلطنت لاهور ـ اشعار ریخته می گوید ـ اگرچه گفتگوے باشنده هاے آں جا مانا به زبان سکنهٔ دارالخلافه نیست ، لیکن در ریخته گوئی مطلقاً مغایرت معلوم نه می شود ـ شخصے از آں جا آمده بود ـ از زبانش یک مطلع به او مسموع [شد ؟] ثبت نموده شد ـ

نه پوچهه اس کے لبوں سے قصه خموش ره اور سنتا نه هرگز
به رنگ غنچه لهو بهرے هیں چهلک پڑیں گے ، هلا نه هرگز

طالب طالب تخلص ، طالب حسین ، اصلش از خطهٔ کشمیر جنت نظیر ،

Marfat.com

مولد و منشا دارالخلافه، در عهد نواب ذوالفقار الدوله مرحوم پدرش اعتبارے بهم رسانیده بود۔ مشارٌ الیه هم در لکهنؤ به داروغگی خاصهٔ مرشد زادهٔ آفاق مرزا سلیمان شکوه بهادر دام ظله عز امتیاز داشت۔ و در مشاعرهٔ مرشدزادهٔ آفاق به تحریک یارانِ مجلس شعر ریخته می گفت و اصلاح از میر انشاء الله خان می گرفت (ورق ۱۷۷ ب) ازوست۔

اشک یوں جم گئے هیں اپنے هی مژگاں سے لپٹ
اوس جیسے که رهے خار مغیلاں سے لپٹ

حرف الظاء

ظفر ظفر تخلص، مرشد زادهٔ جهانیاں ولی عهد میرزا ابوظفر بهادر۔ تعریف و توصیف فصاحت و بلاغت که در اشعار طبع زاد آں گوهر والاے دریاے سلطنت مندرج باشد، کار قلم حقائق نگارینست که ثبت نماید۔ بلکه ازاں بالا ترست که کسے در خیال آرد۔ اکثر تصانیفش [1] ناخن زن دل هاست۔ وسواے این به سبب ذهن رساے که به عنایت الهی در جمیع امور شائسته و لائق جهان داری باشند، دخلے کلی دارند۔ چند شعر از تصنیف آں نو نهال چمن حشمت و اقبال به سمع مولف رسیده، ثبت می نماید۔

پی لاکھ بار صهبا، کی لاکھ بار توبه، اب کرچکا میں توبه، توبه هزار توبه

دل سوزاں نه رها، دیدهٔ گریاں نه رها
عشق کا پاس مرے کچھ سروساماں نه رها

(۱) ایک دیوان کو مصنف هیں جو اصل میں ذوق کا لکھا هوا هے (ا۔ک ۱۳۳) اگرچه در هنر ریخته طبع صافی خویش کم و بیش گاه گاهی به بعضی جوهریان جوهر شناس می نمایند۔ اما از جوهر کام گار میر عزت الله عشق مد عمره و زاد قدره که ارثاً سررشتهٔ استادی این دودمان عالی شان دارد، اکثر استشاره می فرمایند (نغز ص ۳۷۳)

Marfat.com

کوں سے گل‌رو کی [کو ؟] یارب دیکھہ آئی [آتی ؟] ھے بہار
پیرھن میں جو نہیں پھولی سماتی ھے بہار

ان کی شکلیں خاک و خوں میں آہ رلیاں دیکھیاں
رنگ محلوں میں جنھوں نے رنگ رلیاں دیکھیاں

لشکر طفلاں کو لے کر ساتھہ کس شوکت سے آہ
تیرے ھاتھوں سے جنوں کیا کیا نہ گلیاں دیکھیاں

کس روش کس رنگ سے کیا کہیے آتی ھے بسنت
اک شگوفہ ھی نیا گلشن سے لاتی ھے بسنت (ورق۱۷۸ الف)

دل پہ کیا زلف بلا خیز سے آفت آئی
یاد قامت بھی مرے سر پہ قیامت لائی

موج دریا بھی ھوئی شرم سے پانی پانی
صبح دم زلف مسلسل جو تری لہرائی

مثل سیماب دیا چین نہ اس نے یک جا
دل صد پارہ کے ھاتھوں ہے اذیت پائی

ھم نہ کہتے تھے کہ بجھتی ھے کوئی آتش عشق
تو نے اے دیدۂ تر اور بھی اب بھڑکائی

قاصدِ اشک چلالے کے جو دل کا پیغام
کیا ظفر اس نے ملاقات کی پھر ٹھہرائی

اب بھی وہ آنکھ تری آئنہ رو ھے کہ نہیں
اگلے لوگوں پہ خدا جانیے تو ھے کہ نہیں

اپنے بیمار سے کیا پوچھے ھے کل ھے کہ نہیں
آج آ دیکھ لے کیا جانیے کل ھے کہ نہیں

بن ترے رشک چمن جی پہ بنی باغ میں تھی
نوک سبزہ مجھے برچھی کی انی باغ میں تھی

Marfat.com

قاصد نہ چھپا ھاتھ میں رومال سے خط کو
لایا ھے یہاں تک مرے اقبال سے خط کو
شادی کا بہانہ ھے یہ جاؤگے کہیں اور
ھے باندھ لیا بند میں جو لال سے خط کو
بوسے پر آنکھ مجھ سے چرایا نہ چاھیے
یہ بے مروتی تمہیں اصلا نہ چاھیے
جو چاہ سے رکے اسے اصلا نہ چاھیے
اور چاھیے بھی آہ، تو کہنا نہ چاھیے
دکھلاؤں آن کر قد دل کش کو بام پر
بتلانا روز عالم بالا نہ چاھیے
کیا ھے صلاح حضرت دل آپ کی کہو
اس بے وفا کو چاھیے اب یا نہ چاھیے
رکتا رکاوٹوں سے ھے دل اس کی اے ظفر
جب وھی ھم کو چاھے تو پھر کیا نہ چاھیے (ورق ۱۷۸ ب)

دبا ھاتھ جو میری کروٹ کے نیچے
اتر بیٹھے وھیں چھپر کھٹ کے نیچے
کھلتا نہ راز الفت چرچے کہیں نہ ھوتے
وہ میرے دیکھنے سے گر شرمگیں نہ ھوتے
.... اٹھائی جو بت رعنا کے واسطے
گزری کب وہ قیس پہ لیلی کے واسطے [؟]

تیغ نگاہ، تیر مژہ، خنجر ادا ... اتنے سلاح اس پہ تنہا کس واسطے
اے عشق کام تیری کشش کا ھے ورنہ کون ... یوسف کو لائے کھینچ زلیخا کے واسطے
کیا کیجیے کہ بس نہیں دل لے گیا صنم ... مجھ کو خدا رسول کے داما کے واسطے

Marfat.com

اس جنگ جو سے ڈر ھے کہ جو خون عاشقاں
گل گونہ سمجھے عارض زیبا کے واسطے

تم اپنی بزم سے کیا ھم کو ٹالتے تھے کہیں
کہ بات ھم سے تھی اور آنکھ ڈالتے تھے کہیں

عشق سے میں نے تو اک دم نہ نباھی توبہ
کیا ھی لپکا ھے پڑا یہ کہ الٰہی توبہ

کس کی آہ گرم کی یارب یہ سب تاثیر ھے
حالت اس آئینہ رو کی دم بہ دم تغئیر ھے

وہ شہید واجب التعظیم ھوں میں وقت قتل
واسطے مجرے کے میرے سر فرو شمشیر ھے

واہ ری الفت کہ گردن کشتگان ناز کی
تیرے کوچے کی طرف جھکتی دم تکبیر ھے

جنوں میں پھاڑنے ھم ایسے پیرھن کو لگے
کہ ایک تار بھی باقی ھو تو کفن کو لگے

نعل شکل مہ نو جب ترے تو سن کو لگے
چار چانـــد اور فلک پر مہ روشن کو لگے

کھینچ کر نقشے میں مانی بت بے پیر کے ھاتھ
چومتا تھا کبھی اپنے کبھی تصویر کے ھاتھ (ورق ۱۷۹ الف)

تو اس دم آ کہ ھے وقت سحر اے گل بدن ٹھنڈا
زمیں ٹھنڈی، ھوا ٹھنڈی، مکاں ٹھنڈا، چمن ٹھنڈا

قاتل سے ھمیں اپنے شہادت طلبی ھے ؎ واں آب دم تیغ یہاں تشنہ لبی ھے

رکھے ھے مجھ کو یوں زیر فلک تقدیر چکر میں
کہ فانوس خیالی میں ھو جوں تصویر چکر میں

دل دے کے ان کو ایسی اذیت ھوئی ھمیں
اب دل کبھی نہ دیں گے نصیحت ھوئی ھمیں

Marfat.com

ظہور ظہور تخلص، ظہور اللہ بیگ، جوانے ست ذی ہوش، در خرد سالگی حفظ کلام اللہ نمود، اصلش از توران زمین ست و مولدش شاہ جہان آباد۔ اشعار ریختہ خوب می گوید۔

آہ کیوں وصل کی شب موت نہ آئی مجھ کو
روز فرقت کہیں دیتا نہ دکھائی مجھ کو
دل پرشوق رہے کیوں نہ رخ یار کے پاس
یعنی لازم ہے کہ بلبل رہے گل زار کے پاس

ظہور ظہور تخلص، ظہور اللہ، شاعر عہد فردوس آرام گاہ ست۔ دیگر از احوالش اطلاع نیست۔ مطلعے خوبے از گفتۂ اوست۔ منہ

چشم گریاں حسن سے معمور ہے ۔ چاندنی برسات کی مشہور ہے

ظاہر ظاہر تخلص، میر محمدی، سید عالی نسب، اصلش از دار الخلافۂ شاہ جہان آباد۔ مدتے شد کہ در مستقر الخلافۂ اکبر آباد سکونت اختیار نمود۔ شاعر خوش محاورہ و شیریں کلام ست۔ در طبابت دم مہارتے دارد۔ منہ

گلے لگ جاؤ مرے جی کو کبھو شاد کرو
خانۂ دل جو ہے ویراں اسے آباد کرو (ورق ۱۷۹ ب)
یہ تو سب جور و جفا ہو گئی خو کر ہم کو
چاہیے اب ستم نو کوئی ایجاد کرو

ظریف ظریف تخلص، خدا وردی خاں، برادر کوچک سعادت یار خاں رنگین۔ بسیار خلیق۔ در فن سپاہ گری کما حقہ ماہر۔ ازو ست۔

آہ و زاری ہے آج کچھ بے ذہب ۔ بے قراری ہے آج [illegible]

حرف العین

عشق عشق تخلص، شاہ کبھسینا، ساکن عظیم آباد، دریں جا [illegible] عزت

Marfat.com

بسر می برد و اشعار ریخته به فصاحت می گفت و دران سرزمین علم استادی بر افراشته بود ـ کلامش صوفیانه ، سخنانش دردمندانه است ـ از چندے عازم دار البقا گشته ، خدایش بیامرزاد ـ منه

ہوے صحرا نشیں تشریف لائے جس کا جی چاہے
در و دربان نہیں رکھتے ہیں آئے جس کا جی چاہے

اوروں کا جگر ناز جو تیروں سے سیے ہے
یہ عاشق جاں باختہ کس دن کے لیے ہے

نہ درد دل ہے باقی ، نہ آہ ، نے فغاں ہے
اے سوز عشق سچ کہہ تو ان دنوں کہاں ہے

بات کہنے کی نہیں طاقت ، شکایت کیا کروں
عشق رخصت دے تو شور حشر میں برپا کروں

دل سا جگر جو رکھے سو اس کے رو بہ رو ہو
منہ دیکھو آئنے کا جو اس کے رو بہ رو ہو

کیا کیا جفائیں ظالم ہم نے تری سہی ہیں ٭ لیکن شکایتوں سے اب آشنا نہیں ہیں
عرش تا فرش سیر کر دیکھا ٭ تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

(ورق ۱۸۰ الف)

چاک دل تا بہ گریباں نہ ہوا تھا سو ہوا
لخت دل زینت داماں نہ ہوا تھا سو ہوا

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

عظیم عظیم تخلص ، میرزا عظیم بیگ ، مرد سپاہی وضع ، ساکن دار الخلافہ ، اصل آں از توران زمین ـ شاگرد شاہ حاتم ـ دعوی شاعری خیلے در دماغش متمکن بود ـ کسے را ہم سر خود دریں فن نہ می دانست ـ از قصائد و غزلیات تلاش تتبع میرزا رفیع السودا منظور می داشت ـ الحق کہ معانی باریک و

Marfat.com

مضامین نازک در اشعار مندرج می کرد۔ روزے در مجلس مشاعرۂ امیر الدولہ میرزا مینڈھو صاحب بہادر میر آتش خلف نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ مرحوم میر انشاء اللہ خان انشا تخلص با مشارٌ الیہ معارض شدہ بود۔ میرزاے مومی الیہ در ہجو ملیح خان موصوف مخمس برجستہ موزوں نمودہ ۔ از بس کہ اکثر درآں معانی رنگین درج ست۔ بنا بر آں دریں نسخہ قلمی گشت۔ مدعا کہ میرزا عظیم بیگ استاد زبان آور و خوش فکر زمان خود بود۔ قصائد کہ در حمد و نعت و منقبت از طبع رساے او موزوں شدہ، بہلو بہ قصائد میرزا رفیع السودا می زند۔ با راقم تعارف داشت۔ حیف کہ جلد از سراے ناپاے دار رحلت گزید۔ خدایش بہشت بریں جاوید [؟] از خوش کلامی اوست ۔ منہ کلام۔ (ورق ۱۸۰ ب)

سوز دل جوں شمع میرا سب پہ روشن ہو گیا
مجھ کو اب جینا بھی اپنا بار گردن ہو گیا

اس قدر پتھر نے کب پایا تھا یارو رنگ سرخ
کوہ کن کے خون کی دولت ہوا ہے سنگ سرخ

دل جل کے بجھ گیا ہے کسے شوق باغ و گل
جوں شمع اب نظر میں برابر ہے داغ و گل

حال دل کہنے کی یارب ہم سے کیا تدبیر ہو
جوں قلم پہلے زباں کٹ لے تو پھر تقریر ہو

اپنے ہی دل کا اثر اس کا مگر دم ساز تھا
نالہ نے کا بھی شب کو زور ہی انداز تھا

جوں شمع سوز دل تھی یہ شب کو فزود تھا
ہر مخز استخواں سے شعلہ نمود تھا

ساقیا مے کی ہوس مدت سے کم رکھتے ہیں ہم
خون دل اپنے سے رغبت دم بہ دم رکھتے ہیں ہم

Marfat.com

درد دل کہنے کا از بس ربط کم رکھتے ہیں ہم
شکل خامے کی زباں گویا قلم رکھتے ہیں ہم

قطرۂ نیساں کا موتی فی الحقیقت آب ہے
اشک جو آنکھوں سے ٹپکا گوہر نایاب ہے

جوں شمع کب چھپے ہے مرے سوز جاں کی بات
سر کاٹو تو گلے سے ہو روشن زباں کی بات

جب منہ بھی ہم ترے نہ لب گور تک لگے
بوسے کی پھر امید تھی کیسی کہاں کی بات

دامان ریش پردۂ عصمت ترا ہے شیخ
یک مو، جو سر نہ فاش ہوا اس نے ڈھانکی بات

اٹھا ہوں سر بکف لیے تقریر پر عظیم
جوں شمع سر کے ساتھ ہے میری زبان کی بات

کل چشم خوں فشاں سے گل زار پیرھن تھا
دامن کا تھا جو تختہ یک تختۂ چمن تھا

یارب عظیم کو بھی کیجو غریق رحمت
آوارۂ جنوں سا یک صاحبِ سخن تھا (ورق ۱۸۱ الف)

. . . . . .

ہندوستاں سے لے کر مشہور تا دکھن تھا
اک دن جو گھر سے نکلا خط شعاع آسا
بکھرا ہوا بدن پر ہر تار پیرھن تھا
اور ما سواے اس کے کہتے ہیں مرتے مرتے
عریاں تنی سے خو گر اس کا زبس بدن تھا

دیکھا جو دفن کرکے جوں شمع پر ہو فانوس
تربت میں دور تن سے بالشت بھر کفن تھا

Marfat.com

یاں عذر پزیرا ہو بڑے . . . . . سے
جوں غنچہ زباں نکلے ہے اک لب کے ہلے سے

. . . . . .

نکلا ہے ترا ہاتھ جو پتھر کے تلے سے
چھپتا ہے کوئی شمع صفت سوز دل اپنا
سر کاٹو اگر تو ہو نمودار گلے سے

پاس سخن سہی ہے یہاں اس کی شان پر ٭ مانند خامہ دے سر اپنا زبان پر [؟]
تقریر سر گزشت نہ پوچھو کہ شمع وار ٭ آتا ہے گریہ ہر سر حرف زبان پر

فارغ ہے کش مکش سے جہاں کی شکستہ دل
پہنچے نہ ہاتھ شانے کا چینی کے بال پر
اے عمر دی ثمر نہ کھلا غم وفات سے
منہ دھو رکھا ہے خضر نے آب حیات سے
جلتی ہے شرح سوز سے میری زبان کلک
ہر دم ملے ہے نے جو سیاہی دوات سے
طور کردے تا تھا شعلہ جس کا گرد کہسار پر
اب شرر ہے خندہ زن اس آہ آتش بار پر

ابرو ہے حرم، زلف ہے اسلام ہمارا ٭ کافر ہے ترا جامہ احرام ہمارا

(دیوان ۱۸۱۰ء)

اک گل ترے پاؤں سے جو رہتی ہے حنا بستہ
تیرے ہی میاں ہاتھ میں باندھ اس کو اگا بستہ
داغ جگر کو مفید ہووے ہے مرہم [illegible]
لالہ صفت تب یہ جائے جانیں جو مرہم [illegible]

رباعی در مدح مرشد خود حضرت خواجہ میر گفتہ۔

کی درد کی جو ذات مبارک پہ نظر ٭ ہے میں نے اولاک کا پرتو اس پر [؟]

Marfat.com

ہووے نہ اگر درد قسم ہے کہ عظیم ✡ لڑکا نہ تولد ہو ز بطن مادر

نواب کے گھر میں گر خدائی ہوگی
اور عرش بریں تلک رسائی ہوگی

جوں آئنہ آب و ناں کے دھوکے میں عظیم
خلقت پہ سدا ہی صفائی ہوگی [؟]

پوشاک پہن کے سج بنائی تو کیا
جوں آئنہ کی جو خود نمائی تو کیا
موہوم ہے جوں عکس نظر میں یہ شکل
آئی تو کیا و گر نہ آئی تو کیا

مخمس در ہجو ملیح گفتہ

جو تو مشاعرے کو صبا آج کل چلے
کہیو عظیم سے کہ ذرا تو سنبھل چلے
اتنا نہ اپنے شعر پہ کرتا وہ بل چلے
کل ہی تو یار پڑھتے غزل در غزل چلے
بحر رجز کو چھوڑتے بحر رمل چلے

کہتا ہوں دوستی سے نہیں کچھ یہ مکرو فن
تبدیل بحر پر کئی واں صاحب چمن [؟]
یعنی نئی وہ ناگنی ٹنکی پہ جس کا پھن
ٹکرا کے تم سے کیا کہوں میں از لب و دھن (ورق ۱۸۲ الف)
زہراب سقم و طعن وہ کیا کیا اگل چلے

ہر چند تم تو فن سخن میں تھے بے نظیر
صائب ہو اپنے وقت کے ہم شوکت و اسیر
سمجھو یہ قول سعدی نہ دشمن کو پر حقیر
تھم کر پڑھو جو شعر تو ہو کیوں خردہ گیر [؟]
نہ یہ روانی جیسے کہ دریا ابل چلے

Marfat.com

القصہ سن عظیم صبا سے یہ سب بیاں
بولا یہ ان سے کہہ تو ذرا جا شتاب واں
شاعر تو تھے ہی تس پہ ہو تم صرف نحوداں
معذور کیا تمہاری فصاحت سے مہرباں
جو پیش خان عالی کے ردوبدل چلے

وہ فاضل زمانہ ہو تم جامع علوم
تحصیل صرف و نحو سے جن کی مچی ہے دھوم
رمل و ریاضی حکمت و ہیئت جفر نجوم
منطق بیان معانی کہیں سب زمیں کو چوم
تیری زبان آگے نہ دھقاں کا ہل چلے

اک دو غزل کے کہنے سے بن بیٹھے ایسے طاق
دیوان شاعروں کے نظر سے رہے بہ طاق
ناصر علی نظیری کی طاقت ہوئی ہے طاق
ہر چند ابھی نہ آئی ہے فہمید جفت طاق
ٹنگری تلے سے عرفی و قدسی نکل چلے

موزونی و معانی میں پایا نہ تم نے فرق
تبدیل بحر سے ہوے خوشی میں غرق
روشن ہے مثل مہر یہ از غرب تا بہ شرق
شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثل برق (ورق ۱۱۳ ب)
وہ طفل کیا گرے گا جو کھیتوں کے بل چلے

نزدیک اپنے آپ کو کہتا ہے سمجھو زور [؟]
پر خوب جانتے ہیں مجھے جو ہیں ذی شعور
وہ کون بحر ہے کہ نہیں جس پہ [illegible]
کب میری شاعری میں [illegible] بحر [illegible] قصور
بن کر محل نکالنے کو تم خلل چلے

Marfat.com

تھا زور فکر میں کہ لکھوں معنی وصال
تجنیس ہم رعایت لفظی و ہم خیال
فرق رجز رمل نہ لیا میں نے گو سنبھال
نادانی کا مری نہ ہو دانا کو احتمال
گو تم بہ قدر فکر یہی کر حمل چلے

ہے امتحان زور تو یہ پیش عقل مند
میرے سے تم قصیدہ کہو یا کہ قطعہ بند
گو ہجو اس میں ہو مری لیکن ہو دل پسند
یہ بات ہے نـــزالی کہ دروازہ کرکے بند
دشنام دینے گھر میں محل بے محل چلے

میرا سا شعر کب ہو پڑھی گرچہ نحو و صرف
ہووے بیاں معانی سے میرے یہاں نہ حرف
منطق سے کیا ہو نطق کا پایہ نہ ہو جو ظرف
منقول کی بھی عمر کی معقول ہو نہ صرف
ہیئت پڑھے سے الٹی کچھ ہیئت بدل چلے

کم ظرفی سے تمھیں تو یہی آئی ہے امنگ
کیجے نمود خلق میں اب کر سخن کی جنگ
اپنے تئیں تو بخشیے آتا ہے یار ننگ
اتنا بھی رکھیے حوصلہ فوارہ ساں نہ تنگ (ورق ۱۸۳ الف)
چلو بھی بھر جو پانی میں گز بھر اچھل چلے

کیوں جنگ گفتگو کو تم اٹھ دوڑے اس قماش
کرتے جو بھاری پائچـــہ ہوتا نہ راز فاش
پر سمجھیں کب یہ بات جو کندے ہیں نا تراش
تیغ زباں کو میان میں رکھتے تم اپنی کاش
ناحق جو تم ازار سے باہر نکل چلے

Marfat.com

دے طول مت عظیم کر اب مختصر کلام
دشمن پکاویں دل میں پری کو [؟] خیال خام
تیری انہوں کی بات میں ہے فرق صبح و شام
تقـــریر کو بڑھا نہ زیادہ کہ اب کلام
بحر سخن کی موج سے بھر جل کے تھل چلے

اس گفتگو سے رکھ تو غرض اب زباں کو باز
مانند شمع سوز سے کر بلکہ دل گـــداز
اتنا سخن پر اپنے نہ کر یاں غرور و ناز
جوں شعلہ سرکشی سے ہوئی جو زباں دراز
افسوس ہی میں اپنے وہ پھر ہاتھ مل چلے

عاشق عاشق تخلص، محمد خان نام، باشندۂ صوبۂ نرور، طبع خوب دارد و اشعار دل کش ازوست۔

گو جنونی ہو کے مجنوں مرگیا ٭ عاشقی میں نام تو وہ کر گیا
فقط تو ہی نہ میرا او بتِ خوں خوار دشمن ہے
ترے کوچے میں تو اپنا در و دیوار دشمن ہے
یار نے قدر نہ جانی افسوس ٭ ہوگیا دشمن جانی افسوس

عمدہ عمدہ تخلص، سیتا رام، قوم کشمیری پنڈت، شاگرد [illegible] خان یقین۔ ازوست۔
(ورق ۱۸۳ ب)

نہ اپنے مبتلاؤں پر غضب اے نوجواں رہیے
انہوں کی دل بری کیجے، انہوں پر مہرباں رہیے

عنایت عنایت تخلص، شیخ نظام الدین، از قاضی زادہ ہا[illegible] ضرور (ت) تحصیل علوم عربی کردہ۔ در اشعار فارسی سرور تخلص می کند و در ہندی عنایت۔ مرید حضرت فخرا لعاشقین مولانا فخـــرالدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ و شاگرد ہدایت اللہ خان ہدایت۔ ازوست۔

Marfat.com

بشارت دوست داروں کو علی کی حب ہے جنه
که جس کی شان میں آیا قسیم‌النار والجنه

عنایت دل سے کہتا ہے نہیں ہے شبه کچھ اس میں
علی ابن ابی طالب امام‌الانس والجنه

عیاں عیاں تخلص، سید علی خاں که بزرگانش در عهد فردوس آرام گاه مرتبهٔ امرائی می داشتند ـ مشارالیه اشعار فارسی و ریخته هر دو می گوید ـ ازوست ـ منه ـ

چمن میں جب کبھو میں نالهٔ و فریاد کرتا تھا
مری کس کس طرح سے دل بری صیاد کرتا تھا

کیا صبا لاتی ہے یاں پیغام جاناں متصل
چاک کرتے ہیں چمن میں گل گریباں متصل

علی علی تخلص، مرزا علی قلی، ساکن دار الخلافه، دیوانے از اشعار ریختهٔ خود مردف ساخته ـ ازوست ـ

جدائی سے تری ہم کیا کہیں کس طرح جلتے ہیں
به جائے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں

جب تلک ہے دم میں دم غم دل کا دامن گیر ہے
زندگی کے خواب کی بن مرگ کیا تعبیر ہے

ہم کو نہیں ہے کام خزان و بہار سے
پھولے نہیں سماتے جو ملتے ہیں یار سے

عزیز عزیز تخلص، عزیز الله نام، باشندهٔ اطراف دکن، ازوست ـ
(ورق ١٨٤ الف)

ایسے بے درد سے کیوں دل کو لگایا هم نے
عشق میں جس کے کبھو چین نه پایا هم نے

Marfat.com

عارف عارف تخلص، محمد عارف رفوگر، اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر۔ خود تولد به دار الخلافه یافته۔ شریک دورۂ میر و مرزا ست۔ رویۂ شعر گوئی به آئین پسندیده داشت۔ گویند که مردِ خلیق و یار باش و ذهین و ذکی بود۔ مدتے شد که جان به جان آفریں سپرد۔ خدایش بیامرزاد۔ ازوست، منه کلام۔

اس ابر میں بے ساقی و مے جی پہ بنی ہے
ہر بوند کا کھانا مجھے ہیرے کی کنی ہے
ہے زندگی و مرگ فقیروں کو برابر
جو شکل کفن ہے، وہی شکل کفنی ہے
نہ ہووے درد اعضا تجھ کو بلبل ۔ اگر ملتی رہے تو روغن گل
ہزاروں معنی باریک آویں دل میں اے عارف
اگر زلف سیہ کا پیچ منہ پر اس کے کھل جاوے
جس نے پن چکی نہ دیکھی ہو سو دیکھے آکر
پتلیاں پھرتی مری دیدۂ گریان کے بیچ
دختر رز کو کہہ کہ ان سے ۔ ورنہ عارف افیم کھا ہے
کب اترتی سر سے تیرے زلف سی کالی بلا
خط نے منہ پر اتاری اس طرح اے دل ربا
طفل ہولی باز کے ہاتھوں سے جیتا ہے محال
مونہہ سی چلتی ہے جو چلتی ہے مٹھی بھر گلال
جب سے کہ بیٹھ گھر میں ہم آئینہ ساں رہے
مشتاق دیکھنے کے ہمارے ساں رہے
ان بتوں کے منہ سے لگنا اس کسی کا کام ہے
زلف پیچاں کی طرح جس کی گرہ میں دام ہے (ورق ۱۸۰ ب)
دل کے لے جانے میں تو مکھڑے کا [illegible] ہے
ہے یہی شاید جسے سنتے تھے کالا چاند ہے

Marfat.com

مجھ سوا کون ھے اب عشق کے سرداروں میں
قیس و فرھاد کو گنتا ھوں زمینداروں میں
اشک کے ان مری آنکھوں سے گہر جھڑتے ھیں
جیسے شاخوں سے درختوں کے ثمر جھڑتے ھیں
پڑی ھے کس گل روشن کی تاب دریا میں
کہ ھر بھنور ھے گل آفتاب دریا میں
کھبا ھے جب سے خط سبز فام آنکھوں میں
پھرے ھے خضر علیہ السلام آنکھوں میں

کہوں کیا دل کی جو کچھ بے کلی ھے ✡ بہ رنگ غنچہ اب چپ ھی بھلی ھے
اٹھا دیں اپنی مجلس سے خجل یک دم ھیں جو بیٹھے
کہ ممکن ھے کہ سرو ان خوش قدوں کے روبرو بیٹھے
چہرۂ رنگیں پہ اس کی زلف پیچاں دیکھ لو
سنبل و گل کو بہم دست و گریباں دیکھ لو

عاشق عاشق تخلص، راجہ کلیان سنگھ، پسر شتاب رائے، مسموع شد کہ مرد بامروت ست۔ اشعار فارسی و ھندی ھر دو موزوں می کند ازوست۔ منہ

یہ زخم دل ھمارے مرھم تلک نہ پہنچے
میں اس تلک نہ پہنچا، وہ ھم تلک نہ پہنچے

عاجز عاجز تخلص، عارف علی خان، از قدمائے سکنۂ برھان پور ست۔ ازوست۔

مرے تابوت پر حاجت نہیں پھولوں کی چادر کی
کہ میری نعش پر وہ سرو گل رخسار آوے گا

عبداللہ عبداللہ تخلص، شاعرے بود پیش از دورۂ میرو مرزا، ازوست۔ منہ۔

کہوں میں کس سے یہ دکھ یار کی جدائی کا
دوا پزیر نہیں درد آشنائی کا (ورق ۱۸۵الف)

Marfat.com

عبد عبد تخلص، عبدالرحیم نام، شخصے بود به ضلع دکن۔ ازوست۔

دل بغل مارے لیے جاتا ہے یہ مکتب کا طفل
شیخ سعدی تم بھی اب لے کر گلستاں دوڑیو

علی علی تخلص، علی جان، ساکن دارالخلافه، جوانے ست نو مشق۔ شاگرد میر نظام الدین ممنون۔ ازوست۔

جہاں ۔۔۔۔ اے دل ٹھکانے بہت ہیں ٭ نہ چلنے کے تیرے بہانے بہت ہیں
کہہ اے باغ باں بلبلوں کو ہوا کیا ٭ کہ خالی پڑے آشیانے بہت ہیں

عشق عشق تخلص، میر عزت‌الله، فرزند حکیم قدرت الله خان قاسم، جوانے ست به لباس صلاح و تقوی آراسته و به زیور حلم و حیات پیراسته۔ به سبب موزونی طبع قابلیت که ارثاً دارد، فکر شعر گوئی می کند و از نظر والد خود می گزراند۔ شخصے حلیم و متواضع و مودب ست۔ در فن طبابت هم مہارتے دارد۔

تم کو دونے کی نہیں بزم خرابات سے چھوٹ
دو مجھے شیشۂ دل جائے نہ یہ ہات سے چھوٹ

ہاتھ سے زلف نہیں اس کی گئی رات سے چھوٹ
سلسلہ عمر ابد کا یہ گیا ہات سے چھوٹ

مجھے خوش آوے نہ کیوں کر تری بھلا تصویر
پری ہے چہرۂ گل گون دوست یا تصویر

کل مرقع میں جو دیکھا غنچہ تصویر کا
یاد کر رویا بہت اپنے دل دل گیر کا

آب داری، نہیں کچھ اشک کی اس پانی
ہے صفا دیکھ کے اس کی در غلطاں پانی

Marfat.com

چشم پر خوں میں ھے لخت دل بے تاب ھنوز
ایک جا جمع ھیں یاں آتش و سیماب ھنوز (ورق ۱۸۵ ب)

یہ مہر اس مہ جبیں کی دیکھہ آب و تاب پانی میں
بہ رنگ ماھی بے آب ھے بے تاب پانی میں

کچھہ خاک میں خطر نہیں اشک چکیدہ کو
آرام ھے مسافر منزل رسیدہ کو

کٹ جائے ماہ نو وھیں گردوں پر اے میاں
دیکھے جو تیرے ھاتھہ میں تیغ خمیدہ کو

نہ دیکھہ چہرے کو مست شراب پانی میں
کہے گی خلق کہ ھے آفتاب پانی میں

دل عاشق تو کافر دم بہ دم گھبرا ھی جاتا ھے
تو خاطر جمع سے بیٹھا ھوا زلفیں بناتا ھے

کیوں کر نہ رھوں یار ترے دھیان میں ڈوبا
ھے عشق کا پیکاں دل نالان میں ڈوبا

اپنے دل پر داغ کی دولت سے ھمیشہ
رھتا ھوں یہاں سیر چراغان میں ڈوبا

جو بات ھے پیارے سو وہ تیری نمکیں ھے
ھے تو بھی ملاحت کی غرض کان میں ڈوبا

ٹپکے ھے چشم سے دل ھوکر گداز اپنا
احوال ھے یہ تجھہ بن بندہ نواز اپنا

اشک اور لخت جگر کا نہیں انبار لگا ۔ خانۂ چشم میں ھے جوھری بازار لگا

نہ لعل لخت دل نے چشم میں ھیں اشک کے موتی
یہ سونا کیوں پڑا ھے جوھری بازار کیا باعث

Marfat.com

کیوں کر آوے نہ مجھے اب کمر یار پسند
فکر باریک ہے اور معنی دشوار پسند

مہر نے دیکھے ہیں جب سے ترے رخشاں عارض
ہے تپِ لرزہ اسی دن سے مری جاں عارض

کیوں نہ رکھے تو بنا کر جنبش ابرو کی تیغ
جو سپاہی ہے سو رکھتا ہے وہ قابو کی تیغ [؟] (ورق ۱۸٦ الف)

نہ کیوں کر ہوں میں تیرے خط کا مخالف ۔ جو تیرا مخالف سو میرا مخالف

کر دیا اشکوں نے دامن تختۂ گل زار واہ
ہیں تو لڑکے پر بڑے استاد گل کاری میں ہیں

کہے ہے دیکھ کے مکھڑے کی تاب پانی میں
کہاں سے آن رہا آفتاب پانی میں

مطلق خبر نہیں ہمیں روز حساب میں
ہم خاک ہو رہے ہیں رہ بو تراب میں

کل رات جا کے کلبۂ احزاں میں دوستاں
دیکھے جو میں نے حضرت عشق اضطراب میں

میں نے کہا کہ خیر ہے بے چین کیوں ہیں آپ
سن کر پڑھا یہ درد کا مطلع جواب میں

ہستی ہے جب تلک ہیں اسی پیچ و تاب میں
جوں موج آپھنسے ہیں عجب اضطراب میں

سبز خط کے دل [illegible]
جو خدا نے لکھ دیا اس کو [illegible]

داغوں کو مرے [illegible] میں دیکھو
گلزار کی سیر اب نہ گلستان میں دیکھو

Marfat.com

کب مجھ سے مرا یوسف ثانی وہ ملے گا
یہ فال شتابی کوئی قرآن میں دیکھو

عشق میں ترے کیا کیا ہم کو بے قرای ہے
جوش اشک باری ہے شور آہ و زاری ہے
یہ جوش گریہ ہر دم چشم پر آب کیا ہے
اتنا بھی پھوٹ رونا خانہ خراب کیا ہے
تم غیر کے گھر بیٹھ کے دل شاد کرو گے
ہم کون ہیں صاحب ہمیں کیوں یاد کرو گے
چتون یہ غضب تس پہ اشارات کی گرمی
ہے قہر پھر آنکھوں میں مدارات کی گرمی (ورق ١٨٦ ب)
صبح دم باغ میں آیا جو وہ گل بال کھلے
بلبل شورش و وحشت کے پرو بال کھلے
رنگ تیرے گل رخسار کا گل ناری ہے
کیوں نہ مکھڑے پہ ترے بھبز بھلا شال کھلے
خال واں مکھڑے پہ ہر بار بنے بگڑے ہے
یاں سویدائے دل زار بنے بگڑے ہے
غنچے کھلے ہزاران اس باغ میں صبا سے
دل کا کھلا نہ عقدہ پر آہ نا رسا سے

عطا عطا تخلص، محمد عطاء اللہ، شخصے بود بسیار دلاور۔ در عہد حضرت خلد مکان انار اللہ برھانہ، گاھے شعر ریختہ می گفت، ازوست، منہ۔

کاٹ جو ابروے خم دار میں تیرے ہے میاں
خنجر و تیغ کا کب اس کے تئیں کاٹ لگے

عاجز عاجز تخلص، شاعر (ے) بود قدیم ازوست۔

Marfat.com

یار شیریں لب کے غم میں جاں کنی کرتے ہیں ہم
غسل دیوے کوہ کن سے کہہ دو جوے شیر کا

عیاش عیاش تخلص، غلام جیلانی خان، فرزند نواب غازی الدین خان مرحوم - میلان طبعش به ریخته گوئی ست - از تصانیف اوست، منه -

امڈا ہے ابر زور زمیں سبزہ زار ہے
ساقی جو توہی روے تو کیا ہی بہار ہے [؟]

عابد عابد تخلص، شخصے از دورهٔ سابقین ست - ازوست -

مت نکالو دل سے میرے ناوک اس بے درد کا
جی نکل آوے گا میرا تیر کے پیکاں کے ساتھ

عارف عارف تخلص، شاه حسین نام، درویشے بود ساکن درگاه قدم شریف ... ازوست - (ورق ۱۸۷ الف)

اخلاص سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک آپ کو بنانا اکسیر ہے تو یہ ہے
سب کام اپنے کرنے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

علی علی تخلص، شاه ناصر علی، درویشے بود مولدش خطهٔ سرهند و مسکنش دار الخلافه - دیوان از اشعار خود مرتب ساخته - و در انتخابات ولی که شاعرے بود چنیں گفته - ازوست

اچھل کر جا پڑے جوں مصرع برق ... اگر دے مصرع کہوں ناصر علی کا
به اعجاز سخن گو اڑ چلے ہے ... ولی ہر گز نہ پہنچے [illegible]

عاشق عاشق تخلص، مهدی علی خان مرحوم، [illegible] مغفور، شخصے از خاندان بزرگ، به اخلاق حمیده موصوف و با خوش [illegible] مشهور و معروف - با هر کس اخلاص و خدمت مرعی می داشت - مرد عادل و

Marfat.com

دانا و شاعر و متواضع و مودب و علیم بود۔ تصانیفش قریب دو لکھ بیت به نظر راقم در آمده۔ مشتمل بر سه دیوانِ ریخته و دو دیوانِ فارسی و حملهٔ حیدری به زبانِ هندی۔ و دیگر مثنویات متعدده۔ الغرض که همه اقسامِ اشعار مثل سلام، مرثیه وغیره موزون کرده۔ عجب آشنائے با صفا بود۔ در خانه اش مجلسِ مشاعره تا مدت دو سال بلا ناغه روز جمعه منعقد می شد۔ تمام موزون طبعانِ شهر شریک (ورق ۱۸۷ ب) محفل مسطور می گشتند۔ مولف هم مدام در آں جا می رفت۔ قریب دو سال منقضی شده که پیمانهٔ عمر آن مے خوارهٔ مصطبهٔ شاعری ساقی اجل لبریز نمود۔ جنت برین نصیبش باد۔

دن تو جوں توں کی[1] کٹا رات جو آئی سر پر
آفتِ تازه جدائی مرے لائی سر پر

برق پر برق چمکتی هے گھر آئے بادل ٭ ساقیا دور قدح کر که پھر آئے بادل

صبا فرح بخش دل هے کیا هی امنڈکے ابر ایکی بار آیا
. . . . . چمن میں آئی . . . آیا

کشتهٔ عشق کی کچھ سب سے هے تصویر جدا
سر جدا، هاتھ جدا، پاؤں کی زنجیر جدا

چمن میں کل جو وه رعنا جواں دو چار هوا
کہا جو گل اسے میں نے گلے کا هار هوا

دشت جنوں میں مجنوں اب شور هے همارا
پھرنا خراب و خسته مشهور هے همارا

سر عشق نے جگر سے اب شعله وار کھینچا
اس آتش دروں نے آخر شرار کھینچا

پوچھ مت کیا تری دوری سے مرا حال هوا
مختصر قصه که جینا همیں جنجال هوا

ابر آیا هے، آفتاب چھپا ٭ ساقیا مت شرابِ ناب چھپا

---

(۱) کذا

Marfat.com

گو آہ میں اپنی نہیں تاثیر سر دست
پر ہے یہ بساط اپنی میں یک تیر سر دست
ہو آبرو ہماری جب اہل نظر کے بیچ
جوں مردمک وہ یار رہے چشمِ تر کے بیچ
کار بستہ کو نہیں چاہیے زر کی کنجی
قفلِ مطلب کو ہے بس آہ سحر کی کنجی (ورق ۱۸۸ الف)
کاکل ہے دام، زلف بلا، یک نہ شد دو شد
پھندے میں جب پھنسے تو دلا یک نہ شد دو شد

عشق عشق تخلص، شیخ غلام محی الدین، مبتلا و عشق ہر دو تخلص خود قرار دادہ۔ متوطن میرٹھ۔ شخصے از شرفاے اں جا۔ تحصیل کتب عربی ہم نمودہ۔ مرد قابل و ذہین ست۔ اشعار فارسی و ریختہ ہر دو موزوں می کند۔ تالیف تذکرۂ ریختہ ہم نمودہ، از طبع زاد اوست۔

ہے ترے حلقہ بگوشوں میں گزارا اپنا ٭ چمکے ہے کان کے بالے میں ستارا اپنا
بیٹھے بھی کسی کی کبھی اے یار بغل میں
پھرتے ہی رہے یا لیے تروار بغل میں

عیاں عیاں تخلص، جوانے ست سپاہی پیشہ، شوق شعر گوئی در دلش متمکن، مقطعے بہ نام او مسموع گشتہ۔ نگاشتہ شد، منہ۔

مت اعتماد کر اس چرخ سفلہ پرور کا ٭ . . . . . .

نہ پاؤں کی مہندی ہیں نہ صندل کسی سر کے
ہیں عشق کے رگڑے میں ادھر کے نہ ادھر کے
قامت کشی تری سی شمشاد میں کہاں ہے
وہ ناتراش کندہ، تو سرو نوجواں ہے
انگشتری پہ رکھ تو مرا دل تراش کے
یاقوت سے نہ جس کے مقابل تراش کے [؟]

Marfat.com

مکھڑے سے شب جو الٹا اس نے نقاب آدھا
تھا ماہ چاردہ سارا سحاب آدھا [؟]
جوے شیر آساں ھے لے آنی مجھے فرھاد آج
.....وہ شیریں لب کے بھی منہ سے اے استاد آج
چمن سرو سہی جو کھڑے اکڑتے ھیں
تمہاری دیکھ پرچھائیں پاؤں پڑتے ھیں [؟] (ورق ۱۸۸ ب)

مجھ سے سودائی کو ھو گر جوش خوں کچھ ڈر نہیں
جنبش مژگاں تری ظالم کم از نشتر نہیں
ذکر جلنے کا مرے اے شمع کس کے گھر نہیں
کون ھے رونے پر اپنے جس کی آنکھیں تر نہیں

عشرت عشرت تخلص، نامش به دریافت نه رسیده ـ اشعار خوب می گوید ـ منه

اس پری وش نے ھیں جس طرح کے پائے ناخن
حور و غلماں کے بھی ھاتھ ایسے نہ آئے ناخن
اک مہینے میں دکھائے مجھے دس بیس ھلال
ماہ دو ھفتہ نے میرے جو کٹائے ناخن

عاجز عاجز تخلص الفت خان نامی، از قوم افا غنه ـ وطنش قصبه خرجه ـ که از دارالخلافه طرف مشرق سی کروه واقع ست ـ شعر ریخته مربوط می گوید ـ زیاده از احوالش اطلاعے نیست ـ

کیا ھوا گر چشم تر سے خوں ٹپک کر رہ گیا
بادۂ گل گوں کا ساغر تھا چھلک کر رہ گیا

عارف عارف تخلص نامش مفہوم نه گشته، متوطن مراد آباد ـ شعرے خوب گفته ـ

وہ ھوا گرد سے جب وقت شکار آلودہ نہ تیر خاکی بنے مژگانِ غبار آلودہ

Marfat.com

عاشق عاشق تخلص، بخشی بھولا ناتھ پنڈت، فرزند راجہ گوپی ناتھ پنڈت دیوان عمو صاحب وقبلہ نواب مجدالدولہ بہرام جنگ مغفور۔ کہ از صغر سن بہ سایۂ عاطفت جناب علیہ الرحمۂ موصوف تربیت و پرورش یافتہ و بہ کار پیش کاری ہاے (ورق ۱۸۹ الف) رسالہ جات و خدمات دیگر مامور ماندہ۔ عنایت جناب عالی مرحوم در حقش نظر بہ مراتب خانہ زاد پروری بیش از بیش بودہ۔ شخص عاقل و مودب و متدین و وفا پیشہ و یک رنگ و ذہین ست۔ اشعار ہندی و فارسی ہر دو می گوید۔ از طبع زاد اوست۔

چاک دل کا اپنے ناصح میں تو سلواتا نہیں
جب تک اس بے رحم کو یہ جاکے دکھلاتا نہیں

ان بتوں کے عشق سے عاشق ذرا دل تھام رکھ
یاد حق سے بھی کبھو اے یار میرے کام رکھ

نام ہر روز ترا ورد زباں رہتا ہے
دیدہ ہر شب ترے در کو نگراں رہتا ہے

آ دیکھ کبھو تو بھی مری جان تماشا ۔ آنکھوں سے گرے ہے در غلطاں تماشا
عاشق تری کس چیز کی تعریف کرے جان ۔ رخسار تماشا ہے زنخداں تماشا

جس نے کہ ترے اس گل رخسار کو دیکھا
پھر عمر نہ اس بے گل و گلزار کو دیکھا

یہ جا کے یار سے مرے تم دوستاں کہو
رکھو گے کب تلک اسے تم بیم جاں کہو

آہوں سے میری خوب ہی چھایا ہے [illegible]
پینے میں مے کے دیر ہے کیا مے کشاں [illegible]

واسطے صید دل کے [illegible] زلف [illegible] ہیں

قیس نادان [illegible] سر نظر آیا مجھ کو
جائیے دشت میں کیوں کوچۂ دلدار کو چھوڑ

Marfat.com

عاقل عاقل تخلص، عاقل شاہ، شخصے سپاہی آزاد وضع بود۔ حسب و نسبش معلوم نیست و نہ از مولد و منشاے او آگہی ست۔ مقطع غزلش پسند طبع آمدہ، مرقوم گشت۔ (ورق ۱۸۹ ب)

قید بھی یاں کچھ نہیں اور چھوٹ بھی سکتے نہیں
واہ واہ اس دام کو اور آفریں صیاد کو

عاکف عاکف تخلص، شاعرے بود از تلامذۂ میرزا رفیع السودا، شعرے از تصانیفش شخصے خواندہ بود، ثبت نمودہ شد۔

کہہ باغ باں قسم ھے تجھے کیا چلی بہار
گل کو جو دیکھہ دیکھہ کے روتی ھے عندلیب

عیش عیش تخلص، میرزا حسین رضا، شاگرد میر سوز مرحوم، از سکناے لکھنؤ ست۔ ایں چند شعر از طبع زادِ اوست۔

وہ اگر آئے پشت بام کہیں ✡ میں بھی کرلوں اسے سلام کہیں
کیا ھے یہ قطرہ قطرہ دے ساقی ✡ ایک باری تو بھر کے جام کہیں
یہ غزل عیش ھے تصدق سوز ✡ مجھ سے ہوتی تھی انصرام کہیں

عشقی عشقی تخلص، مرادآبادی، احوالش معلوم نیست، یک مطلع از تذکرۂ غلام ہمدانی مصحفی نوشتہ شد، منہ۔

کوئی تو ھے گل چہرہ، کوئی سرو رواں ھے
دیکھا تو یہاں ایک سے ایک آفتِ جاں ھے

علی علی تخلص، میرزا علی، شاگرد سرب سکھ دیوانہ تخلص، مطلعے من جملۂ تصنیفش در تذکرۂ میر حسن مرحوم بہ نظر رسیدہ، ثبت کرد شد منہ۔

Marfat.com

دنیا میں کوئی تجھ سا ستم گار نہیں ہے
بے رحم و جفا پیشۂ و خوں خوار نہیں ہے (ورق ۱۹۰ الف)

عاشق عاشق تخلص، مولوی جلال الدین شاعر قدیمی ریختہ گوست۔ از شیریں گفتاری اوست۔

یہ کس کی نوک مژگاں سے پڑا ناسور سینے میں
کہ بندھنے بھی نہ پایا زخم پر انگور سینے میں

عبرت عبرت تخلص، متوطنِ رام پور است۔ از تصانیفِ اوست

طفلی میں تجھے ۰۰۰۰ کر ٭ دایہ بھی سلاتی تھی تھپک کر
ہے شہد اور قند تیرا بوسہ ٭ اس میں تو نہ شبہہ کر نہ شک کر

باتیں کل آپ نے جس کے تئیں جھنجھلا کے کہیں
آج کہتے ہیں کہ وہ مر گیا کچھ کھا کے کہیں

عظیم عظیم تخلص، جوانے بود باشندۂ قصبۂ آنولہ۔ سپاہی پیشہ، ازوست

کارواں اشک کا ہوتا ہے رواں آنکھوں سے
تم کو بھی آہ و فغاں ہم یہ خبر کرتے ہیں

کوئی تم میں سے بھی چلتا ہے تو آجائے شتاب
ورنہ اب یار تو کوئی دم میں سفر کرتے ہیں

کچھ نگہ میں نہیں آتا ہے بجز جلوۂ یار
جب کہ ہم دل میں عظیم اپنے نظر کرتے ہیں

عشرت عشرت تخلص، میر غلام علی، شخصے ساکن [illegible] مرزا علی لطف کہ او شاگرد میرزا رفیع السودا است، [illegible]

بسان جام خالی پھوڑ ڈالوں چشم پر خوں کو
نہ دیکھوں گر صراحی دار اس مخمور کی گردن (ورق ۱۹۰ ب)

Marfat.com

سر دیوار تک تو بھی نہ پہنچے رات کو چھپ کر
بلند اپنی اچک کے ہم نے تا مقدور کی گردن
رکھیں گے بعد مرگ اگر خاک کے تلے
ساقی تو مجھ کو رکھیو کسی تاک کے تلے
جو اٹھتے در سے کئی چارپائیاں دیکھیں
تو بولے کیوں مری تیغ آزمائیاں دیکھیں
بہ رب کعبہ بھلا جھوٹ کیوں کہیں عشرت
بتوں کے گھر میں تو ہم نے خدائیاں دیکھیں
کہتے ہیں دیکھ مجھے اور کا جا منہ دیکھے
پھر ادھر آئے تو میرا ہی موا منہ دیکھے
چہرہ ، دھن و دنداں کرتے یہ اشارے ہیں
خورشید میں ذرہ ہے ، ذرے میں ستارے ہیں
غنچہ کہاں ، دہن وہ کہاں ، وہ سخن کہاں
پھولے ہزار پھول ولے وہ پھبن کہاں

عاصمی عاصمی تخلص ، خواجہ برہان‌الدین ، از اولاد حضرت خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ ، متوطن دارالخلافہ ـ شاعر متقدمین ، ازوست ـ

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغ باں رو رو کے یاں غنچہ یہاں گل تھا

عشقی عشقی تخلص ، میاں رحمت اللہ ، از ذات و صفاتش آگہی نیست ـ ازوست ـ

کہنا تو قصور اس کو ہے اب حور کی گردن
صانع نے بنائی عجب اک نور کی گردن

Marfat.com

عزیز عزیز تخلص، بھکھاری لال، قوم کایت، پدرش دیوانی رحمان یار خان داشت۔ شخص عمدہ معاش بود۔ کلامش خالی از کیفیت نیست۔ منہ

(ورق ۱۹۱ الف)

ھماری تری پردے میں گفتگو ھے ٭ جو اٹھ جائے پردہ تو پھر تو ھی تو ھے

ملیں کیوں کر بھلا اس شوخ طفل لاابالی سے
کہ سوتے سوتے جو چونکے ھے تصویر نہالی سے

بات اب امتحان پر آئی ٭ قصہ کوتاہ جان پر آئی

ایسا ھے لعل لب کا ترے یار رنگ سرخ
یاقوت جس کے آگے لگے ایک سنگ سرخ

آرام وصل و ھجر میں ممکن نہیں ھمیں
یوں ھی ھمیشہ مضطرب اے رشک ماہ تھے

اب ھجر ھے تو حسرت دیدار لے ھے جی
جب وصل تھا تو کشتۂ تیغ نگاہ تھے

آیا نظر اک طفل فرنگی گورا — سنگین نگاہ
پلٹن سے مژہ کی قلب و دل توڑا [؟] — بے جرم و گناہ

میں نے یہ کہا ظالم صاحب سے تو ڈر — اس پیرہن میں
شرما کے لگا کہنے وہ تھوڑا تھوڑا — دل کیا برا

عسس عسس تخلص، نامش معلوم نیست، شخص [illegible] لطیفہ گو، خوش اختلاط، متوطن قصبۂ [illegible] قصبۂ مذکور بہ ذاتش متعلق ست۔ [illegible] طبع موزوں دارد۔ ازوست۔

عدم میں لوح پر دیکھی ھے بسم اللہ کی صورت
ھوا دل پر ... اس کی بیت اللہ کی صورت

Marfat.com

عشق | عشق تخلص، میر محمد علی سیدے ست در حیدر آباد، مرد مستعد، از کلامش مفہوم گشت، ازوست۔

بسان مردمکِ چشم جو ہیں اہل نظر
عدم کو رکھتے ہیں کب اپنے گھر سے وہ باہر (ورق ۱۹۱ ب)
جو صاف طبع ہیں وہ ہرزہ گرد کب ہوں گے
کہیں جگہ سے بھی جنبش کرے ہے آب گہر

عاشق عاشق تخلص، نامش معلوم نیست، ایں ہم از سکنائے حیدر آباد ست۔ ازوست۔

لائی ہے اب کی سال عجب کچھ بہار رنگ
ہر برگ گل میں آوے نظر بے شمار رنگ

عباس عباس تخلص، میرزا عباس علی، سکنۂ اطراف دکن، احوالش معلوم راقم نہ گشتہ

بہار آئی ہے گلشن میں گیا چلی ہے ہوا
ہر ایک غنچے نے کھولی زباں ہے بہر دعا

عقیدت | عقیدت، تخلص از نام و نشانش واقفیت نیست۔ شاید کہ متوطن برہان پور ست، قطعۂ کہ در تعریف عمدۂ گفتہ چند بیت ازاں می نگارد منہ۔

کریں ہم سعی یارو کس لیے اکسیر کی دن رات
کہ ورد اسم اعظم سے ہے اس کے فیض مفلس کو
تہ اقدام والا کی انھا لے خاک کی چٹکی
اگر تحصیل کرنا کیمیا کا ہو مہوس کو

عاجز عاجز تخلص، زور آور سنگھ، قوم کھتری نبیرۂ رائے نند رام مخلص تخلص، شاعر فارسی گو، شاگرد شیخ نصیر الدین غریب تخلص،

Marfat.com

شعرش رنگین و کلامش نمکین ست ۔ از نتائج طبع اوست ، منه ۔

شب مہتاب کس کم بخت کو ہجراں میں بھاتی ہے
کہ اس سے گرمی روز قیامت یاد آتی ہے

پھنسا دل کس کی زلفوں میں جو سرگردان و حیراں ہے
گرفتار بلا ہے مضطرب ہے اور پریشاں ہے

عاشقوں کو ترے یک جا نہیں آرام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں (ورق ۱۹۲ الف)

منظور قتل اس کو ہے کس بے گناہ کا
کچھ بے سبب نہیں یہ پلٹنا نگاہ کا

عشقی عشقی تخلص ، شخصے بود در ضلع دکن ، ازوست ۔ منه ۔

موتی دریا میں عبث چشم کہاں تک دھووے
کہ بنا گوش تمہارے کا وہ ہم سر ہووے

عزیز عزیز تخلص ، شیخ محمد علی ، از اولاد حضرت شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ ، مرد معلم پیشہ ، پسندیدہ افعال ، خجستہ اطوار ست ۔ منه

وہ دن نہ ہو کہ مجھ سے جدا ہو مرا صنم ۔ اللہ مت مجھے وہ زمانہ دکھائیو

عزلت عزلت تخلص ، سید عبد الوالی ، فرزند شاہ سعد اللہ سورتی از بزرگ زادہ ہائے شہر سورت ست ۔ بزرگانش بہ مرتبۂ ولایت رسیدہ اند ۔ مشار الیہ شاعر قدیم ست ۔ ازوست

بندے ہیں تیری چھب کے حسن و جمال والے
سب گل سے گال والے ، سنبل سے بال والے

میں وہ مجنوں ہوں نہ آباد و نہ اجڑا سمجھوں
مشت خاک اپنی اڑا کر اسے صحرا سمجھوں

جدھر نکلے وہ ہولی باز بانکا ۔ گلابی ہو عبار راہ واں کا

Marfat.com

سواے اس کے نہیں ھے کوئی مرا والی ۞ جناب عشق ھے وہ مدظلہ العالی

عیاش عیاش تخلص، خیالی رام، ساکن دار الخلافہ ـ قوم کایت، شاگرد میاں نصیر ـ دو سہ مرتبہ در مشاعرہ دیدمش ـ از چندے معلوم نیست کہ کجا رفتہ ـ ازوست منہ

صبح لیتے ہو خبر زلف کی زنجیر کی تم
دل دیوانہ ہمارا تو گیا رات سے چھوٹ (ورق ۱۹۲ ب)
جام مے ہاتھ میں اور شیشۂ مے زیر بغل
نہیں عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ

عشاق عشاق تخلص، شخصے بود کھتری قوم، از دورۂ سابقین ست ـ لیکن دریافت می گردد کہ کم فہم بود ـ ازوست ـ

سرسبز خط سے اور ہوا حسن یار کا ۞ آخر خزاں نے کچھ نہ بگاڑا بہار کا

عسکری عسکری تخلص، میرزا عسکری، شاگرد شاہ قدرت اللہ مرشد آبادی، دیگر احوالش معلوم نیست ـ ازوست ـ

کہنے کو ادھر ادھر گئے ہم ۞ تھے تیری طرف جدھر گئے ہم

عیشی عیشی تخلص، طالب علی خاں، شخصے ذی تشخص و عمدہ معاش، در لکھنؤ استقامت دارد ـ از شیریں بیانی اوست ـ

پھر جنوں سلسلہ جنباں ہے خدا خیر کرے
صحبت دست و گریباں ہے خدا خیر کرے
دل جو آشفتہ ہے ۔ کس زلف کا سودائی ہے
چشم حیرت زدہ ہے ، کس کی تماشائی ہے
مستی شور جنونِ عشق عین ہوش ہے
عقل کل اس مے کدے میں رند ساغر نوش ہے

ہنسنے کا جو اپنے مجھے مختار بناتے ۞ سو بار ۔ ۔ ۔ ۔ سو بار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۞ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

عظیم عظیم تخلص، میرزا زین العابدین عظیم آبادی، یک مطلع از تصانیفش بهم رسیده، به دریافت مضمون آن قوت طبع معلوم می شود۔ منه

(ورق ۱۹۳ الف)

زلف نے جس کے تئیں دکھائی شام ٭ دوسری اس کے تئیں نہ آئی شام

عاجز عاجز تخلص، میر غلام حیدر خاں که از ابناے اعمام مولف ست۔ به سبب علاقۂ روزگار در عظیم آباد ساکن گردیده بود۔ معاش به عمدگی بسر می برد۔ از چندے عازم دار البقا شد۔ خدایش بیامرزاد۔ منه۔

سوزشِ داغ کی میرے جو خبر گرم ہوئی
مہر سر کھولے ہوے مارے جان کے نکلا

پھر نہ دھلی میں یہ عاجز گیا جوں نکہت گل
ایسے گل زار سے یہ اپنے وطن کے نکلا

عشرت عشرت تخلص، عبد الواسع، کلامش مطبوع ست۔

به جز رفاقتِ تنہائی آسرا نہ رہا ٭ سواے بے کسی اب کوئی آشنا نہ رہا

عزیز عزیز تخلص، شمبھو ناتھ، متوطن دھلی، از قوم مہاجن۔ از اشعارش ملکۂ شاعری پیدا ست ازوست۔

لیا دل اک نگہ میں دل ربائی اس کو کہتے ہیں
کیا بے گانہ سب سے آشنائی اس کو کہتے ہیں

عظمت عظمت تخلص، شیخ عظمت اللہ، سپاہی پیشہ بود۔ [illegible] روزگار نموده، بر تحصیل کتب عربی همت گزاشت۔ ازوست۔

جو اب ہاتھ سے غم کے جیتے رہیں گے
مئے عیش بھر عمر پیتے رہیں گے

عاصی عاصی تخلص، شخصے ست، در قصبۂ رام پور۔ از اصل، نشانش

Marfat.com

اطلاع نیست ـ شعرے از تصانیفش به نظر رسیده ، مرقوم گشت ـ ازوست
(ورق ۱۹۳ ب)

کمھلاوے ھے گرمی سے نگہ کی وہ گل اندام
اللہ یہ کس لطف کی نازک بدنی ھے

عاشق | عاشق تخلص ، رام سنگھ ، قوم کھتری ، اول اصلاحِ شعر از غلام حسن تجلی گرفته ـ آخر به میاں نصیر رجوع نمود ـ از چندے مسافر راہ عدم گشت ـ ازوست ، منه ـ

وابستہ ھے یہ تار نفس جسم زار میں ✡ آوازِ دوست آتی ھے کیا اس ستار میں
تو اپنے کام کا ھے ایک دل ربائی میں ✡ نہ دیکھا تجھ سا صنم دوسرا خدائی میں

حسرت زدہ میں دیکھوں ھوں یوں اس کو نزع میں
تصویر جیسے دیکھے ھے تصویر کی طرف

عالی عالی تخلص ، از گروہ سلاطینانِ ذی شان ست ـ در اشعار گوئی و معانی فہمی از ھم سران ممتاز ـ تصانیفِ طبع زادش مرغوب دلہا ـ اکثر ابیاتش از عیوب مبرا ـ ازاں جملہ چند شعر برائے زیبائش ایں صفحه مرقوم نمودہ شد ـ منه

صریح اس کو اگر حال دل جتا نہ سکے
تو کیا غزل میں بھی پڑھ پڑھ کے ھم سنا نہ سکے
. . . . . یونہیں بیٹھے کبھو جو . . . .
ھماری آنکھ سے تم آستیں اٹھا نہ سکے
اسی میں باندھ کے خط ھم بھی پھینک دیتے ، تم
پتنگ بھی تو کبھو شمع رو اڑا نہ سکے
پیوں تو دل کی بجھے اک آہ . . . . . .
. . . . . پانی بھی . . . . . نہ سکے

Marfat.com

جو اس کے اودے دوپٹے کی گوٹ کو دیکھے
تو بادلوں سے کبھی برق منہ دکھا نہ سکے (ورق ١٩٤ الف)

تمہارا پھولوں کا گنٹھا جو آیا اے گل رو
ہم ایسے پھولے کہ جامے میں بھی سما نہ سکے

جنہوں کی تیغ چڑھائی تھی ہم نے گردن پر
ہماری قبر پہ دو پھول وہ چڑھا نہ سکے

یہ اپنا دامن تر وہ ہے آج اے عالی
کہ آفتاب قیامت اسے سکھا نہ سکے

مت جانیو ڈرتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
کیا جانے مجھے کیا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

سو طرح اشارے میں مری اس کی ہے گفتار
یہ کون سمجھتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

جانب سے مری اس کو اگر کوئی کہے کچھ
یہ اس پہ ہویدا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

یوں دل کو وہ لے جائے نہ میں کچھ کہوں مجھ پر
کچھ پڑھ کے ہی پھونکا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

وہ گالیاں دیتا ہے ہمیشہ مجھے عالی
پھر اس پہ یہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

ربط اس طرح جو غیروں سے تمہارا ہوگا
تم ہی منصف ہو مرے دل کو گوارا ہوگا

نہ کہو اس رخ تاباں پہ نہیں چاہیے حلہ
چاند کے پاس عجب کیا ہے جو تارا ہوگا

واں کے باشندوں کا ہوگا نہ کہیں ٹھکانا
جس طرف باندھ کے دامن وہ سدھارا ہوگا

Marfat.com

جام اوروں کو کنایہ سے ھے دیتا ساقی
یا الـــہی کبھو ھم کو بھی اشـارا ھوگا
لوگ کہتے تھے کہ دل اس نے کسی کا پایا
سن کے یہ ھم نے پکارا کہ ھمارا ھوگا (ورق ١٩٤ ب)
آج اندھیر سا چھایا ھے مری آنکھوں میں
اس نے شاید کہـــیں زلفوں کو سنوارا ھوگا
میرے مرنے کی سنی اس نے تو یوں کہنے لگا
تھـــا وہ گستاخ مری زلف نے مـارا ھوگا

حرف الغین

غالب غالب تخلص، مکرم‌الدوله بہادر بیگ خان غالب جنگ مرحوم فرزند نواب نیاز بیگ خانِ تورانی که در عهد نواب ذوالفقارالدوله مغفور سردارے ذی شوکت بود ـ بعد رحلت پدر بزرگ وار خود بسیار به عیش و کام رانی بسر برد ـ و لک ها روپیه در عیاشی صرف نمود ـ شخص یار باش، خلیق و قابل و صاحب مروت بود ـ پیش از وقت غلام قادر نمک حرام در خانهٔ خود مجلس مشاعره منعقد می کرد و به اقسام اغذیه ضیافت شاعران می نمود و شب به تماشاے رقصِ ماه رویاں مع حاضرین محفل بسر می برد ـ مدعا که به همیں طور به هر طرف که خاطرش راغب می شد ـ مصروف می گشت ـ در اکثر حرفه ماهر بود ـ خصوص ذوق مهوسی نهایت در داش متمکن داشت ـ از مولف تعارف قدیمی بود ـ اشعار فارسی و ریخته هر دو خوب می گفت در سنه یک هزار و دو صد و هژده هجری (١٢١٨ھ) به آزار ٠٠٠٠٠ در گزشت ـ خدایش بیامرزاد ـ ازوست

مت ھو خفا بغل میں گر تجھ کو یار کھینچا
مجبور تھا نشے میں بے اختیـــار کھینچا

Marfat.com

قصۂ درد و غم اپنا جو سنایا ہم نے ٭ یاں تلک روے کہ اس کو بھی رلایا ہم نے
(ورق ۱۹۵ الف)

دل میں اپنے نہ کرو سوچ کہ کیا ہووے گا
وہ ہی ہووے گا جو قسمت کا لکھا ہووے گا

ہم مر ہی چکے تھے سیم بر رات ٭ قصـــہ ہی ہوا تھا مختصر رات

وصل کی کیا رکھیں امید کہ تم نے تو کبھو
کسو کو بوسہ بھی ہرگز نہ دیا ہوگا [؟]

رہتے ہیں آئنے سے ہمیشہ دو چار آپ ٭ تنہا ہی لوٹتے ہیں یہ ساری بہار آپ

زلفوں میں کھینچ کر یہ دل مستمند باندھ
تا پھر نہ کوئی دل کو پھنساوے یہ بند باندھ

خوش قامتوں کی یاد میں ہم بھی فقیر ہو
بیٹھیں گے اک چبوترہ یارو بلند باندھ

قاصد اسے آتا ہوں کبھو میں بھی بھلا یاد
اب جس کی مجھے یاد میں یاں کچھ نہ رہا یاد

اے آہ ذرا خدا سے ڈر کر ٭ اس شوخ کے دل میں تک اثر کر
بجلی کے کڑکنے کا ہوں قربان ٭ شب چھاتی سے لگ گئے وہ ڈر کر

ہم نے لکھ لکھ اسے حال سحر و شام تمام
اپنے ہاتھوں سے خراب اپنا کیا کام تمام

دل ساتھ بتوں کے نہ پھر اتنا تو لگا بیٹھ
گر ہوسکے کوئی روز کر اب یاد خدا بیٹھ

ساقی ترے اس جام مئے صاف کی دولت
جوں درد غبار اپنے تو بس دل کا کیا بیٹھ

دیتے ترے کوچے میں کوئی غیر نہ رہنے
پر یار میں جوں نقش قدم اٹھ نہ سکا بیٹھ

Marfat.com

غیرت غیرت تخلص، نامش معلوم نیست از سکنهٔ لکھنؤست ـ یک مطلع از اشعارش بهم رسیده ـ بنابر یادگار قلمی نموده شد، ازوست (ورق ۱۹۵ ب)

اس غم سے اپنا اب یہ تنِ زار گرم ہے
اس بے وفا سے صحبت اغیار گرم ہے

غافل غافل تخلص، رائے سکھ نام، شخصے متصدی پیشه، در علم سیاق ..... نویسی مہارتے داشت ـ ازوست ـ

وصف کرتا ہے ان لبوں کا جب ٭ غافل اس وقت لعل اگلتا ہے

غریب غریب تخلص، میر عبدالولی، شخصے بود از شعرائے قدیم ـ میل طبیعت به ایہام گوئی داشت ـ ازوست ـ

اگر فرہاد میری جاں کنی سنتا تو رو دیتا
یہ سارا کھودنا پتھر کا دل سے اپنے کھو دیتا

غم خوار غم خوار تخلص، سید زاده اے ست ساکن دارالخلافه، شاگرد شیخ غلام حسین شکیبا ـ ازوست ـ

آنسوؤں کے ساتھ آکر چشم میں دل رہ گیا
چل چکا یہ قافلہ جب میر منزل رہ گیا

غواص غواص تخلص، از شاعران قدیمی دکن ـ ازوست ـ

ترا منہ دیکھ بلبل پھول سے بے زار ہوجاوے
اگر گل تجھ تلک پہنچے گلے کا ہار ہو جاوے

غافل غافل تخلص، بختاور سنگھ نام، قوم کایت، متوطن مرادآباد. ازوست ـ

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے ٭ مرجاے یا جیے کوئی اپنے نصیب سے

پوچھوں گا اتنی بات میں اس کج کلاہ سے
دیکھا کرے ہے کیوں مجھے ترچھی نگاہ سے

Marfat.com

غریب غریب تخلص، کانجی مل، ساکن قصبۂ جڑاوہ، جوانے ست۔ شایستہ، وضع، شعر ریختہ خوب می گوید۔ ازوست۔

کس سے اب حال کہوں آنکھ کے لگ جانے کا
آنکھ کے لگتے ہی اس دل پہ بلا آنے کا
ہم کہاں، دام کہاں، خانۂ صیاد کہاں
الفت گل نے چکھایا ہے مزا دانے کا (ورق ۱۹۶ الف)

غریب غریب تخلص، محمد امان نام، شخصے بود الکن، غریب و الکن ہر دو تخلص می کرد، متوطنِ دارالخلافہ۔ از چندے طرف بنگالہ رفتہ بود، آں جا از دنیاے فانی انتقال کرد۔ خدایش بیا مرزاد، ازوست۔

میری بغل میں یہ دل پر داغ ہے غریب
حسرت چمن کی کاہے کو یہ باغ ہے غریب

غلام غلام تخلص، راجہ گوپال ناتھ، برادر راجہ شنکر ناتھ، فرزند راجہ رام ناتھ، بہ حضور انور تقرب تمام داشت۔ از بس کہ بادشاہ جم جاہ حضرت فردوس منزل را ذوق شعر گوئی در خاطر عاطر متمکن بود و اکثر باریافتگان محفل قدس ..... غزل موزوں نمودہ بہ نظر کیمیا اثر می گزرانیدند۔ این ہم چوں طبع موزوں داشت، اشعار ریختہ می گفت و بہ حضور می خواند۔ بر آں غلام تخلص، نمودہ۔ مدت ست کہ مسافر راہ عدم گشتہ۔ ازوست، مہر۔

ابتدائے محبت معشوق ؎ کیا بیاں تم سے کیجیے احباب
دل تو میرا ..... ؎ کیا کرے آگے عشق خانہ خراب

تم اس طرح جو ہمیں دل سے جان بھول گئے
ہمارے دل سے بھی دونوں جہان بھول گئے
کیا پوچھتے ہو جور و جفا مجھ سے یار کا
دیکھو نہ حال میرے دل بے قرار کا

Marfat.com

جو هم بستر کبھو هم هوں غلام اس خوب صورت کے
نه لیں والله تا روز قیامت دوسری کروٹ (ورق ١٩٦ ب)

خط دے تو نه دے گوش بر آواز هیں قاصد
مژده تو همیں یار کے آنے کا سنا دے

غنی | غنی تخلص، میر عبدالغنی، باشندهٔ شکوه آباد، از سادات عظام در حینِ جوانی به عارضهٔ دق قضا کرد، خدایش بیامرزاد۔ ازوست منه۔

نـــه میرے دیـدهٔ گریاں سے آب ٹپکے هے
تری نگہ کی قسم خون ناب ٹپکے هے

اگر کچھ زندگانی میں مزا هے ✡ تو ایام جوانی میں مزا هے

غیرت غیرت تخلص، اسمش معلوم نه گشته، شاگرد قلندر بخش جرأت، از سکنائے لکھنؤ، زیاده از حالاتش دریافت نه شد۔ ازوست، منه۔

یا کسی ڈھب سے آپ آؤ جی ✡ یا همیں کو کہیں بلاؤ جی
جان آنکھوں میں آ رهی هے جان ✡ اب تو صورت کہیں دکھاؤ جی
وه بگاڑے هزار تم غیرت ✡ آپ اُس سے بنائے جاؤ جی

غافل غافل تخلص، میر احمد علی، سیدے ست متوطن بنگاله، شاگرد شاه قدرت الله قدرت تخلص مرشد آبادی۔ اشعار عاشقانه و دل چسپ می گفت۔

نه جی میں صبر که دل بے وصال یار جیے
بھلا بتـاؤ تو کیوں کر یـه بے قرار جیے
چشم کو تجھ بن عجب کچھ رات بے خوابی رهی
اک قلق جی پر رها اور دل کو بے تابی رهی

غنی غنی تخلص، شیخ عبدالغنی، ساکن قصبـهٔ تهانه، که از مضافات سرکار سهارن پور ست (ورق١٩٧ الف) قابل و ذهین و گرم اختلاط اشعار ریخته به فصاحت می گوید۔ ازاں جمله۔

Marfat.com

پڑتی ھے نظر خس پہ دم چشم پریدن
یاں ھم نے پر کاہ بھی بے کار نہ پایا

غافل غافل، شیخ، محمد مسعود خاں، متوطن سرکار مہم کہ از مضافات دارالخلافہ است۔ از چندے بہ رحمت ایزدی پیوست۔ شخص عمدہ معاش و قابل و ذی شعور بود۔ خدایش بیا مرزاد از کلام اوست۔

خندہ نرگس پہ کرے دیدۂ حیراں میرا
نام لالہ پہ رکھے یہ دل سوزاں میرا
گر اپنے دل کو نگہ پر دیا دیا نہ دیا
خوشی کا سودا ھے چاھا کیا کیا نہ کیا

غضنفر غضنفر تخلص، غضنفر علی خاں، نبیرۂ غلام حسین کروڑ [؟] باشندۂ سرکار لکھنؤ۔ شخصے خلیق و خوش وضع و مقبول ست۔ شاگرد قلندر بخش جرأت از جملہ شاگردانش مشار الیہ در شعر گوئی رتبۂ عالی دارد۔ منہ

تصور میں ھو اس سے دو بہ دو ھم ۔ کیا کرتے ھیں پہروں گفتگو ھم
کفن دے ھم کو دو آنسو بہانا ۔ کہ بعد مرگ پاویں آبرو ھم
نہ آیا مرتے دم بھی وہ غضنفر ۔ چلے دنیا سے کیا پر آرزو نہ

قاتل دم — اپنی جو تقدیر الٹ جائے
گردن پہ پہنچ کر تری شمشیر الٹ جائے
سادگی میں منتخب اس صفحۂ رو کو کیا
مطلع دیوان خوبی بیت ابرو کو کیا [ورق ۱۹۷]

کہتا تھا اس مریض کو کل وہ سنا سنا ۔ کردے گا کوئی معاف اسے یا نہ
آیا یوسف کا مصور جو دکھانے نقشہ ۔ لگے اس نقش سے وہ اپنا ملانے نقشہ

غالب غالب تخلص، غالب خاں، نبیرۂ دوندے خاں، کہ سردارے از قوم افغان بود۔ ازوست۔

Marfat.com

جان به لب هیں ترے اس چشم کے بیمار بہت
تیر مژگاں سے ہوے ہیں جگر افگار بہت

غمگین غمگین تخلص ، میر سید علی ، خلف الرشید میر سید محمد مرحوم ، برادر زادۂ حقائق و معارف آگاہ سید شاہ نظام الدین احمد قادری ۔ ناظم صوبۂ دار الخلافه تشریح بزرگی حسب و نسب محتاج به تحریر نیست مرد با مروت و قابل ست ۔ از تصانیف اوست ۔

تونے صیاد نیا ظلم یه ایجاد کیا ✡ بال و پر توڑ قفس سے مجھے آزاد کیا

ترے ثانی اگر کوئی بشر ہووے تو میں جانوں
بشر تو کیا اگر شمس و قمر ہووے تو میں جانوں

ہجر میں اس کے یه دل جینے سے میرا سیر ہے
اے اجل بہر خدا آ جلد اب کیا دیر ہے

دل اس کو دیا اب کیا تدبیر سے ہوتا ہے
جو کام که ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے

سوائے تیرے نہیں کوئی یار آنکھوں میں ✡ پھرے ہے توہی تو لیل و نہار آنکھوں میں
مہرباں میرا کوئی جز غم دلدار نہیں ✡ خس کا شعلے کے سوا کوئی خریدار نہیں

مژگاں کہے ہے اس کا گر تیر ہے تو میں ہوں
اور دل کہے ہے میرا نخچیر ہے تو میں ہوں

عشق میں رو رو کے جو یه داغ دل دھوتی ہے شمع
رشتۂ الفت کو پروانے میں کیوں کھوتی ہے شمع

(ورق ۱۹۸ الف)

بلبل ہے اگر بہار سے خوش ✡ ہم اپنے ہیں گل عذار سے خوش

دل کے لگ جانے کا یاروں سے کہوں کیا باعث
ایک قصه ہے جو ناحق میں کہوں کیا باعث

Marfat.com

عاشق ہوا ہے میرا یہ دل اس کی آن پر
اللہ کیسی آن بنی میری جان پر

اس ابر میں مے پینا مستوں کو جواز آیا ٭ ساقی مع مے آیا مطرب مع ساز آیا

غیرت غیرت تخلص، نامش معلوم نیست، باشندۂ اطراف دکن قصیدہ در شکایت اوضاع ابناے زمانہ موزوں نمودہ است۔ و سواے ایں شعرے دیگر از غزلیاتش بہ نظر مولف نہ رسیدہ، لہذا مطلع قصیدۂ مذکور بنابر یادگار دریں مجموعہ مندرج کردہ شد، ازوست۔

مجھ سے چھوڑا سپہر زنگاری ٭ روش کج روی و عیاری

غربت غربت تخلص، نامش معلوم نیست، از سکناے مرادآباد ست۔ ازوست۔

گھر چھٹا، شہر چھٹا، ایک نہ چھوٹا غم عشق
ہم تو غربت ہیں اسی بات پہ دیوانۂ دل

غریب غریب تخلص، میر محمد تقی، احوالش مطلق معلوم نیست۔ اشعار خوب می گوید، ازوست۔

الٰہی مت کسی کو پیش درد انتظار آوے
ہمارا دیکھیے کیا حال ہو جب تک بہار آوے

غلامی غلامی تخلص، شاہ غلام محمد، ہم عصر شاہ حاتم بود۔ در تکیۂ شاہ تسلیم کہ مکان معروف دارالخلافہ است استقامت داشت۔ اشعارش بہ زبان اکثر جہلا جاری ست، ازوست۔

کل جس کی نظر تیر سی گزری مرے دل سے
پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا (ورق ۱۹۸ ب)

غافل غافل تخلص، منور خاں، قوم افغان، از باشندہ ہاے لکھنؤ۔ شاگرد میاں مصحفی، ایں مطلع ازوست۔

Marfat.com

جو قشقہ صندل کا ھے جبیں پر تو پاس ابرو کے خال بھی ھے
سپہر خوبی پہ ماہ بھی ھے سہیل بھی ھے ھلال بھی ھے

غازی غازی تخلص، اسمش دریافت نہ گشتہ، از شاعران دکھن ست ازوست، منہ ـ

تمہیں مژدہ ھے دیوانو مقرر پھر بہار آئی
کہ بوئے گل سحر دوشِ ھوا پر ھو سوار آئی

غریب غریب تخلص، شیخ نصیرالدین احمد، شخص قابل و مستعد و فارسی گو، بہ فہم و فراست متصف، اصلش از خطۂ کشمیر، مولد و منشا دارالخلافۂ شاہ جہاں آباد ـ اشعار فارسی بہ فصاحتِ تمام می گوید ـ دیوان ضخیمے[1] ترتیب دادہ است ـ گاہ گاھے بنابر تحریک یاراں شعر ریختہ ھم می گوید ـ ازوست ـ

مت چھیڑیو اس زلف سیہ کو دل ناداں
دیکھا نہیں کاٹا کوئی کالے کا جیا ھو

جس جا کہ قدم رکھتے ھی سر تن سے جدا ھو
جاتے ھیں اسی کوچے میں ھم دیکھیے کیا ھو

بن نرگس شہلا نہیں اس خاک سے اگتے
یاں چشم سیہ کا کوئی مارا نہ گڑا ھو

کیا بان ھے رستم کی جو میداں سے نہ ٹل جاے
جس جا وہ کماں ابروے بدکیش کھڑا ھو

اس عارض گل فام پہ آیا ھے خط سبز ۔ ۔
زنگی نے لیا روم کو اب دیکھیے کیا ھو

حال دل شوریدہ کہوں اس سے غریب آہ
وہ درد نہیں جس کی طبیبوں سے دوا ھو (ورق ۱۹۹ الف)

(۱) مخ ذخیمی

Marfat.com

حرف الفا

وقیر فقیر تخلص، میر شمس الدین عباسی النسب، ساکن دارالخلافهٔ شاه جهان آباد بود ـ از فخر الشعرا میر نظام الدین علی خان ممنون، که از ابنای اعمام میر موصوف ست، به ثبوت رسیده که الحاق میری باسمش از روے فضیلت ست ـ نه سبب سیادت ـــ مرد فاضل که قابلیت از مشاهیر ست [؟] شاعر مسلم الثبوت گفتنش بجاست ـ رساله هاے متعدد در علم عروض و قوافی و صنائع و بدائع اشعار تالیف نموده ـ تمام دیوانش از مضامین رنگین مملوست ـ و دیگر تمام معجزات ائمه اثنا عشر ـ علیهم السلام به آئین مرغوب منظوم نموده ـ مدتے شد که براے زیارت عتبات عالیات از دارالخلافه رفته بود، به تقدیر ایزدی در دریاے شور مع جهاز غرق شده، به رحمت حق پیوست ـ مغتنم عهد بوده ـ حیف که حباب وار گوهر زندگانیش در طرفة العین ناپدید گردید ـ گاهے بنابر تفنن میل ریخته گوئی هم داشت ـ این دوسه شعر ازان مه رخشان آسمان بلاغت ثبت کرده شد منه

دم کا آنا حباب هے گویا ۔ زندگی موج آب هے گویا

خال اس کی بیاض گردن کا ۔ نقطهٔ انتخاب هے گویا

فرحت فرحت تخلص، فرحت الله نام، شاعرے بود طالب علم اکثر مردمان اصلاح شعر از و می گرفتند ـ ازوست (ورق ۱۹۹ ب)

یه میری لوح تربت پر کهدانا ۔ کسی سے کوئی دل کو هت لگا

منه دیکهنے کی اس کے مجهه کو هے اضطرابی

اے جاں به لب رسیده کیتی هے کیوں نه

فکر فکر تخلص، میر احمد علی نام، سیدے بود باشندهٔ لکهنؤ ـ زیاده از احوالش راقم مطلع نیست ـ از تصانیف اوست منه ـ

Marfat.com

وحشی ہیں بوے گل کی طرح اس جہاں میں ہم
نکلے تو پھر نہ آئیں گے اپنے مکاں میں ہم

فرصت فرصت تخلص، شاعر الہ‌آبادی ست، اشعار مطبوع ازوست. منه ـ

ہجراں کی سر گزشت کا کیا دیں حساب ہم
کرتے ہیں اپنے کہنے سے آپی حجاب ہم
رشتۂ، جاں بھی گر ہو ترا تار دامن
آہ اس پر [بھی ؟] سمجھتا ہے تو بار دامن

فرحت فرحت تخلص، شیخ فرحت الله، پسر شیخ اسد الله، اولاد قاضی ..... که جانشین حضرت شاه بدیع الدین مدار قدس الله سره بود ـ وطن بزرگانش ماوراء النهر ـ ازوست ـ

اس شوخ نے یہ پوچھا فرحت سے کل کہ تو نے
اس طرح کیوں گنوایا صبر و قرار اپنا
آنکھوں میں اشک بھر کر بولا نہ پوچھ ظالم
ہرگز نہیں ہے دل پر کچھ اختیار اپنا

فیاض فیاض، تخلص، عبدالرزاق بیگ، شخصے ست ساکن حیدرآباد ..... در مدح کسے گفته، ازوست ـ

بعد آداب و ثنا اے قبله گاه ٭ عرض کرتا ہے یه فدوی بے درنگ
اک دکھن تو کیا که .... تک ٭ ہو قلمرو میں تری تاروم و زنگ
(ورق ۲۰۰ الف)

فروغ فروغ تخلص، میر ثناء الدین حسین خاں، باشندۂ حیدر آباد. قطعه در تعریف نواب مشیرالممالک گفته، نگارش می نماید ـ ازوست منه

قبلۂ فیض ہو مشیرالملک ٭ دل ہے خوش تجھ سے سب خلائق کا
ہو بہار کرم کے دریا دل ٭ جس سے تازہ ہے رو حدائق کا

Marfat.com

فراسو | فراسو تخلص ، فراسو آکدین صاحب فرنگی ست ۔ جوانے خلیق و یار باش و متواضع به نظر رسیده ۔ اشعار خوب می گوید ۔ معلوم نیست که اصلاح[1] شعر از که گرفته ۔ به تقریبے از راقم ملاقات شده ۔ بسیار شائسته و هوشیار مفهوم گشت ۔ کلامش دل چسپ ست منه

جب آن نکلے هے وه جس میں آن نکلے هے
موے تو جیتے هیں جیتوں کی جان نکلے هے

جی میں هے بزم یار میں آج گزار کیجیے
شمع سے منہ په جوں پتنگ جی کو نثار کیجیے

کهلا جوں گل هے هر داغ جگر صد چاک سینے میں
یہاں رکھتا هے گلشن عاشق غم ناک سینے میں

جان دوں زلف دوتا مانگے هے ۰ مانگ کیا جانیے کیا مانگے هے

هے تار بندها جب سے سرشکوں کی جهڑی کا
مژگاں کا مری رنگ هے پهولوں کی چهڑی کا

دیکها هے ترا جب سے حنا بسته کف دست
مانتا هوں کف دست سے پیوسته کف دست

کب تلک هجر میں یوں گریه و زاری اوے
هم تو راضی هیں اگر موت همارى اوے (ورق ۲۰۰ ب)

قاصد آیا مرے اس رشک چمن کا یوں آج
جیسے گلشن میں کبهی باد بهاری اوے

اس بت کو زیارت جو مری گور کی سوجهی
عیسی بهی یه بولے که بهت دور کی سوجهی

مکهڑے په تمهارے کهی مهتاب کی پهبتی ۰ باتوں په تمهارے شب دیجور کی سوجهی

(۱) سخن بر خیراتی خان دلسوز عرض کرده (شیفته ص ۱۴۸)

Marfat.com

افسوس ہم تڑپتے ہیں جس کے فراق میں
غمگیں رہے ہے اور کے وہ اشتیاق میں

استاد غم سے پڑھتے ہیں دیوان عشق ہم
ناصح کتاب وعظ کو رکھ دے تو طاق میں

شب جو آ بیٹھا وہ مہ رو بے حجاب آغوش میں
جس نے دیکھا یوں کہا ہے آفتاب آغوش میں

پردے ہی میں وہ یا رب آ کر کڑے بجاویں
زنجیر پا ہم اپنی کب تک کھڑے بجاویں

تجھے معلوم ظالم اس گھڑی چاہت ہماری ہو
پھنسے تیرا کہیں دل اور تجھ کو بے قراری ہو

افسوس کہ یوں آہ کی تاثیر الٹ جاے
دروازے پر آ کر بت بے پیر الٹ جاے

ہے [1] خواب میں دیکھا تو بہ ظاہر بھی ملیں گے
جو خواب کی قسمت سے نہ تعبیر الٹ جاے

غضب ہے ایک بوسہ جو بت دل خواہ سے مانگو
تو یوں کہتا ہے ہنس کر یہ دعا اللہ سے مانگو

وہ بجلی سا ہے مکھڑا بال سر کے ابر کالا ہے
وہ بجلی بھی نرالی ہے وہ بادل بھی نرالا ہے

بتاؤ کیوں نہ بالا ہم کو سونے کا کڑے ہو کر
کڑے دو پاؤں میں ہیں کان میں سونے کا بالا ہے

فراسو آہ کے شعلے تمہارے جب بھڑکتے ہیں
کہا کرتے ہیں شب کو لوگ یہ کیسا اجالا ہے

فراق فراق تخلص، میرزا مرتضی قلی، باشندۂ دار الخلافہ، امیر زادہ بود

(۱) این شعر را به نام استادش هم نوشته اند (شیفته ص ۱٤۸)

Marfat.com

از طبع زاد اوست (ورق ۲۰۱ الف)

تماشا اس چمن کا کس کے دل کو شاد کرتا ہے
کہ دیکھو یاں تبسم غنچے کو برباد کرتا ہے

کہتا تھا میں ... سے کہ اے جان حزیں ✡ مجنوں کے غم سے تو بہت ہے غمگیں
اللہ کرے کہ وہ شتابی آجاے ✡ دل بول اٹھا وہیں کہ آمین آمین

گریباں چاک چاک اور آستیں کو نم کیا ہم نے
غرض اس دل کے جانے کا نہایت غم کیا ہم نے

گلزار کہاں کا ہے، چمن زار کدھر کا ✡ دیکھوں ہوں تماشا میں گل زخم جگر کا
دل اس سے جو میں مانگا آئینہ اٹھا لایا ✡ دیدے کی صفائی سے کیا بات بنا لایا

اس مہ جبیں کے رو بہ رو آئینہ تو نہ ہو
ہم صاف منہ پہ کہتے ہیں بے آبرو نہ ہو

مت کر تو آہ و زاری ہر دم ✡ گریے سے نہ آستین و دامان کر نم
لکھ صفحۂ سینہ پہ محمد کی ثنا ✡ پتلی کو بنا دوات مژگاں کو قلم

فراق فراق تخلص، حکیم ثناء اللہ خان، قوم افغان، متوطن دار الخلافہ، برادر زادۂ ہدایت اللہ خاں ہدایت تخلص، مرید حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ، اصلاح اشعار [1] ہم از جناب ایشاں گرفتہ۔ مرد صلاح و تقوی و ورع چناں چہ باید و شاید و در علم ارتباط و یک جہتی و حسن خلق مشہور در فن طبابت دخلے کلی دارد و بہ گفتن اشعار از ہم سوا ل نمیکند۔ مناقب جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ از تصانیفش اکثر بہ زبان میگذرد۔

ست۔ در طرز بندی (ورق ۲۰۱ ب) و صاف گوئی اسناد دہلی ... مسلک قدیم ست۔ و بسا مردم استفادہ و اصلاح شعر ازیں ... می نمایند۔ و موافق تعارف قدیم ست۔ از کلام با نظام او ست۔ ازوست۔

(۱) سخن خود بیشتر بہ اصلاح شیخ بزرگ وار و سر والا تبار خود نمایندہ۔ و بروی او اشعار آب دار از نظر سرآمد سخن سنجان مرزا محمد رفیع سودا ہم گزرانیدہ (بعرض ص ۵۰)

Marfat.com

باتوں سے مدعی کی واں کان بھر رہے ہیں
یاں جی میں اپنے کیا کیا ارمان بھر رہے ہیں

کہے ہے یار جو دکھلاؤں ناز و دل ربائی کو
ابھی ایک ہی نگہ میں مول لوں ساری خدائی کو

تم سوا غیر کو ہم چاہیں گے امکان ہے یہ
افترا محض، غلط، جھوٹ ہے، بہتان ہے یہ

دست رنگیں میں ترے وہ خنجر خوں ریز تھا
جس کا دستہ دستہ ہائے گل سے رنگ آمیز تھا

قتل کا انکار گر تو نے کیا تو کیا ہوا
وہ ترا دست نگاریں ہم کو دست آویز تھا

خرق افلاک پہ مت بحث، ادھر دیکھ حکیم
آج گردوں پہ نہ تو طائر افلاک چڑھا

صاف عینک سے گزر جائے ہے جوں نور نظر
بام افلاک پہ یوں صاحب اولاک چڑھا

مجھ سے مکھڑے کو نہ زلفوں میں ہر اک آن چھپا
مہر کو ابر سیہ میں نہ مری جان چھپا

فراق اپنا ارادہ قصر دل کے ہے بنانے کا
محل کی فکر ہے مجھ کو نہ غم دیوان خانے کا

داغ دل رکھتے ہیں گر ہووے نہ پر کا تکیہ
یعنی کافی ہے سپاہی کو سپر کا تکیہ

اس لعل سے ہونٹوں پہ پسینہ یہ نہیں ہے
آیا ہے مگر شہر بدخشاں میں ڈوبا

چشم کا اپنی دو آبہ ہو نہ کیوں کر جاری
حسن ٹپکے ہے پڑا کشور پنجاب کے بیچ

Marfat.com

لوگ سب جانیں گے خورشید قیامت نکلا
آفتابی پہ نہ بیٹھو شب مہتاب کے بیچ (ورق ۲۰۲الف)

دل کے ٹکڑوں کا پریوش نہیں انبار لگا
تیرے کوچے میں ہے یہ آئنہ بازار لگا

ہاتھ سے عشق کے میں سخت اذیت کش ہوں
دل میں ہے تیر لگا، پاؤں میں ہے خار لگا

ہر دم کمر کسے ہے وہ خون ہزار پر
گل رو کو اکتفا نہیں دو تین چار پر

آواز آگئی یہ مجھے ناگہاں فراق
گزرا جو ایک شخص کی مشت غبار پر

یعنی قدم سنبھال کے رکھو مرد با تمیز
آگاہ ہو نہ بھول تو اس روزگار پر

ہم بھی کبھو تھے رشک گل گلستان دہر
ہنستی تھی بلکہ جان مری لالہ زار پر

طاقت نہ تھی کسی کی جو ہو کوئی سامنے
تھی ان دنوں میں یار قیامت بہار پر

گل کھاتے تھے تمام پڑے دم یہ گل رخاں
اب پھول بھی نہیں کوئی رکھتا مزار پر

جو عہد و قول کیا تم نے سد سلام غلط
قرار صبح غلط وعدہ ہائے شام غلط

داغوں سے نہیں سینۂ سوزاں دمہ دم چشمہ
ہے تیرے تماشے کو چراغاں دمہ دم چشم

غربال مری آہ جگر سے ہے وہ چھلنک ہے
انجم سے نہیں شب کو نمایاں دمہ دم چشم

Marfat.com

گل منتظر و دیدۂ نرگس نگراں ہے
عاشق ہیں ترے سرو چراغاں ہمہ تن چشم
سدا ہم در پئے فکر دہان یار جیتے ہیں
غرض یہ کھولنے کو عقدۂ دشوار جیتے ہیں
میں وہ ہوں کہ منت کش افلاک نہیں ہوں
مرہم طلب سینۂ صد چاک نہیں ہوں
میں یک دل پر آبلہ ہوں یا مژۂ تر
کچھ خوشۂ انگور ورگ تاک نہیں ہوں (ورق ۲۰۲ ب)
ہر آشنا مخالف ہر مہربان دشمن
تیرے لیے ہوا ہے سارا جہان دشمن
اک تیغ میں تو میرا بس کام ہوچکا تھا
کیوں میرے تیرے آئی یہ درمیان دشمن
کہے ہے دیکھ اپنا وہ گل رخسار پانی میں
الٰہی یہ عجب پھولے ہے یاں گلزار پانی میں
مرا اشک مسلسل دیکھ کے کہتے ہیں یوں مردم
بہا جاتا ہے لیجو موتیوں کا ہار پانی میں
صفا بنیاد جو ہیں ان کو کچھ مطلق نہیں لغزش
گھری ہے آئنے کی دیکھ لو دیوار پانی میں
جو کہتا ہوں قدم رنجہ کرو ٹک دیدۂ نم تک
تو کہتا ہے کہ آتی ہے مری پیزار پانی میں
در اشک اس کو گزرانو جو نذر پیش کش چشمو
تو دھو لینا انہیں اچھی طرح دو چار پانی میں
تیرے ہونٹوں کا ہے خیال ہمیں ۞ مئے گل گوں بھی ہے حلال ہمیں
چلو گالی نہ دو نہ ٹھکراؤ ۞ نہیں بھاتی یہ بول چال ہمیں

Marfat.com

بغیر از جان کچھ رکھتا نہیں تحفہ میں کیا بھیجوں
دل پر داغ کا کہیے تو گل دستہ بنا بھیجوں

تپش ہے درد ہے زاری ہے بے تابی ہے اور میں ہوں
شکست رنگ ہے حیرت ہے بے خوابی ہے اور میں ہوں

خوشا وہ دن کہ ان کو روٹھنا غفلت شعاری ہو
ادھر عرض تمنا، عاجزی، منت گزاری ہو

میں دریا بار ہوں کیا ہوئے گا کوئی مرے روکش
میاں منہ دیکھو میرے سامنے ابر بہاری ہو

کیا ہے لشکر غم نے گزارا کشور دل پر
کوئی ساقی کو کہہ دینا کہ ہاں اب جام داری ہو (ورق ۲۰۳ الف)

نسیم صبح اور باد صبا سے آہ کہہ دینا
لگے جب تک ہماری آنکھ پنکھا باری باری ہو

ایک دل مژگاں مقابل میں یہ تیرے یار سو
کیا سپاہی کا چلے جس پر چلیں تلوار سو

جی نکلے عشق میں دل تو بھی نہ آہ کیجو
اس پر نظر نہ کیجو مجھ پر نگاہ کیجو

دیکھے ہے کیا چمن میں گلوں کی بہار کو
آ کر ہمارے دیکھ دل داغ دار کو

بحر سرشک چشم کا طوفان دم بہ دم
مارے ہے آنکھ گریۂ ابر بہار کو

کل میں نے یہ فراق سے پوچھا کہ میری جان
کیوں ہم سے تو چھپاوے ہے احوال یار کو

اس چشم خوں فشاں سے یہ تیری نمود ہے
یعنی کہ چاہتا ہے کسی گل عذار کو

Marfat.com

ہر آہ تیری مصرع رنگیں سے کم نہیں
شور و فغاں نے مات کیا ہے ہزار کو

جس سوز دل سے روئے ہے جوں شمع تو کھڑا
رونا کہاں یہ آئے ہے ابر بہار کو

سب گل رخاں کو چاہتے ہیں میرے یار پر
دیتے نہیں ہیں ہاتھ سے صبر و قرار کو

سن کر لگا یہ کہنے کہ اے مشفق شفیق
سمجھے نہیں دیں آپ محبت کو پیار کو

جب دل کسی کو دیجیے تب آپ جانیے
اس میں نہیں ہے دخل کبھو اختیار کو

دشنام یوں تو دیتے ہو ہر بار ایک دو
ہم کو کبھو تو بوسۂ رخسار ایک دو

دریا پہ سیر فرما جب مست ناز تو ہو
ہر اک حباب پانی لے لے کے روبہ رو ہو (ورق ۲۰۳ ب)

خنجر لو ہاتھ میں نہ میاں تم کٹار لو ۞ اس صید نا تواں کو نگاہوں میں مار لو
بوسہ دو مرے آن کے یاں نقش قدم کو
کہیو یہ صبا خاک نشینانِ عدم کو
کھول دے برقع سے ٹک رخسار آتش ناک کو
گلشن دل کے جلا دیں تا خس و خاشاک کو

ہرگز نہیں نہایت و پایان آرزو ۞ وسعت رکھے ہے قہر بیابان آرزو
کچھ داغ دل نہیں ہے گلستان آرزو ۞ زخم جگر بھی ہے گل خندان آرزو
ہر اشک سرخ غنچۂ امید کی ہے شکل ۞ ہر مد آہ مصرع دیوان آرزو
مانند گل کے چاک گریباں بغیر ہاتھ ۞ آیا کبھو نہ گوشۂ دامان آرزو
ظالم شتاب آ کہ ترے انتظار میں ۞ ہر شب رہوں ہوں دست و گریبان آرزو

Marfat.com

ہم مر گئے ہیں تیری تمناے وصل میں ٭ ٹک دیکھیو ادھر کو بھی او جان آرزو
دیتے فراق شعر و سخن کی مرے وہ داد ٭ اس وقت میں جو ہوتے کبھو خان آرزو
تم ایک جفا جو ستم ایجاد ہو کوئی ٭ اچھے ہو غرض خوب ہو استاد ہو کوئی
ٹھوکر کے سوا چلتے نہیں ان کی بلا سے ٭ پامال کوئی شخص ہو برباد ہو کوئی
گل چاک جگر باد صبا خاک بسر ہے ٭ ماتم کدۂ دھر میں کیا شاد ہو کوئی
ہم تیرے سوا اور کو چاہیں تو قسم لے ٭ انسان تو کیا گرچہ پری زاد ہو کوئی

ربط کدھر وہ گئے مہر و وفا کیا ہوئی
ہم سے خفا کیوں ہو تم ہم سے خطا کیا ہوئی (ورق ۲۰٤ الف)

نہ دندان سفید اس کے مسی و پان میں دیکھو
کھلی ہے موتیا لالہ و نا فرمان میں دیکھو
کیا خوب عجب تم نے یہ وضع نکالی ہے
ہر آن میں جھڑکی ہے ہر بات میں گالی ہے
سن مرا حال یہ کہتا ہے نہ بک سونے دے
نیند تو اڑ گئی کم بخت نہ بک سونے دے
غم دوری عزیزاں سے ہے افسوس مجھے
راہ یک گام نظر آتی ہے سو کوس مجھے
سینہ داغوں سے مرا رشک چراغاں ہے فراق
شمع درکار ہے تربت پہ نہ فانوس مجھے
سوز بے تابی دل شب جو سنایا ہم نے
شمع ساں خوب ہی مجلس کو رلایا ہم نے
خط کے بھیجنے سے خفا اس کو جو پایا ہم نے
یک قلم لکھنے ہی سے ہاتھ اٹھایا ہم نے
دل کے ہر ٹکڑے میں تصویر بری جمتے ہیں
دیکھ تو کیا ہی مرقع یہ سجایا ہم نے

Marfat.com

چشم نم جام ہے ہچکی ہے لگی شیشے کو
آپ کیا روے کہ مجلس کو رلایا ہم نے

دست رس ہم کو کہاں اس گل رخسار تلک
پاؤں کو بھی نہ کبھو ہاتھ لگایا ہم نے

بس آن کے لگ جا تو مرے یار گلے سے
اور کھول کے یہ پھینک دے تروار گلے سے

تجھ بن کسے خوش آے ہے یہ بادۂ گل گوں
پانی بھی جو اترے ہے تو دشوار گلے سے

سنتے ہی میرے قصۂ غم کو میاں چلے
کیا ایسی نیند آئی ہے بیٹھو کہاں چلے

ساتھ اپنے آہ و نالۂ و درد و فغاں چلے
ہم بھی عدم کو لے کے بڑا کارواں چلے

تم گالیاں دو چٹکیاں کیوں کر کہ میں نہ لوں
پیارے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے (ورق ٢٠٤ ب)

کچھ ہم میں نہیں ہے جان باقی ٭ واں اب بھی ہے امتحان باقی

تیری فطرت میں وہی ہے بے قراری ایک سی
بے خودی بے طاقتی بے اختیاری ایک سی

وہ تو حیرت آشنا ہے ہم بھی ہیں حیرت نصیب
آئنے کی اور صورت ہے ہماری ایک سی

چہرۂ مہ وش قیامت ساعد سیمیں غضب
چاند کا ٹکڑا ہے بس صورت تمہاری ایک سی

در معنی ڈھونڈھ لا اس بحر میں ایسے فراق
جس کی ہو اک نازکی اور آب داری ایک سی

شعلہ رو غم میں ہے تیرے آہ و زاری ایک سی
شعلہ ریزی ایک سی اور اشک باری ایک سی

Marfat.com

زلف کے ہر تار میں کیا مشک کی آتی ہے بو
عنبر سارا ہے اس کی زلف ساری ایک سی
آئینہ لے کے مقابل لب خنداں کیجے
جان من شہر حلب رشک بدخشاں کیجے
یاد میں دست نگاریں کی ترے رو رو کر
جی میں ہے نخل مژہ پنجۂ مرجاں کیجے
دکھائی دیتے ہو ہر دم جو تم تیغ و سپر باندھے
میاں پھرتے ہو کس کے خون ناحق پر کمر باندھے
بہ رنگ موج اپنے جی میں کیا کیا پیچ و تاب آیا
لب دریا پہ اس نے بال جس دم کھول کر باندھے
دہن کے وصف میں حیراں ہیں سارے نکتہ چیں تیرے
کمر کا تیری مضموں کیا کوئی اے سیم بر باندھے
دہن کی فکر اس سے ہو جسے شوق عدم ہووے
وہ مضمون کمر باندھے جو مرنے پر کمر باندھے

وابستہ زندگی ہے مری تیری ذات سے تجھ بن نہیں ہے کام مجھے کائنات سے
گل ریز اشک داغ جگر ماہ تاب ہے عاشق کی رات کم نہیں کچھ شب برات سے

(ورق ۲۰۵ الف)

ہفت آسماں کے پردے وہیں دل پہ کھل گئے
مہ وش کی جوں جھلک نظر آئی نقاب سے
مکھڑے پہ اس کے شب کو جو آئی ہے چاندنی
کس کس طرح کے روپ دکھاتی ہے چاندنی
نہ گل ہی میرے ہنسنے پر فقط اے یار ہنستا ہے
خرابی پر مری ہر رخنۂ دیوار ہنستا ہے
اس دل میں گر کرے جو پھر تیر آہ اپنے
اک پل میں سب فلک کی یہ بارگاہ اپنے

Marfat.com

مفتی و شحنه قاضی هیں کشته اس نگه کے
پھرتے هیں اس کے هاتھوں یه داد خواه الٹے

تم انکھڑیوں کو هر دم آئینے میں نه دیکھو
ڈر هے نصیب اعـــدا تیر نگاه الٹے

عشاق کی صفوں کو پل میں الٹ پلٹ دے
مکھڑے سے گر دوپٹه وه رشک ماه الٹے

پھرتی هیں یوں نگاهیں اس شوخ جنگ جو کی
تاراج کر کے کوئی جیسے سپاه الٹے

کچھ هم هی نهیں کشتے ابرو کے اشاروں کے
گل رو تری چشمک نے جی کھوئے هزاروں کے

کیا دهوم هے چرچا هے کیا طرفه تماشا هے
اک رات تو آدیکھو تم گھر میں بھی یاروں کے

هر آه هوائی هے هر داغ هے مهتابی
هر اشک سے چھٹتے هیں سو گنج ستاروں کے

نه مکھڑا یار کا سا هم نے نه ویسی جبیں دیکھی
به هر صورت وه صورت تو نهیں دیکھی نهیں دیکھی

کیا بے مهر کافر شعله خو کو رام اِک پل میں
یه تونے هم نشیں تاثیر آه آتشیں دیکھی

وفور گریه سے آئے نظر فردوس کے کوچے
گیا میں بھول دامن کو جو اپنی آستیں دیکھی

قلم سے کھینچتے چین جبین یار چیں مانی
تری صنعت گری هم نے بھی اے نقاش چیں دیکھی (ورق ۲۰۵ ب)

شب مهتاب نظروں سے هماری گر گئی ظالم
کھلی مکھڑے په تیرے کل جو زلف عنبریں دیکھی

Marfat.com

ہیں مشبک تیرِ مژگاں سے ترے سینے کئی
چور ہیں سنگ حوادث سے یہ آئینے کئی

اشک اور لخت جگر کا نام آنکھوں میں نہیں
راہ میں ہم نے لٹائے تیری گنجینے کئی

چشم پرآب فراق اپنی ہوی مانعِ وصل
کس طرح پہنچوں کہ ہے راہ میں حائل پانی

آج بسنتی پوش وہ ہوکے چلا جو پاس سے
ہوش تمام اڑ گئے جاتے رہے حواس سے

ہمرہ اگرچہ دیتے ہیں اب درد آبلے
پرسد رہ سمجھتے ہیں نامرد آبلے

ڈھونڈھا جہاں تلک تجھے شہر و دیار میں
پاؤں میں پڑ گئے مرے بے درد آبلے

صحرا تمام تختۂ صد برگ ہوگیا
پھوٹے ہیں کس کے پاؤں کے یہ زرد آبلے

دیکھ کر بحر گنہ کیوں نہ ہو زہرا پانی
آشنا کوئی نہیں اور ہے گہرا پانی

برق کی یہ نہیں تحریر، چڑھایا ہے دیکھ
وصلی نیلی گردوں پہ سنہرا پانی

آبلے دکھلاے جب اس ترے رنجور نے ٭ دانت میں تنکا لیا خوشۂ انگور نے

بعینہ اشک کی یوں بوند مژگاں پر ٹپکتی ہے
کہ جیسے تار میں قندیل شیشے کی لٹکتی ہے

نظر چڑھنے لگا ہے بیش و کم جوہر سنسوں کے
کوئی دن میں اس اشک سرخ کی رتی چمکتی ہے

دریافت اسے ہو دھن یار کی خوبی ٭ سمجھے جو کوئی عقدۂ دشوار کی خوبی

Marfat.com

سرکار عشق سے تو ملا منصب جنوں
. . . . . حجت و تقریر کس لیے (ورق ۲۰۶ الف)

نرگس کو دے چکا ہوں میں آگے ہی سیم و زر
لالہ طلب کرے ہے یہ تحریر کس لیے

. . . . . تو وہ مژگاں کرے ٹکڑے
دلا تجھ کو عبث اپنی جواں مردی پہ غرہ ہے
بلائے جان ہے اس جنگ جو کے سامنے آنا
ادھر ہے توپ کا گولہ ادھر پلٹیں تو چہرہ ہے

گھر سے کل نکلا جو وہ مستِ خرام نازِ حسن
دیکھ کر اس کا بسنتی جامۂ و دستار زرد
خلق کی نظروں میں بس اڑنے لگیں مہتابیاں
ہو گیا رشتہ مکاں کوچہ در و دیوار زرد

فغاں فغاں تخلص، اشرف علی خاں نام. شاگرد شیخ علی قلی خاں ندیم کوکۂ مرزا احمد شاہ بادشاہ. خلف الصدق حضرت فردوس آرام گاہ انار اللہ برہانہ کہ کوکلتاش خاں خطاب داشت ـ شخص عمدہ معاش و یار باش و لطیفہ گو و بذلہ سنج بود ـ بہ سبب انقلاب زمانہ از دارالخلافہ رفتہ ـ در عظیم آباد مسکن گزید مدتے شد کہ انتقال نمود شاعر خوبے بود خدایش بیامرزاد ـ

ساقی نہ میں یاں آپ سے کچھ چشم تر آیا
دل دیکھتے ہی ابر کو ناچار بھر آیا
فغاں ہم نے سنا ہے یوں کہیں مائل ترا دل ہے
خدا آساں کرے بندے محبت سخت مشکل ہے

خط دیجیو چھپا کے ملے وہ اگر کہیں ۔ لینا نہ میرے نام کو اے نامہ بر کہیں
بھول کر پاؤں فغاں گل پہ نہ رکھیو زنہار
ان پھپھولوں کا مزہ خار بیاباں جانے

Marfat.com

نہ کھولیے ترے بند قبا تو کیا کیجے
دل گرفتہ کو ظالم کبھی تو وا کیجے (ورق ٢٠٦ ب)

مبتلائے عشق کو اے ہم دماں شادی کہاں
آ گئے اب تو گرفتاری میں آزادی کہاں

کیا تجھ سے خوش رہے دل ناشاد رفتگاں
اتنا بھی تو نہیں کہ کرے یاد رفتگاں

تقویت ہے داغ سے میرے دل بیمار کو
اے فلاطوں کیا مرض کہتے ہیں اس آزار کو

اس مبتلا کی چشم کہاں تک خراب ہو ؎ اے دل خدا کرے ترا خانہ خراب ہو
جم جم پلائے دوست تجھے جام مے مدام ؎ تو مست رہ فغاں ترا دشمن خراب ہو

تنہا اگر میں یار کو پاؤں تو یوں کہوں
انصاف کو نہ چھوڑ مروت اگر گئی

آخر فغاں وہی ہے اسے کیوں بھلا دیا
وہ کیا ہوئے تپاک وہ الفت کدھر گئی

مجھ سے جو پوچھتے ہو یہ ہر حرف شکر ہے
یوں بھی گزر گئی مری یوں بھی گزر گئی

رات جو غیر تری بزم میں اے یار رہا ؎ یہ فغاں سر کو پٹکنا پس دیوار رہا
لکھ دیجیو نامہ بر در و دیوار یار پر گزرا جو کچھ الم دل امیدوار پر

نہ اے قاصد میں رو رو یار کی فریاد کرتا ہوں
ترا منہ دیکھ کر اپنے لکھے کو یاد کرتا ہوں

یاروں نے سن لیا ہے اسیری کے نام کو پہنچتے ہیں نہ قفس تک نہ دام کو
تحمل آتش غم میں دل بے تاب کیا جانے
ٹھہرنا ایک دم بھی آگ پر سیماب کیا جانے

ظالم کروں میں ظلم سے فریاد کب تلک ؎ تک رحم بھی ضرور ہیں بیداد کب تلک

Marfat.com

شرم نے اس کو لب بام تک آنے نہ دیا
ھائے اس چاند سے مکھڑے کو دکھانے نہ دیا (ورق۲۰۷الف)

غیر آرزو کے مانع دیدار کون ھے
وہ یار ھو گیا تو پھر اغیار کون ھے

دل زلف میں الجھے مجھے آرام یہی ھے
میں صید بلا کش ھوں مرا دام یہی ھے

یہ فن کسے نہیں آتا جو دل میں راہ کرے
فغاں میں اس کے تصدق ھوں جو نباہ کرے

وہ چاھے یا نہ چاھے فغاں آپ چاھیے
اپنے کیے کو ھاں مرے صاحب نباھیے

نہ ھمیں گل سے غرض ھے نہ تمنائے چمن
کیا اسیران چمن کے تئیں پروائے چمن

رفتہ رفتہ بت خوش قد مرا آفت ھوگا
ٹک قدم آگے دھرے گا تو قیامت ھوگا

مجھ سا گرفتہ دل بھی کبھو شاد ھوئے گا
یہ خانماں خراب بھی آباد ھوئے گا

اس سال ھم قفس مرے آزاد ھوگئے
مجھ پر بھی مہرباں کبھو صیاد ھوئے گا

ایسی نگاہ کی کہ مرا جی نکل گیا ٭ قصہ مٹا، عذاب سے چھوٹے، خلل گیا

تجھ کو روزی ھو مری جان دعائیں لینا
مجھ کو ھر شب تری زلفوں کی بلائیں لینا

اگر عاشق کوئی پیدا نہ ھوتا ٭ تو معشوقوں کا یہ چرچا نہ ھوتا
گریباں چاک کر روتے کہاں ھم ٭ اگر یہ دامن صحرا نہ ھوتا
نہ کھلا پردۂ غفلت نہ تجلی دیکھی ٭ دل مرا منتظر جلوۂ دیدار رہ

Marfat.com

ہم نے شب فراق میں سنتا ہے اے فغاں
کیا کیا مزے سے حسرتیں دل کی نکالیاں
یہ تھا خیال خواب میں دیکھیں گے روز وصل
آنکھیں جو کھل گئیں وہی راتیں ہیں کالیاں (ورق ۲۰۷ ب)

فراق فراق تخلص، میرزا کیقباد بیگ، اسمش معلوم نیست۔ من جملہ امراے حیدر آباد ست المعروف بہ کیقباد جنگ بہادر۔ شعرے از تصانیفش آشنائے خواندہ بود مرقوم گشت ازوست۔ منہ۔

ہے چشم ہر اک داغ کی دل کے مرے روشن
کیا ہوئے طرف دیدۂ تنگ پر طاؤس

فخر فخر تخلص، شاعرے بود از دورۂ سابق، ہمہ اقسام شعر موزوں می نمود۔ ازوست۔

سرخ سنجاف نہیں، تیرے کنار دامن
خون عاشق ہے کہ ہوتا ہے نثار دامن
بہ لبتے دیر ہوئی نام آشنائی کا
یکایک آہی گیا سر پہ دن جدائی کا
آنکھوں سے اب رواں ہے دریائے آب تجھ بن
بنیاد صبر کا ہے خانہ خراب تجھ بن

فیض فیض تخلص، سید فیض علی، فرزند میر محمد تقی میر تخلص، مقتضاے موزونی طبع اشعار ریختہ می گوید۔ و در سرکار نواب [illegible] آصف الدولہ مرحوم ہمراہ پدر بزرگوار خود ملازم بود۔ [illegible] مانا بہ طرز والد خود دارد۔ می گویند کہ دعوی شاعری [illegible] دماغش متمکن ست۔ اوراست

گل کھا موے تھے جن کی لیے جسم زار پر
دو پھول بھی نہ لائے کبھی وہ مزار پر

Marfat.com

نہ مانی تو نے میری اپنی ھی ضد بے وفا رکھی
کہیں ھم کس سے اب جاکر ھماری تو نے کیا رکھی
شب وصل آئی تھی یارو سو اس بے لطفی سے کاٹی
ھمارے اپنے اس نے درمیاں تلوار لا رکھی (ورق ۲۰۸الف)

دور میں ساقی ترے آ نکلے ھیں مے نوش ھم
جام خالی دے ھے کیا اتنے نہیں بے ھوش ھم
بے زبانی کی نہ پوچھو وجہ ھم سے کوفت میں
چوٹ کچھ ایسی لگی دل پر کہ میں خاموش ھوں
شوق میں تیرے کنارو بوس کے اے بحر حسن
موج کی مانند ھو جاتے ھیں سب آغوش ھم
روش بھائی ھے کیا ان خوب صورت گل عذاروں کو
لیے آئینہ دیکھا کرتے ھیں اپنی بہاروں کو
نہیں معلوم کس رشک قمر کی راہ تکتے ھیں
کہ ساری رات آنکھوں میں گنا کرتے ھیں تاروں کو
خدا جانے کہ تجھ سے فیض کیا ھے اس کو بے زاری
جہاں دیکھا تجھے اس نے پکارا اپنے یاروں کو
یہ ترک چشم ترے مست ھیں جواں دونوں
کہ سو رھے ھیں تلے سر کے رکھ کماں دونوں

اس کا کاکل پیچاں سے پریشاں ھوے کیا کیا — ساری گئی عزت
ھم کو بھی سر زلف کا اب تیری ھے سودا — بل اتنا تو کھا مت
جاں بخش مرے یار نے مردے کیے احیا — جنبش سے لبوں کی
اک [1] طرف دھرا ھی رھا اعجاز مسیحا — اللہ ری قدرت

(ورق ۲۰۸ ب)

(۱) مخ میں اس کو بعد فقیر محمد خاں گویا کا تذکرہ ھو - حاشیو پر لکھا ھی "در حرف الکاف باید نوشت" گویا کا تذکرہ حرف کاف کی آخر میں لکھا گیا ھو -

Marfat.com

فدوی

فدوی تخلص ، میرزا بهجو [1] ـ متوطن شاه جهان آباد ـ به خدمت سوانح نگاری در سرکار بادشاه جم جاه احمد شاه انارالله برهانه ملازم بود ـ بعد هنگامهٔ شاه درانی در عظیم آباد رفته مسکن گزیده ـ جوانے و جیہہ و عشق پیشه و سپاهی وضع بود ـ آخر مرید بزرگے شده در حلقه در آمد مشائخانه به کمال ذوق و شوق به وجد و حال می پرداخت و در شعر گوئی ریخته شاگرد شاه گهسیٹا متخلص به عشق بود که سابق ذکر او گزشت شعر رابه پختگی و متانت می گفت از چندے به رحمت حق پیوست ازوست منه

جوں شمع گو که سر سے بلا رات ٹل گئی
دیوانے فکر آج کا کر کل کی کل گئی

گله آپس میں ایسا بھی کبھو تھا ○ تکلف برطرف ایسا ھی تو تھا
وہ کافر ھماری شب تار ھے ○ جسے صبح کا دیکھنا عار ھے
تجھ سے ھوتے ھیں درد مند جدا ○ گو کرے کوئی بند بند جدا
شب ھجراں کی اور تو فدوی ○ ھم سے تقریر کر نہیں آتی
پریہ ہ رات ھے که جس کی ھمیں ○ صبح ھوتی نظر نہیں آتی

(ورق ۲۰۹ الف)

ساتھ پھرتے ھیں بہت مائل لگے ○ دیکھتا کیا ھے نہیں قائل لگے

چل ساتھ که حسرت دل مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ھے ذرا دھوم سے نکلے

کون اس سے یه کہے کیوں قتل عالم کو کیا
کیا کسی کا ڈر پڑا ھے جی میں آیا سو کیا

گالیاں کیوں کر نه دیوے تونے فدوی چھیڑ چھیڑ
ایک تو وہ تھا ھی اس کو اور بھی بدخو کیا

(۱) مرزا بهجو (نغز)

Marfat.com

ملے وہ غیروں سے رشک مہ گو ہمیں کب آتا ہے رشک اس کا
یہ ڈھلتی پھرتی ہے چھاؤں فدوی کبھو ادھر ہے کبھو ادھر ہے

رباعی

ہے دل ہی اپنا نہ جسم و جاں ہے اپنا ✡ اپنا کسے سمجھیے کہاں ہے اپنا
اپنی تو نظر میں فدوی اللہ سوا ✡ یاں ہے اپنا نہ کوئی واں ہے اپنا

رباعی

یارو ملے اب کوئی کسی سے کس طور ✡ منصف ہو ذرا دل میں کرو اپنے غور
جوں آئنہ کس کام یہ خاطر داری ✡ منہ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ اور

رباعی

دل مجھ کو لیے لیے کدھر آیا تو ✡ آخر اس سنگ دل کے گھر لایا تو
کہتے ہیں مجھے یہ ناتواں ... سارے ✡ اے خانہ خراب پھر نظر آیا تو

رباعی

وہ کوئی نہیں نہیں ہے جس کا کوئی ✡ لیکن نہ کرے خیال اس کا کوئی
وابستگی سب اپنے ہی دم سے ہے گی ✡ جب آنکھ مندی جہاں میں کس کا کوئی

رباعی

کل تجھ کو تو ساری رات سوتے گزری ✡ ہم کو ترے پاس بیٹھ روتے گزری
(ورق ۲۰۹ ب)
القصہ نہ پوچھ جی ہی جانے ہے مرا ✡ جوں شمع جو کچھ کہ صبح ہوتے گزری

رباعی

کیا ملیے یہ آشنا ..... کے ہوں گے
آخر دشمن پر اے جی کے ہوں گے
ان سنگ دلوں سے کیا توقع فدوی
کس کے یہ ہوئے ہیں جو کسی کے ہوں گے

Marfat.com

فراغ فراغ تخلص، میر محمد فراغ، معلمے بود ساکن دهلی، زیاده از احوالش اطلاع نیست ـ ازوست ـ

آتی هے مرے اشک سے بوئے عرق گل
هے بس که نظر میں گل رخسار کسی کا
کب چشمۂ کوثر سے مرا کام بر آوے
از بس که هوں میں تشنۂ دیدار کسی کا
روتا هے فراغ آج ترے کوچے میں پیارے
دل توڑیے اس طرح نه زنهار کسی کا
بدن میں خوب هے اٹکا رهے جو تار نفس
بهلا هے ذکر جو زلفوں کا دم به دم کیجے

فرخ فرخ تخلص، میر فرخ علی، سید زاده اے ست باشندۂ دهلی ازوست ـ

جور و بیداد و ستم تونے کیا کیا کچھ
کیا کہوں میں که مرے دل په هوا کیا کچھ
چشم سے نور گیا تن سے تواں دل سے صبر
عشق میں تیرے هوا مجھ سے جدا کیا کچھ

فخر فخر تخلص، میرزا فخرالدین حسین خان، شخصے بود از سکنائے دارالخلافه ـ اشعار ریخته موزوں می کرد، ازوست، منه ـ

میں نے اس سے جو نشانی دم رخصت مانگی
کھول جھمکے کا وهیں اس نے در اں دیا

فرخی فرخی تخلص، نام نامی ایشاں معلوم نیست، [illegible] ست (ورق ۲۰۹ الف) شاگرد مرشد زادۂ عالیان دلی عبد [illegible] بهادر دام اقباله ـ

اے باغ باں بنا کوئی کتنا هے توڑ گل
پهرتی هے عندلیب جو نالاں چمن کے پاس

Marfat.com

فدوی فدوی تخلص، شاه میر محمد حسین، سید حسینی در دارالسلطنت لاهور تولد یافته ـ به عنفوان شباب در دارالخلافه رسیده به اشتغال شعر گوئی پرداخت ـ اصلاح شعر از شاه مبارک آبرو می گرفت ـ سخنش مانا به زبان متقد میان ـ ازوست منه ـ

یار هم سے جو سدا چیں به جبیں رهتا هے
نهیں معلـــوم بلا کون سی پیش آنی هے

فگار | فگار تخلص، میرزا قطب علی بیگ، امامیه مذهب، متوطن شاه جهان آباد ۰۰۰۰ و سپاهی وضع ـ گاه گاه شعر می گوید ـ باراقم آشناست زوست، منه ـ

اڑتی سی خبر یار کے آنے کی سنی هے
هو جاوے اگر راست تو الله غنی هے
کوکب نهیں افلاک په سوفـــار سمجهنا
یه سقف سبهی آه کے تیروں سے چهنی هے
مت پوچھ فگار اب تو مرا مسکن و ماوا
مـــانند بگولے کے سدا بے وطنی هے
اشک آنکهوں سے مری پونچهے هے گل رو میرا
هو ویں مژگاں یه مبـادا کهیں خار دامن

فدا | فـدا تخلص، سید محمد علی نام ساکن قصبهٔ لوهاری من مضافات صوبهٔ سهارن پور ـ (ورق ۲۰۹ ب) سابق ازیں در فرقهٔ سپاه معاش بسر می برد ـ از چندے سلسلهٔ تعلقات دنیا گسست و از آستانه [1] ـ به لباس فقیری مفتخر گشت ـ شخص مودب و فهمیده و بسیار خوش اختلاط ـ ذوق شعر گوئی درخاطرش متمکن ـ این چند اشعار اوراست منه ـ

وه صنم جب سے رام هے میرا ٭ کافر عشق نام هے میرا

(۱) کذا

Marfat.com

قاصد ہماری بات یہ خاطر نشاں رہے
کچھ ایسے ڈھب سے کہیو کہ وہ مہرباں رہے

اس سے ہم اور ہم سے وہ باہم رہا ✡ ایک مدت تک یہی عالم رہا

فارغ فارغ تخلص، مکند سنگھ نام، شاگرد شاہ حاتم، در سرکار بریلی سکونت دارد۔ اشعار خوب می گوید ازوست منہ۔

ابروئے یار یہ کس پر ہے چڑھائی تیری
قتل کو بس ہے مرے چشم نمائی تیری
دور سے دیکھ مجھے چیں بہ جبیں ہو جانا
تاکہ کچھ کہہ نہ سکوں بل بے رکھائی تیری
ہائے لپٹ جو زلف کی تیری چلی چلی
گلشن میں باغ باغ ہوئی ہے کلی کلی
ہم دل جلوں کے باغ میں گر آئے شمع بھی
دیکھ آہِ شعلہ بار پکارے جلی جلی
دم غنیمت ہے جو بچ جائے یہ جاں آج کی رات
شمع ساں سر پہ ہمارے ہے گراں آج کی رات
ہو سکے دیوانگی میں کون ہم سر ہم سے آج
پنجہ سے آباداں ہوا زنجیر کا گھر ہم سے آج

فدوی فدوی تخلص، کہ بہ میرزا فدوی معروف ست۔ شاگرد [illegible] علی شاہ تخلص۔ (ورق ۲۱۰ الف) گویند بقول پسر [illegible] مسلمان شدہ [illegible] از لاہور ست۔ در دارالخلافہ رسیدہ۔ با میرزا سودا معارض شدہ [illegible] مرحوم دو سہ ہجو رکیک یکے بہ زبان اردو و یکے بہ زبان [illegible] او موزوں نمودہ۔ دعوی شاعری بہ عجب و نخوت داشت و حین [illegible] در خاطرش جا گرفتہ بود ازیں جہت چند جا [illegible] جنگی ہم کردہ [illegible] زخمی شدہ، اکثر غزل ہائے طولانی می گفتہ۔ آخر الامر بہ صیغۂ شاعری در سرکار

Marfat.com

نواب ضابطه خان مرحوم نوکر گشته ـ از مدتے مسافر راہ عدم شده ، خدایش بیا مرزاد ـ ازدست ـ

یہ سرو نہیں باغ میں ہے آہ کسی کی ؛ نرگس نہیں تکتا ہے چمن راہ کسی کی

آورۂ و سر گشته نه دیوار ، نه در کے
سایه کی طرح هم نه ادهر کے نه ادهر کے

چشم پر آب ہے اور تس پہ جگر جلتا ہے
کیا قیامت ہے کہ برسات میں گھر جلتا ہے

آنسو نہیں ہیں دیدۂ تر میں بھرے ہوے
موتی ہیں آب دار صدف میں بھرے ہوے

خالی کر ان کو دل کے نشانه پر ایک بار
ترکش تری مژه کے ہیں دونوں بھرے ہوے

ٹلتے ہیں کوئی ہاتھ چلے یا زباں چلے
ہم داد خواہ ساتھ ہیں اس کے جہاں چلے

نه همیں تاب خموشی ہے ، نه یارائے سخن
بات بھی تجھ سے جو کہتے ہیں تو ڈرتے ڈرتے

کس کو جینے کی توقع ہے به قول فدوی
عمر آخر ہوئی پیمانه ہی بھرتے بھرتے (ورق ۲۱۰ ب)

قامت کو تری دیکھ مصور نے به افسوس ؛ کھینچی قلم آه سے تصویر ہوا پر

منظر چشم پسنـــدیده اگر اس کا ہے
آوے وہ مثلِ نگیں بیٹھے ، یه گھر اس کا ہے

رباعی

بلبل کو نه ساری رات سوتے گزری ؛ کہتی تھی یه ، اور اس کو روتے گزری
خوں کس کا لگا ہے گل کے دامن کو آه ؛ شبنم کو جو ساری رات دھوتے گزری

Marfat.com

گر تیغ نگہ سے تو کرے وار فلک پر
چل جاے فرشتوں میں بھی تروار فلک پر

مجھ پہ یہ ظلم یہ جفا باعث ٭ کچھ تو میں بھی سنو بھلا باعث
بوتا ہوں تخم اشک مرا دل زمین ہے ٭ الفت کی کشت کار کے قابل زمین ہے

فقیر فقیر تخلص، مولوی میر فقیر اللہ، متوطن قصبہ برہانپور ۔ سید صحیح النسب صوفی مشرب، باوجود فضائل ذاتیہ خواہشِ دیدنِ حسن مجاز داشت ۔ من کلامہ ۔ منہ

اجڑے وہ سیج گل، اور جاے وہ پر کا تکیہ
گل بدن بن ہو کبھو اپنے جو سر کا تکیہ

فرخ فرخ تخلص، سید فرخ علی، متوطن قصبہ اٹاوہ، اوقات بہ سپاہ گری می گزراند ۔ ازوست ۔

اس قدر مجھ سے ہے کیوں اے دل ربا ناآشنا
میں بھی تو آخر کسی دن تھا تمہارا آشنا

فضل فضل تخلص، فضل مولیٰ نام، سیدے ست بسیار مودب و خلیق و یارباش، اصلش از عرب، مولدش لکھنؤ، تحصیل کتب ضروری نیز نمودہ ۔ از حضور انور خطاب افضل الشعرا حاصل کردہ، کلامش مطبوع ست ۔ منہ ۔
(ورق ۲۱۱ الف)

ہر دم خیال یار جو دل میں رہا کیا ٭ حیرت نے مجھ کو آئینہ رو کیا

اودی مسی وہ اس کی کہ مسے پہ حرف ہے
لب وہ کہ لعل کے بھی نگینے پہ حرف ہے
لعل جاں بخش جو ہیں عکس فگن آئینہ میں
نظر آتا ہے بدخشاں و یمن آئینہ میں
گل بشگفتہ سا آتا ہے نظر بر سر آب
پان کھا کر جو وہ دیکھے ہے دہن آئینہ میں

Marfat.com

دل خیال زلف سے اس کی زبس معمور ھے
صبح محشر بھی مجھے شام شب دیجور ھے
مکھڑے سے سروقد ھے گل آتشیں کی شاخ
اور نرم انگلیاں ھیں تری یاسمیں کی شاخ
عاشق کے دل پہ دیکھ کے کوہ گرانِ غم
نت کانپ کانپ اٹھتی ھے گاو زمین کی شاخ
طوبٰی سے جاے برگ جھڑیں ھر شرر کے پھول
پیوند اس کا کیجے گر آہ حزیں کی شاخ
شانہ لیا ھے شاخ کا اس نے جو ھاتھ میں
نکلے ھے اور سلسلۂ عنبرین کی شاخ
کیا بوجھ اس پہ ھے ثمر حسن کا ترے
ھے اس قدر جو خم تری ..... کی شاخ
عاشق ھے فضل اک زن حلوا فروش پر
اس کو پسند آئی ھے اس نازنین کی شاخ

فراقی فراقی تخلص، پریم کشور نبیرۂ راجہ جگل کشور باد فروش احوال پدرش از غایت وضوح محتاج شرح و بسط نیست۔ از چندے به سیاحی کمربسته به اطراف جنوب و شمال و مشرق و مغرب سیر کنان می گردد۔ و لباس تعلق دنیا را خیر باد گفته، به لباس درویشی (ورق ۲۱۱ ب) در آمد۔ شعر فارسی بسیار به پختگی می گوید۔ گاهے ریخته هم گفته۔ ازوست۔ منه۔

دوئین آنکھیں گلابی روتے روتے ۞ گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

فدائی فدائی تخلص، میرزا عظیم بیگ، سوداگر، از قدماست، زیاده از احوالش اطلاع نیست۔ ازوست۔

..... ھے اور عیش سے مایوسی ھے
نقش پا تک بھی مرے در پئے جاسوسی ھے

Marfat.com

فقیر فقیر تخلص، میر فقیراللہ، سید صحیح النسب، شخص فہمیدہ و سنجیدہ، بسیار خلیق و یار باش و متواضع، در زمرۂ شعراے حضور اقدس و در چوکی حاضر می باشد و در علمِ کبت و دوہرہ بسیار ماہر۔ گاہ گاہے بہ تکلیف بعضے عزیزان شعر ریختہ ہم موزون می کند۔ با راقم ہم از قدیم تعارف دارد۔ ازوست۔ منہ۔

وہ حسن صندلی اگر آوے نظر مجھے
دونوں جہاں کا پھر نہ رہے درد سر مجھے

صافی دلوں کی دید کو مانع نہیں حجاب
عینک سے ہے دو چند ضیائے بصر مجھے

بیٹھے ہی بیٹھے ہستی کو اپنی کیا فنا
جوں شمع ہے وطن میں ہمیشہ سفر مجھے

جو وصف تیرا کیجے شک درمیاں نہیں
تجھ سا کوئی جہاں میں ..... نہیں

میرے سحاب چشم کو نیساں پہ ہے شرف
ہے کون سی گھڑی کہ یہ گوہر فشاں نہیں

کیا ان سیاہ چشموں سے ہے چشم بد دہی
بے دید ایسا کوئی بھی اے مردماں نہیں

دونوں جہاں کو طالب حق جانتے ہیں ہیچ
ان کو تو بیم دوزخ و میل جناں نہیں (ورق ۲۱۲ الف)

فگار فگار تخلص، میر حسین، اصلش از سادات عالی درجہ [illegible] فقیراللہ فقیر تخلص، جوانے ست خلیق و یار باش، متوطن دارالخلافہ، ذوق سعی گوئی ریختہ در خاطرش متمکن، از افکار اوست۔ منہ۔

دیکھ آئینہ میں وہ موئے پریشاں کھلے
رہے سکتہ میں مرے دیدۂ حیراں کھلے

Marfat.com

رنگ دیتا ھے چھپا . . . . . سے
. . . . افلاس میں کیا جوھر انسان کھلے

یوں ھے سنجاف سنہری ترے ماتھے پہ عیاں
جس طرح لوح مطلا سر قران کھلے

اس کے پیکان کی لذت میں بہ شکل سوفار
دھن زخم مرے رھتے ھیں ھر آن کھلے

مر گئے پارۂ الماس کو کھا کر لاکھوں
کل جو ھنسنے میں تمہارے دُر دندان کھلے

قبضۂ تیغ جفا ان کے اگر ھاتھ میں ھے
ھم بھی مشتاق شہادت ھیں، یہ سر ھاتھ میں ھے

کل باغ میں تجھ بن تھی یہ تاثیر ھوا کی
ھر موج تھی دل پر مرے شمشیر ھوا کی

کب صورت ظاھر سے رکھیں کام سبک روح
کھنچتے کبھی دیکھی نہیں تصویر ھوا کی

سو بل ابھی کھاوے یہ خدا تیری کمر کو
پہنچے حرکت گر بت بے پیر ھوا کی

شاید وہ کھلی زلف کہ خوش بو کے سبب سے
کیفیت اصلی ھوئی تغـــیر ھوا کی

سونگھی ھو جس نے اس ترے گل سے بدن کی بو
کب خوش لگے دماغ کو اس کے چمن کی بو

شاید کسی کی کاکل مشکیں کھلی جو آج
آمیختـہ ھوا میں ھے مشک ختن کی بو (ورق ۲۱۲ ب)

کیا کیجے سیر کوہ کہ ھر برگ لالہ سے
آتی ھے مجھ کو خون سر کوہ کن کی بو

Marfat.com

کشتہ ہوں تیرا غیرت گل اہل حشر کو
خوش بو کرے گی حشر میں میرے کفن کی بو
کرتا ہے غنچہ تیرے دہاں کی برابری
شاید یہ اپنے بھول گیا ہے دہن کی بو
بیت الحزن میں روئیں بھلا اپنے کب تلک
لا اے صبا شتاب تو اس پیرہن کی بو
بنـــدہ ہوں اس کا میں شہیدان کربلا [؟]
جس شخص میں فگار دو خلقِ حسن کی بو
اشک پر خوں میرے ہیں از بس دو چار آستیں
ہے رگِ یاقوت احمر تار تار آستیں
پنجـــۂ خورشید پھاڑے آستین کہکشاں
صبح اس ساعد پہ دیکھے گر بہار آستیں
کل وہ قد رعنا لب دریا نظر آیا
ہر دم ہمیں حسن اس کا دوبالا نظر آیا
ہم کیا ہیں ملک ناصیہ فرسا نظر آیا
جس جا پہ ترا نقش کف پا نظر آیا
دیکھ آئنہ کو اس نے کیا اس لیے نکیرے
یعنی مجھے کس واسطے مجھ سا نظر آیا
دیکھ اس کی کمر جالی کی کرتی میں فکار اپ
. . . . . دام میں عنقا نظر آیا
زخم اس کی تیغ کے تن پر انھا کر شوق سے
عضو عضو اپنے کو . . . دھاں پیدا کریں
اور پیکاں تیر کے کہا کر دھان زخم میں
شکر قتل کی اس میں زباں پیدا کریں [؟]

Marfat.com

سنگ تربت کو تڑپ یه دل مضطر پھینکے
مشت گل قبر په میری جو وه هنس کر پھینکے
بل بے نخوت یه اسے دعوی یکتائی هے
که وه آئینه بھی دیکھے تو زمین پر پھینکے (ورق ۲۱۳ الف)
ٹوٹنا شب کو نه تاروں کا تھا فرقت میں تری
چرخ بے رحم نے دل پر مرے اخگر پھینکے

دل میں جو هوں تصور مژگاں کیے هوئے ✡ هر موے تن هے دعوی پیکاں کیے هوے
پهنچی هماری خاک فلک تک یه آیا کون ✡ ... سمند ناز کو جولاں کیے هوے

فیض فیض تخلص، میرزا علی رضا خان، شخصے ذی تشخص و صاحب اعتبار ست، از کلام اوست۔

رات اس کے آگے دکھ اپنا جو میں رونے لگا
گالیاں دینے لگا پر دل میں خوش هونے لگا
مرگ هے دست و گریباں دل بیمار سے آج
حال مرا کہو اس شوخ ستم گار سے آج

فارغ فارغ تخلص، ملقب به فراغ شاه وطنش بریلی و مسکنش شکارپور، که متصل قصبهٔ خورجه است، درویشے آزاد وضع، از تصانیفِ اوست۔

دیوار و در په جلوهٔ ذرات ایک هے
شان و صفت هوں ولے ذات ایک هے [؟]

فارغ فارغ تخلص، نامش مفهوم نه گشته، جوانے ست نو مشق در مشاعره دیده شد۔ غزل طرحی خوانده، از آن جمله این اشعار قلمی گشت۔

نه تنها جبیں تھا چشم هی عاشق ترا کھولے
که شب جو ماه نو بھی بلکه وه آغوش تھا کھولے
لکھا هے میں نے نامه اس لیے اب زرد کاغذ پر
که میرے رنگ رخ کا حال اس پر قاصدا کھولے

Marfat.com

قیامت تک نہ ہوگی صبح شام تیرۂ عاشق
جو رخ پر اپنی تو اے شمع رو زلف دوتا کھولے
اٹھاوے سر خجالت سے نہ ہرگز نرگس شہلا
چمن میں نیند سے گر شوخ چشمِ سرمہ سا کھولے (ورق ۲۱۳ ب)

فدا فدا تخلص، میرزا فدا حسین[1]، قوم مغل، بزرگانش در فن رمل بے نظیر وقت بودند۔ از سکناے لکھنؤ ست۔ شاگرد میر ممنون۔ زیادہ احوالش معلوم راقم نیست، ازوست۔

خفا اب ہم نہیں ایسے یہ دم رہے نہ رہے
ترے فراق میں اے یار ہم رہے نہ رہے

چاہت سے بے خبر ہے ہماری تو یار حیف
ہم چاہیں اور ہمیں نہ تو چاہے ہزار حیف

نہیں کھاتا وہ قسم غیر کے گھر جانے کی
سچ جو پوچھو تو یہی بات ہے مر جانے کی

غیر کی تم نے کی خوشی اور ہمیں خفا کیا
خوب کیا بھلا کیا خیر بہت بھلا کیا

کس طرح عمر بسر کیجیے دلدار بغیر ٭ زندگانی نظر آتی ہی نہیں یار بغیر

ناکام کیا رہیں گے کچھ کام کر رہیں گے
بدنام ہوں گے تو بھی اک نام کر رہیں گے

طاقت کہاں ہے لیکن اک دم رہا ہے باقی
اس ناتواں میں تیرے اب یار کیا ہے باقی

زبس مضمون باندھا ہے قد موزوں [illegible]
بلندی زور ہی رکھتا ہے مطلع اپنے دیواں کا

(۱) المعروف بہ آغا حسین خان ابن نواب ضیاء الدین حسین خان عرف آغا میرزا و [illegible] خان جہانگیری (نغز ص ۳٤)

Marfat.com

گسستہ ہوگیا شیرازۂ جمعیت خاطر
ہوا ہے پنجہ کس کا، شانہ اس زلف پریشان کا
وہ مہ گر شام کو رخ سے الٹ دیوے نقاب اپنا
چھپاوے دامن شب میں وہیں منہ آفتاب اپنا
یہ مرض قابل دوا ہی نہیں ٭ درد میرے کی کچھ دوا ہی نہیں
کل جو دم غسل کی اس نے درنگ آب میں
کیا ہی ہوے موج زن حسن کے رنگ آب میں (ورق ۲۱٤ الف)
خوباں کی کوئی زلف گرہ گیر دکھاؤ ٭ دیوانہ ہوا ہوں مجھے زنجیر دکھاؤ
شیشہ شراب جھوم کے یک بار توڑیے ٭ وہ توبہ کیجیے کہ نہ زنہار توڑیے
اک سانس جوں حباب تنِ ناتواں میں ہے
تس پر بھی درد عشق مرے امتحان میں ہے
تیروں کا ان بتوں کے دل آماجگاہ ہے ٭ یاں آہ آہ کرتے ہیں واں واہ واہ ہے
واں ہم‌کنار غیر سے وہ رشک ماہ ہے ٭ یاں کنج غم میں شکوۂ بخت سیاہ ہے

فدا فدا تخلص، لچھمی رام نام[1]، ساکن دہلی، شاگرد میرزا رفیع السودا، ازوست۔

گزشتہ حسن کا اب بھی نشان باقی ہے
نہ ہوں فریفتہ کیوں کر کہ آن باقی ہے
کہا جو اس سے کہ میں دل تو کرچکا ہوں فدا
یہ بولے ہنس کے، ابھی تجھ میں جان باقی ہے

فدوی فدوی تخلص، شاہ میر محمد محسن، شاگرد میر شاکر ناجی، ازوست۔

غیر سے جامہ زیب ملتا ہے ٭ کیوں نہ اپنا کروں گریباں چاک

فروغ فروغ تخلص، میر روشن علی خاں، بزرگانش شرف قدامت خانہ زادگی حضور والا دارند۔ و بہ عمدہ معاش بسر بردند۔ خود ہم دریں زمانہ بہ عزت

(۱) لچھرام پنڈت (نغز ص ۳۷)

Marfat.com

بسر می برد۔ مرد بسیار خلیق و صالح و متواضع ست۔ شوق شعر گوئی در خاطرش متمکن ۔ اصلاح اشعار از میر نظام الدین ممنون می گیرد ۔ از کلام اوست ۔

بن تیرے هوش هم کو ظالم[1]۔ کبھو نه آیا
آیا[2]۔ نـه صبر هم کو جب تک که تو نه آیا (ورق ۲۱٤ ب)

یاں حکم آب تیغ قاتل سدا رواں هے
مشتاق آب حیواں اپنـا گلو نـــه آیا

تهیں وقت گریه اس کی زلفیں نظر میں پھرتیں
یک قطره خوں نه ٹپکا جو مشک بو نه آیا

کاوش هی دل کی تجھ کو مژگان یار آئی
سوزن صفت په کرنا گاهے رفو نه آیا

تاریک کلبه اپنا کیا هو فروغ روشن ٭ گھر میں کبھو همارے وه شمع رو نه آیا

فرهاد فرهاد تخلص، میر ببر علی، شاگرد میر حسن مصنف مثنوی بے نظیر از سکنائے فیض آباد[3]۔ اشعارش تفریح بخش خاطر سامعان ست۔ از نتائج طبع اوست ۔

پھرا تو الفت قلبی سے کیسے آه کھوئی کی
وفا و مهر کی آگے کو پیارے راه کھوئی کی

کل اس کی بوسه کی خاطر جو آستیں پکڑی
هنسا که اب یه پہلی که بس زمیں پکڑی

جو پوچھا کیوں کجی کرتا هے اتنی بے گناهوں سے
لگا وه دیکھنے میری طرف ٹیڑهی نگاهوں سے

(۱) پیاری (نغز ص ٤٥) (۲) هم آپ میں نه آئے الخ (نغز)
(۳) پیش ازین متوطن فیض آباد بود ، حالا به لکهنؤ سکوت دارد ۔ خود مان شاگرد میر حسن می گویند ، اما خود کم تر اقرار می کند ، غالبا در ابتدا شاگرد باشد ، حالا به فوت خود می گوید (ریاض ص ۲۵۳)

Marfat.com

شب جو تیری یاد میں جانیں یہاں جانے لگیں
اس قدر روئے کہ ہم کو ہچکیاں آنے لگیں
غیروں کے اٹھانے سے کب اٹھتے ہیں سنا ہم
یاوے ہی رہیں گے ترے اب کوچے میں یا ہم

ادھر بھی مہر کیجو بادشاہا ✡ عزیزا و مرا امید گا ہا
نبا ہے یار تو یا مت نبا ہے ✡ جو مجھ سے ہو سکا میں نے نبا ہا
کہیں ٹانکے نہ ٹوٹیں زخم دل کے ✡ ترا بیمار کیوں اتنا کرا ہا
تم جو یوں چاہو کہ دل لے جاؤ عیاری کی راہ
سو یہ کیوں کر ہو سکے اور ہو تو دل داری کی راہ (ورق ۲۱۵ الف)

فدا فدا تخلص، نامش میر امام الدین متوطن قصبۂ فرید آباد، شخصے معمر طالب علم ست۔ شعر فارسی و ریختہ ہر دو می گوید۔ ازوست۔ منہ

اب شش جہت میں دل کے کیوں کر نہ ہوں نشانیں
مژگاں ہیں چار ترکش ابرو ہیں دو کمانیں

فدوی فدوی تخلص، میر فضل علی، اصلش از شاہ جہاں آباد، از چندے در مرشد آباد مسکن گرفتہ، احوالش معلوم راقم نہ گشتہ، شعر پاکیزہ می گوید۔ منہ۔

دل جو کہتا ہے تری خوب ادا لگتی ہے
کیوں برا مانے ہے یہ بات خدا لگتی ہے
آگ تلووں سے مرے لگتی ہے اس رشک سے آہ
جب کف پا کو ترے یار حنا لگتی ہے
رہتے ہیں سدا خدا رسیدہ ✡ مانند حباب آب دیدہ
یار سے ہے لطف مے کا آہ یہ ہو وہ نہ ہو
یہ کوئی مجلس ہے ساقی واہ یہ ہو وہ نہ ہو

Marfat.com

ابر میں روئے یہاں تک جام کو ٭ نم نہیں آنکھوں میں باقی نام کو
اس کو بھولا پھر نہیں کہتے ہیں جو ٭ صبح کا بھٹکا گر آوے شام کو

فدا | فدا تخلص، صدرالصدور [1] عاقبت محمود خان، کہ بہ خدمت صدارت سرفرازی دارد، جوان شایستہ و طالب علم ست با مولف ہم آشنا ست ۔ منہ ۔

قاصد کہیں شتاب پھرے کوے یار سے
آیا ہے جی لبوں پہ مرا انتظار سے (ورق ۲۱۵ ب)
مانند خار خشک ہمیں اس چمن میں آہ
نے کام کچھ خزاں سے نہ مطلب بہار سے
سیر چمن میں بے مژۂ سرمہ سا مجھے
موج نسیم کم نہیں خنجر کی دھار سے
جوں شمع ضبط نالہ تو میں نے کیا فدا
پر بس چلا نہ گریۂ بے اختیار سے

یہ کس کے بال دیکھے تھے کمر تک ٭ کہ روتے ہم رہے شب کو سحر تک

فدا | فدا تخلص، میر عبدالصمد، سپاہی پیشہ طالب علم، ساکن شہ جہان آباد، زیادہ احوالش معلوم راقم نیست ۔ منہ ۔

جو درد دل کا لکھوں یار کو میں اے کاغذ
تو اشک یاں تلک امڈے کہ بہ چلے کاغذ

زلف جو ابر نہیں ماہ جبیں کا پردہ ٭ ہے سیہ جامہ رخ کعبہ دیں کا پردہ
حسن اس کا یوں آینہ میں محبوس ہے [؟]
شعلۂ شمع فروزاں جوں تہ فانوس ہے
رشتۂ تسبیح زاہد ہے یہ زنار معاں
شورش ذکر زبانی نالۂ ناقوس ہے

(۱) مولوی محمد اسماعیل المخاطب بہ عاقبت محمود خان (تعز ص ۳۵)

Marfat.com

فدا | فدا تخلص ، میر امام الدین سید ست ، از احوالش اطلاع نیست ـ ازوست ـ

یه چاهتی هیں که لیں دل مرا تری باتیں
مری نظر میں هیں اے بے وفا تری باتیں
کهو اس بے وفا سے یه تو تم سے دوستاں هوگا
که اے نا مهرباں پهر بهی کسی پر مهرباں هوگا

اگر چهوٹے جنوں میں اب کے هم تو اشک خونیں سے
هر اک جنگل فدا رو رو کے مثل گلستاں هوگا
کیا کهوں جاؤں کهاں کهه اے بت خود کام میں
عشق میں تیرے هوا هوں جابه جا بدنام میں

(ورق ٢١٦ لف)

فرحت فرحت تخلص ، میر فرحت علی ، سید زاده اے ست نوجوان ، شعر خوب می گوید ، شاگرد میر عزت الله عشق ست ، ازوست ـ منه

جس طرح خوش هوے هم اُس بت عیار سے مل
یا خدا شاد هر اک اپنے هو دلدار سے مل
گهر میں پایا نه تجهے هم نے تو اے خانه خراب
چشم وا ره گئے بس رخنهٔ دیوار سے مل
بستر خار پـه کس طرح نـه لوٹے فرحت
سو وے هے سیج په پهولوں کی جو اغیار سے مل

فدا فدا تخلص ، اسمش غلام علی خان ، دیگر حقائق معلوم مولف نه گردیده که ارقام می نمود ، دو شعر از تصانیفش جائے نوشته دیده شد ، به تحریر آمد ـ منه ـ

زور هے ابر اور هوا هے آج ٭ یار آئے تو کیا مزا هے آج

Marfat.com

بے قراری جو اتنی کرتا ہے ٥ کیا فدا تجھ کو ہو گیا ہے آج

فتح فتح تخلص ، میرزا فتح علی خاں ، در زمرۂ منصب دارانِ عہد فردوس آرام گاہ ست ۔ ازوست ۔

کونین میں مریض کا تیرے نہیں علاج ٥ گر آ کے لاکھ بار مسیحا دوا کرے

سوز دل شمع رخاں کو جو سنایا ہم نے
آپ بھی روے اور ان کو بھی رلایا ہم نے

فرقت فرقت تخلص ، عطاء اللہ خان ، اصلش از دھلی و مسکنش کالپی ، ازوست ۔ منہ ۔

شعلۂ آہ کا کس کے ہے اثر پتھر میں
ہے جو اس طرح سے پوشیدہ شرر پتھر میں
شعلہ ہماری آہ کا کس دم علم نہیں
آتش کدہ سے آہ یہ دل اپنا کم نہیں (ورق ٢١٦ ب)

فراقی فراقی تخلص ، شاعر قدیم بودہ است ۔ منہ ۔

فراقی کشتہ ہوں اس آن کا جس دم کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑھائے آستیں آوے

فقیر فقیر تخلص ، مولوی فقیر اللہ ، ساکن قصبہ گلاوٹی ، بہ پیشہ معلمی بسر می برد ، شاگرد میر قمر الدین منت است . ازوست ۔ منہ ۔

روتے روتے یہ مرے دیدۂ تر بیٹھ گئے
ایسی برسات ہوئی ہائے کہ گھر بیٹھ گئے

ردیف حرف القاف

قدرت قدرت تخلص ، شاہ قدرت اللہ ، از اولاد حضرت شاہ عبدالعزیز

Marfat.com

شکر بار [1]ـ شاعر زبردست، پر قوت اشعارش یک دست ـ با مضامین برجسته و معانی دل پسند و عبارات رنگین، و الفاظِ مربوط مزیب صفحهٔ ایام ست و پسند خاطر معنی شناسان سخن رس ـ طرز شعر گوئیش با هیچ یک شاعرے نه می ماند، به روش خود به وضع معقول علحده چاشنی معنی دارد ـ نمکینی مضمونش ذایقه بخش کام در زبان سخن سنجان، غرض که استاد وقت خویش بود ـ اصلاح شعر (در) ابتدا از میر شمس الدین فقیر گرفته، بلکه از ابنائے اعمام میر موصوف ست ـ اصلش از شاه جهاں آباد ـ از چندے طرف مرشد آباد رفت و همانجا قیام داشت و رحلت نمود، خدایش بیا مرزاد ـ من کلامه ـ منه کلام ـ (ورق ۲۱۷ الف)

سینه اس کا هے، دل اس کا هے، جگر اس کا هے
تیر بے درد جدهر منه کرے گهر اس کا هے

دل پر داغ هے اور حسرت پا بوسی هے
دست امیـــد هے اور دامـن مـایوسی هے

سرمـــه آلود نگاهـوں نے کیـا دل ٹکـڑے
اشک خونی سر مژگان پـه مرے طوسی هے [؟]

شب جو گزرے هے سو وه یهٔ کچهه بلا انگیز هے
روز بهی تجهه بن ستم گـر روز رستـا خیز هے

آه اس کم فرصتی پر هو نشے سے کیا سرور
شیشـه تا خالی هو، جام زنـدگی لبریز هے

مرکب تن کو گراں جانی نے یاں ٹهٹهکا رکها
جنبش هر دم و گر نه اس کو اک مهمیز هے

جرم پر اپنی سیه بختی کے روز حشر کو
هاتهه میں قدرت کے تیری زلف دست آویز هے

(۱) کذا

Marfat.com

دم تیغ کا ھوں میں تشنہ لب مجھے مرگ سے سروکار ھے
اسے آبِ خضر نصیب ھو جسے زندگی پہ مدار ھے
حسرت اے صبح چمن ھم سے چمن چھوٹے ھے
مژدہ اے شام غریبی کہ وطن چھوٹے ھے
شب ھجراں کی مصیبت کو کہوں کیا قدرت
تن سے جاں چھوٹے ھے اور جان سے تن چھوٹے ھے
ھوا ھے عشق سے آکر مقابلہ دل کا ٭ بھڑا پہاڑ سے جا بل بے حوصلہ دل کا
کھٹکتا ھی رھا کچھ روز و شب جوں خار پہلو میں
ھوا اس دل کے ھاتھوں اک نیا آزار پہلو میں
تسلی کب ھو دل کی ڈوبنے میں صرف پیکاں کے
مزا تب ھو کہ بیٹھے تا لبِ سوفار پہلو میں
ھنگامۂ پرھیز و ورع اب بسر آیا ٭ اے بادہ کشاں مژدہ کہ پھر ابر تر آیا
(ورق ۲۱۷ ب)
ھم پر ایام مصیبت آج پھر آنے لگا ٭ یار گھر جانے لگا اے وائے گھر جانے لگا
ترے حضور میں جب قصد عرض حال کیا ٭ ھجوم گریہ نے میری زباں کو لال کیا
مدتوں سے رخنۂ دل بس کہ یاں مسدود تھا ٭ ایک دکھ لاتو دیکھو خانۂ پردود تھا [؟]
آہ جو اٹھتی تھی درد دل سے تھی اپنی ھوئی
اشک جو گرتا تھا سو لخت جگر آلود تھا
دل ھو اسیر زلفِ سیہ فام رہ گیا ٭ صید ضعیف مرکے نہ دام رہ گیا
آتش فروز دل ھے تا حسن شعلہ رو کا
ھر اشک ھے شرارہ ھر آہ ھے لہو کا
ھے نالۂ شام آتش و آہ سحر آنش ٭ کیا زیست ھے اپنی ادھر آنش ادھر آنش
ابرو ترے کہتے ھیں کہ ھاں تیغ دوسر ھوں
عاشق کو یہ دعوی (ھے) کہ میں سینہ سپر ھوں

Marfat.com

بر سر جلوہ جو کل وہ بت ہرجائی تھا
چاک سو جا سے مرا جیب شکیبائی تھا

آگ اس داغ کو لگیو کہ نمک سود نہیں
پھوٹے وہ آنکھ جو لخت جگر آلود نہیں

سرشک و آہ ہے ، شور جنوں ہے ، وحشت ہے
عجب شکوہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا

نہ واقف کارواں سے ہوں نہ کچھ آگاہ منزل سے
کیا ہے وادی وحشت کو طے اک جنبش دل سے

غنیمت جان ملنے کو کہ یہ عالم اک افسوں ہے
کدھر فرہاد و شیریں ہے ، کدھر لیلی و مجنوں ہے

تو کیا سامان پوچھے ہے کہ تجھ بن کیوں کہ گزرے ہے
. . . . . آستیں اور چشم پرخوں ہے

آسان نہ سمجھ دل یہ جدائی کی جو شب ہے
مشکل ہے ، قیامت ہے ، مصیبت ہے ، غضب ہے (ورق ۲۱۸الف)

دل پر داغ ہے اور حسرت پا بوسی ہے
دست امید ہے اور دامن مایوسی ہے

دل گم گشتہ خبردار کہ یاں پہلو میں ✡ تیر بیداد سدا درپئے جاسوسی ہے
جس جگہ جلوہ ترا باعث بے ہوشی ہے ✡ یاد میں آئے اگر ہیں تو فراموشی ہے
قدرت ٹک کھول چشم عبرت ✡ گر فکر سراغ رفتگاں ہے
جو نقش قدم ہے اس زمیں پر ✡ آئنہ حال رہ رواں ہے

ہر آن اک ستم ہے ، ہر لحظہ اک جفا ہے
کوچہ ترا ہے ظالم ، یا دشت کربلا ہے

کسی کی نیرنگی یہ برق خاطر مایوس ہے
جو شرر دل سے اٹھا سو جلوۂ طاؤس ہے

Marfat.com

صبر و طاقت تو کبھی کے کوچ یاں سے کر گئے
اب وداع ننگ ہے اور رخصت ناموس ہے
حسن کو اپنے ہوا داروں سے کاوش ہے مدام
ہر تپش یاں شمع کی برق دل فانوس ہے

قطعہ

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
کیا ہی ملک روم کیا ہی سرزمین طوس ہے
صبح سے تاشام ہوتا ہو مئے گل گوں کا دور
رات ہو تو ماہ رویوں سے کنار و بوس ہے
گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی
اس طرف آواز طبل اودھر صدائے کوس ہے
سنتے ہی عبرت یہ بولی اک تماشا میں تجھے
چل دکھاؤں تو کہ قید آز کا محبوس ہے
لے گئی یک بارگی گور غریباں کی طرف
جس جگہ جانِ تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے، یہ دارا ہے، یہ کیکاؤس ہے (ورق ۲۱۸ ب)
پوچھ تو ان سے کہ جاہ و مکنت دنیا سے آج
کچھ بھی ان کے پاس غیر از حسرت و افسوس ہے
کل تو قدرت پاے خم رکھی تھی تسبیح زیر
آج رہن جام مے یہ خرقۂ سالوس ہے

قائم قائم تخلص، قیام الدین علی[1] - وطنش قصبۂ چندپور از شاگردان

(۱) شیخ محمد قائم (گلزار، حسن) (محمد قائم نکات، گردیزی، چمنستان) شیخ قیام الدین علی ... کہ عرفش نیز محمد قائم بودہ (دستور) محمد قیام الدین (سخن شعرا) قائم نے اپنی تذکرے میں اپنا نام "قیام الدین" لکھا ہو

Marfat.com

[1]ـ ارشد میرزا رفیع السودا آن قدر محاوره در ریخته گوئی بهم رسانید ـ که دوش بدوش استاد خود شد و قدم به قدم میرزا نهاد ـــ در . . . . الفاظ و مضامین دل کش و طرز بندی[2]ـ ترجیح بر دیگران دارد وَ اکثر مثنویات و مقطعات و مدحیات و هجویات و رباعیات وغیره به فصاحت تمام تصنیف نمود ـــ تعریف اشعارش هر قدر که بریں صفحه ثبت نماید گنجایش دارد ـــ از غزلیات دل چسپ دیوانش مملوست ـ مدتے شد که ازیں[3]ـ سرائے فانی انتقال نمود، خدایش بیامرزاد ـ منه ـ

پڑھ کے قاصد خط مرا اس بدزباں نے کیا کہا
کیا کہا پھر کہہ بت نامہرباں نے کیا کہا
غیر سے ملنا تمہارا سن کے گو ہم[4] چپ رہے
پر سنا ہوگا کہ تم کو اک جہاں نے کیا کہا

بہار عمر ہے قائم کوئی دن ۞ اسے مانند گل تو کاٹ ہنس کر

وہ محو ہوں کہ مثال حبابِ آئینہ
جگر سے اشک نکل تھم رہا ہے آنکھوں میں

[5]ـ جی میں جو کچھ تھی مرے سو[6] تو گئی یار کے ساتھ
سر پٹکنا ہی پڑا اب در و دیوار کے ساتھ (ورق ۲۱۹ الف)

(۱) آزاد نی آب حیات میں لکھا ہو ،، یہ اول شاہ ہدایت کو شاگرد ہوئو ان سی ایسی بگڑی که هجو کہی ... پھر خواجه میر درد کو شاگرد ہوی ان کر حق میں بھی کہہ سن کر الگ ہوی ، پھر مرزا کی خدمت میں آئو اور ان سی پھری ، مرزا تو مرزا تھو انہوں نی سیدھا کیا ـ ،،

(۲) طرزش به طرز طالب آملی می ماند (حسن ص ۱۲۸)

(۳) گلزار میں سال وفات ۱۲۱۰ھ ہو ، یہی شیفته نو لکھا ہی لیکن عبدالحق صاحب نی مقدمه تذکره دائم میں جراءت کی ایک قطعه تاریخ کو بنا پر ۱۲۰۸ھ کو صحیح بتایا ہو ـ اجلش در رام پور رسید (هندی ۱۸۰)

(٤) هم تو چپ رہی (دستور ص ٤٦)

(٥) جیو میں چھاین تھیں جو کچھ سو تو گئیں یار کی ساتھ (نکات ۲۲٦) جی میں جو کچھ تھی خوشی الخ (نغز ۸٥)

Marfat.com

ہر پردۂ زمیں میں طوفاں ہے زیر خاک
کیا جانیے کہ کون یہ گریاں ہے زیر خاک

کہہ دو مرے مزار پہ کوئی نہ لائے گل
ہیں داغ بے کسی کے جگر پر بجائے گل

نالوں سے عندلیب کے آیا ہے جی بہ تنگ
کس نے مرے مزار پر آ کر چڑھائے گل

میرا سا لب و لہجـــہ کہاں مرغ چمن میں
گل کتروں ہوں سو رنگ کے میں طرز سخن میں

شب تن زار ملا آہ کے سر رشتہ میں
سوزن گم شدہ جوں آئے نظر رستہ میں

شب غم سے مری جان اوپر آن بنی تھی
جو بال بدن پر تھا، سو برچھی کی انی تھی

شب گریہ سے وابستہ مری دل شکنی تھی
جو بوند تھی آنکھوں[1] کی سو ہیرے کی کنی تھی

ظالم تو مت یہ جان کہ تجھ سے خفا ہوں میں
ویسا ہی جان نثار وہی آشنا ہوں میں

رہنے دے شب اپنے پاس مجھ کو ..... نہ کر قیاس مجھ کو
دل نازک و کار عشق مشکل رہتا ہے بہت ہراس مجھ کو
حیرت نے کیا ہے اک جہاں کا جوں آئنـــہ روشناس مجھ کو
جاتے ہو گر خواہ نخواہ فہمـــا، بہتر، ســـ
یک شب دیکھی جس نے وہ زلف لاکھوں دیکھے ...
کب دل نے مضطرب نہ کیا اضطراب کم
کس دن نہ پیچ و تاب دیا پیچ و تاب کم (ورق ۲۱۹ ب)

(۱) آنسو کی (نغز ۸۸)

Marfat.com

مرجائیے کسی سے پر الفت نہ کیجیے ٭ جی دیجیے تو دیجیے پر دل نہ دیجیے

صحرا پہ گر جنوں مجھے لائے عتاب مین
کھینچوں ہر ایک خار کو پائے حباب مین

. . . . . دیکھا تو دایما ہے
جب تھا کبھو تو کیا تھا اور اب نہیں تو کیا ہے

کیا جانے ہم کہاں ہین اور دین و دل کدھر ہے
عالم مین تفرقے کے کس کی کسے خبر ہے

مرا پیغام بر طرز ادا سے راز کیا سمجھے
خدا جانے کہ وہ سن کر بت طناز کیا سمجھے

آج اے گر یہ خبر لے دل [1]۔ دیوانے کی
کچھہ رکا جاتا ہے جی گرد سے ویرانے کی

آج کی رات جو اس گل کا میسر ہو وصال
شمع روشن میں [2]۔ کروں خاک پہ پروانے کی

شمع سے دیکھہ کے گل گہ کی ہم آغوشی
کیوں نہ پروانہ جلے بات ہے جل جانے کی

شیخ ڈھونڈھے ہے جو تو حضرت قائم کو تو دیکھہ
اینڈتے ہوں گے کہیں کنج میں مے خانے کی

کی کس کی نگاہوں نے یہہ تاثیر ہوا پر
چلتی ہے جو یہ برق سے شمشیر ہوا پر

ہرچند سخن سازی نیرنگ خرابات
کعبہ کا نہ یاں قصد نہ آہنگ خرابات

دیکھیں تو تری دھوم بھی اے کاوش مستی
پھر آج سر و سینہ ہے اور سنگ خرابات

---

(۱) مری دیوانی کی (حسن ۱۳۳) (۲) کروں میں (حسن)

Marfat.com

سو سر کا جو ہو آنی ہو مقبول نہیں ہے [؟]
کھائی نہ ہو جس رند نے سر چنگ خرابات
کس نام سے قائم میں تجھے کہہ کے پکاروں
اے عار در مسجد و وے ننگ خرابات
کبھی دکھا کے کمر اور کبھی دھاں مجھ کو
بہت [1] بہ تنگ کیا تو نے اے میاں مجھ کو (ورق ۲۲۰ الف)

تیغ چڑھ اس کی سان پر آئی ٭ دیکھیے کس کی جان پر آئی
افغان و آہ کشتۂ بیداد کیا کرے ٭ جو قتل ہوچکا ہو سو فریاد کیا کرے

جی تلک آتش ہجراں میں سنبھالا نہ گیا
گھر میں سب کچھ تھا ولے ہم سے نکالا نہ گیا
کیا زر داغ نہ گردوں نے دیے قائم کو
اس قلندر کا پر اک روز دوالا نہ گیا

مرتے مرتے بھی کبھی جس نے نہ آرام دیا
وائے قسمت کہ ہمیں وہ دل خود کام دیا

جو یاں جیے ہے تو غافل بہ چشم نم جینا
کہ جوں حباب ہے عالم میں ایک دم جینا

حلقۂ زلف شب آسا میں ترا روے سفید
طرفہ چوگان ہے سیہ تاب و عجب روے سفید

جمع کیوں صبح و شفق چرخ پہ رہتے ہیں مدام
گر مئے سرخ نہیں لازمۂ موے سفید

یہ کہیو تو قاصد کہ ہے پیغام کسو [2] کا
پر دیکھیو [3] لینا جو تو ہو نام کسو کا

(۱) نبٹ (حسن ۱۳۲ ۔ گلزار ۱۹۲)
(۲) اسو کا (گلزار ۱۹۲) (۳) پر دیکھیو لینا نہ کہیو نام کسی کا (گلزار ۔ حسن) پر دیکھو لینا نہ کہو نام کسی کا (نکات ۱۲۳ ۔ ہندی ۱۸۰) پر دیکھیو لینا ہو جو تو نام کسی کا (میر ۸۳)

Marfat.com

اب تک بھی میں جیتا ہوں جو آنا ہے [1]- تجھے آ
پھر فائدہ جب ہو ہی چکا کام کسو کا

جو کوہ کن تجھے قوت ہی آزمانا تھا ✡ عوض پہاڑ کے شیریں سے دل اٹھانا تھا

ہو جو [2]- ایسے ہی مری شکل سے بیزار بہت
تم سلامت رہو بندے کے خریدار بہت

دن میں ملیے گا یا شب آئیے گا ✡ بندہ خانے میں پھر کب آئیے گا

دوزخ بھی کیا ہے چشم کے خوں ناب کے حضور
پانی بھرے ہے آگ بھی اس آب کے حضور

اٹکی نہ [3]- آنکھ خط میں تری چشم کے حضور
پانی پیے ہے کون مئے ناب دیکھ کر (ورق ۲۲۰ ب)

بات جب اس زبان پر آئی ✡ تیغ گویا فسان پر آئی
یو نہیں طوفان طراز ہیں جو یہ چشم ✡ تو پھر آفت جہان پر آئی

سنتا ہی نہیں وہ بت گم راہ کسو کی
گر آپ سفارش کرے اللہ کسو کی

نے نالہ میں تاثیر ہے نے آہ میں ہے درد
معلوم ہو کس طرح تجھے چاہ کسو کی

تو فیق جو بوسے کی نہیں گالی ہی دے لو
کیا خوب ہے رکھ چھوڑتی تنخواہ کسو کی

گہ پیر شیخ و گاہ مرید مغاں رہے
اب تک تو آبرو سے نبھی ہے جہاں رہے

مسجد سے شیخ تو نے نکالا ہمیں تو کیا
قائم وہ مے فروش کی اپنے دکاں رہے

(۱) ہو (ہندی) (۲) گر (ہندی ۱۸۱)
(۳) اٹکی نہ آنکھ خط میں تری چشم دیکھ کر ✡ سبزی پیر ہو کون مئو ناب کی حضور (نغز ۸٤)

Marfat.com

قائم تو اس زمین میں غزل پھر کہہ اس طرح
سن کر جسے کہ چرخ میں نت آسماں رہے

صبر و قرار و ہوش و دل و دین تو واں رہے
اے ہم نشیں یہ کہہ تو بھلا ہم کہاں رہے

صیاد شور نو حـــہ جو آنے لگا ہے کم
یاروں کے دور ہم سے مگر آشیاں رہے

تو تو چلی بہار پر اس کی بھی کچھ خبر
جو سر بہ جیب غنچۂ نشگفتہ یاں رہے

قائم کو اپنی بزم (سے) جانے نہ دے کہ یار
کیا ہے برا کہ مفت میں اک شعر خواں رہے

یونہیں جو یہ چشم تر رہیں [1] گی ٭ آخر کو خراب کر رہیں گی
نیا ہر لحظہ ہر داغ کہن ہے ٭ بہار سینہ رشک صد چمن ہے

(ورق ۲۲۱ الف)

[2] دہن تیرے کو پایا بات کہتے ٭ ہماری جز رسی میں کیا سخن ہے
وہ گویا زخم ہے چہرے کے اوپر ٭ جو لے لطف سخن کوئی دہن ہے

زلف دیکھی تھی کس کی خواب میں رات
ہم سحر تک تھے پیچ و تاب میں رات

[3] ہم چاہتے یہ ہیں کہ رہے پاک محبت
پر جس میں یہ دوری ہو وہ کیا خاک محبت

پی [4] کے مے تم کہاں رہے شب باش
واہ وا رحمت، آفریں، شاباش

(۱) دونوں مصرعوں میں "رہی گی" (نغز ۸۶) (۲) دہن کو تیری (نکات - نغز ۸۶)
(۳) چاہو ہیں یہ ہم بھو کہ الخ (ہندی ۱۸۰)
(٤) پی کی می غیر کی رہی شب باش (ہندی ۱۸۲) پی کی می غیر کی رہو شب باش (دستور ٤۸)

Marfat.com

[1]ـ سینـــه کاوی هے کام ہی کچھ اور
کـوہ کـــن بـود مـرد سنـگ تـــراش

آج آپ مرے حال پہ کرتے ہیں تاسف
اشفـاق عنـایات ، کرم مہـــر ، تلطف

اے گریہ پس قافلہ دل نام ہے اک یار
وہ [2] خستہ بھی نبھہ جاے جو اک دم ہو توقف

کل اے آشوب نالہ آج نہیں ٭ آج ہنگامے پر مزاج نہیں
لے [3]ـ چکو دل کو نگہ پر تو یہ دشوار نہیں
لیک تم دیکھتے پھرتے ہو خریدار نہیں

مے کی توبہ کو تو مدت ہوئی قائم لیکن
بے طلب اب بھی جو مل جاے تو انکار نہیں

تا کجا مستی میں نا خوش دل احبـاب کریں
یک دو جام اور بھی ساقی کہ بس اب خواب کریں

ہر طرف ظرف وضو بھرتے ہیو زاهد ہوئی صبح
ساقی اٹھہ ہم بھی صراحی میں مئے ناب کریں

جون [4]ـ شمع دم صبح یہاں سے سفری ہوں
ٹک منتظـر جنبـش بـاد سحـری ہوں

خوش رہ اے دل اگر تو شاد نہیں ٭ یاں کی شادی پر اعتمـاد نہیں
(ورق ۲۲۱ ب)

جـور سپہـرو دوری یـاران وروے غـیر
جو کچھ نہ دیکھنا تھا سو اب دیکھتا ہوں میں

(۱) سینہ کاوی بھی کام ہی کچھ اور (نغز ۸٤)
(۲) یہ (ہندی - نغز) (۳) لی چکو دل جو نگہ کو تو الخ (ہندی)
(٤) جون شمع دم صبح کو الخ (نغز ۸۵) جون شمع دم صبح میں پان ہی (ہندی)

Marfat.com

دل پا کے اس کی زلف میں آرام رہ گیا
درویش جس جگہ کہ ہوی شام رہ گیا

قسمت تو دیکھو ٹوٹی ہے جاکر کہاں کمند
دو چار[1] ہاتھ جب کہ سر بام رہ گیا

شمع ساں جلنے کو صانع نے بنایا مجھ کو
جس کے میں ہاتھ لگا[2] اس نے جلایا مجھ کو

کیجے گا صلح کب[3] دل بے مدعا کے ساتھ
ان بن ہے کچھ قبول کو[4] میری دعا کے ساتھ

اس[5] حسن نیم رنگ کے صدقے کہ جس کے بیچ
ہلکے[6] سے رنگ شوخی کے یہ سو حیا کے ساتھ

خوگر[7] درد ہوں کرتے ہیں یہ درماں میرے
آہ کیوں در پئے جاں ہیں یہ عزیزاں میرے

ہر گلی[8] کوچہ ہے بستی کا پراچہ کی دکاں
دھجیاں ہو کے اڑے ہیں کہ گریباں میرے

یارب کوئی اس چشم کا بیمار نہ ہووے
دشمن کے بھی دشمن کو یہ آزار نہ ہووے

صورت میں تری گر نظر آوے ملک الموت
پھر مرگ[9] کسی طرح سے دشوار نہ ہووے

(١) کچھ دور اپنی ہاتھ سی جب بام رہ گیا (مخزن)
(٢) ہاتھ پڑا (ہندی ١٨٥) (٣) بھر (دستور ٤٩ ـ ہندی ١٨٥)
(٤) اپنی (دستور ٤٩ ـ ہندی) (٥) اس نیم رنگ یار کی صدقے کہ جس کی بیچ (دستور)
(٦) ہلکی سی ایک شوخی کی تہ دو حیا کی ساتھ (ہندی دستور)
(٧) خوگر درد دوں میں کرتی ہیں درماں میری (ہندی ١٨٦)
(٨) ہر گل کوچہ ہی دستی کا پراچہ کی دکاں ہ دھجیاں ہو کو اڑا ہیں کہ گریباں میرا (ہ ٨٤)
(٩) جی دینا کسو طرح سی دشوار نہ ہووی (ہندی)

Marfat.com

١ وہ بھی کیا دن تھے کہ جی کو لاگ اس کے ساتھ تھی
میں تھا اور کوچہ تھا اس کا اور اندھیری رات تھی

شکوہ نے غیر سے نے یار کی بے زاری سے
جو ہوا ہم پہ سو اس دل کی گرفتاری سے

[1]۔ راہ ۰۰۰۰ میں جو رکھتا ہوں اسے گھیر کبھو
ہنس کے کہتا ہے کہ اب جانے دے چل پھیر کبھو

[2]۔ ۰۰۰۰۰۰۰۰ میری جان بے تقصیر ہے

[3]۔ حیرتِ دل سو طرف سے اس کی دامن گیر ہے

گرم رفتن ہو کے شعلہ قید میں رہتا [4]۔ نہیں
موج آتش گو سراسر صورت زنجیر ہے (ورق ۲۲۲ الف)

روز و شب ہے حالت انجام مے نوشی مجھے
کس کی آنکھوں نے دیا پیغام بے ہوشی مجھے
گو بہ ظاہر تو گلے لگتا نہیں میرے تو کیا
ہے تصور سے ترے ہر دم ہم آغوشی مجھے
منحصر ہے شرح سوز دل پہ میری زندگی
شمع ساں مرتا ہوں گر اک دم ہو خاموشی مجھے
شب ہی کی بد مستیوں سے ہوں میں اب تک منفعل
آج تو کرتا ہے پھر تکلیف مے نوشی مجھے
عہدے سے اس صنم کے بر آیا نہ جائے گا
یہ ناز ہے تو ہم سے اٹھایا نہ جائے گا

(۱) راہ پنڈی اسی رکھتا ہوں اگر گھیر کبھو ٥ ہنس کی کہتا ہی مجھی کام ہی اب پھیر کبھو (نکات ۲۲٦)۔
راہ کی بیچ جو رکھتا ہوں اسی گھیر کبھو ٥ ہنس کر کہتا ہو کہ اب چھوڑ مجھی پھیر کبھو (گلزار ۱۹٤)
راہ پنڈی میں جو رکھتا ہوں اسی گھیر کبھو ٥ ہنس کی کہتا ہی کہ اب جانی دی چل پھیر کبھو (نغز ۸٥)۔
(۲) مردن دشوار میں یہ جان بی تقصیر ہی (نغز ۸۷)
(۳) حسرت دل (حسن ، نغز) (٤) آتانہیں (نغز)

Marfat.com

بے دماغی سے نہ اس تک دل رنجور گیا
مرتبہ عشق کا یاں حسن سے بھی دور گیا
پھرے زمانہ جہاں تک ہے ہم سے یا نہ پھرے
کسی کے پھرنے نہ پھرنے سے کیا خدا نہ پھرے
دل مرا چھین کے کہتا ہے وہ دل بر قائم
جی جہاں چاہے تمہارا مری فریاد کرو
بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھ اور ارادہ نہیں خدا نہ کرے
دریا ہی پھر تو نام ہے ہر یک حباب کا
اٹھ جائے گر یہ بیچ سے پردہ حجاب کا
کیوں چھوڑتے ہو درد تہ جام مے کشو
ذرہ ہے یہ بھی آخر اسی آفتاب کا
نواب پالکی میں تری ہے یہ زرق برق
چشم ستارہ خیرہ ہو جس کے خیال سے
[1] اس طرح سے علاقوں کا ہے بانس پر . . .
طرہ ٹکے ہیں مہر کے گویا ہلال سے

رباعی

نواب سنا تیرا جو لشکر آیا ٭ صد قافلہ عیش دل کے اندر آیا
کیا کل سے اک آگہی ہے دل کو گویا ٭ اک عضو گیا ہوا جگہ پر آیا

[illegible]

رباعی

جب تک کہ یہ دورۂ شب و روز رہے ٭ مہ روشن و مہر گاہی افروز رہے
یارب ہو ہر اک شب تری خاطر شب قدر ٭ ہر روز ترے واسطے نوروز رہے

(۱) اس لطف سے غلاموں کا کہنا ہو بانس پر (نمبر ۸۸)

Marfat.com

رباعی

قائم کو شتاب جا کے لاتا کوئی ✡ اس لطف کی مجلس کو دکھاتا کوئی
تا بر میں خداوند نے خلعت پہنا ✡ پھولا نہیں جامے میں سمایا کوئی [؟]

رباعی

میں نے نواب گھر کو اپنے ڈھنڈوایا [؟] ✡ پر قابل نذر کچھ نہ تیرے آیا
یاں خوبی دھر سب مہیا ہیں مگر ✡ اک میں ہی نہ تھا سو آج میں بھی آیا

رباعی

تا زلف بتاں وبال جی کا ہووے ✡ صاحب تیرا نہ بال بیکا ہووے
ہے بے نمک آج عیش شیریں تجھ بن ✡ یارب نہ بدن تیرا تو پھیکا ہووے

رباعی

بس قبلہ نہ پیچ و تاب دیجے مجھ کو ✡ دینا ہے جو کچھ شتاب دیجے مجھ کو
کچھ اور نہیں جو پاس دینے کو مرے ✡ ہے منہ میں زباں جواب دیجے مجھ کو

رباعی

کیا[1] مال ہیں دنیا کے تو یہ اہل نعیم ✡ عزت[2] نہ کریں اپنی جو دے کر زرو سیم
مسجد میں خدا کو بھی نہ کیجے سجدہ ✡ محراب[3] نہ ہو خم جو برائے تعظیم

رباعی

کب باغ ارم ہے اس مکاں سے بہتر ✡ جس کی ہے ہر اک سمت جناں سے بہتر
جو پھانک ہے رنگترے کی یاں کے قائم ✡ ہے وہ لب شیرین بتاں سے بہتر

رباعی

روٹی کے لیے کھائی تم میر ..... ✡ کہیے تو بجا ہے تم کو گر میر خمیر
(ورق ۲۲۳ الف)

(۱) کیا پشم ہیں دنیا کی تو یہ اہل نعیم (نغز ۸۸) کیا پشم ہیں دنیا کر یہ سب اہل نعیم (نکات) کیا پشم ہی دنیا کہ یہ ارباب نعیم (گلزار ۱۹۵)
(۲) بو قدر کریں ہم کو جو دو کر زرو سیم (نکات) بو قرب کریں ہم کو دکھاکر زرو سیم (گلزار)
(۳) محراب جو خم نہ ہو برائو تعظیم (نکات ـ گلزار)

Marfat.com

پر میر ہوئے تم اس طرح کے جیسے ✡ ساگوں میں ہے کوت میر راگوں میں..

رباعی

قاضی شیخی ہے یاں تو گاڑھی تیری ✡ تدبیر پر اور ہم نے کاڑھی تیری
گر حشر میں دامن کو نہ پہنچے گا ہاتھ ✡ واللہ کہ میں ہوں اور داڑھی تیری

رباعی

... سے یہ باغ دیں کی بوئی نکلی ✡ سینت خلق ساری جھوٹی نکلی
اصحاب ثلاثہ کی محبت میں یہ ہے ✡ داڑھی بھی جو نکلی تو . . . نکلی

رباعی

نواب جہاں طعام پکتا ہو ترا ✡ چاول ہے نچوڑنے کو گردوں صافی
[1] مطبخ ہے ترا نہ اس قدر کم جس کے ✡ تحصیل ہو سانبھر کی نمک کو کافی

قطعہ

نواب روز عید ہے جب تک کہ زیر چرخ ✡ احوال خرمی کے جہاں کا پدید ہو
شام مہ صیام دو ہر شام بندگاں ✡ ہر صبح مخلصوں کے تئیں صبح عید دو

قطعہ

نواب جو دعائیں کرتا ہوں حق میں تیرے ✡ عشر عشیر ہووے کاش اپنی وہ دعا کا
لیکن یہ آرزو ہے بالفعل میری یارب ✡ صحت دو تجھ کو صدقہ سید کربلا کا

قطعہ

خدا یگانا تو ہے جہاں میں اصل وجود
تری درستی سے ہو کیوں نہ کار خلق درست
میں کل جو خواب سے چونکا تو دیکھتا ہوں کہ
نہیں زمانے کا احوال کیچھ بہ وضع نخست
نہ ہیں قوائے فلک اپنے محور پر مربوط
نہ ہیں زمین کے اجزا نظر میں محکم و چست

(۱) مطبخ ہو یہ اس قدر ترا کم جس کو (غز)

Marfat.com

اسی خیال میں تھا میں کہ یہ کسی نے کہا
کہ آج طبع خداوند کچھ رہی ہے سست

(ورق ۲۲۳ ب)

خدا کرے کہ تو جیتا رہے بہت ممدوح
سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست

قطعہ

لطف صحبت کا وہ ہے قبلۂ کونین جہاں
دم بہ دم لطف کی امید ہو نہ بیم گزند
یعنی اس خرد سے گو سہو ہوا تھا بالفرض
غرض اس بات سے ہوتی تو وہ تھا موقع پند
اس سے بھی قطع نظر میں نے کہا کیا تازہ
ناز کرتا ہی ہے والد پہ جہاں ہے فرزند
لیک منظور نہ تھی آپ کی مجھ پر اشفاق
بلکہ خواہش تھی کسی طرح کٹے جی سے یہ گند
سو میسر ہوئی وہ بات پس از مدت عمر
آپ اب خوش رہیں کرتا ہے یہ بندہ بھی اند
کچھ تاسف کی جگہ مجھ کو نہیں ترک کے بعد
کیوں کہ کیا خوب تھا باہم ہوں سخن پست و بلند
پر وہی باتیں جو پھر بھاتی ہیں حضرت کے تئیں
پھر وہی بے مزہ کی آتی ہے خاطر کو پسند
ما بہ آں مقصد عالی نہ توانیم رسید
ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

قطعہ

بندگی و نذر کو لاؤں جو میں ۔ کچھ نہ حاضر تھا تکلف برطرف

Marfat.com

سو میں لایا آپ کو بہر نیاز ٭ گر قبول افتد زہے عز و شرف

قاسم قاسم تخلص، حکیم میر قدرت اللہ خان، متوطن دار الخلافہ، مرید جناب مخدومی مولوی محمد فخر الدین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ، شخصے است موصوف بصلاحیت و تقوی، تحصیل کتب عربی بخوبی نمودہ و در علم طب مہارتی کلی دارد۔ شاعر مسلم الثبوت و بشمار جرگۂ استادان این عصر است۔ تصانیفش اکثر برجستہ و خوش مضمون و دلچسپ، دیوان ضخیمے ترتیب دادہ و ہمہ اقسام شعر مثل مثنوی و واسوخت و مناقب و مراثی و مخمس و مسدس و رباعی وغیرہ کہ در سلک نظم کشیدہ پسند خاص و عام گشتہ۔ علی الخصوص حقائق معراج جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم بفصاحت تمام در زبان ریختہ موزون ساختہ دیگر مثنوی عشقیہ حسب حال خود کہ از زبان سحر بیانش سرزد و تعریفش خارج از بیانست درین ولا کہ ۱۲۱۹ ہجری است بسبب مطالعہ این مجموعہ خود ہم ذوق تالیف نمودن تذکرہ پیدا کردہ۔ چنانچہ از مولف مسودہ را گرفتہ انتخاب اشعار نمودہ تذکرہ تالیف کردہ است۔ پیش ازیں چند سال منقضی گشتہ کہ بخانۂ خود مجلس مشاعرہ منعقد میکرد اکثر شعراء شاہجہان آباد در آنجا رفتہ داد سخنوری میدادند۔ با راقم سلسلۂ مودت مستحکم است۔ از کلام اوست منہ۔

رفتہ رفتہ بت خوش قد مرا آفت ہوگا
ٹک قدم آگے دھرے گا تو قیامت ہوگا
کیا مرے قتل کا دیویں گے جواب آپ بھلا
جس گھڑی حشر کو دیوان عدالت ہوگا

قطعہ

کھینچ تروار وہ خونخوار ستمگر جس دم
قتل عشاق پہ سرگرم جلادت ہوگا
قاسم اس وقت ہر ایک اپنی جھکا کر گردن
یار سو جی سے خریدار شہادت ہوگا (ورق ۲۲۳ ب)

Marfat.com

شیدا تری صورت کا میاں دل ہے ہمارا ✡ فرہاد تو کیا قیس بھی قائل ہے ہمارا

ہو گزر تیرا صبا گر کوے قاتل کی طرف
سرسری کیجو نظر اک میرے بھی دل کی طرف

سر بسر قول ترے اے بت خود کام غلط
دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط

نہ ہنس بولو چمن میں تم کسی سے آہ جانے دو
ذرا غنچوں کو کھلنے دو گلوں کو کھلکھلانے دو

دور بھی کیجے کہیں روے حسیں کا پردہ
نہ نکالا ہے بھلا تم نے کہیں کا پردہ [؟]

خال مشکیں ترے چہرے پہ بنایا کس نے
چاند سے مکھڑے کو یہ داغ لگایا کس نے

رفتہ رفتہ داغ دل بھی نقش کا شانہ بنا
سمجھے تھے مہمان جس کو صاحب خانہ بنا

طبع جولانی پہ ہے قاسم ابھی مت ہو خموش
ریختے کا اور گھر اک میرزایانہ بنا

حسن کے شعلے سے سوز شمع کا شانہ بنا
گرمی سوز محبت سے ہے پروانہ بنا

رندی قاسم کی کیفیت نہ پوچھو اے میاں
جان دی مے خانے میں کیا کیا وہ مستانہ بنا

بس کہ طینت میں ازل سے اس کی تھی سرگشتگی
گاہ خم گاہے صراحی گاہ پیمانہ بنا

عاقبت با ایں ہمہ جوش و خروش و سرخوشی
بزم مے خواران عالم میں وہ افسانہ بنا

حرف مطلب کو لب شوق پہ آنے نہ دیا
ضعف نے ہونٹ بھی ہم کو تو ہلانے نہ دیا

Marfat.com

. . . . قیس یارو مذکور ھے ھمارا ٭ آوارگی کا قصہ مشہور ھے ھمارا

مقابل کون اس سج دھج میں ھے اے گل بدن تیرا

. . . . . بنـــدہ ھے شمشاد چمن تیرا (ورق ٢٢٥ الف)

گریباں پھاڑ سر کو پھوڑ نعرے مارتا قاسم

چلا دشت جنوں کو واہ رے دیوانہ پن تیرا

نہیں میں چھیڑ سے خوباں کی باز آنے کا ٭ مزا پڑا ھے مجھے گالیاں ھی کھانے کا

دل نہیں یہ کہ مل اشکوں سے ھو راھی نکلا

ساتھ ٹانڈے کو لیے اپنے نکاھی[1] نکلا

کریں جو چشم کو ھم نم تو ھو جہاں تہ آب

زمیں تمـام تہ آب و آسماں تہ آب

عشق بتاں ھے اور . . . ھم ھیں یا نصیب

کرتا ھے اس میں دیکھیے کیا کیا خدا نصیب

عشق میں ھے جوں لالہ واژوں ھوا کیا کیا نصیب

داغ دل زخم جگر بخت نگوں اے وا نصیب

نخلِ ایمن . شمع کعبہ . سرو گل زار ارم

ھے وہ شمشاد رواں ان سب سے کچھ بالا نصیب

محرم آب رواں پر تھے یہ ایں آب حبـاب

مٹ گئے دیکھ صفا جن کی سر آب حباب

جی سے اس دل کو ھے وہ ابروے خم دار پسند

یعنی جاں باز سپاھی کو ھے تلوار پسند

نہ کچھ فرھاد سے وابستہ تے . . . . مجنوں پ

یہ عشق اے عاشقاں عاشق ھے بس دل ھا . محزوں پ

(١) کذا

Marfat.com

سر هر هرمژه تم قطرۂ خوں ناب مت سمجھو
چراغاں ھے یہ اے روشن دلاں دریاے جیحوں پر

داغوں سے لالہ زار ھے یہ دل بہار پر
ھوتی ھے یہ بہار کہاں لالہ زار پر

خوں ناب دل ھے یوں مژۂ اشک بار پر
چھینٹا ھو سرخ جیسے کسی شاخسار پر

بخل نظارہ نہیں دیدۂ تر سے بہتر
اور جو مرضی ھو یو نہیں آپ کی ترسے بہتر

اے بتاں کیجے قبول ان زلف کے ماروں کی عرض
..... کبھو تو ھم سیہ کاروں کی عرض (ورق ٢٢٥ ب)

مکھڑے کا کیوں کریں کبھی زلف بتاں لحاظ
اسلام سے ھے کفر کو کیا موماں لحاظ

دیکھی ھے زلف چہرۂ گل فام کی طرف
یاں کفر کو بھی میل ھے اسلام کی طرف

خرم وہ شب کہ دلبر ھو غم گسار عاشق
پوچھے خوشی سے ھنس ھنس سب حال زار عاشق

کیوں سیر چمن کیجے برائے گل صد برگ
ھے یاں دل صد پارہ بجائے گل صد برگ

شعلے سے کوہ طور کے روشن ھے داغ دل
شمع حرم سے کم نہیں اپنا چراغ دل

بوسہ بھی جو لب سے ترے پائیں گے نہیں ھم
بے فائدہ یوں گالیاں کھائیں گے نہیں ھم

چشم تر سے پیدا ھے لطف گل فشانی یاں
سیر ھے تماشا ھے کیجے مہربانی یاں

Marfat.com

کون کہتا ہے اسے دیدۂ گریاں ہے یہ ۞ معدن لخت دل و منبع طوفاں ہے یہ
ہے وہ زبان حضرت دہلی کی اندوں[1] ۔ ۞ دو چار شعر پہنچیں اگر اصفہان میں
قربان روم بہ ایں سخن نغز دوستاں ۞ صائب سا خوش زباں کہے اپنی زبان میں

ابر اس چشم سے چھینٹے جو اڑے پانی کے
ہم پھر اس وقت بھریں کچے گھڑے پانی کے

وہ ہم نہیں کہ جو کچھ ہو خطا بتاں ہم سے
خدا کے واسطے ہو جے نہ بدگماں ہم سے

مینا بغل میں ہے نہ مئے غم تراش ہے
خوں ناب دل ہے یا یہ دل پاش پاش ہے

بل بے شکوہ گر می حسن بتاں جہاں
خورشید محشری علم دور باش ہے

تیس دن بادہ خوری شوق سے کیجے بیٹھے
شیخ چلی نہیں ہے کوئی جو چلے بیٹھے (ورق ٢٢٦ الف)

زخم پر دل کے سدا نون چھڑکنا ہنس ہنس
آپ نے چھل نکالی ہے یہ بیٹھے بیٹھے

یہ بت گر سر عزم تسخیر ہوں گے تو باللہ الا کیر جہاں گیر ہوں گے

جب رخ پہ تری زیر پر دور کی سوجھی
بولا یہ مسیحا کہ بہت دور کی سوجھی

گردن پہ تری دل کیو جو ہے عاج کی سوجھی
تشبیہ قدیمی ہے نہیں آج کی سوجھی

والشمس تو رخ ہی ہے پر اس زلف پر اندھ
واللیل پڑھی جب شب معراج کی سوجھی

(١) کذا

Marfat.com

صبر و دل و دیں تاب و تواں دیکھتے ھی ھاے
اس ترک ستم گار کو تاراج کی سوجھی
دن ھے شور وحشت ھے شب ھے آہ وزاری ھے
دل یہ تیری خواھش کی ساری فتنہ کاری ھے
گئے وہ دن کہ دو دو پہر تک مجھ ساتھ باتیں ھیں
بس اب خاموش گریاں میں ھوں اور ساون کی راتیں ھیں
شعلہ خو وہ تر زباں ھم دیکھیے کیسے بنے
آب و آتش یاں ھیں با ھم دیکھیے کیسے بنے
کہیں جلدی قبول اب یہ دعا یارب ھماری ھو
کہ ھم ھوں یار ھو مینا ھو مے ھو آب جاری ھو
ھیں روسیہ و خستہ جگر مثل نگیں ھم
اے واے کہ تس پر بھی نہیں خانہ نشیں ھم
خط پشت لب جانا نہ دیکھا تو نے اے قاسم
سواد چشمۂ حیواں میں کیا سبزہ لہکتا ھے
ھیں اشک جگر گوں سے یہہ مژگاں پہ بہاریں
جیسے لب دریا ھوں چراغاں کی قطاریں
جوں کاکل آشفتہ پریشاں ھوں ھم اے وائے
جمعیت خاطر سے وہ زلفوں کو سنواریں (ورق ٢٢٦ ب)
ھے قہر کہ حیرت زدۂ حسن تو ھم ھوں
اور آئنہ لوٹے تری زلفوں کی بہاریں

رباعی

یہ کہنہ رواق یعنی سارا دیکھا ✡ پنہاں دیکھا اور آشکارا دیکھا
مطلق نہیں کوئی شے ھے تم سے خالی ✡ سب میں جلوہ غرض تمہارا دیکھا

Marfat.com

قائم قائم تخلص، شیخ قائم، ساکن قصبهٔ اٹاوه، اول امید وار تخلص می کرد۔ ذوق ریخته گوئی در خاطرش متمکن از تصانیف اوست منه۔

جس زمیں پر که وه گل پوش نگار آجاوے
گر خزاں کا بھی هو موسم تو بہار آجاوے

قاضی قاضی تخلص، عبدالفتاح نام شخصے ست از سرکار سنبهل۔ اکثر اشعار فارسی می گوید و گاهے ریخته هم موزوں می کند۔ این رباعی ازوست منه۔

دنیا میں تو هم نے کچھ نه حاصل دیکھا
دیکھا جو نه دیکھنے کے قابل دیکھا
جب چشم کھلی تو چشمهٔ خضر کو بھی
مانند سراب عین ساحل دیکھا

قدرت قدرت تخلص، مولوی قدرت الله، شخص فاضل و ذی رتبه از سکنائے رام پور ست۔ تذکرة الشعرائے ریخته گویاں تالیف نموده۔ به خانهٔ خود مجلس مشاعره منعقد می کند۔ بسیار شیریں زبان و خوش بیان معلوم می شود۔ منه۔

لاکھوں جلاوے [1] مردهٔ صد ساله آن میں
فیض دم [2] مسیح هے اس کی زبان میں
نکلی تھی رات دل سے مرے بے دریغ آه
هنگامه ایک بپا گیا مفت آسمان میں (ورق ۲۲۷ ب)
انصاف بھی ضرور هے یه ظالم تو کیجو
کتنوں کے گھر تو جاتے رهے امتحان میں
هماری خاک پر بلبل یه کہتی ہے قرار آئی
ارے کس نیند سوتا هے دوانے اٹھ بہار آئی

(۱) مخ جلاوه۔ (۲) مخ عدم

Marfat.com

قرار قرار تخلص، جان محمد، متوطن لکھنؤ، شاگرد شاہ ملول در سرکار نواب وزیر بہ پیشۂ چوب‌داری ملازم است۔ ازوست منہ۔

کہتی تھی قضا یوں ترے نخچیر کے منہ پر
اے مرگ رسیدہ تو نہ جا تیر کے منہ پر

عالم کو گرفتار کیا دام بلا میں
حلقہ وہ دکھا زلف گرہ گیر کے منہ پر

سونے میں جو شب آگئی رخسار کے نیچے
اب تک ہیں نشاں دیکھ لو زنجیر کے منہ پر

قیس قیس تخلص، مرزا امجد علی بیگ عرف دارابیگ — بزرگانش پیشۂ تجارت اختیار کردہ بودند۔ اصلش از خراسان ست، خود در لکھنؤ تولد یافتہ جدش متولی روضۂ حضرت امام رضا علیہ التحیتہ بود۔ در ریختہ گوئی مہارتے تمام دارد۔ شاگرد جعفر علی حسرت ست، از طبع زاد اوست، منہ۔

کچھ دل کے اضطراب نے رسوا کیا مجھے
کچھ دیدۂ پر آب نے رسوا کیا مجھے

آئینہ دیکھ دیکھ یہ کہتا تھا کل وہ شوخ
اس عالم ..... نے رسوا کیا مجھے

پھرتا ہوں ہر کسی سے میں القاب پوچھتا
خط کے ترے جواب نے رسوا کیا مجھے

کل سبحہ آج میں نے مصلی گرو کیا
کیفیت شراب نے رسوا کیا مجھے (ورق ۲۲۷ ب)

آتا ہے وہ نہ آتی ہے مجھ کو بھی کل کہیں
یارو دعا کرو کہ اب آوے اجل کہیں

Marfat.com

ھے ھم‌کو تم سے الفت اب تم سے کیا کہیں ھم
اور تم ھو بے مروت اب تم سے کیا کہیں ھم
کہتے تھے قیس یا کہ ھیں مجنوں پکارتے
اب اس نئے خطاب نے رسوا کیا مجھے

خواھش وصل میں وصال ھوا ٭ لو یہ جھگڑا ھی انفصال ھوا

میں کہوں کچھ اور تیری گفتگو کچھ اور ھے
ھو گیا کچھ اور میں یا آج تو کچھ اور ھے
ایک دن اس دل کے ھاتھوں آ بنے گی جان پر
واں ارادہ اور کچھ یاں آرزو کچھ اور ھے

بات گئی ھاتھ پھر آتی نہیں ٭ یار چلا جان تو جاتی نہیں
باغ میں کس گل کی ھے آمد کہ جو ٭ نکہتِ گل پھولی سماتی نہیں
جب سے لگی اس بت کافر سے آنکھ ٭ موت تو کیا نیند بھی آتی نہیں

وصیت ھے مرا احوال جب نوع دگر ھووے
تو مجھ کو دفن واں کیجو جہاں اس کا گزر ھووے
دل مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب الٹا
ھوا اور مضطر اس نے جو ذرا نقاب الٹا
سنگ جفا سے شیشۂ دل توڑ ناز کر
بس اٹھ گئے نہ کھیل کو پیارے لحاظ کر
تن پر مرے زخموں سے جگہ نہیں خالی ھے
اور ھائے ستم اس نے پھر تیغ سنبھالی ھے
واں وھی یار کی اک ان چلی جاتی ھے
شدت شوق سے یاں جان چلی جاتی ھے
گر تجھے خاطر اغیار ھے اے جان عزیز
پھیر دے دل کو مرے مجھ کو بھی ھے جان عزیز (ورق ۲۲۸ الف)

Marfat.com

بستا ہوا مکاں مرے دل کا اجاڑ کر
کیا اٹھ گئے وہ ناز سے دامن کو جھاڑ کر
کھڑا ہے وہ بت دل بر نظر چرائے چلو
خدا کے واسطے دل عاشقو بچائے چلو
اس ستم دیدہ کے دن جب کہ بھلے آویں گے
بن بلائے مرے گھر آپ چلے آویں گے
جب سے سمند ناز پہ وہ شہ سوار ہے
آوارۂ و خراب یہ مشت غبار ہے

قتیل قتیل تخلص، المعروف (به) میرزا قتیل، زاد و بومش پنجاب ـ از مدتے ساکن لکھنؤ گشته ـ شخصے ست نو مسلم ـ در موزوں نمودن اشعار فارسی مہارت کلی بہم رسانیده و در فن انشا پردازی نیز ممتاز ست ـ در تحصیل علم عروض و قوافی خیلے علودارد و مصلح اشعار شعرائے بلدۂ مذکور ست ـ افکارش مطبوع طبائع خلائق ـ گاہے اشعار ریخته که موزوں کرده است ـ ازاں جمله ایں مطلع ثبت نموده شد ـ

جب سے کہ نظر جا پڑی اس ماہ جبیں پر
خورشید گرا شرم سے ہو زرد زمیں پر

قلق قلق تخلص، ساکن دارالخلافه، نامش معلوم نیست ازوست منه ـ

گر رخش یار خاک پر اپنی پھرا کرے ✡ پھر کون جا کے منت باد صبا کرے

قسمت قسمت تخلص، شمس‌الدوله بہادر، فرزند نواب بارگاه علی خاں شاگرد جعفر علی حسرت، شخص از خاندان عمده و سردار ذی شان ست ـ تعریف حشمتش محتاج به شرح و بسط نیست ـ درفن شاعری بسیار ماهر ـ اکثر اوقات به موزوں نمودن (ورق ۲۲۸ ب) سلام و مراثی جناب سیدالشہدا مصروف می ماند ـ بالفعل دریں زمانه مثل او در مرثیه گوئی کسے دیگر نیست منه ـ

Marfat.com

بے مہر مرا گر شب مہ بام پر آوے ٭ اک ماہ دوم ماہ فلک کو نظر آوے
جوں ماہ منور ہو شب تار ہماری ٭ قسمت وہ اگر چاندسی صورت نظر آوے

پھر مجھ کو کیا جو غیر کے تم جا کے گھر رہے
میرے تو ساتھ وعدۂ شام و سحر رہے

مژگان تر ہیں تیری ابر بہار قسمت ٭ دامان کوہ و صحرا اک بار تر تو کر جا

دیکھا کہ جنس دل کے طلب گار تم نہیں
پھرتے ہو بوالہوس سے خریدار تم نہیں
الٰہی یا تو میرے دامن دل دار ہاتھ آوے
نہیں تو ہاتھ کی اس کے کہیں تروار ہاتھ آوے
ادھر سے میں کھڑا ہوں کھینچ لینے کی تمنا پر
ادھر سے کاش کے تیرا بھی تا دیوار ہاتھ آوے
جو دل لے کر ہمارا دشمن جاں یار جانی ہے
تو اس سے موت ہی بہتر کہ پھر کیا زندگانی ہے

قلندر قلندر تخلص، اسمش معلوم نیست، درویشے بود وارستہ مزاج ہم عصر سراج الدین علی خان آرزو۔ اشعار دل کش از تصانیفش زیب سفینۂ ایام یادگار ماندہ۔ منہ۔

جی کو سر زندگی نہیں ہے ٭ کیا جی کے کروں کہ جی نہیں ہے
تھمتے ہی تھمے گا اشک ناصح ٭ رونا ہے یہ کچھ ہنسی نہیں ہے
اس زمانے میں ہے کہاں اخلاص ٭ مثل عنقا ہے بے نشاں اخلاص
(مورخہ ۲۲۵ الف)

نہ جھاڑ زلف کو اپنی غضب کے شانے سے
کہ جان لپٹی ہے اس کی ہر اک شکن کے ساتھ

قرین قرین تخلص، از تلامذۂ جعفر علی حسرت۔ از نام و نشانش اطلاع نیست ازوست۔

Marfat.com

سنا اے بے وفا یا با وفا ہو ٭ غرض تم دل کے لینے میں بلا ہو

قربان | قربان تخلص، میر قربان علی عظیم‌آبادی، طبعش رنگین و سخنش دل نشین ست۔

کب اس تیر نگہ کے روبرو کوئی بشر ہووے
اگر کچھ سامنے ہووے تو میرا ہی جگر ہووے
نکالوں کیوں کہ دل سے اس کماں ابرو کے پیکاں کو
کہ آزردہ نہیں کرتا ہے کوئی اپنے مہماں کو

قبول | قبول تخلص، نام و نسبش معلوم راقم نیست ۔ شاید از سکنائے لکھنؤست ۔ ہمیں یک شعر بہ سمع رسیدہ، ثبت نمودہ شد ۔ منہ ۔

دل یوں خیال زلف میں پھرتا ہے نعرہ زن
تاریک شب میں جیسے کوئی پاسباں پھرے

قدر | قدر تخلص، شخصے بود وارستہ از قید مذاہب، زیادہ احوالش معلوم نیست ۔ مطلعے کہ از طبع زاد او بہم رسیدہ، مرقوم گشت بسیار پاکیزہ است ۔ منہ ۔

اگر آئے ہو تو رہ جاؤ یہاں رات کی رات
لیلۃالقدر سے بہتر ہے ملاقات کی رات

قمر | قمر تخلص، مرزا قمر الدین نام عرف مرزا حاجی، از اکابر زادہ ہائے لکھنؤ ست ۔ اشعار ریختہ (بہ) مضامین دل چسپ موزوں می کند ۔ شاگرد مرزا قتیل ۔ از طبع زاد اوست ۔

تیرے بیمار کو مرگ اپنی سدا ہے مرغوب
نہ دوا کی اسے خواہش نہ غذا ہے مرغوب (ورق ۲۲۹ ب)
مجھ سے کل کہنے لگے وہ کہ نہیں کچھ معلوم
کس پہ تم مرتے ہو صاحب تمہیں کیا ہے مرغوب

Marfat.com

درد دل ہم سے بھی کہیے کہ کریں کچھ تدبیر
کون سا سرو قد ہوش ربا ہے مرغوب
میں نے رو رو یہ کہا کیا کہوں اپنا احوال
ایک عیار دل آزار مرا ہے مرغوب
پر زباں تک نہیں لا سکتا ہوں میں اس کا نام
کوئی دنیا میں نہیں اس کے سوا ہے مرغوب
ہنس کے کہنے لگے چپ رہیے نہ بکیے اتنا
بول چال آپ کی بھی نام خدا ہے مرغوب
بے جا نہیں ہے کچھ مرے قاتل کا اضطراب
دیکھا تھا اس نے کب کسی بسمل کا اضطراب
مشہور دشت دشت ہوں شہرہ ہوں کوہ کوہ
چھپتا ہے کوئی وحشی کامل کا اضطراب
جب جذب قیس ناقے کو لایا تھا سوئے نجد
تب دیدنی تھا صاحب محمل کا اضطراب
جس دل میں کہ کھٹکتا نہیں ہے خار محبت
کیا جانے وہ پھر درد گرفتار محبت
کیوں لیلیٰ سے پہلے نہ ہوا ہے خبری دیکھ
مجنوں پہ کھلے کچھ نہ تھے اسرار محبت
کیا حوصلہ ہے عاشق بیمار کا تیرے
تنہا ہے وہ اور لاکھ ہیں آزار محبت
کیوں مجھ کو سکھاتے ہیں اطبا کی دوا
پاتا ہے شفا بھی کہیں بیمار محبت
وصل ہی آفت جاں ہو مجھے معلوم نہ ہو
درد ہی اس میں نہاں ہو مجھے معلوم نہ ہو

Marfat.com

صلح کرتے ہوئے وہ بر سرِ جنگ آھی گیا
عشق (کا) نام برا ھے اسے ننگ آھی گیا (ورق۲۳۰الف)

قرار قرار تخلص، میر حسن علی، سید صحیح النسب بسیار خوش اختلاط متواضع و مودب و ذوق شعر گوئی در خاطرش متمکن۔ گاہ گاھے اشعار ریختہ موزوں می کند۔

لیتا ھی خبرائے دل رنجور کسو کی
گر زندگی ھوتی اسے منظور کسو کی

آیا نہ دم نزع بھی میرے سرہالیں
از بس کہ بہت وضع سے تھا دور کسو کی

کس طرح قرار اس سے کروں درد دل اظہار
سنتا ھی نہیں وہ بت مغرور کسو کی

قاصر قاصر تخلص، میرزا میر علی بیگ [؟] جوانے ست سپاھی وضع خوش اختلاط و ستودہ اخلاق شاگرد ثناءاللہ خان فراق، اشعار ریختہ خوب می گوید۔ ازوست

تاش کی اوڑھی جو نہیں اس نے رضائی سر پر
برق صدقے وھیں ھوتی نظر آئی سر پر

اس قدر اک آئینہ رو پر طبیعت آگئی
جس نے دیکھی اپنی صورت اس کو حیرت آگئی

کیوں نہ عاشق کے رھے روز لڑائی سر پر
توپ کی آپ نے اوڑھی ھے رضائی سر پر

میرے آگے نہ کسی غیر کا تو دل رکھنا
سنگ اچھا نہیں شیشے کے مقابل رکھنا

تیرے ابرو سے مہ نو نے یہ سیکھا ھے ھنر
نیم نظارہ پر اک خلق کو مائل رکھنا

Marfat.com

کیا سوز جگر اپنے کو تحریر کروں میں ٭ جل جاے زباں میری جو تقریر کروں میں
اس رشک پری کے جو ملے ہاتھ کا توڑا ٭ اپنے دل دیوانہ کو زنجیر کروں میں

مری ہم دم یہ صورت ہے ادھر ہنسنا ادھر رونا
گل و شبنم کی خلصت ہے ادھر ہنسنا ادھر رونا (ورق ۲۳۰ ب)

شب خیال زلف مشکیں مجھ کو کس کا آگیا
سر بہ سر میری جو آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا

گر درد نہاں مجھ سے عیاں ہو نہیں سکتا
تم سے بھی تو کچھ چارہ گراں ہو نہیں سکتا

خط دے کے تمہیں میں نہ چلوں ساتھ تمہارے
مجھ سے تو یہ اے نامہ براں ہو نہیں سکتا

اس زار سے ہے تجھ کو عزم مجادلہ کیا
شعلے کا اور خس کا ظالم مقابلہ کیا

لیے جاتے ہیں مرغ دل کو سوئے ناوک افگن ہم
ہوے ہیں ان دنوں کچھ اپنے جی کے آپ دشمن ہم

کیوں نہ اک ٹھوکر سے واں احیاے صد جاں دادہ ہو
دست بستہ معجز عیسی جہاں استادہ ہو

گاہے گلہ تغافل دلبر سے ہے مجھے
گہ شکوہ اس کی چشم فسوں گر سے ہے مجھے

اس کا شمیم کاکل گزرے اگر چمن سے
بہر ثنا نکالے سنبل زباں دہن سے

کل اس بہار سے وہ گل بدن نظر آیا ٭ کہ وقف دی ہمیں رنگ چمن نظر آیا

نالہ کیجے جو کبھو سوز نہاں سے پیدا
شمع ساں چاہیے ہو شعلہ زباں سے پیدا

ترے عاشق کی شب ہجر یہ تقدیر الٰہی ٭ کہ لگائی ملک الموت نے شمشیر الٰہی

Marfat.com

کس کی برگشتہ نگاہوں کا ہوں بیمار کہ آہ
یاں مسیحا کی ہوئی جاتی ہے تدبیر الٹی

قدرت قدرت تخلص، از شاگردان محمد عارف، علاقہ بند بود قدرت اللہ نام داشت۔ احوالش بہ سمع نہ رسیدہ۔ ازوست۔ منہ (ورق ۲۳۱ الف)

قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی ٭ حالت بہت بری ہے دل بے قرار کی

قربان قربان تخلص، میر محمدی، پسر میر کلو حقیر تخلص۔ جوانے ست سپاہی وضع شاگرد ثناء اللہ خان فراق، اکثر غزل طرحی در مشاعرہ مہدی علی خان مرحوم آمدہ می خواند۔ ازوست

تلواروں میں ہے مغربی تلوار ہی کچھ اور
پر تیری بھی اے ابروے خم دار ہے کچھ اور
ہم بھی اپنے دور میں سرکش بہت تھے مے کشو
کاسۂ سر کو نہ ٹھکراؤ خدا کے واسطے

آگے ایسا تو ترا گرم یہ بازار نہ تھا ٭ دوسرا میرے سوا کوئی خریدار نہ تھا

وعدہ کرتے رہے آئے نہ پر رات کی رات [؟]
دیکھیے کب ہے نصیبوں میں ملاقات کی رات
چار دن کی نہ تو اس گرمی بازار کو دیکھ
اور سے کام نہ رکھ اپنے خریدار کو دیکھ
دل میں اس بت کے مرے نالے اثر کیوں کر کریں
یہ بہ رنگ شعلہ اس پتھر میں گھر کیوں کر کریں

حرف الکاف

کوچک کوچک تخلص، مرشد زادۂ عالمیاں میرزا وجیہ الدین مرحوم، از

(۱) کذا

Marfat.com

چندے به ضلع مشرق تشریف برده بودند، همانجا به جوار ایزدی پیوست[1] ـ جنازه اش را از لکهنؤ به دار الخلافه آورده، نعشش را به درگاه قدوة الاولیا محبوب الهی حضرت سلطان المشائخ نظام الدین قدس الله سره العزیز مدفون ساختند ـ اشعار ریخته بسیار خوب می فرمود ـ اگر گل عمرش از باد صرصر فنا پژمرده نه می شد، (ورق ۲۳۱ ب) آوازهٔ کلام با نظامش عالم گیر می گشت ـ افسوس که به عین شباب ازین سرای فانی به عالم جاودانی انتقال نموده ـ جانش در بهشت بریں باد ـ منه

یاں تلک پاؤں میں پھپھولے ہیں ۔ کہ قدم بھر چلا نہیں جاتا
دل بھی دوں اور جان بھی کوچک پر اپنا دین نہ دوں
آخر اپنے نام کو[2] مرزا وجیه‌الدین ہوں میں

کاشی کاشی تخلص، کاشی ناتھ، از متصدیان دفتریں[3] شوق شعر گوئی در خاطرش متمکن ازوست ـ

اس دل کا اے طبیب سمجھ کر علاج کر
مدت سے ہے یہ عشق کا بیمار دیکھنا

کریم کریم تخلص، کریم الله خاں نام، قوم افغان شعر عاشقانه می گوید ـ ازوست، منه ـ

نہ تھی قدرت تجھے گر روبہ رو جانے کی کریم
زیر دیوار ہی جا نالہ سنایا ہوتا

کلیم کلیم تخلص، میر محمد حسین، پدر میر محمد حسن تجلی، پدرش میر محمد تقی میر، متوطن شاه جهان آباد سید صحیح النسب شاعر زبردست، به فارسی و ریخته هر دو می گفت شریک دورهٔ میر و مرزا ... جرگهٔ استادان بود ـ زبان و بیان خوب داشت تصانیفش بسیار ... این فن ست ـ رسالهٔ عروض و قوافی، ترجمهٔ فتوحات الحکم و یک قصه رنگین در نثر به زبان هندی تصنیف نموده ـ مدتے شد که این دار ناپائدار را وداع کرده ـ

(۱، ۲ و ۳) کذا

Marfat.com

خدایش بیامرزاد منه (ورق ۲۳۲ الف)

آتی ھے دل پہ قلقل مینا سے اب شکست
وہ دن گئے کلیم کہ یہ شیشہ سنگ تھا

اس کی ابرو کی اگر تصویر کھینچا چاھیے
اول اپنے قتل پر شمشیر کھینچا چاھیے

بات اس کی زبان پر آئی ✡ پھر خرابی جہان پر آئی
تا صبح تجھ بغیر عجب میرا رنگ تھا ✡ روشن تھی شمع آہ دل اس پر پتنگ تھا

نو نہ آیا باغ میں شمشاد غم سے خم ھوا
طوق قمری کا فغاں سے حلقۂ ماتم ھوا

کس پریشاں نے قدم رکھا ھے پیچ و تاب سے
جادہ آتا ھے نظر جوں زلف کچھ برھم ھوا

پوچھ مت غم کی داستاں اے دل ✡ کہ پڑا ٹوٹ آسماں اے دل

غرور حسن کیا ممکن کسو کی داد کو پہنچے
غرض تم سن چکے احوال ھم فریاد کو پہنچے

سو روضۂ رضواں کو پھر اک آن میں دیکھا
جب گل کی طرح جھانک گریباں میں دیکھا

رکھتا ھے زلف یار کا کوچہ ھزار پیچ
اے دل سمجھ کے جائیو ھے راہ با پیچ[1] -

رباعی

دنیا کے ھاتھ سے جو دل ریش ھیں ھم
اس واسطے یاں عاقبت اندیش ھیں ھم
دنیا داری و نوکری محنت و کسب
جب کچھ نہ بنا کہا کہ درویش ھیں ھم

(۱) کذا

Marfat.com

درازی شب ہجران زلف یار کلیم
مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

نقاب اپنے رخ سے جو تو باز کرتا ٭ تو گل اپنی خوبی پہ کیا ناز کرتا

چھپا آ مری چشم پر آب میں دریا [؟]
کسی نے دیکھا ہے اب تک حباب میں دریا (ورق ۲۳۲ ب)

اب دم شمردگی سے مجھے کاروبار ہے ٭ ہر دم مرے شمار میں روز شمار ہے

عرق نہیں ترے رو سے گلاب ٹپکے ہے
عجب یہ بات ہے شعلے سے آب ٹپکے ہے

رکھوں میں کیوں کر تجھے کہ ہے برسات [؟]
پھر ایسا گھر کہ جو خانہ خراب ٹپکے ہے

مری مژہ کو ہے تاک بریدہ سے نسبت
لہو کی جس سے کہ ہر دم شراب ٹپکے ہے

دیوانہ ترا وادی پر اپنی اگر آوے [؟]
منہ دیکھو فلاطوں کا جو عہدے سے بر آوے

نیرنگی جمال سے حیرت نشانہ ہوں
طاؤس جلوہ زار ہوں آئینہ خانہ ہوں

مانند . . . گو نہیں گیرائی مجھ کو ایک
اس ترک مو میاں کی کمر کا میں شانہ ہوں

جوں شمع عمر رفتہ کا کرتا ہوں انتظار
رنگ پریدہ کا یہ خیال آشیانہ ہوں

کمتر کمتر تخلص . کمتر شاہ درویشے ساکن لکھنؤ . طبع موزوں دارد ـ اشعار خوب می گوید ـ ازوست ـ

طفل اشک آنکھوں میں جس کو میں نے پالا تھا
دیکھتے ہو اے مردم لوٹنے کی جا ہے یہ

Marfat.com

سو وہ آبرو میری خاک میں ملانے کو ٭ منہ پہ گرم ہو آیا زور ماجرا ہے یہ

کم گو کم گو تخلص، میرزا حبیب‌الله بیگ، از باشنده های خیرآباد، مضاف صوبهٔ اودھ۔ کلامش انشراح بخش خاطر سامعان ست۔ مطلعے از تصانیفش به سمع رسیده۔ ثبت می گردد۔ مرد قابل و ذهین بود۔ عرصهٔ گزشت که عازم دارالبقا گشت۔ خدایش بیامرزاد۔

مجھے یہ سبزهٔ نو خیز خط حیرت لایا ہے [؟]
که چار ابروے جاناں یا خم ابرو کا سایا ہے (ورق ۲۳۳ الف)

گلشن گلشن تخلص، امیر سنگھ، نام قوم کھتری، سکنهٔ دارالخلافه مرد قابل، ازوست۔

رات کو ہم سے ملاقات کہاں کیجیے گا
ہو جو منظور جہاں اس کو بیاں کیجیے گا

کاظم کاظم تخلص، سید زاده اے ست ساکن دهلی، شاگرد محمد نصیرالدین نصیر، این مقطع ازوست۔

شبنم نہیں کاظم یہ سحر کو رخ گل پر
پھوٹا ہے کہیں پاے عنادل کا پھپھولا

کرامت کرامت تخلص، کرامت علی، سید زاده اے ست متوطن قصبهٔ شکار پور، اجدادش از بخاراے شریف آمده، در اورنگ‌آباد استقامت ورزیدند۔ سید مذکور در قصبهٔ مسطور آزادانه و درویشانه اوقات می گزراند۔ ازوست۔ منه۔

ملے گر مجھے عشق کی بے قراری ٭ دو عالم کے سارے هنر بیچتا هوں

کامل کامل تخلص، ٹھاکر داس نام، قوم کشمیری پنڈت۔ در وکلاے عدالت علاقهٔ معاش مربوط دارد۔ ازوست۔

Marfat.com

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اس نے ٭ لگا تیر اک باز گشتی جگر پر
جو عشق میں ہو تیرے گرفتار کیا کرے ٭ پتھر پہ سر نہ مارے تو ناچار کیا کرے

کہتا ہوں میں سرک مری بالیں سے اے طبیب
تیری دوا کو عشق کا بیمار کیا کرے

کمترین کمترین تخلص، امیر خان نام، قوم افغان، هم عصر شاه آبرو و ناجی شاکر علی، طور رندانه داشت ـ اشعارش مضحکانه و اکثر به طرز ایهام می گفت ـ وقت سه پهر (ورق ۲۳۳ ب) پرچه های اشعار خود در چوک سعدالله خان می فروخت ـ تصانیفش تمام هجویات ست منه

نـــداف کا جو لڑکا بیٹھا دکان اوپر
گالوں کو صاف کرے بیچے ہے خوب روئی
اگر بھانڈوں سے متصدی نہیں ملتے ہیں ذاتوں میں
تو پیسے کیوں کماتے ہیں یہ نقلیں کر براتوں میں

پلا کر مست نفرانی کو تاڑی ٭ اگاڑی اصطبل کے جا پچھاڑی

کمال کمال تخلص، شاه کمال الدین حسین، وطن بزرگانش کثرة مالک پور ست ـ در زمرهٔ منصب داران بادشاهی ملازم بود ند ـ ایشان به دلق درویش اکتفا نموده ـ به لکهنؤ ساکن گشت [1] ـ از شاگردان رشید قلندر بخش جرات ست ـ منه

شوق سے کر سر مے خوار تو یک دست قلم
پر سر شیشـــہ نہ کرائے بت بد مست قلم
پی کے مے تاک کی مجھ کو ہی ستاتا ہے وہ بد مست [؟]
ہو الٰہی شجـــر تاک دیرینہ بست قلم
چشم کیفی کا جو کچھ اس کی کروں وصف رقم
چلے کاغـــذ پہ ابھی شکل سیـــہ مست قلم

(۱) کذا

Marfat.com

کیوں کہ بے تابی دل اس کو لکھوں اپنی کمال
وقت تحریر جو کاغـــذ پہ کرے جست قلم

پاس اپنے کل جو گلشن میں بٹھایا آپ نے
چٹکیوں میں غنچہ ساں کیا کیا اڑایا آپ نے

کیوں میں پھرتا ہوں بھلا گرد اس کے سودائی ہوا
لطف کیا ملنے کا ہے اس سے جو ہرجائی ہوا

جز شکست شیشۂ دل کچھ نہ دیکھا اس کا کام
مو تفع جس دن سے یاں یہ چرخ مینائی ہوا

دین و دل عشق بتاں سرو قد میں لٹ گیا
تھا جو سرمایـــہ مرا سب خرچ بالائی ہوا (ورق ۲۳۰ الف)

قیس کو الفت میں مت میرے برابر تو سمجھ
عشق کو کیا خاک سمجھے گا جو صحرائی ہوا

بوسہ لبوں کا مجھ کو ملے گا کہ گال کا ۞ کچھ تو جواب دیجیے میرے سوال کا
کاش دل سوز غم سے جل جاوے ۞ کہیں قصـــہ مٹے خلل جاوے

ساقیا جام میں لایا ہے تو بھر آتش و آب
مے نہیں مجھ کو تو آتی ہے نظر آتش و آب

تیر سا ایک کلیجے میں مرے آن لگا
اس کی مژگاں کا تصوز جو کیا دھیان لگا

پھرا نامہ بر جو واں سے بہ صد اضطراب الٹا
دیا شاید اس نے خط کا مرے جواب الٹا [؟]

دل کے ہر داغ کا ہے رنگ کچھ اے یار نیا
سیر کر تو بھی کہ پھولا ہے یہ گلزار نیا

کس طرح کہیے نہ پھر بوقلموں جلوہ اسے
رنگ ہر لحظـہ دکھاتا ہے وہ دلدار نیا

Marfat.com

اعتماد اس کے ہو پھر قول پہ کیوں کر جس کی
ہر گھڑی بات نئی دم بہ دم اقرار نیا
اوجھل نظر سے ہووے کیوں کر خیال اس کا
آنکھوں میں اس کی صورت دل میں خیال اس کا
زلف کے کوچے میں جو آیا دل اپنا کھو گیا
عقل سے جاتا رہا مائل بہ سودا ہو گیا

گویا گویا تخلص، از نام او اطلاع نیست، شاعرے ست در لکھنؤ ازوست۔

روشنی جو رخ میں ہے ماہ منور میں نہیں
اور چمک دانتوں میں ایسی ہے کہ اختر میں نہیں
وصل گر منظور تھا پرویز کا گھر کیوں دیا
کوہ کن دیوانہ تھا شیریں تو پتھر میں نہیں

کلامی کلامی تخلص غلام نبی خاں، از تربیت یافتگان نواب عمدالملک غازی الدین خاں۔ (ورق ٢٣٤ ب) مرحوم ست۔ محل اعتماد و محرم راز نواب معزالیہ بود۔ اشعار ریختہ بہ طرز خوب می گفت۔ یک شعر زبدی اشنائے بہ سمع رسیدہ، نگاشتہ شد۔ مدتے ست کہ در گزشتہ، خدایش بیامرزاد۔

خیال روکا ترے اس قدر آنکھوں میں [؟]
مژہ نچوڑوں تو اس سے گلاب ٹپکے ہے

کبیر کبیر تخلص، حکیم کبیر خان علی۔ متوطن پرگنہ [illegible]
اودھ است۔ قوم شیخ انصاری، در فن طبابت مہارتے دارد [illegible] خوب
می گوید۔ ازوست۔

ایک ہی یار سے جی ناک میں آیا ہے کبیر
زیست معلوم اگر ایسے ہی دو چار ملے

Marfat.com

گمان گمان تخلص، نظر علی خاں نام، شخصے ست از سکنائے نواح اکبر آباد ـ شعر عاشقانه می گوید ـ ازوست ـ

ترے جو آنے کا شب مجھ کو انتظار رہا
سحر تلک میں نہایت ھی بے قرار رہا

کمتر کمتر تخلص، سکنهٔ فرخ آباد ست ـ از حالاتش اطلاع نیست منه ـ

دل مبتلا ھے ابروے مشکیں کمند پر
شیشه دھرا ھے ھم نے یـــه طاق بلند پر
رھتا ھے جس جگه میں وه صید افگن جہاں
کیا دخل اس جگه کو جو مارے پرند پر

کافر کافر تخلص، میر علی تقی نام دارد ـ مطلقاً راقم از احوالش مطلع نیست ـ منه ـ

کس کس طرح بتوں کی صورت نے رنگ پکڑے
کافر ان انکھڑیوں نے دیکھے ھیں کیا جھمکڑے

کیفی کیفی تخلص، میر ھدایت علی، شاعر فارسی گو، شوق مهوسی در دلش متمکن بود ـ از سادات بارھ است ـ گاھے شعر ریخته ھم می گفت ـ با راقم تعارف داشت ـ در سنه (ورق ٢٣٥ الف) یک ھزار و دو صد و نوزده از این جہان ناپاے دار نقل نمود خدایش بیا مرزاد ـ

تیغ میں تیری میاں کیا آب ھے
دیکھ اسے دل تشنـــه ھے بے تاب ھے
اے دل جو ضعف سے تجھے آزار ھو گیا
کس کی نظر لگی که تو بیمار ھو گیا
دل جا پھنسا جو زلف میں اس کی تو کیا کروں
دام بلا میں آپ گـــرفتار ھو گیا

Marfat.com

دوراں میں اس قدر ہے جو آشوب ان دنوں
کیا فتنہ اس کی چشم کا بیدار ہوگیا

گویا گویا تخلص، شیخ حیات اللہ، متوطن فرخ آباد مردے قابل و ذی تشخص و خوش معاش ست۔ اکثر در سرکار صاحبان انگریز روزگار عمدہ کردہ و می کند۔ از نتائج فکر اوست۔

عالم مستی میں چل کر دید صحرا کیجیے
ساغر چشم غزالان جام صہبا کیجیے

دل جلا کون اس جہاں سے اٹھا ٭ کہ دھواں گور کشتگاں سے اٹھا

جس کم سخن سے کیجیے تقریر بول اٹھے
ہے ہم میں وہ کمال کہ تصویر بول اٹھے

کلیم کلیم تخلص، شیخ کلیم اللہ، متوطن شرکوت[1]۔ تعلقہ قصبۂ نگینہ ضلع مرادآباد، ازوست۔

جلوۂ طور رخ یار سے پیدا ہووے ٭ خجل اعجاز تکلم سے مسیحا ہووے

کامل کامل تخلص، میرزا کامل بیگ معلوم نیست کہ کدام ست و شاگرد کیست۔ اصلا بر صفاتش اطلاع نیست ازوست۔ منہ

مژگاں سے گر بچے دل ابرو کرے ہے ٹکڑے
یہ بات میں نے کہہ کر جب اس سے داد چاہی (ورق ۲۳۵ ب)
کہنے لگا کہ ترکش جس وقت ہووے خالی
تلوار پھر نہ کھینچے تو کیا کرے سپاہی

کلو کلو تخلص، میر کلو نامی، از اقربائے حضرت خواجہ میر درد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بود۔ زیادہ از احوالش آگہی نیست۔ ازوست منہ۔

صدا فقیروں کی گر تم سنو گے کیا ہوگا
ذرا ادھر بھی نظر پھینکنا بھلا ہوگا

(۱) سرکوٹ (شبفتہ)

Marfat.com

گوهری گوهری تخلص، ساکن بداؤں، از نام و نشانش واقفیت نیست ازوست ـ منه

رو برو پلکوں کے مت جابس کے بانوں کو نه چھیڑ
آفت آوے گی تو ان زنبور خانون کو نه چھیڑ

آخرش مارا گیا هاتھوں سے ان کے گوهری
هم نه کہتے تھے تو ان بانکے پٹھانوں کو نه چھیڑ

گریاں گریاں تخلص میر امجد علی، از سکنائے لکھنؤ ست، اشعار مطبوع می گوید ـ ازوست منه

سنے اب جو کوئی قصه مرے درد و مصیبت کا
نه لیوے زندگی بھر نام پھر هرگز محبت کا
مجھے جب دیکھنا تب هاتھ سے مکھڑا چھپا لینا
نکالا طور اس نے زور یه صاحب سلامت کا

گرم گرم تخلص، متوطن شاه جهان آباد، از چندے طرف لکھنؤ رفته، ساکن گردیده ـ شاگرد رشید غلام همدانی مصحفی است ـ اشعار دل کش پسند خاطر بلند طبعان عصراست ـ

نالوں کی گرمیوں سے جلتے دل و جگر هیں
لب خشک هو رهے هیں کانٹے زبان پر هیں
تیغ نگاه کس کی دیکھی هے هم نے یارب
جو زندگی سے اپنی بیزار اس قدر هیں
یا (ران) رفتگاں کا مت پوچھ مجھ سے قصه
اے هم نشین میں بھی حیراں هوں وه کدهر هیں (ورق ٢٣٦ الف)
سینے کے داغ سوزاں آنکھوں کے اشک خونیں
اس نخل عاشقی کے یه گل هیں یه ثمر هیں

Marfat.com

کس شعلہ رو کے غم میں روتا ہے اس قدر تو
جو گرم اشک تیرے سوزندہ جوں شرر ہیں
شب رخصت ہے رہو تم مرے گھر آج کی رات
جاں بہ لب چھوڑ کے جاتے ہو کدھر آج کی رات
تصویر کا عالم ہے ترے روے حسیں پر
تجھ سا تو پری چہرہ نہیں روے زمیں پر
اخلاص اسے غیر سے ہے واسطے جس کے
کھدوائی ہے یاں سورۂ اخلاص نگیں پر
ہم جن کی محبت میں لہو پیتے ہیں اپنا
وہ باندھے ہوے پھرتے ہیں تروار ہمیں پر

یوں آپ جو کچھ چاہیے فرمائیے صاحب ٭ باتیں نہ مجھے غیر کی سنوائیے صاحب

سیل گریہ میں نہ ہم تابہ کمر ڈوب گئے
اس قدر روئے کہ ہمسایوں کے گھر ڈوب گئے
گل دستہ لا دیا جو کل اس کو رقیب نے
ہم نے بھی گرم رشک سے ہاتھوں پہ کھایا گل

گرفتار گرفتار تخلص، سنگین بیگ نام، ساکن دارالخلافہ شاگرد شاہ ظہور حاتم۔ شعر دل چسپ می گفت، ازوست منہ۔

فائدہ ہے کیا قفس میں نالہ و فریاد کا
نرم کب ہوتا ہے بلبل سنگ دل صیاد کا
کیا گھٹا امڈی ہے ساقی چرخ نیلی فام سے
بادہ نوشوں کو چھکا جلدی لبالب جام سے

درد ہو جس کی کچھ دوا کیجے جی ہی بے چیں ہو تو کیا کیجے

(ورق ۲۳۶ ب)

Marfat.com

اس بت کے دل میں آہ نے تاثیر کچھ نہ کی
صد حیف تو نے نالۂ شب گیر کچھ نہ کی

گرامی گرامی تخلص ، میر گھاسی، سید زادہ اے ست گاھے شعر ریختہ می گوید ـ ازوست ـ

تو ہو اور باغ ہو اور زمزمہ کرنا بلبل ✡ تیری آواز سے جیتا ہوں نہ مرنا بلبل

کوثر کوثر تخلص ، اسمش مرزا مہدی علی خاں ، فرزند مرزا قطب الدین حیدر خان سہراب جنگ ابن ... علی خاں برادر کوچک نواب موتمن الدوله اسحاق خان که امیر جلیل القدر عہد فردوس آرام گاه بود ـ اصلش از خواجه زاده هاے تورانی ـ از اقرباے نواب وزیر الممالک اعتماد الدوله قمرالدین خان مرحوم ـ جوانے ست مہذب اخلاق حمیده شرفای [1] ـ از جبهه اش هویدا ـ مولدش دارالعمارة لکهنؤ ـ به سبب بے انتظامی آن جا وارد دارالخلافه گردید ـ از بس که .... خانۂ راقم تذکره سکونت اختیار نموده ، به این [2] ـ سبب ارتباط کلی بهم رسیده واقع که شخصے فهیم و ذکی ست ـ شوق شعر گوئی که [؟] در خاطرش متمکن ، اشعار ریختهٔ .... ذهن موزون می نماید شاگرد شیخ امام بخش ناسخ ـ این چند شعر از تصانیف اوست ـ

نه روح عشق سے خالی نه اس سے تن خالی
گداز و سوز [سے ؟] کیا هو مرا سخن خالی

نامه بر کوچۂ دابر میں گم ایسا هو جائے
فی المثل هووے کبوتر تو وه عنقا هو جائے

خواب میں شب اس پری نے شکل دکهلائی همیں
جاگ اٹهے بخت خوابیده جو نیند آئی همیں (ورق ۲۳۷ الف)

---

(۱) کذا (۲) مخ میں یه عبارت اس طرح هو ـ ,, به این سبب ارتباط این سبب ارتباط کلی بهم رسیده ,, ـ

Marfat.com

مصحف روے صنم خط کی نموداری سے
خوش نمـــا اور ہوا جدول زنگاری سے
خط لکھے ہوں گے تجھے اے بت ناداں کتنے
کہ ہوے بہر قلم ٠ ٠ ٠ ٠ ٠ نیستاں کتنے
شکر ارمـــان یہ میرا پس مردن نکلا
خاک پر میری جو وہ ٠٠٠٠٠٠٠٠ تو سن نکلا
دل جلا شمع کی مانند پر اللہ رے ضبط
کہ دخاں منہ سے نہ میرے دم ٠ ٠ ٠ نکلا
ضعف نے تیری جدائی سے کیا مجھ کو خجل
دم نہ سینے سے مرا اے بت پرفن نکلا
کب مری تربت پہ وہ گل پھول لاکر دھر گیا
گر کبھی آیا تو الٹے شمع کو گل کر گیا
زیست کو فرقت دل دار میں مرنا سمجھا
ملک الموت کو میں حضرت عیسیٰ سمجھا
میں وہ مے خوار ہوں بد مست کہ جنگل میں مدام
نعرۂ شیر کو بھی قلقل مینا سمجھا
ہے جو بت خانے میں ناقوس کے نالوں پہ خفا
یار شاید کہ صدائے دل شیدا سمجھا
واے قسمت کہ مرا اس سے دل زار الجھے
اپنی صورت سے جو آئینے میں سو بار الجھے
رندان کی یاد میں نہیں اشو ٹپک پڑتے
اے دل صدف سے چشم کی لولو ٹپک پڑتے
ٹھوکر کبھی نہ کھائینگے جو ہیں لطیف طبع
کیوں کر زمیں پہ پھوٹ کے خوش بو ٹپک پڑتے

Marfat.com

تربت پہ میری ایسی برستی تھی بے کسی
بے اختیار شمع [کے ؟] آنسو ٹپک پڑے

اس کے نظارے کا ھے شوق اس دل بے تاب میں
چشم باطن نے نہیں دیکھی جو صورت خواب میں

جانتا ھوں یا خدا تعبیر اس کی برخلاف
صورت دشمن نظر آئی ھے مجھ کو خواب میں (ورق ٢٣٧ ب)

تیغ نگہ سے دل کے وہ ٹکڑے اڑا چلے
مانگا جو خوں بہا تو مرا خوں بہا چلے

کیا ھی کشش ھے کوچۂ دلبر کی خاک میں
بے دست و پا بھی ھووے تو مثل صبا چلے

کوچے میں تیرے طائر بسمل کی طرح ھم
دو چار گام اور بھی بعد از فنا چلے

اے دست جنوں میں ترے دامن سے لگا تھا
اور تونے گریباں کے مرے تار اڑائے

اس ڈر سے کبھی وہ مرے مدفن پہ نہ آئے
خاک اس کی کہیں اڑ کے مرے تن پہ نہ آئے

فرقت میں تری رتبہ ھوا ضعف کا . . . .
اشک آنکھوں سے نکلے بھی تو دامن پہ نہ آئے

اب تک مجھے بھولی نہیں ایذائے شب ھجر
وہ رشک مسیحا مرے مدفن پہ نہ آئے

اللہ رے صفائی نگہ یار کی اے دل
تروایں لگیں زخم مگر تن پہ نہ آئے

نام کو مہر و وفا یار ستم گر میں نہیں
مدد اے مرگ کہ صبر اس دل مضطر میں نہیں

Marfat.com

آج صیادی پہ جو وہ سرو گل اندام ہے
طائر نکہت کو حیرت سے رگ گل دام ہے

اس نے جس آئینے کو دیکھا ۔ ۔ ۔ خورشید وہ
پاؤں جس پتھر پہ رکھا لعل احمر ہو گیا

کیوں [1]۔ تو دامن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایجاد کیا
کچھ غبار اپنا جو باقی تھا سو برباد کیا

اس کی زلفوں کا یہاں تک ہمیں رہتا تھا خیال
دم بھی آنکھوں سے جو نکلا تو سر شام اپنا

تیغ ابرو کا تری زخم ہے کھانا مشکل
سچ ہے یہ منہ پہ ہے تروار کے آنا مشکل (ورق ۲۳۸ الف)

عرصۂ زیست یہ تھی تنگ تری فرقت میں
کہ ہوا جان کا بھی تن میں سمانا مشکل

وہ غمیں ہوں کہ مجھے واشد دل سے ہے یاس
زعفراں زار کرے میرا ہنسانا مشکل

گرمی عشق اگر یونہی رہی بعد فنا
پھر نہیں آتش دوزخ کا جلانا مشکل

چشم میں عشق کے اعجاز سے آنسو تیرے
ورنہ کشتی میں ہے دریا کا سمانا مشکل

بھر کے ساغر میں نہ دے یار گل اندام شراب
ہے یقیں مجھ کو کہ لے دست سبو تھام شراب

خنجر خشک مرے حلق پہ پھر کیوں نہ چلے
پر چلا کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ سحر و شام شراب

---

(۱) مخ میں اس شعر کو بعد یہ شعر ہے ۔ گل مری تربت پہ وہ گل پھول لاکر دھر گیا الخ یہ شعر اس سو پہلے ورق ۲۳۶ الف پر آچکا ہے ۔ اس لیے یہاں درج نہیں کیا گیا ۔

Marfat.com

جب کہ تحریر کیا وصف لبِ مے گوں کا
دھنِ خامہ سے ٹپکی دمِ ارقام شراب
. . . . غم دلدار میں اعضا سے ہو کیوں کر
نسبت نہ مجھے صورت زیبا سے ہو کیوں کر
آغوش تصور سے جدا یار کو . . . . . .
حیرت سے ہو کیوں کر یہ تمناسے ہو کیوں کر
محروم ترے وصل سے ہوں شعر میں . . . .
چسپندگی الفاظ کو معنی سے ہو کیوں کر
پڑ گیا سایـــہ جو اس کے عارضِ پر نور کا
خوشۂ پروین بنا خوشہ ہر اک انگور کا
تا مرگ چارہ گر . . . . اس کو خیال تھا
کیا زخم دل کو بھی خطر انـد مال تھا
اللہ رے اشتیاق کـــہ پیکانِ تیر یار
ہر زخم کے دھن میں زبانِ سوال تھا
اس چشم سرمگیں کا ہوں کشتہ کہ بعد مرگ
مـــیرا غبار رونق چشم غـزال تھا
میرے جو حلق تشنـہ کو پر آب کر دیا
کیا آب خنجـر صنم آب زلال تھا (ورق ۲۳۸ ب)

جو مضموں عارض و قد کا ترے اے دل ستاں باندھا
تو گل برگ اس کو باندھا اور اسے سروراں باندھا
تصور تیری مژگاں کا جو اے آرام جاں باندھا
خدا شاھد ہے ہم نے دل پہ کھا کر برچھیاں باندھا
کیا اس عاشق گیسو پہ یہ جراح نے احساں
لگایا مشک پہلے بعد زخم خوں چکاں باندھا

Marfat.com

آتے ھی اس ماہ کے یہ گھر منور ھو گیا
روزن دیوار ھر اک رشک اختر ھو گیا

ھجر میں یاں تک تو رتبہ ضعف سے حاصل ھوا
سانس کا لینا بھی اے ھم دم مجھے مشکل ھوا

وہ ھے تو آئنہ خانے میں دھر کے بے مثل
کہ تیرا عکس ترے روبرو نہیں آتا

وہ ناتواں ھوں چشم جہاں سے نہاں گرا
جس جا گرا بسان نگہ بے نشاں گرا

امیدوار مقدرت توبہ میں بھی ھوں
ساقی کے پاؤں پر مجھے پیر مغاں گرا

گھر سے لے جا کر مقیم کوچۂ دل بر کیا
میرے پاؤں نے عجب احساں مرے سر پر کیا

. . . . . دم نکل جائے گا سینے سے الجھ کر اپنا

بیاں کیا کیا کروں میں چہرۂ جاناں کی صنعت کا
کہ یہ نقشہ تو ھے کھینچا دوا عاشق کی قدرت کا

میں تو کیا ھوں کہ جواب سخن جاناں دوں
ھو فرشتوں کی بھی رنگت دم تقریر سفید

کس کے دل نے لب سیمیں کے بوسے ھیں لیے
کہ خجالت سے ھوا ھے دھن نیر سفید

اللہ اللہ چمک کیا ترے دانتوں میں ھے
کہ نظر آتی ھے مسی کی بھی تحریر سفید

بل بے حیرت کہ جمال رخ صیاد کو دیکھ
پیش تر مرگ سے تھے دیدۂ نخچیر سفید (دیوان ۲۳۹ الف)

Marfat.com

خون عاشق سے حنا اس پہ لگا عید کے دن
زیب دینے کا نہیں ناخن شمشیر سفید

گر تیغ سے پرزے وہ ستم گار اڑائے
زخموں کے مزے کیا دل افگار اڑائے

بیمار محبت ہوں تن زار کو میرے
دل کی حرکت مثل خس و خار اڑائے

اے دست جنوں جو ترے دامن سے لگا تھا
اور تو نے گریباں کے کرے تار اڑائے [1]

واے دل جلوۂ محبوب سے پر نور ہے [؟]
داغ برگ نخل ایمن آہ نخل طور ہے [؟]

اس قدر جب کہ ترے حسن کا شہرہ ہووے
چـــرخ پر مہر نہ آئینـــۂ عیسی ہووے

دخل کیا چہرۂ جاناں پہ نظر تک پہنچے
ذکر کیا دست ہوس اس کی کمر تک پہنچے

ہوں وہ بلبل کہ یہ تھا شوق اسیری پس مرگ
پر بھی اڑکر مرے صیاد کے گھر تک پہنچے

کاوشیں کیں مژۂ یار نے مجھ سے یاں تک
دیکھ لو لخت جگر دیدۂ تر تک پہنچے

تو وہ بت ہے شوق میں تیرے مثال تار ساز
نعرہ زن دوش برہمن پر سدا زنار ہے

اذتیں صحرا نوردی کی نہ بھولیں گی کبھی
پاؤں میں ہیں آبلے ہر آبلے میں غار ہے

---

(١) کذا

Marfat.com

نور خورشید ترے سامنے زائل ہو جاے
آئنہ عکس سے تیرے مہ کامل ہو جاے
خوں بہا اس سے نہ پھر حشر کو مانگوں گا میں
ایک بار آکے مری لاش پہ قاتل ہو جاے
خیال اس چہرۂ پر نور کا جو بعد مردن ہے
تو اپنی قبر بھی مانند برج ماہ روشن ہے

اب قیامت مرے سر پر شب ہجراں آئی ۔ یاد مجھ کو جو تری زلف پریشاں آئی
(ورق ۲۳۹ ب)

دل پھٹ گیا کدورت طبع نگار سے ۔ حیرت کی جا ہے آئنہ ٹوٹا غبار سے
دریا میں غسل — اندام نے کیا ۔ آتی ہے بوے گل مجھے ماہی کے خار سے

لا غر ز بس ہوئے ہیں درد دل حزیں سے
پہچانی جاے کیوں کر شکل اپنی ہم نشیں سے
قسمت سے بعد ہو یہ کوسوں نظر نہ آؤں
گر پاس سے بھی مجھ کو دیکھیں وہ دوربیں سے
بیٹھا ہوں تیرے در پر مانند نقش پا میں
جب تک نہ مر مٹوں گا اٹھتا نہیں زمیں سے
فرقت میں اس صنم کی انعام جان دوں میں
قسمت اجل کو لاوے گر ڈھونڈھ کر کہیں سے
تیر نگاہ کافی ہے ابرو کماں مجھے
مژگاں ترے دکھاتے ہیں کیوں برچھیاں مجھے
ہوسکا جب ضبط فرقت میں نہ اس دل گیر سے
خوب رویا میں لپٹ کر یار کی تصویر سے
کس کے عارض رہتے ہیں پیش نظر تصویر سے
پھول جو جھڑتے ہیں اے کوثر تری تقریر سے

Marfat.com

لذتیں دو مجھ کو حاصل ہوگئیں اک زخم میں
تیر کا پیکاں نکالا اس نے نوک تیر سے

قریب رخ جو نسیم بہار آتی ہے ✡ تو بوے گل ترے سر سے اتار آتی ہے
بسان شمع یہی سیر عمر بھر دیکھی ✡ رہی نہ صبح کی امید رات اگر دیکھی
جواب لایا نہ تو موت کا سوال آیا ✡ یہاں تلک تو تری راہ نامہ بر دیکھی
بہ وقت صبح وہ مانند آفتاب آیا ✡ الہی شکر شب ہجر کی سحر دیکھی
امید فیض کی کج طبع سے نہ رکھ ناداں ✡ ہمیشہ شاخ کماں ہم نے بے ثمر دیکھی

(ورق ٢٤٠ الف)

کفر ظاہر ہو نہ زلف یار سے ✡ پھر گئی ہے مصحف رخسار سے
محنت فرہاد ضائع ہوگئی ✡ اب تک آتی ہے صدا کہسار سے
فرقت میں مر گئے نہ ہراسانیوں میں ہم ✡ تا زندگی رہیں گے پشیمانیوں میں ہم
عشق رخ صنم میں ازل سے ..... ✡ ..... حیرانیوں میں ہم

تھے داغ گل عشق مرے تن پہ ہزاروں
لالہ کے اگیں پھول نہ مدفن پہ ہزاروں

اے شمع بجا ہے جو ترا کاٹتے ہیں سر
پروانوں کے خوں ہیں تری گردن پہ ہزاروں

تیغ نگہ قہر کے مجروح ہیں صدہا
اور مر بھی گئے اس بت پرفن پہ ہزاروں

شاید پھر آئی فصل بہاراں ہے ان دنوں
پھر عندلیب باغ میں نالاں ہے ان دنوں
تیرا تو آسرا تھا جدائی میں یار کی
اے موت تو بھی مجھ سے گریزاں ہے ان دنوں
کیوں کر نہ آئے اشک[1] کے ہم راہ خون دل
کچھ اور رنگ دیدۂ گریاں ہے ان دنوں

(١) مخ میں "اشکو" ہو

Marfat.com

شاید کہ پھر بہار کے دن آئے یا قریب [1]۔
یاروں [2]۔ کو پھر تلاش بیاباں ہے ان دنوں
خون جگر فراق میں مجھ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے
دامن میں اشک سرخ سے گلشن کی دید ہے
اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لذتیں
بسمل ہوس میں زیست کی تیرا شہید ہے
مثل قلم ہوں ذکر صنم میں زباں دراز
گو طبع اس کی مائل قطع و برید ہے

گریاں گریاں تخلص، غلام محی الدین، خلف مولوی ساجد کہ فاضل کامل بود و بر اکثر (ورق ۲٤۰ ب) علوم عالم — احوال فرزندش مفصلاً معلوم نیست۔ مقطعے از تصانیفش به نظر رسیدہ۔ ثبت نمودہ شد منہ

گریاں کژوژکوس ہے عنقا سے میرا یار ٭ معشوق کا مکاں ہے وہ لامکاں کہ بس

گستاخ گستاخ تخلص، میرزا علی بیگ از باشندہ ہائے سرکار لکھنؤ ست۔ سید برکت علی خاں شعرے از طبع زاد او خواندہ بود۔ مرقوم نمودہ شد۔ منہ

جی لگایا تھا سمجھ ہوے گی فرحت حاصل
یہ نہ جانا تھا کہ آوے گی قباحت لازم

کمال کمال تخلص، نامش معلوم نیست، شاگرد اشرف علی خاں فغاں ست۔ از گفتارش شوخ طبعی مفہوم می گردد۔ ازوست منہ

واسطے جس کے سبھی مجھ کو برا کہتے ہیں
وہ جو سنتا ہے تو کہتا ہے بھلا کہتے ہیں
تری یہ تیغ میاں کاش مجھ پہ چل جاوے ٭ چھٹوں عذاب سے قصہ مرے خلل جاوے

گریاں گریاں تخلص، میر حسام علی، عرف مرزا بھجو۔ مرثیہ و سلام

(۱) کذا
(۲) مع میں "یاروں"

Marfat.com

بسیار گفتـه است ـ گاه گاهے اشعار ریخته هم به جهت تفنن طبع موزوں نموده ـ ازوست

اے یار هم نے آنکهیں تهیں کس گهڑی لڑائیں
جو ایسی اب جفائیں ظالم تری اٹهائیں
دن وصل کا دکها کر افسوس کج روی سے
راتیں فلک نے هم کو پهر هجر کی دکهائیں

گویا گویا تخلص،[1] ـ اسمش فقیر محمد خاں، قوم افغان، از اعزه[2] ـ بلده لکهنؤست ـ از طبع زاد اوست ـ

واه رے تلووں کی رنگت نقش پا گل گوں هوا
واه رے قد سرو جس کے سایه سے موزوں هوا

چاها بهت ولے نه موا هجر یار میں ٭ محبوب کیا اجل هی نهیں اختیار میں

کیا تجهه سے هم مقابلـه اے شمع رو کریں
جلنے لگے زباں جو کبهی گفتگو کریں

وصف لکها هے کس گل تر کا ٭ هے رگ گل جو تار[3] ـ مسطر کا
سمجهه کر چهیڑ او مشاط اس کی زلف پر خم کو
نه برهم کر خدا کے واسطے اسباب عالم کو (ورق ٢٤١ الف)

حرف اللام

لطف لطف تخلص، میر شمس‌الدین، سید صحیح‌النسب، متوطن سورت، از چندے به لکهنؤ رسیده ـ دریافت شده که جوان شایسته و مودب و خلیق و ذهین ست ـ ازوست ـ

---

(١) مخ میں گویا کا ذکر غلطی سو حرف فا کر ذیل میں ورق ٢٠٧ ب پر درج هو ـ حاشیه پر یه عبارت لکهی هوئی هو "در حرف الکاف باید نوشت"

(٢) کذا

(٣) مخ "خوبار"

Marfat.com

مژدۂ وصل ترا جو کہ سناتا ہے مجھے
میں یہ سمجھوں ہوں نئے سر سے جلاتا ہے مجھے

ایسی الفت کو لگے آگ پڑے چولھے میں ٭ جو ہے دل سوز مرا ووہی جلاتا ہے مجھے

لطیف لطیف تخلص، میر لطیف علی، شخصے بود از مریدان و شاگردان حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ۔ در جواہر شناسی مہارتے داشت۔ مذاق کلامش صوفیانہ۔ با راقم تعارف داشت۔ در سنہ یک ہزار و دو صد و چہاردہ ہجری ارتحال نمود۔ خدایش بیامرزاد منہ۔

یک جلوۂ برق کر گئے ہم ٭ آتے ہی ادھر ادھر گئے ہم

ہر بن موسے مرے شعلہ سوزاں نکلا ٭ مژدہ اے شام غریباں کہ چراغاں نکلا
دشت ایمن میں گئے ۰۰۰۰ جس کے ٭ دل کے اطراف ہمارے وہ بیاباں نکلا
شبنم کی طرح میں ہمہ تن آبدیدہ ہوں ٭ مثل سحر تمام گریباں دریدہ ہوں
رہتا ہے ۰۰۰۰ دل ناتوان میں ٭ کیوں کر اثر نہ ہووے ہماری زبان میں

جس جا سے کل ملا تھا یارو جواب ہم کو
پھر آج لے چلا ہے واں اضطراب ہم کو

دامن کشیدہ جاتے ہو میرے غبار سے ٭ تقصیر ایسی کیا ہوئی اس خاک سار سے
(ورق ۲٤۱ ب)

شان تغافل ترا [1]۔ ان دنوں افزود ہے ٭ مہر و وفا یک طرف ظلم بھی مفقود ہے

ہوگیا بے گانہ اتنا آشنا گویا نہ تھا
اے وفا بے گانہ ہم سے [بھی ؟] کبھو یارا نہ تھا

۰۰۰۰

۰۰۰ تخلص از شعرائے قدیم ست۔ شعر ر نہج العہد می گفت۔ ازوست۔

(۱) کذا

Marfat.com

دیکھوں میں جب تجھے تو ٹھہرتی نہیں ہے آنکھ
دیکھے ہے کون یار نظر بھر کر آفتاب

لطف لطف تخلص ، میرزا علی ، تذکرۂ ریختہ گویاں در نثر زبان ہندی تالیف نمودہ ۔ اصلش از بلدۂ استر آباد کہ شہرے ست از اقلیم ایران ۔ مولد و منشا میرزا علی موصوف دارالخلافہ ۔ از چندے بہ نواح عظیم آباد استقامت گزیدہ ۔ ازوست ۔

روشن ضمیر کیوں کہ نہ ہوں دل کے داغ سے
خورشید کو ہے کسب ضیا اس چراغ سے

دل کی واشد کے لیے سیر چمن کو جائیں کیا
دیکھیں روئے گل تو اس پھر گل رو کو منہ دکھلائیں کیا [؟]

بس کہ بہلاتے ہو شیشے کا گلو ٹوٹ گیا
خم مرے منہ سے لگا دو جو سبو ٹوٹ گیا

کشور دل تو سدا کا نہیں ویرانہ تھا
یہ خرابہ بھی کسی وقت پری خانہ تھا

نہ کرائے بلبل دل باختہ صیاد کا شکوہ
کہ جان بازوں کے دیں میں کفر ہے جلاد کا شکوہ

پھر ہوا کس مژہ کو ربط اس دل پاش پاش سے
آتی ہے آہ لب تلک آج نئی خراش سے

گھر آئے کہ میرے تو کچھ دور نہیں ہے [؟]
اتنا بھی تو بد وضع یہ مشہور نہیں ہے (ورق ۲۴۲ الف)

اٹھ جا مری بالیں سے کہ گھبرانے لگا دل
جاں بر ہو مسیحا یہ وہ رنجور نہیں ہے

وہ صفائی کبھی جو ہم سے ملاقات میں تھی
صاف کل ساختگی اس کی ہر اک بات میں تھی

Marfat.com

اب جو ویرانے میں رہتا یہ ترا ناشاد ہے ✡ روح مجنوں شاد اقلیم جنوں آباد ہے

تصور میں اس انداز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دل جو بھر آیا
سر مژگاں یہ کس جھمکے سے ہے لخت جگر آیا

سنا کرتے تھے شہرہ لطف کا مدت سے ، کل دیکھا
جوان کم سخن وارستہ خاطر سا نظر آیا

سر شک آتا تھا ہم دم کل تلک تو آہ رنگیں سا
گریباں آج لخت دل سے ہے دامان گل چیں سا

ہر یک کہے ہے مجھ سے کہو ماجرائے دل
رسوا کیا جہاں میں مجھے تونے ہائے دل

آج کیا جانے وہ کیوں آرام جاں آیا نہیں
حرف رنجش کل تو کوئی درمیاں آیا نہیں

سب کنارہ گیر اپنے اور بیگانے ہوئے
اب کے فصل گل میں ہم بے طرح دیوانے ہوئے

مل جائیں کاش کے وہ گریبان و آستیں
جو غرق خون دل نہ ہو دامان و آستیں

نہیں معلوم کیا اس سینۂ سوزاں میں پنہاں ہے
کہ ہر تار نفس جوں رشتۂ شمع آج سوزاں ہے

یوں ابر ہوا ہر خس و خاشاک سے باندھے
منہ دیکھو ضد اس دیدۂ نم ناک سے باندھے

لطف:۔ لطف تخلص ، میرزا علی ، ساکن لکھنؤ ، شاگرد [illegible] و فصیح معلوم می گردد ۔ ازوست ، منہ ۔

وہ زلف ہے یا قہر کی شب کچھ نہیں معلوم
مکھڑا ہے الٰہی کہ غضب کچھ نہیں معلوم (ورق ۲۴۲ ب)

Marfat.com

کھل گیا یہ اب کہ وصل اس کا خیال خام ہے
آج امیدوں کا دل ہی دل میں قتلِ عام ہے
آپ تو بات میں بگڑتے ہیں ✡ واہ کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں
جو کوئی کہ آفت نہانی مانگے ✡ یا ملک عدم کی کچھ نشانی مانگے
دکھلائے اسے تو اپنی یہ تیغِ نگاہ ✡ جس کا مارا کبھو نہ پانی مانگے

حرف المیم

مظہر مظہر تخلص، میرزا جان جاناں [1] ـ رحمۃاللہ علیہ ـ بزرگے از مشائخ کبار دارالخلافہ بود ـ تعریف و توصیف فراست و دانائی و رسائی ذہن و ذکاے ۰۰۰۰۰۰ و علم و فضل و خوش تقریری و شعر فہمی او بیروں از تحریر ست ـ الحق کہ مثلش در فصاحت و محاورہ دانی بالفعل پیدا نیست ـ کمالات درویشی و صفات زاویہ نشینی و توکل بہ اقصی غایت داشت ـ چنان چہ در کوچۂ امام کہ محلہ اے ست محاذی جامع مسجد مسکن گزیدہ، از وقت رسیدن آن مکان تا آخر عمر بہ جائے حرکت نہ کرد ـ اکثر سکنۂ شہر از فیض باطنی او مستفید و بہرہ مند بودند ـ در عہد نواب ذوالفقار الدولہ مرحوم از دست چند بے باکان اکثر سکنۂ شہر کشتہ شدند ـ ایشاں را ہم کسے در ماہ محرم سنہ یک ہزار ویک صد [2] ـ ونود و دو شہید گردانید ـ جایش در بہشت بریں باد ـ اوصاف (ورق ۲۴۳ الف) محمودہ ظاہری و باطنش نہایتے نہ دارد دیوان غزلیات فارسی کہ ترتیب دادہ زیب دفتر ایام ست ـ اوائل حال گاہ گاہے بہ جہت تفنن طبع اشعار ریختہ ہم موزوں نمودہ اند ـ ازاں جملہ برائے تیمناً چند ابیات مرقوم می گردد ـ از نتائج طبع اوست ـ منہ

گر گل کو گل کہوں تو ترے رو کو کیا کہوں
بولوں نگہ کو تیغ تو ابرو کو کیا کہوں

---

(۱) جان جان (نکات ۵ ـ نغز ۱۹ چمنستان ۲۴۶) (۲) اصلش از معمورۂ بخارا و مولد و منشاش اکبرآباد ست ـ چمنستان) (۳) گلزار میں سال وفات ۱۱۹۴ھ اور سخن شعرا میں ۱۱۹۵ ھ ہو ـ

Marfat.com

گر چه الطاف کے قابل یہ دل زار نہ تھا
لیکن اس جور و جفا کے بھی سزاوار نہ تھا
اگر ملیے تو خفت ہے وگر دوری قیامت ہے
غرض نازک مزاجوں کو محبت سخت آفت ہے
ہم نے کی ہے توبہ اور دھومیں مچاتی ہے بہار
ہائے بس چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار
خدا کے واسطے اس کو نہ ٹوکو یہی اک شہر میں قاتل رہ گیا ہے
.... گل کا پہنچتا ہے مجھے خط صبا کے ہاتھ
اس واسطے بکا ہوں چمن کی ہوا کے ہاتھ
مرتا ہوں میرزائی گل دیکھ ہر سحر
سورج کے ہاتھ چوری ہے پنکھا صبا کے ہاتھ
برگ حنا پہ لکھ دو یہ احوال دل مرا
شاید کہ جا لگے وہ کسی دل ربا کے ہاتھ
یہ دل کب عشق کے قابل رہا ہے ؛ کہاں اس کو دماغ و دل رہا ہے

میر میر تخلص، میر محمد تقی همشیر زادهٔ سراج الدین علی خان آرزو اصلش از اکبرآباد ـ مدتے در دارالخلافه استقامت ورزیده ـ آخرهٔ کساد بازاری (ورق ۲۴۳ ب) این جا دیده رخت اقامت به لکهنؤ برد ـ و در سرکار نواب وزیر الممالک .... مرحوم به علاقهٔ دو صد روپیه ماهوار ... ـ تعریف اشعارش محتاج به شرح و بسط نیست ـ مهارت تمام در انصاف دارد و فنون شاعری دارد و بلند تلاشان این فن شاعر مسلم الثبوت ... و به استادی او قائل اند ـ وضع دردیهٔ شعر کوئی به ... کسی را میسر (نه) شده است ـ بسیار عزیزان تلاش تتبع زبان او کردند لیکن به آن نه رسیدند ـ فی الواقع مرتبهٔ شاعری او درین زمانه بسا بلند است و پایهٔ او درین فن کم از رفیع السودا نیست بلکه در غزل گوئی رجحان دارد ـ

Marfat.com

تصانیفش بسیار ـ چنان چه پنج دیوان ریخته و یک دیوان فارسی و تالیف تذکرۂ ریخته گویان و اکثر مثنویات و مدحیات و هجویات و مخمسات و واسوخت و مسدسات و ترجیع بند و مناقب و مرثیه وغیره تصنیف نموده ـ منه ـ

مغاں اس مست بن پھر خندۂ قلقل نه هووے گا
مئے گل گوں کا شیشه هچکیاں لے لے کے رووے گا

تری زلف سیه کی یاد میں آنسو ٹپکتے هیں
اندهیری رات هے برسات کی ، جگنو چمکتے هیں

کیا کیا عزیز کهیلتے جاتے هیں جان پر ٭ اطفال شهر لائے هیں آفت جهان پر
اگر راه میں اس کی رکها هے گام ٭ گئے گزرے خضر علیه السلام

زلف کو کهنا پریشاں عقل کی دوری هے یه
هر گره میں دل هے اس کی گانٹھ کی پوری هے یه (ورق٢٤٤ الف)

ان بتوں کو هم فقیروں سے کهو کیا کام هے
یه تو طالب زر کے هیں اور یاں خدا کا نام هے

لیتے کروٹ هل گئے جو کان کے موتی ترے
شرم سے سر در گریباں صبح کے تارے هوے

چاک چاک هوا جوں جوں سلایا هم نے
اس گریباں هی سے اب هاتھ اٹهایا هم نے

ناز چمن وهی هے بلبل سے گو خزاں هے
ٹهنی جو زرد بهی هے سو شاخ زعفراں هے

هم هیں مجروح ماجرا هے یه ٭ وه نمک چهڑکے هے مزا هے یه
بارها وعدوں کی راتیں آئیاں ٭ طالعوں نے صبح کر دکهلائیاں

کیا کهیے رکهتے کیا هیں هم تجهه سے یار خواهش
یک جان و صد تمنا یک دل هزار خواهش

معلوم نهیں کیا هے لب سرخ بتاں میں ٭ اس آتش خاموش کا هے شور جهاں میں

Marfat.com

ooo

اعجاز منہ تکے ہے ترے لب کے کام کا ۞ کیا ذکر یاں مسیح علیہ السلام کا
سر پہ عاشق کے نہ یہ روز سیہ لایا کرو ۞ جی الجھتا ہے بہت مت بال سلجھایا کرو
تاب مہ کی تاب کب ہے نازکی سے یار کو ۞ چاندنی میں آفتابی کا مگر سایا کرو

کہتا ہے کون میر کہ بے اختیار رو
ایسا تو رو کہ رونے پہ تیرے ہنسی نہ ہو
رونے سے میرے ابر کا ہنگامہ سرد ہے
آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے

آتے ہی آتے تیرے یہ ناکام ہوچکا ۞ واں کام ہی رہا تجھے یاں کام ہوچکا

جفائیں دیکھ لیاں بے وفائیاں دیکھیں
بھلا ہوا کہ تری سب برائیاں دیکھیں (ورق ٢٤٤ ب)

یاں اپنی آنکھیں پھر گئیں پر وہ نہ آ پھرا ۞ دیکھا نہ بد گمان ہمارا بھلا پھرا
خانہ خراب میر بھی کتنا غیور تھا ۞ مرتے موا پر اس کے کبھی گھر نہ جا مرا

راہ روکوں جانے والے کس طرح گھر کی ترے
گاڑ دیویں کاش مجھ کو بیچ میں در کے ترے
آگے جمال یار کے معذور ہوگیا
گل اک چمن میں دیدۂ بے نور ہوگیا
اس ماہ چاردہ کا چھپے کیوں کہ عشق آج
اب تو تمام شہر میں مشہور ہوگیا

جو گل نے دعوی رخ کا ترے خیال کیا ۞ صبا نے مارے طمانچوں کے منہ کو لال کیا
بہار رفتہ پھر آئی ترے تماشے کو ۞ چمن کو یمن قدم نے ترے [illegible] کیا
جواب نامہ سیاہی کا اپنی ہے وہ زلف ۞ کسی نے حشر میں ہم سے اگر سوال کیا

شرمندہ ترے رخ سے ہے رخسار پری کا
چلتا نہیں کچھ آگے ترے کبک دری کا

Marfat.com

ہر زخم جگر داور محشر سے ہمارا ✡ انصاف طلب ہے تری بیداد گری کا
اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو ✡ آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا
ٹک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے ✡ کیا یار بھروسا ہے چراغ سحری کا
اس کا خرام دیکھ کے جایا نہ جائے گا ✡ اے کبک پھر بحال بھی آیا نہ جائے گا
گو بیستوں کو ٹال دے آگے سے کوہ کن ✡ سنگ گران عشق اٹھایا نہ جائے گا

اے دوست کوئی مجھ سا رسوا نہ ہوا ہوگا
دشمن کے بھی دشمن پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا (ورق ٢٤٥ الف)

سیلاب سر شک کو بہانے دیجے ✡ اس آتش غم کو بھی بجھانے دیجے
مت پونچھیے اشک میری آنکھوں سے اب ✡ تکلیف عبث نہ کیجے جانے دیجے

دل لے کے اس کی بزم میں جایا نہ جائے گا
یہ مدعی بغل میں چھپایا نہ جائے گا
کم سخن لب سے ترے دل کو نہ شکوہ بھولا
یہ کلی دیکھتے ہی اور شگوفہ پھولا

کیا کروں شرح خستہ جانی کی ✡ میں نے مر مر کے زندگانی کی
ایک عالم ہے کشتہ اس لب کا ✡ الغرض اس پہ دانت ہے سب کا
ہدف بناکے دل اپنا ہوئے نشانے ہم ✡ ہزار شکر کہ بارے لگے ٹھکانے ہم
اشک آنکھوں سے کب نہیں آتا. ✡ لہو آتا ہے جب نہیں آتا

واعظ زبون مت کہہ مے خانے کو کہ اس جا
پیراہن نکویاں رہن شراب دیکھا
ہمارے آگے ترا جب کسی نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا
خراب رہتے تھے مسجد کے آگے مے خانے
نگاہ مست نے ساقی کی انتقام لیا

Marfat.com

شریف مکہ رہا ہے تمام عمر اے شیخ ٭ یہ میر اب جو گدا ہے شراب خانے کا

کل شب ہجراں تھی لب پر نالہ بیمارانہ تھا
شام سے تا صبح سربالیں پہ بے تابانہ تھا

شہرۂ عالم اسے یمن محبت نے کیا
ورنہ مجنوں ایک خاک افتادۂ ویرانہ تھا

شب فروغ حسن کا باعث ہوا تھا حسن دوست
شمع کا جلوہ غبار دیدۂ پروانہ تھا (ورق ۲۴۵ ب)

میر بھی کیا مست .... تھا شراب عشق کا
لب پہ عاشق کے ہمیشہ نعرۂ مستانہ تھا

میر دریا ہے سنے شعر زبانی اس کی ٭ اللہ اللہ رے طبیعت کی روانی اس کی

وا ہوئے ہے دل صحبتِ رندانہ جہاں ہو
میں خوش ہوں اسی شہر سے مے خانہ جہاں ہو

دور سے چرخ کے نکل نہ سکے ٭ ضعف نے ہم کو مور خلل کیا
مفت آبروے زاہد علامہ لے گیا ٭ اک مغ بچہ اتار کے عمامہ لے گیا

خواب میں شب کو میں اپنے دوست کے لیتا تھا بوسے
آنکھ دشمن کھل گئی میں ہاتھ ملتا رہ گیا

شیخ مت کر ذکر ہر ساعت قیامت کا کہ ہے
عرصۂ محشر نمونہ اس کی بازی گاہ کا

ہو خشک تو بہتر ہے وہ ہاتھ بہاراں میں
مانند .... نرگس جو جام نہیں رکھتا

دل سے شوقِ رخِ نکو نہ گیا ٭ جھانکنا کب ... نہ گیا
سبحہ گرداں ہی میر ہم تو رہے ٭ دست کو ... سو نہ گیا

عرق فشاں ہے تری زلف ... ہے نشان بد
بھلا نہیں ہے بہت نوشا ستاروں کا

Marfat.com

تیری ... زلف کو محشر میں ہم دکھا دیں گے
جو کوئی مانگے گا نامہ سیاہ کاروں کا

اٹھے ہے .....

غبار میر بھی عاشق ہے نے سواروں کا
واں وہ تو گھر سے اپنے پی کر شراب نکلا
یاں شرم سے عرق میں ڈوب آفتاب نکلا
مطلق نہ اعتنا کی احوال پر ہمارے
نامے کی ..... میں سب پیچ و تاب نکلا (ورق۲٤٦ الف)
شان تغافل اپنے نو خط کی کیا لکھیں ہم
قاصد موا تب اس کے منہ سے جواب نکلا

کس کی نگہ کی گردش تھی میر رو بہ مسجد
محراب میں سے زاهد مست و خراب نکلا

ہنگامہ گرم کن جو دل ناصبور تھا ✡ پیدا ہر ایک نالے سے شور نشور تھا
ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ✡ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا
کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو آگیا ✡ یک سر وہ استخوان شکستہ سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر ✡ میں بھی کبھی کسو کا سر پر غرور تھا
تھا وہ تو رشک حور بہشتی ہمیں میر ✡ سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تھا

بتاں کے عشق نے بے اختیار کر ڈالا
وہ دل کہ جس کا خدائی میں اختیار رہا

تمام عمر گئی اس پہ ہاتھ رکھتے ہمیں
وہ درد ناک علی الرغم بے قرار رہا
بہا تو خون ہو آنکھوں کی راہ بہہ نکلا
رہا جو سینۂ سوزاں میں داغ دار رہا

Marfat.com

سو اس کو ہم سے فراموش کار یوں لے گئے
کہ اس سے قطرۂ خوں بھی نہ یاد گار رہا
دل کے تئیں آتش ہجراں سے بچایا نہ گیا
گھر جلا سامنے اور ہم سے بجھایا نہ گیا
سر نشین رہ مے خانہ ہوں میں کیا جانوں
رسم مسجد کے تئیں شیخ کہ آیا نہ گیا
کبھی عاشق کے ترے چہرے سے ناخن کا خراش
خط تقدیر کے مانند مٹایا نہ گیا
کچھ کم نہیں ہیں شعبدہ بازوں سے مے گسار
دارو پلا کے شیخ کو آدم سے خر کیا (ورق ٢٤٦ ب)
نقاش دیکھ میں نے کیا نقش یار کھینچا
اس شوخ کم نما کا نت انتظار کھینچا
تھا بد شراب ساقی کتنا کہ رات مے سے
میں نے جو ہاتھ کھینچا اس نے کٹار کھینچا
شب تھا کسے کسائے تیغ کشیدہ کف میں
پر میں نے بھی بغل میں بے اختیار کھینچا

تیرا رخ مخطط قرآن ہے ہمارا ٭ بوسہ بھی لیں تو کیا ہے ایمان ہے ہمارا
کرتا ہے کام وہ دل جو عقل میں نہ آئے ٭ کتنا مشیر گھر کا نادان ہے ہمارا
بنجر زمین دل کی ہے میر ملک اپنی ٭ اور داغ سینہ مہری فرمان ہے ہمارا
دل کی کچھ قدر کرتے رہیو تم ٭ یہ ہمارا ہی [illegible] تھا
ہے زری کا نہ کر گلہ غافل ٭ رہ تسلی کہ یہ مقدر تھا
اتنے منعم جہان میں گزرے ٭ وقت رحلت کے کس کے زر تھا
صاحب جاہ و شوکت و اقبال ٭ اک ازاں جملہ اب سکندر تھا
تھی سبھی کائنات زیر نگیں ٭ ساتھ مور و ملخ کا لشکر تھا

Marfat.com

لعل و یاقوت اور زر و گوهر ٭ چاهیے جس قدر میسر تها
آخر کار جب جهاں سے چلا ٭ هاتھ خالی کفن سے باهر تها

جدا جو پهلو سے وه دل بر یگانه هوا
نپش کی دل نے یهاں تک که درد شانه هوا (ورق٢٤٧ الف)

جهاں کو فتنے سے خالی کبهو نهیں پایا
همارے وقت کو تو آفت زمانه هوا

خلش نهیں کسو خواهش کی رات سے یارب
سرشک یاس کے پردے میں دل روانه هوا

کهلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اس کی میر
سمند ناز کو اک اور تازیانه هوا

سر دور فلک بهی دیکهوں اپنے رو برو ٹوٹا
که سنگ محتسب سے پائے خم دست سبو ٹوٹا

کهاں آتی میسر تجهے مجه کو خودنما اتنی [؟]
هوا یوں اتفاق آئینه مهے روبرو ٹوٹا

اگر هنستا اسے سیر چمن میں اب کے پاؤں گا
تو بلبل آشیاں تیرا بهی میں پهولوں سے چهاؤں گا

پهلو سے اٹه گیا هے وه نازنیں همارا
جز درد اب نهیں هے پهلو نشیں همارا

گل گل شگفته مے سے هوا هے وه یار دیکهه
اک جرعه هم دم اور پلا پهر بهار دیکهه

عالم عالم عشق و جنوں هے دنیا دنیا تهمت هے
دریا دریا روتا هوں میں صحرا صحرا وحشت هے

حسن کی وه جو دکان اپنی لگا بیٹهے هیں
عزلتی شهر کے بازار میں آ بیٹهے هیں

Marfat.com

چال یہ کیا ھے کہ ادھر تم نے گذارا نہ کیا [؟]
دور ھی دور پھرے پاس ھمارا نہ کیا

میرا جو مقلد عمل تھا ٭ مجنوں کے دماغ میں خلل تھا
دوری یار میں ھے حال دل ابتر اپنا ٭ ھم کوسو کوس سے آتا ھے نظر گھر اپنا
(ورق ٢٤٧ ب)

کیا میر دل شکستہ بھی وحشی مثال تھا ٭ دنبالہ گرد چشم سیاہ غزال تھا

. . . . خوش وضع خوش ناز و ادا خوش
خوشا ھم جو نہ رکھے ھم کو ناخوش
. . . . . .
تیرے ھی نام کی سمرن تھی جب منکاڈھلکا تھا
. . . . . اس کے جوانان مست ھیں
پیر مغاں بھی طرفہ کوئی پیر مرد تھا
عاشق ھیں ھم تو میر کے بھی ضبط عشق کے
دل جل گیا تھا اور نفس لب پہ سرد تھا
تجھ سے ھر آن مرے پاس کا آنا ھی گیا
کیا گلہ کیجے غرض اب وہ زمانہ ھی گیا
کام غم نے مرا تمام کیا ٭ غرض اس شوخ نے بھی کام کیا
تیرے کوچے کے رھنے والوں نے ٭ یہیں سے کعبے کو سلام کیا
آیا تھا خانقہ میں وہ نور دیدگاں کا ٭ تہ کر گیا مصلی عزلت گزیدگاں کا
جو خار دشت میں ھے سو چشم ... ٭ دیکھا ھوا ھے تیرے محنت کشیدگاں کا

اب تو جاتا ھے چلا کعبے سے بت خانے کو
جلد پھریو تجھے اے میر خدا کو سونپا

اب نہیں سینے میں میرے جائے داغ ٥ سوز دل سے داغ ھے بالائے داغ

Marfat.com

قتل گہہ میں دست بوس اس کا کریں فی الفور لوگ
ہم کھڑے تروایں کھائیں ۔۔۔۔ ماریں اور لوگ
رفتگاں میں جہاں کے ہم بھی ہیں ✡ ساتھہ اس کارواں کے ہم بھی ہیں
(ورق ۲٤۸ الف)

دل عجب جنس گراں قدر ہے بازار نہیں
وے بہا سہل جو دیتے ہیں خریدار نہیں
چمکنا برق کا کرتا ہے کار تیغ ہجراں میں
برسنا ابر کا داخل ہے اس بن تیر باراں میں

سر کاٹ کے پھنکوادیے انداز تو دیکھو ✡ پامال ہے سب خلق خدا ناز تو دیکھو

ہے تمنائے وصال اس کا مری جان کے ساتھہ
جان ہی جائے گی آخر کو اس ارمان کے ساتھہ
کب تک رہیں گے یارب ہم ہردم آب دیدہ
ضائع ہے جیب و دامن جون ۔۔۔۔۔۔ آبدیدہ
کرتے نہیں ہیں ترک بتاں جور و جفا کا
دکھلائیں گے شاید ہمیں دیدار خدا کا
یاں بلبل اور گل پہ تو عبرت سے آنکھہ کھول
گل گشت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں اس گلستان کا
گل یاد گار چہرۂ جاناں ہے بے خبر
مرغ چمن نشاں ہے کسی خوش زبان کا
یا پہلے وہ نگاہیں جس سے کہ چاہ نکلے
یا اب کی یہ ادائیں جو دل سے آہ نکلے

عنایت ازلی یہ جو دل ملا مجھہ کو ✡ مقام شکر ہے آتا نہیں گلا مجھہ کو
اب تو جاتے ہیں مے کدے سے میر ✡ پھر ملیں گے اگر خدا لایا
طفل مطرب جو میرے ہاتھہ آتا ✡ چٹکیوں میں رقیب اڑ جاتا

Marfat.com

مہر کی تجھ سے توقع تھی ستم گر نکلا
موم سمجھے تھے ترے دل کو سو پتھر نکلا

تو پاس نہیں ہوا تو روتے ہ رہ رہ گئی ہے پہر پہر رات

جی میں ہے یاد رخ و زلف سیہ فام بہت
گریہ آتا ہے مجھے ہر سحر و شام بہت (ورق ٢٤٨ ب)
یک دو چشمک ادھر اے گردش ساغر کہ مدام
سر چڑھی رہتی ہے یہ گردش ایام بہت
تھی موج جہاں دامن مژگاں کی نمی کی
دیکھا تو وہاں پاٹ نے دامن کے کمی کی
آئے ہیں میر منہ کو بنائے خفا سے آج
شاید بگڑ گئی ہے کچھ اس بے وفا سے آج
رنگ یہ ہے دیدۂ گریاں سے آج
خوں ٹپکتا ہے کریباں سے آج
فائدہ مصر میں یوسف رہے زندان کے بیچ
بھیج دے کیوں نہ زلیخا اسے کنعان کے بیچ
چشم بد دور کہ کچھ رنگ ہے اب گریہ پر
خون جھمکے ہے پڑا دیدۂ گریان کے بیچ
دل فرط اضطراب سے سیماب سا ہوا
چہرہ تمام زرد زر ناب سا ہوا
دل لیا بوسۂ رخسار مخطط دے کر
عاقبت زہر دیا اس نے ہمیں پان کے بیچ
دعوی خوش دہنی اس سے اسی منہ پر ہے
سر تو نک ڈال کے دیکھ اپنے گریبان کے بیچ
ناک کی چھاؤں میں جو مست پڑا سوتے ہیں
ایڈتے ہیں نہ کہیں سایۂ مژگان کے بیچ

Marfat.com

کیا جو عرض کہ دل ساشکار لایا ہوں ✡ کہا کہ ایسے تو میں مفت مار لایا ہوں
یا ہم کنار کوئی محبوب لب شکر ہو ✡ یا زہر تلخ کامی اب جلد کارگر ہو

مہدی کی کف پا سے تری لاگ لگی ہے
میں کیا کہوں تلووں سے مرے آگ لگی ہے
زلف ہی درہم نہیں ابرو بھی پرخم اور ہے
یاں تلف ہوتا ہے عالم واں کا عالم اور ہے (ورق ۲۴۹ الف)

ابر اٹھا تھا کعبے سے سو جھوم پڑا مے خانے پر
بادہ کشوں کا جھرمٹ اب شیشے اور پیمانے پر

ناگہہ جو وہ صنم ستم ایجاد کرگیا ✡ دیکھے سے اس کا طور خدا یاد آگیا

تھی لاگ اس کی تیغ سے ہم کو سو عشق نے
دونوں کو معرکہ میں گلے سے ملا دیا

اس کام جان و دل نے عالم کا جان مارا ✡ زلفوں کی درہمی سے برہم جہان مارا
سینے میں عشق میر کے سب درد ہوگیا ✡ رکھا جو دل پہ ہاتھہ تو منہہ زرد ہوگیا

ربط دل زلف سے اس کی عجو نہ چسپاں ہوتا
اس قدر حال ہمارا نہ پریشاں ہوتا

جو کہو تم سو ہے بجا صاحب ✡ ہم برے ہی سہی بھلا صاحب

دیر کچھہ کھینچتی تو کہتے ہے ملاقات کی بات
ٹھہرے وہ آکے مرے گھر میں تو اک بات کی بات

نہ ہو ہرزہ درا اتنا خموشی اے جرس بہتر
نہیں اس قافلے میں اہل دل ضبط نفس بہتر

چاک دل پر ہیں چشم صد خوباں ✡ کیا کروں یک انار و صد بیمار
آ زیارت کو گور پر میری ✡ اک طرح کا ہے یاں بھی جوش بہار
اگتی ہے خاک سے مری نرگس ✡ یعنی اب تک ہے حسرت دیدار
قیامت تھا سماں اس خشمگیں پر ✡ کہ تلواریں چلیں ابرو کی چیں پر

Marfat.com

هوا ہے ہاتھ گل دستہ ہمارا ٭ کہ داغ خوں بہت ہیں آستیں پر
(ورق ٢٤٩ ب)

جگر میں اپنے باقی روتے روتے ٭ اگرچہ کچھ نہیں اے ہم نشیں پر
کبھو جو آنکھ سے چلتے ہیں آنسو ٭ تو بھر جاتا ہے پانی سب زمیں پر

مرتے ہیں تیری نرگس بیمار دیکھ کر
جاتے ہیں جی سے کس قدر آزار دیکھ کر
ناخواندہ خط شوق لگے چاک کرنے تم
قاصد یہ کہیو ٹک کہ جفا کار دیکھ کر
جاتا ہے آسماں لیے کوچے سے یار کے
آتا ہے جی بھرا در و دیوار دیکھ کر
طالع نے چشم پوشی کی یاں تک کہ ہم نشیں
چھپ جائے مجھ کو دور سے اب یار دیکھ کر
ہوتی ہے گرچہ کہنے سے یارو پرائی بات
پر ہم سے تو تھمی نہ کبھو منھ پر آئی بات
دل کھو گیا ہوں میں کہیں دیوانہ پن کے بیچ
تم بھی تو دیکھو زلف شکن در شکن کے بیچ
دور گردوں سے ہوئی کچھ اور مے خانے کی طرح
بھر نہ آویں کیوں کہ آنکھیں میری پیمانے کی طرح

رہیے بغیر تیرے اے رشک ماہ تا چند ٭ آنکھوں میں ہو ہمارے عالم سیاہ تا چند

چمکے ہے جب سے برق جہاں گلستاں کی سمت
جی لگ رہا ہے خار و خس آشیاں کی سمت
مطلق نہیں ادھر کو اس دل ربا کی خواہش
کیا جانیے کہ کیا ہے یارو خدا کی خواہش

ہے یاد کس کو یار فراموش کار دل ٭ یاں جی پہ بن رہی ہے رہا دو کہ یار دل

Marfat.com

بد زباں ہو جیسے خوش اسلوب ہو ✡ کیا کہیں جو کچھ کہ ہو تم خوب ہو

کعبے میں جاں بہ لب تھے ہم دوری بتاں سے
آئے ہیں پھر کے یارو ان کے خدا کے ہاں سے (ورق ۲۵۰ الف)

دیوانگی کی ہے وہی زور آوری ہنوز ✡ ہر دم نئی ہے میری گریباں دری ہنوز
اس وقت ہے دعا و اجابت کا وصل میر ✡ یک نعرہ تو بھی پیش کش صبح گاہ کر
ہم بھی پھرتے تھے اک حشم لے کر ✡ دستۂ آہ و فوج غم لے کر
دست کش نالہ پیش رو گریہ ✡ آہ چلتی تھی یاں علم لے کر
مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے ✡ یعنی آگے چلیں گے دم لے کر
بارہا صید گہہ سے اس کی گئے ✡ داغ یاس آہوے حرم لے کر

سعی سے اس کی ہوا مائل گریباں چاک پر
آفریں کر اے جنوں میرے کف چالاک پر

کل ہم نے سیر باغ میں دل ہاتھ سے دیا ✡ اک سادہ گل فروشی کا آکر .....
جاتا رہا نگاہ سے جوں موسم بہار ✡ آج اس بغیر داغ جگر ہیں سیاہ پوش

شب اس دل گرفتہ کو وا کر بہ زور میر
ہم بیٹھے مے کدے میں تھے مگل کتنے ہرزہ کوش
آئی صدا کہ یاد کرو دور رفتہ کو
عبرت بھی ٹک ضرور ہے اے جمع تیز ہوش
جمشید جس نے وضع کیا جام کیا ہوا
وہ صحبتیں کہاں ہیں کدھر ہیں وہ بادہ نوش
جز لالہ ان کے نام سے باقی نہیں نشاں
ہے کو کنار ان کی جگہ اب سو بدوش [؟]
جھومے ہے بید جائے جواناں پلنگ پر
بالائے خم ہے خشت سر پیر مے فروش
وعدۂ وصل رہا ہے شب آئندہ پہ میر
بخت خوابیدہ جو ٹک جاگتے سوویں گے کل (ورق ۲۵۰ ب)

Marfat.com

رهتے هیں بہت دل کے هم آزار سے ناخوش
بستر پہ گرے رهتے هیں بیمار سے ناخوش
حال زخم جگر سے هے درهم ۞ کاش رهتے کسو طرف مرهم
لے رنگ بے ثباتی یہ گلستاں بنایا ۞ بلبل نے کیا سمجھ کر یاں آشیاں بنایا
اول عشق میں انگشت نما مجھ کو کیا ۞ یہ نہ سمجھا کہ یہ نوخیز شجر جلتا هے

کیا کہوں رکھتے تھے کیا تجھ سے ترے بیمار چشم
تجھ کو بالیں پر نہ دیکھا کھولی سو سو بار چشم
کرتے نہیں هیں دوری سے اب اس کی باک هم
نزدیک اپنے کب کے هوے هیں هلاک هم
گرچہ آوارہ جوں صبا هیں هم ۞ لیک لگ چلنے کو بلا هیں هم
خوف هم کو نہیں جنوں سے کچھ ۞ یوں تو مجنوں کے بھی چچا هیں هم
حذر کہ آہ جگر تفتگاں بلا هے گرم
همیشہ آگ هی برسے هے یاں هوا هے گرم
ہے کلی بے خودی کچھ آج نہیں ۞ ایک مدت سے وہ مزاج نہیں
دل لے کے ... بھی نک نہیں دیتے کہیں گے کیا
خوبان بد معاملہ یوم الحساب هیں
نہ گیا خیال زلف سیہ جفا شعاراں
نہ هوا کہ صبح هووے شب تیرہ روزگاراں
کہیو قاصد جو وہ پوچھے همیں کیا کرتے هیں
جان و ایمان و محبت کو دعا کرتے هیں
عشق آتش بھی جو دبوے تو نہ هم دم ماریں
شمع تصویر هیں خاموش جلا کرتے هیں
هم چشم هے هر آبلہ پا کا جو مرا اشک
از بس کہ تری راہ میں آنکھوں سے چلا هوں (ورق ۲۵۱ الف)

Marfat.com

اس کے کوچے میں مگر شور قیامت کا ذکر
شیخ یاں ایسے تو ہنگامے ہوا کرتے ہیں

فرصت خواب نہیں ذکر بتاں میں ہم کو
روز و شب رام کہانی ہی کہا کرتے ہیں

دل خواہ جلا اب تو مجھے اے شب ہجراں
میں سوختہ بھی منتظر روز جزا ہوں

بہ کمال حسن جو عید کوسر راہ وہ نظر آگئے
ہوے ہم خوشی کہ گلے مایں سو وہ آنکھ بھی نہ ملا گئے

رکھتا ہے سوز عشق کے دوزخ میں روز و شب
لے جائے گا یہ سوختہ دل کیا بہشت میں

درد و اندوہ میں ٹھہرا جو رہا میں ہی ہوں
رنگ رو جس کے کبھو منہ نہ چڑھا میں ہی ہوں

نکلے ہے جنس حسن کسی کاروان میں ٭ یہ وہ نہیں متاع کہ ہو ہر دکان میں

دل نذر و دیدہ پیش کش اے باعث حیات
سچ کہہ کہ دل لگے ہے ترا کس مکان میں

پھاڑا ہزار جا سے گریباں صبر میر
کیا کہہ گئی نسیم سحر گل کے کان میں

عشق کرنے کو جگر چاہیے آسان نہیں
سب کو دعوی ہے ولے ایک میں یہ جان نہیں

سرسری ملیے بتوں سے جو نہ ہو تاب جفا
عشق کا رابطہ کچھ داخل ایمان نہیں

ایک بے درد تجھے پاس نہیں عاشق کا ٭ ورنہ دنیا میں کسے خاطر مہمان نہیں

کیون کہ غم سرزدہ ہر لحظہ نہ آوے دل میں
گھر ہے درویش کا یاں در نہیں دربان نہیں

Marfat.com

تو گلی میں اس کی جا آولے اے صبا نہ چنداں
کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دل چاک درد منداں (ورق ۲۵۱ ب)

کبھی زلف سے بتاں کی نہ ہوا رہا میں ہرگز
میں شکار خستہ بھی عنبریں کمنداں [؟]

کوئی نہیں جہاں میں جو اندوہ گیں نہیں
اس غم کدے میں ایک دل خوش کہیں نہیں

کرتا ہے ابر دعوی دریا دلی عبث ٭ دامن نہیں مرا تو مری آستیں نہیں

گھر گھر ہے ملک عشق میں دوزخ کی تاب و تب
بھڑکا نہ ہم کو شیخ یہ آتش وہیں نہیں

ڈریے خرام ناز سے خوباں کے ہم نشیں
ٹھوکر سے یہ اٹھاتے ہیں آفات کے تئیں

آخر کیے یہ سلوک ہم اب تیرے دیکھ کر
کرتے ہیں یاد پہلی ملاقات کے تئیں

خوبی کو تیری ساعد سیمیں کی دیکھ کر
صورت گروں نے کھینچ لیا ہاتھ کے تئیں

تا پھونکیے نہ خرقہ طامات کے تئیں ٭ حسن قبول کب ہو مناجات کے تئیں
کیفیتیں اٹھے ہیں یہ کب خانقاہ میں ٭ بدنام کر رکھا ہے خرابات کے تئیں

صبر و طاقت کو کڑھوں یا خوش دلی کا غم کروں
اس میں حیراں ہوں بہت کس کس کا اب ماتم کروں

ہوں سیہ مست سر زلف صنم معذور رکھ
شیخ اگر کعبے میں آکر گفتگو برہم کروں

گرچہ کس گنتی میں ہوں پر ایک دم تو مجھ تک آ
یا ادھر ہوں یا ادھر کب تک شمار دم کروں

Marfat.com

گو دھواں اٹھنے لگا دل سے مرے پر پیچ و تاب
میر آ پھر قطع عشق زلف خم در خم کروں

کیا میں نے روکر فشار گریباں ✡ رگ ابر ھے تار تار گریباں

دیکھیں تو تیری کب تک یہ کج ادائیاں ھیں
اب ھم نے بھی کسی سے آنکھیں لڑائیاں ھیں (ورق ۲۵۲ الف)

ھم وہ ھیں خوں گرفتہ ظالم جنھوں نے تیرے
ابرو کی جنبشوں پر تلواریں کھائیاں ھیں

کعبے میں میر ھم پر ھے سرگراں یہ زاھد
اور بت کدے میں ھم نے دھومیں مچائیاں ھیں

از بس کہ ھم نفساں سوختہ جاں ھوں [؟]
اک آگ میرے دل میں ھے جو شعلہ فشاں ھوں

لایا ھے مجھے شوق مر (ا) پردے سے باھر
ورنہ میں وھی خلوتی راز نہاں ھوں

جلوہ ھے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر
صد رنگ مری موج ھے میں طبع رواں ھوں

دیکھا ھے مجھے جس نے سو دیوانہ ھے میرا
میں باعث آشفتگی طبع جہاں ھوں

یک وھم نہیں بیش مری ھستی موھوم
تس پر بھی تری خاطر نازک پہ گراں ھوں

خوش باشی تنزیہہ و تقدس تھی مجھی پر
اسباب پڑے یوں کہ کئی روز سے یاں ھوں

عام حکم شراب کرتا ھوں ✡ محتسب کو کباب کرتا ھوں
ٹک تو رہ اے بنائے ھستی تو ✡ تجھ کو کیا کیا خراب کرتا ھوں
ھم تو مطرب پسر کے جاتے ھیں ✡ گو رقیباں کچھ اور گاتے ھیں

Marfat.com

ایک کہتا ہوں میں تو منہ پہ رقیب ✡ تیری پشتی سے سو سناتے ہیں
دیدہ و دل شتاب گم ہوں میر ✡ سر پہ آفت ہمیشہ لاتے ہیں
دن نہیں، رات نہیں، صبح نہیں، شام نہیں ✡ وقت ملنے کا مگر داخل ایام نہیں
چاہتے ہیں یہ بتاں ہم پہ کہ بیداد کریں
کس کے ہوں کس سے کہیں کس کنے فریاد کریں (ورق ۲۵۲ ب)
جب درد دل کا کہنا میں اپنے ٹھانتا ہوں
کہتا ہے بن سنے ہی میں خوب جانتا ہوں
دل لے کے کیسے کیسے جھگڑے مجاد لے ہیں
بد وضع یاں کے لڑکے کیا خوش معاملے ہیں
سوز دروں سے کیوں کر میں آگ پر نہ لوٹوں
جوں شیشۂ حبابی سب دل پر آبلے ہیں
خوب رو سب کی جان ہوتے ہیں ✡ آرزوئے جہاں ہوتے ہیں
ساقی کی باغ پر جو کچھ کم نگاہیاں ہیں
مانند جام خالی گل سب جمائیاں ہیں
تیغ جفائے خوباں بے آب تھی کہ ہم دم
زخم بدن ہمارے تفسیدہ ماہیاں ہیں
مسجد سے مے کدے پر کاش ابر زور برسے
واں رو سفیدیاں ہیں یاں رو سیاہیاں ہیں
تجھ سے بھی یوں تو اپنا یار ہم سو بار کہتے ہیں
بہت کم ہیں ولے وہ لوگ جن کو یار کہتے ہیں
تری آنکھوں کو آؤں دیکھنے کو تو عجب مت کر
کہ سنت ہے عیادت اور انہیں بیمار کہتے ہیں
ایک پرواز کو بھی رخصت صیاد نہیں
ورنہ کنج قفس بیضۂ فولاد نہیں [؟]

Marfat.com

شیخ عزلت تو تہ خاک بھی پہنچے گی ہم [؟]
مفت ہے سیر کہ یہ عالم ایجاد نہیں

لیتے ہیں سانس یوں ہم جوں تار کھینچتے ہیں
اس دل گرفتگی سے آزار کھینچتے ہیں
سینہ سپر کیا تھا جن کے لئے بلا کا
وہ بات بات میں اب تلوار کھینچتے ہیں
ناوک سے میر اس کے دل بستگی تھی مجھ کو
پیکاں جگر سے میرے دشوار کھینچتے ہیں
کہے ہے کوہ کن کر فکر میری خستہ حالی میں
الٰہی شکر کرتا ہوں تری درگاہ عالی میں (ورق ۲۵۳ الف)

آہ اور اشک ہی سدا ہے یہاں ✡ روز برسات کی ہوا ہے یہاں
یہ شیخ کیوں نہ تو کل کو اختیار کریں ✡ زمانہ ہوئے مساعد تو روز گار کریں
موے سہتے سہتے جفا کاریاں ✡ کوئی ہم سے سیکھے وفاداریاں
فرشتہ جہاں کام کرتا نہ تھا ✡ موی آہ نے برچھیاں ماریاں

وہ ظالم بھی تو سمجھے کہہ دیا ہے ہم نے یاراں کو
کہ گورستان سے گاڑیں جدا ہم اہل حرماں کو
غرور ناز میں آنکھیں نہ کھولیں اس جفا جو نے
ملا پاؤں تلے جب تک نہ چشم صد غزالاں کو
نہیں یہ بید مجنوں گردش گردون گرداں نے
بنایا ہے شجر کیا جانے کس مو پریشاں کو [؟]
جلے تھیں کب کی مژگاں آنسوؤں کی گرم جوشی سے
اس آب چشم کی جوشش نے آتش دی نیستاں کو
ہوائے ابر میں گرمی نہیں جو تو نہ ہو ساقی
دم افسردہ کر دے منجمد رشحات باراں کو

Marfat.com

زبس حرف جنوں میرے ہوا .....
نہ ہو گر حلقۂ در خانۂ زنجیر سازاں کو
غم واندوہ و بے تابی، الم، بے طاقتی، حرماں
کہوں اے ہم نشیں کس کس سے غم ہائے فراواں کو
گئے نا واقفِ شادی اگر ہم بزم عشرت میں
دھاں زخم دل سمجھے جو دیکھا روے خنداں کو
بہت روئے ہیں ہم یہ آستیں رکھ منہ پہ اے ...
نہ چشم کم سے دیکھ اس یادگار چشم گریاں کو
مزاج اس وقت ہے اک مطلع تازہ پہ کچھ مائل
کہ بن فکر سخن بنتی نہیں ہرگز سخن داں کو
نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعاں کو
کہ بھر جھولی نہ یاں سے لے گئی گل ہائے حرماں کو (ورق ۲۵۳ ب)

گرچہ کب دیکھتے ہو پر دیکھو ۞ آرزو ہے کہ تم ادھر دیکھو
عشق کیا کیا ہمیں دکھاتا ہے ۞ آہ تم بھی تو یک نظر دیکھو
ہر خراش ..... جراحت ہے ۞ ناخن شوق کے ہنر دیکھو
یوں عرق جلوہ گر ہے اس منہ پر ۞ جس طرح اوس پھول پر دیکھو
پہنچے ہیں ہم قریب مرنے کے ۞ یعنی جاتے ہیں دور اگر دیکھو

آرام ہوچکا مرے جسم نزار کو
رکھے خدا جہاں میں دل بے قرار کو

ہنستا ہی میں پھروں جو مرا کچھ ہو اختیار
پر کیا کروں میں بے اختیار کو [؟]

گر ساتھ لے گیا تو دل مضطرب کو میر
آرام ہو چکا تری مشت غبار کو

Marfat.com

جیتے جی فکر خوب ھے ورنہ یہ . . .
رکھے گا حشر تک تہ و بالا مزار کو
شیخ جی آؤ مصلیٰ کو تہ جام کرو
جنس تقوی کے تئیں صرف مئے خام کرو
فرش مستاں کرو سجادۂ بے تہ کے تئیں
مے کی تعظیم کرو، شیشے کا اکرام کرو
دامن پاک کو آلودہ کرو بادہ سے
آپ کو مغ بچے کا قابل دشنام کرو
نیک نامی و تفاوت کو . . . جلد کھو
دین و دل پیش کش سادۂ خود کام کرو
ننگ و ناموس سے اب گزرو جوانوں کی طرح
. . . . . ساقی سے آرام کرو
خوب اگر جرعۂ مے نوش نہیں کرسکتے
خاطر جمع مے آشام ھی اک کام کرو (ورق٢٥٤الف)
اٹھ کھڑے ھو جو جھکے گردن مینائے شراب
خدمت بادہ گساراں ھی سر انجام کرو
مطرب آکے جو کرے چنگ نوازی تو تم
پیرھن مستوں کی تقلید سے انعام کرو
خنکی اتنی بھی لازم نہیں اس موسم میں
پاس جوش گل و دل گرمی ایام کرو
سایۂ گل میں لب جو پہ گلابی رکھو
ھاتھ میں جام کو لو آپ کو بدنام کرو
آہ تا چند رھو خانقہ و مسجد میں
ایک تو صبح گلستاں میں بھی یوں شام کرو

Marfat.com

کہتے ہو اتحاد ہے ہم کو ✡ ہاں کہو اعتماد ہے ہم کو
خط سے نکلے ہے بےوفائی حسن ✡ اس قدر تو سواد ہے ہم کو
موسم ابر ہے سبو بھی ہو ✡ گل ہو، گلشن ہو، ایک تو بھی ہو
نہیں وسواس جی کے جانے کے ✡ ہائے رے شوق دل لگانے کے
اس کدورت کو ہم سمجھتے ہیں ✡ ڈھب ہیں یہ خاک (میں) ملانے کے
کب وہ سوتے تھے میرے گھر آکر ✡ جاگے طالع غریب خانے کے
دم آخر ہی کیا نہ آنا تھا ✡ اور بھی وقت تھے بہانے کے
ایک دن بعد خبر کو جو وہ یار آتا ہے ✡ دل بیمار کو باری سے بخار آتا ہے
میر کا ہجر میں وصال ہوا ✡ لو (یہ) جھگڑا ہی انفصال ہوا

(ورق ٢٥٤ ب)

اس کے کوچے کی خاک لائیں گے ہم ✡ اپنا کعبـــہ جدا بنائیں گے ہم
اس کی طرز نگاہ مت پوچھو ✡ جی ہی جانے ہے آہ مت پوچھو
تو گرفتار دام زلف اس کا ✡ ہے یہی روسیاہ مت پوچھو

کیا ہے گر بدنامی و حالت تباہی بھی نہ ہو
عشق کیا جس میں کہ اتنی روسیاہی بھی نہ ہو
مجمع مژگاں ہے، کوئی دیکھیو جاکر، کہیں
جس کا میں کشتہ ہوں ان میں وہ سپاہی بھی نہ ہو
دل صاف ہو تو جلوہ گہ یار کیوں نہ ہو
آئینہ ہو تو قابل دیدار کیوں نہ ہو
مستغنیانہ تو جو کرے پہلے ہی سلوک
عاشق کو فکر عاقبت کار کیوں نہ ہو
موئے سفید ہم کو کہے ہے کہ عاقلاں
اب صبح ہوتی آئی ہے بیدار کیوں نہ ہو
گل گشت کا بھی لطف دل خوش سے ہے نسیم
پیش نظر و گر نہ چمن زار کیوں نہ ہو

Marfat.com

شاید کہ آوے پرسش احوال کو کبھو
عاشق بھلا سا ہوئے تو بیمار کیوں نہ ہو

نزدیک اپنے ہم نے تو سب کو رکھا ہے سہل
پھر میرؔ اس میں مردنِ دشوار کیوں نہ ہو

کیا موافق ہو دوا عشق کے بیمار کے ساتھ
جی ہی جاتے نظر آئے ہیں اس آزار کے ساتھ

رات مجلس میں تری ہم بھی کھڑے تھے چپکے
جیسے تصویر لگا دے کوئی دیوار کے ساتھ

دل پر خوں ہے یہاں، تجھ کو گماں ہے شیشہ
شیخ کیوں مست ہوا ہے تو کہاں ہے شیشہ

جو ہوشیار ہے، سو آج ہو شراب زدہ
زمینِ مے کدہ یک دست ہے گی آب زدہ (ورق ٢٥٥ الف)

جدا ہو رخ سے ترے زلف میں نہ کیوں دل جائے
پناہ لیتے ہیں سایہ کی آفتاب زدہ

زندگی ہوتی ہے اپنی غم کے مارے دیکھیے
پھیرلیں آنکھیں ادھر سے تم نے پیارے دیکھیے

خنجر بے داد کو کیا دیکھتے ہو دم بہ دم
چشم سے انصاف کی سینے ہمارے دیکھیے

یہ چشم آئنہ دار رو تھی کسو کی ٭ نظر اس طرف بھی کبھو تھی کسو کی

دو دن سے جو بنی تھی وہ پھر شب بگڑ گئی
صحبت ہماری یار سے بے ڈھب بگڑ گئی

باہم سلوک تھا تو اٹھاتے (تھے) نرم گرم
کاہے کو میرؔ کوئی دبے جب بگڑ گئی

عشق میں بے خوف و خطر چاہیے ٭ جان کے دینے کو جگر چاہیے

Marfat.com

قابلِ آغوشِ ستم دیـــدگاں ✡ اشک سا پاکیزہ گہر چاہیے
شرط سلیقہ ہے ہر اک امر میں ✡ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے
کم شناسائے زر داغ دل [؟] ✡ اس کے پرکھنے کو نظر چاہیے
شمع صفت جب کبھی مرجائیں گے ✡ ساتھ لیے داغ جگر جائیں گے
کھل گئے رخسار اگر یار کے ✡ شمس و قمر جی سے اتر جائیں گے
اس کی شمشیر تیز سے ہم دم ✡ مر رہیں گے جو زندگانی ہے
یاں ہوے میر ہم برابر خاک ✡ واں وہی تازہ سر گرانی ہے
ہے غزل میر یہ شفائی کی ✡ ہم نے بھی طبع آزمائی کی

(ورق ۲۵۵ ب)

اسی تقریب اس گلی میں رہے ✡ منتیں ہیں شکستہ پائی کی
کاسۂ چشم لے کے جوں نرگس ✡ ہم نے دیدار کی گدائی کی
زور زر کچھ نہ تھا تو بارے میر ✡ کس بھروسے پر آشنائی کی
آہ میری زبان پر آئی ✡ پھر بلا آسمان پر آئی
طاقتِ دل بہ رنگِ نکہتِ گل ✡ پھر نہ اپنے مکان پر آئی
غم جاناں ہو اور جہاں ہو میر ✡ جیسے عالم کی جان پر آئی
بات شکوے کی ہم نے گاہ نہ کی ✡ بلکہ دی جان اور آہ نہ کی
غیر سے اب یار ہوا چاہیے ✡ ملتجی ناچار ہوا چاہیے
تاکہ وہ ٹک آن کے پوچھے کبھی ✡ اس لیے بیمار ہوا چاہیے
زلف کسی کی ہو کہ ہو خال وخط ✡ دل کو گرفتار کیا چاہیے
کچھ نہیں خورشید صفت سرکشی ✡ سایـــۂ دیوار ہوا چاہیے

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر کل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے
حسن کو بھی عشق نے آخر کیا حلقہ بہ گوش
رفتہ رفتہ دل بروں کے کان میں بالے پڑے
شب کو خوں گرمی سے گریے کی مری آنکھوں کی راہ
گوشۂ دامن میں میر آتش کے پرکالے پڑے

Marfat.com

میر صاحب رلا گئے سب کو ✡ کل وہ تشریف یاں بھی لائے تھے

یا رب کوئی ہو عشق کا بیمار نہ ہووے
مرجاے ولے اس کو یہ آزار نہ ہووے (ورق۲۵۶ الف)
برقع کو اٹھا چہرے سے وہ بت اگر آوے
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آوے
اے ناقۂ لیلیٰ دو قدم راہ غلط کر
مجنون ز خود رفتہ کہیں راہ پر آوے
کہتے ہیں ترے کوچے سے میر آنے کہے ہے
تب جانیے وہ خانہ خراب اپنے گھر آوے
کیا جانیں وہ مرغان گرفتار چمن کو
جن تک کہ بہ صد ناز نسیمِ سحر آوے
واعظ نہیں کیفیت مے خانہ سے آگاہ
یک جرعہ بدل ورنہ یہ مندیل دھر آوے

کچھ موج ہوا پیچاں اے میر نظر آئی ✡ شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی
دہلی کا ہر اک کوچہ اوراق مصور تھا ✡ جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی

نزاکت کیا کہوں خورشید رو کی کل شب مہ میں
گیا تھا سایہ سایہ باغ کے تس پر حرارت کی
اب کرکے فراموش تو ناشاد کروگے
پر ہم جو نہ ہوں گے تو بہت یاد کروگے
ترا اے ناتوانی جو کوئی عالم میں رسوا ہے
توانائی کا منہ دیکھا نہیں اس نے کہ کیسا ہے
نیاز ناتواں کیا ناز سرو قد بر آوے [؟]
مثل مشہور ہے عالم میں دست زور بالا ہے
گلہ سن پیچش کاکل کا یوں مجھ سے لگا کہنے
تو اپنی فصد کر جلدی کہ تجھ کو میر سودا ہے

Marfat.com

چل ہم نشیں کہ دیکھیں آوارہ میر کو ٹک
خانہ خراب وہ بھی آج اپنے گھر رہا ہے (ورق ۲۵۶ ب)

قرار دل کا یہ کاہے کو رنگ تھا آگے
ہمارے چہرے کے اوپر بھی رنگ تھا آگے

نالہ تا آسمان جاتا ہے ○ شور سے جیسے بان جاتا ہے
اپنا سر شوریدہ تو وقف سر چوگان ہے
آ ہوالہوس گر ذوق ہے یہ گوے یہ چوگان ہے

عالم مری تقلید سے خواہش تری کرنے لگا
میں تو پشیماں ہوچکا لوگوں کو اب ارمان ہے

ہر چند بیش از بیش ہے دعوی تو رونے کا تجھے
پر دیدۂ نم ناک بھی اے ابر تر طوفان ہے

کرے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے ○ زمیں سخت ہے، آسماں دور ہے
تمنائے دل کے لیے جان دی ○ سلیقہ ہمارا تو مشہور ہے
آرسی کے بھی گھر میں شرم سے میر ○ نہیں وہ مثال آتا ہے [؟]

نہ تنہا داغ تو سینے پہ میرے یک چمن نکلے
ہر اک لخت جگر کے ساتھ سو زخم کہن نکلے

ادا کھینچ سکتا ہے بہزاد اس کی وہ تصویر کھینچے گا یہ ہم نے مانی

یہ رات ہجر کی ایسا ہی دن دکھاتی ہے
کہ صبح شکل مری سب کو بھول جاتی ہے

ابھر اے نقش شیریں بے ستوں پر ٹک تماشا کر
کہ کارستانیاں تیرے لیے فرہاد کرتا ہے

کیا خط لکھوں کہ اشک سے فرصت نہیں رہی
لکھتا ہوں تو پھر شہ ہے کتابت یہی یہی

میدان غم میں قتل ہوی آرزوے وصل رہ گئی تھی خاندان تمنا میں اک یہی

Marfat.com

کل وعدہ گاہ میں سے جوں ان کی ہم کو لائے
ہونٹوں پہ جان آئی پر آہ وہ نہ آئے (ورق۲۵۷ الف)
قبر عـــاشق پر مقرر روز آنا کیجیے
جو گیا ہو جان سے اس کو بھی جانا کیجیے

تا چند ترے غم میں یوں زار رہا کیجے ✡ امید عیادت پر بیمـار رہا کیجے
آہ جس وقت سر اٹھاتی ہے ✡ عرش پر برچھیاں چلاتی ہے
تڑپنا بھی دیکھا نہ بسمل کا اپنے ✡ میں کشتہ ہوں انداز قاتل کا اپنے

تو خاطر جمع رکھ دامن کہ اب شہر گریباں سے
تری خاطر ہزاروں چاک تحفہ ہاتھ لایا ہے
رات گزری ہے مجھے نزع میں روتے روتے
آنکھیں پھر جائیں گی اب صبح کے ہوتے ہوتے

یعقوب کے نہ کلبۂ احزاں تلک گئے ✡ سو کاروان مصر سے کنعاں تلک گئے
کو موسم شباب ، کہاں گل ، کسے دماغ ✡ بلبل وہ چہچہے انہیں یاراں تلک گئے
کچھ آبلے دیے بھی رہ آورد عشق نے ✡ سو رفتہ رفتہ خار مغیلاں تلک گئے
جن جن کو تھا یہ عشق کا آزار مرگئے ✡ اکثر ہمارے ساتھ کے بیمار مرگئے
مجنوں نہ دشت میں ہے نہ فرہاد کوہ میں ✡ تھا جن سے لطف زندگی وہ یار مرگئے

چلی جاتی ہے نکلی جان اب تدبیر کیا کیجے
مداوا سے مرض گزرا کہو اب میر کیا کیجے
کہاں تک غیر جاسوسی کے لینے کو لگا آوے
الٰہی اس بلائے ناگہاں پر اک بلا آوے

آتا ہے ننگ گو اسے اب میرے نام سے ✡ ہے میر کام میرے تئیں اپنے کام سے
کافر ہوئے بتوں کی محبت میں میر جی ✡ اس راہ آج آئے تھے قشقہ دیے ہوئے
(ورق ۲۵۷ ب)

بھرا ہے دل مرا جام لبالب کی طرح ساقی
گلے لگ خوب روؤں میں جو مینائے شراب آوے

Marfat.com

صید افگنوں سے ملنے کی تدبیر کریں گے
اس دل کے تئیں پیش کشِ تیر کریں گے

وا اس سے سر حرف تو ہو گو کہ یہ سر جاے
ہم حلق بریدہ ہی تقریر کریں گے [؟]

نکلا نہ مناجاتیوں سے کام کچھ اپنا
اب کوئی خراباتی جواں پیر کریں گے

اے چرخ نہ تو روزِ سیہ میر پہ لانا ٭ بے چارہ یہ اک نعرہ کشِ نیم شبی ہے

پیر مغاں سعادت تیری ہے گر وہ آوے
یہ میر مے کشوں میں اک طرز کا جواں ہے

سن کے صفت ہم سے خرابات کی ٭ عقل گئی زاہد بد ذات کی

دل کی معموری . . . . . فرصت چاہیے
ایسے ویرانے کے اب بسنے کو مدت چاہیے

عشق و مے خواری نبھے ہے کوئی درویشی کے بیچ
اس طرح کے خرچ لا طائل کو دولت چاہیے

عاقبت فرہاد مر کر کام اپنا کر گیا
آدمی ہووے کسی پیشے میں جرأت چاہیے

نالۂ عجز نقص الفت ہے ٭ رنج و محنت کمال راحت ہے
عشق ہی گریۂ ندامت ہے ٭ ورنہ عاشق کو چشم خفت ہے
تا دم مرگ غم خوشی کا نہیں ٭ دل ازردہ کر سلامت ہے
تجھ کو مسجد ہے مجھ کو مے خانہ ٭ واعظا اپنی اپنی قسمت ہے
ایسے ہنس مکھ کو شمع سے تشبیہ ٭ شمع مجلس کی [illegible] ہے

(ورق ۲۵۸ الف)

تربت میر پر ہیں اہل سخن ٭ ہر طرف حرف ہے حکایت ہے
تو بھی تقریب فاتحہ سے چل ٭ بہ خدا واجب الزیارت ہے

Marfat.com

میری پرسش پہ تری طبع اگر آوے گی
صورت حال تجھے آپ نظر آوے گی
ابر مت گور غریباں پـــہ برس غافل آہ
ان دل آزردوں کے جی میں بھی لہر آوے گی
کیا اس غریب کو ہے سر سایۂ ہما
جو اپنی بے دماغی سے مکھی نہ جھل سکے
دو حرف اس کے منہ کے تو لکھ بھیجیو شتاب
قاصد چلا ہے چھوڑ کے تو جاں بہ لب مجھے

غیروں کا ساتھ باعث ... ہے بتاں ۞ اس امر میں خدا بھی کہے تو نہ مانیے
کب تلک جی رکے خفا ہووے ۞ آہ گرمی کی ٹک ہوا ہووے
جبہ مندیل و ردا مست لیے جاتے ہیں ۞ شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے

یہ ہے بازار جنوں .... ہے دیوانوں کی
یاں دکانیں ہیں کئی چاک گریبانوں کی
خانقہ کا تو نہ کر قصد تو اے خانہ خراب
رہ گئی ہے یہی اک بستی مسلمانوں کی
کیوں کہ کہیے کہ اثر گریۂ مجنوں میں نہ تھا
گرد نم ناک ہے اب تک بھی بیابانوں کی
مے کدے سے تو ابھی آیا ہے مسجد میں شیخ
ہو نہ لغزش کہیں صحبت ہے یہ بے گانوں کی

نہیں وسواس جی گنوانے کے ۞ ہائے رے ذوق دل لگانے کے
اس کدورت کو ہم سمجھتے ہیں ۞ ڈھب ہیں یہ خاک میں ملانے کے
(ورق ۲۵۸ ب)

مرنے پر بیٹھے ہیں سنو صاحب ۞ بندے ہیں اپنے دل جلائیں گے [؟]
دل و دیں ہوش و صبر سب ہی گئے ۞ آگے آگے تمہارے آئیں گے [؟]
کب تو سوتا تھا گھر مرے آکر ۞ جاگے طالع غریب خانے کے

Marfat.com

مژہ ابرو نگہ سے اس کی میر ٭ کشتہ ہیں اپنے دل لگانے کے
تیر و تلوار و سیل یک جا ہیں ٭ سارے اسباب مارے جانے کے

تن ہجر میں اس یار کے رنجور ہوا ہے
بے طاقتی دل کو بھی مقدور ہوا ہے
خورشید میں محشر کے تپش ہوگی کہاں تک
یہ ساتھ مرے داغ کے محشور ہوا ہے
اے رشک سحر بزم میں ... منہ سے نقاب اب
اک شمع کا چہرہ ہے کہ بے نور ہوا ہے

دل جواب بے قرار رہتا ہے ٭ آج کل مجھ کو مار رہتا ہے
میر نام اک جواں سنا ہوگا ٭ اسی عاشق کے یار ہیں ہم بھی

دل گداز اپنی کہاں آواز عود و چنگ ہے
دل کے نالوں کا ... پردوں میں کچھ آہنگ ہے
بے ستوں کھودے سے کب آخر ہوے سب کار عشق
بعد ازیں اے کوہ کن سر ہے ترا اور سنگ ہے
عشق میں وہ گھر ہے اپنا جس میں سے مجنوں یہ ایک
ناخلف سارے قبیلے کا ہمارا ننگ ہے

صبح بھی کوئی آہ کر لیجے ٭ آسماں کو سیاہ کر لیجے
بس کہ ہے ..... ٭ ہووے پیوند زمیں یہ کشتنی

(ورق ۲۵۹ الف)

میں گدا شاعر نہیں ہوں بے طمع ٭ تھا مرا سر مشق دیوان غنی
دہر بھی میر طرفہ مقتل ہے ٭ جو ہے سو کوئی دم فیصل ہے
مرگیا کوہ کن اسی غم میں ٭ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے

کل بارے ہم سے اس سے ملاقات ہوگئی
دو دو سخن کے کرنے میں اک بات ہوگئی

Marfat.com

کن کن مصیبتوں سے ہوی صبح شام ہجر
سو زلفیں ہی بناتے اسے رات ہوگئی

اپنے تو ہونٹ بھی نہ ہلے اس کے رو بہ رو
رنجش کی وجہ میر یہ کیا بات ہوگئی

اب دل سے آہ اٹھنے جو صبح و مسا لگی
پژمردہ اس کلی کو بھی شاید ہوا لگی

لگ جاے چپ نہ تجھ کو تو کہیو تو عندلیب
گر بے کلی نے کی ہمیں تکلیف نا لگی

پائے گل اس چمن میں چھوڑا گیا نہ ہم سے
سر پر ہمارے اب کی منت ہے بے پری کی

پیشہ تو ایک ہی تھا اپنا اور اس کا لیکن
مجنوں کے طالعوں نے شہرت میں یاوری کی

ہم سے جو میر اڑ کر افلاک چرخ میں ہے
خاک اوفتادگاں سے کاہے کو ہم سری کی

سرہانے میر کے کوئی نہ بولو ✡ ابھی ٹک روتے روتے سوگیا ہے
عمر بھر ہم رہے شرابی سے ✡ دل پر خوں ہی اک گلابی سے

رباعیات

تا چند تلف میر حیا سے ہوگا ✡ شایستۂ صد ستم وفا سے ہوگا
کر ترک ملاقات بتاں کعبے چل ✡ ان سے ہوگا سو اب خدا سے ہوگا
(ورق ۲۵۹ ب)

ہر صبح غموں میں شام کی ہے ہم نے ✡ خوں نابہ کشی مدام کی ہے ہم نے
یہ مہلت کم کہ جس کو کہتے ہیں عمر ✡ مر مر کے غرض تمام کی ہے ہم نے

Marfat.com

مسجد میں تو شیخ کو خروشاں دیکھا ✡ مے خانے میں جوش بادہ نوشاں دیکھا
یک گوشۂ عافیت جہاں میں ہم نے ✡ دیکھا تو محلۂ خموشاں دیکھا

کی حسن نے تجھ سے بے وفائی آخر ✡ خوبی نہ رہی نہ میرزائی آخر
رونق نہ رہی غبار خط سے منہ پر ✡ اس سبز قدم نے خاک اڑائی آخر

کیا میر ہوی ہے جان تم کو بھاری ✡ جو اس بت سنگ دل سے کی ہے یاری
بیمار بھلا کوئی بھی ہووے اس کا ✡ پرہیز کرے جس سے خدائی ساری

تسبیح کو مدتوں سنبھالا ہم نے ✡ خرقہ برسوں گلے میں ڈالا ہم نے
اب آخر عمر میر مے کی خاطر ✡ سجادہ گرو رکھنے نکالا ہم نے

منت

منت تخلص، میر قمرالدین، سید عالی نسب از قصبۂ [1] سونی پت. خودش (به) دارالخلافۂ شاہ جہاں‌آباد نشو و نما یافتہ - بعد انفراغ تحصیل علوم عربی و فارسی دست بیع به خدمت حضرت مولوی محمد فخرالدین صاحب قدس‌الله سرہ‌العزیز گشتہ و از جناب اوشاں فوائد باطنی حصول نمودہ و یکے [2] - از خلفاے ایشاں گشت - در فارسی گوئی علم استادی به اعتبار افراشتہ (ورق ۲۶۰ الف) الحق تعریف و توصیف کمالات شاعری آں یگانۂ عہد بیش ازاں ست کہ در سلک انشا درآید - تصانیف [3] بسیار در نظم و نثر از طبع وقادش به نہایت بلاغت و کمال قوت شاعری یادگار دہر ماندہ - مثنوی در جواب

(۱) از نجیب زادہ ہاے قصبۂ بسولی، ہم راہ نواب عماد الملک به کمال خوبی بسر می [illegible]
(۲) گویند اما باور نہ می اید کہ در اخر قال حال به دیار شرقیہ دگرگوں گشتہ [illegible] گرفتہ، مسی بر دندان مالیدہ، و ازیں ہا در گزشتہ رسالہ در رد صوفیہ وشت (مر) [illegible] کہ به جہان‌آباد بود رسم و عادات اہل سنت داشت، حالو کہ به لکھنؤ امد، به روش امامیہ برامد - (شیفتہ)
(۳) نظم و نثر ملا کو قریب لاکھ بیت کو کلیات ان کا ہو (گلزار) اشعار فارسی ان کو قریب لاکھ کو ہوں گو (سخن شعرا)

Marfat.com

سحر حلال تصنیف مولانا اهلی شیرازی که به صنائع ذو بحرین و ذو قافیتین و تجنیس قافیه است، به خوبی تصنیف ساخته ـ ماسوای این اقسام اشعار به کمال فصاحت ازو موزون گشته است ـ از نواب [1] نظام‌الملک ناظم صوبهٔ حیدرآباد پنج هزار روپیه نقد در صلهٔ قصیدهٔ تهنیت یافته ـ حد و حصر قابلیت او آن قدر نیست، که به شرح و بسط در آید ـ بلکه زیاده ازان ست که در [2] ـ قیاس گنجد ـ از دارالخلافه شاه جهان آباد طرف دکن و پورب و کلکته سیر نموده، آخرش در لکهنؤ رسیده استقامت [3] اختیار کرد ـ و راجه ٹکیت رای که دیوان نواب وزیرالممالک مرحوم و سردار کثیرالاقتدار بود، به سبب بزرگی و کمالات ایشان نزد خود داشته، کفافی موافق اخراجات ایشان معین گردانیده بود و بسیار اعزاز می کرد و معتقدانه پیش (می) آمد ـ آخرش به همراهی راجه موصوف [4] ـ باز به کلکته رسیده در ۱۲۸ه. [5] ـ سفر آخرت گزید ـ و هما نجا در مقامی که به کربلا مشهور ست، دفن یافت ـ خدایش بیامرزاد ـ به سبب (ورق ۲٦۰ ب) تحریک شاگردان ریخته گو گاه گاهی شعر

(۱) از پیش گاہ نواب نظام‌الملک به صلهٔ قصیده ده هزار روپیه را نقد و جنس ذخیره اندوخته (شیفته)

(۲) گلزار میں ہو کہ منت کی تربیت حضرت شاہ ولی‌اللہ محدث کی گھرانے میں ہوئی ـ میر شمس‌الدین فقیر اور میر نورالدین نوید سو مشورۂ سخن کیا ـ مصحفی نو ہندی میں لکھا ہو کہ شروع میں شعر ریختہ میں تائم چاند پوری سو استفادہ کیا ـ "چوں نام به فارسی گوئی برآورد دراں زماں خود را شاگرد میر شمس‌الدین فقیر می گوید ـ و چندی پیش فوت حسین خاں هم آمد و شدی داشت"

(۳) ۱۱۹۱ھ، میں لکھنؤ میں ان کا آنا ہوا ـ میر محمد حسین فرنگی لقب .... کی مربی گری سو ممتازالدولہ مسٹر جانسن بہادر کی سرکار میں توسل انہوں نو حاصل کیا ـ اور رفاقت میں صاحب مذکور کی کلکتہ آکر عمادالدولہ گورنر مسٹر هشین جلادت جنگ بہادر کی اعانت کو باعث پیش گاہ نظامت سو صوبۂ بنگ کی خطاب ملک‌الشعرا کا لیا (گلزار)

(٤) ۱۲۰٦ھ میں نواب سرفرازالدولہ حسن رضا خاں اور راجہ ٹکیت رای .... لکھنؤ سو کلکتہ جو تشریف لای، تو میر فخرالدین منت بھی ساتھہ آی، ایک تین چار روز تپ محرق ان کو عارض ہوئی اور بغیر جان کو وہ تپ نہ گئی (گلزار)

(٥) کذا ـ شیفتہ نو لکھا ہو کہ ٤۹ سال کی عمر میں ۱۲۰۸ھ. میں انتقال ہوا، مصحفی نو ہندی میں قطعہ تاریخ وفات لکھا ہو ـ جس میں "منت کجاو زمزمہ شاعری او" سو تاریخ نکالی ہو، اس سو ۱۲۰۷ھ. سنہ وفات نکلتا ہو ـ عرشی صاحب نو حاشیۂ دستور میں کئی مادۂ تاریخی مختلف شعرا کو درج کئو ہیں، ان سب سو ۱۲۰۸ھ نکلتا ہو ـ گلزار کی مندرجۂ بالا عبارت سو مترشح ہوتا ہو کہ ۱۲۰٦ھ میں انتقال ہوا ـ

Marfat.com

ریختہ ہم می گفت ۔ منہ کلام ۔

کسے عرض حال غم دل کا رو ہے ۞ گرہ زیر لب نغمۂ آرزو ہے
قدم رکھ گیا کون سینے پر اپنے ۞ گل داغ میں آج میدھی کی بو ہے
سمند ناز کو ٹک دی تھی فرصت جولاں ۞ پھرے ہے جب سے بھٹکتا مرا غبار ہنوز

گر اس لب جاں بخش کی اک بات سناؤں
عیسی بھی جو کچھ بولیں تو صلوات سناؤں

منت ایسے کو دل دیا تونے ۞ اے مری جان کیا کیا تونے
منت جوں شمع دل جلاتا جاتا ہے ۞ روکا کب غم . . . . جاتا ہے
کیا جانیے کیا خلش ہے سینے میں آج ۞ ہر سانس کے ساتھ جی چلا جاتا ہے

مدعی اس سے سخن ساز بہ سالوسی ہے
پھر تمنا کو یہاں مژدۂ مایوسی ہے
میری ہی طرح جگر خوں ہے ترا مدت سے
اے حناکس کی تجھے خواہش پابوسی ہے
آہ اے کثرت داغ غم خوباں کہ مدام
صفحـــۂ سینہ پر از جلوۂ طاؤسی ہے
تہمت عشق عبث کرتے ہیں منت مجھ پر
ہاں یہ سچ ملنے کی خوباں سے تو اک خوسی ہے
مدت میں تو اے ننگ مروت نظر آیا
کس واسطے ، کیوں ، خیر ہے ، کیا تھا ، کدھر آیا

مائل مائل تخلص ، مرزا قادر بیگ ، شاگرد میر غلام علی عشرت ، از طبع زاد اوست ۔

جس وقت آہ لشکر غم دل پر آ پڑا
سینہ سے دل نکل کئی فرسنگ جا پڑا (ورق ۲۶۱ الف)

محمود محمود تخلص ، سید محمود خاں سلمہ اللہ تعالی ، برادر زادۂ مولف است کہ بہ حلیۂ جودتِ طبع آراستہ و جدت ذہن پیراستہ است ۔ ذوق شعر

Marfat.com

گوئی در خاطرش متمکن ، اصلاح شعر ازیں هیچ مدان صلاح دانسته ـ ایزد لا یزال به عمر طبعی رساناد ـ ازوست ـ

ساغر صہبا بنایا میری مشتِ خاک کو
اے مغاں تحسیں کرو تم گردش افلاک کو

چشم سے میری رواں هے اشک هردم خون کا
خوب دیکھا تو یه هے دریاے قلزم خون کا

قتل کا آهنگ میرے وه ستم گر کیا کرے
لائق فتراک کب هے صید لاغر کیا کرے

زاهد کہیں الجھیو نه اس بے گناه سے ۞ آیا هے مے کدے میں جو تو خانقاه سے

عجب نصیب هیں میرے بھی کچھ خدا حافظ
نه پہنچے خط کبھی کتنا لکھوں میں یا حافظ

عجب خوبی سے کاکل نے ترے چہرے کو گھیرا هے
عجب یه هے که یک جا پر اجالا اور اندھیرا هے

موتیوں کا جو ترا رات کو جھمکا ٹوٹا
دل لگا کہنے مجھے دیکھیو تارا ٹوٹا

ساقیا هم کو بھی اک جام لبالب دینا
کہتے هیں گھر میں ترے آج هے ... ٹوٹا

کیا قباحت هے جو ساقی رمضاں میں میں نے
پی جو مے تھوڑی سی روزه نہیں میرا ٹوٹا

بس که محمود تو رهتا هے شکسته خاطر
اس لیے شعر کا مضمون بھی سوجھا ٹوٹا

دنداں کو دیکھ، لب کو بھی دیکھ اور دهن کو دیکھ
اے دل ولے تو غور سے اس کے دهن کو دیکھ

(ورق ۲۶۱ ب)

Marfat.com

جس کی خاطر ہاتھ گل دستہ کیا کھا داغ داغ
دیکھ اس غنچہ دہن کو کیوں نہ ہوں میں باغ باغ

چہرہ ہے ترا ماہ جبیں بدر کی مانند
اور زلف ہے گرد اس کے شب قدر کی مانند

رشک عیسی کو ہم نے کیا دیکھا ٭ مرگ کو سامنے کھڑا دیکھا

منشی منشی تخلص، شیخ غلام علی، ساکن قصبۂ... من توابع ضلع مشرق، در سرکار صاحبان انگریز معاش بسر می برد۔ یک شعر از تصانیفش شخصے خوانده بود، ثبت گردید

سبز پگڑی کے تمہاری ہم تو جب ہوں معتقد
کر دکھاؤ شیخ جی تسبیح کا دانہ ہرا

مصحفی مصحفی تخلص غلام ہمدانی[1]، اصلش از قصبۂ امروہہ[2]، بزرگانش در سرکار والا ملازم بودند۔ از ابتداے شباب در دار الخلافہ بود و باش اختیار کرده۔ اشعار فارسی و ہندی بہ فصاحت تمام می گوید۔ سخن ور مسلم الثبوت گفتنش رواست۔ صاحب تصانیف بسیار ست۔ یک دیوانِ فارسی و شش دیوان ریختہ موزوں نموده۔ و دو رسالۂ تذکره یکے فارسی و دویمی ہندوی تالیف ساختہ۔ کلامش بسیار صحت محاوره دارد۔ از مدتے بہ سمت لکھنؤ[3] رفتہ، ہمانجا اقامت گزیده۔ در سرکار مرشد زادۂ آفاق میرزا سلیمان شکوه بہادر دام اقبالہ سلسلۂ نوکری بہ صیغۂ شاعری درست نموده۔ اکثر قصائد در مدح مرشد زاده بہ کمال قوت فہم و جودت طبع تصنیف کرده و سواے این اشعارِ (ورق ۲۶۲ الف) ہر قسم از طبع ذو فنونش سرزده۔ [illegible]

(۱) شیخ ہمدانی (حسن)

(۲) از نجبای امروہہ، مولدش اکبر پور کہ قصبہ ای است متصل دہلی، وطن بزرگانش از قدیم الحال در شاہ جہان آباد۔ بہ پیشۂ تجارت بسر می برد (حسن) می گفت کہ مولدش بلم گڑھ است کہ متصل شاہ جہان آباد است (حاشیۂ دستور الفصاحت ص ۹۳)

(۳) بالفعل کہ سنہ ۱۲۱۵ ھ ہیں ایک چودہ برس سے اوقات لکھنؤ میں بسر کرتا ہے (کلزار)

Marfat.com

که مشار الیه در دار الخلافه بود ، مجلسِ مشاعره در خانه اش منعقد می شد و دراں عهـــد استادی مخدومی میرزا محمد جان بیگ سامی مرحوم که به قید [حیات ؟] بوده ، و در مشاعره اش می رفت و او هم گاهے برائے ملاقاتِ میرزائے مرحوم می آمـد ـ در آں وقت اورا راقم دیده است ، بسیار خلیق و متواضع و کم گو بـه نظر رسیده غرض که مغتنم وقت ست ـ شه سوار یکه تاز میدان[1] ـ شاعری ـ از نتائج طبع اوست ـ

شوق سے لکھیے اگر جانب جاناں کاغذ ✡ ہو کبوتر کی طرح آپ پر افشاں کاغذ
او دامن اٹھا کے جانے والے ✡ ٹک ہم کو بھی خاک سے اٹھا لے

ایک دو گالیاں اس شوخ کی کھا رہتے ہیں
اپنا جو روز مقرر ہے سو پا رہتے ہیں

باہم ز بس کہ مہر و محبت نہیں رہی
کچھ ہم کو اس سے جائے شکایت نہیں رہی

زیب دامان مژہ سلک لآلی کیجے
دو گھڑی بیٹھ کے دل تو کہیں خالی کیجے

ہم دماں موسم پرواز میں یہ خوب نہیں ✡ عذر کوتہ دلی و ریختہ بالی کیجے

کس بہانے سے ترے در تلک آوے کوئی
اور جو اٹھے ہے تو کیا بات بناوے کوئی
انسان سے گہ جن سے ہمیں کام پڑا ہے
کیا کہیے کہ کن کن سے ہمیں کام پڑا ہے
بیٹھے ہیں مرے سامنے وہ میں ہوں یہ کہتا
ہاتھ اپنا اٹھا ان سے ہمیں کام پڑا ہے (ورق ۲۶۲ ب)

تنہا ترا مزاج نـہ خوں خوار گرم ہے ✡ خود اپنے قتل پر یہ گنہ گار گرم ہے
ترا کشتہ اس کو خدا جانتا ہے ✡ ہر اک زخم کو خوں بہا جانتا ہے

(۱) هرچند به تقاضای شیوهٔ بسیار گویاں اکثر کلامش بر کم پایه و از لطائف خالی است ، اما گزیده اشعار او در نهایت رتبت والا و مرتبت عالی ست (شیفته)

Marfat.com

فلک سیم تن سے ملاوے جو مجھ کو ✡ تو جانوں کہ جوڑا بنا جانتا ھے

اپنی صورت ھمیں آ کر کبھی دکھلاتے ھی
تم میں الفت اگر ھوتی مرے گھر آتے ھی
اشکوں میں مرا کاش دل زار نکل جاے
جھگڑا ھی چکے جان جو یک بار نکل جاے
یا وصل میسر ھو ھمیں اس کا الٰہی
یا دل سے تمناے دل زار نکل جاے
نامے میں کوئی حرف نہ سنجیدہ نہ ھووے
یہ ڈر ھے کہ خاطر تری رنجیدہ نہ ھووے
ھے دیر سے نوحے کی صدا در پس محمل
فریاد کناں قیسِ ستم دیدہ نہ ھووے
حیف جلوے کی ترے چار طرف دھوم رھے
ھووے جو شخص کہ عاشق وھی محروم رھے
جب تلک واں رھے جینے سے رھی یاس ھمیں
کوچۂ یار کی آئی نہ ھوا راس ھمیں
ھم یہ جانیں کہ ملی حور ھمیں دنیا میں
کوئی لے جا کے بٹھا دے جو ترے پاس ھمیں
جا پڑی شب جو نظر عقد ثریا کی طرف
یاد آئے تری پازیب کے الماس ھمیں

منہ چھپاؤ نہ تم نقاب میں جان ✡ یوں ھی عاشق کی ھے عتاب میں جان

خواریاں، بدنامیاں، رسوائیاں ✡ عشق نے شکلیں یہ سب دکھائیاں

ھم سے پوچھے کوئی عزلت کا مزہ ✡ گوشۂ صحرا ھیں اور تنہائیاں

(ورق ۲۶۳ الف)

ہے زخم اسے مارا شمشیر اسے کہتے ھیں
ہے دام پھنسا رکھا زنجیر اسے کہتے ھیں

Marfat.com

صورت ترے مجنوں کی مانی نے جو کل دیکھی
حیران رہا وہ بھی تصویر اسے کہتے ہیں

اس تیغ کے ہیں زخم مرے تن پہ ہزاروں
جوں پھول کھلے ہوں کسی گلشن میں ہزاروں

نکلا سوار ہو جو وہ قاتل کٹار باندھ
فتراک زیں سے بس وہیں لایا شکار باندھ

برگشتہ نگہ کا جو تری تیر الٹ جائے
کھا ناوک حسرت وہیں نخچیر الٹ جائے

سیدھی نہ پڑی تیغ تری کشتے پہ تیرے
تو کیا کرے جب اس کی ہی تقدیر الٹ جائے

گر یہ کس کام کا وہ جس میں کہ مژگاں ڈوبے
روئیے ایسا کہ ہر خار مغیلاں ڈوبے

تکمۂ لعل جو اس گل نے کیا زیب گلو
قلزم خون میں ہم تاعہ بہ گریباں ڈوبے

دیکھیے صبح دکھاتی ہے رخ اپنا کہ نہیں
ہم اسی فکر میں ہیں اے شب ہجراں ڈوبے

دیکھیو میں بھی شب ہجر میں کیا لاؤں ہوں سانگ
آج سورج کہیں اے شام غریباں ڈوبے

ڈوبنے کا مجھے اپنے نہیں کچھ اندیشہ
تیری کشتی کہیں اے گنبد گرداں ڈوبے

جانے کا نہ لے نام کہ مر جائے گا کوئی
بے درد ابھی جی سے گزر جائے گا کوئی

لاشہ وہ مرا پھینک خفا ہوئیں گے دن میں
ہاتھ اپنا بھلا صاف تو کر جائے گا کوئی

Marfat.com

شب بزم غیر میں تم اگر جا کے سو رہے
سن لیجیو کہ یار بھی کچھ کہا کے سو رہے
اٹھنے کے خاک سے وہ نہیں روز حشر بھی
جو اس گلی میں پاؤں کو پھیلا کے سو رہے (ورق ۲۶۳ ب)

شب مجھے آئے تھے اس کے گھر سے سمجھانے کئی
میں نہ سمجھا ہوگئے بک بک کے دیوانے کئی
غوطہ زن حسن کے دریا میں نگاہ اپنی ہے
پیر جائے ہے جو پتھر میں سو آہ اپنی ہے

شاہا کہ وسیع ہے ترا دستِ سخا ٭ گزرے کئی ماہ از رہ لطف و عطا
انعام ہوا تھا جو دو شالہ مجھ کو ٭ رنگت کے لیے ہے وہ کھٹائی میں پڑا
ترا خدنگ نگہ جس کے دل سے پار ہوا ٭ نشانِ تیر تغافل وہ دل فگار ہوا

ہوا شعلہ جو میری آہ آتش ناک سے پیدا
تو ہوویں گے شرارے خرمن افلاک سے پیدا
جب تلک تعمیر ویرانی کرے معمار عشق
سر پہ میرے رکھیو یارب سایۂ دیوار عشق
یار ہوتا ہے مرا لالہ عذار ایک نہ ایک
داغ دے جاتی ہے ہر سال بہار ایک نہ ایک
رنگت میں ہے رخسار ترا گل سے بھی نازک
زلفوں کے تری بال ہیں سنبل سے بھی نازک
میں نے بھی تیرے عشق میں کیا کیا نہیں کیا
سب کچھ کیا ہے پر تجھے رسوا نہیں کیا
میں وہ مریض ہوں تری چشمِ سیاہ کا ٭ میں نے کبھی علاج مسیحا نہیں کیا

شانہ لوٹے ہے مزے کاکل پیچاں سے لپٹ
دلِ صد چاک تو جا زلفِ پریشاں سے لپٹ

Marfat.com

یاد میں قامتِ لیلی کی گیا کل مجنوں
عشق پیچے کی طرح سر و گلستاں سے لپٹ
تیغ کو کھینچ میاں قصہ مرا کوتہ کر
جاے طومار شکایت کسی عنواں سے لپٹ
بس کہا تجھ سے پرے ہو کہیں اے دستِ جنوں
نہ بلا ہوکے مرے چاک گریباں سے لپٹ (ورق٢٦٤ الف)

سامنے چشم کے ہر دم تری تمثال ہے آج
دل بھرا آئے نہ کیوں کر کہ برا حال ہے آج
نوک مژگاں پر کرے ہے یوں دل صد پارہ رقص
پھول گیندے کا کرے جوں بر سر فوارہ رقص

میں کون ہوں کہ منع تمنائے دل کروں ✡ یوں چاہیے الگ ہو تماشائے دل کروں
ہر شب فراق یار میں کہتا ہوں میں یہی ✡ اب بچ رہوں تو صبح مداوائے دل کروں

شانہ جس طرح رہے زلف پریشاں سے الجھ
یوں رہا ہاتھ مرا تار گریباں سے الجھ
نقاش کھینچنے جو لگا یار کی شبیہ ✡ بہرے کی ایک ماہ میں تیار کی شبیہ

از بس کہ مرے دیدۂ حیران میں کچھ ہے
اک آن میں دل کچھ ہے تو اک آن میں کچھ ہے

خالی ہی چلے جاتے ہیں ہم سیر چمن سے
دامان میں کچھ ہے نہ گریبان میں کچھ ہے
کیوں مجھ کو ستایا ہے بھلا اے غم ہجراں
تو دیکھ تو باقی بھی مری جان میں کچھ ہے
میں سحر تو کہتا نہیں پر جانوں ہوں اتنا
واللہ تری نرگس فتاں میں کچھ ہے
فغاں جو کنگرۂ عرش سے بلند نہ ہو
تو بام وصل کی آہ رسا کمند نہ ہو

Marfat.com

رهینِ ضبط کوئی مجھ سا دردمند نه هو
شکست رنگ سے جس کے صدا بلند نه هو
چاهت تری جذب اور هی دکھلاے هے مجھ کو
بے تابی دل کھینچے لیے جاے هے مجھ کو
قتل عشاق نه کر اتنا بھی جلاد نه هو ✡ شہر هاتھوں سے ترے محشر فریاد نه هو
جی تو چاهے هے دم قتل تڑپنے کو ولے ✡ ڈر هے نقصان دم خنجر فولاد نه هو
(ورق ٢٦٤ ب)

کیوں نه عشاق هوں حیراں مجھے سودائی دیکھ
قیس نے منھ کو چھپایا مری رسوائی دیکھ
آرزو خضر کو پیدا هوئی مر جانے کی
اس کے انداز خرامش کی مسیحائی دیکھ
میں وه بے کس هوں که اے مصحفی هوتا هے مدام
در و دیوار کو رونا مری تنہائی دیکھ
بالوں کے اس کے دیکھ کے میں مبتلا هوا
بالوں کا کھولنا مرے حق میں بلا دوا
یه دم اس کے وقت رخصت به صد اضطراب الٹا
که به سوئے دل مژه سے وهیں خونِ ناب الٹا
جو هیں آشناے مشرب وه کسی سے هوں نه سائل
اسی واسطے رهے هے قدح شراب الٹا
پہلوے دل میں رات جو اس کا خدنگ تھا
آمد شد نفس به مرے عرصه تنگ تھا
آج اس کی خاک پر وه گیا رخش کیں کیا
کل جس کے خوں سے دامن زیں لالہ رنگ تھا
یوں هے پر دود ترے سوخته تن کا کپڑا
شمع پر جیسے هو فانوس کہن کا کپڑا

Marfat.com

تیرے بیمار کی حالت ھے یہ دگرگوں ھے کہ آج [؟]
لوگ لینے گئے ھیں اس کے کفن کا کپڑا

جذب معشوق اگر حب کے عمل میں ھوتا
شب کو کیوں دست تہی اپنی بغل میں ھوتا

گریۂ مجنوں سے جو طغیاں ھوا ھے آب کا
گرد باد دشت میں عالم ھے اب گرداب کا

ھیں تڑپتی خوں میں لاکھوں آرزوئیں کشتہ یاں
ھے دل عاشق نمونـــہ خانۂ قصاب کا

آکے یک شب جو کبھی گھر میں مرے یار رھا
مدعی رشک کے مارے پس دیوار رھا

تھا مگر تربت فرھاد پہ کوئی روتا
رات شیون طرف دامن کہسار رھا (ورق٢٦٥ الف)

شب کہ میں بیمار درد دوری جانانہ تھا
شمع بالیں آہ تھی لخت جگر پروانہ تھا

نقشہ تری آنکھوں کا مجھے یاد دلایا ۞ یہ باغ میں نرگس نے نیا پھول کھلایا

وہ نہیں میں کہ گل و لالۂ و ریحاں مانگوں
باغ ہاں دیوے تو بستر کو مغیلاں مانگوں

آشیاں ۰۰۰ جگہ مجھ کو بھی دو گلشن میں
اور کیا تم سے میں اے زمزمہ سنجاں مانگوں

پاس ادب سے گرچہ کہ ضبط فغاں کروں
لیکن شکست رنگ کو کیوں کر نہاں کروں

اس تحفۂ حقیر سے آتی ھے مجھ کو شرم
کیا نذر برق خار و خس آشیاں کروں

کر قتل مجھے خوباں دریا میں بہادیویں
اس گریۂ و زاری کی لازم ھے جزا دیویں

Marfat.com

اے کاش . . . کو یہ سوجھے کہ اب مجھ کو
یا یار ملا دیویں یا زہر کھـــلا دیویں
شب ہجراں کی جو آمد سے دہل جاتا ہوں
وہ جو آتی ہے تو میں گھر سے نکل جاتا ہوں
اژدھائے شب یلدا نے کہا وصل کی شب
غم نہ کھا آج میں . . . . کو نگل جاتا ہوں

یادگار گزشتـــگاں ہیں ہم ۞ خوب دیکھا تو پھر کہاں ہیں ہم
آلودگی تن سے اگر پاک ہوئے ہم ۞ تو دیکھیو خود شعلۂ ادراک ہوئے ہم
. . . کہ نہ تھے رتبۂ اقبال کو پہنچے ۞ جس روز ترے بستۂ فتراک ہوئے ہم
گل رو تو اس روش کے بہت کم جہاں میں ہیں
شکوے ہزار تم سے دل بدگماں میں ہیں

اغلب کہ حشر کو بھی نہ جاگیں گے شور سے
وہ کشتگان یاس جو خواب گراں میں ہیں

(ورق ۲۶۵ ب)

واں غیر سے وہ بستر گل پر ہے ہم کنار
اور یاں تپ فراق سے کانٹے زباں میں ہیں

زانو پہ سر دھرے ہوئے بیٹھے ہیں واہ واہ
وارفتگان عشق کے بھی کیا جہاں میں ہیں

دیتے ہیں اک نگاہ میں مردے کو عمر خضر
ایسے بھی لوگ کشور ہندوستاں میں ہیں

حاصل ہوا ہے یہ ترے مژگاں کے عشق سے
صد سوزن الم مرے ہر استخواں میں ہیں

اے فلک آپ کو اتنا جو پھرایا تونے ۔ کوئی معشوق بھی عاشق سے دلایا ہوتے

Marfat.com

طاق پر[1]- کوشۂ انگور دھرا رھتا ھے ✡ یاں علاج دل رنجور دھرا رھتا ھے

اس کے رخ پر جو خط نکل آیا ✡ جرم خورشید میں خلل آیا

یارب . . . . تو رخ آرزوے دل دکھلا
خواب میں تو کبھو وہ حور شمائل دکھلا
صورت یاس نہ اے آئنۂ دل دکھلا
جس سے ھو زندہ ھوس پھر وہ شمائل دکھلا

.... بالیں پہ میری شب کہ وہ مہ پارہ تھا
ھر نگاہ یاس میں سامان صد نظارہ تھا

بھر دیا اب میں نے اس کی ھر جراحت میں نمک
داغ دل اپنا کبھی چشمک زن سیارہ تھا

شب جوش غم کہ سلسلہ جنباں نالہ تھا
لخت جگر کے ھاتھ میں دامان نالہ تھا

مہر سکوت وا نہ ھوئی لب سے ورنہ آہ
کیا کیا شب فراق میں سامان نالہ تھا

گر نالۂ رنگیں دل ناشاد کرے گا ✡ تو کنج قفس میں چمن آباد کرے گا

محشر میں جو پائی دل رنجور نے طاقت ✡ تم دیکھیو فریاد سی فریاد کرے گا

(ورق ۲۶۶ الف)

بالیں پہ مری عیسی مریم کو نہ لاؤ ✡ وہ خاک علاج دل ناشاد کرے گا

پڑھتا ھے کب ھمارا وہ رشک ماہ کاغذ
کرتے ھیں گھر میں بیٹھے ناحق سیاہ کاغذ

یوں خط چین جبیں سے ھے وہ چہرہ شان پر
جس طرح ھوتا ھے طغرا خوش نما قرآن پر

کہنے کا مرے شعر کا انداز ھے کچھ اور
سحر اور ھے اور رتبۂ اعجاز ھے کچھ اور

---

(۱) کذا

Marfat.com

کیا تازہ کوئی غنچہ کھلا آج چمن میں
جو مرغ نواسنج کی آواز ہے کچھ اور
نغمہ ہے مرا زمزمۂ طائر قدسی ✡ اور نغمۂ مرغان خوش آواز ہے کچھ اور

کوچۂ یار سے آوارہ مری خاک نہ کر
یہ ستم مجھ پہ تو اے گردش افلاک نہ کر
اس کو رہنے دے پڑا یوں ہی غشی میں لیلیٰ
گرد رخسارۂ مجنوں تو ابھی پاک نہ کر
یہ رنگینی نہیں دیکھی رخ گل ہائے بستاں پر
کف پا کا مرے احسان ہے خار مغیلاں پر
مقتل میں تھی نگاہ مری یار کی طرف
دیکھا نہ ہاتھ اور نہ تروار کی طرف
جلتا ہوں سوز رشک سے کیوں چشم آفتاب
تکتی ہے تیرے رخنۂ دیوار کی طرف
اللہ رے ادب کہ دم ذبح رہ گیا
کچھ اٹھ کے ہاتھ دامن خوں خوار کی طرف
نہ اس ادا پہ کرے کیوں کہ گل گریباں چاک
کہ آستین میں رکھے ہیں نازنیناں چاک
دراز دستی عفو خدا سے کیا ہے بعید
جو ہووے نامۂ اعمال اہل عصیاں چاک
دن بہ دن ہوتا ہے افزوں واں خودآرائی کا رنگ
یاں اڑا جاتا ہے رخسار شکیبائی کا رنگ (ادرق ٢٦٦ ---)
سینہ جلتا ہے تپ عشق میں [illegible]
ہاتھ رہتا ہے اسی واسطے دل پر اپنا
وہ جوانی تھی چلی پیچھے گری اوپر برق
منہ پھرایا جو کل اس شوخ نے ہنس کر اپنا

Marfat.com

زبس کہ گریے سے فرصت ھمیں نہیں دن رات
رھے ھے دیدۂ گریاں پہ آستیں دن رات
دیکھہ اس رشک پری کی باغ میں آنے کی طرح
گل گریباں پھاڑتا ھے اپنا دیوانے کی طرح
لائی تو یاں تلک مجھے تقدیر کھینچ کر
پھر دیر کیا ھے آئیے شمشیر کھینچ کر

ھماری طرف آپ کم دیکھتے ھیں ✡ وہ آنکھیں نہیں اب جو ھم دیکھتے ھیں

گر اپنا حال غم سے ترے تنگ ھے تو ھو
آنکھوں کا اشک سرخ سے یہ رنگ ھے تو ھو
ھم جی سے خفا بیٹھے ھیں آؤ نہ ادھر دیکھو
تروار لیے ھاتھہ میں جاتے ھو کدھر دیکھو
اے مصحفی میں آہ کی سوزن سے شب وصل
کرتا ھوں رفو چاک گریبان سحر کو
آن میں اس کی نکلتی ھیں ادائیں لاکھوں
کیوں نہ دوں اس کو بھلا دل سے دعائیں لاکھوں
کیوں نہ لوں وصل کی شب تیری بلائیں لاکھوں
میں نے اس واسطے مانگی ھیں دعائیں لاکھوں
کوچۂ زلف میں اک رات مرا دل جو گیا
چمٹیاں اس سے وھیں اٹھہ کے بلائیں لاکھوں
کشتہ میں اس کی ھوں برھم زدن مژگاں کا
[1]۔ کردن چشم میں جس کی ھیں ادائیں لاکھوں
کبھی جو یار کی پلکیں دو چار ھوتی ھیں
تو برچھیاں سی کلیجے کے پار ھوتی ھیں

(۱) کذا

Marfat.com

آتا ھے کس انداز سے تم ناز تو دیکھو ٭ انداز خرام بت طناز تو دیکھو
(ورق ٢٦٧ الف)

دامن ھے مرے ھاتھ میں اب ھجر کی شب کا
مطلق نہیں مشتاق ھوں میں روز طرب کا
افسوس کہ کرتا نہیں آرام لحد میں
تا روز جزا کشتہ تری جنبش لب کا
اس کشتہ صدقے میں کہ ھنگام تپیدن [؟]
جس نے نہ دیا ھاتھ سے دامان ادب کا
غم اس کا کچھ نہیں گر مجھ سے آشیاں چھوٹا
غم اس کا ھے کہ بہاراں میں گلستاں چھوٹا
شب فراق یہ حالت رھی کہ صبح تلک
. . . . سے زمیں اور نہ آسماں چھوٹا
شب کہ پہلو میں تڑپتا دل شیدائی تھا
کچھ غم ھجر کچھ اندیشۂ رسوائی تھا
میں کہاں اور تو کہاں ایک تصور میں ترے
اتنا جانوں ھوں کہ تاراج شکیبائی تھا
یاں فرشتے نظر آتے ھیں مجھے ھجر کی شب
وہ وھاں آئنے میں محو خود آرائی تھا
ناقے کے پیچھے کل جو وہ اک گرد باد تھا
کہتے ھیں قیس جس کو وھی نامراد تھا
صورت ایسی دیکھ بھولے کیوں نہ بات آئی ھوں
سر و سا قد ، چاند سا منہ ، گات کمرانی ھوی
ایک تو بالی بلا تھی اب ھوا بالا بلا
یہ بلا نازل ھمارے سر پہ بالائی ھوی

Marfat.com

میں وہ نہیں ہوں کہ اس بت (سے) دل مرا پھر جاے
پھروں میں اس سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جاے

ہے یہ وہ درد کہ جس درد کا چارہ ہی نہیں
واں لڑی آنکھ یہاں [؟] اپنا گزارا ہی نہیں

ملنے کی کسی طرح سے امید تو ہووے ✡ ہووے گی جو رسوائی جاوید تو ہووے
ہم اس کو سناویں گے شب ہجر کا قصہ ✡ مشرق سے نمایاں کہیں خورشید تو ہووے

ملنے کا تم کو وعدہ ہر صبح و شام کرنا
یعنی اس آرزو میں ہم کو تمام کرنا

آتا ہوں میں ادھر سے کوچے گلی میں ہوکر
تو بھی گزر ادھر سے بالاے بام کرنا

بے لطف نہیں انجم رخشاں کا تماشا ✡ راتوں کو دکھاتے ہیں چراغاں کا تماشا
تنہا نہ قیس دل شدہ دیوانہ بن گیا ✡ یہ عشق وہ ہے جس میں سر کوہ کن گیا
گریے کا حال پوچھتے کیا ہو کہ ہم نشیں ✡ میں روتے روتے اشک کا پتلا تو بن گیا

گو ہم نے کیا الفت خوباں سے کنارا
جب عشق کرے اس دل نالاں سے کنارا

سچ ہے کہ وہ محبوس بڑے رنج سے چھوٹے
جو جی سے گزر کر گئے زنداں سے کنارا

شاید نظر آتا ہے اسے دور سے مجنوں
ناقے نے کیا ہے جو مغیلاں سے کنارا

نظارگیان چمن حسن کو تیرے
گلشن سے ہے پرہیز گلستاں سے کنارا

یوں گلہ کب مجھے ہم دردی ایام سے تھا
عشق جب تک کہ نہ تھا راحت و آرام سے تھا

اپنے ہاتھوں سے گلاب اپنے تو کشتہ پہ چھڑک
یہ بھی آخر تو کبھو زمرۂ خدام سے تھا

Marfat.com

مرتے دم بھی نہ گیا اس کی گلی کے صدقے
مجھ کو اتنا ھی گلہ گردش ایام سے تھا

رنگ شگفتگی پہ چمن جلد آگیا ٭ جھونکا نسیم صبح کا آتش لگا گیا
آیا بہ وقت شام وہ . . . نقاب ٭ خجلت سے آفتاب زمیں میں سما گیا
(ورق ٢٦٨ الف)

باز نالے سے نہ آیا دل نالاں میرا
شیشہ خانہ ھی رہا کلبۂ احزاں میرا
جرس قافلہ کب تھا دل نالاں میرا
شور ھے اب تو . . . . . میرا
جوں جوں وہ مجھ سے کھنچے ھے میں رکا جاتا ھوں
ھے مگر دست تغافل میں گریباں میرا

عیسی کنے نہیں ترے بیمار کی دوا ٭ کیا سود بخشے پھر اسے بازار کی دوا

میں ھجر میں کب خون جگر پی نہیں رھتا
کیا کیجیے تجھ بن تو مرا جی نہیں رھتا
فریاد کناں آئے ھے مجنوں پس محمل
رفتار سے پر ناقۂ لیلی نہیں رھتا
آھوں کے شراروں سے شب ھجر میں تیری
کب طور جگر وقف تجلی نہیں رھتا
شیشۂ توبہ ھمارا جو کبھو ٹوٹ گیا
واے حسرت کہ وھیں مے کا سبو ٹوٹ گیا
بس کہ دیوانہ ترا شوریدہ زیر خاک ہو
بعد مردن بھی گریبان کفن صد چاک تھا
کس کے ھونٹوں کی مسی شب دیکھ میں ایا تھا آہ
صبح تک لب پر مرے اک دود حسرت ناک تھا

Marfat.com

کاسۂ سر کو مرے ٹھکرا کے کیوں چلتی ھے خلق
اک دن یہ بھی کسی کا زینت فتراک تھا

جس دن ترے کوچے سے گزر اپنا ھوا تھا
اک وادی وحشت میں گزر اپنا ھوا تھا

ھم تو بھی محبت سے نہ باز آئے اگرچہ
سو بار محبت میں ضرر اپنا ھوا تھا

اک دن نہ ھوا زینتِ گوش اس کا و گر نہ
ھر شعر بہ از سلکِ گہر اپنا ھوا تھا

دور سے جب کہیں صحرا میں غبار اٹھتا ھے
لیلی وہ آئی تھی پھر قیس پکار اٹھتا ھے (ورق ٢٦٨ ب)

کل جو میں نے اس سے اپنا درد تنہائی کہا
اس نے سن سن کر مجھے یک بار سودائی کہا

میں جو ملنے کو گیا مجنوں نے کھول آغوش شوق
بھر تعظیم اٹھ کے مجھ کو آئیے بھائی کہا

شہر لیلی پر جو یوں یک بارگی . . . آگیا
کس نے اس سے قصۂ مجنون صحرائی کہا

جب اشاروں کو نہ سمجھا نرگس لیلی کے قیس
زیر لب ھنس کر اسے کافر نے صحرائی کہا ۔

یوں خاک میں فلک مجھے تونے ملا دیا ✡ گویا کہ مجھ کو خاک کا پتلا بنا دیا
نہ نامہ ، نہ پیام ، نہ قاصد ھے ، آفریں ! ✡ تم نے تو یک قلم ھمیں جی سے بھلا دیا

ھے طرفہ ماجرا مرے قاتل کے سامنے
بسمل اک اور تڑپے ھے بسمل کے سامنے

لیلی سے کہدو یہ کہ ذرا دیکھ تو سہی
توڑے ھے قیس دم ترے محمل کے سامنے

Marfat.com

جب سے ہوی ہے اس کو غیروں سے راہ پیدا
بے اختیار جی سے ہوتی ہے آہ پیدا
آنکھوں کے تیری کشتے مدفوں ہوے ہیں جس جا
ہوتی ہے واں سے نرگس جائے گیاہ پیدا
حالِ دلِ شوریدہ کو دامان پہ لکھا
باقی جو رہا تھا سو گریبان پہ لکھا
زخمی نے ترے تیر کے احوال دل اپنا
خوباں سے جگر سے [؟] پر و پیکان پہ لکھا
کیا غیر کا خطرہ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
یہ منہ مجھے میرا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
مرتا ہے کوئی، پھر کے نظر دیکھتے جاؤ
جاتے تو ہو گھر لیکن ادھر دیکھتے جاؤ
ہنستے ہوے کیا سیر کو گلشن کی چلے ہو
میرا بھی تو یہ داغ جگر دیکھتے جاؤ (ورق ٢٦٩ الف)
کیا حسن سے اس کے ہو خبر اہل زمیں کو
سورج نے بھی دیکھا نہیں جس پردہ نشیں کو
یہ حسن وہ شے ہے کہ اگر سر کو اٹھاوے
پروانہ بنادے پر جبریل امیں کو
چھیڑا ہے کس نے تجھ کو جو چیں بر جبیں ہے تو
کس کشتنی پہ یار بتا خشمگیں ہے تو
گر روزِ حشر ہو تو ترے منہ پہ یوں کہوں
آ محکمے میں کیوں مرا قاتل نہیں ہے تو
کل آسماں تلک نہ قدم رکھ سکا چہ خوش
اے نالہ آج عازمِ عرش بریں ہے تو

Marfat.com

اے دوزخِ فراق جلا تیرے ہاتھ سے
کس دردمند کا نفسِ آتشیں ہے تو
آنکھیں نہ چرا مجھ سے مری جان ادھر دیکھ
اے میں تری اس چشم کے قربان ادھر دیکھ
ہم بھی ہیں ترے حسن کے حیران ادھر دیکھ
کیا آئنہ دیکھے ہے مری جان ادھر دیکھ
جس جا کہ نہ ہووے پر و پیکان کا صرفہ
عاشق وہ نہیں پھر جو کرے جان کا صرفہ
کیا کھینچے ہے خود کو دور اللہ ۞ اللہ رے ترا غرور اللہ
ہم نے جانا تھا کریں گے آج جاناں پہ نگاہ
رہ گئی ضعف سے اکثر سر مژگاں پہ نگاہ [؟]
اٹھنے سے ترے شور قیامت بھی گیا بیٹھ ۞ اے فتنۂ برخاستہ از بہر خدا بیٹھ
. . . لب اس صنم کے ہیں جوں نبات تحفہ
پھر اس پہ اتنی تلخی یہ بھی ہے بات تحفہ
دم بہ دم لب پہ مرے . . . . . آہ
سر اٹھانے نہیں دیتا ہے یہ کیا درد ہے آہ
گئے وہ دن کہ کبھی دل کی جگہ تھا پیکاں
جائے دل اب مرے پہلو میں ترا درد ہے آہ (ورق ۲٦۹ ب)
عشق کا درد نہ ہووے کسی دشمن کو نصیب
جان جاتی ہے چلی یہ تو برا درد ہے آہ
صدمۂ ہجر سے شاید کہ ہوا خاک جگر
آج تو کچھ مرے پہلو میں بلا درد ہے آہ
زمانے کا چلن یکساں نہیں کچھ
کہیں کچھ ہے ، کہیں کچھ ہے ، کہیں کچھ

Marfat.com

آخری ہم سے سنو بلبلِ خوش الحاں کے
کہ سدا نغمہ سرا تھے چمن و بستاں کے

دیدۂ شیر سے لگتے ہیں مری آنکھوں میں
ہول ناک ایسے ہی تارے یہ شبِ ہجراں کے

خار صحراے جنوں دست درازی سے تری
چاک جاتے ہیں گریباں کو مرے داماں کے

حوصلہ دیکھیے میرا کہ بغل میں میری
ایک دل جس پہ ہیں سو زخم ترے پیکاں کے

. . . . . کشتوں کے ترے مدفن سے
پھول اگتے ہیں بہم لالۂ و نافرماں کے

انداز کے صدقے ہیں نہ ہم ناز کے صدقے
پردے سے ہیں اس نرمی آواز کے صدقے

اک ایسے ہی وحشی کو مرا رام کیا ہے
بے طاقتیِ دل نے عجب کام کیا ہے

میں ہوں وہ قدح کش کہ جسے پیرِ مغاں نے
سر حلقۂ رندانِ مے آشام کیا ہے

اک حرفِ تمنا تھا مرے دل میں سو میں نے
وہ بھی گروِ نامۂ و پیغام کیا ہے

اس رشک مہ کی یاد دلاتی ہے چاندنی ہر رات مجھ کو آکے ستاتی ہے چاندنی

کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے [illegible] ہے
سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے [illegible]

مژگاں نہ کبھی [illegible] رہ اشک [illegible]
دریا کو نہ کوئی خس و خاشاک سے [illegible] (ورق ۲۷۰ الف)

دریاے سرشک اپنا جو طغیان پر آوے دامن کو وہیں دامنِ افلاک سے [illegible]

Marfat.com

جب تک کہ میرے دل میں تری آرزو رہے ✡ یہ آرزو ہے مجھ کو کہ تو خوب رو رہے
میں نے کہا جو اس سے کہ آؤ نہ جانِ من ✡ بولا کہ میرے ساتھ نہ یہ گفتگو رہے
بوسہ لیا ہو جس نے کبھی تیری زلف کا ✡ مرجائے پھر بھی اس کا دھن مشک بو رہے

اس نزاکت پر پھریں ہم کیوں نہ گل کھائے ہوئے
پھرتے ہو شبنم کا جامہ بر میں پھڑکائے ہوئے
عمر گزری ہے ہمیں گریۂ و زاری کرتے
کاش ہم اس بتِ کافر سے نہ یاری کرتے
مصحفی لوگ ہیں اس وقت کے سب مردہ پسند
بد نہ تھا ہم بھی تخلص جو فراری کرتے

نہ کہیں صبح بھی ہوتی ہے نہ خواب آتا ہے
رات کیا آتی ہے اک مجھ پہ عذاب آتا ہے
ہم تو بیٹھے ہی رہے یار کے در کے آگے
کھائیں سو ٹھوکریں پر واں سے نہ سرکے آگے

دجلۂ خشک کے مانند نظر آتا ہے ✡ پاٹ دریا کا مرے دیدۂ تر کے آگے

نہ غمِ عاشقِ رسوا ہے تجھے ✡ نہ خیالِ دلِ شیدا ہے تجھے
آنکھوں سے رواں خونِ دلِ ریش رہے ہے
یاں روز یہی واقعہ در پیش رہے ہے
جب سے اس شوخ نے شمشیر و سپر باندھی ہے
ہم نے بھی خون پہ یاں اپنے کمر باندھی ہے
اول تو یہ دھج اور یہ رفتار غضب ہے
تس پر تری پازیب کی جھنکار غضب ہے (ورق ۲۷۰ ب)

گر اور بھی ہوسِ امتحان باقی ہے ✡ لگاؤ تیغ کہ یاں نیم جان باقی ہے
نہ کرو دیر میرے قتل میں تم آؤ بھی ✡ گر نہیں تیغ تو خنجر ہے میاں لاؤ بھی
تری واں تغافل شعاری میں گزری ✡ مری یاں سدا آہ و زاری میں گزری

Marfat.com

سخت نازک ہے میاں موے کمر رشتے سے
اس کے واقف ہو میاں کیا کوئی سر رشتے سے

پوچھا جو میں نے اس سے صاحب کا نام کیا ہے
کہنے لگا تجھے کیا چل تجھ کو کام کیا ہے

کس طرح شام فراق اپنی سحر ہوتی ہے
دیکھیے آج کی شب کیوں کہ بسر ہوتی ہے

شبِ ہجراں میں تری شمع نمط عاشق کی
آستیں دیدۂ نم ناک کی تر ہوتی ہے

وہ جس دم ہاتھ اپنا قبضۂ خنجر پہ رکھتا ہے
تکلف بر طرف منت ہمارے سر پہ رکھتا ہے

دل لگا جس کا تری خوبی رخسار میں ہے
دھیان اس کا ہے وہیں گو کہ وہ گل زار میں ہے

ہم ہیں اور گرمی خورشید ہے اور صحرا ہے
وقت خوش اس کا جو اس سایۂ دیوار میں ہے

گل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سر سبز ہو شاگرد کب استاد کے آگے

فراغت میں بتاں کی صورت دل خواہ یاد آوے
پڑے جب کچھ مصیبت تب ہمیں اللہ یاد آوے

ہے ماہ کہ آفتاب کیا ہے ۔ دیکھو تو نہ نقاب کی ہے
بیٹھ کر وہ جہاں سے اٹھا ہے ۔ ایک فتنہ وہاں سے اٹھا ہے
سینے پہ لٹکتی نہیں زنجیر طلا کی ۔ چاندی کے ورق پر ہے یہ تحریر طلا کی

(ورق ۲۷۱ الف)

افشان طلائی سے تمہارا خم ابرو
آتا ہے نظر جب سے [؟] کہ شمشیر طلا کی

Marfat.com

رگِ مژگاں سے مری ۰۰۰ خوں جاری ہے
پھر مگر یار تجھے قصدِ دل آزاری ہے

غنچہ فندق سے ہے آلودہ بہ خوں شاخوں پر
لالہ آتش زدۂ چہـــرۂ گل ناری ہے

یاد میں سبزۂ خط کی وہ موا تھا شاید
سائباں تربتِ عاشق کا جو زنگاری ہے

پہنچ اے برق محبت کہ پئے خرمنِ غم
نفسِ سوختہ خواهـان مدد گاری ہے

درد دل کا نہیں ہوتا ہے مسیحا سے علاج
مصحفی یہ بھی عجب طرح کی بیماری ہے

نقاش اس کا نقشۂ ابرو نکال کے ✡ کرتا تھا شام عید مقابل ہلال کے
جب دور چرخ اهل مصیبت سے باج لے ✡ کیا نامِ عشق پھر کوئی عاشق مزاج لے

کیا جانے کل جیوں نہ جیوں تیرے ہجر میں
لینا ہے دل تو اس کو مری جان آج لے

گلشن کی آرزو، نہ چمن کی ہوا مجھے
میں خاک رہ ہوں، چھیڑ نہ باد صبا مجھے

دل نہ بھلا کسی کا ہو زمزمۂ ہزار سے
بوئے کبابِ سوختہ آتی ہے لالہ زار سے

پھر دامنِ مژگاں ہم گل ریز لگے کرنے
پھر خونِ دل اشکوں میں آمیز لگے کرنے

نسیمِ گل سے مجھے بوئے یار آتی ہے ✡ گلی سے کس کی یہ باد بہار آتی ہے
الٰہی تو مجھے جیتا نہ رکھیو اس دن کو ✡ سنا ہے یہ کہ شبِ انتظار آتی ہے

برق چمکی جو چمن میں ترے رخساروں سے
جا لگے مرغِ چمن باغ کی دیواروں سے (ورق ۲۷۱ ب)

Marfat.com

کیا زمیں پر یہ تنِ زار نمایاں ہووے ✡ دیدۂ مور کہ جب سایۂ مژگاں ہووے
نالے سے قصرِ چرخِ جفا کار توڑیے ✡ یعنی بنائے ظلم کی دیوار توڑیے

قاتل کی مرے سر پہ جو شمشیر نہ آئی
جرم اس کا ہے کیا رحم پہ تقدیر نہ آئی
جیسے کہ وہ اے دلِ دل‌گیر نہ آئی [؟]
ہرگز مرض‌الموت کی تدبیر نہ آئی
کیا تجھ کو شبِ وصل میں جلدی یہ پڑی تھی
اے صبح ذرا اور بہ تاخیر نہ آئی
بازو مرے قاتل کا لگا درد جو کرنے
کیوں تو ہی اجل کھینچ کے شمشیر نہ آئی
پرساں تو مرے حال کا وہ شوخ ہوا تھا
کم بخت زباں بر سر تقریر نہ آئی
خوش خوش جو گلستاں میں نسیم سحر آئی
شاید کہ کوئی گل کی کلی رنگ پر آئی
محکوم تھی شب بس کہ وہ تصویرِ خیالی
جب میں نے کہا بیش تر آ، بیش تر آئی
. . . . . کی کبھی اس کو . . . . . .
اک برق بلا جان پہ عاشق کی پڑی ہے
مرتے دم یاد بتانِ سر و قامت لے گئے
ہم تو تربت میں بھی ساتھ اپنے قیامت لے گئے

وصل کی شب ہی نہ یارب کیوں نہ موت آئی مجھے
تا نظر آتا نہ روئے روز تنہائی مجھے
لپٹی ہے وہاں زلفِ گرہ گیر گلے سے ✡ مانوس ہے یاں عشق کی زنجیر گلے سے

دنیا میں چار چیز دیکھی ہے اصل
پوچھے جو کوئی مجھ سے کروں اس کا بیان

Marfat.com

... کی نوکری، زن غیر نکاح ✡ ہم سایے کی دوستی ،کرایے کا مکان
(ورق ۲۷۲ الف)

آج کچھ سینے میں دل ھے خود بہ خود بے تاب سا
کر رہا ھے بے قراری پارۂ سیماب سا

فسانہ یک طرف شب ھاے ھجراں کی درازی کا
قیامت ماجرا نالوں کی ھے ھنگامہ سازی کا

رو کے ان آنکھوں نے دریا کردیا ✡ ابر کو پانی سے پتلا کردیا
جب عارضِ گل رنگ سے خط اس نے نکالا ✡ بلبل نے کہا سلمہ‌اللہ تعالی

بھرا ھے وہ مری چشم پر آب میں دریا
بہ وقتِ گریہ ھے یاں کس حساب میں دریا

دم رات لبوں پر آرہا تھا ✡ مرنے میں ھمارے کیا رہا تھا

رباعی

میں نے جو مرض اپنا یہ اظہار کیا ✡ پھر نام دوا کا نہ طبیبوں نے لیا
عیسی کی بھی کرچکا میں کتنی منت ✡ اس نے بھی مجھے جواب شافی نہ دیا

دست قاصد سے خط اس بت نے جو لے کر کھولا
اس نے واں اپنی ھی تقریب کا دفتر کھولا

ھوتے ھی تیغ جفا سے اس کی بسمل رہ گیا
وائے وہ بسمل کہ پیشِ پاے قاتل رہ گیا

کرچکا جب ناقہ طے منزل ، یہ لیلی نے کہا
ھاے قیسِ ناتواں دنبالِ محمل رہ گیا

جب یہ کہتا ھوں مرا حال بھی کچھ یار سنا
سن کے اس بات کو جاتاھے وہ دو چار سنا

وہ قد ھے کہ یارب قیامت کا ٹکڑا ✡ یہ دل ھے کہ صحراے وحشت کا ٹکڑا
چشم آفت و طرز نگہ سرمئی آفت ✡ آفت پہ نظر آتی ھے یاں اک نئی آفت

Marfat.com

آفت ہے وہ قد ، تس پہ یہ رفتار قیامت ✡ برپا نہ ہو کیوں کر سر بازار قیامت

(ورق ۲۷۲ ب)

جوں ہوویں منقش خط گل زار سے کاغذ
گل ریز ہوا یوں مرے اشعار سے کاغذ
لکھنے کو مرا محضرِ خوں وہ بتِ کافر
رنگین ہی منگوائے ہے بازار سے کاغذ
ہے شک جو غلامی میں مری تم کو تو صاحب
لیجے نہ لکھا اپنے گنہ گار سے کاغذ

جانے کا سراغ اپنے بتاتے ہو کہیں اور ✡ یہ طرز تماشا ہے کہ جاتے ہو کہیں اور
حال دلِ بے قرار ہے اور ✡ شاید کہ خیال یار ہے اور

سان پر رکھوا کے کی ہے اس نے پھر تلوار تیز
پھر نظر آتا ہے ہوتا مرگ کا بازار تیز
پیش پا اس کے ہوے از بس کٹی بسمل تمام
خوں سے افشاں ہوگیا ہے دامن قاتل تمام
کیا خط و کتابت اسے تحریر کریں ہم
خود جاویں تو کچھ آپ ہی تقریر کریں ہم

دل مفت میں اسیر بلا ہو تو کیا کروں ✡ نظارہ باز زلف دوتا ہو تو کیا کروں

نہ مانوں یہ کہ میں دیوانہ ویرانے میں رہتا ہوں
خیال روے خوباں سے پری خانے میں رہتا ہوں

یا وہ غارت گرِ جاں آے کہیں ✡ یا مرا دم ہی نکل جائے کہیں
آنکھوں کو پھوڑ ڈالوں یا دل کو توڑ ڈالوں
تا عشق کی پکڑ گردن مروڑ ڈالوں ؟ |

کیا دخل ہے دل سے مرض عشق جدا ہو
ممکن نہیں اس درد کی دنیا میں دوا ہو

Marfat.com

بہت سے بحر محبت میں ہم نے مارے ہاتھ
لگا نہ ساحل مقصود پر ہمارے ہاتھ

اے آہ دستِ تفتۂ چرخ نژند باندھ ✡ وے نالہ جا گلوے زحل میں کمند باندھ

(ورق ۲۷۳ الف)

میلانِ طبیعت نہ مرا گل کی طرف ہے
کچھ ہے بھی تو ہاں نالۂ بلبل کی طرف ہے
گر پاس مرا کچھ بھی ہو محبوب کو میرے
پرزے نہ کرے پڑھ کے وہ مکتوب کو میرے
کیا کیا نہیں ہنگامہ ہر اک شعر میں اپنے
ٹک دیکھ تو دیوانِ پر آشوب کو میرے
جو غم زدہ فرقت میں تری جی سے گزر جاے
افسوس عزا پرسی کو تو اس کے (نہ) گھر جاے
جو بام سے وہ پری رو نہ سر بلند کرے
بھلا یہ روزنِ دیوار تو نہ بند کرے
دکھاؤں میں تری تصویر پیر کنعاں کو
یہ ڈر ہے پر نہ کہیں اس کو وہ پسند کرے

کبریائی کی ادا تجھ میں ہے ✡ گرچہ تو بت ہے خدا تجھ میں ہے

اس عشق و جنوں میں نہ گریبان کا ڈر ہے
یہ بات وہ ہے جس میں ہمیں جان کا ڈر ہے
فرصت ملے جو تم کو کسی رات دو گھڑی
کر جائیے کسی سے ملاقات دو گھڑی
کیا ستاتی ہے یہ ہجراں کی شبِ تار مجھے
کاٹنے دوڑے ہے تجھ بن در و دیوار مجھے
نامہ آتا ہے، نہ قاصد، نہ خبر آتی ہے
بات بگڑی ہوی کچھ مجھ کو نظر آتی ہے

Marfat.com

گو نہ صورت کو دکھا او بتِ طناز اپنی
پسِ دیوار سنا جا مجھے آواز اپنی
آ گیا اس کو بھی غش میری طرح آئنے میں
جو • • • • دیکھی نگہ حوصلہ پرداز اپنی
دل بر کی تمنائے سر و دوش میں مر جائے
کیا یوں ہی کوئی حسرتِ آغوش میں مر جائے
قبر اس کی پہ لازم ہے خمِ مے کا چڑھانا
جو مست کہ عشق بت مے نوش میں مر جائے (ورق ۲۷۳ ب)
ہے طرفہ اذیت، کوئی کس طرح خدایا
یاد صنمِ وعدہ فراموش میں مرجائے
رہا نہیں قلقِ دل پر اختیار مجھے
رفیق میرے ملامت کریں ہزار مجھے
لحد میں بھی مری آنکھیں کھلی تہیں کیا جانے
بہ وقتِ نزع رہا کس کا انتظار مجھے
کپڑے بدل کے آئے تھے، آگ مجھے لگا گئے
اپنے لباسِ سرخ کی مجھ کو ہوا دکھا گئے
گل گونہ مل کے اپنے جو رخ پر نگاہ کی
خود اس پری نے دیکھ کے آئینہ آہ کی
مارا ہوا اس نرگسِ فتاں کا کہاں جائے
بسمل ہو جو یوں خنجرِ مژگاں کا کہاں جائے
اپنے دے دم تو اے نفسِ آتشیں ذرا ٥ رہ دور چشم تر سے [illegible] ذرا
سر زیرِ تیغِ ہجر جھکایا نہ جائے گا ٥ ہم سے یہ تو غمِ عشق اٹھایا نہ جائے گا
کس طرح کریں ضبط فغاں ہو نہیں سکتا
ہم سے تو غمِ عشق نہاں ہو نہیں سکتا

Marfat.com

کیوں قتل کی خاطر ھے نہ میداں میں بٹھایا
جو بخت زبوں نے مجھے زنداں میں بٹھایا
کم بخت ھو مجنوں ھی تو پھر کیا کرے لیلی
ناقـــہ تو کئی بار مغیلاں میں بٹھایا
اس تفرقـــہ پردازی الفت کا برا ھو
عاشق کے تئیں جس نے کہ حرماں میں بٹھایا
یوسف کو دیے ووں قـدمِ آبلہ فرسا
یعقوب کو یوں کلبـــۂ احزاں میں بٹھایا
تجھ بن کہوں کیا میں شب مہتاب کا جلوہ
گویا مجھے تاریک شبستاں میں بٹھایا (ورق ٢٧٤ الف)

دل جس کے روے خوب کا خواھاں رھا سدا
وہ ماہ ابرِ شرم میں پنہاں رھا سدا
بوسہ کب اس نے مجھ کو دیا روے لطف سے
غصے سے اس کا لب تہ دنداں رھا سدا
حیرت سے تیرے سامنے نکلا نہ ایک دن
یوسف کا ھاتھ زیرِ زنخداں رھا سدا
میں فرط غم ۔ ۔ ۔ رات جو خواھانِ برق تھا
ھر آن آہِ گرم سے مہمانِ برق تھا
لیلی چلی تھی وادی مجنوں کو جس گھڑی
ناقے کی جست و خیز میں عنوانِ برق تھا
اب کیا ھوا جو آہ کی طاقت نہیں رھی
سینہ کبھی تو عرصـــۂ جولانِ برق تھا
تھے نعل رخش کس کے شرر افگنِ زمیں
دامن جو دشت کا تہِ جولانِ برق تھا

اندیشہ میرا شعر میں جس دم دخیل تھا ✡ خامہ مرے بناں میں پر جبرئیل تھا

Marfat.com

آیا نہ وہ عیادت بیمارِ عشق کو ✡ شاید مزاجِ عیسی مریم علیل تھا
دیکھا جمال اس کا تو بیمار ہوگئے ✡ بھر عمر جن کو دعوی صبر جمیل تھا
اس پر بھی اعتنا نہ کیا تیغِ یار نے ✡ خون شہید عشق . . . سبیل تھا
کب اس کے لب سے ہو نفس سرد آشنا ✡ ہو درد دل سے جو کہ نہ بے درد آشنا
مجنوں غبار ناقۂ لیلی کو دیکھ کر ✡ بولا کہ کچھ نظر سے ہے یہ گرد آشنا
پروین کو سمجھتا نہیں میں نور کا خوشہ ✡ ہے طارم خضرا پہ یہ انگور کا خوشہ
بالیں سے کوئی اس کی نہ انگور اٹھاؤ ✡ توشہ ہے فقط عاشق رنجور کا خوشہ

(ورق ٢٧٤ ب)

سرمہ کھلا دیا جرسِ پر فغاں کو کیا
یارانِ رفتہ بھول گئے کارواں کو کیا
شعلہ اٹھا یہ رنگِ شفق کا جو ناگہاں
آہِ سحر نے پھونک دیا آسماں کو کیا
اک جست شوق چاہیے بے تاب عشق کو
اس بام پر لگائیے نردباں کو کیا [؟]
منسوخ ہے جو نسخۂ اعجاز عیسوی
کھولا ہے یار نے لب جادو بیاں کو کیا
ساقی (نہ) دکھا مجھ کو شیشہ مے گل گوں کا
احوال زیوں ہے یاں آپی دل پر خوں کا
رعنائی کو دیکھ اپنی کیوں اکڑے نہ ہر ساعت
ہے سرو چمن بندہ کس قامت موزوں کا
نوحے کی اس گلی میں صدا تھی بلند رات
کیا نالہ کر رہا تھا کوئی دردمند رات
تا جائے نہ انھ کر مرے پہلو سے وہ کہیں صبح
یارب تو شب وصل کو ٹھہرا دے ہر صبح
موئے چینی کمر کو گردش ایام سفید
نہ ہو یارب یہ ترا خط سیہ فام سفید

Marfat.com

کشتۂ رنگِ حنا کو ترے اے دشمنِ دیں
نہیں دیتے ہیں کفن صاحبِ اسلام سفید

سرخ کیا بھیجے اسے عاشقِ مسکیں کاغذ
آگ بن جاے ہے وہ دیکھ کے رنگیں کاغذ

وہ جو عاشق ہیں ترے لکھ کے وصیت کا مدام
رات کو سوتے ہیں رکھ کر تہ بالیں کاغذ

جیسے وہ آستاں ہے ہماری جبیں سے دور
یہ چشمِ تر کبھی نہ ہوئی آستیں سے دور

پردہ ہوا ہے کس کے رخِ آتشیں سے دور
جو برقِ جلوہ پہنچے ہے عرشِ بریں سے دور

فتراک سے بندھا جو سر کشتہ کیا ہوا
ہے اب تک اس کا ہاتھ تو دامانِ زیں سے دور (ورق ۲۷۵الف)

اس رخ سے کل صبا نے جو پردہ اٹھا دیا
سورج نظر پڑا قد آدم زمیں سے دور

دیتے ہو گالیاں جو کھڑے میرے نام پر
ہے آج کیا یہ لطف و نوازش غلام پر

جس جا کہ تیرے پاے حنائی کا تھا نشاں
کیا کیا نہ کشت و خون ہوے اس مقام پر

لوح مزار میرا بنانا اسے بتاں
یہ بیت کندہ کر کسی سنگِ رخام پر

اس دور میں ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں بے شراب عشق
جمشید کے لکھا تھا یہی دور جام پر

لاکھ داغوں[1] - کی ہیں میرے رخت عریانی[2] - پہ مہر
متصل جوں ہوں پر طاؤسِ بستانی[3] - پہ مہر

(۱) مخ ،، داغونکیں ،، (۲ و ۳) مخ ،، پر ،،

Marfat.com

نامہ خوش چشموں کو پہنچے یہ اشارہ کس کا تھا
تھی جو بادامی مرے نامے کی پیشانی پہ مہر

چشم کے دنبالے پر تیری ہیں یوں آنکھیں لگیں
ہوویں جوں دنبالۂ تیغ صفاہانی پہ مہر

دل معشوق کو کیا روے نگار آوے نظر
چشم بینا ہو تو البتہ بہار آوے نظر

بے قراری دل مجنوں کی یہی کہتی ہے
دور سے کاش کوئی ناقـــہ سوار آوے نظر

طرفہ بے نور ہے یہ ہجر کی شب بھی جس میں
سنگ چقماق دے آتش نہ شرار آوے نظر

چل کریں ساقی چراغِ بادہ روشن آب پر
بیٹھ کر کشتی میں ہم تم ہوں قدح زن آب پر

پنجۂ مرجاں ہوا تھا غرق بحرِ انفعال
تھا جو وہ دست حنائی سایہ افگن آب پر

گر یہی رونا رہا عاشق کا تیرے بعدِ مرگ
تختہ ساں بہتا پھرے گا سنگِ مدفن آب پر

جس نگہ سے کہ ہوئی تھی نہ حیا محرمِ راز
سرمۂ تیرہ دروں کیوں کہ ہوا محرم راز (ورق ۲۷۵ ب)

کیوں کر نہ کہوں رنگِ رخِ یار کو آتش
دی جس نے لگا تختۂ گل زار کو آتش

اے شوخ نہ کر میرے دلِ زار سے اعراض
کرتا ہے مسیحا کوئی بیمار سے اعراض

دیکھ کے شب یار کے روے دل آرا کا خط
طاق پہ تہ کر رکھا طرزِ شفیعا کا خط

Marfat.com

دل کب متحمل ہو جدائی کے الم کا
اس حرف کے لکھنے سے جگر شق ہے قلم کا

میں نے صنمِ حور لقا کو نہیں دیکھا
جس طرح کہ بندے نے خدا کو نہیں دیکھا

ٹکڑا جہاں گرا جگر چاک چاک کا
یاقوت سا دمکنے لگا رنگ خاک کا

آتا ہے اپنے کشتے کی تربت پہ جب وہ شوخ
اک نالہ واں سے نکلے ہے روحی فداک کا

کیا تعجب ہے اگر پھر کے [؟] جینا میرا
کہ مری گور پر آتا ہے مسیحا میرا

عاشق تو ملیں گے کوئی انساں نہ ملے گا ✡ مجھ سا تو کوئی بندۂ فرماں نہ ملے گا

اس دمِ سرد سے خطرہ نہ اگر کیجیے گا
نالۂ گرم سے البتہ حذر کیجیے گا

عیسی سے ہو نہ عاشقِ بیمار کا علاج ✡ مشکل بہت ہے عشق کے آزار کا علاج

کچھ اپنی جو حرمت تجھے منظور ہو اے شیخ
تو .... نہ مے خوار سے ، چل دور ہو اے شیخ

کافر یہ جو بکھرے ہیں ترے بال ہوا پر ✡ مارا ہے عجب طرح کا اک جال ہوا پر

میرے سینے میں ہے روشن داغ فرقت کا چراغ
گل نہ ہو ہرگز الٰہی یہ محبت کا چراغ

صرف مشتاق ہیں اک تیری ملاقات کے ہم
آرزومند نہیں اور کسو بات کے ہم (ورق ٢٧٦ الف)

یا تو آوے وہ رشک ماہ کہیں ✡ یا ہو اس شب کا روسیاہ کہیں

خون ناحق ہے ترا نقش و نگار دامن ✡ کہیں کچھ گل نہ کھلاوے یہ بہار دامن

پیکاں ترا جگر کے اگر متصل نہ ہو
اغلب کہ بعد مرگ بھی تسکین دل نہ ہو

Marfat.com

پہلو سے مرے یار کا پیکاں نہ نکالو
میں جاں بہ لب آپی ہوں، مری جاں نہ نکالو

کچھ بھی معلوم نہیں زحمتِ زنداں مجھ کو
ہے تری یاد میں زنداں[1] بھی گلستاں مجھ کو

شبنم ہوئی پانی ترے دنداں کی طرف دیکھ
گل آگ پہ لوٹا لب خنداں کی طرف دیکھ

اس کشتے پہ ہے جاے ترحم کہ تڑپ کر
رہ جاے ترے خنجر مژگاں کی طرف دیکھ

کس کے مجروح یہ مدفوں ہیں تہ خاک ہنوز
گل زمیں سے جو نکلتے ہیں جگر چاک ہنوز

دل کو ہے رفتگی اس ابروے خم دار کے ساتھ
جس طرح کام سپاہی کو ہو تروار کے ساتھ

آرزو میں تری اے زہرہ جبیں تاروں کی
آنکھیں رہتی ہیں لگی رخنۂ دیوار کے ساتھ

مصحفی ابر بہاری کو ہوا ہے سودا
شرط باندھی ہے مرے دیدۂ خوں بار کے ساتھ

عجب پاکیزہ صورت اس بتِ کافر ادا کی ہے
غرض میں اور تو کچھ کیا کہوں قدرت خدا کی ہے

میں جو در تک بتِ کافر کے گیا ٭ یہ سمجھ دیکھوں تو ہوتا کیا ہے
تھے کئی شخص بہم حرف زناں ٭ پوچھا کہ یہ ان سے غوغا کیا ہے (کذا)
سن وہاں سے جو نکل آیا ایک ٭ وہ مجھے دیکھ کے [illegible] ہے
(ورق ۲۷۶ ب)
آپ جو دیر سے اس جا ہیں کھڑے ٭ یہ کہیں آپ نے ..... کیا ہے

(۱) مخ میں ,, زنداں میں بھی ,,

Marfat.com

دیکھے جو تری فندق . . . . کے ڈورے
بس کھل گئے اپنے تو دل چاک کے ڈورے
نازک بدنی دیکھ کے ہنگامِ سواری
خط کھینچتے ہیں پاؤں پہ فتراک کے ڈورے
کیفیتِ چشم اس کی رقم کرنے کو ہم نے
مسطر میں لگائے ہیں رگِ تاک کے ڈورے

دل وہ ہے کہ جس سے چاہ نکلے ✡ منہ وہ ہے کہ جس سے واہ نکلے
آئی پسند کوچے کی تیرے زمیں مجھے ✡ اے کاش بعد مرگ بھی رکھیں یہیں مجھے
دل کا تو مرے بس وہیں ارمان نکل جائے
سر قدموں پہ رکھ کر ترے گر جان نکل جائے
خط نیا ، خال نیا ، زلف کی زنجیر نئی ✡ ان دنوں مجھ کو نظر آتی ہے تصویر نئی
یوں ہے نازاں جی سے مجھ کو وہ ستم گر مار کے
جوں کوئی غازی مسلماں خوش ہو کافر مار کے
ہر روز کب ملا وہ ، مہینے پہ حرف ہے
غم عشق کا یہی ہے تو جینے پہ حرف ہے
انگشتر طلا کا تری گر ہے یہ فروغ
تو آفتاب کے بھی نگینے پہ حرف ہے
گویا کہ ایک لعل ہے دل پر جڑا ہوا
تا کندہ غین داغ کا سینے پہ حرف ہے
جراح کر سکے گا رفو زخم سینہ کیا
یاں سوزنِ مسیح کے سینے پہ حرف ہے
یہ داغ دل پہ دیکھ کے تعویذ دست کھائے
عقد گہر سے خوشۂ پروین شکست کھائے
رنگِ حنا سے اس کے شفق روے دست کھائے
جوشن کے تابگیں سے مہِ نو شکست کھائے (ورق ۲۷۷ الف)

Marfat.com

تا دیر و کعبہ دیکھ چکے ، آگے دیکھیے
کیا کیا فریب دیدۂ صورت پرست کھاے
ھے چاہ کا مزا بھی یہی ، کیا مضائقہ
خوباں کی گالیاں جو یہ شاھد پرست کھاے
کب کام یاب [1] بوسہ ھوئے اس کے لب سے ھم
شرمندہ ھی رھے دل مطلب طلب سے ھم
اس کے عارض سے ٹپکتا تھا پسینا دھوپ میں
ھے تعجب کی جگہ مینہ کا برسنا دھوپ میں
اپنی قابل جو ترے رخ کے نہ پائیں آنکھیں
حوریوں نے ترے تلوں سے لگائیں آنکھیں
شب نالہ گو جو اس کی گلی سے میں اٹھ گیا
ھر ھر قدم پہ دیدۂ گریاں سے آب تھا
کہنے لگا کہ سب جسے کہتے ھیں مصحفی
میں جانتا ھوں وھی خانہ خراب تھا [؟]
در تلک جانے کی ھے اس کے منادی ھم کو
اپنی بس اب نظر آتی ھے تباھی ھم کو
روز جوں توں کے ھوا شام تو پھر بہر عذاب
نظر آئی شبِ ھجراں کی سیاھی ھم کو
ھم تو جانے کا ارادہ نہیں کرتے لیکن
وہ کمر سوے عدم کرتی ھے راھی ھم کو
کیوں تری (چاہ) زنخداں کا نہ نظارہ کریں
جی سے بھاتا ھے بہت . . . . چاھی ھم کو
دام بردوش ھی مخلوق کیا خالق نے
طاقت اڑنے کی نہ دی جوں پر ماھی ھم کو

(1) مخ میں .. کب کامیاب ھوی بوسہ ..

Marfat.com

عمر بھر شعر کہے ہم نے ، پہ تونے اے عشق
نہ تو ۰۰۰۰ ھی کیا اور نہ ۰۰۰۰ ہم کو

مصحفی علم لغت سے ھے جسے آگاھی
جانتا ھے وہ ابو نصر فراھی ہم کو
ہم سے مت مے کشی شب کا کر انکار ، سرک
رنگ رخ کا ترے دیتا ھے گواھی ہم کو (ورق ۲۷۷ ب)
یارب یہ کس بلا کے [1] مقابل کیا مجھے
جس کی نگاہ تیز نے بسمل کیا مجھے
کیوں شعر و شاعری کو برا جانو (ں) مصحفی
جس شاعری نے عارف کامل کیا مجھے
کنعاں سے گر چہ مصر کا عرصہ بعید ھے
پر حسنِ یوسفی کی اسے ۰۰۰۰ ھے
نامے کے میرے دے کے مجھے پرزے نامہ بر
کہنے لگا یہ خط کی تمہـــارے رسید ھے
واں روز چلتی ھیں خنجر و دیبا پہ قینچیاں
یاں جامۂ حیات کی قطع و برید ھے
رکھے ھے وہ جو خنجر و شمشیر سان پر
قربانیـانِ عشق کا سامـانِ عید ھے
مت چشمِ کم سے مصحفی خستہ جاں کو دیکھ
یہ پیر ایک تازہ جواں کا مرید ھے
بول اٹھـا میں جو نظر شامِ غریباں آئی
جی جلانے کو مرا پھر شبِ ھجراں آئی
ناقہ لیلی کا گیـــا دور نکل اے مجنوں
نیند رستے میں تجھے زیر مغیلاں آئی

(۱) نسخہ میں " مقبل "

Marfat.com

خط کے آنے سے یہ معلوم ہوا اس لب پر
فوج زنگی طرف ملک بدخشاں آئی
تیرہ بختانِ ازل کا بھی ستارہ چمکا
واں جو مسی سے جلا بر سر دنداں آئی
کشتۂ قد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پہنچے مرا لاشہ اس جا
اک قیامت طرفِ گور غریباں آئی
یا الٰہی مرے نالوں میں اثر پیدا ہو
شبِ ہجراں کی سیاہی سے سحر پیدا ہو

تم تو فرماتے ہو کہ گھر جاویں ○ ہم سے کہہ دو کہ ہم کدھر جاویں

رباعی

باہم جو فلک کاہے بندھا زنجیرا ○ معلوم نہیں کہ اس میں حکمت ہے کیا
(ورق ۲۷۸ الف)

ہر چند کیے ہم نے بہت عقدے وا ○ لیکن نہ کھلا ہم سے یہ گورکھ دھندا
دیکھتا کیا ہے عقد پرویں کو ○ اپنے آویزۂ گہر کو دیکھ
شاہد رہیو تو اے شب ہجر ○ جھپکی نہیں آنکھ مصحفی کی
تھی شبِ وصل کھل گئی جو آنکھ ○ رنگ فق ہوگیا سحر کو دیکھ
اپنی مژگانِ رخنہ گر کو دیکھ ○ اور ظالم مرے جگر کو دیکھ

گئے ہیں لوگ اپنے اپنے گھر دالان خالی ہے
اگر اس وقت تم بھی آ ملو میدان خالی ہے
سر شام منہ سے اس نے جو ذرا نقاب الٹا
کہ غروب ہونے پایا وہیں آفتاب الٹا
یوں ہے یہ نقاب اس بت بے پیر کے منہ پر
جیسے ورق سادہ ہو تصویر کے منہ پر

Marfat.com

مت چشمِ حقارت سے مرا زخمِ جگر دیکھ
بوسے دیے ھیں اس نے تیر کے منہ پر [؟]

ھم کو دینے لگے تم چھیڑ کے گالی کیا خوب
آپ نے ھم سے بھی یہ چھیڑ نکالی کیا خوب

باندھی ھے میں نے از بس جوں نے کمر فغاں پر
نالوں سے میرے آفت ھر دم ھے آسماں پر

لگائے ھاتھ کوئی اس بدن کو کیا گستاخ
نہ جس بدن کو لگی ھو کبھی ھوا گستاخ

سنا ھے مصحفی یہ جب سے شعر عرفی کا
ھمیشہ ھاتھ گریباں سے ھے مرا گستاخ

بہ ساعتے کہ کشائی قبا بہ یاد آور
کہ می کشاد کسے بند ایں قبا گستاخ (ورق ۲۷۸ ب)

کل میں جو راہ میں اسے پہچان رہ گیا
کچھ وہ بھی دیکھ کر مجھے حیران رہ گیا

شوخی تو دیکھ تیر کو سینے سے کھینچ کر
کہتا ھے میرے تیر کا پیکان رہ گیا

نظر آتے ھیں پردے تیری آنکھوں کے گلابی سے
کہیں مے پی ھے تونے یا اٹھا ھے نیم خوابی سے

نزاکت پر نظر کیجو کہ کل اس نے شبِ مہ میں
چھپایا چاند سے مکھڑے کو اپنے آفتابی سے

قد غن ھے کہ در تک کوئی یاں آنے نہ پاوے
اور بے خبر آجاوے تو پھر جانے نہ پاوے

شب کہ دل درد و الم سے سر بہ سر لب ریز تھا
شور محشر کی طرح ھر نالہ شور انگیز تھا

Marfat.com

نو بہاراں میں جو کرتے ہم بھی دعوائے جنوں
مثل گل چاک گریباں ہم کو دست آویز تھا
کی ٹک اک آبِ دمِ شمشیر قاتل نے کمی
ورنہ پیمانہ ہماری عمر کا لب ریز تھا
صانع نے جو خم ابروے خم دار میں رکھا
. . . نے بھلا کوں سی تلوار میں رکھا
تسخیر میں ہے اپنی پری زاد کا عالم
ہے اسم محبت جو کھدا دل کے نگیں پر
گو کہ مخل ہم دمی چرخ جفا طراز ہے
ہم کو اب تلک وہی بندگی و نیاز ہے
کھڑا نہ سن کے صدا میری ایک یار رہا
میں رہ روانِ عدم کو بہت پکار رہا
تمہارے ڈر سے نہ دیکھا ادھر بہت شب وصل
ستارۂ سحری مجھ کو آنکھ مار رہا
کبھو جو . . . . . تو مہربانی ہے
عرض وہ وصل کا وعدہ تو در کنار رہا
فریاد کناں آئے ہے مجنوں پس محمل
رفتار سے پر ناقۂ لیلی نہیں رہتا (ورق ۲۷۹ الف)
آہوں کی شرارت سے شب ہجر میں تیری
کب طور جگر وقف تجلی نہیں رہتا
شیشۂ توبہ ہمارا جو کبھو ٹوٹ گیا
واے حسرت کہ وہیں مے کا سبو ٹوٹ گیا
چھپ چھپ کے وہ گھر غیر کے مہمان گیا تھا
چوری کی نظر میں وہیں پہچان گیا تھا

Marfat.com

کیا یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہم سے
یاں ہاتھ سے اپنا ہی گریبان گیا تھا

مہندی ہے کہ قہر ہے خدا کا ٭ ہوتا ہے یہ رنگ کب حنا کا
تلوار کو کھینچ ہنس پڑے وہ ٭ ہے مصحفی کشتہ اس ادا کا

بھیگے سے ترا رنگِ حنا اور بھی چمکا
پانی میں نگاریں کفِ پا اور بھی چمکا

جوں جوں کہ گریں رخ پہ ترے مینھ کی بوندیں
جوں لالۂ تر حسن ترا اور بھی چمکا

دھویا نہ گیا خون مرا تیغ سے تیری
کم بخت پہ پانی جو پڑا اور بھی چمکا

بیٹھے ہے جو کوئی اس بتِ پرفن کے برابر
اس دوست کو ہم سمجھے ہیں دشمن کے برابر

لے گیا پروانہ دل میں حسرت دیدار شمع
سرد ہو جائے الٰہی گرمی بازار شمع

دکھلاؤں اگر اس بتِ خود کام کی آنکھیں
کھل جائیں ابھی غنچۂ بادام کی آنکھیں

آ تو بھی تو روزن سے ذرا جھانک کہ کیوں کر
نکلی ہیں ترے عاشق ناکام کی آنکھیں

یار بن زیست کا کچھ لطف جوانی میں نہیں
زندگانی کا مزا عالمِ فانی میں نہیں

پیکاں ترا جگر کے اگر متصل نہ ہو
اغلب کہ بعدِ مرگ بھی تسکینِ دل نہ ہو (ورق ۲۷۹ ب)

پہلو سے مرے یار کا پیکاں نہ نکالو
میں جان بہ لب آپی ہوں مری جاں نہ نکالو

Marfat.com

دل ھے پہلو میں کہ اک دشمنِ جاں کاہ ھے یہ
جس طرف جاؤں میں اٹھ کر مرے ھم راہ ھے یہ
کہے لے جا کے کوئی مجھ کو بتاں کے آگے
اس پہ تم رحم کرو بندۂ اللہ ھے یہ

جب اس نے ھاتھ دھوئے خونِ عاشق سے ذرا مل کر
کیا اس رنگِ اصلی کو غلط رنگِ حنا مل کر
کفک کا رنگ کس کی یاد آیا اس کو گلشن سے
چلی پاؤں تلے پھولوں کو کیوں باد صبا مل کر
خوب رویوں سے دلا جی کا لگانا نہیں خوب
یہ تو ھیں خوب ولیکن یہ زمانہ نہیں خوب

مرا معبود تھا وہ نازنیں رات ✧ رھی تا صبح سجدے میں جبیں رات
پریشانی ھی میں تا صبح گزری ✧ گئی تھی کھل وہ زلفِ عنبریں رات
سحر تک شمع کو روتے ھی گزری ✧ کہیں الٹی تھی اس نے آستیں رات
معاذاللہ چمکی تھی ھوا میں ✧ طرح بجلی کی آہ آتشیں رات

سو گیا تھا رات وہ رکھ کر جبیں پر پشتِ دست
دیکھا اسے خورشید نے رکھ دی زمیں پر پشتِ دست
روز و شب مولا کے آگے ھاتھ ھیں جن کے دراز
مارتے ھیں عظمت خاقانِ چیں پر پشتِ دست
با حیا ھے بس کہ اپنے کشتگانِ ناز کو
رکھ کے دیکھے ھے دوچشم شرمگیں پر پشتِ دست (ورق ۲۸۰ ب)

سانپ سے ۔۔۔۔ جو رات لہرانے لگے
کیا جھجک کر اس نے ماری آستیں پر پشت دست
جو کہے ھے کچھ ہوی میری ، ھو کے کھسیانا وہ شوخ
کوسنے کو اس کے رکھتا ھے زمیں پر پشت دست

Marfat.com

اور بھی رنگِ حنا میں جاکے سرخی بھر گئی
اس نے جب رکھی عذار آتشیں پر پشتِ دست
یہ کیوں کہ کہوں میں مرے گھر آئیے اک رات
پر مجھ کو تمنا ھے جو مل جائیے اک رات
اے مصحفی خط یار کا ھے اس کو کسی سے
گوشے میں کہیں بیٹھ کے پڑھوائیے اک رات
پاس اپنے نہ ہر اک کو مری جان بٹھاؤ
دروازے پہ تم اپنے نگہبان بٹھاؤ
خط تھوڑا ھی لکھنا مجھے اب باقی ھے یارو
قاصد کو کوئی دم کسی عنوان بٹھاؤ
یہ کس نے کہا تھا مجھے تم قلزمِ خوں میں
اے دیدۂ تر تا بہ گریبان بٹھاؤ
معزول ھوا حاکم نیساں تو زمیں پر ✡ تم اپنا عمل دیدۂ گریان بٹھاؤ
اے قافلے والو یہ ھے مجنوں کی زیارت ✡ یاں ناقۂ لیلی تو کوئی آن بٹھاؤ
کس کو بھیجوں کون لاوے یار جانی کی خبر
خضر ھو تو دے کچھ آب زندگانی کی خبر
جی جاے ھے اپنا تو تری چال کے اوپر
ظالم تو نظر کر مرے احوال کے اوپر
کیا فکر کروں چڑھتی ھی جاتی ھے سیاھی
دن رات مرے نامۂ اعمال کے اوپر
سودائے جنوں ھے جو دوچند اپنی یہ آنکھیں
کیا جانے پڑیں کس کے خط و خال کے اوپر
رکھتے ھیں جو سینے میں سکت زخم ستم کے
وہ تیغ تری روکے ھیں کب ڈھال کے اوپر (ورق ۲۸۰ ب)

Marfat.com

کس کس کی اجل آئی ہے اس بزم میں دیکھیں
خوں کتنوں کا ہے اس شفقی شال کے اوپر
لعل کا تکمہ ترا دیکھے تو خورشید کبھی
سر نکالے نہ گریبانِ سحر کے باہر
ژالہ باری نہ سمجھنا تو ہمارے گھر پر
ہم گنہ گار ہیں یہ پڑتے ہیں ہم پر پتھر
مجتمع تھے جو مری خاک پہ تھوڑے پتھر
وہ بھی اس فصل میں لڑکوں نے نہ چھوڑے پتھر
مار ڈالا ہے مجھے سنگ دلی نے اس کی
میری بالین پہ رکھ دیجیو تھوڑے پتھر
لشکر غم کے تعدی کا کروں کیا مذکور
جی سے سنگین دل صبر کے توڑے پتھر
کیوں نہ ہو شیشۂ دل چور مرا پہلو میں
میں نے ایام جنوں کھاے تھے تھوڑے پتھر
تشت میں رنگ حنا اس سے گرے بعد از غسل
سنگ پا کا جو کوئی اس کے نچوڑے پتھر
مجھ پہ احسان ہے یہ عالم بالا سے اگر
آبگینے پہ فلک کے کوئی چھوڑے پتھر
مصحفی عاشق صادق ہے تو مت عشق سے بھاگ
مونہہ کو آتش سوزاں سے نہ موڑے پتھر
سجدہ گہ اپنے کیے راہ کے روڑے پتھر
کعبۂ و دیر کے سب چوم کے چھوڑے پتھر
نہ زیر تیغ کرو اس کی مصحفی کی تلاش
کب ایسے گھاٹ کا دوبا ہوا اچھلتا ہے
عیسیٰ کو ان لبوں کی گفتار مار ڈالے ۔ رستم کو ابرووں کی تلوار مار ڈالے

Marfat.com

ہونے سے جن کے ہم کو اک زیست کا مزا تھا
سو گردش فلک نے وہ یار مار ڈالے (ورق ۲۸۱ الف)

آنکھوں میں اس کی میں نے جو تصویر کھینچ لی
سرمے نے اس کی چشم کے شمشیر کھینچ لی

زندانیان عشق کو یارب ہوا ہے کیا
پاؤں کی ان کے کس نے یہ زنجیر کھینچ لی

تھی کل گلاب کی جو ترے ہاتھ میں چھڑی
کرتی تھی کار تیغ اشارات میں چھڑی

لخت جگر سے گوندھیے گر اپنی آہ کو
تیار ہوسکے ہے یہ اک رات میں چھڑی

اے مصحفی نہ تجھ سے ڈریں کیوں کہ نیک و بد
حاکم کی ہے قلم غلط یہ ترے ہات میں چھڑی [1]

ٹھوکر تری جب مردۂ صد سالہ جلاوے
جاکر کوئی اس دم مجھے عیسیٰ سے ملاوے

عمر پس ماندہ کچھ ذلیل سی ہے ✡ زندگانی بھی کچھ قلیل سی ہے
چل دلا وہ پتنگ اڑاتا ہے ✡ ابھی آنے میں اس کے ڈھیل سی ہے
کیوں نہ جاوے سر عشاق سے لہرا پانی ✡ گھاٹ کا ہے تری تروار کے گہرا پانی

کون گلشن سے یہ گزرا شفقی شال اوڑھے
عکس سے جس کے ہے نہروں کا سنہرا پانی

بندے کی اب ہے ہم کو نے کچھ خدا کی چوری
جب دل دیا تو پھر کیا یار آشنا کی چوری

بالوں کی اس کے نکہت گلشن کو لے چلی ہے
رستے میں پکڑی ہم نے باد صبا کی چوری

(۱) کذا

Marfat.com

غم کھانے سے ہرگز مری طینت نہیں بھرتی
کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہیں بھرتی
عاشق ترا کس دن نہیں مرتا کہ گھر اس کے
رونے کے لئے آن کے خلقت نہیں بھرتی
کس روز مرے دیدۂ خوں بار کے آگے
پانی تری شمشیر سیاست نہیں بھرتی
ہم دیکھے ہیں ہر چند اسے لاکھ طرح سے
پر اپنی طبیعت کسی صورت نہیں بھرتی
ہیں رام تری چشم کے عالم سے رمیدہ
یاں چوکڑی آہو کی بھی وحشت نہیں بھرتی
یا اس نفسِ گرم سے تھی سینے میں جا گرم
یا لب سے نکلتے ہی کیا روے ہوا گرم
مدفوں ہے جہاں کشتہ تری برق نگہ کا
کہتے ہیں کہ رہتی ہے زمیں واں کی سدا گرم
جب با رخ افروختہ وہ بام پر آیا
خورشید قیامت سر یک نیزہ ہوا گرم
آتا ہے تو جلد آ نہیں ہوجائے گا سرداب
اب تک تو ہیں بیمار ترے کی کف پا گرم
پرسش نہ ہوئی ایک کی ہرچند ہمیشہ
کوچے میں ترے حشر کا ہنگامہ رہا گرم
اس گل نے شرارت میں زبس پاؤں دیا ہے
کہتا ہے مرے تاووں کو لگتی ہے حنا گرم
آ یار ٹک آرایشِ زندان و قفس کر
ہے سوے اسیراں خبر باد صبا گرم

Marfat.com

عارض نے ترے حسن کی چوری جو لگائی
خورشید نے کھانے کو قسم گولہ کیا گرم
ہے حسن کی گرمی سے عرق چہرے پر اس کے
اب اس سے سوا اور کوئی ہوے گا کیا گرم
کیا قیس خبر محمل لیلیٰ تو نہ ہووے
اس دشت سے آتی ہے کچھ آواز درا گرم
وہ اگر چاہیں تو پھر ہم کو بلا سکتے ہیں
نہ بلا سکتے ہیں ہم اور نہ جا سکتے ہیں
حوصلہ مقتضی اس کا نہیں ورنہ ہم لوگ
سیل خوں چاہیں تو آنکھوں سے بہا سکتے ہیں
ہے اگر عرض تمنا کی زباں لال تو ہو
اس کو ہم حال پریشاں تو دکھا سکتے ہیں (ورق ۲۸۲ الف)
خواہش بوسہ پڑی خون ہو دل ہی دل میں
یہ سخن پہ ترے ہم کوئی لا سکتے ہیں (کذا)
فتنے دنیا میں اٹھائے تھے جنہوں نے وہ لوگ
سر بھی اب گور کی بالیں سے اٹھا سکتے ہیں
خانۂ چرخ اگر کہنہ ہوا ہے نہیں ڈر
ہم تو آہوں کے ستوں اس کو لگا سکتے ہیں
نہ تو ہم سوز غم عشق چھپا سکتے ہیں
اور نہ جوں شمع سر اپنا بھی جلا سکتے ہیں
آگے پھر فصل بہار آتی ہے یاروں سے کہو
اب سلا لیویں گریباں جو سلا سکتے ہیں
ہم کو گر رخصتِ گل گشت نہیں عید کے دن
در زنداں پہ تو ہم دھوم مچا سکتے ہیں

Marfat.com

مصحفی قصد کریں ہم تو انہیں قافیوں میں
پھر بھی زور آوری طبع دکھا سکتے ہیں
آپ نظروں میں اگر دل کو چرا سکتے ہیں
ہم بھی تاڑ آنکھوں میں چور اپنا بتا سکتے ہیں
رقص بسمل نہیں آتا تو ترے غرق بہ خوں
شفق شام کا عالم تو دکھا سکتے ہیں

مصحفی کرتے ہیں غیبت جو مری بعض شخص [؟]
منہ پہ جز حرف خوشامد کوئی لا سکتے ہیں
جی میں آتا ہے کہ بوسہ کف پا کا لے لوں
رنگ ہونٹوں پہ تری تازہ حنا کا لے لوں
قتل کرنے میں مرے اتنی شتابی کیا ہے
ٹھہر اے بت میں ذرا نام خدا کا لے لوں
ضعف اتنا ہے کہ پہنچوں نہ میں گل زار تلک
ہاتھ میں ہاتھ نہ تا باد صبا کا لے لوں
بلبل کا آشیانہ جس دن جلا چمن میں
کہتے ہیں آتشی گل اس دن بنا چمن میں (ورق ۲۸۲ ب)
شلوار گل بدن پر غنچوں کی . . . . . .
وہ دو قدم چلی تھی دامن اٹھا چمن میں
بالوں کا رات کس کے جوڑا کھلا چمن میں
جو مشک بو ہے اب تک موج ہوا چمن میں
لاکھوں قفس دھرے ہیں لا گلبنوں کے نیچے
صیاد کی بندھی ہے اب تو ہوا چمن میں
سیرابی گلوں سے آتی ہے بوئے وحشت
پاؤں کے کس کا (کذا) پھوٹا یہ آبلا چمن میں

Marfat.com

کفک کے گرد اس کی یہ جو ھے تحریر مہندی کی
کھنچی ھے خامۂ قدرت سے یہ تصویر مہندی کی

حنا کی دی تھی تہ اس نے ملا گیری دُپٹے میں
کہ تا عاشق کا جی ٹھنڈا کرے تاثیر مہندی کی

ھوا ٹھوکر سے اس کی سرنگوں جب کاسہ مہندی کا
صدا آئی کہ الٹی ھوگئی تقدیر مہندی کی

جب سارے سرے خوں میں ترے تیر کے بھرتی
تب زخم سے نیت ترے نخچیر کی بھرتی

جاتا ھے تجارت کے لئے آہ کا تاجر
ساتھ اپنے لیے نالۂ شب گیر کی بھرتی

کرتے نہ ورم پاؤں جو دیوانے کے تیرے
آغوش نہ یوں حلقۂ زنجیر کی بھرتی

جوں . . . ریشم ھوں جس نازک بدن کے رونگٹے
ھوویں واں سر سبز کیا مخمل . . . کے رونگٹے

فرش مخمل پر بھلا کس طرح آوے اس کو خواب
خود رکھیں بے کل جسے اپنے بدن کے رونگٹے

رباعی

نزدیک جو اس کی زلف کے میں نہ گیا
شانے کی عداوت سے تو محفوظ رھا
پرھیز کیا اس سے تو اچھا سمجھا
سچ ھے کہ سمجھنے والے کی دور بلا

دن جوانی کے گئے موسم پیری آیا
انزوا خواب ھے اب وقت حقیری آیا (ورق ۲۸۳ الف)

Marfat.com

تاب و طاقت رهی کیا خاک که اعضا کے تئیں
حاکم ضعف سے فرمان تغیری آیا

سبق ناله تو بلبل نے پڑھا مجھ سے ولے
نه اسے قاعـــدۂ تازه صفیری آیا

دیکھ آئنے میں اک مه تاباں هے دوسرا
تجھ سا هی تیری شکل کا حیراں هے دوسرا

اک هاتھ صرفِ سینه زنی جس طرح هوا
ماتم میں دل کے وقفِ گریباں هے دوسرا

جس دشت میں که ناقۂ لیلی کا تھا گزر
اے قیس آگے چل وه بیاباں هے دوسرا

هے جو گم دریاے الفت کا کنارا دوسرا
ایک ڈوبے هے تو کرتا هے نظارا دوسرا

ایها الرامی جزاک الله هی نکلی صدا
دل په میرے اس نے جب اک تیر مارا دوسرا

آئنے میں دیکھ کہتا هے وه اپنے عکس کو
تو نے کیوں کر ٹھیک یه نقشا اتارا دوسرا

مصحفی قاتل کا اپنے کشتۂ احسان هوں
قتل کو میرے نه دیکھا استخارا دوسرا

هاتھ اپنے نه کبھی دامنِ دل دار لگا
پھر رهے کیوں که گریباں میں بھلا تار لگا

خاک ره هیں جو ترے رحم کر ان پر ظالم
یوں تو دامن کو نه ٹھوکر دم رفتار لگا

هاے عارض په ترے جلد نکل آیا خط
بے طرح آئنـــۂ حسن کو زنگار لگا

Marfat.com

خوں کو تا گوشۂ دامن بھی پہنچنے نہ دیا
بل بے چالاکی الگ ہوگئے تلوار لگا
جس جگہ بیٹھ گیا کھول کے زلفیں وہ صنم
سودے والوں کا دو رستہ وہیں بازار لگا (ورق ۲۸۳ ب)

ابر تر کو ہے اگر رونے پر اپنے دعوی
تو بھی ساون کی جھڑی دیدۂ خوں بار لگا

مصحفی کیوں نہ غزل بعد غزل ہو تحریر
ہاتھ میرے ہے یہ سررشتۂ گفتار لگا

اک نگہ ہی میں ٹھکانے ترا بیمار لگا
اس پہ اب تیر لگا خواہ تو تلوار لگا

خار صحرائے جنوں کاوش بے جا سے تری
اپنے دامن میں تو ہرگز نہ رہا تار لگا

رنگ اور خوں میں ٹک اک فرق کرائے مرغ چمن
گل سمجھ کر نہ مرے زخم پہ تلوار لگا

چلتے چلتے جو تری راہ میں آ جاتے ہیں
مہ و خورشید منہ اپنے کو چھپا جاتے ہیں

کیا عجب اس کا اگر صبح کی ہوتی . . .
خس و خار غم و اندوہ جلا جاتے ہیں

رسم ہے قافلے والوں کی کہ جنگل کے تئیں
یک بہ یک چلتے ہوئے آگ لگا جاتے ہیں

مصحفی طول کھنچی صحبتِ اشعار اب تو
اک غزل اور بھی یاروں کو سنا جاتے ہیں

جب بتاں زلف کی زنجیر دکھا جاتے ہیں
خون سودائیوں کے جوش پر آ جاتے ہیں

Marfat.com

دیکھیے کیوں کہ طرف اس کے کہ نظارہ پرست
طرز نظارہ کو آنکھوں میں اڑا جاتے ہیں
برگ گل اڑتے ہیں یا میرے جگر کے ٹکڑے
ہر طرف دست و گریبان ہوا جاتے ہیں
زور ظالم ہے تری زلف کے دیوانوں کا
جب بہار آئے ہے زنجیر تڑا جاتے ہیں

مصحفی جوش پہ ہے بحر معانی ہم تو (ورق ٢٨٤ الف)
اب کے پھر زور طبیعت کو دکھا جاتے ہیں
بیٹھے بیٹھے جو کبھی رونے پہ آ جاتے ہیں
خوں کے نالے ترے کوچے میں بہا جاتے ہیں
ملک ہستی میں جو جاتے ہیں جریدہ ہو کر
راہ میں اپنا سب اسباب لٹا جاتے ہیں
اس زمیں میں غزل اک اور بھی رنگیں کہہ ہم

مصحفی چار چمن اس کو بنا جاتے ہیں
کبھی پردے سے جو وہ آنکھ لڑا جاتے ہیں
جو کہ دیکھا نہیں ہم نے وہ دکھا جاتے ہیں
یہ وہ صحرا ہے جہاں راہوں کے چلنے والے
چلتے چلتے ہی زمیں بیچ سما جاتے ہیں
مل گیا خاک میں جب اشک تو آئی یہ صدا
یعنی جاتے ہیں تو یوں اہل صفا جاتے ہیں
اتنا (اتنے) مشتاق تماشا ہیں کہ کوچے سے ترے
ماہ و خورشید بھی اب رو بہ قفا جاتے ہیں
تو وہ استاد مسلم ہے کہ خوبان جہاں
تجھ کو آ کر سبق تازہ سنا جاتے ہیں

Marfat.com

مصحفی موسم گل دن ہیں جنوں کے ناداں
ان دنوں کیجے گریباں کا سلانا موقوف

شب ہم نے لیے بوسۂ رخسار تمہارے
چاہو سو کرو ہیں تو گنہ گار تمہارے

یوسف نہیں کچھ تم کہ جو بازار میں جاؤ
آ رہتے ہیں گھر بیٹھے خریدار تمہارے

کیا جانے چمن کیسا ہے کیا رنگ ہے گل کا
بھر عمر رہے ہم تو گرفتار تمہارے

تم نے تو چھپایا ہے منہ اپنا یہ بتاؤ
کیا دیکھ جییں طالب دیدار تمہارے (ورق ٢٨٤ ب)

یاں ضعف سے اب گردن زنہار نہیں اٹھتی
واں مارے نزاکت کے تلوار نہیں اٹھتی

بے حس پڑے ہوئے ہیں جو یوں خفتگانِ خاک
ان کو یہ کس کے طرز تغافل نے غش کیا

کس پر ہے یہ تروار بندھی پھر کے تو دیکھو
کس پر ہے یہ ابرو کی کجی پھر کے تو دیکھو

وارفتہ ہو کیا آئنۂ حسن پر اپنے
یاں جان ہی جاتی ہے چلی پھر کے تو دیکھو

دم ہونٹوں پر آیا ہے مرا آپ کی خاطر
تم اس کو سمجھتے ہو ہنسی پھر کے تو دیکھو

کیا بیٹھ دیے بیٹھے ہو بیمار سے اپنے
ہے اس کا ادھر آنکھوں میں جی پھر کے تو دیکھو

منہ مجھ سے پھراتے ہو تو اے جان پھراؤ
پر ساتھ پھرائیں گے کبھی پھر کے تو دیکھو

Marfat.com

اک تیغ کے لگتے ہی لگی جان ٹھکانے
اچھا تو ہے لگ جاے گر انسان ٹھکانے

نومید پھرا واں سے تو قاصد نے کہا لو ✡ یہ خط نہیں لگتا کسی عنوان ٹھکانے
یا آے مرا دل کسی عنوان ٹھکانے ✡ یا اس غم فرقت میں لگے جان ٹھکانے
پھر کھینچیو تروار میاں غصے میں آ کر ✡ عاشق کو لگاتی ہے یہی آن ٹھکانے
اٹھتے ہی ترے ہوش و حواس اپنے ہوئے گم ✡ تو بیٹھے تو آویں مرے اوسان ٹھکانے
تجھ سے گر وہ دلا نہیں ملتا ✡ زہر بھی مجھ کو کیا نہیں ملتا

جدھر دیکھو ادھر چرچا ہے اب ہنگامہ سازوں کا
چلے فتنے کی یاں کیا، دور ہے دامن درازوں کا
آج کیا جانے مری کون نظر سے گزرا
آہ کا تیر جو یک بار نظر سے گزرا [؟] (ورق۲۸۵الف)
پیچ و تاب کمر و زلف سے گھبرا کے وہ شوخ
اب یہ کہتا ہے میں اس زلف و کمر سے گزرا

بدنام کیا میں نے عبث نام محبت ✡ مجھ سے نہ ہوا کچھ بھی سر انجام محبت
منہ سے برقع کو مری جان اتارا آخر ✡ کام در پردہ کیا تم نے ہمارا آخر
آگیا خط پہ سر مو نہ گیا ناز ہنوز ✡ ہے اسی ڈھب پہ نگاہ غلط انداز ہنوز

کیوں نہ اب زلف پھنسے اس ترے رخسار کے پاس
کہ طرحدار ہے زیبندہ طرحدار کے پاس
آکر ہماری خاک پہ اس نے چڑھاے گل
آخر کو جذب عشق نے یاں تھے کھلاے گل
آنسوؤں سے بس کہ یاں رہتا ہے کار آستیں
سلک گوہر بن گیا ہے تار تار آستیں
یاد فندق میں شب اس دل نے جو بے تابی کی
ہم نے رو رو کے لہو ہر مژہ عنابی کی

Marfat.com

ہوئے شعلے جو میری آہ آتش ناک سے پیدا
تو ہوویں گے شرارے گنبد افلاک سے پیدا

یک چند اس طرف جو میں جانے سے رہ گیا
رک رک کے وہ بھی کچھ ادھر آنے سے رہ گیا

ہم کو ناکامی طالع نے رکھا کام کے بیچ
عمر آخر ہوئی بس نامہ و پیغام کے بیچ

شب کہ تا صبح ہم آغوش مرا تھا وہ صنم
کشمکش زور رہی بوسہ و دشنام کے بیچ

سینے سے جلوہ گر ہے ترے ابتدائے صبح
گل کھائے ہے بیاض گلو پر صفائے صبح

آئینے کو ہے ترے حسن کی خدمت شاید
شانہ رکھتا ہے خم زلف سے بیعت شاید

تھا آپ ہی دیوان مرا نامۂ اعمال ✡ کاہے کو فرشتوں نے لکھا نامۂ اعمال

(ورق ۲۸۵ ب)

ہے شور جنوں موجب آمرزش مجنوں ✡ یاں ساتھ گریباں کے پھٹا نامۂ اعمال

مجھ کو اس بت سے ملادے تو سر راہ کہیں
سن لے میری بھی شتابی مرے اللہ کہیں

روز کی خارا تراشی سخت مجبوری ہے یہ
عاشقی کاہے کو ہے فرہاد مزدوری ہے یہ

گو ابر گھرا ہوا کھڑا ہے ✡ آنسو بھی ملا ہوا کھڑا ہے

زلف مشکیں ہو جہاں سنبل کی بو کیا چیز ہے
گل کو کہتا ہے ترا عارض کہ تو کیا چیز ہے

پیری میں بھی ہم الفت طفلاں سے نہ چھوٹے
لکھ پڑھ چکے تس پر بھی دبستاں سے نہ چھوٹے

Marfat.com

زبس نظروں میں تھے ڈھنگ اس بلائے ناگہانی کے
نہ سوئے تا سحر ہم رات مارے بدگمانی کے
ادائے لغزش پا اس کی جب لکھنے کو بیٹھے ہیں
قلم گر گر پڑے ہیں ہاتھ سے بہزاد و مانی کے
اٹھیں مردے نہ کیوں کر گور سے وقت خرام اس کے
کہ یہ بوٹا سا قد اس کا قیامت کی نشانی ہے
کناری گرد دامن برق سی چمکے ہے ہے ظالم
یہ جوڑا آسمانی بھی بلا ہی آسمانی ہے
قدم آگے اٹھا سکتے نہیں ہم اس کے کوچے سے
کہ پاؤں پر ہمارے سر جھکائے ناتوانی ہے
لیا ہے چلتے چلتے جو اٹھا دامن کو ہاتھوں سے
خدا جانے اسے منظور کیا آفت اٹھانی ہے
یہ لوگ میاں جی سے گزر جاتے ہیں کیسے
عاشق جو ترے ہوتے ہیں مرجاتے ہیں کیسے

یہ دل کہ آتش غم پر سپند رہتا ہے ٥ نت اس کی آگ سے شعلہ بلند رہتا ہے
(ورق ٢٨٦ الف)

صبح کی شام ہوئی، شام کی پھر رات ہوئی
یہی وعدے ہیں تو کب اس سے ملاقات ہوئی
گر چشم تر سے ہم نے ٹک آستیں اٹھائی
تو دل نے کھینچ نالہ سر پر زمیں اٹھائی
دور رہنا ہے بھلا ہی ہمیں محبوبوں سے
رفتگی خوب نہیں اپنی خوش اسلوبوں سے

میرزا میرزا تخلص، حکیم فضل اللہ، متوطن قصبۂ پٹنی پت از مضافات صوبۂ دارالخلافہ شاہ جہان آباد۔ شخص عقل مند، ذی فہم، از اولاد حضرت

Marfat.com

میرزا عبدالقادر بیدل قدس‌الله سره، که در ماسبق به جاے خود دریں تذکره ذکر اوشاں سمت تحریر یافته ـ میززاے موصوف در علم عربی و فارسی و فنونِ طبابت بسیار ماهر و شعر فارسی خوب و برجسته می گوید، و به جهت تفنن طبع اشعار ریخته هم می گوید ـ ایں دو رباعی، و چند شعر از کلام اوست ـ منه ـ

جس جا یه غرور دل ربائی دیکھا ✡ واں مظهر کامل خدائی دیکھا
اعجاز میں جو هو ید بیضاسے دو چند ✡ دیکھا تو وه پنجهٔ حنائی دیکھا
اے چرخ تری هزار بازی دیکھی ✡ هر لحظه نئی هی ترک تازی دیکھی
آخر کو کرے تو داغ دل کو نا سور ✡ دیکھی تیری یه چاره سازی دیکھی
اس طرف یار کا گزار نهیں ✡ دل بے تاب کو قرار نهیں

میرزا میرزا تخلص، صادق علی خاں، ساکن دارالخلافه، در فن موسیقی مهارت (ورق ۲۸٦ ب) کلی داشت ـ گاهے شعر هم می گفت ـ ازوست ـ

دل هاتھ سے، اشک آنکھ سے . . . . چلا جائے
اے وائے مصیبت کوئی کس کس کو نبهائے

مسافر مسافر تخلص، میر پاینده نام، شخصے بود ساکنِ دارالخلافه ـ از چندے رخت اقامت به بریلی انداخته، همان جا درگزشت ـ خدایش بیامرزاد ـ اشعار استادانه می گفت ـ

مار دنیا په لات بیٹھے هیں ✡ دهوکے عقبی سے هات بیٹھے هیں

ممنون ممنون تخلص، میر نظام‌الدین، خلف میر قمرالدین منت، اصلش از قصبهٔ سونی پت، مضاف صوبهٔ دارالخلافه شاه‌جهان‌آباد ـ سید صحیح‌النسب، سحر پردازی او در فن اشعار فارسی و ریخته گوئی بسیار رسا، شور شیرینی کلامش سرور افزا ـ به وسیلهٔ فنِ نکته پردازی، از بار یافتگانِ حضور فیض گنجور حضرت قبلهٔ عالم و عالمیان است، و به خطاب فخرالشعرائی سرافراز، و در چوکی بندی عز امتیاز دارد و دربدیهه گوئی مهارتے تمام ـ رویهٔ شعر

Marfat.com

گوئیش بسیار مرغوب ـ مثنوی حسب الحکم حضور پرنور بسیار به آئین شایسته تصنیف ساخته و مقبول بارگاه خلافت شده ـ اشعارش نهایت برجسته و پر مضمون و متین و انشراح بخش خاطر ـ برائے تفریح خواطر صاحانِ ایں فن ، انتخابِ کلامِ او قلمی می سازد ـ از کلام اوست ـ

شب هم کو کشت و خون رها فوج غم کے ساتھ
سو حسرتیں شہید هوئیں اپنے دم کے ساتھ
حاجت هی کیا جو خاک پر اپنی وہ لاے گل
هیں اس کے نقش پاے نگاریں بجاے گل
یہ چشمِ خوں فشاں سے هاتھ شغل اپنے لگا رنگیں
ادهر دهویا گریباں کو ادهر دامن هوا رنگیں
وقت نظارہ اک نگہ آرزو نہیں ✡ جس سے کہ حسرتوں کا ٹپکتا لہو نہیں

تا عدم هے شور اپنی آہِ پر تاثیر کا
هے سویدائے دل عنقا هدف اس تیر کا
کل جو خلوت میں وہ بت محوِ خود آرائی تھا
آئنـــہ پشت بہ دیوار تماشائی تھا
هاتھ میں جنبشِ محمل کی عناں هے اپنے
ورنہ یاں کس کو سر آبلہ فرسائی تھا
تیری قامت نے کیا خوب هی سیدھا اس کو
سرو گلشن کو بہت دعوی رعنائی تھا
تھی اس حسن مطلق سے هی کب آینہ عیاں کا [؟]
دل هر ذرہ هے خلوت کدہ خورشید تاباں کا
خوں سے مرے تر هے ترے پیکان کا لوها
یاں رشک بنا لعل بدخشان کا لوها
اس رمز کا کشتہ هوں کہ وہ پوچھتے هے مجھ سے
کیسا هے مری تیغ صفاهان کا لوها

Marfat.com

کسے اب معرکے میں شوق کے زهره هے غوغا کا
که بهر دنباله . . . میری مژگان صف آرا کا
بنده هوں حسن صورت و عشق مجاز کا
هر آئنے میں جلوه هے اس جلوه ساز کا
از خویش رفتگی هی په هم غش هیں، یاں نہیں
عزمِ کلیسیا و اراده حجـــاز کا
اے آه بے ادب نه اسے آگ دے که هے
دل جلـــوه گاه پرده نشینانِ راز کا
قدم رکھا یہاں کس نے که گل تصویر قالی کا
رکھے هے رنگ اس پائے حنا بسته کی لالی کا (ورق ۲۸۷ ب)
دعائیں زیر لب آهسته آهسته هوں دیتا میں
جو یاد آئے هے لب تک آکے رک جانا وه گالی کا

لکھا جو شعر تعریف جمال یار میں ممنوں
وه حسنِ نظم میں هم سر هے اشعار جمالی کا
کرنے نـــه پاے نیم تبسم که بس چلے
جوں غنچه رنگ گلشن هستی په هنس چلے
. . . هے دل سے اب تک هر حرف آرزو کا
هے زور رنگ تیرے کشتوں کی گفتگو کا
مشهد په اس کے لانا هے شمع سبز لازم
جو بے گنه هو کشته اس سر و شعله خو کا

طوفاں اٹھا رها هے اب طفل اشک ممنوں
لڑکا هے یه تو اپنی آنکھوں کے رو برو کا
دهویا هے کس نے منه کو یه هے لطف آب کا
لب ریز[1] رنگ گل هے ساغر حبـاب کا

(۱) مخ میں یه مصرع حاشیه پر هو۔ اس کو بعد کی سطر میں صرف یه مصرع لکھا هوا هو "گرداب هوگیا هو پیاله شراب کا" جو بعد والی شعر میں موجود هو

Marfat.com

دھویا ھے چشم مست کو دریا میں کس نے صبح
گرداب ہو گیا ھے پیالـــہ شراب کا

کیا دل ہوا برشتـــہ تف سینہ تاب کا
نکلے ھے دم کے ساتھہ دھواں سا کباب کا

رکھے ھے رنگ کچھہ ساقی شراب ناب آتش کا
مقطر کیا کیا لے کر گل شاداب آتش کا

ڈراتا ھے عبث دوزخ سے ممنوں کو تو اے واعظ
دکھا دوں داغ دل تو ہووے زھرہ آب آتش کا

کنج تنہائی میں یہ شغل ھے اب ممنوں کو
طرفِ دامان ھے اور دیدۂ تر ھے اس کا

کوئی ھم درد ، نہ ھم دم ، نہ یگانا اپنا
رو بہ ر(و) کس کے کہیں ھم یہ فسانا اپنا

نہ کسی جیب کے ھیں پھول نہ دامن کے خار
کس لیے تھا چمن دھر میں آنا اپنا (ورق ۲۸۸ الف)

فائدہ کیا جو ھوے شیخِ حرم، راھبِ دیر
نـہ ھوا دل میں کسی کے جو ٹھکانا اپنا

ھیں رواں ناقے کے دنبال ھزاروں بے تاب
دیکھیو پردۂ محمل نـــہ اٹھانا اپنا

وادی قیس میں جاؤ تو یہ تم سے پیغام
ھم بھی اے دشت نوردان جہاں کہتے ھیں

لے کے مجنوں سے مرا نام یہ کہنا کہ دعا
تم کو وہ قبلۂ وحشت زدگاں کہتے ھیں

وقف دنداں تھا لب حسرت ھر اک غم خوار کا
کنج غم میں شب یہ عالم تھا ترے بیمار کا

Marfat.com

گرم رفتار بیابان عـــدم کو چاهیے
کوئی دم آرام کو سایه تری تلوار کا

کهولا جو پیچ طرهٔ عنبر شمیم کا
مشک ختن سے بهر گیا دامن نسیم کا

دیکها جو قد و زلف و دهن اس کا مٹ گیا
زاهد کے دل سے نقش الف لام میم کا

گر کهول دوں میں سینهٔ سوزاں کے چاک کو
دروازه روے خلق پہ وا هو جحیم کا

عین راحت هے جو کچھ هم پہ ستم کیجیے گا
سر جهکا دیں گے اگر تیغ علم کیجیے گا

دیکھ کر مجھ کو یہ کہتے هیں بتان خوش خط
ایک دن سر کو ترے تن سے قلم کیجیے گا

تهام اے دست تپش اب یہ هلانا دل کا
آج منظور هے ٹک چاک سلانا دل کا

الله رے کثرت درد و غم خوباں که یہاں
سینهٔ تنگ میں مشکل هے چهپانا دل کا

آتش داغ سے ٹک بچ کے نکلنا دمِ سرد
دیکهیو تو یہ چراغ اب نہ بجهانا دل کا

ناله دنبالـه رو ناله پس آه هے آه
قافله لب سے فلک تک هے روانا دل کا (ورق ۲۸۸ ب)

شب بستر راحت پہ جز آزار نہ پایا
تروار کے ڈورے سے کم اک تار نـه پایا

وه بو قلموں جلوه هے هر آن تماشا ٭ یاں دیده سرا سیمه هے حیران تماشا

کها کے کل سو پیچ و تاب اٹها جو دل سے ناله تها
جا کے گردوں پر چمکتا شعلهٔ جواله تها

Marfat.com

بس که وقت گریه پیش چشم وه مه پارہ تھا
بہ چلا جو اشک یاں سو اختر سیارہ تھا
اپنی راحت گاہ نت آغوش بے تابی رہی
کب ہمیں طفلی میں میل جنبش گہوارہ تھا
تھا روز کون سا کہ یہاں غم نہیں رہا
پڑھ پڑھ کے دل کا مرثیہ ماتم نہیں رہا
اب جز خـــدنگ اور دم تیغ یار بن
پہلو نشیں نہیں کوئی ہم دم نہیں رہا
نت سینہ چاک و زخم جگر پر رہے ولے
کچھ فکر بخیہ و سر مرہم نہیں رہا
یاں ذوق زخم خنجر قاتل نہیں رہا
دل چاہیے تڑپنے کو سو دل نہیں رہا
وا حسرتا کہ قاتل بے رحم بعـــد ذبح
یک لحظہ پیش دیدۂ بسمل نہیں رہا
کیوں بزم میں جھکی جھکی آنکھیں ہیں کل اگر
چتون میں کوئی بوسے کا سائل نہیں رہا
رات تم بن نہ ٹک آسودہ یہ مہجور ہوا
رشتـــۂ بستر راحت دم ساطور ہوا
دل پر شوق کہ تھا . . . . . پر کاہ
بل بے ہمت کہ حریف شرر طور ہوا
چاندنی مار گئی اس دل زخمی کو رات
پر تو انداز یہ کس کا رخ پر نور ہوا
ہوں شہید خط مبز و نگـــہ جادو فن
میں نہ مسموم ہوا اور نہ مسحور ہوا (ورق ۲۸۹ الف)

Marfat.com

رخصت ایک ایک سے کیا عاشق رنجور ہوا
گھر سے جو اس کے بلند آج عجب شور ہوا

ربط داغ دلِ سوزاں سے یہاں شعلہ فروز
شمع کافور صفت مرہم کافور ہوا

گماں نہ کیوں کہ کروں تجھ پہ دل چرانے کا
جھکا کے آنکھ سبب کیا ہے مسکرانے کا

وفور گریہ ترحم ہجوم نالـــہ کرم
کہ ہے ارادہ اسے درد دل سنانے کا

یہ سینہ ہے ، یہ جگر ہے ، یہ دل ہے بسم اللہ
اگر خیـــال ہو ترواز آزمانے کا

کسی کے ہونٹ کے ہلتے ہی بس تمام ہوے
ملا مزا نہ ہمیں گالیاں ہی کھانے کا

بس ہے یہ لطف صبا بہر گرفتار قفس ✡ راہ ہوئے گل کرے سوراخ دیوار قفس

کاوش غم نے ستم راے یہ مجھ پر توڑا
کہ ہر اک موے بدن پر سر نشتر توڑا

کس قدر شرح گراں باری غم لکھی تھی
کہ مرے نامے نے بازوے کبوتر توڑا

قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا میں رات
وہ لگے کہنے یہ طعن آپ نے ہم پر توڑا

کاوشیں ہم سے رہیں ضبط فغاں کو کیا کیا
تا گلو سینے میں نشتر ہی پہ نشتر توڑا

ہے سایہ فگن زلف سیہ فام زمیں پر ✡ یا صبح قیامت کی ہے یہ شام زمیں پر

دور فلک میں کس کو مے کشی کا شوق [؟]
رکھتا ہے ماہ ہاتھ میں ساغر بلور کا

Marfat.com

رهے هے روکش نشتر هر آبله دل کا
یه حوصله هے کوئی بل بے حوصله دل کا
دل میں جو جو هے نکالیں گے ذرا بول کے خوب
وه جو هاتھ آئے تو لڑتے دل کھول کے خوب [؟] (ورق ۲۸۹ ب)

مومن مومن تخلص ، حافظ محمد مومن ، نوجوانے ست همت بر تحصیل کتب عربی مصروف دارد ۔ اصلش از خطۂ کشمیر ، مولدش دار الخلافۂ شاه جهاں آباد ۔ اجدادش بـه عزت و بزرگی بسر بردند ۔ رویۂ شعر گوئیش بسیـار مطبوع ۔ شخص بسیار خلیق است ۔ ازوست ۔

گر بھول کے یاں آن وه خود کام نکلتا
دم کاهے کو یوں اے بت خود کام نکلتا
شب ذکر سیـــه بختی عشاق جو آتا
کیا صبح کو خورشید نـه تا شام نکلتا
تاکید تھی واں چھوڑتے تھے پوچھ کے شب نام
تھـا قهر جو کوئی مرا هم نام نکلتا
جلتی هیں سدا سوزش گریه سے یه آنکھیں
آتش کا یهـاں آب سے هے کام نکلتا

هوتی جو نصیبوں میں مرے وصل ، تو مومن
. . . . هی سر فال نه یوں لام نکلتا

اضطراب دل سے میں جو رات گرم ناله تھا
هـالۂ ماه منور شعلـــۂ جواله تھا
پاس اس کے جن دنوں گلزار خوبی تھا گره
برگ رنگیں صفحه تھا اور مهر داغ لاله تھا
سوزش داغ جنوں کل سخت آتش ریز تھا
طوق گردن دل چلوں کو شعلۂ جواله تھا

Marfat.com

من‌مو عاشق طبیعت نوجواں ہی مرگیا ✡ عشق طفل چند سالہ دشمن صد سالہ تھا

••••

•••• تخلص ، قاضی نورالحق ، متوطنِ ضلع مشرق ـ خدمت قضاے سرکار بریلی ، (ورق ۲۹۰ الف) به ذاتِ ایشاں متعلق است ـ شخصِ عالم و فاضل و متشرع و خوش اختلاط ، سید صحیح‌النسب ، شرافت و نجابت از سیمایش هویداست ـ شاعر فارسی‌گو ، تصانیفش به قدر سه لک بیت است ـ ازاں جمله تفسیر تمام کلام‌الله مع شان نزول به فصاحت موزوں ساخته و ماورائے ایں قصائد عربی و فارسی و مثنویات متعدد و سه دیوان غزلیات و دیگر اقسام اشعار مصنوعه و غیر مصنوعه از ذهنِ صافیش سر انجام پزیرفته ـ علاوهٔ آن در بدیهه گوئی یکه تاز و عرصهٔ سخن وری‌ست ـ به سبب بعضے حوائجِ ضروری وارد دارالخلافه گشته بود ، از حضور والا به عطاے خلعت و به خطاب عمدة‌الشعرا امتیاز در همسراں حاصل نموده ـ به سبب ملاقات هر روزه در دربار معلی با مولف ربط و اخلاص بسیار بهم رسیده ـ طلبِ اشعـار ریخته از تصانیف براے درج نمودن دریں مجموعه شده بود ـ انکار بحث نمود که من‌گاهے در مدت‌العمر شعر ریخته نه گفته ام ـ در شاعری دوں مرتبهٔ من است که شعر ریخته بگویم ـ والحق که منصب شاعری ایشاں مقتضی همیں است ـ غرض که بعد جد و کد بسیار به پاس خاطر راقم یک مطلع موزوں نموده ، بنا بر یادگاری قلمی گشته ـ منه ـ

وہ نوک مژہ جب سے مرے دل میں گڑی ہے
ایسی تو کھٹکتی ہے کہ جینے کی پڑی ہے

موزوں موزوں تخلص ، میر فرزند علی ، متوطن سامانه ، شاعر زبردست شیریں گفتار ، (ورق ۲۹۰ ب) سید صحیح النسب ، عالی تبار ، شاگرد میر شمس‌الدین فقیر ـ در فن شاعری بسیار ماهر ، صاحب تصانیف است ـ در تاریخ گوئی مهارتے کلی دارد ـ از پنج شش سال به لکهنؤ رفته طرح اقامت انداخت و مولف اوائل حال اصلاح اشعار ازاں غواص دریاے معانی گرفته ـ عجب معنی پرداز بود ـ در سنه یک هزار و دو صد و بست ونه هجری است (کذا) همان جا به دارالبقا رحلت نمود ـ خدایش بیامرزاد ـ منه

Marfat.com

یار ھے چت چڑھا ھوا بیٹھے ھیں اداس سے [؟]
ذکر کر اس کا ھم نشیں اٹھ نہ ھمارے پاس سے
نرگس کا پھول بھیجیے نامے میں یار کو
معلوم تا کرے وہ مرے انتظار کو
یہ حسن گرم اسکے کا شب مجلس میں کچھ مذکور تھا
شمع کا جلوہ خنک خجلت سے جوں کافور تھا
ھے محو آئنہ ساں سارا جہان تیرا
منہ دیکھے کیوں نہ ھر اک اے میری جان تیرا
نالہ ترے سے اے دل چکر میں آسماں ھے
کس شور سے فلک پر پہنچا ھے بان تیرا
صبح لے تیغ و سپر گھر سے جو باھر نکلا
شور اٹھا وو نہیں کہ خورشید منور نکلا
تیر دل دوز نگہ دل سے نہ نکلا ھرگز
پر جو نکلا تو مری جان ھی لے کر نکلا
کیا بلا فتنہ گری میں ھے سر آمد وہ زلف
شانہ ھے ایک مگر اس سے تو بر سر نکلا (ورق ۲۹۱ الف)
مہرباں جس کو سمجھتے تھے ھم اپنا اے وائے
طرفہ بے داد گرو سخت ستم گر نکلا
دل کی معدن کو کہاں پہنچے ھے یاقوت کی کہن
اشک نکلا جو مری چشم سے گوھر نکلا
سیہ کو تو جو سحر جانب [illegible] نکلا
گل ترا داغ [illegible]
دیکھیو رفع کدورت سے سفیانی دل کی
گرد جھاڑے سے یہ کیا آئنہ رخشاں نکلا

Marfat.com

چاہ تیری میں ہوے معرکہ آرا جب ہم
مرد میـــدان نہ بیژن ، نہ تہمتن نکلا

کیا فکر و بیاں کیجے اس کے قد و قامت کا
چربہ ہے قیامت کا ، ٹکڑا ہے یہ آفت کا

سر پر مرے سو آفت وہ زلف سیہ لائی
بس حال نہ پوچھو کچھ ایام کی شامت کا

صد خرمن ایماں پر گویا کہ پڑی بجلی
مذکور کہیں نکلا تیری جو شرارت کا

محو آئنـہ دل کا بے وجہ ہوا کب میں
اس گھر میں تو دیکھا ہے جلوہ تری صورت کا

کس پاس میں دل بیچوں ، کو جوش خریداری
کیا سرد ہوا یارب بازار محبت کا

پوشاک وہ پہنا کر جس میں کہ پھبن نکلے
معلوم ہو چھب تختی زیبایش تن نکلے

وابستـہ محبت تھی پیماں کی درستی پر
دل ٹوٹ گیا میرا ، تم عہد شکن نکلے

موزوں میں حسینی ہوں ، دل اپنا اسی کو دوں
مکھڑے کی ادا جس کے بروجہ حسن نکلے

داغ جب آتش غم سے دل مایوس ہوا
رشک گل زار ہوا غیرت طـاؤس ہوا

عاشقوں کے تئیں کیا ننگ سے اور نام سے کام
دوست جو اس کا ہوا دشمنِ ناموس ہوا (ورق ۲۹۱ ب،

اس کی دستار ..... شام و سحر جھڑتے ہیں
ہم غبار سر رہ آٹھ پہر جھڑتے ہیں

Marfat.com

سینۂ و دل کو کدورت سے میں کرتا ہوں صاف
کس کی آمد ہے الٰہی کہ گہر جھڑتے ہیں

اشک سے آج سراپا ہوں جواہر میں غرق
راہ چلتا ہوں تو دامن سے گہر جھڑتے ہیں

آگ دی دل کو مرے عشق نے موزوں یعنی
شعلے آہوں کے نکلتے ہیں شرر جھڑتے ہیں

دل تو کھنچا نہ اس کا دامن ہزار کھینچا
دست طلب ہی ہم نے پایان کار کھینچا

کیا خاک دل لگاؤں آئینہ طلعتوں سے
حاصل کدورتیں ہیں مٹی کی مورتوں سے

دے کے دل بھر عمر پچھتاتے رہے ✡ ہم نہ سمجھے یار سمجھاتے رہے
گزری نہ ہوگی شب یہ کسی سوگوار پر ✡ تجھ بن کٹی جو رات دل بے قرار پر
اپنا وا بند قبا کیجیے گا ✡ دل کا عقدہ مرے وا کیجیے گا
شمع ہر بزم نہ ہونا ہرگز ✡ دل جلوں کا یہی کیا کیجیے گا [؟]

ابرو کی کروں یا صفِ مژگاں کی میں فریاد
بلوے میں ہوں مارا گیا قاتل نہیں معلوم

جب کبوتر نہ پھرا یار کا نامہ لے کر
اشکِ خونیں کے مری آنکھ سے سرخاب اڑے

کیا دل جو گزک ہووے اس رند شرابی کی
لٹ جاے جہاں دم میں دوکان کبابی کی

دل پھنسا زلف میں جا سخت پریشانی ہے
مختصر یہ کہ بڑا قصہ طولانی ہے

تیغ کھینچے مرے سر پر وہ ستم گر آیا
ابرو آج سرِ نو سے ہمیں پانی ہے (ورق ۲۹۲ الف)

Marfat.com

بس کہ پھوٹا ھے دو سر تیر نگہ تا پیکاں
زخم جو دل کا ھے سو لالۂ پیکانی ھے

مے پیے آج تجمل سے اڑا جاتا ھوں
اس کے کوچے کی ھوا تخت سلیمانی ھے

غیرت کانِ یمن تختۂ دامن ھے آج
اشک گل رنگ مرا لعل بدخشانی ھے

پھول جھڑتے ھیں ترے منہ سے مری آنکھوں سے
حسن اور عشق کی کیا خوب گل افشانی ھے

آگے تقدیر کے تدبیر کرے کیا پس و پیش
بات پیشانی کی لکھی ھے سو پیش آنی ھے

دل دیا جب سے ھے اس آئنہ رو کو موزوں
صورت حال مرا عالمِ حیرانی ھے

آنکھوں میں ھے جی اور ھے دیدار کی حسرت
. . . . کہ یہ نکلے ترے بیمار کی حسرت

وعدہ ھو شام کا تو ملے ھے سحر کے وقت
ملنے کے مختلف ھیں مرے حیلہ گر کے وقت

ان کی ادائیں ھیں سبھی پیاریاں ✡ ھائے رے خوباں کی طرح داریاں
ایک مرض ھووے تو کیجے علاج ✡ عشق میں (ھیں) سیکڑوں بیماریاں
شہر میں انگشت نما جوں ھلال ✡ ھیں مرے بانکے کی نموداریاں

عشق کے افرا سیاب دل نے . . . . مانیاں
رستموں کی خاک میں یاں مل گئیں جولانیاں

بہہ کے میری چشم سے جس دم گیا دریاے خوں
چڑھ کے سو نیزے فلک پر تھم گیا دریاے خوں

مجبور ھوں جفا کشی ھجر یار میں ✡ یعنی کہ دل نہیں ھے مرا اختیار میں

Marfat.com

بہر خرابہ گردی کیا کیا شتابیاں ہیں
یہ عشق گھر بسے کی خانہ خرابیاں ہیں (ورق ۲۹۲ ب)

یار نے مصلحۃً مجھ کو دکھائی گر آنکھ
عین لطف و کرم اس کا ہے یہ بیداد نہیں

اس سے کہنے بھی نہ پایا مرا پیغام تمام
کی نگہ ایسی کہ قاصد کا ہوا کام تمام

میں تو خورشید لب بام ہوں بس دیر نہ کر
جلد آ ورنہ مرا کام ہے تا شام تمام

کشتۂ چشم سرمہ سا ہیں ہم ٭ چپ بھلی ہے نہ پوچھ کیا ہیں ہم
اپنے کوچے کو خار بست کیا ٭ یہ نہ جانا برہنہ پا ہیں ہم

ہم پر یہ اعتراض، غیروں پہ وہ کرم ہیں
بس ہم نے زندگی کی، گریہ ترے ستم ہیں

مشہور ہے ہماری آہوں کی نیزہ بازی
تیرے ستم کشوں کی ہم فوج میں علم ہیں

دل سے بتاں کے اپنے جو دل کو جوڑتے ہیں
وہ لعل بے بہا کو پتھر سے توڑتے ہیں

دیتا ہے عشق برہم دل کے حواس . . .
منصوبہ باز پہلے لشکر کو پھوڑتے ہیں

کھانے سے گل کے تازہ ہوا اپنا باغ دل
یعنی شگفتہ آگ سے ہوتا ہے داغ دل

بیٹھ پہلو میں مرے اے بت غارت گر ہوش
کہ ترے شوق میں یہ دل ہے سراپا آغوش

خط سے کم ہو نہ ترے حسن کی گرمی ہرگز
آگ تو اور بھڑکتی ہے اگر ہو خس پوش

Marfat.com

زور ھی لطف تھا مے خانے میں کل اے موزوں
تھی صراحی بہ خروش اور خم بادہ بہ جوش
دختر رز پہ لگی تاک سبھی مستوں کی
زال دنیا پہ لگا بیٹھے ھیں سارے پاپوش
قید سے ننگ کی وارستہ سب اور دشمن نام
نہ نصیحت گر انہوں میں نہ کوئی پند نیوش (ورق۲۹۳ الف)
ھاے ھو ان کی سے تھا مے کدے میں شور اور غل
تا خم چرخ گیا ان کا وہ جوش اور خروش
دست بیعت کو دیے دست سبو میں تو ادھر
سر تسلیم ادھر بر قدمِ بادہ فروش
نہ تو غم دین کا کچھ اور نہ دنیا سے کام
جام مے پر جو ھوا کرنے لگے نوشا نوش
ھاں دل آہ سحری کے تئیں تاثیر ھے شرط
جو ھدف پر لگے اے جاں وھی تیر ھے شرط
دیکھ کر منہ کو ترے لوں ھوں خدا کا میں نام
یعنی کعبے کے تو احرام میں تکبیر ھے شرط
مت سنا ھم کو ھر اک دم کہ سپاھی ھے رقیب
چھین لیں ھاتھ سے ھم اس کے یہ شمشیر ھے شرط
عشق موزوں اسے کہتے ھیں کہ جوں شمع سدا
اشک گرم و رخ زرد آہ گلو گیر ھے شرط
لخت دل یوں جلوہ گر ھیں دیدۂ گریاں کے بیچ
برگ گل بہتے پھریں جوں بحر بے پایاں کے بیچ
کس سے چاھوں داد تیرے ظلم کی اے مہ جبیں
پوچھتا کوئی نہیں اس شہر نا پرساں کے بیچ

Marfat.com

کیا تجھ سے کہوں چرخ کے نیرنگ حوادث
دکھلاے ھے اک آن میں سو رنگ حوادث
راہ سے گھر کی مرے پھر کے نہ جاؤ صاحب
چھوڑو یہ چال کہیں راہ پر آؤ صاحب
گل باد میں آ حسن پر آج اپنے ھنسا خوب
اس ھستی موھوم پہ یہ ناز ھے کیا خوب

منصور سوا جو کہ ھیں سردار محبت ✡ سر دے دیں پہ کہتے نہیں اسرار محبت
پابندی سرو آج یہ کہتی تھی چمن میں ✡ آزادی عالم سے (کذا) گرفتار محبت
کل مصلحۃً مجمع اغیار میں موزوں ✡ کرتا تھا میں اس شوخ سے انکار محبت
(ورق ۲۹۳ ب)

پڑھنے یہ لگا مجھ کو سنا مصرع سودا
ظاھر ھیں ترے چہرے سے آثار محبت
مانگو نہ دعا کیوں کہ ھے تاثیر سردست
ھے پاس مرے ایک . . . . تیر سردست
ھاتھ اس کے لگا پاؤں کو لے جاؤں گھر اپنے
سوجھی ھے مجھے آج یہ تدبیر سردست
اس زلف کے ھیں دام مجھے دست گہ عیش
لی ایسے سپاھی سے یہ جاگیر سردست
اس کو مری حیرت زدگی کی نہیں پروا
رھتا ھے لیے اپنی ھی تصویر سردست

مشتاق مشتاق تخلص، حسین بخش نام، قوم قوال. متوطن قصبۂ کول، بالفعل در سردھنہ ملازم بیگم شمرو صاحب است ـ شاگرد عوض علی خاں بہا ـ حسبِ اتفاق وارد دارالخلافہ گردیدہ بود ـ جوان ذھین بہ نظر در آمد ـ ازوست ـ منہ ـ

Marfat.com

لوٹتے ھیں ھم تو ھو کر نیم بسمل اب تلک
جس پہ بھی (ر) کھتی ھے کاوش تیغ قاتل اب تلک

مطلب کیا ھے دھر میں ھم کو اپنے اور بے گانے سے
اب تو تیرے عشق میں ظالم کام پڑا . . . . . سے

مضمون مضمون تخلص، شاعرے بود ھم عصر میر و مرزا، مدتے شد کہ بہ دار البقا رحلت کرد ۔ ایں دو شعر از تصانیف اوست ۔ خدایش بیامرزاد ۔ منہ ۔

مے سے اس بن کون ھے خوش، واہ یہ ھو وہ نہ ھو
کس کو خواھش ھے معاذاللہ یہ ھو وہ نہ ھو
جان بھی پر صنم کو ھم نہ آزردہ کریں
ھم سے تو اے دوستاں واللہ یہ ھو وہ نہ ھو (ورق ٢٩٤الف)

مسرور مسرور تخلص، تخلص شیخ پیر بخش، وطنش قصبۂ کاکوری من مضافاتِ صوبۂ اودھ ۔ نشو و نما در دارالامارۃ لکھنؤ یافتہ ۔ از شاگردان رشید غلام ھمدانی مصحفی است ۔ مصلحِ اشعار بعض اشخاص آں جاست ۔ از حسنِ اتفاق در سنہ بیست و سہ جلوسی قبلۂ عالم ظل الٰہی جہاں میرزا محمد اکبر شاہ غازی‌اللہ ملکہ و سلطنتہ (کذا) ایں ھم مثل مرزا محمد مخدوم بخش ذکا، ھنگامِ مراجعتِ مرشد زادۂ عالمیان، مرتبۂ ملازمی حاصل نمودہ، وارد دارالخلافہ گشت ۔ وقت ملاقات خلیق و مودب و ذھین و قابل بہ امتحان آمد و کلام موزونش دل چسپ و سرور افزا ۔ دو دیوان اشعار مرتب نمودہ ۔ از شیریں بیانی اوست ۔ منہ ۔

صحرا کو بہر سیر جو محمل سوار جاے ✡ مجنوں بھی ساتھ جوں شتر بے مہار جاے

سونے (کی) ھنسلیوں سے مہ نو شکست کھاے
خورشید آرسی سے تری پشت دست کھاے
ایک کیا پھر اسے پہنائیے زنجیریں دو
اپنے دیوانے کی سن لیجیے تقریریں دو

Marfat.com

ڈر ھے یہ مانی و بہزاد میں جھگڑا نہ پڑے
کھینچنے بیٹھے ھیں اک شوخ کی تصویریں دو

قتل ھوویں ھی گے دو چار گلی کوچے میں
آج نکلا ھے وہ بت باندھ کے شمشیریں دو

لاے ھیں آج جو گھر تک مرے اس کو دلال
کہتے ھیں کام یہ ایسا ھے کہ جاگیریں دو

مجھ سیہ بخت کا دل خون کرے ھیں مسرور (ورق ٢٩٤ ب)
لب پر اس کے مسی و پان کی تحریریں دو

کرتے ھیں وہ غرفے سے اشارے کئی دن سے
ھیں پیچھے پڑے دل کے ھمارے کئی دن سے

تھے مجھ سے رکے وہ ابھی کھل کر نہیں بولے
پر چھیڑ سی کچھ ھوتی ھے بارے کئی دن سے

کوئی تو سیہ بخت موا سوگ میں جس کے
گیسو نہیں اس بت نے سنوارے کئی دن سے

بے ساتھ لیے آج تو جاتا نہیں میں بھی
وعدے ھیں مرے اور تمہارے کئی دن سے

افشاں کو چنے آئے ھے وہ ماہ جو ھر رات
چمکے ھوے ھیں اپنے ستارے کئی دن سے

آئے گا جو در پر مرے میں سمجھوں گا اس سے
کہتے ھیں وہ یہ ھانکے پکارے کئی دن سے

جب شکل کو دیکھے ھے مری پیسے ھے وہ دانت
چلتے مرے سینے (۱) پر آرے کئی دن سے

کیا جانے کہ اس شوخ کی کس سے ھے لڑی آنکھ
ھوتے ھیں سر بام نظارے کئی دن سے

(۱) کذا

Marfat.com

اے سوز جگر . . . . تری آہ کی گرمی
نکلے ہیں مرے منہ سے شرارے کئی دن سے
ہاں سچ ہے مرے پاس صنم کیوں کہ تم آؤ
پھرتے ہیں تمہیں غیر ابھارے کئی دن سے
جوں جوں چھپایا ، ہوا عشق عیاں اور بھی
ضبط کیے سے بڑھا درد نہاں اور بھی
اس کے تصور نے بھی موڑ لیا منہ کو کیا
رات ترقی . . . . شور فغان اور بھی
تیر کے پیکان تو اس نے نکالے سبھی
ہے مرے پہلو میں ایک نوک سناں اور بھی (ورق ۲۹۵ الف)
جتنا کہا قیس نے ایک ذرا ٹھہر جا
ناقـــۂ لیلی ہوا جلد رواں اور بھی
زور پر آتا چلا جب کہ یہ جوش جنوں
کرنے لگی تب کمی تاب و تواں اور بھی
مشق ستم گر رہی یوں ہی تو پھر اگلے سال
فتنہ اٹھاوے گا وہ آفت جاں اور بھی
فرقت کے جو صدمے دل نالاں سے نہ اٹھے
ہم بیٹھ کے پھر کوچۂ جاناں سے نہ اٹھے
دل سینے میں آتش کا شرارہ ہے یہ ڈر ہے
اک شعلہ بھڑک اپنے گریباں سے نہ اٹھے
کہتی ہے یہ ہر وقت مجھے آبلہ پائی
آگے کو قدم دشت مغیلاں سے نہ اٹھے
عید کا چاند جو تھا مد نظر دیکھ چکا
تیرے ابرو کو میں اے رشک قمر دیکھ چکا

Marfat.com

پہلو سے لے گئے دل دل گیر کھینچ کر
اچھا سلوک تم نے کیا تیر کھینچ کر
اس بن جیوں گا اتنا گراں جاں نہیں ہوں میں
ہونے دے شام ابھی شب ہجراں نہیں ہوں میں
اس مہر کو دیکھ اشک ہمارے نکل آئے
کیا قہر ہوا دن کو ستارے نکل آئے
. . . . . ہیں شکل آفت جاں نکلی ہے
ابر کو چیر کے ابرو کی کماں نکلی ہے
اذت بوسہ نہیں بھولی ہے اب تک اس کو
منہ سے باہر ترے کشتے کے زباں نکلی ہے
مژدہ مستان قدح نوش کو دیجیو یہ صبا
دخت رز شیش محل سے ہو جواں نکلی ہے
برسوں . . . . . کا گرفتار تو رکھا
اب . . . . آسماں کو مجھے مار تو رکھا
کبھی آسماں کو پھونکا کبھی رخ کیا زمیں کا
شب ہجر تھا یہ عالم مری آہ آتشیں کا (ورق ۲۹۵ ب)
گرمی نہ رخ کو پہنچے کہیں اس کی تاب سے
گلشن . . . . . گل آفتاب سے

مظہری مظہری تخلص، اسمش محبوب علی، برادر برکت اللہ خاں دارسی کہ متوطن قصبۂ کوتانہ، ازوست۔

لب جاں بخش کو تیرے عجب دار الشفا دیکھا
کہ جس در پر طبیب مرگ محتاج دوا دیکھا

مجذوب مجذوب تخلص، مرزا غلام حیدر بیگ، متبنی مرزا رفیع السودا۔

Marfat.com

باشندۂ لکھنؤ ست ۔ روزگار در فرقۂ سپاہ می کند۔ شیریں سخن دریافت می شود ۔ ازوست ۔

عداوت سے تمہاری کچھ اگر ہووے تو میں جانوں
بھلا تم زہر دے دیکھو اثر ہووے تو میں جانوں
تمہارا ہم سے جو عہد وفا ہو اس کو تم جانو
مرے پیماں میں کچھ نوع دگر ہووے تو میں جانوں
ہے سخت بے مروت وہ بت وفا کرے کیا
پر اب تو لگ گیا دل دیکھیں خدا کرے کیا
آہ میں اپنی اثر ڈھونڈھے ہے اے مجذوب تو
بید مجنوں میں نہ شاخیں ہم نے پھلیاں دیکھیاں

زلفوں کی سیاہی میں کچھ اک دام . . .
قسمت کہ ہوئی رات سے تنخواہ کسو کی
بس اب تیری تاثیر اے آہ دیکھی ٭ نہ آیا وہ کافر بہت راہ دیکھی

ایک تو دل مرا پہلے ہی سے سودائی ہے
تس پہ کیا دھوم سے پھر اب کے بہار آئی ہے
زلف کے (کو) چے میں مجذوب کب آتا، لیکن
پاؤں پڑ پڑ کے یہ زنجیر مجھے لائی ہے

آوے بھی مسیحا مری بالیں پہ تو کیا ہو
بیمار میں ایسا نہیں جو مجھ کو شفا ہو (ورق۲۹۶الف)

وعدے کی وفا اس سے بہت دور پڑی ہے
فہرست شب و روز ہی باہر وہ کھڑی ہے

چاہوں مدد کسی سے نہ اغیار کے لیے
میں بھی تو یار کم نہیں دو چار کے لیے

Marfat.com

ہے درد سر ہی بلبل آزاد کی صفیر
موزوں ہے نالہ مرغِ گرفتار کے لیے
طوبیٰ کے نیچے بیٹھ کے روؤں گا زار زار
جنت میں تیرے سایۂ دیوار کے لیے[1]
رکھیے لگائے اس کو گر بس چلے ہمیشہ
دینے پہ دل کے کیجے آرے، بلے ہمیشہ
چشم دوری تری یار یہ گریاں تھی رات [؟]
تھی شب ہجر مرے سر پہ کہ طوفان تھی رات
ناز اختر کو مرے تھا فلک ہفتم پر
زلف سرکش ہو تری تابعِ فرماں تھی رات

محبت محبت تخلص، نواب محبت خاں، خلف الرشید حافظ الملک حافظ رحمت خاں مرحوم، قوم افغان، ثروت و سرداری ایشاں از غایت وضوح محتاج به شرح و بسط نیست۔ از چندے در لکھنؤ اقامت گزیدہ۔ صاحبان انگریز نقدے به طریق ماہ واری به قدر کفاف ایشاں مقرر کردہ دادہ اند۔ ہماں جا معاش به عمدگی بسر می برد۔ بسیار صاحب عقل و فراست است۔ شعر فارسی و ریختہ از طبع وقادش به طرز خوب سر بر می زند و به زیور حلم و حیا و اخلاق حسنہ و مروت محلی۔ (ورق ۲۹۶ ب) در ابتدا مشق سخن از جعفر علی حسرت نمودہ۔ از نتائج طبع اوست۔

جس کو تری آنکھوں سے سروکار رہے گا
بالفرض جیا بھی تو وہ بیمار رہے گا
اس کے کوچے کی طرف با چشم تر جو جائے گا
پہلے اپنی جان سے وہ ہاتھ کو دھو جائے گا

(۱) مخ میں "تاو" ہو

Marfat.com

آپ کچھ غیروں کو چھپ چھپ کے رقم کرتے ھیں
یہ جو ھو جھوٹ تو ھم ھاتھ قلم کرتے ھیں

تیرے بغیر تھی یہ مجھ کو بے قراری رات
کہ کل پڑی کسی کروٹ نہ مجھ کو ساری رات

منظور تجھ کو شوق ھے گر لالہ زار کا ✡ تختہ اٹھا کے دیکھ ھمارے مزار کا

شب کہ مجلس میں جو وہ غارت گر ھر خانہ تھا
تھے جو باھم آشنا ایک ایک سے بے گانہ تھا

آپ کے دیکھ چکے سب سے اشارے ھم تو
مر گئے ھائے اسی رشک کے مارے ھم تو

الفت میں جس کو اشک بہانے کی خو نہ ھو
اس کو خدا کرے کہ کہیں آبرو نہ ھو

مجھ سے خفا ھے وہ بت خود کام اب تلک
جھڑکی وھی ھے اور وھی دشنام اب تلک

فتنہ گر تو نے جو ٹک ھم سے چھپائیں آنکھیں
ایسے ھم روے کہ آشوب کر آئیں آنکھیں

الحذر گریے سے اے شوخ محبت خاں کے
وہ جو رویا تو یہ پھر جانیو طوفان اٹھا

. . . . . کا انتظار تو حد سے گزر گیا
منہ کو کہاں تلک ترے دیکھا کرے کوئی

مجھ کو کہتا ھے کہ کرتا ھے تو بد نام صریح
لکھ کے بھیجے ھے جو یوں نامۂ و پیغام صریح

رکھتا ھے حلاوت تو لب یار کا بوسہ
پر ھے نمکیں زور ھی رخسار کا بوسہ (ورق ۲۹۷ الف)

ھے جی میں تمنا کہ لبِ زخم سے لیجے
اس اپنے ستم گار کی تلوار کا بوسہ

Marfat.com

ڈرتا جو نہ اس ظالم مظلوم نما سے ٭ لیتا میں تری نرگس بیمار کا بوسہ

مائل مائل تخلص، شاعرے است ساکن لکھنؤ ـ دیگر از احوالش اطلاع نیست ـ

موت آئی نہ سرِ شام جدائی مجھ کو
سخت جانی نے عجب رات دکھائی مجھ کو

لاکھ درجہ صاف تر ھے روے یار آئینے سے
ھم نے دیکھا ھے ملا کر لاکھ بار آئینے سے

مشیر مشیر تخلص، ساکن دارالخلافہ، جوانے ست خوش تقریر ـ در مشاعرہ غزلے خواندہ، یک شعرش بہ یاد ماندہ، ثبت نمودہ شد ـ منہ ـ

یہ غل ھے کہ وحشی نے ترے پاؤں نکالے
پر دست جنوں سلسلـــہ جنباں نہ ھوا ھو

منیر منیر تخلص، وجیہ الدین نام، فرزند محمد نصیر، جوانے خلیق و ذھین ـ اصلاح شعر از والد خود گرفتہ ـ اشعار پرمضمون موزوں می کند ـ ازوست ـ منہ

خوں کی دھاریں جو چھٹیں دل سے افگاروں کے [؟]
رونگٹے سن کے کھڑے ھوگئے فواروں کے

منیر اب اس قدر عمر کیوں غفلت میں کھوتا ھے
ھوئی ھے صبح بیدار ھو کس نیند سوتا ھے [؟]

کوئی دم بحر ھستی میں ھے تیرا ناتواں باقی
کہ تن میں جوں حباب اس کے نہیں ھے استخواں باقی

. . . . . ٭ . . . . . .

بعد مردن بھی رھی وا چشم حیراں واہ واہ
واہ واہ اے خواھش دیدار جاناں واہ واہ (ورق ۲۹۷ ب)

نکلے ھے ھر موے تن سے آتش اے سوز جگر
کر دیا تو نے مجھے سرو چراغاں واہ واہ

Marfat.com

ہوگیا تن سے جدا سر لگتے ہی شمشیر کے
اے میاں میں تیرے ان ہاتھوں کے قرباں واہ واہ

واہ وا تو نے غزل کیسی پڑھی یہ اے منیر
سن کے کہتے ہیں تجھے سارے سخن داں واہ واہ

صحرا میں تو نہ جا کے شکار غزال کر
پہلو میں دل رکھا ہے یہ کس دن کو پال کر

بانگ سحر سن کر پہلو سے ہائے الگ وہ مہ وش ہو
یارب تاج سر مرغاں پرّہ بن کے کشا کش ہو

منتظر منتظر تخلص، نور الاسلام نام، بزرگانش درویشان صاحب کمال بودند۔ خودش هم به لباسِ صلاحیت آراسته۔ گونه وآراسته مزاجی هم دارد و تحصیل صرف و نحو هم به خوبی کرده و شعر به پختگی و متانت می گوید۔ باشندۂ لکھنؤ و شاگرد رشید غلام همدانی مصحفی است۔ از کلام اوست۔

طرف چمن نہ جا، نہ سوئے لالہ زار دیکھ
تو آپ باغ حسن ہے اپنی بہار دیکھ

ہے روز حشر دیکھنے کا شوق گر تجھے
اے منتظر تو اپنی شب انتظار دیکھ

سر و زمیں میں گڑ گیا، غنچے نے سر جھکا دیا
خندۂ گل جو یار نے دیکھ کے مسکرا دیا

خلق دیکھے ہے مہ عید تمام آج کی رات
تو بھی اے ماہ جھلک جا لب بام آج کی رات

اک ذرا بے ادبی ہوتی ہے تقصیر معاف
پائنتی گر رہے کہیے تو غلام آج کی رات (ورق۲۹۸ الف)

منتظر ہے یہ شب ہجر کہ اک روز سیاہ
نہ تو شیشہ ہے، نہ ساقی ہے، نہ جام آج کی رات

Marfat.com

صدمہ جو شب ہجر کا یاد آے ہے مجھ کو
اک ووں ہی پھریری سی کچھ آجاے ہے مجھ کو
تم پیار کرو گر نہ صنم اور کسی کو
لو ہم سے قسم چاہیں جو ہم اور کسی کو
میں نے جو کہا گھر مرے چلیے کوئی دم آپ
تو ہنس کے کہا دیجے یہ دم اور کسی کو
کیوں گردش دوراں کا نہ کیجے گلہ ہر روز
پڑتا ہے نیا پاؤں میں ایک آبلہ ہر روز
ہرگز نہ ہوا طے یہ بیابان محبت
در پیش رہا مجھ کو نیا مرحلہ ہر روز
ہے جی میں کروں طے سفر ملک عدم کو
یاروں کا ادھر جاے (ہے) اک قافلہ ہر روز
وحشت نے یہ گھیرا ہے کہ دیوانے کے تیرے
پڑتا ہے نیا پاؤں میں اک سلسلہ ہر روز

گہ پردہ فاش نالے نے گہ آہ نے کیا ۔ رسوائے خلق ہم کو تری چاہ نے کیا
یوں لے گئی دل زلف سیہ فام لگا کر ۔ جوں صید کو کھینچے ہے کوئی دام لگا کر
کچھ نہ پایا جب نثار عید قرباں کے لیے
لے چلے تب جاں بہ کف ہم نذر جاناں کے لیے
ہم اسیروں کو رہائی کی توقع کیا . . . .
قفل نو تیار ہوں در ہاے زنداں کے لیے
غصے میں اس جبیں پہ پڑے جب شکن کئی
دریاے قہر ان سے ہوئے موج زن کئی
کیوں سیر لالہ زار کو اس بن گیا میں آہ
جو تازہ ہوگئے مرے زخم کہن کئی

Marfat.com

امید ھے کہ مجھ کو خدا آدمی کرے ✡ پر آدمی کرے تو بھلا آدمی کرے
(ورق ۲۹۸ ب)

مارا ھے کوہ کن نے سر اپنے پہ تیشہ ھائے ✡ دل کو لگی ھو چوٹ تو کیا آدمی کرے

مسیح | مسیح تخلص، میرزا شیخ اللہ بیگ، متوطن دار الخلافہ۔ جوان شجاعت کیش و مرد تہور اندیش بود۔ اشعار ریختہ می گفت۔ از چندے در گزشت۔ خدایش بیامرزاد۔ ازوست۔

برھم نہ کیجو کاکل دل دار دیکھنا ✡ اس میں نسیم گل ھے گرفتار دیکھنا

مائل | مائل تخلص، میر مہدی، متوطن دارالخلافہ، سید صحیح النسب، با علم و فضل متصف۔ کلامش بسیار مربوط و سخنش نہایت دل چسپ۔ بہ زعم بعضے عزیزاں استاد عصر خود بودہ۔ باشندۂ لکھنؤ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد (کذا) مدتے شد کہ رحلت نمود۔ خدایش بیامرزاد ازوست۔ منہ

کیا کہوں میں تجھ سے دل زار کی ھوس [؟]
مشہور ھے جہان میں بیمار کی ھوس

معلوم کچھ نہیں دل بیمار کی خبر ✡ کیا جانیے کہ کیا ھے مرے یار کی خبر

اے اشک مرے موتیوں کا ھار نہ ٹوٹے ✡ یہ اشک مسلسل ھی رھے تار نہ ٹوٹے

جز بے کسی نہیں دل ناشاد کی طرف ✡ جو کوئی ھے سو اس ستم ایجاد کی طرف

نالے میں شب کے فرض کیا کچھ اثر نہیں ✡ اے آہ صبح تو بھی تو کچھ کارگر نہیں

بازاریوں نے گو مجھے کچھ کچھ کہا تو کیا ✡ کیا معتبر ھے کوچۂ و بازار کی خبر

جیا جو ھجر میں سو وصل یار دیکھے گا ✡ جو اس خزاں سے بچے گا بہار دیکھے گا
(ورق ۲۹۹ الف)

قائم رکھے خدا مجھے اور حسن یار کا ✡ محتاج میں نہیں ھوں خزاں و بہار کا

کٹا کے سر کو کس کی جان بے تقصیر ھنستی ھے
مگر اک شمع کو دیکھا تہ گل گیر ھنستی ھے

Marfat.com

نہیں چمکے ہیں تارے ، خندۂ دنداں نما یہ ہے
کہ شب سن کر ہمارے نالۂ شب گیر ہنستی ہے
کہتا نہ تھا کہ باز آ ہردم کی اس ہنسی سے
آخر گیا نہ ظالم اک بے گناہ جی سے
اتنا میں دل سے آہ ترے دور ہوگیا ٭ اک دن بھی آکے تو نہ سر گور ہوگیا
بتوں سے مل کے گنواتا ہے دین و دل مائل
یہ کافر آہ خدا کا بھی ڈر نہیں کرتے

.... تخلص ، تلوک چند نام ، قوم کایت ، متصدی پیشہ ، متوطن دارالخلافہ ۔ ازوست ۔

سفر کے چلنے کا جب دل نے اضطراب کیا
نکل کے چشم میں آ پہلے پا تراب کیا

مشتاق مشتاق تخلص. عبداللہ خاں ، قوم افغان ، اصلش از ایران است ۔ خود تولد دریں جا یافتہ ۔ مشارٌ الیہ در سلک شعرائے حضور ولا بود ۔ بہ خطاب مشتاق علی خاں سرافراز گشتہ ۔ در علم جفر و رمل و ہوسی مہارتے داشت و خط نستعلیق و ثلث و شفیعا خوب می نوشت ۔ کلامش بسیار شستہ و رفتہ ۔ والحق کہ شعر عاشقانہ و درد آلود می گفت ۔ قریب ہفت سال شدہ کہ بہ جوار رحمت حق پیوست ۔ خدایش بیامرزاد کہ مرد عاقل و خلیق و شاعر خوب بودہ است ۔ منہ ۔

آہ لاحق عشق کی کیسی یہ بیماری ہوئی
بارہا نبضیں چھوٹیں ، اکثر غشی طاری ہوئی
.... سنبھل چل دزدی بوسہ شب دیگر بہ رخ
یار چونکا ، پاسبانوں میں خبر داری ہوئی
تو نہ آیا دیر تک چھاتی میں دم اٹکا رہا
جان عاشق کی رہا تن سے بہ دشواری ہوئی

Marfat.com

اب تو ظالم (آ) جنازے پر به تقریب نماز
جانب گور غریباں اس کی تیاری ہوئی
ہونٹ کے ہلتے ہی قاصد کا کیا کام تمام
سن تو لیتا ارے ظالم مرا پیغام تمام
. . . . رہا کرتی ہے اکثر تپش دل
جی لے کے ہی جائے گی مقرر تپشِ دل
طاق سے شیشہ گرا اور اس کے دل سے ہم گرے
اک شکستن کی صدا ہے اس سرے سے اس سرے

ہم نے قشقہ بھی دیا، ترک مسلمانی کی
چین کافر نہ صنم کی گئی پیشانی کی

. . . . . .

جی لرزتا ہے کہ یہ فوج ہے درانی کی
مٹے ہے دم بہ دم یاں وصل کی تدبیر کا نقشہ
دکھائی دے ہے کچھ بے ڈھب ہمیں تقدیر کا نقشہ

ہم غریبوں کی نہ کی غم خوارگی [؟]
جو رضا تیری پیارے، بندگی بے چارگی

گلی میں تری جستجو تھی کسو کی ✡ ملی خاک میں آرزو تھی کسو کی
دم مرگ لکنت کا مت پوچھ باعث ✡ زباں پر گرہ گفتگو تھی کسو کی
کبھو اشک بھر آے تو پی گئے ہم ✡ کہ مد نظر آبرو تھی کسو کی

رنگ کیوں سبز ہے مشتاق ترے چہرے کا
کس نے دیکھا ہے تجھے زہر بھری آنکھوں سے

اپنی ہم بندگی پہ پھولے تھے ✡ پھر جو دیکھا تو واں خدائی ہے
(ورق ۳۰۰ الف)

کی اک نگاہ یاس جو مژگان یار پر ✡ سو برچھیاں چلیں دل امیدوار پر

Marfat.com

جی بند ہو نکل بھی گیا تو کھلی رہی ٭ اے چشم آفریں ہے ترے انتظار پر

مشتاق تیرا کشتۂ تیغ فراق ہے ٭ تقریب فاتحہ سے چل اس کے مزار پر

خرد کو روؤں یا اس دل رئیس ناز پرور کو
کیا اک ترک نے غارت مرے لشکر کے لشکر کو
مکدر ناقۂ لیلیٰ چلا آتا ہے صحرا سے
صبا کس نے ستایا آج قیس خاک برسر کو
مسی آلودہ وہ دنداں تبسم میں تماشا کر
نہ دیکھا ہو چمکتے گر شب یلدا میں اختر کو
تجھ بن بتا تو کس کو خوش آتی ہے چاندنی
ہم دل جلوں کو اور جلاتی ہے چاندنی

محب محب تخلص، شیخ ولی‌الله، اصل آن دارالخلافه است و از هندوستان زایان قدیم- شعرش پخته و به میزان متانت سنجیده- خودرا در جرگهٔ استادان می شمرد- مدتے شد که در لکهنؤ رفته، در سرکار مرشد زادهٔ آفاق میرزا سلیمان شکوه بهادر به صیغهٔ شاعری عز امتیاز داشت- شنیده شد که از چندے انتقال نموده- خدایش بیامرزاد- با جامع این نسخه نیز تعارف داشت- مرد مودب و متواضع و خلیق بود- از نتائج طبع اوست- منه-

جس طرف تشنۂ دیدار ترے جا نکلے ٭ اودھر آنکھوں سے بہاتے ہوئے دریا نکلے
تجھ کو پروا نہیں اے گل ترے جاں سوختہ ہم
شمع ساں بزم سے کیا جل کے سراپا نکلے (ورق ۳۰۰ ب)
قافلہ پہلی ہی منزل میں دیا ہم نے چھوڑ ٭ سفر ملک عدم کو [illegible] کے
میں معتقد ہوں اپنے اس عشق کی کشش کا
پھیرا مزاج آخر اس میرزا منش کا
تو اور تری چاہ پوچھنا کیا ٭ صدقے ترے واہ پوچھنا کیا

Marfat.com

دین و دل سب لوٹ لیتے ھیں کہاں کا اختلاط
ھے خدا کا قہر ان کافر بتاں کا اختلاط

مدفن سے عاشقوں کے وہ گل گوں ھزار حیف
قدرے عناں کشیدہ نہ نکلا ھزار حیف

سوزاں ھیں مرے نالے سے جان و جگر برق
جلتے ھیں مرے آہ کے شعلے سے پر برق

. . . . ابرو ھوا میں خوش نما ھے رنگ گل
. . . . . مل کر بنا ھے رنگ گل

ابر و باراں کو نہ لوں دیدۂ نم ناک کے مول
صد چمن گل نہ خریدوں دل صد چاک کے مول

خار ھے گلشن اس گل بن ھمیں کل چشم میں [؟]
اس کی فرقت میں جو دیکھوں گل پڑے گل چشم میں

ساقی کو لے بغل میں ھم توبہ توڑتے ھیں
زاھد کے سر سے شیشہ تقوے کا پھوڑتے ھیں

اے بندہ پرور اتنا لازم ھے کیا تکلف ✡ اٹھیے غریب خانے چلیے بلا تکلف
جنوں کے پڑا ھاتھ کار گریباں ✡ سبھی اور کیا ھاتھ تار تار گریباں [؟]

درد اس بے درد کے آگے کہا جاتا نہیں
بن کہے بھی سخت مشکل ھے رھا جاتا نہیں

ھماری چاہ صاحب جانتے ھیں ✡ کہیں کیا آہ صاحب جانتے ھیں

محبت سے، طریق دوستی سے، چاہ سے مانگو
مرے صاحب کسی سے دل جو مانگو راہ سے مانگو (ورق ۳۰۱الف)

بڑھ کچھ لو ایک بوسے پر اے یار اور بھی
ھیں جنس دل کے ورنہ خریدار اور بھی

ترے جو یہی ستم رھیں گے ✡ جیتے کاھے کو ھم رھیں گے

Marfat.com

گل اندامون سے مل کر آپ کو رسوا کیا هم نے
بہت چوکے هزار افسوس هے یه کیا (کیا) هم نے
هم رنگ غنچه خامش و دل گیر و بے صدا
هوں اس چمن میں بلبل تصویر بے صدا
. . . . . کو دیکھ کر تری تیغ نگاه کے
صیاد وقت نزع هے نخچیر بے صدا
دل تو پہلے لے چکے اب کیا هے مطلب آپ کا
بے تکلف وه بھی کہہ دیجے که هے سب آپ کا
چشمِ پر آب میں جلوه هے قد دل جو کا
دید کرتا هوں عجب سرو کنار جو کا
هاتھ تب عشق کے تھا سنگ گراں پر ڈالا
زور فرهاد کے جب تول لیا بازو کا
روز مره عاشقوں سے هے جواب صاف کا
مٹ گیا ان نو خطوں کے دل سے حرف انصاف کا

خط کی ترے چہرے پر تحریر نظر آئی ○ یه سورۂ یوسف کی تفسیر نظر آئی
غلط هم کو کہتا هے تو بے مروت ○ تو هی بے مروت هے او بے مروت
یوں ترے حسن سے رنگ رخ [1] مہتاب اڑے
آگ کے شعلے سے جوں قطرۂ سیماب اڑے
وهیں جی اٹھتے هیں مردے، یه کیا ٹھوکر سے چھوتا هے
وه رفتار اور وه قامت اک قیامت کا نمونا هے
رکھتی هے [2] عین وصل سے باهم قریں مجھے
عینک تصور اس کے کی هے دوربیں مجھے (ورق ۳۰۱ ب)
جائے تشہد اپنی یه خواهش هے اے طبب
بھولے نه ذکر دوست دم واپسیں مجھے

(۱) مخ میں ،، سرخ ،، هو (۲) مخ میں ،، هیں ،، هو

Marfat.com

خانۂ دل کہ نہ ہو عشق کا آئیں جس میں
ہے وہ قرآں کہ نہ ہو سورۂ یٰسیں جس میں
باغ میں جب وہ گل تازہ بہار آتا ہے
بوے گل پھر تو ہوا ہی پہ دھری رہتی ہے
اس بت نے گلابی جو اٹھا منہ سے لگالی
شیشے میں عجب رنگ سے جھمکے تھی . . .
ہم جھوٹ کہیں تو نہ ہو دیدار خدا کا
ہے روز قیامت مری اک شب کی جدائی
. . . . . ہمیں عشق کی وہ سب چال
کافر تری رفتار نے پھر یاد دلادی
کی چشم کی سیاھی سفید انتظـــار نے
تس پر بھی آہ خط نہ لکھا مجھ کو یار نے
کیا ہے جس نے دنیا چھوڑ سطح خاک پر بستر
بچھا اس کا مسیحا کے پرے افلاک پر بستر
جو خواہش دل تھی سو وہ ہیہات نہ نکلی
گالی کے سوا منہ سے ترے بات نہ نکلی

مخلص مخلص تخلص، رائے نند رام، قوم کھتری، شاعر فارسی گو، احوالش در تذکرہ ھاے فارسی مثبت است، شاگرد میرزا بیدل علیہ‌الرحمہ، گاھے برائے تفنن طبع شعر ریختہ ھم می گفت، بنابر یادگار نوشتہ شد، ازوست -

آنے کی دھوم کس کے گلشن میں یہ پڑی ہے
ھاتھ ارگجے کا پیالہ نرگس لیے کھڑی ہے

محزوں محزوں تخلص، سید ناصر جان، از اولاد امجاد حضرت خواجہ میر درد صاحب علیہ‌الرحمہ، تحصیل کتب عربی بہ خوبی نمودہ - بسیار خلیق و متواضع، بر وضع بزرگان خود مستقیم - طبع وقادش (ورق ۳۰۲ الف) بہ

Marfat.com

شعر گوئی ریختہ مائل۔ در عین شباب از جوهر ذاتی مجمع فضائل گردیدہ۔ غرض کہ ذهن رسا و فکر بلند دارد۔ از طبع زاد اوست۔ منه۔

بلا یہ نشۂ دنیائے دوں کی مستی ہے ٭ کہ مردگاں کو بھی باقی خمار ہستی ہے

آپ کے کوچے میں ہم رہ کے وطن بھول گئے
. . . . . عہد شکن بھول گئے
شاید اس وقت گیا آپ کا دھیان اور کہیں
بات کرنے میں جو تم ربط سخن بھول گئے

نہ کوئی نامہ، نہ پیغام زبانی آیا ٭ آہ محزوں مجھے یارانِ وطن بھول گئے

مسکین

مسکین تخلص، محمد عبدالواحد خاں، علوی نسب، شخص ذی عزت و بسیار خلیق است۔ مولد و منشائے سید مسطور دارالخلافہ۔ از چندے برائے تلاش معاش . . . . . اکبرآباد استقامت دارد۔ از کلام او . . . . ازوست۔ منه۔

کیوں نہ اٹھنا، بیٹھنا مشکل ہو اس رنجور کا
جس کو از خود رفتگی بھی اک سفر ہو دور کا
ضبط آہ محشر آرا سے قیامت ہے بپا
ہر بن مو سے مرے نکلے ہے نفخہ صور کا
نہ وہ شباب، نہ وہ عالم جوانی ہے
ہجوم ضعف ہے، اور زور ناتوانی ہے
رکے ہو کس لیے مجھ سے ہوئی ہے کیا تقصیر
نہ وہ کرم ہے، نہ اگلی سی مہربانی ہے

مظہر

مظہر تخلص، نامش معلوم راقم ایں مسودہ نیست۔ [illegible] ازوست۔

جوهر میں ہے آلودہ جو شمشیر کسو کی
ہے قتل کے محضر میں یہ تحریر کسو کی (باقی ۳۰۲ ب)

Marfat.com

منصف منصف تخلص، منصف علی خان، قوم افغان، متوطن عظیم‌آباد ـ مدتے شد که وارد دارالخلافه گشته ـ شخص صاحب کمال، در فارسی عبور بسیار دارد که مثل او درین وقت کم یاب ست ـ درین ولا به سبب کساد بازاری پیشهٔ معلمی اختیار نموده است ـ شاگرد نظام خاں معجز، در صرف و نحو هم مهارتے دارد و شوق مهوسی نهایت متمکن خاطر اوست ـ شعر فارسی و ریخته هر دو می گوید ـ از نتائج طبع اوست ـ منه ـ

خیال جاوے ترا کیوں که میرے سینے سے
جدا هوا هے کہیں نقش بھی نگینے سے
به رنگ شیشهٔ ساعت وه ایک دن یارو
نه صاف دل هوا ظالم همارے کینے سے

بتوں سے دل کو هے امید دوستی بے جا ✡ هوا هے ربط کہیں سنگ و آبگینے سے

گر عشق ترا دست به دامان رهے گا
دامـــان تلک چاک گریبان رهے گا
یعقوب تنک حوصله مُت جانیو مجھ کو
تا حشر مرے اشک کا طوفان رهے گا
هے عید کا دن اب تو گلے چاؤ سے لگ جا
کب تک تو خفا مجھ سے مری جان رهے گا
گر عشق ترا یه هے تو پھر دست جنوں سے
دامان رهے گا نـــه گریباں رهے گا

جی دھڑکتا هے هائے قاصد نے ✡ نامه جب اس کے تئیں دیا هوگا
پڑھ کے احوال زار منصف کا ✡ در جواب اس کا [؟] کیا کہا هوگا
غلطاں هیں میرے دیدهٔ گریان کے موتی ✡ لے جائے جسے چاهیے پہچان کے موتی
(ورق ۳۰۳ الف)

چہره ترا خورشید هے اور ابر سیه زلف ✡ هیں اختر تابنده ترے کان کے موتی

Marfat.com

یک بار تو دل کھول کے آ یار بغل میں
کافر ہو جو لے بھاگے تجھے یار بغل میں
قسمت میں خدا جانے رہے کس کی شہادت
پھرتا ہے وہ کافر لیے تلوار بغل میں

بتوں کو دل جو اپنا پوجتا ہے ✡ مگر کعبے سے یہ کافر پھرا ہے
اگر پاؤں پڑوں بولے جھڑک کر ✡ پرے ہو، دور ہو، کیوں سر چڑھا ہے
اکیلا پا کے اس ہندو صنم کو ✡ کہا میں نے کہ مجھ پر کیوں خفا ہے
لگا کہنے مجھے دیتے ہیں طعنہ ✡ مسلمانوں سے کافر آشنا ہے

ممتاز | ممتاز تخلص، مولوی نور احمد، ساکن دارالخلافہ، تحصیل علم کتب عربی به خوبی کردہ۔ در ریاضت و مجاهدت بسر می برد و موزوں می کرد [؟] از طبع زاد اوست۔

ہر چند پھرے دیکھتے بازار محبت ✡ لیکن نہ ملا کوئی خریدار محبت
یوں ہی ہر دم جو اشک باری ہوگی ✡ تس پر دل کی یہ بے قراری ہوگی
تو ہی بے رحم کر ٹک اس کا انصاف ✡ کس طور سے زندگی ہماری ہوگی

مکند | مکند تخلص، مکند سنگھ، ساکن دار الخلافہ، جوانے ست برهمن۔ گاهے شعر ریخته می گوید ازوست۔

مجنوں کے عشق میں لیلی منشوں کے [؟]
رسوائے سر کوچہ و بازار ہوئے ہم (ورق ۳۰۳ ب)

منیر | منیر تخلص، میر آفتاب علی، شخصے است از خاندان کرام۔ شاگرد شاہ حاتم۔ به پیشهٔ صیقل گری اوقات می کند۔ ازوست۔

چاہیے اول کفن اے شمع سر سے باندھنا
رشتهٔ الفت نہیں آساں جگر سے باندھنا

شب فراق میں ہے کون یار عاشق کا ✡ نہیں ہے غم کے سوا غم گسار عاشق کا

Marfat.com

رباعی

دنیا داری همیشه دل ریشی هے ٭ پابند عیال و مال اور خویشی هے
آزاده و وارستـــه و فرد و فارغ ٭ دیکھا تو یہاں عالم درویشی هے

مہر مہر تخلص، لاله مہرچند، قوم کھتری، متوطن مہدی آباد متعلقهٔ صوبهٔ گجرات۔ مرد قابل و خوش گو۔ دیوان اشعار ریختـه ترتیب داده۔ از افکار اوست۔ منه۔

رقیبوں پر کرم اشفاق و لطف و مہربانی هے
همارے نام سے اس سنگ دل کو سر گرانی هے
تری صورت کو یوسف سے جو دیں تشبیہ کیا نسبت
وہ اول نقش تھا نقاش کا یـه نقش ثانی هے

معین معین تخلص، معین الدین خاں، شاعر قدیم، از باشنده هاے اله آباد، شاگرد میرزا رفیع السودا، بسیار شیریں کلام، از طبع زاد اوست۔ منه

یه جان تاب و تب عشق سے چلی افسوس
کسی نے آن کر اک دم خبر نه لی افسوس
اے باد صبا باغ میں مت جائیو تڑکے
سوتا هے وه گل برگ مبادا کہیں کھڑکے
. . . . . تختی اگر اس راحت جان کو
سینے سے لگا رکھیے تو دل کاهے کو دھڑکے (ورق ۳۰٤ الف)

آتے هی نہیں گر کے سوئے چشم هیں آنسو
اس گھر سے کہیں روٹھ کے نکلے هیں یه لڑکے
اے ابر بہاری شب هجراں هے خبردار
دامن ترا اس آه کے شعلے سے نه بھڑکے
قمری هے فدا باغ میں شمشاد کی دهج پر
هم صدقے هیں اے سرو رواں تیری اکڑکے

Marfat.com

قصه هی کرو مختصر اب جانے دو یارو
کیا لینا هے تم کو مرے قاتل سے جھگڑکے
سر رشته ره عشق کا هرگز نه کروں گم
سو ٹکڑے اگر سبحه نمط هوں مرے دھڑکے
هوں میں وه دوانه که بهار آنے سے پہلے
زنجیروں میں رکھتے هیں . . . . . جکڑکے

مظہر مظہر تخلص، منجھو خاں نام، برادر زادۂ حکیم بو علی خاں، گاهے به فکر ریخته می پردازد ـ ازوست ـ

اس لب لعل سے اب لاگ لگی هے دل کو
چشمۂ خضر سے یه آگ لگی هے دل کو

معقول معقول تخلص، از نام و نشانش آگهی نیست ـ یک مطلع ازو به سمع رسیده ـ نگاشته شد ـ

رقیبوں پر غضب ڈر هم گئے هیں ؛ موا زخمی کوئی، مر هم گئے هیں

ملول ملول تخلص، ایشری پرشاد نام، متوطن لکهنؤ، قوم کایت، شعر فارسی و هندی هر دو می گوید ـ خود را از شاگردان قتیل می شمارد ـ مرد سیاح و وارسته مزاج است ـ ازوست ـ

سرو سا قد، گل سا چهره، جب دکهایا آپ نے
قمری و بلبل کو آپس میں لڑایا آپ نے
لخت دل چشم میں کلفت کے مارے ره گئے [؟]
یه مسافر رات دریا کے کنارے ره گئے (م ق ٣٠٤ ب)
جان بر نهیں غمزے سے کوئی روے زمیں پر
هے مجھ کو مسیحا کا خطر روے زمیں پر

میرزا میرزا تخلص، مرزا مدت الله [؟] قوم مغل ـ در عهد فردوس ارام گاه

Marfat.com

شخصے بود از هندوستان زایان قدیم- بسیار خلیق و خوش طبع وضع [؟] در علم موسیقی در ان عهد مانند او کسے نه بود- اکثر تصانیف او دریں فن مرغوب طبائع- سکنهٔ دار الخلافه است- شعر ریخته به فصاحت می گفت- در سنه یک هزار و یک صد و دو در گزشت- خدایش بیامرزاد-

دل هاتھ سے ، اشک آنکھ سے ، جی تن سے چلا جاے
اے واے مصیبت کوئی کس کس کو سنبھالے

منیر منیر تخلص ، خواجه آفتاب خاں ، شاگرد سعادت یار خاں رنگین، خوش فکر معلوم می شود- و لیکن از احوالش اطلاعے نیست- ازوست ، منه-

هے همارے یار کو اوروں سے اکثر اختلاط
ایک هم سے هی نهیں رکھتا ستم گر اختلاط

جی چاهتا هے زلف کا تیری بیاں کریں ✡ شانے کے دانت توڑ کے اپنی زباں کریں

مکتب میں تجھے دیکھ کسے شوقِ سبق هے
هر طفل کے یاں اشک سے آلوده ورق هے

معروف معروف تخلص ، مولوی احسان الله ، قوم شیخ ، متوطن قصبهٔ اونام، من مضافات صوبهٔ بنگاله ، در موزون نمودن اشعار فارسی دست گاه خوب دارد- این قطعه بندے از تصانیفش نوشته شد-

بے جا هے بهت جو تجھ کو ممتاز ✡ اندیشهٔ صحت بدن هو
(ورق ۳۰۵ الف)

مرغان اسیر کی خوشی هے ✡ پنجره جو شکسته هو کهن هو

محمد محمد تخلص ، محمد واصل نام ، متوطن بداؤں ، شعرے به نامش مسموع گشته ، نگاشته شد-

لبوں پر آئی مری جان تیرے جانے سے ✡ کبھو تو کیجے عیادت کسی بهانے سے

معروف معروف تخلص ، الهی بخش خاں ، خلف رشید عارف خاں مرحوم برادر شرف الدوله قاسم خاں مغفور ، از امراے مغلیهٔ عهد ذو الفقار الدو

Marfat.com

مرحوم، شخص بسیار خوش اختلاط و خوش فکر ۔ در فن سپاہ گری بسیار ماهر ۔ با مولف از قدیم تعارف دارد ۔ از کلام اوست ۔

بناؤں زلف لیلی سے اگر زنجیر مجنوں کی
سواد چشم آهو سے لکھوں تصویر مجنوں کی

ثنا خواں ہوں ہر اک شیریں دهاں کا ○ قیامت ہوں میں بھی . . . زباں کا

غضب ہے جس کی خاطر ہم ہوے بدنام سو سو کوس
ہمارے نام سے بھاگے ہے وہ خود کام سو سو کوس

کہاں ہم محو یاد ابروئے خم دار ہوتے ہیں
سپاهی ہیں ز بس باندھے ہوے تلوار ہوتے ہیں

ان کے گھر ہم خوف سے غیروں کے جاسکتے نہیں
جی تو چلتا ہے بہت، پر دل جلا سکتے نہیں

ہم پر اک رشک چمن نے گل جو کھایا ہے تو پھر
مارے خوش وقتی کے ہم پھولے سما سکتے نہیں

جو اٹھاتا قتل کو تھا عاشق بے دل کے ہاتھ
رنگ ہے تجھ کو حنا باندھے ہیں اس قاتل کے ہاتھ

جواب خط تجھے کب وہ دل بے تاب لکھتا ہے
عزیز القدر من یوسف کو جو القاب لکھتا ہے (ورق ۳۰۵ ب)

جام بھر بھر کے جو ساقی تو پلاتا ہے مجھے
گردش چشم بتاں یاد دلاتا ہے مجھے

ساقیا دیکھے ہے کیا تار رگ ابر سیہ ○ ہر مژہ کرتی ہے یاں کار رگ ا . . .

ہر گھڑی پاؤں سے تو ہم کو نہ ٹھکرا . س ج
خیر ہم دیکھ چکے فندق یار اچھی ہے
واں کوئی نہیں جاتا . ہم سب کے پڑے پاؤں
آ توهی یہاں ہو جا اک دم کو کھڑے پاؤں

Marfat.com

عزیزو گھر تو گھر باھر بھی میرا دل نہیں لگتا
لگا ھے دل کچھہ ایسی جا ، کسی جا دل نہیں لگتا

ھم ھیں دشمن رقیب ھیں پیارے ✡ اپنے اپنے نصیب ھیں پیارے
ملاپ اس سے گر کسی طور ٹھہرے ✡ یہ لکھہ دوں جو پھر واں کوئی اور ٹھہرے

کیا چھٹے اس کی تمامی کی وہ انگیا ھاتھہ سے
ھاتھہ ملتا ھوں گئی سونے کی چڑیا ھاتھہ سے

کہنے کو یوں تو ھم بھی ھزاروں کے یار ھیں
پر دوستوں کے دوست ھیں ، یاروں کے یار ھیں

یہی صیاد اگر پیشۂ صیادی ھے ✡ تو ھمیں کنج قفس بیضۂ فولادی ھے
مے کے پینے سے تو ھاں ھم نے نباھی توبہ
پر فغاں سے یہ خجل ھیں کہ الٰہی توبہ

یہ غم فرقت سے آہ پر اثر میں درد ھے
جو مرے پہلو میں ھے ، اس کے جگر میں درد ھے

یاں تلک آ کے پھر الٹا تمہیں جانا کیا تھا
کیا زمیں ناپنے آئے تھے یہ آنا کیا تھا

معروف یہ ھے شب جدائی سو رہ ✡ جانے دے طبع آزمائی سو رہ
خاموش ھو بس ایک رباعی کہہ کر ✡ لاچار بچھا کے چارپائی سو رہ
(ورق ٣٠٦ الف)

ھر طور سے میں یار طلب گار ھوں تیرا
تو بیچ بھی ڈالے تو خریدار ھوں تیرا

جوں نقشِ قدم وا نہ رھے کیوں کہ مری چشم
حیرت زدۂ حلقـــۂ رفتار ھوں تیرا

آرام مجھے سایۂ طوبیٰ میں ھو کیوں کر
خو یافتۂ سایـــۂ دیوار ھوں تیرا

Marfat.com

عزیزو غیر سے چاهو که دل پهٹ جاے جاناں کا
. . . . . مرے تار گریباں کا
جاے حیرت هے جو رهوے دل دل گیر کهلا
هم نے دیکها هی نهیں غنچۂ تصویر کهلا
جب سے محو حسن اپنا وه ستم گر هوگیا
مجھ میں اس میں آئنه سد سکندر هوگیا
کیا هوا گر بادشاه هفت کشور هوگیا
عاشقوں کے حق میں هر قاتل سکندر هوگیا

سیکڑوں داد خواه ایک طرف ◦ اور وه غفلت پناه ایک طرف
بوسه اس رخ کا زلف لینے دے ◦ سرک اے روسیاه ایک طرف
اک طرف بخشش اس کی اے معروف ◦ میرے سارے گناه ایک طرف

جب سنا اس نے یه مجھ کو که وه در پر آیا
تیغ اندر هی سے کهینچے هوے باهر آیا
کس سے کهتے هو دل اپنا بهی هے تجھ پر آیا
خیر صاحب نے کها اور مجھے باور آیا
تها شب وعده یه احوال که هر کهنکے پر
چونک پڑتا تها که اب کے تو مقرر آیا
دیکھ اس پرده نشیں کو دوی طاری یه غشی
لاے ڈولی میں مجھے ڈال کے تب گهر آیا
حشر میں بهی نه گیا اس رخ و قامت کا خیال
جب که خورشید سوا نیزے کے اوپر آیا (دیوان ۳۰۶ ـ)

هے جهاں خوف واں گهر میرا [؟] دیکهیے گا دل و جگر میرا
اس کف پا په جب سے سر رکها تب سے پایه هے عرش پر میرا
اهل دل کے بغیر اب کیوں کر درد سمجهے هر اک شعر میرا
قطرۂ اشک، نالـــۂ دوں لطف کیا جانے کور و کر میرا

Marfat.com

جو پیمانہ نہ اس مقتول بے مقدار کا بھرتا
تو کیوں کر کھیت خوں سے آپ کی تروار کا بھرتا
کل بزم میں جو آ کر وہ کج کلاہ بیٹھا
ہر ایک مانگتا تھا اس سے پناہ بیٹھا
گو عرش پر میسر ہووے نمـــاز کرنا
بندہ کبھی نہ چھوڑے عجز و نیاز کرنا
. . . . وصل اس سے یارب ہوا ہے اپنا
محشر کے روز سے بھی یہ شب دراز کرنا
باعث نہ پوچھو اس کے ٹھوکر سے مارنے کا
کچھ پاے مال کرنا کچھ سرفراز کرنا
کیوں کر نہ سد رہ ہوں میں اس کج کلاہ کا
مشتاق ہوں جراحت تـــیر نگاہ کا
دستار اپنی پیر رکھوں کیوں نہ دوستو
ہوں مدتوں سے محو میں اس کج کلاہ کا
چل دیکھ اس کی قبر میں بھی رہ گیا ہے کج
مارا ہوا تھا جو تری ترچھی نگاہ کا
مہ ہے کہ رخ تمہارا میں کچھ نہیں سمجھتا
ہے خال یا کہ تارا میں کچھ نہیں سمجھتا
ہر کام میں ہے تجھ کو اللہ پر توکل
فال اور استخارا میں کچھ نہیں سمجھتا (ورق ۳۰۷ الف)
سمجھا رہے ہو ناصح تم دیر سے جو مجھ کو
مقصد ہے کیا تمہارا میں کچھ نہیں سمجھتا
حالت غش[1] میں پڑا ہے جو ترا بیمار چپ
سر بہ زانو گرد بستر اس کے ہیں غم خوار چپ

(۱) مخ میں ,,عشق،، ہو

Marfat.com

سوئے جو منہ پہ لے کے وہ آنچل تمام رات
مہتاب ہر گھڑی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمام رات

بھر آہ نہ بے جا کہ الف ہیچ نہ دارد
ہو اس میں اثر کیا کہ الف ہیچ نہ دارد

ملتا ہے دلا تو عبث ان سرو قدوں سے
کچھ پھل نہ ملے گا کہ الف ہیچ نہ دارد

دیکھ کر گلشن میں اس کو تو سن چالاک پر
لوٹتی ہے رشک سے باد بہاری خاک پر

عشق میں تیرے یہ ہم نے کھائے ہیں گل ہاتھ پر
آن بیٹھے جان کر گل دستہ بلبل ہاتھ پر

دیکھ کر گلشن میں وضع غنچۂ و گل ساقیا
گردن مینا جھکا، رکھ ساغر مل ہاتھ پر

ان دنوں معروف نے سرکار پر کھائے تھے گل
جن دنوں صاحب لیے پھرتے تھے بلبل ہاتھ پر

اڑی نگاہ جو فرقت کی رات وصلی پر ۔ تمام رات لکھی مفردات وصلی پر

مجھ سے کہتا ہے وہ کہتے رہے ہر بار کہ بس
میں نے بوسوں کا یہ کل باندھ دیا تار کہ بس

یوں سوز دل سے جا کے لگی اب جگر کو آگ
پاس اک گھر کے جیسے لگے اور گھر کو آگ

کیوں کہ ہم ہو مہر و مہ پوچھیں تو مت بنا کہ یوں
جب شب مہ ہو مہروش منہ سے نقاب اٹھا کہ یوں

میں رنج محبت کبھی راحت سے نہ بدلوں
عیش دو جہاں اس کی مصیبت سے نہ بدلوں

Marfat.com

تجھ سے اگر یوسف کو اگر بدلے زلیخا
زنداں میں مروں پر کسی صورت سے نہ بدلوں (ورق ۳۰۷ ب)
جب اپنے ھاتھ سے کھانا اسے کھلاتا ھوں
قسم تب اپنے نصیبوں کی میں بھی کھاتا ھوں
اس شکل سے جو حیراں آئینہ وار ھوں میں
وہ کون ھے الٰہی جس سے دوچار ھوں میں
. . . دیا مجھے اس چشم تر کو کیا کوسوں
جلا دیا مجھے سوز جگر کو کیا کوسوں
سنتے ھی اضطراب دل درد مند کو ✡ بے اختیار لگ گئیں مرچیں سپند کو
شہید ناز کی قبر اپنے مت گلاب سے دھو
لہو سے دھو نہ ملے گر کہو . . . . دھو
جو واقعی میں یہ چاھے کہ داد کو پہنچے
وہ نا مراد نہ یارب مراد کو پہنچے
گھر میں نہ بلایا مجھے مہمان کسی نے
دل کا نہ نکالا مرا ارمان کسی نے
جب تلک سر سے نہ ھاتھ اپنے اٹھاوے کوئی
دسترس پاؤں تلک اِس کے نہ پاوے کوئی
کہتا تھا میری نعش پہ قاتل کا آدمی
تھا یہ بھی کوئی شخص بڑے دل کا آدمی
عشق میں گو کہ دل زار کے سر سہرا ھے
اب تو اس چشم گہر بار کے سر سہرا ھے
دسترس جب تک ھو وہ زلفیں سنوارے جائیے
خواہ اس میں قید ھوجے خواہ مارے جائیے
ھوا تحقیق آخر جی نے ھم کو مار ڈالا ھے
نگہ برچھی ھے اس کافر کی اور مژگاں بھالا ھے

Marfat.com

جو نہ کرنا تھا سو کرتا کوئی ٭ لے کے دل پر نہ مکرتا کوئی
ہم تو جھوٹے ہیں محبت میں مگر ٭ امتحـــاں بھی نہیں کرتا کوئی

اب تاب گفتگو کسے اے مہ جبین ہے
یہ حال اب تو ایک ترا نکتہ چین ہے (ورق۳۰۸الف)
تیرا تصور اور خیـال اب نہ جاے گا
عین الیقین ہے مجھـــے حق الیقین ہے
کس واسطے کہ عشق کی دولت سے میرے پاس
آنکھیں ہزار بین ہیں، دل دور بین ہے
نازاں نہ ہو تو دیکھ کے منعم کو [کہ؟] یہ مرا
دالان کیا بنا ہے عجب شہ نشین ہے
حاصل نہیں ہے خاک بھی اس سے نگیں کی طرح
تو . . . . . مکانوں میں غافل نگین ہے
شاید کہ قصـد آمد دادار گـرم ہے
قاصد کی اس طرف کو جو رفتار گرم ہے
کس برق وش کی تیغ نگہ نے کیا شہید
ہم سـرد ہوگئـے دل افگار گـرم ہے
ڈر سے چھٹے ہیں برق کے منہ پر ہوائیاں
یاں تک ہے آتی آہ شرر بار گرم ہے
کرتی ہے سب سے پردۂ مینا میں تاک جھانک
یہ دخت رز بھی ایک ہی مردار گرم ہے
کس تفتہ دل کے سینے سے گزرا ترا خدنگ
پیکاں سے لے کے تا اب سوفار گرم ہے

ایک دم کو بھی گر آتا کوئی ٭ جان سے کیوں بھلا جاتا کوئی
رحم ہم پر نہیں کھاتا کوئی ٭ یاں تک اس کو نہیں لاتا کوئی

Marfat.com

کاش میں بام فلک سے گرتا ٭ دل سے لیکن نہ گراتا کوئی

رونے نے تم تلک بھی نہ آنے دیا مجھے
موج سرشک ہوگئی زنجیر پا مجھے
اک اس کے دیکھ نے سے یہ صورت بنی کہ روز
آتے ہیں دیکھنے کو ہزار آشنا مجھے
دیکھیں تو جلوہ گر ہو کدھر سے کہ ہر طرف
دوڑا رہی ہے یار کی آواز پا مجھے (ورق ۳۰۸ ب)
گرچہ میں بینا ہوں یاں دھیان کہیں اور ہے
جسم ہے بس دیکھتا جان کہیں اور ہے
بسمل تیغ نگہ کیوں نہ تیرا وجد کرے
چشم قاتل تری وہ ہے کہ قضا وجد کرے
جوش طغیانی باراں ہے فضا اچھی ہے
مے پرستی کے لیے اب یہ ہوا اچھی ہے
ڈرتا ہوں بس کہ میں غم فرقت کے نام سے
سو کوس بھاگتا ہوں محبت کے نام سے
کبھی سو ٹکڑے اگر کاسۂ سر کے ہوتے
. . . . . سر کے ہوتے
گل رخوں سے نہیں ہم دل کو لگانے والے
کہ یہ بے درد ہیں ہنس ہنس کے رلانے والے
یارو مروں میں یاد میں جو زلف یار کے
سنبل سرھانے تم مرے لانا مزار کے
دل بنایا ہے غم عشق کے کھانے کے لیے
چشم رونے کے لیے ، اشک بہانے کے لیے
اس رشک حور کو کوئی کیوں کر بلا سکے
یہ قید ہو جہاں کہ فرشتہ نہ آ سکے

Marfat.com

دل مرا جس پر اب آیا ہے وہ ہرجائی ہے
کچھ نہ پوچھو کوئی رسوائی سی رسوائی ہے
یاس و درد و الم و رنج ہیں یاں سب حاضر
یار بن واہ عجب انجمن آرائی ہے
کیوں کہ واں جاؤں دلا تو مجھے بتلا تو سہی
جو کہے دور ہی سے دیکھ کے یاں آ تو سہی
کہہ دو قاصد سے کہ واں خط کو چھپا کر لے جائے
بلکہ ہے یوں کہ مرا نام مٹا کر لے جائے
خط میں کیا خاک لکھوں سوز جگر کو لیکن
ایک کاغذ میں کوئی آگ لگا کر لے جائے
ضعف سے ہلنے کی طاقت نہیں اے دیدۂ تر
جب میں جانوں جو وہاں مجھ کو بہا کر لے جائے (ورق ۳۰۹الف)
روٹھنے کو تو چلے روٹھ کے ہم واں سے ولے
مڑ کے تکتے تھے کہ اب کوئی منا کر لے جائے
ہوں وہ وحشی کہ جو شاید مری تصویر اڑے
ساتھ لے موج ہوا حلقۂ زنجیر اڑے
وہ مہروش اپنی زلف کھولے کوٹھے پہ چڑھا ہوا کھڑا ہے
ساقی یہ دن ہے مے کشی کا کیا ابر گھرا ہوا کھڑا ہے
کہو ہو تم جو ناصح سبزہ رنگوں سے ملو تھوڑا
یہ مرض اگر ٹھہری تو ہم کو زہر دو تھوڑا
جس کو نہ خالِ رخ کا تیرے خیال ہوگا
ایسا بھی کوئی . . . اب خال خال ہوگا
اک بات میں کہتا ہوں ذرا کان میں رکھنا
وہ بات یہ ہے مجھ کو ذرا دھیان میں رکھنا

Marfat.com

دیکھنا شوخی کہ مجھ کو مار کر اک پیش قبض
مانگتا ھے خوں بہا کے وہ بت بدکیش قبض

ڈبو چھوڑیں گے مجھ کو دیدۂ نم ناک پانی میں
نظر آتا ھے لکھی ھے ھماری خاک پانی میں

خیال چشم بتاں میں جو تجھ کو چین نہیں
خدا کو مان دلا کچھ یہ فرض عین نہیں

کیسی بے رحمی خدانے اس کے جی میں ڈال دی
بات سن کر میرے رونے کی ھنسی میں ڈال دی

مجرد ھو نہ جب تک کوئی کب وہ رہ نما ھووے
رکھے جو شاخ برگ و بر نہیں ممکن . . . ھووے

گودل میں حسرتوں کا یہاں ازدحام ھے ٭ پر یک نگاہ ناز میں قصہ تمام ھے

تسبیح زمرد ایضاً معروف

قسم ھے حق نے جب یہ گنبد اخضر بنایا تھا
تو عشق سبز رنگوں کا مرا دل گھر بنایا تھا (ورق ۳۰۹ ب)

تھا سبز جو . . . . . رسول کا
باعث ھے سبزہ رنگ کے یہ بھی قبول کا

شب خیال سبزہ رنگوں میں جو میں بے تاب تھا
زخم دل پر توتیاے سبز کا تیزاب تھا

بازی میں گنجفے کی ورق دیکھ چنگ کا
آتا ھے یاد رنگ کسی سبزہ رنگ کا

کسے تھا سبزہ رنگ اک دم بھروسا اپنے جینے کا
نشانی گر تری ھوتی نہ چھلا سبز مینے کا

سبزہ رنگوں کی جو میں الفت میں آزاری ھوا
خلط صفرا یاں تلک بگڑا کہ زنگاری ھوا

بس کہ سبزہ رنگ ھے قاتل مرا ٭ نت ھرا رھتا ھے زخم دل مرا

Marfat.com

نہ پوچھو دوستو باعث ہمارے سبز بانے کا
ملا ہے سبز رنگوں سے یہ ثمرہ دل لگانے کا
کوئی دل سبز رنگوں پر اگر آ جائے گا [؟]
مفت اک دن . . . . . مارا جائے گا

مرے دل سے پوچھے شوق ہر رخ سبزہ رنگ کی دید کا [؟]
کبھی سبز جامہ جو دیکھے ہے کوئی چاند دیکھ کے عید کا

ہوئے مرقد سبزہ رنگوں کے جہاں مانوس کا
مورچھل اک ہے مناسب واں پر طاؤس کا
زہر سبزہ رنگوں کا جو شہرہ ہوگیا [؟]
زہر خلقت کی نظر میں زہر مہرہ ہوگیا
عنایت سبزہ رنگ اس اپنے کشتہ . . . .
کہ بعد از دفن مدفن پر کوئی ٹہنی ہری رکھنا
یہ لے کر کون پستہ میرے آگے نامراد آیا
کہ پھر مجھ کو دھان . . . سبزہ رنگ یاد آیا
کون یہ لے کے ہاتھ میں سبز کمان آ گیا
ابروے سبزہ رنگ کا پھر مجھے دھیان آ گیا (ورق ۳۱۰ الف)

بجا معروف عشق ان سبزہ رنگوں کا بتاتا تھا
کہ قبر اس کی جو دیکھی کیا ہی سبزہ لہلہاتا تھا

ہے شوخ سبز رنگ کا رونا دلا فریب . یہ آب زیر کاہ ہے جا کر نہ کہنا فریب
حرف تلخ اب ترشہ منہ سے ہے نکلتا ہے ذہب
سبزہ رنگ آج ہے تو زہر اگلتا ہے ذہب
روئے سبزہ رنگ پہ وہ گیسو کا نہ کیوں کہلائے
جائے کہاں دیکھے سے زمرد اندھا جب بن جائے سانپ
سبزہ رنگ آکے . . توجو مرے ساتھ . . رات
اڑ گئے کیا کہوں طوطے سے . . . رات

Marfat.com

بتاؤں سبز رنگوں سے مجھے الفت ھے کیا باعث
حبیب حق کا رنگ سبز تھا محبوب اس باعث

سبزہ رنگوں پر دلا کیوں جی گنواتا ھے عبث
ان کو پرواھی نہیں تو زھر کھاتا ھے عبث

اس سبز رنگ کو جو یہاں لائیں یار آج ✡ واللہ بخش دوں میں انہیں سبز وار آج

قتل کی کچھ میرے سبزہ رنگ کر تدبیر آج
جی مرا چاھے ھے سیر سبزۂ شمشیر آج

سبزہ رنگوں کے فریبوں میں دل آیا بے طرح
عشق نے پھر باغ سبز اس کو دکھایا بے طرح

سبزہ رنگوں کا سمجھ کر مجھے زخمی جراح
زخم پر باندھ گیا زھر کی پتی جراح

ھے چشم سبزہ رنگ نشے میں مدام سرخ
یا سرخ مے سے ھے یہ زمرد کا جام سرخ

سبز رنگوں کا نظارہ ھر بشر کو ھے مفید
دیکھنا سبزے کا کہتے ھیں نظر کو ھے مفید

یار سبزہ رنگ بن اپنی تو اڑ جاتی ھے نیند
سبزۂ ریحاں سے یارو کس طرح آتی ھے نیند

موا ھوں دیکھ کے اک سبز رنگ کا تعویذ
مرے مزار پہ ھو سبز بنگ کا تعویذ (ورق ٣١٠ ب)

جب کہ طفلی میں اماموں کا بنایا تھا فقیر
تھا اسی دن سے دعا گو سبزہ رنگوں کا فقیر

دلا مت دوڑ تو ان سبزہ رنگوں کی صفائی پر
پھسل جاتا ھے اکثر آدمی کا پاؤں کائی پر

موا ھوں آہ میں اک سبزہ رنگ سرو قامت پر
چڑھانا . . . . . تربت پر

Marfat.com

سبزہ رنگوں میں جو کیجے کسی کو تسخیر
جائی ہم نے کیا سبز پری کو تسخیر [؟]
اس سبزہ رنگ کی جسے رنگت خوش آے سبز
اس کی نظر میں خاک ہو قدر طلاے سبز
سبزہ رنگوں کی صفائی پر ہیں یوں رخسار سبز
دل میں جوں صوفی صافی دل کے ہوں انوار سبز
مرتے دم تک سبزہ رنگوں سے جو مجھ کو ہے نیاز
سبز پھل پر دیوے ہے جو دیوے ہے میری نیاز
. . . دو تم مجھے آگے خدا شافی دے بس
دل جلوں کو سبزہ رنگوں کے یہی کافی ہے بس
دل میں کیا ہے خط سبزہ رنگ کی سبزی کا عکس
ہے صدا اس آئنے میں جلوہ گر طوطی کا عکس
سبزہ رنگوں سے نہیں دل کے نکلنے کی ہوس
ہے انہیں چھاتی پہ میری مونگ دلنے کی ہوس
سبز رنگوں کے مجھے . . . تروار کے ریش
ہیں سزاوار مرے مرہم زنگار کے ریش
سبزہ رنگوں پر کروں کیوں کر نہ میں دیوانہ رقص
چرخ بھی کرتا ہے دیکھو ان پہ طرفہ رقص
ہے سرو سبزہ رنگ سے اپنی سدا غرض
ساقی ہمیں ہے سبزۂ مینا سے کیا غرض
روے سبزہ رنگ پر خالہ نکل آیا ہے خط
لکھ کے خط سبز سے . . . جو بھول دے خط
روے سبزہ رنگ پر خال اک لا ہے الحفیظ
اس مگس میں زہر کیا لعنت بھرا ہے الحفیظ (ورق ۳۱۱ الف)

Marfat.com

سبزہ رنگوں سے نہ ہو در پردہ گر مانوس شمع
سبز شیشے کا رکھے کیوں جامۂ فانوس شمع

سبزہ رنگ کس کے یہ قتل کو بنائی تیغ
وسمے سے جو ابرو کے زہر میں بجھائی تیغ

سبزہ رنگوں کی میں کیوں موت پہ کرتا نہ دریغ
گئے اس باغ سے جوں سبزۂ بے گانہ دریغ

تری سبزہ رنگ ایسی صورت ہے صاف ✡ زمرد کی گویا کہ صورت ہے صاف

... ہوں یوں سبزہ رنگ کے غرق ✡ جوں نشے میں ہو کوئی بنگ کے غرق

دکھلائے سبز رنگ ہمیں یارب آج ایک
ہے سیر سبزہ بھی خفقاں کا علاج ایک

بیٹھے بیٹھے سبزہ رنگوں کا جو یاد آتا ہے رنگ
دن میں سو سو بار اپنا سبز ہوجاتا ہے رنگ

سبزہ رنگوں پہ نہ اپنا ہو کہیں جی مائل
اس برس رنگ ہے نو روز کا سبزی مائل

اے سبز رنگ تو جو ہوا ہم پہ آج گرم
. . . . . اب تلک نہ سنا تھا مزاج گرم

اس سبز رنگ سے جب کہویں گے راز کچھ ہم
اس دن . . . . . نماز کچھ ہم

سبزہ رنگوں کا جو کرتا ہے نظارا عالم ✡ ہے . . . . مست ہے سارا عالم

کیوں غش نہ سبزہ رنگ پہ دل سے مدام ہوں
میں حضرت امام حسن کا غلام ہوں

کریں جامہ دری جو سبزہ رنگوں کی محبت میں
ملیں ان کو موے پر حلہ ہاے سبز جنت میں

. . . . . جو سبزہ رنگ بھاتا ہے ہمیں
صرف پناہی جواہر میں خوش آتا ہے ہمیں

Marfat.com

کیوں نہ خوش ہوں سبزہ رنگ آتا ہے اکثر خواب میں
سبز شے کا دیکھنا ہوتا ہے بہتر خواب میں (ورق ۳۱۱ ب)
یہ سبزہ رنگ گوروں سے نہایت ... بہتر ہیں
یہی پرعیب دیکھا ان میں طوطا چشم اکثر ہیں
تب عشق سبزہ رنگ میں جو لگ گئی ہمیں ۞ گرمی کرے ہے اور . . . ہمیں
آج یہاں کل وہاں گزرے یوں ہی جگ ہمیں
کہوے ہے ہر سبزہ رنگ اس سے ہری چگ ہمیں
جو سبز رنگ کی کشتوں کی قبر پاتے ہیں
تو لوگ اس پہ ہری چوڑیاں چڑھاتے ہیں
. . . . . .
... دل سے سوجھی ہے ورنہ کم بختی ہمیں
جز سبزہ رنگوں سے دل کو یہاں لگاتے ہیں
وہ سبز . . . . . اڑاتے ہیں
سبزہ رنگوں سے نہ مل کہتا ہوں میں سنتا نہیں
بھنگ پی ہے تونے کیا معروف ... سنتا نہیں
اے سبزہ رنگ ہاتھ سے لے میرے پان تو
یہ برگ سبز تحفۂ درویش جان تو
فکر میں سبزہ رنگوں کی گر اپنا رواں اب خامہ ہو
پھر تو ہر یک مطلع اپنا گویا طوطی نامہ ہو
یاد آیا خواب سبزہ رنگ اس غم دیدہ کو
کل جو دیکھا اتفاقاً سبزۂ خوابیدہ کو
یارب اس دل بر کی کژوی . . . عمر ہو
بلکہ سبزہ رنگ ہے وہ اس کی خضری عمر ہو
دید سے ہے سبز رویوں کی نظر کو فائدہ
بیش تر ہے سبز عینک سے بصر کو فائدہ

Marfat.com

وہ سبز رنگ شاید معروف پھر ملا ہے
آگے سے ان دنوں کچھ تیرا بدن ہرا ہے

اس سبزہ رنگ بن کہیں کیا عقل و ہوش کی
اب ہم ہیں اور دکان ہے سبزی فروش کی (ورق ۳۱۲ الف)

سبزہ رنگ اس پان کی کیا ... ہے ٭ سبزی میں اک . . . . . ہے

سبزہ رنگوں کے جہاں ہیں دفن کشتے آن کے
اس زمیں کھیت بھی دیکھے تو اکثر دھان کے [؟]

اس سبزہ رنگ سے جو طبیعت... گئی ٭ آگے سے ... کائی سی پھٹ گئی

یہ حالت غم میں ہے ان سبزہ رنگوں کے مرے جی کی
چمن میں زہر لگتی ہے مجھے آواز طوطی کی

کیوں خوں نہ روؤں عشق میں اس سبزہ رنگ کے
لازم ہے آنکھیں لال نشے میں ہوں بھنگ کے

سبزہ رنگوں سے جو صحبت ہے مجھے دن رات کی
چاہتا ہوں ہر جگہ سرسبزی اپنی . . . کی

عشق میں سبزہ رنگوں کے جو یاروں نے گل کھایا ہے
کہتے ہیں سب اپنے کیسا ہاتھ پہ طوطا پالا ہے

تنگ تھے سبزہ رنگ کی یاد ذقن میں شام سے
سبز کنووں میں صبح کو کود پڑے دھڑام سے

کوئی ہاتھوں سے کشتہ سبز رنگوں کے اگر ہووے
کفن لازم ہے اس کا . . . طوطی کا پر ہووے

اس سبزہ رنگ کی سے اس میں . . . .
کہتے ہیں مانگو سب یہ . . . . . .

یہ عشق سبزہ رنگوں میں جو گدڑی اپنے تن پر ہے
فقیروں کا مرقع پوش ہونا . . . . . ہے

Marfat.com

جب . . کپڑے کی . . . کوی لے کر آے ھے
یاد سبزہ رنگ میں صبر و قرار اڑ جاے ھے
سبز رنگ اس تیرے خط رکھنے سے نادانی کھلی
پستئ جامے پہ کب سنجاف یہ دھانی کھلی
وہ . . . سبز رنگوں میں نازک میاں ھے
کمر کیا ھے اس کی برگ برگ پاں ھے [؟] (ورق ۳۱۲ ب)
وہ روے سبز رنگ جو دیکھے ھے دنگ ھے
کیسا یہ مہ ھے اس کا عطارد کا رنگ ھے
یارب سبزہ رنگوں کا اب دل میں غم بھر آیا ھے
کیجو خیر اس بستی کی یہ سبز قدم پھر آیا ھے
یہ حالت ھاتھ سے ان سبزہ رنگوں کے دگرگوں ھے
کہ چہرہ سبز ھے مثل حنا اپنا جگر خوں ھے
ھیں بس کہ سبزہ رنگ مجھے ھم سفر ملے
کیا خوش ھوں اپنے جی میں کہ گویا خضر ملے
عجب کیا کان کے ھوویں یہ سبزہ رنگ . . . کچے
کہ جب تک سبز موتی ھیں تو ھونے ھیں ثمر کچے
وہ سبز رنگ ھم سے گو دل کا سخت ھووے
اپنی یہی دعا ھے وہ سبز بخت ھووے
رکھ . . . . نہ سرھانے پلنگ کے
ھم دم کب آے قید میں اس سبزہ رنگ کے
زور طراوت آنکھوں میں ھے ، دائم چھائی ٹھنڈی ھے
یاد میں سبزہ رنگوں کی دل کیا ھے سبزی مہندی ھے
سبزہ رنگ آنکھ مندے پر بھی سدا سوجھے ھے
سچ یہ ھے اندھے کو ساون کے ھرا سوجھے ھے

Marfat.com

اس بڑھاپے میں کم ہوئیں گے . . . ہم سے
سبزہ رنگوں کی چھنا کرتی ہے گہری ہم سے
جنوں ان سبزہ رنگوں کا یہ آفت مجھ پہ لایا ہے
کہ اب طوطے نے سر پر گھونسلا آ کر بنایا ہے

طبیعت سبزہ رنگوں پر نہ گر معروف اب آتی
تو پھر اپنی یہ تسبیح زمرد ہاتھ کب آتی

دل ہر کسی ہرجائی سے مالوف تھا ✡ تو نامہ مرا شہر میں معروف تھا [؟]

مریض جسم کو تیرے سحر سے شام تک بولا [؟]
ضعیف اتنا تھا جب تولا تو دو بادام سے تولا (ورق ۳۱۳الف)

ہاتھ قاتل نے دھرا جب کہ . . . . . پر
بل بے میں بل ہی پڑا میری پیشانی پر [؟]

. . . جب وہ . . . جو موے ہیں یاد قامت میں
نہ پوچھو اک قیامت ہوے گی برپا قیامت میں

بتاں اگر ہمیں مارا دغا سے چاہے ہیں
یہ موت ہم کو کہاں ہم خدا سے چاہے ہیں

تمنا غم میں اس پردہ نشیں کے اب یہ ہے جی کی
ملے تو نوکری کیجے کہیں خفیہ نویسی کی

بنا کر منہ جو بوسہ آپ ہم کو رات دیتے تھے
دیا تھا دل عوض میں کیا ہمیں خیرات دیتے تھے

دوپٹہ لے کے ان کا میں نے جو پوچھا نمازی ہے
تو بولے آپ ہنس کر کیا خدا کی بے نیازی ہے

سیم و زر دوں جو نہ اے یار وہ دم میں آئے
جس قدر مانگے اسے کہہ دو کہ ہم میں آئے

Marfat.com

گئی چولی مسک اٹھنے میں جو اس سرو قامت کی
کیا مجھ کو یہ خوبی ہے تمہارے خرق عادت کی
بولا وہ میری قبر پہ ناصبور ہے [؟]
واللہ ان بتوں کو بھی کشف قبور ہے
برق تیرے بے قراروں کے جو آگے آگئی
یا تو یہ ہنستی تھی خندی یا وہیں گھبرا گئی
تھا دم گریہ خیال اس نرگسِ مخمور کا
جو گرا اشک آنکھ سے دانہ بنا انگور کا
دیکھ حال ضعف اپنی چشم کے رنجور کا
ہے عصا بھاری اسے مژگان چشم مور کا
بل بے شوق ذبح کیا کیا خوں یہاں مارے ہے جوش
نام جب لیتا ہے قاتل دشنۂ و ساطور کا
بے خبر وہ لگ گیا میرے گلے سے راہ میں
یہ سراسر مجھ پہ احساں ہے شب دیجور کا (ورق ۳۱۳ ب)
داغ ہی دیتا فلک مجھ کو جو دولت مانگتا
بجتے رسوائی کے نقارے جو نوبت مانگتا
پھر تو میں زنجیر فیل اک وقت خلوت مانگتا
گر شہ وحشت سے میں دیوان کی خدمت مانگتا
. . . . . کان ملاحت حسن کی . . . . . دوشے
دیکھتا تجھ کو تو پھر تیری سی صورت مانگتا
روتے روتے گر نہ مرتا یہ گنہ گار اس برس
سو برس دہقان پھر باران رحمت مانگتا
چشم بیمار بتاں میں مردم آزاری حد ہے
اس لیے کوئی نہ دیکھا اس کی صحت مانگتا

Marfat.com

. . . ھے تاواں نہیں یوں دل گنوادو تم مرا
جھانکنے لگتے ابھی بغلیں جو قیمت مانگتا

قاصد اس پردہ نشیں تک خط جو لے جاتا تو میں
گنج مخفی اس کو دیتا گر وہ اجرت مانگتا

گر خدا کہتا مجھے معروف جو چاھے سو مانگ
نام سے اس مانگنے کے بندہ نفرت مانگتا

شب خیال مژہ یار نے سونے نہ دیا
ایک پل بھی خلش خار نے سونے نہ دیا

زخم دل پر مرے تازوں سے نمک پاشی کی
مجھ کو فرقت کی شب [1] یار نے سونے نہ دیا

آب پاشی کی رھے فکر میں ھم سایے سب
شب مری آہ شرربار نے سونے نہ دیا

چشم دیدار طلب وا رھی جوں حلقۂ در
تیرے آنے کی شب اقرار نے سونے نہ دیا

جھوٹ کہتے ھیں کہ سولی پہ بھی آتی ھے نیند
ھم کو یاد قد دل دار نے سونے نہ دیا

اس نے گھر سے جو نکلا [نکالا ؟] تو مجھے در پر بھی
اس کے دربان جفاکار نے سونے نہ دیا (ورق ۳۱۴الف)

دن کو وہ پائے حنائی جو نظر آئے تھے
رات بھر دیدۂ خوں بار نے سونے نہ دیا

مرگیا تیرا مریض غم اگر اچھا ھوا
یہ کبھو اچھا نہ ھوتا عمر بھر اچھا ھوا

وصل کی شب ھوے صد شکر شادی مرگ ھم
مٹ گیا روز غم ھجراں کا ڈر اچھا ھوا

---

(۱) کذا

Marfat.com

کیوں جی یہ ستم کیا ھے مرا خط یو نہیں ملفوف
یا طاق میں یا پردۂ ایوان میں رکھنا
اور غیر کا مکتوب جو آجائے تو پڑھ کر
عنوان محبت سے قلم دان میں رکھنا

ھوگیا حد سے زیادہ دل ویراں آباد ٭ بس غم و یاس و الم خانۂ احساں آباد

باغ ھستی میں کھلا گل یہ نیا میرے بعد
غیر سے پھولوں میں میرے وہ ملا میرے بعد
میں تو قاتل کی ھوں اس رحم دلی پر قرباں
مغفرت کی مری مانگی ھے دعا میرے بعد
یاس و غم ، درد و الم ، حسرت و حرماں ، افسوس
یہ کہا جائیں گے میرے رفقا میرے بعد
ادھر تو دیکھ ناصح آنکھ رکھ کر زخم سینے پر
کہ ھنستا ھے دل صد چاک چاکِ جیب سینے پر

سیکڑوں داد خواہ ایک طرف ٭ اور وہ غفلت پناہ ایک طرف

یار بن یہ مے اندوہ سے بے ھوش ھوں میں
اپنے بھی گوشۂ خاطر سے فراموش ھوں میں
آئی پھر توبہ شکن یاد بہاری ان دنوں
لاؤ مے بس ھوچکی پرھیزگاری ان دنوں
شمع کی مانند جب تک ۔ ۔ ۔ ۔ جاں ھوتا نہیں
تب تلک اھل سخن آتش زباں ھوتا نہیں (اوراق ۳۱۴ ـ ۱)
شرمگیں اس کی ھمیں یاد جو آئیں انکھیں
جب تلک بزم میں نہ اٹھا نہ اٹھائیں انکھیں [۲]
چشم تر آئنہ خانے میں کیا جو تجھ بن
چشم پر دیکھ مجھے سب کی بھر آئیں انکھیں

(۱) کذا

Marfat.com

ان دنوں تیرے مریض چشم کا یہ حال ہے
آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی اب اسے اشکال ہے

جس جگہ ہے عاشق بے تاب کا تیرے مزار
اس زمیں کے گرد سو سو کوس تک بھونچال ہے

رگڑوں ہوں سر جو پائے بت مہ جبیں سے میں
اللہ آسمان پہ پہنچا زمیں سے میں

کیا جی میں ہوں خجل دل اندوہ گیں سے میں
بکتی نہیں خوشی جو دلادوں کہیں سے میں

بحر حیات سے ہے غرض کیا کہ جوں حباب
رکھتا ہوں کام اب تو دم واپسیں سے میں

اس سر و قد کی سنتے ہی آمد اچھل پڑا
مارے خوشی کے تا قد آدم زمیں سے میں

امواج بحر ہر شکن آستیں بنے
پوچھوں گر اشک دیدۂ تر آستیں سے میں

سارے جہاں میں تجھ کو چنا اس نگاہ کی
تحسین چاہتا ہوں جہاں آفریں سے میں

موج خطر سے بحر میں اتنا نہیں خطر
ڈرتا ہوں جس قدر تری چین جبیں سے میں

اللہ رے انتظار کہ کوٹھے (پہ) چڑھ کے روز
قاصد کو دیکھتا ہوں کھڑا دوربیں سے میں

گو نہ بیٹھے ، ہو ہی جاوے وہ ادھر ، اتنا تو ہو
ہاں کبھو اے جذبۂ الفت اثر اتنا تو ہو

نہ جا یہ وقت صبوحی ہے لا شراب تو دے
ٹھہر نکلنے ذرا ساقی آفتاب تو دے

Marfat.com

ہزار بوسے مرے تجھ پہ ہیں حساب کی رو
جو سب کے سب نہیں دیتا علی الحساب تو دے (ورق ۳۱۵ الف)

الٰہی اور ہمیں دے نہ دے خوشی تیری
پر ایک سوز دل و دیدۂ پر آب تو دے

اس کا وہ چھاتی سے لگنا جب کہ یاد آجاے ہے
پھٹنے لگتا ہے کلیجہ سینہ ترقا جاے ہے

اس خیال زلف کو بھی یاد ہے کیسی لپٹ
جوں جوں اس سے بھاگتا ہوں اور لپٹتا جاے ہے

صدقے اس تاثیر کے اے جذب الفت واہ واہ
اس کا دل اب اور الٹا ہم سے کھنچتا جاے ہے

زلف پر کس کی موا ہوں قبر پر جو روز عرس
شامیانے کی جگہ کالی گھٹا چھا جاے ہے

بدگماں اتنا ہوں سایے کو کہوں ہوں اس کے میں
دیکھنا ساتھ اس کے یہ کون اجنبی سا جاے ہے

تڑپ کر اتفاقاً جب کوئی بسمل اچھلتا ہے
تو کیا کیا شاد ہوکر دل میں وہ قاتل اچھلتا ہے

وہ بد خو جب بگڑتا ہے، تو کچھ ایسا بگڑتا ہے
کہ نقشہ اس کا گر بنواو تو نقشا بگڑتا ہے

کوئی سودا زدۂ زلف نہ مجھ سا ہووے ٭ کہ معالج ہو جو میرا اسے سودا ہووے
عہد نامہ ہے ترا خط شکستہ سے رقم ٭ اعتبار ایسے نوشتے کا بھلا کر ہووے
اس صنم کو کبھی دیکھے تو خدا شاہد ہے ٭ واعظ مدرسہ رہبان کلیسا ہووے

کب شب فرقت کی بھولی ہے مصیبت یاد ہے
تیری بے مہری مجھے اے ماہ طلعت یاد ہے

Marfat.com

جو سوز غم کی لکھوں اتنی داستاں ساری
تو پنج شاخـــه بنے جل کے انگلیاں ساری

منشی منشی تخلص، میر محمد حسین، خلف میرزا ابو الحسن عرف میر کلن خوش نویس ـ سید صحیح النسب، از سادات رضویه ـ اصلش از زمین ایران است ـ از دو سه (ورق ۳۱۵ ب) پشت در شاه جهان آباد توطن اختیار کرده ـ خط نستعلیق و ثلث و شکسته بسیار درست می نویسد ـ و در فن انشا پردازی هم مهارتے دارد ـ بسیار سلیم الطبع، با راقم ربط تمام دارد ـ مدتے منقضی گشته که به دیار لکهنؤ در سرکار مرشد زادهٔ عالم و عالمیان میرزا سلیمان شکوه بهادر به صیغهٔ منشی گری امتیاز دارد ـ در ایامے که مجلس مشاعره بحضور صاحب عالم موصوف منعقـد می گردید، به تحریک ارشاد عالی غزل طرحی موزوں می کرد ـ و هم موافق حضور تخلص منشی گزاشت [؟] ـ شعرش خالی از کیفیت نیست ـ از کلام اوست ـ منه ـ

مالوف طبع اس کی هے جور و ستم کے ساتھ
پھر هم کو ربط کیوں نه هو اندوه و غم کے ساتھ
صبح شب وصـــال ذرا ٹھہر کر نکل
ورنه یه جی هوا هے مرا تیرے دم کے ساتھ

منشی رقم کروں هوں جب اپنا میں سوز دل
نکلے هے دود آه صریر قلم کے ساتھ
نه پوچھو اس پری کے حسن کا عالم که آفت هے
بلا شوخی، غضب رفتار، قامت اک قیامت هے
دیا آئینه میرے هاتھ میں جو اس پری رو نے
تو کیا معنی که یعنی صاف اب دل کی کدورت هے
جو پوچھا ان سے لوگوں نے که منشی کون هے بولے
مجھے کچھ یوں هی اس سے دور کی صاحب سلامت هے

Marfat.com

نه رکھیے دیر سے مطلب نه اب طوف حرم کیجے
به تنگ آیا هے جی هستی سے ٹک سیر عدم کیجے

قطعه

اگر خط بهیجیے اس کو تو پهر حضرت سلیماں کا
یه مصرع کر کے تضمیں ایک شعر اب یوں رقم کیجے (ورق ۳۱۶ الف)
سوا احوال دل اپنے کے منشی نے اگر تم کو
لکها هو حرف شکوے کا تو هاتھ اس کا قلم کیجے

گهر سے جو نکلے هو اجی آج تم اس تراش سے
آپ کو کچھ خبر بهی هے دل کی مرے خراش سے

مقتول

مقتول تخلص، میرزا ابراهیم بیگ، اصلش از صفاهان. خودش در دارالخلافه تولد یافته- در انشا پردازی مهارتے تمام دارد و سلیقهٔ شعر فهمی به درجهٔ اتم- شاگرد غلام همدانی مصحفی- کلامش شیرین و سخنش نمکین است- ازوست-

مطلب رها نه کچھ همیں دیر و حرم کے ساتھ
انکا هے دل اک ایسے هی کافر صنم کے ساتھ

کل گهر سے جو وه سادی پوشاک پهن نکلے
سو طرح کے اس میں بهی بے ساخته پن نکلے
رنگ شفق کی خاک میں مل جاے سب بهار
جس دم وه کهولے اپنے حنا بسته هاتھ کو
بتاں جب که زلف دوتا باندهتے هیں
گره میں دل مبتلا باندهتے هیں
میں یاں خون روتا هوں هاتهوں سے ان کے
جو پاؤں په تیرے حنا باندهتے هیں

Marfat.com

میاں حال مقتول دیکھا نہیں کیا
کمر آپ کس پر بھلا باندھتے ھیں

مستمند مستمند تخلص، یار علی خاں، شاگرد میرزا بھجو فدوی از ساکنین عظیم آباد است۔ زیادہ از احوالش اطلاع نیست۔

نزع تک وصل کی ھے یار امید ٭ ھے مثل ایک دم، ھزار امید

مضطر مضطر تخلص، خسرو شکوہ بہادر عرف میرزا آغا جان، فرزند رشید مرشد زادۂ (ورق ۳۱۶ ب) عالمیان میرزا سلیمان شکوہ بہادر دام اجلالہ۔ توصیف و تعریف اشعار طبع زاد آں والا گہر حد قلم مقطوع اللسان نیست کہ تحریر نماید۔ زیراکہ متانت کلام با نظامش مطبوع مدققان است و ذات خجستہ صفاتش بسیار عالی فہم و نکتہ دان و قدردانِ ماہران این فن۔ اکثر اشعار برجستہ از ذہن وقادش موزوں شدہ۔ ازآں جملہ است۔

مبارک ھو دلا پہلے ھی کھانا تیر فرقت کا
پھر اب روتا ھے کیوں خوش ھو ملا پھل نخل الفت کا

بھیج تو یاکہ جواب اے بت خود کام نہ بھیج
پر نہ کہہ مجھ کو کہ مضطر مجھے پیغام نہ بھیج

ھم ان گلیوں میں گھبرائے نہ دانائی سے پھرتے ھیں
تمہاری زلف کے سودے میں سودائی سے پھرتے ھیں

داغوں سے اگر خوب ھے رنگ پر طاؤس
میں آپ سراپا ھوں بہ رنگ پر طاؤس

کیا قابل قتل اپنے گنہ گار کو دیکھا
جو میری طرف دیکھہ کے تروار کو دیکھا

محفوظ محفوظ تخلص، سید محفوظ علی خاں، متوطن خیر آباد۔ شخص خلیق و با مروت و یار باش۔ در عالم دوستی و آشنائی یکتا۔ خدمت دیوانی صوبۂ شاہ جہان آباد از طرف کرنیل نصیر الدولہ وفادار خاں بہادر بہ ذات ایشاں

Marfat.com

تعلق داشت۔ بہ سبب موزونی طبع گاہ گاہے بنا بر تفنن طبع شعر ریختہ موزوں می کند۔ ازآں جملہ دو شعر بہ سمع رسیدہ، ثبت می گردد۔

نے اگی تربت سے میری دل نے پیدا راہ کی
رہ گئی تھی اس کو شاید اک تمنا آہ کی (ورق۳۱۷الف)

جہاں تو دیکھے ترا نقش پا ہے یار بنا ٭ مروں تو دیجیو میری وہیں مزار بنا

مضطر مضطر تخلص، کنور سین، قوم کایتھ۔ اسلافش عمدہ معاش بودند۔ اصلش از دارالخلافۂ شاہ جہان آباد است۔ خود در لکھنؤ تولد یافتہ۔ سلیقۂ شعر گوئی درست دارد۔ شاگرد میاں غلام ہمدانی مصحفی است۔ ازوست۔

جو سن کے خفا ہو نام میرا ٭ کس طرح وہ لے سلام میرا
مکھڑا مہ چاردہ سا دکھلا ٭ کام اس نے کیا تمام میرا

سیکھ کر باغ میں قد سے ترے رعنائی کو
کام فرمانے لگا سرو بھی مرزائی کو
خال پر ابرو کے مجھے آوے ہے رشک [؟]
لیے بیٹھا ہے وہ کیا گوشۂ تنہائی کو
جب سے اس شوخ کا عاشق میں ہوا ہوں مضطر
ہر کوئی دیکھ ہنسے ہے مری رسوائی کو

مبتلا مبتلا تخلص، از دورۂ سابقین است۔ ازوست۔

خاک سر پر ڈال کر جاتا ہے صحرا کی طرف
اے پری ٹک دیکھ آکر اپنے دیوانے کو آج

محو محو تخلص، حسین علی خاں، متوطن اکبرآباد، شخص بسیار خوش علاقۂ منشی گری سرکار انگریز بہادر دارد۔ در شعر گوئی طبیعتش اشنا۔ از کلام اوست۔

Marfat.com

سنگ پھینکے ھے مری قبر پہ گل کے بدلے
گالیاں دے ھے پس مرگ وہ قل کے بدلے

مفتون مفتون تخلص ، شیخ عبد الرحیم ، اصلش از عرب است ـ خود در لکھنؤ تولد یافتہ ـ شاگردِ (ورق ۳۱۷ ب) میر نظام الدین ممنون ـ یک شعر از تصانیفش بہم رسیدہ ، ثبت می گردد ـ

اس درد سے آگاہ ہوں . . . بلبل ✡ لے کر نہ کوئی پھول مری خاک پر آوے

مضطرب مضطرب تخلص ، درگا پرشاد ، قوم کایتھ ، باشندۂ لکھنؤ ، می گویند بسیار خلیق است ـ شاگرد محمد عیسی تنہا تخلص ـ ازوست ـ

بہت بے اختیاری کرچکے ھم ✡ بہت سی آہ و زاری کرچکے ھم
ترے وعدے پہ اب ھے دم شماری ✡ بس اب اختر شماری کرچکے ھم
نہ آیا مضطرب وہ رشک گل ھائے ✡ لہو آنکھوں سے جاری کرچکے ھم

مضطر مضطر تخلص ، شیخ حسن علی ، از سکنۂ لکھنؤ است ـ ایں ھم شاگرد میر نظام الدین ممنون است ـ ازوست ـ منہ ـ

یار اغیار کا بنا ھے وہ ✡ کیا گلہ کیجے یار کا یارو

ماھر ماھر تخلص ، فخرالدین خاں ، خلف الرشید اشرف علی خاں فغاں ، بزرگانش عمدہ معاش بودند ـ از سکنائے لکھنؤست ـ شاگرد میرزا رفیع السودا ـ پختہ گو معلوم می شود ـ من کلامہ ـ منہ ـ (ورق ۳۱۸ الف)

جو اس کے در پہ بیٹھے ھیں سمجھتے ھیں وہ ڈر کس کا
ھوے جو اس کے آوارے سو کہتے ھیں کہ گھر کس کا

مجنوں مجنوں تخلص ، شخصے بود در عظیم آباد از شاگردان میر ضیاء الدین کہ سبقاً ذکر ایشان گزشت ـ کلامش عاشقانہ است ـ ازوست ـ

دن میں سو سو بار اس کے روبہ رو جانا مجھے
اس میں سودائی کہے یا کوئی دیوانا مجھے

Marfat.com

کرتا ہوا میں ایک زمیں آسماں رہوں
مانند ریگ شیشۂ ساعت جہاں رہوں

مرہون مرہون تخلص، میرزا علی رضا، اصلش از مشہد مقدس است۔ خود در دارالخلافۂ شاہ جہاں‌آباد تولد یافتہ ۔ کلامش برجستہ و سخنش دلچسپ است و شاگرد رشید میر نظام‌الدین ممنون، طرز شعر گوئیش بسیار مانا بہ کلام استاد خود است۔ از چندے در حیدرآباد رفتہ، بہ صیغۂ شاعری در سرکار نواب نظام‌الملک بہ در ماہۂ دو صد روپیہ ملازم گشتہ۔ از طبع زاد اوست۔

کیا سود اپنے بر میں اب دل کی جستجو کا
یاں آتش دروں سے وہ جل چکا کبھو کا
ہر آرزوے دل کو حرماں نے خوں کیا ہے
گردن پہ یاس کی ہے خوں اپنی آرزو کا
جز یک نگاہ خشم ادھر اس کی خو نہیں
قسمت تو دیکھو سو بھی کبھو ہے کبھو نہیں
جہاں رکھتا ہو حکم نیشتر ہر خار صحرا کا
وہاں کیا کیا مزے دے آبلہ میرے تہ پا کا
عرق اس لطف سے ہے زیر زلف اس روے تاباں پر
شب مہتاب میں ہو جلوہ جوں عقد ثریا کا (ورق ۳۱۸ ب)
سراپا ہوگیا آئینہ ساں جو محو حیرانی
دل مرہون ہوا ہے محو کس کے روے تاباں کا
پڑا ہے شور جب سے دل میں اس کان ملاحت کا
یہاں ہر زخم روکش ہے نمک دان قیامت کا
برہنہ پائی لے چل مجھ کو اس خار مغیلاں تک
جہاں ہر خار کو دعوی ہے نشتر کی نیابت کا

Marfat.com

نہیں ہے ملتفت مدت سے یاں وہ دشنۂ مژگاں
لب ہر زخم دل سے خوں ٹپکتا ہے شکایت کا
یہاں گو حوصلہ طاقت کا برگ کاہ سے کم ہے
ولے روکش سدا رہتا ہوں میں صد کوہ محنت کا
شہید لطف ہوں قاتل کہ بعد از قتل کا اس نے [؟]
کیا محرم لب افسوس انگشت ندامت کا

ممتاز | ممتاز تخلص، شخصے بود شاگرد میرزا رفیع‌السودا، از نامش اطلاعے نیست ـ باشندۂ فیض‌آباد ـ کلامش مربوط است ـ منه ـ

ہمارے رونے سے دل کا غبار اٹھتا ہے
کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اٹھتا ہے

مشتاق مشتاق تخلص، میر عنایت‌الله، از پیر زادہ ہائے سرہندی است ـ از اولاد امجاد حضرت سید جلال بخاری قدس‌الله سره‌العزیز ـ مولدش شاہ جہان‌آباد ـ قریب بست سال شدہ، کہ طرف رام پور رفتہ بود ـ حالا معلوم نیست کہ کجاست ـ دو شعرش از جائے بہ دست افتادہ، ثبت می گردد ـ منه ـ

اے باغ باں نہ جائیو بلبل کے متصل
بیٹھی ہے کس خوشی سے وہ ٹک گل کے متصل (ورق ۳۱۹ الف.

مشتاق وہ جو شان محمد ہے اور علی
ٹھہرے ہے کون ان کے تجمل کے متصل
بیٹھ اپنے ایک بار تو گھائل کے متصل
کھایا ہے اس نے زخم جگر دل کے متصل

منیر منیر تخلص، میر نظام‌الدین، احوال او معلوم راقم نیست کہ اصلش از کدام سر زمین است ـ و مولد و منشا کجاست و شاگرد کیست ـ لیکن فکرش رسا معلوم می گردد ـ ازوست ـ منه ـ

Marfat.com

تجھ بن شب فراق مری یوں بسر ہوئی
روتے ہی روتے شام سے آخر سحر ہوئی
آیا سمند ناز پہ جس دم وہ شہ سوار
کاوش ہمارے دل کو بہ نوع دگر ہوئی
دم کر شتاب سورۂ جن پڑھ کے اے منیر
تجھ کو کسی پری کی بھی شاید نظر ہوئی
تنہا یہ کٹے گی کیوں کہ منزل ٭ اب پاؤں میں پڑ گئے ہیں چھالے
کہہ دیجو سلام رفتگاں سے ٭ اے ملک عدم کے جانے والے

محنت

محنت تخلص، میرزا حسین علی، شاگرد قلندر بخش جرأت، موالدش مغل پورہ کہ محلہ ایست بیرونِ شہر دارالخلافہ شاہ جہاں آباد، طرف مغرب. از خرد سال بہ لکھنؤ رفتہ ہماں جانشو و نما یافتہ ـ می گویند کہ جوان سلیم الطبع است ـ ازوست ـ منہ ـ

ہو رقیبوں سے ملاقات اس بت گم راہ کی
اور ترستے ہم رہیں قدرت ہے یہ اللہ کی
قبر پر اس کی چڑھا اپنے بھی تو ہار پھول [؟]
آج اے رشک پری ہیں ترے بیمار کے پھول (ورق ۳۱۹ ب)
الفت ہوئی ہے اس بت مغرور سے مجھے
پھیرے ہے منہ جو دیکھ کے وہ دور سے مجھے
رحم آئے نہ کچھ اس بت خوں خوار کے دل میں
جب تک کہ اٹھے درد نہ دوچار کے دل میں

محسن

محسن تخلص، میر محسن، برادر زادۂ میر محمد تقی میر، زیادہ حوالش معلوم راقم نیست ـ ازوست ـ

ٹک آکے دیکھ نہیں کچھ بھی حال آنکھوں میں
پھرے ہے تس پہ بھی تیرا خیال آنکھوں میں

Marfat.com

جب میں نے تیرے کوچے سے عزم سفر کیا
ہر اک قدم پہ راہ میں پتھر جگر کیا

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ ✡ زندہ کرتا ہے نام عیسی کا
مرا رنگ رو اس قدر زرد ہے ✡ کہ یاں زعفراں زار بھی گرد ہے
اگر شیخ گرمی ہے دوزخ میں زور ✡ مرے پاس بھی اک دم سرد ہے
یوسف مصر بیچتا ہے کوئی ✡ تجھ سے دل بر عزیز دل ہا کو
تعزیت دار حسرت دل ہے ✡ یہ جو گریے کا جامہ آبی ہے

مختار مختار تخلص، غلام نبی خاں، استاد زادۂ نواب عماد الملک غازی الدین خاں مرحوم۔ شعر فارسی و ہندی ہر دو موزوں می کند۔ ازوست۔

میں اپنے دل کے صدقے اور اپنی جان کے صدقے
ملایا جس نے تجھ سا یار اس اللہ کے صدقے

مرید مرید تخلص، مرید حسین خاں، پسر انعام اللہ خاں یقین۔ معاش بہ فرقۂ سپاہ بسر می برد۔ ازوست۔ (ورق ۳۲ الف)

درد اور غم میں مبتلا ہیں ہم ✡ درد مندوں کے مقتدا ہیں ہم

مفتون مفتون تخلص، از نام و نسبش آگہی نیست۔ شاعر عہد عرش منزل بود۔ ازوست۔

یوں ہی ترے وعدوں سے اگر دل شکنی ہے
تو جان مری جان ہی پر آن بنی ہے
زندگی بے یار کیا ہے، آہ یہ ہو وہ نہ ہو
لطف کیا جینے کا اس میں واہ یہ ہو وہ نہ ہو

مرزا مرزا تخلص، میرزا محمد بیگ الہ آبادی۔ مولدش شاہ جہان آباد۔ از چندے در بلدۂ مسطور اقامت اختیار نمودہ۔ ازوست۔ منہ۔

Marfat.com

ہے رنگ ترا سب گل و گل زار میں یاں کے
اک نوک نکلتی ہے ہر اک خار میں یاں کے

مائل مائل تخلص، میرزا محمد یار بیگ، شاگرد قلندر بخش جرأت، خلیق و متواضع، فکرش رساست۔ ازوست۔

پیتا ہوں جام مے کے عوض کاسہ بنگ کا
مائل ہوا ہوں جب سے میں اک سبزہ رنگ کا
آنکھوں کے سامنے نہ ہو وہ گل عذار حیف
اور اس بغیر میں رہوں جیتا ہزار حیف
اختر سے ہیں گر موتی اس کان کے بالے کے
اک چاند بھی جھمکے ہے جھرمٹ میں دو شالے کے

متقی متقی تخلص، میر متقی، خلف الرشید میر جواد علی خاں ہادی تخلص، که شاعر قدیمی ریخته گو است۔ در حرف الہا انشاء الله تعالی ذکر ایشاں خواهد گزشت۔ جوانے به صلاح و تقوی و ورع متصف و وارسته مزاج، مرید شاه غلام علی، که یکے از مشائخ کبار دارالخلافه و خلیفهٔ حضرت میرزا جان جاناں مظہر مرقوم است۔ (ورق ۳۲۰ ب) از چندے لباس دنیا داری را ترک نموده، و ملتبس به لباس فقر گشته۔ مسائل صوفیه و دیگر کتب عربی و فارسی به قدر ضرورت از شاه غلام علی موصوف خوانده۔ به سبب موزونی طبع گاه گاهے طرف ریخته گوئی مائل می شود۔ سخنش درد آلود و عاشقانه است و در تیر اندازی هم مهارتے دارد۔ بسیار یار باش و خلیق و متواضع و مودب است۔ از کلام اوست۔ منه۔

کیوں نہ جوں زلف رہے حال پریشاں میرا
دل ہے سودا میں ترے بے سر و ساماں میرا
کس طرح اس کو کرے گا تو رفو اے ناصح
چاک پر چاک ہوا اب تو گریباں میرا

Marfat.com

متقی خوبی شمشاد ابھی ھو پامال
آن نکلے جو کبھو سرو خرامـا ں میرا

نعش ھماری پہ تو[1] مجمع یاراں ھوا ✡ پر دل پر درد کا کوئی نہ درماں ھوا

مجنوں مجنوں تخلص، مشہور بہ درویش سر برھنہ، بزرگانش نو مسلم و عمدہ معاش بودند۔ شاگرد میر محمد تقی میر است۔ ناپاے داری دنیا دیدہ، کسوت فقر اختیار نمودہ۔ مشاق قدیم است و فکرش بلند۔ ازوست۔ منہ کلام۔

جتنے دل چاھو ملو تم نہ کسی سے پوچھو
مجھ سے کیا پوچھتے ھو اپنے ھی جی سے پوچھو
بیٹھا تھا مجھ کو دیکھ بہانے سے اٹھ گیا
حسن سلوک آہ زمانے سے اٹھ گیا
سر کٹا دیں گے ھم اپنا اس تری شمشیر سے
لڑ گئی تدبیر اپنی گر کہیں تقدیر سے (ورق۱۳۲۱الف)

پیا نہیں قدح بادہ بھی کبھو تجھ بن ✡ رھا مدام مرے جام میں لھو تجھ بن

سجدوں نے میرے قدرتؑ اپنی دکھائی اب تو
پوجے ھے تجھ کو اے بت ساری خدائی اب تو
چڑھا کر ساغر لب ریز جس دم تو نکلتا ھے
ترا انداز ھنسنے کا گلوں کے مونہہ ملتا ھے
پھیر اب یہ جو چلا ھے کل وہ قرار ٹھہرا
کہتا ھے مجھ سے چل بے، تو کب کا یار ٹھہرا

ممنون ممنون تخلص، میر امانت علی، از باشندہ ھاے عظیم آباد۔ برای تحصیل علم عربی وارد دارالخلافہ گشتہ بود۔ چوں دریں ولا مجلس مشاعرہ بہ خانۂ مہدی علی خاں عاشق منعقد می گشت، ایں ھم بہ سبب تحریک بعضے یاراں غزل طرحی گفتہ آورد۔ و اصلاح شعر از میر فرزند علی موزوں می گرفت۔ حالا

(۱) مخ میں "پرتوا" ھو

Marfat.com

معلوم نیست که کجا رفت ـ یک شعر زمین طرحی بـه خاطر مانده است ـ ثبت می نماید ـ منه ـ

اے واے کہ تیرے لیے اس خاک نشیں کو
جوں باد لیے پھرتی ہے گھر گھر تپش دل

مضمون مضمون تخلص ، شرف الدین ، از قدماست ـ نوکری پیشه ، اصلش از قصبهٔ جاجیو که متصل اکبر آباد است ـ بسیار ظریف مزاج بود ـ در دارالخلافه قریب زینت المساجد سکونت داشت ـ نهایت خوش فکر از اولاد حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس الله سره العزیز ـ نهایت گرم اختلاط ـ مدتے شد که در گزشته ـ خدایش بیامرزاد ـ ازوست ـ منه ـ (ورق ۳۲۱ ب)

نه یہی خوب و قد قامت ہے [؟] ٭ ہنس کے پھر دیکھنا قیامت ہے

ہمارا اشک قاصد کی طرح یک دم نہیں تھمتا
دل بے تاب کا شاید لیے مکتوب جاتا ہے

کروں کیوں نہ شکر لبوں کو مرید ٭ کہ دادا ہمارا ہے بابا فرید

ہم نے کیا کیا نہ ترے غم میں اے محبوب کیا
صبر ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

مے کدے میں کہ سراسر فعل نا معقول ہے
مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول ہے

کرے ہے دار بھی کامل کو سرتاج ٭ ہوا منصور سے نکتہ یہ حل آج

نہیں ہیں ہونٹ تیرے پان سے سرخ ٭ ہوا ہے خون میرا آ کے اب ریز

خط آگیا ہے اس کے ، مرنی ہونی سفید ریش
کرتا ہے اب تلک بھی وہ ملنے میں شام صبح

مشتاق مشتاق تخلص ، حافظ تاج الدین ، متوطن قصبهٔ میرٹھ ، قدیم بنی اسرائیل به سبب مرض آبله در طفلی از حافظهٔ بصارت عاطل — چوں که طبع موزون داشت ، شعر ریخته می گوید ـ ازوست ـ

Marfat.com

کوہ کن و پرویز کو قصے اپنے اپنے سنانے دو
ہے یہ وہی افسانۂ شیریں ایک پری دیوانے دو

شب فراق کی وحشت سے خواب بھاگے ہے
پلنگ پلنگ ہے، اور بان بان لاگے ہے

مکارم مکارم تخلص، المعروف به میرزا مکارم، شخصے بود ساکن دارالخلافه، طبع موزون داشت ـ اشعارش مانا به کلام پیشینان است ـ یک شعر از تصنیفاتش که فی الجمله ربطے (ورق ۳۲۲ الف) به زبان حال دارد مرقوم نموده شد ـ منه ـ

ادا بھائی ہمیں یہ اک تری ساری اداؤں میں
جھجک کر، مسکرا کر، دیکھ کر مجھ کو لپٹ جانا

محرم محرم تخلص، میر فتح علی، سیدے بود سپاهی پیشه، مدتے شد که از دارالخلافه به تلاش کیمیا به اطراف برآمده رفت ـ فکرش معلوم می شود [؟] از کلام اوست ـ منه ـ

ہو تری فرقت میں کیا حالت ہماری دیکھیے
کیا دکھاتی ہے یہ دل کی بے قراری دیکھیے
اپنی خواہش پوچھتے ہو تو یہی خواہش ہے دل
چپکے بیٹھے سامنے صورت تمہاری دیکھیے

مہر مہر تخلص، رجب بیگ، برادر محمود بیگ زور که ذکرش سبقاً در حرف الرا گزشت ـ جوانے ست سپاهی وضع ـ در مشاعره غزل خوانده بود، مطلع آن نگاشته شد ـ ازوست ـ

میں جاں به لب ہوں رونے دے اے نکتہ چیں مجھے
آیا ہے یاد خـــال لب نازنیں مجھے

محزوں محزوں، تخلص، غلام شاه، از پیرزاده هاے قصبۂ امروهـ ـ در

Marfat.com

ضلع علم شاعری بر افراشته بود ـ مدتے شد که همان جا در گزشت ـ خدایش بیامرزاد ـ ازوست ـ

اهل دنیا تو نہیں دیتے ہیں محزوں غم کی داد
کوہ کن کو خواب شیریں سے جگا دوں تو سہی

اسیر مرتے ہیں حسرت میں قتل کی سچ کہہ
خدا کے واسطے کس دن عتاب ہووے گا

بے محابا چاک کرتا ہے گریباں کے تئیں
کس کے آنے سے چمن میں گل کو سودا ہوگیا (ورق ۳۲۲ ب)

روٹھ کر عاشق مجروح سے اے یار نہ جا
اے مسیحا ادھر آ چھوڑ کے بیمار نہ جا

مدھوش مدھوش تخلص، شاگرد میر سوز مرحوم، از نام و نشانش واقفیت نیست ـ یک شعر ازو بہم رسیدہ، ثبت می گردد ـ

مرا جس ناز سے تونے لیا دل ٭ خدا جانے ہے اس کو یا مرا دل

موزوں موزوں تخلص، چھتر سنگھ، متوطن دھلی، قوم کایت، دیوان سرکار نواب معتمدالدولہ یعقوب علی خاں مرحوم ـ زبانی مشارٌ الیہ دریافت شدہ کہ نبیرۂ مادھو رام منشی است کہ طفلاں در مکتب انشاء او می خواندند ـ شعر فارسی و ریختہ در دو می گوید ـ در علم بھاکا مہارتے تمام دارد ـ ... کلام وست ـ منہ ـ

بلبل چمن میں آج جو باد سحر گئی
کچھ کان گل کے تیئے ہی شکوہ سے پھر گئی

بیت ابرو کو تری دیکھ کے اے مطلع حسن
جو ترے کوچے سے نکلا سو غزل خواں نکلا

دوستی سادہ رو کی آئنہ وار ٭ آبرو خاک میں ملاتی ہے

Marfat.com

جس نے دیکھا ہے تری زلف گرہ گیر کا خم
کب خوش آتا ہے اسے حلقۂ زنجیر کا خم

نقش دیوار ہوں موزوں بہ مقام حیرت
کیوں کہ نکلے کہو شاخ گل تصویر کا خم

مست مست تخلص، میر فضل علی خاں، شاگرد میر امانی اسد تخلص، یک شعر ازو بہم رسیدہ، برائے یادگار نوشتہ شد۔ ازوست۔ منہ۔

یار سے کہیو یہ قاصد کہ جو آنا ہے تو آ
ہم نہ جائیں چلے دنیا سے یہ ارمان لیے (ورق۳۲۳الف)

مدحت مدحت تخلص، شخصے است در لکھنؤ۔ معلوم نیست کہ کیست۔ شاگرد جعفر علی حسرت، ازوست۔

لے گیا ہجر ترا گور میں یار آخر کار
روز فرقت نے دکھائی شب تار آخر کار
خاک ساری کی یہاں تک کہ گلی میں اس کی
خاک ہو اڑنے لگا اپنا غبار آخر کار

مائل مائل تخلص، سید کاظم علی، متوطن قصبۂ خیرآباد۔ مرد قابل و خوش نویس بود۔ در عین جوانی ازیں سرائے فانی بہ جہان جاودانی انتقال نمود۔ خدایش بیامرزاد۔

شب ہجراں کی آہ ایک طرف ✡ لاکھ ابر سیاہ ایک طرف

ملال ملال تخلص، میرزا محمد زماں‌نام، شخصے ذی تشخص و شیریں کلام است۔ از نتائج طبع اوست۔

سحر شام ہجراں نہ کرجائینگے ہم ✡ اگر غم یہی ہے تو مرجائینگے ہم
بعد مرجانے کے بھی دل مرا مضطر نہ کرے
جب کہ مرجاؤں یہ کہہ دو کہ مژہ تر نہ کرے

Marfat.com

مضطرب مضطرب تخلص، محمد حاجی نام، خلف قاضی القضاۃ دارالخلافہ جوانے مودب و متواضع، اوائل اصلاح از میر نظام الدین ممنون گرفتہ ـ ازوست ـ منہ ـ

کیا کیا ترے فراق میں کاوش یہاں نہیں
اک دم نہیں کہ سینے میں مثل سناں نہیں
گر آتش دروں یہ بھڑکتی رہی یو نہیں
جوں شمع تا بہ صبح کوئی استخواں نہیں
آ دیکھ روے زرد پہ یہ اشک لالہ رنگ
دیکھا جو زعفراں سے اگا ارغواں نہیں
کہتی کسی طرح سے نہیں یہ شبِ فراق
شاید کہ گردش آج تجھے آسماں نہیں (ورق ۳۲۳ ب)

محزوں محزوں تخلص، نام و نسبش معلومِ راقم نہ گشتہ ـ جوانے ست نو مشق، در مشاعرہ غزلِ طرحی خواندہ بود، مقطعے بہ یاد ماندہ، ثبت نمودہ شد ـ ازوست ـ منہ ـ

اس قدر کیوں ہرزہ پھرتا ہے اب اے محزوں بتا
کس طرف تیرا قدم گم کردہ منزل انہ گیا

مقصود مقصود تخلص، سقائے ست در لکھنؤ ـ شاعرِ بازاری ـ اکثر اطفال اجلاف بہ حلقۂ شاگردی او در آمدہ ـ ازوست ـ منہ کلام ـ

عشق کیا جانوں کدھر تھا مجھے معلوم نہ تھا
عشق کا دل ہی میں گھر تھا مجھے معلوم نہ تھا
بوسہ لینے سے خفا ہوتے ہو کیوں مشفق من
بوسہ وہ شے ہے کہ دونوں کو مزا دیتا ہے

مفتوں مفتوں تخلص، میرزا کریم بخش، از زمرۂ سلاطین لکھنؤ ـ طبع

Marfat.com

مضمون یاب و معنی پردازش بسیار رسا۔ مقطع غزلش به سمع رسیده ، مرقوم نمود۔ منه۔

مفتوں خمار بادۂ شب ہے تو پھر پیو
یک جام جا کے ساقی پیماں شکن کے پاس

محبت محبت تخلص ، میر بہادر علی ، سید زادہ اے ست شاگرد ثناءالله خاں فراق۔ طبعے خوش دارد۔ ازوست۔ منه۔

خال رخ جب کہ پسینے میں تمہارا ڈوبا
ماہ رو دھوم پڑی اس کی کہ تارا ڈوبا
سادہ رو صاف بھی اب ہم سے ملاقات نہیں
ناز و انداز و ادا ، غمزہ اشارا ڈوبا
چشم نرگس ، زلف سنبل ، غنچہ لب ، رخسار گل
گلشن حسن بتاں میں ہیں نمایاں چار گل (ورق۳۲٤الف)
اگر حنا ترے ہاتھوں سے خوں بہاوے گا
تو لونگا دشت نگاریں سے خوں بہاوے گا [کذا]
گرے جو چند آنسو یاد مہ رویاں میں جیحوں پر
حباب آسا نظر آویں ستارے پھر تو گردوں پر
صبح جب باغ میں وہ رشک قمر پھرتا ہے
آفتابی لیے خورشید سحر پھرتا ہے
گر ترے ابرو کی تیغ اصفہانی دیکھیے
جنگ جو ہرگز نہ پھر شمشیر خوانی دیکھیے
ترے مکھڑے پہ خال رخ بہ ایں صورت چمکتا ہے
سحر کے وقت جیسے صبح کا تارا چمکتا ہے
متصل رہنے نہیں دیتا جو ہم سایہ مجھے
کس پری پیکر کا یارب ہوگیا سایہ مجھے

Marfat.com

هو خبر دل کو نه اس کی آه یوں هی چاهیے
واه واه اے نالۂ جاں کاه یوں هی چاهیے

صبح هجراں جو نمودار هوئی رات سے چهوٹ
دامن وصل گیا ووں هی مرے هاتھ سے چهوٹ

دار مژه پر اشک کو منصور کی سوجهی
حق یوں هے که اس کو بهی بهت دور کی سوجهی

دل کا آئینه به ایں شکل پری خانه هوا
دیکھ حیراں جسے عکس رخ جانانه هوا

مشتاق مشتاق تخلص ، قربان علی بیگ ، نوجوانے ست سپاهی وضع ـ شاگرد میرزا رستم بیگ شاکر ـ ازوست ـ منه ـ

جان من شوق سے تو اپنے هر اک یار سے مل
پر کبهی اپنے بهی اس طالب دیدار سے مل

ایک دن جان تری جاے گی . . . . مشتاق
آ کہا مان نه اب ایسے ستم گار سے مل

مسرت مسرت تخلص ، وزیر شیخ علی ، شیخ زاده اے ست شاگرد میر عزت‌الله عشق ، در مشاعره (ورق ۳۲٤ ب) اکثر غزل طرحی خود گفته می خواند ـ ایں چند شعر ازوست ـ

دل میں کہتا هوں نه اس شوخ ستم گار سے مل
بے خبر مل تو کسی یار وفادار سے مل

اس کو جب باده خوری رهتی هے اغیار سے مل
زهر کے گهونٹ میں پیتا هوں دل زار سے مل

کیا گرم وه بولا مجهے کل تیر لگاکر [illegible] یه سرد هوا کیا کروں شمشیر لگاکر
جو کرنا صاف هے دوچار پر هاتھ [illegible] تو رکھ ظالم سپر [illegible] پر هاتھ

مبارز مبارز تخلص ، از نامش اطلاعے نیست ـ جوانے ست باشندۂ دارالخلافه ،

Marfat.com

دو سه مرتبه در مجلس مشاعره دیده شد ـ معلوم نه گردید که شاگرد کیست ـ ازوست ـ

وہ گل رخ سیمیں تن گر سوے چمن نکلے
گل کھلنے سے رہ جائے، گلشن سے۔۔۔۔نکلے

میرزا میرزا تخلص، میرزا محمد، اصلش از توران است ـ بزرگانش از دوسه پشت در دکن توطن اختیار کرده اند ـ قصیده که در توصیف نواب نظام‌الملک گفته ـ دو بیت ازاں می نگارد ـ

عجب ہے تجھ پہ اگر ہوں نہ جن و انس فدا
کہ نام نامی ہے تیرا تو اعظم‌الامـــرا
سوار ہووے تو جب پالکی میں اے نواب
نگاہ رو بہ رو اقبـــال بولے آگے آ

ماہ ماہ تخلص، میر محمد علی خاں، ایں هم از باشنده هاے حیدرآباد است ـ ازوست ـ منه ـ

نو روز ہے اور عید ہے اے آصف جاہ
ہوں تجھ کو مبارک یہ بہ حسبِ دل خواہ (ورق۳۲۵الف)
ہو حکم ترا ماہ سے اب ماہی تک
نواب طفیـــل نبی و فضل الـــہ

مفتوں مفتوں تخلص، شخصے ست باشندۂ اله آباد ـ از نام و نشانش واقفیت نیست ـ چند رباعی از تصنیف او به دست آمده، مرقوم می نماید ـ

گزرا دن اور اضطرابی آئی ✡ مفتوں کیا شام غم شتابی آئی
جوں توں یہ پہاڑسا تو کاٹا تھا دن ✡ پھر رات ہوئی بڑی خرابی آئی

رباعی

ارکان زمانہ مختلف سب ہیں دلا ✡ ان کی ترکیب سے عبث ہے یہ گلا
سارے عالم کی خاک چھانی یوں ہی ✡ ایک اپنا زمانے میں موافق نہ ملا

Marfat.com

رباعی

جوں آئنہ چشم دل سے کرتا ہوں جو غور
بے وجہ ہے ان پری وشوں کا کچھ طور
کیا خاک ملیں ہم ایسے بے دردوں سے
منہ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ اور

مضطر مضطر تخلص، کنور سین نام، قوم کایتھ، شاگرد غلام ہمدانی مصحفی، سکنۂ سرکار مراد آباد ۔ اشعار دل کش موزوں می کند ۔ ازوست ۔ منہ ۔

اس شمع رو کے دل میں جب تک ہو راہ پیدا
ہونے لگا جگر سے یاں دود آہ پیدا
تاریکی شب غم جی روندتی ہے میرا
ہوتا نہیں نشان روز سیاہ پیدا
رستہ ہی میرے گھر کا بھولے جو آپ صاحب
فرمائیے کہ کس سے کی تازہ راہ پیدا
کھینچی شبیہ کس نے صورت جو اس حزیں کی
تھا اس کے ہی لبوں سے انداز آہ پیدا (ورق ۳۲۵ ب)
جلوہ فرما ہے وہ مہ رو مرے گھر آج کی رات
اے فلک کیا ہو بڑھادے تو اگر آج کی رات
دشنہ کاری نہیں کرتے جو کسی کے مژگاں
منہ کو آتا ہے چلا کیوں یہ جگر آج کی رات
جس دم سے جان من تو مرا ہم نشیں نہیں
ہے جو نفس بجز نفس واپسیں نہیں
پوچھی جو ان سے خال کی تعریف تو کہا
بندہ تو کچھ تمہاری طرح نکتہ چیں نہیں

ساکن دیر بنے ، دین سے بے دین ہوئے پر یہ بت رام نہ اپنے کسی آئین ہوئے

Marfat.com

رخنہ انداز وفا کون سے غماز ہوئے ٭ کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوئے

انکار . . . گرچہ اسے لاکھ . . . ہے
اپنا پر ان لبوں پہ کئی دن سے دانت ہے
جو پڑا سینے پہ میرے گھاؤ سو کاری پڑا
دوش پر ان کے دوپٹا دیکھ زنگاری پڑا

مسرور | مسرور تخلص، میرزا سنگی بیگ، نوجوانے ست باشندۂ دارالخلافه، شاگرد حافظ میر عزت الله عشق، ازوست ـ منه ـ

صراحی کی ہوس، نے خواهش پیمانه رکھتے هیں
سدا اس چشم مے گوں سے یه دل مستانه رکھتے هیں

محقق | محقق تخلص، نام و نشانش معلوم نیست ـ یک شعر به نام او شخصے خوانده بود، نگاشته شد ـ ازوست ـ

تم ہر کسی سے وعدۂ دیدار مت کرو ٭ اپنی زباں سے جھوٹ کا اقرار مت کرو

مشتاق | مشتاق تخلص، شیخ ثناء الله ـ ساکن قصبۂ شیخ پور من مضافات مستقر الخلافۂ اکبرآباد، اشعار ریخته خوب می‌گوید ـ ازوست ـ منه (ورق ۳۲۶ الف)

اس چاند سے مکھڑے پر ابرو بھی هلالی هے
مه رو کی مرے یارو سج دھج ہی نرالی هے
دل کو . . . لگے آزار یوں ہی چاهیے
واه واه شاباش اے دل دار یوں ہی چاهیے
اس کی زلف و رخ کی گو تصویر کھینچا چاهیے
گرد مه کے حلقـــۂ زنجیر کھینچا چاهیے

مغموم | مغموم تخلص، مرزا اسحاق بیگ، متوطن دارالخلافه، داخل خواصان حضور اقدس ـ ازوست ـ

آگے ہی یه گریباں هے تار تار اپنا ٭ کیا حال اب بناوے دیکھیں بہار اپنا
ذکر ملیح آپ کا جس جگه اے یار ہو ٭ شاهد مصری کی سرد گرمی بازار ہو

Marfat.com

منعم منعم تخلص ، سید راحت علی نام ، شخصے ست ساکن فرخ آباد ـ ازوست ـ

هم ترے کوچے سے جاسکتے نہیں اے سنگ دل
وہ مثل ہے آ گیا ہے ہاتھ پتھر کے تلے

مجرم مجرم تخلص ، سیدیست ، اشعار ریختہ می گوید ، ازوست ـ منہ ـ

وہ کل آئے جو نظر آہ کل آئی مجھ کو
کل سے بے کل ہوں ، کسی کل نہ کل آئی مجھ کو
جو کچھ کہ تمہیں کہے صنم نام خدا ہو
آفت ہو ، قیامت ہو ، بھبوکا ہو ، بلا ہو

مہجور مہجور تخلص ، مولوی صدر الدین ، شخصے است طالب علم ، اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر ، آبا و اجدادش آں جا ست ـ در خاندانش قابلیت موروثی است ـ جد مشارٌ الیہ کہ مولوی حضور اللہ نام داشت ، از رفقائے عموی صاحب و قبلہ نواب مجد الدولہ مغفور ـ مردے ذی تشخص و محرم راز و معتمد جناب عموی مبرور بود (ورق ۳۲۶ ب) و خدمت دارالانشا بہ ذاتش مفوض ـ مہجور موصوف اشعار ریختہ خوب می گوید ـ و شاگرد فخر الشعرا میر نظام الدین ممنون است ـ از طبع زاد اوست ـ

لگی ہے متصل ہچکی ، لبوں پر جان رکھتے ہیں
پر اب بھی تیرے ہی آنے کا ہم ارمان رکھتے ہیں
خراشیدہ رخ و ژولیدہ مو ، تن گرد آلودہ
بیاباں گرد وحشت بھی عجب کچھ شان رکھتے ہیں

منعم منعم تخلص ، قاضی منعم خاں ، ساکن قصبۂ بہانہ ، [illegible] سرکار سہارن پور است ـ شخصے عالم و قابل و فہیم بود ـ در آں سر زمین مثل او دیگرے نہ بود ـ خدمت قضائے آں جا نیز بہ ذاتش تعلق داشت ـ ہمیشہ بہ حرمت بسر بردہ ـ طبع موزوں داشت ، چناں چہ دو دیوان غزلیات یکے فارسی

Marfat.com

و دویمی ریختہ مرتب نمودہ، از چندے بہ دارالبقا رحلت نمود۔ خدایش بیامرزاد۔ منہ۔

جور تیرے ھی نے اے چرخ کیا یار جدا
ورنہ ھوتا تھا کہاں ھم سے وہ دل دار جدا
مجھ سے ھرگز نہ سنی جائے اسیروں کی فغاں
کیجیو مجھ کو اے صیاد گرفتار جدا

مہلت مہلت تخلص، میرزا علی، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد قلندر بخش جرأت، خوش فکر معلوم می شود، در خانہ جنگی کشتہ شد، ازوست۔ منہ۔

گر یاد گل رخوں کی تہ خاک کیجیے ✡ تو قبر میں بھی تن بہ کفن چاک کیجیے
مرنے کے بعد بھی نہ گئی دل کی یہ تپش ✡ آرام زیر خاک بھی اب خاک کیجیے

موج موج تخلص، خدا بخش نام، متوطن مستقرالخلافۂ اکبر آباد، از چندے وارد دارالخلافۂ (ورق ۳۲۷ الف) شاہ جہاں آباد است۔ شخصے بسیار ذھین و تیز ھوش۔ چناں چہ در علم موسیقی . . . مہارت کلی دارد۔ دریں فن تصنیف بسیارے کردہ است۔ مرید حضرت شاہ محمدی بیدار علیہ الرحمہ، کہ ذکر ایشاں در حرف الرا مسطور است۔ چوں کہ ذکی الطبع است۔ اشعار ریختہ ھم موزوں می کند۔ مرثیہ، سلام خوب خوب می گوید۔ ایں چند شعر از نتائج فکر اوست۔ منہ۔

گرچہ اب اس شعلہ رو کے پاس جانا منع ھے
آگ کو کیا دور سے بھی دیکھ آنا منع ھے
پاس آنے سے ھمارے وہ اگر بند ھوئے
کوچے میں جانے سے ھم ان کے نہ پر بند ھوئے
تم نہ رخساروں کو زلفوں میں چھپاؤ پیارے
پردۂ ابر میں کب شمس و قمر بند[1] ھوئے

(۱) مخ میں اس کی بعد ,, میرزا علی مہلت ,, کا حال درج ھو۔ مہلت کا ذکر اوپر آچکا ھو۔ یہ محض تکرار عبارت ھی۔ اس لیے اس کو یہاں درج نہیں کیا۔

Marfat.com

مزمل مزمل تخلص، شاه مزمل، درویشے از شاعران پیشین است ـ شعر هم به زبان همان وقت می گفت ـ ازوست ـ منه ـ

میں نه کہتا تھا مزمل دے نه دل ✡ نقد ایسا رائگاں کھونا نه تھا

(ورق ۳۲۷ ب)

من هرن میرا مزمل رم گیـــا ✡ دشمنوں کے من کی چیتی هوگئی

ممتاز ممتاز تخلص، حافظ غلام نبی خان، استاد زادهٔ نواب عمادالملک مرحوم، از کلام اوست ـ

میں اپنے دل کے صدقے اورا پنی چاه کے صدقے
ملایا جس نے تجھ سا یار اس الله کے صدقے

مفتون مفتون تخلص، بدرالدین نام، به پیشهٔ بزازی معاش بسر می برد ـ شوق کیمیا گری نهایت در خاطرش جا گرفته ـ شاگرد میر فرزند علی موزون گاه گاهے غزل ریخته می گوید ـ ازوست

خورشید جو نکلا هے اس وقت یه لرزاں هو
گوتھے په کھڑا شاید وه ماه لقا هوگا

مسیح مسیح تخلص، میاں براتی، اصلش از کشمیر جنت نظیر است ـ جوانے ست مودب، تجارت پیشه ـ ازوست ـ

شاید که موے زلف کا شانه تھا دست غیر
بے ڈھب رها تھا جی کو مرے پیچ و تاب رات
یه آخر دل هے انساں کا نه ساغر هے نه شیشه هے
کہاں پاؤگے پھر کیوں خاک میں اس کو ملاتے هو

منور منور تخلص، میر منور علی، احوال او معلوم مولف این نسخه نیست ـ ازوست ـ

بس که عالم هے ناتوانی کا ✡ عیش جانا رها جوانی کا

Marfat.com

ملول ملال تخلص ، شاه شرف‌الدین ، درویشے ست صاحب معرفت ، سخنش نمکین است ـ

جدائی نے تری یاں تک همیں ملول کیا ✡ که زندگی کے عوض مرگ کو قبول کیا

محشر محشر تخلص ، میرزا علی نقی ، بزرگانش اهل خطه بودند ، خود در لکهنؤ تولد یافته ـ شعر فارسی و ریخته هر دو می گفت ـ شاگرد خواجه میر درد صاحب مرحوم ـ زبانے و بیانے خوبے داشت ـ کسے را کشته بود ـ عوض آں به قصاص رساندند ـ منه ـ

جاں منتظر هے آنکهوں میں وقت رحیل هے
جلدی پهنچ که تیرے هی آنے کی ڈهیل هے
دور میں اس چشم کے گردوں کو آسایش نهیں
کس گهڑی کس دهوم‌نی فتنے کی فرمایش نهیں [؟]
گفتگو [1] اردو زباں کی هم سے کوئی جاے سیکھ
کیا هوا دهلی میں محشر اپنی پیدایش نهیں

منور منور تخلص ، از متقدمین است ـ نام و نشانش معلوم نیست ـ از کلام اوست ـ

اے میاں دل مرا زنهار نه بیزار کرو ✡ غم‌کا مارا هوں محبت سے ذرا پیار کرو

مظفر مظفر تخلص ، میر حسن علی ، معلوم نیست که کیست ـ یک شعر ازو بهم رسیده ، نگاشته می شود ـ ازوست ـ

جاں کاه هے اے جان سراسر تپش دل
کیا کیجیے هو رفع یه کیوں کر تپش دل

موزوں موزوں تخلص ، نواب رحیم علی خاں بهادر ، ناظم برهان پور ،

(۱) مخ میں ،،اڑدو،، هی

Marfat.com

از امرائے ہفت ہزاری بہـــادر شاہ بادشاہ غازی بود ۔ اشعار ریختہ موزوں می کرد ۔ از طبع زاد اوست ۔

موزوں نے راہ عشق میں اب پھر قدم دھرا
اے مصلحت سے دور نہ جانے کہ کیا کرے

مخلص | مخلص تخلص، میرزا محمد حسین، باشندۂ دھلی، ایں شعر ازوست ۔

سرخ دستار ھے اس شوخ کے سر پر یارو
باندھنو باندھ کے کچھ اور نہ بہتاں کے کرو (ورق۳۲۸ ب)

مخلص مخلص تخلص، سید اکبرآبادی، میر باقر نام، شاعر عہد فردوس آرام گاہ، شاگرد مصطفے خاں یکرنگ، ازوست ۔ منہ .

میں تو بندہ ھوں ترے جور و جفا کا لیکن
سخت دھڑکا ھے مجھے اس دل سودائی کا

مجبور مجبور تخلص، میاں حق رسا، شاگرد میاں نصیر، باشندۂ دارالخلافہ ۔ ازوست ۔

شب خوشی سے پاؤں پھیلا گھر میں سویا کیے (کذا)
ھم پس دیوار بیٹھے صبح تک رویا کیے
ھے غنچہ دھن جن کو سدا یاد تمھـــاری
کس منہ سے کرے آہ وہ فریاد تمھـــاری
بے قراری میں خجالت جس سے ھے سیماب کو
تاب دے یارب کہیں تو اس دل بے تاب کو
شرم سے جاکر چھپے یاقوت جس کی کان میں
ان لبوں سے دوں بھلا تشبیہ دوں میں عناب کو
..... خاک ساری قطع کی ھے جامہ وا
مارتے ھیں پشم پر وہ مخمل و کمخاب کو
اس ذقن کی یاد میں مجبور ھے یہ حال دل
ھے سدا جس طرح گردش آب میں گرداب میں

Marfat.com

محشر | محشر تخلص، نامش اکرام‌الله، شخصے بود از قصبهٔ بداؤں، که از محالات پورب است۔ از ذات و صفاتش اطلاع نیست۔ ازوست۔

تھمے ھے نالے سے گر یک نفس زباں میری
بہے ھے پھوٹ کے یہ چشم خوں فشاں میری
جدھر کو لے اڑے دل کی تپش کروں پرواز
نہیں ھے برق صفت ھاتھ میں عنـــاں میری

بیاں میں زلف کے از بس کیا کیا محشر (کذا)
قلم کی طرح سیہ ھوگئی زباں میری (ورق۳۲۹الف)

منتظر منتظر تخلص، شیخ امام‌الدین، ساکن مستقرالخلافه اکبرآباد، معاش به ساختن روشنـائی می برد۔ شوق شعر گفتن دامن گیر حالش گشته، کلامش دل چسپ است۔ ازوست۔ منه۔

جس گھڑی یار گلستاں کی طرف جاتا ھے
ھاتھ ھر گل کا گریباں کی طرف جاتا ھے
اس دیدهٔ خوں بار سے اب ھجر میں تیرے
کچھ گل سے کھلے گوشهٔ داماں سے تیرے

محترم محترم تخلص، خواجه محترم علی خاں، عمده زاده بود۔ در عظیم‌آباد بود۔ شاگرد گھسیٹا عشق، که سبقاً ذکر ایشاں در گزشت۔ کلامش دل چسپ است۔ از کلام اوست۔

ھائے ھم سیر کو کہاں جائیں ✲ یار بن سونی ھیں سبھی جائیں
خانـــهٔ چشم میں نہیں رھتے ✲ طفل اشکوں کو کیوں کہ بہلائیں
مشفقوں نے مرے کہا اس سے ✲ محترم کو کہو تو یاں لائیں
لگے کہنے کہ شرط کر لو تم ✲ ھم جو مجلس میں اپنی بلوائیں
رو نہ دیوے کہ جس کے رونے سے ✲ ساری مجلس کے چھچھے جاویں

Marfat.com

قطعہ

اے محترم اتنی اشک باری ۔ کھل جاے ھے ابر بھی برس کر
رونا ھے ترا یہ کیا کہ جس سے ۔ بدنام ھوا میں اب تو بس کر
سو بار گر لبوں پر آ میری جان پہنچے
تو بھی نہ دیکھنے کو وہ بدگمان پہنچے
پیغام اب جنوں کے آنے لگے ھیں مجھ تک
شاید بہار کے دن نزدیک آن پہنچے (ورق ۳۲۹ ب)
جو دل سے گرے اھل دلوں کے وہ کدھر کا
دنیا کا نہ دیں کا نہ ادھر کا نہ ادھر کا

مرزا مرزا تخلص، جوانے ست، مودب همشیر زادۂ میرزا محمد خاں، ذوق شعر گوئی در دلش متمکن۔ شاگرد ترسم بیگ شاکر۔ ازوست۔ منہ۔

اگر زلف دراز یار میں ھیں صد گرہ مرزا
دل صد چاک ھم بھی یاں بسان شانہ رکھتے ھیں

... ... تخلص، حکیم میر ماشاء اللہ خاں، والد میر انشاء اللہ خاں، کمالات طبی وغیرہ اش مشہور آفاق۔ محتاج شرح و بسط نیست۔ در بدیہہ گوئی ید طولی داشت۔ از چندے بہ رحمت حق پیوستہ۔ خدایش بیامرزاد۔ ازوست۔ منہ۔

خدا کرے کہ مرا مجھ سا مہرباں نہ پھرے
پھرے جہاں تو پھرے پر وہ جان جاں نہ پھرے
کافر ھو سوا تیرے کرے چاہ کسو کی ۔ صورت نہ دکھاوے مجھے اللہ کسو کی

مقبول مقبول تخلص، میاں مقبول نبی، متوطن دار الخلافہ ... پسر انعام اللہ خان یقین، شاگرد ثناء اللہ خاں فریق است۔ ازوست۔

جلوہ ھمیں سو بار دکھاوے شب مہتاب
بن یار کب آنکھوں میں خوش آوے شب مہتاب

Marfat.com

دل گرفتاری کو اس زلف کی کب چاهے تها
عشق نے ڈالی هے یه پاؤں میں زنجیر به زور
اس نے تو قتل هی کا حکم کیا تها مقبول
عفو کروائی هے هم نے تری تقصیر به زور

... تخلص، صغر علی (کذا) ولد حکیم کبیر علی سنبهلی، قوم شیخ انصاری باشندهٔ لکهنؤ، (ورق ۳۳۰ الف) شاگرد قلندر بخش جرأت، جوان قابل و عقل مند ـ تحصیل علم طب وغیره از والد خود نموده ـ به سبب موزونی طبع شعر ریخته موزون می کند ـ در شعر گوئی تتبع میرزا رفیع السودا مرکوز است ـ اکثر غزلیات طولانی گفته ـ مثنوی در جواب میر حسن مرحوم تصنیف ساخته ـ چناں چه به نظر مولف نیز رسیده ـ اگرچه رنگین و دل چسپ موزون نموده، لیکن د(ر) مثنوی میر موصوف و ایں مثنوی فرق بسیار است ـ از نتائج طبع اوست ـ منه ـ

کیوں تو نے وا کیا تها بند قبا چمن میں
اڑتی پهرے هے بلبل گل سے خفا چمن میں
کیا صدف هوں میں جو رکهوں هر گهڑی گوهر به دست
جوهر شمشیر هوں رهتا هوں نت خنجر به دست
اپنی صیادی په وه صیاد کیا نازاں هے واه
آ گیا هے اک جو مجهه سا طائر بے پر به دست
گو مثل گرد باد هو گردش نصیب میں
پر هے دماغ عرش په اس خاک سار کا
حسن چشم آه یه کس گل کا مجهے بهاتا هے
خواب میں تختهٔ نرگس هی نظر آتا هے
تحفهٔ لخت جگر اشک مرا اے هم دم
دم به دم گوشهٔ دامن کو لیے جاتا هے

Marfat.com

مہروش یہ ترے گیسو سیہ کے نیچے
خال مشکیں مجھے اس طرح نظر آتا ہے
جس طرح وقت سحر موسم سرما میں غزال
شاخ سنبل کے تلے دھوپ کھڑا کھاتا ہے

مجید مجید تخلص، مجید الدین خاں، فرزند رشید معین الدین خاں، که خدمت (ورق ۳۳۰ ب) مفتی گری دارالخلافه به ذات ایشاں تعلق دارد۔ جوانے مودب و ذی‌هوش و موزوں طبع است۔ اصلش از خطهٔ کشمیر جنت نظیر، خود تولد شاه جهاں آباد شده۔ اشعارش دلچسپ است۔ ازوست۔ منه۔

واله اس کی تھی کہیں بلبل، کہیں پروانه تھا
کیا چمن، کیا انجمن، جلوه کہاں اس کا نه تھا
چھوڑ عیش و غم مجید اب یار آگے چل دیے
یه جہاں عشرت کده تھا یا که ماتم خانه تھا

منور منور تخلص، نامش معلوم نیست۔ از شاعران قدیم است۔ ازوست۔ منــــه۔

اے میاں دل مرا بیزار نه زنہار کرو ۔ غم کا مارا ہوں محبت سے ذرا پیار کرو

ممتاز ممتاز تخلص، شاعرے بود از دورهٔ سابقین۔ نامش مفہوم نه گشته۔ ایں فرد ازوست۔

گریه تر رکھیو میری آنکھوں کو ۔ یار کا آب دار خانه ہے

... ... تخلص، شخصے بود باشندهٔ دارالخلافه، اسمش معلوم نه گردید۔ اشعار خوب می گوید۔ ازوست۔

رات کیا گزرے گی ساقی جو مئے خوش به نہیں
نیند کب آوے مجھے جب تک بغل میں تو نہیں

مبین مبین تخلص، شاعر قدیمی بود۔ ازوست۔ منه۔

Marfat.com

عرس کا مجنوں کے لیلی نے کیا سامان ہے
وحشیو تم بھی چلو زیارت کرو بیٹھے ہو کیا

مشرقی مشرقی تخلص، سیل چند نام، ساکن قصبۂ ڈاسنہ، اشعار فارسی هر دو می گوید (کذا) ازوست۔

لہرانے جب کہ رخ پہ لگی زلف یار کی
دونوں طرف سے آی صدا مارا مار کی (ورق۳۳۱الف)

مرحوم مرحوم تخلص، حکیم میر علی، از سادات ضلع سہارن پور است۔ اشعار ریختہ می گفت۔ ازوست۔

گل اگر ذرا دیکھے میرے چاک داماں کو
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اپنے وہ گریباں کو

مشہور مشہور تخلص، از نام و نشانش به مولف اطلاع نیست۔ چند شعر به دست آمد۔ ثبت می گردد۔ ازوست۔

ترے گورے سے منہ پر داغ چیچک یوں چمکتے ہیں
کہ جیسے چاندنی میں مہ جبیں تارے چمکتے ہیں

خوشی سے کیوں نہ اے مشہور اب بغلیں بجائیں ہم
ملے گا یار ہم سے آج پھر بازو پھڑکتے ہیں

مخلص مخلص تخلص، مخلص علی خاں، از عمدہ زادہ هاے مرشد آباد۔ مدتے شد کہ ازیں جہان فانی رحلت کردہ، خدایش بیامرزاد۔ ازوست۔

بہت اپنوں پہ تو کرتا ہے جفا کہتے ہیں
بے وفا لوگ تجھے دیکھ یہ کیا کہتے ہیں

دل مست ہے ناصح، تری تدبیر ہے نازک
دیوانہ زبردست ہے، زنجیر ہے نازک

کیوں عبث میں علاج داغ کروں ✡ خانۂ دل کو بے چراغ کروں

Marfat.com

روتے روتے جو کبھی ہوش میں آ جاتا ہوں
شرم سے اپنے میں جینے کی موا جاتا ہوں

مہدی مہدی تخلص، نامش معلوم نیست۔ ساکن سرکار مراد آباد، ازوست۔

جو کوئی کہ بار غم ہجران اٹھائے
کیوں مرگ کا وہ جان پہ احسان اٹھائے
ہو دور سیہ بختی عشاق وہ کافر
چہرے سے اگر زلف پریشان اٹھائے
بیٹھی ہیں مرے جی میں زبس چاہ کی باتیں
تب ناز تمہارے بہ دل و جان اٹھائے (ورق ۳۳۱ ب)
پھر خندۂ بے جا نہ کرے رو بہ رو اس کے
گلشن میں اگر گل کے صبا کان اٹھائے

مہاراج مہاراج تخلص، راجہ ہلاس رائے نام، قوم کایتھ. از عمدہ معاشان سرکار بریلی۔ دیوان حافظ الملک مرحوم حافظ رحمت خاں، شخصے صاحب سلوک و دیوان ریختہ از طبع زاد مرتب نمودہ، از تصانیف اوست، منہ۔

آرام کا ہے کون سا اسباب فلک پر
عیسیٰ کو بھی آئی نہ کبھو خواب فلک پر
مکھڑے کو جو دیکھا ہے کبھو رات کو تیرے
رہتا ہے کھلا دیدۂ مہتاب فلک پر

محب محب تخلص، میر محمد علی نام. سیدے ست از چند سال بہ طرف دکن رفتہ۔ اکثر مرثیہ می گوید۔ گاہے شعر ہم موزوں می کند۔ ازوست۔

اس کے عارض یوں عرق سے تھے سحر بھیگے ہوئے
جس طرح شبنم سے ہوں گل برگ تر بھیگے ہوئے
ہے مژہ نم اشک سے پہنچے گی کب تجھ تک نگاہ
مانع پرواز ہیں طائر کے پر بھیگے ہوئے

Marfat.com

ملال ملال تخلص، درویشے بود در قصبهٔ پلول، شاگرد مرزا جان جاناں مظهر علیه الرحمه ـ از تصانیف اوست ـ

موسم گل میں عبث مت قید اے صیاد کر
ذبح کرنا ھے تو کر ورنہ کہیں آزاد کر

موزوں موزوں تخلص، سید است ساکن دارالخلافه، شاعر قدیمی است ـ اشعار ریخته موافق روز مرهٔ زبان سابق موزوں می کرد ـ ازوست ـ (ورق ۳۳۲ الف)

اگرچه خوش کمر موزوں بہت ھیں ✡ فدا ھے جی مرا اس مومیاں پر

منشی منشی تخلص، مول چند، قوم کایتھ، شاگرد رشید میاں نصیر ـ جوانے مودب و با حیا و طرز شعر گوئیش بسیار دل چسپ است ـ ازوست ـ منه ـ

آینه میں یه ترا عکس رخ گل نار ھے
یا لگی پانی میں آگ اے غیرت گل زار ھے

بے طرح اپنے مقابل ابر دریا بار ھے
ھم کو چشم مردمی اب تجھ سے چشم زار ھے

دعوی تخت سلیمانی کریں کیوں کر نه ھم
آج تو اپنی بغل میں وہ پری رخسار ھے

غیر سے ابرو کے ھوتے ھیں اشارے بے طرح
کوئی دم میں سوجھتی چلتی یہاں تلوار ھے

تو ھے شاہ کشور خوبی و حسن دل بری
ماہ تابنده ترا داغی غلام اے یار ھے

پڑھ نماز آکر جو کچھ ڈر ھے خدائے پاک کا
ھے جنازہ تیرے ھی یه عاشق غم ناک کا

وہ صنم آج کل آتا ھے یہاں کہتے ھیں
یا خدا سچ ھو جو پیغام براں کہتے ھیں

Marfat.com

ماہ روکش ترے اے طفل فرنگی کیا ہو
اس سے گورا ہے تو سب پیرو جواں کہتے ہیں
مرض عشق سے ہم کو نہیں آزار کچھ اور
سب غلط ہے جو اطبـــائے زماں کہتے ہیں
اگر وہ خواہش جان و دل دیوانہ رکھتے ہیں
تو کہہ دو ان سے ہم بھی ہمت مردانہ رکھتے ہیں
یہ عجب دور ہے یک جام ہوا جن کے نصیب
آج وہ آپ کو جمشید زماں کہتے ہیں
آہ قمری کو جو ہے سرو ستایا تونے (ورق ۳۳۲ ب)
راستی یوں ہے کہ کچھ پھل بھی نہ پایا تونے
درج معنی دھن ہمارا ہے ٭ ساک گوہر سخن ہمارا ہے

وقت رخصت کیا بیاں کیجے جو کچھ حالت ہوئی
تم ادھر رخصت ہوئے اور جاں ادھر رخصت ہوئی
دل تجھ کو دیجے زلف گرہ گیر کس لیے
ہاتھ اپنے کیجے پاؤں میں زنجیر کس لیے
روک مژگاں سے نہ دل دیدۂ تر کا پانی
پینا نقصان رکھے شام و سحر کا پانی
جام جمشید کہاں کاسۂ فغفور کہـــاں
مے کشاں جانیے کل دور یہاں کس کا ہے
خواہش نہیں کہ ہاتھ مرے سیم و زر لگے
یہ آرزو ہے سینے سے وہ سیم بر لگے
دریا میں داغ اس دل سوزاں کا دھوؤں جب
تو کیا عجب کہ آب میں آتش اگر لگے
اس خال لب سے دیکھ نہ ہو بے ادب دلا
ایسا نہ ہو کہ خالصی تیرا یہ گھر لگے

Marfat.com

سنتا نہیں ہزار کی جو ایک بات ہے
پھونکا ہے کچھ صبا نے مگر گل کے کان میں

اس سیم تن کے رخ کی جو دیکھے بہار حسن
لا لا کے زر کے خوان کرے گل نثار حسن

ہم بھی تو شہریار ہیں اقلیم عشق کے
منشی اگر وہ یار ہے شاہ دیار حسن

دوپٹے کی نظر اس سنگ دل کے جب کہ گوٹ آئی
تو در پردہ دل نازک پر اپنے ایک چوٹ آئی

محسنی محسنی تخلص، حکیم محمد بخش، ساکن اطراف صوبۂ سہارن پور، که از مضافات دارالخلافه طرف شمال واقع است ـ در فن طبابت بسیار ماهر ـ به شعر گوئی نیز سرے دارد ـ یک مطلع (ورق ۳۳۳ الف) از تصانیفش به سمع رسیده، مرقوم می گردد، ازوست ـ

محسنی تیز پری محفل جاناں میں نہ کر
جسم بے جاں کو اڑاتے نہیں تصویر کے پر

محو محو تخلص، میرحسین علی، متوطن مستقرالخلافۂ اکبرآباد ـ خدمت قضاے شهر مذکور ارثاً به ذات ایشان است ـ شعر برجسته می گوید ـ یک مطلع از تصانیفش بهم رسیده، ثبت می شود ـ منه ـ

دل مرا یوں صف مژگاں کی طرف جاتا ہے
جس طرح شیر نیستاں کی طرف جاتا ہے

مسرت مسرت تخلص، قوم کایتھ، (از) شاگردان میاں نصیر است ـ ازوست ـ

کھلی واں زلف کیا چہرے پہ یارو بھر نظر دیکھو
کہ رات آئی ہے پابوسی کو مہ کی دوڑ کر دیکھو
ہوا ہے پاٹ دریا کا مرا ہر تختۂ دامن
عجب صورت سے طوفاں خیز ہے یہ چشم تر دیکھو

Marfat.com

عرق کے ھیں نہیں قطرے نمایاں اس کے کاکل میں
چمکتے ھیں شب یلدا میں اختر سربہ سر دیکھو

مفتون

مفتون تخلص، نامش موتی رام پنڈت، نوجوانے ست از ھنودان کشمیر ـ اشعار فارسی و ریختہ ھر دو می گوید ـ شاگرد میر قمرالدین منت و از میر ممنون نیز استفادہ کردہ ـ سلیقۂ شعر گوئی بسیار مرغوب دارد ـ اتفاقات تخلل کلی در سامعۂ او بہم رسیدہ ـ کہ ھر دو گوشش قوت شنوائی مطلق نہ دارد ـ در غزل فارسی تخلص دیگر قرار دادہ ـ ایں چند بیت از تصانیف اوست ـ منہ ـ (ورق ۳۳۳ ب)

ازل کے دن جو صانع نے طلسم آسماں باندھا
غزل خوانی کو سدرہ پر ھمارا آشیاں باندھا
نہ میں سمجھا تھا یہ آشفتگی ھووے گی آخر کو
جو اس دل کو تمہاری زلف میں اے گل‌رخاں باندھا
ارادہ ھے مگر تاراج ملک جان ویراں کا
کہ رخش ناز پرزیں تم نے اے غارت گراں باندھا
وہ یار بے وفا آوے گا یا میری تسلی کو
دروغ مصلحت آمیز تم نے قاصداں باندھا
اگر نقاش بزم ساقیان ماہ رو کھینچے
کہو اس تشنہ لب مخمور کو بھی دو بہ دو کھینچے
نہیں وہ زخم دل اور چاک پہلو ھم غریبوں کا
جو بار مرھم کافور اور ناز رفو کھینچے
ابھی یخ بستہ ھو خورشید کا یہ چشمۂ آتش
جو زاھد ایک ایسی ٹھنڈی ٹھنڈی اور ھو کھینچے

مجرم : مجرم تخلص، شیخ رحمت اللہ، از سکنۂ اکبرآباد ست ـ بہ حرفۂ .... روزگار بسر می برد ـ مزاح دوست، و مطایبہ پسند و شوخ طبع ـ

Marfat.com

کلامش رنگین ست۔ دریں ولا ترک روزگار نمودہ ، بہ حلقۂ درویشاں درآمدہ مرید میر محمدی بیدار است۔ ازوست۔

مجھ سے مقابلہ ہو تو شرماوے آفتاب
تو ہووے رو بہ رو تو سرک جاوے آفتاب

مشغول ہو تو گنجفہ بازی میں جس گھڑی
سر اپنا پہلے نذر تری لاوے آفتاب

رات کرتے تھے ترے کوچے میں فریاد کئی
کشتـــۂ ناز کئی زخمی بیداد کئی

سن کے بیان بزم میں اس مہ دل نواز کا
رشک سے جل اٹھا جگر شمع زباں دراز کا

تیرا ہی نام ساقی عاشق مخمور کی تسبیح
یہ پڑھتا ہے پر اگر دانۂ انگور کی تسبیح [؟] (ورق ۳۳٤ الف)

دل افگار دیا دیدۂ خوں بار دیا ✡ چرخ ناساز نے کیا کیا مجھے آزار دیا

بھول کر زاہد نہ ہرگز قصد بیت اللہ کر
ہوسکے تو اس بت کافر کے دل میں راہ کر

قاصد بتا کہ اس مہ تاباں نے کیا کہا ✡ ... حق میں مہر درخشاں نے کیا کہا

جو مانگوں مے دے تو جام خالی سوال دیگر جواب دیگر
تری ہے ساقی ادا نرالی سوال دیگر جواب دیگر

کیوں کہ مایوس نہ ہو یہ دل بیمار اپنا ✡ نہ گیا ہاتھ مسیحا سے یہ آزار اپنا

اشک ژالے کی نمط دیدۂ تر سے برسے
آہ کی برق جو چمکی تو شرر سے برسے

مزرع دل کو نہیں کچھ تری پروا اے ابر
کہ نہ برسے تو نہ برسے جو تو برسے برسے

غنچے کو نے حواس تھے نے گل کو ہوش تھا
کل یار باغ میں جو تبسم فروش تھا

Marfat.com

دیکھا جہاں کو خوب کہ رنگیں چمن ہے ایک
سب گل رخوں میں پر وہ مرا گل بدن ہے ایک
ہے تصور یار کا پھر دل کے کاشانے میں آج
صورت بستی نظر آتی ہے ویرانے میں آج
لخت دل اشک میں بے باک چلے آتے ہیں
جس طرح بحر میں پیراک چلے آتے ہیں
میں ہوں وہ مجروح شمشیر نگاہ آتشیں
جائے خوں نکلے ہے زخم دل سے آہ آتشیں
میں کہاں اور عشق کی منزل کا طے کرنا کہاں
پائے چوبیں قطع کرسکتا ہے راہ آتشیں
سر زمین عشق یارب معدن گوگرد ہے
ہر قدم میں جس کے پوشیدہ ہے چاہ آتشیں (ورق ۳۳٤ ب)
غرض اپنی کے آشنا ہو تم ٭ مطلب اے جان بے وفا ہو تم

مغموم مغموم تخلص، میر مشیت علی، شاگرد حافظ میر عزت اللہ عشق، ازوست۔

خیال چشم مے گوں میں قدم مستانہ رکھتے ہیں
دوانے ہیں ہمارا نام جو دیوانہ رکھتے ہیں

• • • • • • تخلص، موہن لال جوانے شاگرد میاں نصیر۔ ازوست۔

چمن میں کس کی یہ آنکھوں نے جال مارا ہے
ہر ایک دستۂ نرگس . . . . . ہے
غرق کیا چاہ ذقن میں یہ دل بے تاب ہے
زلف ہے اس کی رسن دل صورت دولاب ہے
یہی ہے کام آنکھوں کا پھڑکنا اور رو لینا
غضب ہے ناچتے بھی جانا اور موتی پرو لینا

Marfat.com

گریہ میری خبر آبلـــہ پائی اڑتی
منہ پہ ہر خار بیاباں کے ہوائی اڑتی
ہو کے . . . . اڑا رات یہ دل آہ کے ساتھ
. . . . . اک روے ہوا پر نظر آئی اڑتی

مست ناز تو ہے واں غم ہے . . . یاں
واں ہے بادۂ گل رنگ اشک ارغوانی یاں
سلطنت جنوں کی یہ جب سے ہاتھ آئی ہے
گرد باد صحرا ہے چتر خسر وانی یاں
واں اشارۂ ابرو مطلع ہـــلالی ہے
ہے یہ آہ کا مصرع مقطع فغانی یاں
کہیں آیا ہے دلا آج قد یار نظر
کچھ قیامت کے سے آتے ہیں جو آثار نظر
جب کہ گلشن میں وہ گل کرکے نظر پھرتا ہے
چشم بلبل پہ خزاں کا سا اثر پھرتا ہے
شوق پیک یار نے سب سے کیا تنہا مجھے
ہو گیا بال کبوتر اب پر عنقا مجھے (ورق ۳۳۵ الف)

مسیح مسیح تخلص، مسیح اللہ خاں، از احوالش اطلاع نیست۔ یک مطلع ازو بہم رسیدہ، ثبت می نماید۔ ازوست۔ منہ۔

خالی ظہور اس کے سے کوئی مکاں نہیں ٭ وہ یار سب جگہ ہے بتاؤ کہاں نہیں

کیجے تو کیجیے کسی کامل سے اختلاط
ہے ورنہ خوب اپنے سے ہر دل سے اختلاط

مسکین مسکین تخلص، کلو بیگ نام، قوم مغل، در فن سپاہ گری ماہر، از سکنائے دارالخلافہ است۔ مدتے شد کہ ترک تعلقات کردہ، بہ گوشۂ قناعت می گزراند۔ ازوست۔

Marfat.com

اشک کہتے ہیں ... سے دور ہو آئے ہیں ہم
دار پر مژگاں کی چڑھ منصور ہو آئے ہیں ہم

مظفر | مظفر تخلص، سید مظفر علی خاں، فرزند سید قلندر علی خاں بہادر، شاگرد میر نظام الدین ممنون۔ جوانے ست بسیار خلیق و مودب و یار باش و پرهنر و عقل مند۔ از طبع زاد اوست۔

کب سوے چشم اپنے دل سے لہو نہ آیا
پروا نہیں جو مے کا جام و سبو نہ آیا
گردن میں کس کی خم ہے وہ سیم فام ساعد
یاں طوق آہنی سے باہر گلو نہ آیا
اے قدسیو بجا ہے کب تک یہ لاف تقوی
جب تک وہ دشمن دیں ٹک رو بہ رو نہ آیا
تجھ کو ہی پوچھتا تھا کل نزع میں جو مضطر
آیا بہت ہی رونا ہم کو جو تو نہ آیا

میرن | میرن تخلص، میر عسکر علی، شاگرد ثناءاللہ خان فراق، متوطن دہلی است۔ با راقم هم آشنائی دارد۔ ازوست۔ منہ۔ (ورق ۳۳۵ ب)

نہ آیا نظر جو پیارا ہمیں ستانے لگا دل ہمارا ہمیں

ردیف حرف النون

نظام | نظام تخلص، نواب عماد الملک غازی الدین خاں مرحوم۔ امارت خاندانش و ثروت و منصب وزارتش از غایت ایضاح محتاج به طول کلام نیست۔ در قابلیت و سخن وری و نکته دانی و شاعری یکتائے عصر بود۔ قدرت تامه بر هر زبان داشت۔ چناں چه اکثر اشعار در زبان عربی و فارسی و ترکی و هندی وغیره به فصاحت گفته است۔ سخن دان سخن آفریں گفتنش بجا ست، تعریف تصانیفش نمودن سزاست۔ و قدردان اهل این فن بود۔ از کلام با انتظام اوست۔ منہ۔

Marfat.com

بس اب اس سے مت زیادہ ہمیں داد خواہ کیجو
تمہیں اپنی ہی قسم ہے ٹک ادھر نگاہ کیجو

بے چین جو رکھتی ہے تمہیں چاہ کسو کی ✡ شاید کہ ہوئی کارگر اب آہ کسو کی
زلف کا کھولنا بہانا تھا ✡ مدعا ہم سے منہ چھپانا تھا

دل گرمی نگاہ سے بے تاب ہو گیا
جب تک اسے میں تھاموں جگر آب ہو گیا

منقل سینہ میں اب آگ نکلتی ہے دیکھ
تپش دل سے مری جان نکلتی ہے دیکھ

وہ نگاہ گرم و چشم نیم خواب نرگسی
دل کونت رکھتی ہے ہم چشم کباب نرگسی

گر شمع صفت آہ کرے مشتعل آتش
جوں پھلجھڑی اشکوں میں گرے ہوکے دل آتش (ورق ٣٣٦ الف)

پھر چمن میں کون اس خوبی سے مست ناز ہے
جلوۂ گل جس کے آگے فرش پا انداز ہے

اللہ ری تیری گرمی طینت کہ دل سر شک
پہلی تپش میں روکش سیماب ہو گیا

سیاہی مو کی گئی دل کی آرزو نہ گئی
ہمارے جامۂ کہنہ سے مے کی بو نہ گئی

پونچھیں نہ کبھی اشک یہ مغرور کسی کے
ہو جائیں اگر چشم میں ناسور کسی کے

آیا نہ کبھی خواب میں بھی وصل میسر
کیا جانیے کس ساعت یہ آنکھ لگی تھی

نظر کا اپنی سر رہ گزار باندھ دیا
ترے تو رونے نے اے دیدہ تار باندھ دیا

Marfat.com

کمر تو ایک سر مو نہیں جو آئی نظر
سخن وروں نے یہ مضموں ہزار باندھ دیا
ہوا ہے اے ستم گر اس قدر تو مجھ سے رو گرداں
کہ ہو کر سامنے میرے تری تصویر پھر جاوے
بے مہر سے چاہ پوچھنا کیا ۔ گم راہ سے راہ پوچھنا کیا
نگہ اس شوخ کی گر بحر میں ہو شست انداز
حلق ماہی میں تیقن ہے کہ خوں ریز ہو آب
میں نے بدلا نہیں دل شرط وفا سے ہرگز
نگہ یار تو کیوں رنگ بدلتی ہے دیکھ

نعمت نعمت تخلص ، نعمت اللہ . متوطن سکندر آباد ۔ جو ان خوش گو بود ۔ در عین شباب ازیں سرائے ناپائے دار رحلت کرد ۔ خدایش بیامرزاد ۔ ازوست ۔ منہ ۔

آنا عدم سے ہم کو تو ہرگز نہ زیب تھا
اے ہستی خراب یہ تیرا فریب تھا
غیروں کے ساتھ وہ کچھ تعظیم اور مدارا
اور ہم سے یہ رکھائی ، یہ عار ، یہ کنارا (ورق ۲۳۶ ب)

نسیم نسیم تخلص ، راجہ کدار ناتھ ، نبیرۂ راجہ رام ناتھ ، جوان خلیق و مودب و باحیا و مروت ۔ علاقۂ خدمت پیش کاری نظارت حضور والا ارتباط متعلق بہ ذات اوست ۔ آباو اجداد ایشاں بہ سبب تقرب بادشاہی بہ عہدگی بسر می بردند ۔ از خوش فکری اوست ۔

وہ جو بازار محبت میں دکاں رکھتے ہیں
دل میں کب وسوسۂ سود و زیاں رکھتے ہیں
برق لے کیوں کہ نہ تعلیم اشارت ہر دم
گرمی حسن غضب شعلہ رخاں رکھتے ہیں

Marfat.com

شب اپنی بزم میں وہ مختلط غیروں سے تھے ....
یکایک مجھ کو واں بیٹھا جو دیکھا وہیں گھبرائے
کہا میں نے کہ بس صاحب کے بھی قول و قسم دیکھے
یہ سن کر چپ ہوئے اور سوچ کر کچھ دل میں شرمائے
قتل ہاتھوں سے ترے عاشق رنجور ہوا
درد سر روز کا تھا خوب ہوا دور ہوا

نثار نثار تخلص، میر عبدالرسول، شاعرے بود ہم عصر میر و مرزا ۔ اصلش از اکبرآباد ۔ شعر دل چسپ و شیریں می گفت ۔ مدتے شد کہ ازیں سپنجی سرائے رحلت کرد ۔ خدایش بیامرزاد ۔

ہاتھ سے ان جامہ زیبوں کے نکل جائیں گے ہم
یہ گریباں دامن صحرا کو دکھلائیں گے ہم
ماہ رو کی جو مہربانی ہے ✡ یہ مدد ہم پر آسمانی ہے
اس کے رخسار دیکھ جیتا ہوں ✡ عارضی میری زندگانی ہے
اس بلبل اسیر کو کیا گل سے راہ و رسم ✡ جو زیر دام منت صیاد ہے ترے
ٹک دیکھ تو چمن کا کیسا ہے ڈھنگ تجھ بن
منہ سے اڑا ہے گل کے گلشن میں رنگ تجھ بن (ورق ۱۳۳۷الف)
ہر سمت صد تمنا پڑیں ہیں خاک و خوں میں (کذا)
ہے صحن خانہ میرا میدانِ جنگ تجھ بن
ہے جی کی تو یہ خواہش یک دم نہ جدا رکھیے
اے جان تجھے اپنی چھاتی سے لگا رکھیے
نرگس کی مگر تجھ سے کہیں آنکھ لڑی تھی
گلشن میں جو دیکھا تو وہ بیمار کھڑی تھی
پھر بزم میں بتاں میں وہ آتا نظر آتا ہے (کذا)
دل ہاتھ سے پھر اپنے جاتا نظر آتا ہے

Marfat.com

جب حرف محبت کے باهم سے گئے گزرے
هم تم سے گئے گزرے تم هم سے گئے گزرے

تم انجمن میں رات عجب آن سے گئے ٭ بسمل کئی پڑے هیں کئی جان سے گئے

لب سے ملاے لب ترے کیا جی کسی کو هے
ساغر کہے هے جان یه قدرت مجھی کو هے

دل پر خیال زلف ستم گار کی شکست
یوں هے که جیسے گنج پہ هو مار کی شکست

آج اس قد رعنا کی ادهر آمدنی هے ٭ اے سرو قیامت ترے سر آن بنی هے

کیا بلا زلف گره گیر هے سبحان الله
هاے کسی وحشی کی زنجیر سبحان الله [؟]

رات بہکی جو زباں یار کی مے نوشی میں
جو نه کہتا تھا کہا عالم بے هوشی میں

چھوڑ کے تنہا مجھے جب که وه گھر جاے گا
جان ادهر جاے گی یار ادهر جاے گا

جس انجمن میں تو هو تروار کیوں نه نکلے
دو چار لاش واں سے اے یار کیوں نه نکلے

پھسلا صفائی دیکھ کے دل اس کا کان پر
اٹکا جو آکے جی تو کہاں لے کے خال پر (کذا)

دعوی نه گل کا پیش گیا آگے یار کے
آخر گلے کا هار هوا هار هار کے (ورق ۳۲۷ ب)

نثار | نثار تخلص، محمد امان، پسر سعادت الله معمار، [illegible] علم ریاضی و هندسه ممتاز بودند۔ بلکه می گویند که بنای مسجد جامع در اطلاقه شاه جهان آباد انداختهٔ یکے از بزرگان اوست۔ خودش هم راه پدر خود در سرکار عمو صاحب و قبله نواب مجدالدوله بهرام جنگ مغفور امتیاز داشت۔

Marfat.com

بعد ازاں چندے در سرکار نواب ضابطه خاں بر کار معماری ملازم بود ـ پس ازاں از چهارده سالگی به لکهنؤ رفته، به سرکار راجه ٹکیت رائے که دیوان مختار سرکار نواب وزیر الممالک آصف الدوله مرحوم بود به فن خود به حرمت و اعزاز بسر می برد و هنوز همان جا ست ـ استفادهٔ شعر از شاه حاتم نموده و به زبان اردو اشعار ریخته به فصاحت و بلاغت می گوید ـ از کلام اوست ـ منـــه ـ

اس آئنه طلعت کی اب مجھ سے یه صورت هے
ظاهر میں صفائی هے باطن میں کدورت هے
گزرتا هی نهیں اس کے مزاج لا ابالی میں
که بیٹھوں اپنے عاشق کی کبھی آغوش خالی میں

اس ابر میں وه ساقی گل فام نه آیا ✡ کیا یار جو یاروں کے کبھو کام نه آیا

بوسے سے لعل لب کے مجرم هی رها دل (کذا)
گل قنـــد آفتابی بیمار تک نه پهنچا
اس کے پاؤں سے لگی رهتی هے دن رات حنا
خوب دنیا میں بسر کرتی هے اوقات حنا

گزرا مرے غبار سے دامن سنبهالتا ✡ کیا خاک اپنے دل کی میں حسرت نکالتا
دل دے کے تجھے عشق کا آزار خریدا ✡ غنچے کے عوض هم نے عجب خار خریدا
(ورق ۳۳۸ الف)

هم آگے هی سمجھے تھے تم گھر کو سدھاروگے
جس وقت گجر باجا ماتھا مرا ٹھنکا تھا
وه رشک ماه جوں هی چلا دل کو لوٹ کر
آنکھوں سے اشک گر پڑے تارے سے ٹوٹ کر

اے محتسب نظر کی تونے اگر سبو پر ✡ سنتا هے مر مٹیں گے هم اپنی آبرو پر
هاتھ پهیرا جونهیں اس شوخ کے رخساروں پر
دیکھ کر غیر لگا لوٹنے انگاروں پر

Marfat.com

یاں گریۂ خونیں سے ہے یہ رنگ مژہ پر
ہر اشک ہے گویا گل اورنگ مژہ پر

خوبی میں ترے حسن کی کچھ حرف تو کب ہے
لیکن یہ ذرا خط ہے تو اصلاح طلب ہے

اسے خدا نے بنایا ہے ناز کرنے کو ٭ ہمیں دیا ہے دل اس کے نیاز کرنے کو

زخمی کو محبت کے ہر طرح سے راحت ہے
گر لون تو چھڑکے تو سنگ جراحت ہے (کذا)

رنگ دکھایا جو زرد عاشق رنجور نے ٭ خوف سے تنکا لیا دانتوں میں کافور نے

مجھ میں اور ان میں سبب کیا کہ لڑائی ہوگی
یہ ادائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

دنبالـــہ دار سرمۂ چشم بتاں مجھے
کھینچے ہے ہند سے طرف اصفہاں مجھے

خنجر نہ کمر میں نہ وہ تلوار رکھے ہے
آنکھوں ہی میں چاہے ہے جسے مار رکھے ہے

دستار گلابی پہ نہیں طرۂ زر تار ٭ خورشید شفق میں وہ نمودار رکھے ہے

اس رشک سے ہم کیوں کہ نہ سر سنگ سے ماریں
آئینہ ترے حسن کی ٹوٹے ہے بہاریں

شیخی کو آفتاب کی زرہ گھٹائیے ٭ برقع اٹھا کے یار کا مکھڑا دکھائیے

(ورق ۳۳۸ ب)

ہم سے زر و سیم کی تدبیر سو کیا خاک (کذا)
دنیا میں بڑی چیز ہے اکسیر سو کیا خاک

نامے کو مرے پڑھ کے پک دے ہے زمیں پر
دیکھی رقم شوق کی تاثیر سو کیا خاک

تم تو اک دم بیٹھ مجلس میں سے کہر اٹھے رہے
گھر ہزاروں بیٹھ گئے لاکھوں کے جی جاتے رہے

Marfat.com

آئنے نے دی جو ان کو خط کے آنے کی خبر
اپنی زلفوں کی طرح کیا دل میں بل کھاتے رہے
خط کے آنے سے نہ کچھ چل سکی تدبیر اپنی
بوسہ بازی کی لگی خالصہ جاگیر اپنی
اپنے گھر میں نہیں یہ رخنۂ دیوار نثار
اپنی غفلت پہ ہنسا کرتی ہے تعمیر اپنی
گردش کا اس نگاہ کی اب طور اور ہے
اے ساکنان مے کدہ یہ دور اور ہے
صورت موافقت کی کوئی سوجھتی نہیں
صاحب کی وضع اور، مرا طور اور ہے
بندہ ہوں جاں نثار ہوں میں اس کا اے نثار
آخر جو میں ہوں، اور نہیں، اور اور ہے

نصیر نصیر تخلص، میاں کلو، اصلش از دہلی، سجادہ نشین یکے از خلفاے میر جہاں صاحب علیہ الرحمہ۔ گہ یکے از درویشانِ . . . دارالخلافۂ شاہ جہاں آباد بودند۔ شاعر شیریں کلام و بسیار نازک خیال و معنی بند است۔ طبعش بہ خیال بندی راغب۔ اظہار شاگردی میر محمدی مائل می کند و شاگردان بسیار بہم رسانیدہ۔ اکثر غزلیات سنگ لاخ بہ طور خود خوب گفتہ۔ الحق کہ در شاعری او ہیچ شک و شبہ نیست۔ خوبی کلامش از سخنانش ہویدا ست۔ منہ۔ (ورق ۳۳۹ الف)

خوف زلف یار . . . . . رات نے
کہکشاں سے لے لیا دانتوں میں تنکا رات نے
چرائی چادر مہتاب شب مے کش نے جیحوں پر
کٹورا صبح دوڑانے لگا خورشید گردوں پر
سب سے ہلاؤ ابرو، ہم سے نفاق رکھو ✡ اس دوستی کو اپنی بالاے طاق رکھو

Marfat.com

دل کا کیا مول بھلا زلف چلیپا ٹھہرے
تیری کچھ گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھہرے
جنبش لب یہ قیامت ہے کہ جی اٹھے ہم
قامت اس کا جو قیامت کا نمونا ٹھہرے
اس مہروش سے کہہ دو تیغا سنبھال باندھے
خورشید آفتابی نکلا ہے ڈھال باندھے
کہہ کے اس شوخ نے یہ کھول دیے ہات شتاب
طائر رنگ حنا اڑ گیا ہیہات شتاب
شبدیز ناز پر جو چڑھا وہ کٹار بند ۔ تار نظر سے ہم نے بنائی شکار بند
دیجیے دل میں جگہ کیوں آہ بے تاثیر کو
جس میں پیکاں ہی نہ ہو رکھنا ہے کیا اس تیر کو
گل کو ترے چہرے کے برابر جو نہ پایا
غنچے نے بھی ہنس کر اسے چٹکی میں اڑایا
دن رات دم جوازہ صفت آئے جائے ہے
چیتو کہ عمر نخل کو یہ کھائے جائے ہے
پہلو میں رکھ اس تیر کو پیکان کا لوہا
اے دل وہ نگہ باں ہے تری جان کا لوہا
جنگ جو رکھا نہ کر تو تیر سیدھے ہاتھ میں
دست چپ میں رکھ سپر، شمشیر سیدھے ہاتھ میں
قدم نہ رکھ مری چشم پر آب کے گھر میں
بھرا ہے نوح کا طوفاں حباب کے گھر میں
کہے ہے دیکھ کے وہ عکس رخ بہ ساغر مے
نزول ماہ ہوا آفتاب کے گھر میں (ورق ۳۳۹ ب)
مدام رند کریں کیوں نہ آستاں بوسی
. . . . . شیخ مشیخت مآب کے گھر میں

Marfat.com

نصیر دیکھ تو کیا جلوۂ خدائی ھے
ھمارے اس بت خانہ خراب کے گھر میں

سحر جو تو لیے جام شراب ھوتا ھے ✡ غریق بحر شفق آفتاب ھوتا ھے

پھریں گے گردش کے دن جو دل بر ادھر ھمارے ادھر تمھارے
لگا ھی منہ سے رھے گا ساغر ادھر ھمارے ادھر تمھارے

برقع میں جو شوخ کے ھے جالی ✡ لو دیدۂ غور سے تو جھانکو
کھینچے ھے وہ شوخ جنتری میں ✡ تار رگ عاشقان جاں کو

ھم کو جبل عشق پہ جب طور کی سوجھی ✡ عیسی نے کہا واہ بہت دور کی سوجھی

نزع میں بوسۂ لب دے نہ گلا داب کے گھونٹ
دم آخر تو پلا شربت عناب کے گھونٹ

رتھ کا اس کی کلس سنہرا دیکھ ✡ شب کہا کہکشاں (سے) پروین نے
بھر پرواز اب نکالی ھے ✡ چونچ بیضے سے مرغ زریں نے

نہیں بے وجہ کچھ ھم اور نرگس زرد ھیں دونوں
ترے مارے ھوے آنکھوں کے یہ ھم درد ھیں دونوں

یہ عالم اس کے خط سبز نے دکھایا ھے
کہ جس کو دیکھ کے عالم نے زھر کھایا ھے

دل جن دنوں کہ درپئے سامان نالہ تھا
دیوانہ وار سلسلہ جنبان نالہ تھا

خط مجھ کو جن دنوں وہ نہ لکھتا تھا قاصدا
دل کا مرے کچھ اور ھی عنوان نالہ تھا (ورق ٣٤٠ الف)

یوں تصور ھے ترا دیدۂ پر آب میں بند
جوں شناور ھو کوئی حلقۂ گرداب میں بند

خود بہ خود طاق سے شیشہ جو گرا اے ساقی
روح کس کی ھے یہ مینائے مئے ناب میں بند

Marfat.com

بند کاغذ کا لیا تھا کہ لکھوں خط اس کو
ہو گئی آہ زبان قلم القاب میں بند

مے سے اے ساقی کم ظرف بھر اب جام بلور
منہ کو شیشے کے نہ کر تو شب مہتاب میں بند

کبھو نہ اس رخ روشن پہ جھائیاں دیکھیں
گٹھائیں چاند پہ سو بار چھائیاں دیکھیں

شوق نظارہ ترا کھینچ کے لایا تھا اسے
گرچہ تھی قیس کے پاؤں میں سلاسل بھاری

دیکھ لیتی جو اٹھا کر ترے کیا ٹوٹتے ہاتھ
لیلی ایسا تو نہ تھا پردۂ محمل بھاری

دن رات جن کو خانہ نشینی سے کام ہے
روشن جہاں میں مثل نگیں ان کا نام ہے

مدام بار کے جو لب سے کام رکھتے ہیں
نگین لعل پہ وہ شخص نام رکھتے ہیں

میرے دل میں گر خیال زلف دل بر آئے گا
شیشۂ نازک ہے بال اس میں سراسر آئے گا

اب تلک ہیہات سیدھی مانگ واں نکلی نہیں
رات آدھی جا چکی وہ یار کیوں کر آئے گا

عاشق کی زندگی کا سبب ہجر یار ہے
پروانہ وصل شمع سے جاں بر نہ ہو سکا

قد ترا نے شمع، نے شمشاد ہے
مصرع برجستۂ استاد ہے

تمنا کاش اس دل کی خدا اے جان بر لائے
کف پا تیرا دکھلا کر کسی کا منہ نہ دکھلائے

Marfat.com

تیغ ابرو کو تری دیکھ یہ مطلع سوجھا
کٹ گیا پڑھ کے ھلالی جسے یک بار شتاب (ورق ۳۴۰ ب)

پھر بندھا مجھ سے جو مضمون بیاض گردن
سنتے ھی لوٹ گیا قاسم انوار شتاب

فلک پہ دیکھ مرے دود آہ کا ٹکڑا
گٹھا ھے شرم سے ابر سیاہ کا ٹکڑا

میں کشتہ اس کے خط سبز کا ھوں کہہ دینا
مرے مزار پہ اک برگ سبز کا ٹکڑا [؟]

اس قدر بو قلموں ھیں یہ ترے تیر کے پر
کیجے قربان ھر اک مرغ ھوا گیر کے پر

بے وجہ یہ دل زلف گرہ گیر میں الجھا
دیوانۂ شامت زدہ نخچیر میں الجھا

دھو تھا [1] پھرتا ھے جو اس مہر عالم تاب کو
ھو گیا شاید رتوندا دیدۂ مہتاب کو

ھوا ھے تیرے ھاتھوں سے جنوں فاش اس قدر پردہ
نہ دامن میں ھے کچھ باقی نہ آتا ھے نظر پردہ

کہاں سے خو یہ الجھنے کی نازنیں پکڑی
خطا ھوئی جو تری زلف عنبریں پکڑی

دل جلوہ گاہ صورت جانانہ ھو گیا
شیشہ یہ ایک دم میں پری خانہ ھو گیا

شیشے دھرے ھیں واں مرے دل بر کے آس پاس
یاں آبلے ھیں اس دل مضطر کے آس پاس

طوفان ھے اس دیدۂ پر آب کی گردش
پانی [2] بھرے ھے دیکھ کے گرداب کی گردش

(۱) کذا (۲) مخ میں ،، پانی بھریں ھیں دیکھ کی گرداب کی گردش ،،

Marfat.com

پشت لب پر ہے ترے یہ خط ریحاں ایسا
منہہ تو دیکھو لکھے یاقوت رقم خاں ایسا

گرمی بازار آہ دیکھ دلا اور ہے ٭ کل کی ہوا اور تھی آج ہوا اور ہے

قبا دیکھی ہے پھلکاری کی شب کس ماہ پارے کی
فلک جو کاڑھنی سیکھا ہے بوٹی چاند تارے کی

رخ کو اس نے جو دکھایا نہ دوبارا اپنا
چندے اک اور ہے گردش میں ستارا اپنا (ورق ۳٤۱ الف)

دھن کو دیکھ ترے ہے یہ رنگ غنچے کا
کہ قافیہ ہے گلستاں میں تنگ غنچے کا

قیامت آپ کا قد اس کے دل پذیر ہوا
چھڑی لے سرو چمن بے نوا فقیر ہوا

لگا کیا عکس ابرو دیکھنے دل دار پانی میں
بہم ہر موج سے چلنے لگی تلوار پانی میں

مدام دستۂ نرگس سر مزار رہا
کہ بعد مرگ بھی تیرا ہی انتظار رہا

رات اس بت کا ہوا بوسۂ رخسار نصیب
جھوٹ بولوں تو خدا کا نہ ہو دیدار نصیب

آ چکا خط منہہ پہ کہہ دو ان سے اب آوں نہیں
دم سیہ بختوں کو باغ سبز دکھلاوں نہیں

دل میں ہے کیا جانیے کس کا خیال نقش ہا
لگ گئیں آنکھیں زمیں سے جو مثال نقش ہا

میں نے پاس اس کو جو بٹھلا کے کھلایا ہا
قتل پر میرے رقیبوں نے اٹھایا ہا

یوں دل صد چاک کو مت دیدۂ تر بیچنا
یہ گل پژمردہ ہے اس کو چھڑک کر بیچنا

Marfat.com

سر اپنا خاک سے محشر کو جب بلبل نکالے گی
بجائے نامۂ اعمال برگ گل نکالے گی

ٹک دیکھنا مرے دل حسرت پناہ کو
کیا سلطنت کے کام میں اے یار گرم ہے
ہے آہ میر آتش و نالہ ہے چوبدار
سلطان ملک عشق کا دربار گرم ہے

آبلہ اور داغ ہے سینے میں فانوس و چراغ
جلوہ گر ہے دل کے آئینے میں فانوس و چراغ

نہیں اودی تری وسمے کی رضائی سر پر
مہ جبیں رات یہ تاروں بھری آئی سر پر

کروں جوڑی کا تصور کہ خیال گردن
زندگی ہو گئی اے جان وبال گردن (ورق ۳٤۱ ب)

ہلے ہے زلف، رخ پرداغ چیچک کے چمکتے ہیں
کبھو بدلی گھر آتی ہے کبھو تارے چمکتے ہیں

نصیر ان جامہ زیبوں کے گریباں گیر ہم ہوں گے
سر لوح مزار عاشقاں دامن جھٹکتے ہیں

بہ یاد خال بتاں اشک کیا نکلتے ہیں
مسافر آج یہ تاروں کی چھاؤں چلتے ہیں

ٹھہر جانا مژہ پر اس دل سوزاں کا آفت ہے
کہ خورشید ایک نیزے پر جب آیا پھر قیامت ہے

کب اس میں طفل اشک کو رہنا قبول ہے
گھر چشم کا جو ہے سو مکان نزول ہے

کس کی نگہہ نے جلوۂ برق اب دکھا دیا
آنکھیں جو اپنی ہو گئیں بے اختیار بند

Marfat.com

تیرے آنے کی خبر گر گل شاداب اڑی ✡ بیضۂ غنچہ سے یک بلبل بے تاب اڑی
کرکے آزاد ہر اک شہ پر بلبل کترا ✡ آج صیاد نے اک اور نیا گل کترا

کہے ہے سایۂ مژگاں کو دیکھ قاصد اشک
کہ چھپ گیا مجھے دریا ہی کے کنارے دن
تربت دل خستگاں پر شمع کب درکار ہے
یک قلم سرو چراغاں آہ آتش بار ہے
جلوہ گر ہے خط سبز اس کے رخ گل نار پر
سبزہ ہے آتش پہ یہ اعجاز حسن یار ہے
مرقد فرہاد پر کیا چاہیے ہے قبر پوش
حشر تک کافی اسے یہ دامن کہسار ہے
قامت موزوں کا تیری سرو گلشن ہے غلام
تجھ سے ہم چشمی کرے نرگس سو کیا مردار ہے
تیر مژگاں سے نہ چھوڑا ایک بھی آفاق میں
روز و شب ترکش ہی باندھے ترک چشم یار ہے
مردماں کیا دیکھتے ہو یہ نہیں لخت جگر
کچھ مرے ہم راہ اشک دیدۂ نم ناک سرخ (ورق ۳۴۲ الف)
دل نے فوج عشق سے اس کی جو پائی ہے شکست
لے چلے ہیں ... اب ہرکارہ ہائے ڈاک سرخ
کوئی نہیں کہتا ہے نے قلیاں کو
فریاد و فغاں میں دیکھ سرگرم نہ ہو
دم عشق کی کیا بھرے ہے اے سوختہ جاں
آتی ہے ابھی منہ سے ترے دود کی بو
فرصت ایک دم کی ہے جوں حباب پانی میں
خاک سیر دو کیجے سیر دو کانی یاں
اب تو منہ دکھا اپنا کاش کے کہیں پیری
مل گئی تری خاطر خاک میں جوانی یاں

Marfat.com

گھیر تو نے جامے کا ہر طرح بڑھایا ہے
اب زمیں نہ پائے گا دور آسمانی یاں
آگے اس کی قامت کے ایک دن جو اکڑا تھا
خوب سا بنا سیدھا سرو بوستانی یاں
یار کی گلی میں تو جا کے بیٹھ مت رہنا
حال پر مرے رکھنا چشم مہربانی یاں
قاصد سرشک اپنی تجھ سے عرض ہے اتنی
کہاے گر وہاں دانہ پیجو آ کے پانی یاں
فقط مژگاں نہیں ہے دیدۂ پر آب کی لکڑی
کہ ہے یہ آہ بھی ہم دم دل بے تاب کی لکڑی
نزاکت رکھتی ہے سنگیں دلوں کے طاق ابرو سے
ترے دروازۂ چوبی کی یہ محراب کی لکڑی
سدا رہتی ہے آغشتہ بہ خوں قاتل تری چوکھٹ
لگی ہے اس میں شاید تختۂ قصاب کی لکڑی
خطر مژگاں کو کیا لخت دل سوزاں کی اخگر سے
جلے کیوں کر کہ یہ بھیگی ہوئی ہے آب کی لکڑی
بندھا ہے تیرے لب کا اب تصور عہد پیری میں
بجا ہے مجھ کو رکھنا ہاتھ میں عناب کی لکڑی

مضموں سے نہ فیض یاب معنی تو ہے ✡ ہر نقطے کا اک کتاب معنی تو ہے
(ورق ۳٤۲ ب)

کہتے ہیں جسے صحیفۂ عشق نصیر ✡ وہ نسخۂ انتخاب معنی تو ہے

نہ اس وجہ آئینہ ہر آن دیکھو ✡ یہ ڈر ہے نہ ہو جاو حیران دیکھو
بلا لاؤ سر پر نہ شامت زدوں کے ✡ دکھاؤ نہ زلف پریشان دیکھو
تو جو قینچی پہ چڑھاتا ہے یہ لے کر کاغذ ✡ کس گنہ گار کے نامے کا ہے دل بر کاغذ

Marfat.com

کسی دیوانے کی ہے محو تماشا زنجیر
صورت چشم بنی ہے جو سراپا زنجیر

تجھ سے وابستگی دل جو نہ ہوتی تو کبھو
میں ترے حلقہ بہ گوشوں میں نہ ہوتا زنجیر

تیری آنکھوں کو ہے کیا سرمے کی تحریر سے کام
پاؤں میں رکھتے نہیں آہو صحرا زنجیر

پاؤں کیوں کر ترے کوچے سے اٹھاؤں اپنا
ہاتھ سے ضعف کے ہے ہر رگ اعضا زنجیر

میں تو دیوانہ ہوں تو پاؤں عبث پڑتی ہے
سر نہ چڑھ اپنے ہوا ہے تجھے سودا زنجیر

کیا کہیے ناصحا دل وحشت گزیدہ کو
لایا ہے گھیر مجھ سے یہ دامن کشیدہ کو

نخل مژہ کی چھاؤں میں لوٹے تھا طفل اشک
یا دیکھتا ہوں خاک میں اس نور دیدہ کو

وا شد نہیں ہے غنچۂ تصویر کی طرح
کیا جانیں کیا ہوا دل آفت رسیدہ کو

اس گل نے جام مے جو دیا مجھ کو باغ میں
سمجھا ہلال عید میں شاخ خمیدہ کو

اگر ملے وہ کبھو مہربان دریا پر ✡ خضر چڑھائیں گے ہم پھول پان دریا پر
جو مد آہ دل عاشقان ہو پیدا ✡ عصائے پری نہ آسمان ہو پیدا (کذا)

(دیوان ۳۴۳ الف)

کتاب دل کا بندھے عاشقوں کی شیرازہ ✡ جو رشتۂ کمر دل ستان ہو پیدا
آبلے پڑ گئے کیا عشق میں سارے دل پر
خیمۂ لشکر غم ہیں یہ ہمارے دل پر

Marfat.com

سر پہ احساں نہ لیا ہم نے توانائی کا
ہاتھ دھر بیٹھ گئے ضعف کے مارے دل پر

قطعہ در طلب تنخواہ

جائے امید ہے دنیا یہ سن اے فرخ فال
کوی کہتا ہے کہ مجھ کو حشم و جاہ ملے

خواہش وصل کوئی دل میں رکھے ہے اپنے
کہ مرا مجھ سے الٰہی بت گم راہ ملے

ساکن گوشۂ وحدت جو ہیں سو ان کو بھی
آرزو ہے کہ کسی شکل سے اللہ ملے

اور مجھ سے جو کوئی پوچھے کہ تم اپنی کہو
میں یہ کہتا ہوں کہ جلدی کہیں تنخواہ ملے

نہیں یہ شیشے میں موج شراب کانپے ہے
پری بھی تجھ سے تو خانۂ خراب کانپے ہے

تری گلابی ان آنکھوں کی قہر ہے گردش
کہ دست موج پہ جام حباب کانپے ہے

نصیر شور سخن سے ہے زلزلہ تیرے
ظہیر بھی طرف فاریاب کانپے ہے

تک ابرو پر اشک کی اے دیدہ دیکھنا (کذا)
ہوگا یہ طفل ایک جہاں دیدہ دیکھنا

رکھ آئنہ نہ میرے رخ زرد کے حضور
بن جائے گا یہ برگ خزاں دیدہ دیکھنا

چاہے جو دل ترا کبھو دریا کی سیر کو
چشم پر آب عاشق غم دیدہ دیکھنا

Marfat.com

گر اس کے انتظار میں مرجاؤں گا نصیر
نرگس مرے مزار پہ روئیدہ دیکھنا (ورق ۳۴۳ ب)

غنچوں کی کھولے ناخن موج صبا گرہ
ہیہات میرے دل کو نہ ہو تجھ سے وا گرہ

کب چھوڑتا ہوں وعدہ فراموش یوں تجھے
جب تک کہ تو نہ دے سر بند قبا گرہ

ہے اس سے چشم عقدہ کشائی عجب کہ آپ
چرخ کبود سر سے ہے لے تا بہ پا گرہ

رکھتے نہیں ہیں بحر جہاں میں حباب وار
دل میں کسی کے ساتھ یہ اہل فنا گرہ

جوڑا وبال گردن عشاق ہے ترا
لائی ہے سر پہ از سر نو ہر بلا گرہ

حیراں بہ رنگ غنچۂ تصویر ہوں نصیر
کھولیں گے میری حضرت مشکل کشا گرہ

چند[1] اس زلف سے قطرے جو جھڑے پانی کے
پڑ گئے سنبل پیچاں پہ گھڑے پانی کے

کون دریا میں ترے چاہنے والوں کے سوا
ہو ترے سامنے چھینٹوں سے لڑے پانی کے

برق چشمک جو کبھو جانب گلشن مارے
اخگر گل پہ صبا گوشۂ دامن مارے

ناز بو گل کی جگہ اس کے اگے مرقد پر
خنجر ناز سے تیرا جسے جوبن مارے

(۱) مخ میں اس شعر سو پہلو یہ شعر اور اس کو بعد کا شعر اس طرح درج ہیں
..چند اس زلف سو قطری جو جھڑی پانی کو .. لجۂ عشق سو دشوار ہو جاں بر ہونا
..کہیں ڈوبو ہوی اچھاو میں بڑی پانی کو .. باغ میں کس کو شہیدوں کی یہ ہو ند سبیل..

Marfat.com

طفل دھقاں کی محبت سے یہی حاصل ھے
کاشکے دور سے وہ سنگ فلاخن مارے (ورق٣٤٤ الف)

رہ گیا پہلو میں کیا قاتل کا خنجر ٹوٹ کر
طائر دل کا مرے نکلا ھے شہ پر ٹوٹ کر

ایک دم کی زندگی پر سرکشی مت کر حباب
مل گئے ھیں خاک میں یاں کاسۂ سر ٹوٹ کر

بلبلا سا ایک دن بہتا پھرے گا آسماں
ابر آسا مت برس اے دیدۂ تر ٹوٹ کر

اشک کے چلنے پر اے دل تو نہ ھر دم آہ کر
طفل ابتر گر پڑے گا دیکھ بسم اللہ کر

تیری جانب سے صبا نے بھر دیے ھیں گل کے کان
بلبل شیدا ھزار اب نالۂ جاں کاہ کر

اس کماں ابرو کی ھم اس بات پر قربان ھیں
ھے لگاتا ناوک مژگاں کو وہ اللہ کر

ھم نہیں کہتے ھیں تجھ کو آپ تو مختار ھے
جو تری خاطر میں آوے سو دل آگاہ کر

محو چشم یار ھو یا یا گل رخسار ھو
مے کدے جے لگا یا طوف بیت اللہ کو (کذا)

ذکر زلف یار بس اب مت دل آگاہ کر
رات آخر ھوچکی قصـــہ کہیں کوتاہ کر

آہ کا تو ان دنوں عرش بریں پر ھے دماغ
حل مشکل تو ھی اب اے نالۂ جاں کاہ کر

یہ تری پہلو نشینی خوش نہیں آتی مجھے
ناوک مژگان قاتل پہلے دل میں راہ کر

Marfat.com

درپئے مشق قیامت جس جگہ خط ہے ترا
بیٹھ جاتا ہوں وہاں ہر ہر قدم پر آہ کر

جلوۂ قامت نہ دکھلا یار کا اے چشم تر
عالم بالا پہ دل کی دیکھ مت تنخواہ کر

اٹھ کہیں بیدار ہو کس نیند سوتا ہے نصیر
ہے سفر در پیش غافل فکر زاد راہ کر

قامت موزوں پہ دیکھ اس گل بدن کے رونگٹے
ہو گئے یک سر کھڑے سرو چمن کے رونگٹے (ورق ٣٤٤ ب)

فی الحقیقت جسم پر ہوتے نہیں . . . بال
اس لیے تن پر نہیں شمع لگن کے رونگٹے

اس غزل میں مو شگافی تونے یہ کی ہے نصیر
کیوں نہ ہوں سن کر کھڑے اہل سخن کے رونگٹے

آہ مت ناکام رکھ تو اے بت ترسا مجھے
بوسۂ لب کا پڑا ہے بے طرح لپکا مجھے

اس کے کوچے کی زمیں یک دست وحشت خیز ہے
حلقۂ زنجیر ہے ہر چشم نقش پا مجھے

جام گریاں تک نہ آیا کیا گلہ ساقی سے دل
قسمت برگشتہ سے اپنی یہ ہے شکوا مجھے

پست لگتے ہیں ترے اس جلوۂ قد کے حضور
سرو باغ حسن سیر عالم بالا مجھے

خاک میں یک دست اپنی مل گئی یہ آبرو
لے گئی تشنہ لبی تو کیوں لب دریا مجھے

رکھوں نہ سر کو کیوں کہ میں زیر قدم تراش
ظالم نے رفتہ رفتہ نکالی ستم تراش

Marfat.com

کیا وجه ہے جو آنے سے اب رہ گئے ہیں اشک
ہیرے کے دانے دل سے پھر چشم نم تراش

کہتی ہے خلق دیکھ جواہر رقم تجھے
خط پشت لعل لب سے تو مت یک قلم تراش

چرخ بخیل دے ہے کسے قاش ماہ نو
پھرتا ہے کہکشاں کی دکھاتا قلم تراش

برپا خراش سینۂ دریا ہو موج سے
ناخن کی تیرے گر اسے دکھلائیں ہم تراش

گردش چشم اپنی تجھ کو وہ اگر دکھلائے جام
آبرو یک دست تیری خاک میں مل جائے جام

کشور دل پر گزارا لشکر غم کا ہے آج
کہہ دے کار جام داری ساقیا دکھلائے جام

خواہش ساغر کشی ہوکر تجھے اے رشک مہ
چرخ مینا فام بھی خورشید کا بھر لائے جام (ورق٣٤٥الف)

کاسۂ سر کو دھمک مستوں کے پہنچے ہے دلا
محتسب سے کوئی کہہ دو یوں نہ اب ٹھکرائے جام

عشق میں یک پاؤں رکھنے سے زوال شمع ہے
کٹ کے سر پھر تن سے نکلے ہے کمال شمع ہے

محفل آرائے طرب تھے آہ کل جو گل رخاں
آج بالین قرار ان کی نہال شمع ہے

لگ رہی ہے لو تری یاں تک کہ آہ آتشیں
خانۂ دل میں مرے روشن مثال شمع ہے

ہے تجھے یاقوت لب گر اپنے دکھلانے کا شوق
رشک سے مرجاں رکھے ہے دل میں مرجانے کا شوق

Marfat.com

چاک میں گرداب کے پھرتا نہیں ہے یہ حباب
ساقیا دریا کو بھی ہے جام بنوانے کا شوق

خاک ہے اس دور میں کیفیت ساغر کشی
تجھ بن اے پیماں شکن کس کو ہے پیمانے کا شوق

مو بہ مو دیکھے جو زلف بت مغرور دراز
رشتۂ عمر ہو تیرا دل رنجور دراز

ناوک آہ دل گوشہ نشیناں سے بھی دور
کھینچ مانند کماں آپ کو مت دور دراز

کس روش تاک لگا کر نہ کریں اے ساقی
ہاتھ ہم سوے خم بادۂ انگور دراز

واں تو دامن ہے ترا اے بت مغرور دراز
یاں ہے دست ہوس عاشق مہجور دراز

دل نہیں گوشۂ ابرو میں ترا اینڈے ہے
تاک کی چھاؤں میں ہے یہ کوئی مخمور دراز

اے مسیحائے زماں آ سر بالیں کہ ترا
پاؤں رنجور کرے ہے طرف گور دراز

یہی آتی ہے صدا کاسۂ چینی سے سدا
حیف کیا کہیے کہ ہے قصۂ فغفور دراز

شب ہجراں میں تری اشک مسلسل اپنا
تابہ دامن یہ نہیں اے بت مغرور دراز (ورق ۳٤۵ ب)

چشم مشتاق ترے آنے کی دیکھے ہے راہ
دست مژگاں میں لیے سبحۂ کافور دراز

ہم نے جوں نقش قدم وادی الفت میں نصیر
بیٹھے بیٹھے ہے کیا طے سفر دور و دراز

Marfat.com

بلا ہے ناوک مژگان نازنین کا سانپ
کہ سہمتا ہے نیستان کی زمین کا سانپ
غضب ہے اس تری انگیا پہ ۰۰۰۰ کی لہر
کہ پھر گیا مری چھاتی پہ یاسمین کا سانپ

نیاز نیاز تخلص، شاہ نیاز علی دھلوی - درویشے ست ساکن محلۂ کھاری باولی - در خوش نویسی دستے دارد - در ہر ماہ بہ تاریخ دوازدھم مجلسِ مشائخاں در خانۂ خود منعقد می کند - شخصِ دل بہ درد رسیدہ معلوم می شود - گاھے بہ سبب موزونی طبع شعرِ ریختہ می گوید - از آں جملہ است -

عشق میں تیرے کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
عقل کے مدرسے سے اٹھ، عشق کے مے کدے میں آ
جام فنا و بے خودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

نامی نامی تخلص، میرزا رجب علی بیگ، برادر زادۂ امیر الدولہ حیدر بیگ خاں مرحوم، باشندۂ لکھنؤ، سخنش نمکین است - ازوست -

بس کہ مدت سے ہے راہ انتظار یار پر
چھا گئی آخر سفیدی دیدۂ خوں بار پر

ناجی ناجی تخلص، محمد شاکر، متوطن شاہ جہاں آباد شاعر عہد فردوس آرام گاہ بود - روزگار در فرقۂ سپاہیاں می کرد - در ایہام گوئی ید طولی داشت - ازوست -

کفن ہے سبز ترے گیسوؤں کے ماروں کا
مکاں غم ہے ترے در کے بے قراروں کا (ورق ۳٤٦الف)
سخن سن اس بت کافر ادا کا ٭ جیا ہوگا کوئی بندہ خدا
محبت سے علی کی دیکھ ناجی ٭ ہوا ہے دل مرا اب حیدرآ

Marfat.com

غم نہیں گر دل بری سے دل کو لے جاتا ھے وہ
پاس میرے ۔۔۔ تو آتا ھے ۔۔۔ دل پاتا ھے وہ

کیا کل کا جو وعدہ سرو قد نے
قیامت کا جو دن سنتے تھے کل ھے

مت کر اتنا جور اس پر جان آخر دل ھے یہ
ٹک پھڑک لے نے دے اس کو چھیڑ مت بسمل ھے یہ

عرض غصے میں کبھو اھل وفا کی نہ سنے
ھٹ پر آجائے وہ کافر تو خدا کی نہ سنے

اس رخ روشن کی جو کوئی یاد میں مشغول ھے
مہر اس کے رو بہ رو سورج مکھی کا پھول ھے

ماہ رو جب سفیـــد پوش ھوا ۔ ھر طرف چانـــدنی کا جوش ھوا

دیکھ ھم صحبت کی دولت سے نہ رکھ چشم کرم
لب صدف کے تر نہیں ھر چند ھے گوھر میں آب

گر سلیماں کا تخت دیں مت لے ۔ کہ سب آخر کو جائے گا برباد

نہ ٹوکو یار کے خط کو کہ رکھتا یا منڈاتا ھے
مرے نشے کی خاطر لطف سے سبزی بناتا ھے

تری نگاہ کی کثرت سے اے کماں ابرو
ھمارے سینے میں تودا ھوا ھے تیروں کا

جہاں دل بند ھو ناجی وھاں آوے خلل کرنے
رقیب لا ولد ناصح گویا لڑکوں کا بادا ھے

ترے رخسار کے پرتو سے اے شوخ پری خانـــہ ھوا گلزار کی طرف
دیکھ دل پھر تری کمر کی طرف ۔ پھر گیا مالی اپنے گلزار کی طرف

(ورق ٣٤٦ ب)

Marfat.com

نیاز | نیاز تخلص، شخصے از قاضی زادہ‌ہاے بلند شہر، کہ از مضافات دارالخلافہ است ـ ازوست ـ

مانگ اس کی ایک سیدھی راہ ہے ظلمات کی
ہے شب تاریک اے دل خضر کو آگاہ کر

نعیم | نعیم تخلص، نعیم اللہ خاں، متوطن شاہ جہاں آباد، شاگرد کہنہ مشق شاہ حاتم مدتے شد کہ درگزشت ـ ازوست ـ خدایش بیا مرزاد ـ

آفت کی نشانی ہی رہے ہم تو زمیں پر
جو سنگ بلا چرخ سے آیا سو ہمیں پر

یار تو کل ہم سے ملا تھا نعیم ٭ لیک حجاب آہ دغا کر گیا
کچھ تو ادھر شرم سے بولا نیاز ٭ کچھ میں ادھر آپ حیا کر گیا

نامی نامی تخلص، میاں نثار احمد، اصل سرامند [کذا] صوفی مشرب، مولدش دارالخلافہ ـ مسکنش سرکار بریلی، تحصیل علوم متعارفہ بہ خوبی نمودہ ـ اشعار فارسی و ریختہ ہر دو می گوید ـ از طبع زاد اوست ـ

ہمیں اپنا جلوہ دکھانے کو جو نقاب منہ سے اٹھادیا
وہ جو نقش وہیں محو حیرت و بیخودی مجھے ساں بنادیا (کذا)
وہ جو نقش پا کی طرح رہی تھی نمود اپنے وجود کی
سو کشش نے دامنِ یار کی اسے بھی زمیں سے مٹادیا
افسانہ مرے درد کا اس یار سے کہہ دو
فرقت کی مصیبت کو دل آزار سے کہہ دو (ورق ۳۴۷ الف)

نوازش نوازش تخلص، مرزا خانی، ساکن لکھنؤ ـ شاگرد میر سوز است ـ

آگے چشموں کے مرے سوزش دریا کیا ہے
وحشت دل ہو جہاں وحشت صحرا کیا ہے

نحیف | نحیف تخلص، لکھپت رائے نام، فرزند منشی مول چند، کہ ذکرش

Marfat.com

در حرف المیم گزشت ـ اصلاح از والد خود می گیرد ـ ازوست ـ

مت کہو اے راحت جاں تو کہ میں گھر جاؤں گا
تیرا کیا جاے گا میں مفت میں مرجاؤں گا

نامی نامی تخلص، مبارزالدوله میرزا حسام‌الدین حیدر خان بہادر ـ از اقرباے نواب وزیرالممالک شجاع‌الدوله مغفور ـ جوان قابل و مودب و وجیه و عاقل و درست آشنا ، در عالم اخلاص و دوستی بسیار گرم اختلاط ـ غرض که ذات مودب آیاتش مملو از اوصاف حمیده است ـ هر قدر که جامع وقائع از خوبی هایش مرقوم سازد، گنجایش دارد ـ شعر برجسته از طبع وقادش سر برمی زند ـ و حلاوت بخش سامعان می گردد ـ و اصلاح شعر از میر مستحسن خلیق تخلص که خلف میر حسن مصنف مثنوی بے نظیر است، گرفته ـ از چندے به فیض‌آباد وارد بود ـ باز معاودت به دارالخلافه نموده ـ از طبع‌زاد اوست ـ

دم شماری میں مجھے چھوڑ کے جانا کیا تھا
جان جانے کو بھی عاشق کے نہ جانا کیا تھا
دل سے لڑتا ھے غم عشق کا لشکر ساقی
دارو شیشے کی ٹک اس وقت مدد کر ساقی (ورق ۳٤۷ ب)
چشم بد مست بتاں کا بہ خدا ھوں مخمور
ٹک چھلکتا ھوا دینا مجھے ساغر ساقی
نشۂ عشق میں اس کے دل پر دیدۂ نم
شیشۂ و جام سے ھم سمجھے ھیں بہتر ساقی
دل رکے کیوں نہ مرا دیکھ کے ھی سبزہ و ابر
دم خفا کرتی ھے یاد مئے احمر ساقی
دور بے طور ھے اس کارگہ مینا کا
سنگ و شیشے میں بہم ربط ھوا ذر ساقی

Marfat.com

مجھ گنہ گار کی نامی یہ دعا ھے ھر شب
روز محشـــر ھو مرا ساقی کوثر ساقی

اٹھتے ھی ترے یہ دل بے تاب نہ ٹھہرا
میں گرچہ بغل میں بھی رھا داب نہ ٹھہرا

. . . . . ✡ جو آئینۂ خاطر احبـــاب نہ ٹھہرا
میرا دل صد پارہ ھے اور آتش فرقت ✡ کہتے ھیں غلط آگ پہ سیماب نہ ٹھہرا

کام اس کو نہیں کچھ رخ نیکو سے کسو کے
وابستہ جو ھے حلقۂ گیسو سے کسو کے

دیوار سے یا سنگ سے پٹکوں تو بجا ھے
اس سر کو کبھو ربط تھا زانو سے کسو کے

کب اتنی معطر تھی صبا آج تو شاید
لگ آئی ھے گیسوے سمن بو سے کسو کے

ھیں دل پہ گھاو زخم ھوں جیسے کٹار کے
یہ پھل ملا خیال میں مژگان یار کے

سنا کرتے ھو جیسے شور اے مردم سمندر کا
بعینہ ھے وھی عالم ھمارے دیدۂ تر کا

ہ میں ھی بے برگ و بے نوا کچھ غریب اپنے وطن سے گزرا
گل تمنا بہ جیب و دامن نسیم کون اس چمن سے گزرا

(ورق ۳٤۸ الف)

ربط محبت جو باھم تھا ھم میں اس میں چھوٹ گیا
دونو (ں) طرف سے رھے جو کشیدہ رشتۂ الفت ٹوٹ گیا

. . . . . قیمت عالم کو آنکتے ھیں ✡ بازار حسن والے کیا آگ پھانکتے ھیں
جنبش باد سے شاخ گل تر لچکے ھے ✡ یا دم سرد سے میرے وہ کمر لچکے ھے

Marfat.com

بعینہ ہر گھڑی ہر وقت جوں یعقوب روئے ہم
غرض اے رشک یوسف غم میں تیرے خوب روئے ہم
وعدے کے دن بھی ہاتھ سے چھوڑا نہ آئنہ
ہم محو انتظار رہے اور وہ آے نہ
زبس عشق کی گرمی سے دل جوں اخگر آتش [؟]
بنا ہے سینۂ صد چاک رشک مجمر آتش
کثرت داغ عشق بدن پر اپنے نہیں . . . .
ان پھولوں کی . . . میں ہم بسے ہوے ہیں . . .

مرید دیر مغاں پیر خانقاہ کیے ٭ یہ بے طریق کئی ہم نے رو بہ راہ کیے

خفا ہوتا ہے وہ جو کوئی اب لیتا ہے نام اپنا
بگاڑا خواہش دل نے ہزار افسوس کام اپنا
چھپا بیٹھا نہیں بے مہر وہ بالوں سے مکھڑے کو
تہ ابر آگیا ہے ہم نشیں ماہ تمام اپنا
بہت رویا کیے مجلس میں اہل درد سن سن کر
پڑھا تھا کچھ حسام الدین حیدر نے کلام اپنا
ملک خصال و پری وش فرشتہ خو کہنا
مجال تھی کہ سگ یار کو میں تو کہتا
کیا دیکھیں مرغ دل کا ہو انجام زیر دام
بچھتا ہے زلف و خط سے وہاں دام زیر دام
مت خزاں میں پوچھ بلبل سے چمن کی سر گزشت
کیا کہے پروانہ شمع انجمن کی سر گزشت (ورق ۳۴۸ ب)
بے ستوں میں آکے شیریں دیکھ ہر یک سنگ پر
خوں سے تیشے نے لکھی ہے کوہ کن کی سر گزشت
قتل کے دم بھی نہ کچھ نالے نے قاتل سے کہا
کیا بیاں تم سے کروں اس کم سخن کی سر گزشت

Marfat.com

کس کے سینے کی صباحت میں ہے اندازۂ صبح
لگے جھانکے جو خورشید بہ دروازۂ صبح [؟]

وہ سیہ بخت تو ہیں ہم کہ کبھو دوراں نے
چہرۂ شب کو ہمارے نہ ملا غازۂ صبح

تابش خور سے وہ کس طرح نہ کملا جاوے
عارض ناز ہے ہم رنگ گل تازۂ صبح

تھک گئے ہم تو شب ہجر میں نالے کرتے
کیوں سناتا نہیں مرغ سحر آوازۂ صبح

توبہ شب کیسی تھی جو آج تو گھر سے نامی
سوے مے خانہ چلا دیکھ کے خمیازۂ صبح

نصیر نصیر تخلص ، سید نصیر الدین ، ساکن قصبۂ جلیسر ، از اولاد حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس الله سره العزیز - به سجادۂ شیخی متمکن ، سکنۂ آنجا دست بیع آں بزرگ واراند - گاهے اشعار ریختہ موزوں می فرماید - ازوست -

کس تجمل سے مرے گھر آج آئی ہے بسنت
حضرت گل کے مجھے پیغام لائی ہے بسنت
ماہ رو پھولوں کی چھڑیوں سے کرے ہیں اہتمام
حاکم فصل بہار اب ہو کے آئی ہے بسنت

... ... تخلص ، احوالش معلوم مولف نیست - ازوست - منه -

ــ جہاں تو ہے وہاں یہ نالاں لے چلا
مجھے دل ستاتا ہے .....

نالاں نالاں تخلص ، عبدالقادر نام فتح آبادی از اولاد حضرت شیخ عبدالحق قدس الله سره العزیز - (ورق ۳٤۹ الف) العزیز - اشعار فارسی و ریخته هر دو می گوید - ازوست -

Marfat.com

نالاں ہے دل ہمارا اکثر اسی ہوس میں
دیکھوں کسی طرح میں دلبر کو اپنے بس میں

نادر نادر تخلص، اسمش معلوم نیست ـ از شعرائے قدیم ست ـ ازوست ـ

دلبر کہیں ہو چشم سے میری نہیں ہے دور
دل مل رہے ہیں چشم کا ملنا نہیں ضرور

نالاں نالاں تخلص، اسمش معلوم نیست از شعرائے قدیم است ـ ازوست ـ

نہ مروت نہ وفا نور نہ محبت نہ سلوک
چشم بد دور عجب آنکھ پھرا بیٹھا ہے

نعمت نعمت تخلص، نامش مرزا محمد حفیظ ـ مشق سخن بہ زبان فارسی می کرد ـ کلام خود از نظر میر قمر الدین منت می گزرانید ـ چوں اتفاق سفر دکن افتاد، در حیدر آباد رسیدہ، مشق ریختہ گوئی می نمود ـ شریک دورۂ میر و مرزاست ـ یک مطلع از تصانیفش ثبت کردہ شد ـ ازوست ـ منہ ـ

رہتا مدام غیر سے وہ ہم کنار ہے
ہم سے تو اب تلک وہی دارومدار ہے

....تخلص، نام و نشانش معلوم نیست ـ ازوست ـ

ہوا آہنگ برپا جس گھڑی مجھ سے خوش الحاں کا
چھپا پردے میں جاکر زمزمہ ہر یک غزل خواں کا

یہ خط سبز کو نشو و نما ہے لعل خوباں پر
لب جو پر ہو جیسے جلوہ گر سبزہ گلستاں کا

کیا کس بادہ کش نے جلوہ گلشن میں کہ دیکھوں ہوں
گل و غنچہ کو جوں مینا و ساغر میں بوستاں کا (اورنگ ۳۴۹ ب)

لب یاقوت جیسے اس مسیحا کے ہویدا ہیں
نہ پاوے جاکے چھانے کوئی گر معدن بدخشاں کا

Marfat.com

نشاط نشاط تخلص ، مولوی الهی بخش نام ، ساکن قصبهٔ کاندهله ـ مرد فاضل و به کمالات ظاهری و باطنی کامل ـ ازوست ـ

تیغ ابرو کو اگر کچھ بھی اشارا ہو جاے
آپ کا نام ہو اور کام ہمارا ہو جاے

نیاز نیاز تخلص ، میر محمد سعید ، سیدے ست در مستقرالخلافهٔ اکبر آباد ـ معلم پیشه ـ از کلام اوست ـ

نوک نشتر رگ ابر په تار دامن [؟]
اشک گل رنگ جو ہو جوش بہار دامن
خیال اس قد موزوں کا جب دو چار ہوا
سرشک ..... سرو جویبار ہوا
کہاں ہے دست رس اتنی جو پہنچے تیرے داماں تک
نه پہنچے ناتوانی سے یه ہاتھ اپنے گریباں تک
زلفوں میں منہ چھپا نه تو اے بت خدا سے ڈر
کیا اعتبار گردش لیل و نہار کا
شاد اس کے آنے سے دل ناشاد ہوگیا
ویراں یه گھر پڑا تھا سو آباد ہوگیا
جب اس طرف سے وہ ستم ایجاد ہوگیا
عالم تمام محشر فریاد ہوگیا

نالاں نالاں تخلص ، میرزا عسکری ، قوم مغل ، شاگرد غلام مصطفے خان یکرنگ ... شاه جہاں آباد ـ از چندے معلوم نیست که کجا رفته ـ کلامش بسیار مرغوب است ـ ازوست ـ

کانوں میں جب رکھتا ہے گل اک اس طرف اک اس طرف
شمس و قمر رہتے ہیں تل اک اس طرف اک اس طرف

نظیر نظیر تخلص ، میاں ولی محمد ، قوم شیخ از شعراے مشاهیر مستقرالخلا

Marfat.com

اکبر آباد (ورق ۳۵۰ الف) به معلم گری اقامت بسر می برد ۔ و مشاق قدیم است ۔ و مثلش درآں شہر بالفعل کم ست ۔ خط نستعلیق خوب می نویسد ۔ بسیار خلیق و متواضع و خوش مزاج و سلیم الطبع است ۔ ازوست ۔ منه ۔

ہزاروں پھرتے ہیں یاں غنچہ لب نہ ایک نہ دو
رکھے ہے ہر کوی تیری سی چھب نہ ایک نہ دو
کہا جو ایک لے بوسہ میں دوں گا . . . .
تو ہنس کے کہنے لگے چل بے اب نہ ایک نہ دو
میں اس پر مبتلا ، وہ غیر مذہب ، شوخ ابتر سا
قیامت ہے مسلماں عاشق اور معشوق ہے تر سا
دیتے ہوں جان حور و ملک جس کی آن پر
کیوں کر نہ ہو پھر اس کا دماغ آسمان پر
اس کے بن دیکھے جو مرجاؤں میں آنکھیں پھیر کر
ڈر خدا سے اے فلک اتنا تو مت اندھیر کر
داغ مرنے کا وہی محروم جاے جس کو آہ
موت آ پہنچے شتاب اور یار آیا دیر کر
قہر چتون کی چمک تس پہ غضب . . . ہے
اب کوئی آن میں سب خلق تہ و بالا ہے
جس دم چمن میں جا کر وہ گل عذار ہنس دے
غنچہ بھی کھل کھلا کر بے اختیار ہنس دے
اے چشم زار اس دم رونا سنبھل سنبھل کر
ایسا نہ ہو کہ تجھ پر ابر بہار ہنس دے
سر چشمۂ بقا سے ہرگز نہ آب لاؤ
حضرت خضر کہیں سے جا کر شراب لاؤ
دل غش میں آ گیا ہے دیکھ حسن اس پری کا
کیا دیکھتے ہو اس کو دوڑو گلاب لاؤ

Marfat.com

عشق زور آور نے جب سینے میں اپنا گھر کیا
جو قدیمی رہنے والے تھے انہیں باہر کیا (ورق ۳۵۰ ب)
گرچہ پہلے عشق نے یوسف کا پھاڑا پیرھن
آخرش لیکن زلیخا کو بھی بے چادر کیا
سبھوں کو مے، ہمیں خوں ناب دل پلانا تھا
فلک ہمیں یہ تجھے کیا یہ زہر کھانا تھا

ساقی ظہور صبح و ترشح ہے نور کا ٭ لا بھی تو مے کہ وقت ہے نور و ظہور کا

وہ رشک مہر صبح کو جو بے نقاب تھا
دیکھ اس کے رخ کو رو بہ زمیں آفتاب تھا
دام زلف اور جہاں خال کا دانا ہوگا
پھنس ہی جاوے گا غرض کیسا ہی دانا ہوگا
عشق پھر رنگ وہ لایا ہے کہ جی جانے ہے
دل کا یہ رنگ بنایا ہے کہ جی جانے ہے

میں دست و گریباں ہوں دم باز پسیں سے
ہم دم اسے لانا ہے تو لا جلد کہیں سے
کچھ نہ دیکھا ہم نے جز بے داد تیرے ہاتھ سے
اے مرے بیداد گر فریاد تیرے ہاتھ سے
رکھی ہرگز نہ ترے رخ نے رخ بدر کی قدر
کھوی کاکل نے بھی آخر کو شب قدر کی قدر
قتل پر باندھ چکا وہ بت گمراہ میاں
دیکھیں اب کیا کریں حق میں مرے اللہ میاں

زلفیں یہ وا نہیں رخ دل بر کے آس پاس
ابر سیہ ہے مہر منور کے آس پاس
عشق میں یک لحظہ ہم آرام سے واقف نہیں
دل دیا اس کو کہ جس کے نام سے واقف نہیں

Marfat.com

نصیر | نصیر تخلص، میر نصیر الدین، از بزرگ زاده هاے دار الخلافه است۔ از طبع زاد اوست۔

زنـــدگی تلخ و ناگوار هوئی ٭ آنکھ سے آنکھ جب دو چار هوئی
تیرے بن جب تک که اپنا دم رها ٭ آه اور نالے سے بس هم دم رها
(ورق ۳۵۱ الف)

نالاں | نالاں تخلص، اسمش معلوم نیست، ساکن لکھنؤ، ازوست۔

سحر کے هونے کا از بس خیال رهتا هے
شب وصال بھی دل کو ملال رهتا هے
وه بدگماں هوں که اس بت کے سایه پر بھی مجھے
رقیب هی کا سدا احتمال رهتا هے

ندیم | ندیم تخلص، مرزا علی قلی، اصلش شاه جہاں آباد۔ از معاصرین میر و مرزا است۔ فکرش رساست۔ ازوست۔ منه۔

جدائی میں تری هم کیا کہیں کس طرح جلتے هیں
بجائے مو بدن سے آگ کے شعلے نکلتے هیں

نکہت | نکہت تخلص، نیاز علی بیگ، نوجوانے ست شاگرد میاں نصیر، شوق ریخته گوئی در خاطرش متمکن دو سه مرتبه در مشاعره دیده شد۔ ازوست، منـــه۔

زلف آشفته سے اس کی کیوں تو الجھا جاے هے
نازک اپنی انگلیاں اے شانه کیوں ترواے هے
قیدی جہاں کھڑا ترے کاکل کے بال کا ٭ سایه فگن وهاں هے سجدہ [illegible]
ادائے شکر سے کب بے دلی هائے جراحت هیں
یه قاتل کے نمک پروردۂ سوز محبت هیں
هو جو سواے بوسه هوس اور چیز کی ٭ مجھ کو قسم هے آپ کے اس سر عزیز کی

Marfat.com

موت کوئے زلف میں تیری دل دل گیر ہے
شکل قبضے کی ہے جوڑا مانگ جوں شمشیر ہے

دل نہ جا شب گرد زلف یار کے ✡ صبح ہو جاوے گی مارے یار کے
وہ سمند حسن کو چمکائیں گے ✡ خوب رو سب ٹاپتے رہ جائیں گے
(ورق ۳۵۱ ب)

آج اک پردہ نشیں کو جو مرے گھر آنا ✡ آئیو اے ملک الموت تو کہہ کر آنا

نزہت نزہت تخلص، میرزا ارجمند، که خدمت منشی گری نواب عماد الملک مرحوم داشت۔ کلامش عاشقانه است۔ ازوست۔

چاک کر پھینک دیا ہاتھ کا الجھاو گیا ✡ ایک قصہ تھا گریبان کے ساوانے کا
جب سے دیکھی ہے جھلک پانی میں ✡ ڈوبی رہتی ہے پلک پانی میں

نالاں نالاں تخلص، شخصے بود از ساکنان عظیم آباد، از نامش اطلاعے نیست۔ ازوست۔

اپنے تئیں جہاں میں بدنام ہم کو کرنا
جس میں خوشی ہو تیری وہ کام ہم کو کرنا
تو آوے یا نہ آوے پر تیری آرزو میں
گھر کا چراغ روشن ہر شام ہم کو کرنا
کچھ ان دنوں میں تم نے یہ زور خو نکالی
ملنا کسو سے جا کر بدنام ہم کو کرنا

نظر نظر تخلص، اسمش معلوم راقم نیست۔ شخصے ست باشندۂ لکھنؤ۔ اشعار ریختہ می گوید۔ ازآں جملہ آشنائے رباعی و یک مطلع از طبع زادش خواندہ بود، مرقوم نمودہ شد۔ ازوست۔

کیا خوب ہے مل کے پھر جدائی کیجے ✡ دل لیجیے، لے کے بے وفائی کیجے
اے جان نباہ گر نہ ہووے منظور ✡ کیا فائدہ اس سے آشنائی کیجے

Marfat.com

سخت ناداں ہیں جو معشوق کا کرتے ہیں گلا
جب وہ معشوق ہی ٹھہرا تو ملایا نہ ملا

نگراں نگراں تخلص، میر بندہ علی، سیدے ست از خانوادۂ حضرت خواجہ شمس الدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔ (ورق ۳۵۲ الف) ساکن قصبۂ اجزاڑہ، از مضافات دار الخلافۂ شاہ جہاں آباد۔ از شعرش جودت طبع مفہوم می شود۔ ازوست۔

جو بات کو نبا ہے اسے کیوں نہ چاہیے
وہ چاہے گر نہ چاہے اسے کیوں نہ چاہیے

نجف نجف تخلص، شاہ محمد علی الہ آبادی. خلف شاہ علیم اللہ بے تاب تخلص. ازوست۔

کس طرح ربط نہ ہو زلف سے دیوانوں کو
انس ہوتا ہے پریشاں سے پریشانوں کو

مجھ کو بتلا دے صبا باغ میں نوچے آ کر
کس لیے ٹکڑے کیا گل کے گریبانوں کو

دل کو کہتا ہوں شاید اب سمجھے ۔ پھر یہ ویرانہ خراب کب سمجھے

نشاط نشاط تخلص، ایسری سنگھ، عرف بسنت سنگھ، قوم کائتھ پسر لالہ سندر داس منشی خالصۂ شریفہ، جوانے ست خوش خلق و خوش فکر۔ شعر را بہ متانت و صفائی می کند (کذا) اکثر غزل طرحی گفتہ در مشاعرہ می آورد۔ ازوست۔

ترے کوچے میں آکر ہاتھ اپنے دل سے دھو بیٹھے
رفیق اپنا جو رکھتے تھے سو اپنے ہاتھ کھو بیٹھے

چاک کرتا ہے قبائے صبر کو دست جنوں
آستیں وحشت چڑھاتی ہے کہ دامن گیر ہوں

Marfat.com

جو خدنگ مژہ کو تیرے سناں کہتے ھیں
تاک . . . . . ابرو کو کماں کہتے ھیں
نتھ کے حلقے کا دیکھ کر عالم ٭ ناک میں اپنی آ رہا ھے دم

خو کردۂ وصال بتاں ھوں نشاط میں
تا زیست ان سے حق نہ کرے اب جدا مجھے (ورق ۲۵۲ ب)

یار کے اٹھتے ھی کچھ دل پر اداسی آ گئی
بے خودی سی چھا گئی اور بے حواسی آ گئی
جسے چاھے دل اپنا نہایت خوبصورت ھے [؟]
پری ھے، حور ھے، تصویر ھے، محبوب صورت ھے
ھو اجازت تو لیجیے دم سایے میں [؟]
تیری دیوار کے آ پہنچے ھیں ھم سایے میں
زلف رسا تو دیکھو، کافر ادا (تو) دیکھو
یہ دست و پاؤں دیکھو کافر حنا تو دیکھو
کوئی تڑپے ھے مارا چشم کا اور کوی قامت کا
ترے کوچے میں ھے گرم آج ھنگامہ قیامت کا
یاد دنداں میں نہ تیری دل ھی شور انگیز ھے
دیدۂ تر بھی ھمارا بے بہا در ریز ھے
جی چاھے ھے جس کو اب تک اس کی ٭ کچھ وصل کی بن نہ آئی تدبیر
بے کل ھے بہت نشاط یہ دل ٭ اب دیکھیے کیا دکھاے تقدیر
دل نے ایسی جگہ پھنسایا ھے ٭ جس سے میں ھو الگ نہیں سکتا
پاؤں تک دسترس کہاں ھے نشاط ٭ ھاتھ سے ھاتھ لگ نہیں سکتا

ناسخ: ناسخ تخلص، شیخ امام بخش، شخصے ست باشندۂ لکھنؤ۔ سلیقۂ شعر گوئی به طرز خوب به دستش افتاده۔ لہذا اشعارش دل کش سامعان ست۔ ازوست۔

Marfat.com

یہ آدمی ہے کہ جس کا جمال رہتا ہے ٭ و گرنہ چاند کا اک شب کمال رہتا ہے

کوئی مضموں اگر لکھتا تری زلفِ پریشاں کا
کبھی بندھتا نہ شیرازہ مرے اجزائے دیواں کا

خنجر ناز سے ناسخ جو تو بسمل ہوگا
ہاتھ میں حشر کے دن دامن قاتل ہوگا (ورق ۳۵۳ الف)

یہ دہن، یہ مژہ، یہ آنکھ، یہ ابرو ہیں کہاں
چاند کس منہ سے ترے رخ[1] کے مقابل ہوگا

انس تجھ کو ہے عبث لالہ رخوں سے ناسخ
داغِ حسرت کے سوا خاک نہ حاصل ہوگا

دوست جو تھا میرے جی کا دشمن جاں ہوگیا
یاں دم عیسیٰ دم شمشیر براں ہوگیا

اس قدر مضموں ترے دست حنائی کے لکھے
جو قلم داں میں قلم تھا شاخ مرجاں ہوگیا

بعد مردن بھی ہے ناسخ مجھ سے خوش چشموں کو ضد
سبزۂ تربت چراگاہ غزالاں ہوگیا

صبح کے گم راہ کرنے کو شب فرقت میں آہ
ہر ستارہ دیدۂ غول بیاباں ہوگیا

کیا اثر میری سیہ بختی کے آگے نور کا ٭ ماہ ہے اک خال رخسار شب دیجور کا
مرگیا ہوں دیکھ کر جلوہ رخ پر نور کا میری لوح قبر کو زیبا ہے پتھر طور کا

شانہ اے خورشید محشر بن کہ الجھا ہے کمال
تار جیب صبح میں گیسو شب دیجور کا

لب ریز اس کے ہاتھ میں ساغر شراب کا
ہنستا ہے عکس رخ سے کفِ [illegible]

(۱) مخ میں "رشکی" ہو

Marfat.com

مرے رونے کے آگے قلزم اک قطرہ ہے شبنم کا
شرر سے کم ہے پیش سوز دل رتبہ جہنم کا

میں ایسا پاک دامن ہوں یقیں ہے بعد مردن بھی
بجائے سبزہ تربت پر اگے گا پنجہ مریم کا

جواب اس نے نہ بھیجا اور میں نے خط لکھے یاں تک
کہ مہریں کرتے کرتے مٹ گیا نقش اپنے خاتم کا

باد کی مانند ساقی لے اڑا پانی مجھے
کشتی مے ہو گئی تخت سلیمانی مجھے

اس نے شہ باز نظر کو جو ادھر چھوڑ دیا
ہم نے بھی طائر دل توڑ کے پر چھوڑ دیا (ورق ٣٥٣ ب)

کون وہ دل ہے جو محو رخ جاناں نہ ہوا
کون آئینہ ہے جو دیـــدۂ حیراں نہ ہوا

آہ یہ اس نے ۰۰۰۰ شب دیجور فراق
جس کے چہرے کے مقابل مہ تاباں نہ ہوا

جلوہ گر از بس کہ ہے دل میں خیال اک ماہ کا
طور کا شعلہ دھواں ہے میری شمع آہ کا

قامت موزوں نظر آیا مجھے حرف الف
تھا شروع عاشقی دن میری بسم اللہ کا

سیر میدان عدم کو جو مرا دل دوڑا
بـاد بن کر میں پسِ تو سنِ قاتل دوڑا

میں جو پیغام لگا لکھنے تو اللہ رے شوق
ساتھ قاصد کے ۰۰۰۰ تو اللہ رے شوق

معطر اس کے نہانے سے بس کہ آب ہوا
حبـاب بحر ہر اک شیشۂ گلاب ہوا

Marfat.com

انتظار اے یار ابھی باقی ھے گو میں مر گیا
روح گھر میں رہ گئی لاشہ اگر باھر گیا

وحشتِ دل ھوں میں دیوانہ تیری تاثیر کا
چشم آھو بن گیا حلقہ ھر اک زنجیر کا

سایہ گلبن پر گرے گر عاشقِ دل گیر کا
ھووے ھر غنچے میں عالم غنچۂ تصویر کا

اس خرابے میں بنایا جس نے گھر دیوانہ ھے
دیکھ ھر دروازے پر ناسخ نشاں زنجیر کا

میں اگر زینت فتراک کے قابل ھوتا
حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ھوتا

ماجرا ھر بحر میں ھے چشم دریا بار کا
کیا عجب ڈوبے سفینہ گر مرے اشعار کا

عاملوں نے اس پر آسیب پری ثابت کیا
پڑ گیا جس شخص پر سایہ تری دیوار کا

درباں نے نہیں کوچۂ جاناں سے نکالا
اے نالۂ دل تو نے مجھے واں سے نکالا (ورق ۳۵۱الف)

ضعف ھے راہ طلب میں کس کی دامن گیر پا
آتی ھیں رگ ھائے پا مجھ کو نظر زنجیر پا

ھو کس طرح نہ دیکھ کے قاتل کو اضطراب
ھے بے طرح مرتے دل بسمل کو اضطراب

دشمنِ جاں ھے ھمارا پاسباں کوچے دوست
ھو جیے اب آشنائے ساکنان کوچے دوست

وصف جنت جب کہ کی واعظ نے منبر پر شروع
صاف میں سمجھا کہ کرتا ھے بیان کوچے دوست

Marfat.com

ھے نازکی سے قامت جاناں سمن کی شاخ
سوز دروں سے میں ھوں چنار کہن کی شاخ

ظالم کو بعد مرگ بھی ھے ظالموں سے ربط
خنجر کا دستہ کیوں نہ بنے کرگدن کی شاخ

دکھلاے اپنے فنـــدق پاکی اگر بہار
پابوس کو چمن میں جھکے نارون کی شاخ

مرتا ھوں میں کسی کی نزاکت پہ دوستو
ببر جریدتین ھو نازک بدن کی شاخ

معنی ثمر، حروف ورق، صنعتیں ھیں گل
ناسخ ھے کلک فکر نہال سخن کی شاخ

ضبط سے آہ ھوئی ھے دل بےتاب میں بند
برق کو میں نے کیا معدن سیماب میں بند

نامہ ھو کیوں نہ مرا بال کبوتر کو و بال
حرف ھو جاتے ھیں کتنے فقط القاب میں بند

اس نے بالوں میں جو باندھا ھے سنہرا تعویذ
شب مہتاب کا دکھلاتا ھے جلوا تعویذ

میر (ی) آنکھوں سے یہ بارش ھے کہ دیواروں پر
شیخ معروف کا ھر اک نے لگایا تعویذ

اس نے جس سنگ پہ کھو دی تھی شبیہ شیریں
قبر فرھاد پہ لازم تھا اسی کا تعویذ

رکھیو سواد خط رخ رشک قمر سے دور
رھتی ھے شام جیسے الٰہی سحر سے دور

اپنے صنم کو لے کے شب وصل باغ میں
بھاگا میں آشیانۂ مرغ سحر سے دور (ورق ۳۵٤ ب)

Marfat.com

تسکیں کو حشر تک یہ نشانی ہے آپ کی
پیکان کیجیے نہ ہمارے جگر سے دور

گردود آہ پہنچے مرا آسمان پر
سیارے ہوں تمام سیاہ آسمان پر

خط دکھا دے غیر کو میرا وہ قاتل کھول کر
روؤں میں اپنے لکھے کو خوب سا دل کھول کر

تابہ کے تیغ زنی اے نگہ جاناں بس
چھن گیا میرا جگر اے خاش مژگاں بس

ہو گئی ساری زمیں غرق تہم اے ابر مژہ
آسماں جل گئے اے برق دم سوزاں بس

بہ رنگ گل مجھے کیا چاہیے گریباں چاک
کہ مثل غنچہ ہزاروں ہیں دل میں پنہاں چاک

تصور اس دل صد چاک میں ہے اس مہ کا
ہوا ہے جس کے اشارے سے ماہ تاباں چاک

دل سبک وضعوں سے اپنا آشنا ہوتا نہیں
سنگ مقناطیس ہرگز کہ ربا ہوتا نہیں

ہے عجب رنگ کی وحشت ترے دیوانے میں
جی نہ آبادی میں لگتا ہے نہ ویرانے میں

ہوں وہ مے کش کہ نہ مستی میں کہوں بھید کبھی
لاکھ قلقل کہے مینا مجھے مے خانے میں

اس صفائی سے مرے جسم پہ تو وار کہ
کہ جہاں ہاتھ پڑے واں نہ رہے پار لگا

سحر قاصر، فتنہ عاجز، شعبدہ بے کار ہے
مژدہ اے آفات تم کو دور چشم یار ہے

Marfat.com

جس کے گھر لے کے میں یہ دیدۂ تر بیٹھ گیا
اٹھتے اٹھتے مرے آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا

اس پاس [پاے ؟] حنائی پر رکھتا ہوں جو میں سر کو
کس ناز سے وہ ہنس کر کہتا ہے کہ بس سر کو

پاس سے اغیار کے گر پاس آسکتے نہیں
دور سے بھی کیا مجھے صورت دکھا سکتے نہیں (ورق۳۵۵الف)

سر رگڑوں آستان بت نازنیں سے میں
ہے دل میں داغ سجدہ مٹا دوں جبیں سے میں

کہتا ہے چین گیسوے ابرو میں دل مرا [؟]
کچھ مرتبے میں کم نہیں خاقان چیں سے میں

ناسخ نہ ہو جیو مگس خوان اغنیا
سنتا ہوں یہ سخن لب نان جویں سے میں

ناسخ رنگیں بیاں گر ہو غزل خواں باغ میں
لال ہوجاویں زبان عندلیباں باغ میں

پیش تر نشۂ ایجاد سے بے ہوش ہوں میں
خم گردوں بھی نہ تھا جب سے کہ مے نوش ہوں میں

حسرتِ وصل میں دریا کی طرح بہتے ہیں اشک
مثل ساحل ہمہ تن روز و شب آغوش ہوں میں

نہیں ممکن خم گردوں میں ٹھہرنا میرا
مستی عشق سے وہ بادۂ سر جوش ہوں میں

ہمہ وصف سراپاے صنم میں ہوں زبان [؟]
ایک وصف دہن تنگ میں خاموش ہوں میں

یار آتا ہے عیادت کو نہ تو آتی ہے
تیری خاطر سے بھی اے موت فراموش ہوں میں

Marfat.com

اپنی آواز سے یہ انس ہے ناسخ مجھ کو
مثل دف بزم جہاں میں ہمہ تن گوش ہوں میں

اے جنوں یاں کوئی جز ضعف گلو گیر نہیں
طوق گردن میں نہیں پاؤں میں زنجیر نہیں

فکر ہے غور طلسمات جہاں میں حیراں
غیر نسیاں کوئی اس خواب کی تعبیر نہیں

واں بہ ہر حال شفاعت میں نہیں ہے جو قصور
یاں گناہوں میں کسی وجہ سے تقصیر نہیں

خوں نہ جب تک ہو جگر ، اور نہ دل ہو پر درد
اشک میں رنگ نہیں آہ میں تاثیر نہیں

سر بہ کف پھرتا ہوں میں لیکن کوئی قاتل نہیں
گردن خم گشتہ شاید تیغ کے قابل نہیں (ورق ۳۵۵ ب)

زندگانی خلق کی ہے دست قاتل سے محال
کشتۂ حسرت ہے جو اس تیغ کا بسمل نہیں

اس ابر میں یار سے جدا ہوں ۞ بجلی کی طرح تڑپ رہا ہوں
دل اس کو دیا ہم نے تقصیر اسے کہتے ہیں
مارا غم فرقت نے تقدیر اسے کہتے ہیں
شکل اس کی تصور نے کھینچی ورق دل پر
نقاش اسے کہتے ہیں تصویر اسے کہتے ہیں

یہ نور ہے روے مہ جبیں کا کہ ہو خجل چاند چودھویں کا
جو حلقہ (ہے) زلف عنبریں کا ، وہ ایک نافہ ہے مشک چیں کا
وہ چشم فتاں ہے غیرت مل ، وہ زلف پیچاں ہے رشک سنبل
عذار میں ہے شباہت گل ، بدن میں عالم ہے یاسمیں کا
یہ ساعدوں کا ہے اس کی عالم ، کہ جس نے دیکھا ہوا وہ بے دم
نیام تیغ قضاے مبرم ، لقب ہے قاتل کی آستیں کا

Marfat.com

آگیا تھا رات کیا وہ ماہ کامل خواب میں
چاندنی کا ہے اثر زخم دل بے تاب میں

تجھ بن آنکھیں شب یہ لائیں جوش پر سیماب کو
کر دیا بالکل شفق گوں چادر مہتاب کو

دو شبِ تار سے تشبیہ ہمارے دن کو
تیرگی سے نظر آتے ہیں ستارے دن کو

گیا میں عالم وحشت میں جب سیر بیاباں کو
لتاڑا شیر قالی کی طرح شیر نیستاں کو (ورق۳۵۶ الف)

ہزاروں صدمۂ جاں کاہ ہیں پر میں نہیں مرتا
کیوں اب آب حیواں طلب شب ہائے ہجراں کو [؟]

دکھا کر وہ سہی قامت حنائی ہاتھ کہتا ہے
کیا شمشاد سے پیدا خدا نے شاخ مرجاں کو

ہیں اشک مری چشم میں قلزم سے زیادہ
ہیں داغ مرے سینے پر انجم سے زیادہ

.... کرتا ہے اشاروں میں وہ باتیں
ہے لطف خموشی میں تکلم سے زیادہ

تھا اس گل خنداں کا چمن میں جو ہمیں دھیان
غم گیں ہوئے غنچوں کے تبسم سے زیادہ

کعبے کا ارادہ نہ کلیسا کا ارادہ ✡ یاں ہے وہ ارادہ جو ہو مولیٰ کا ارادہ
یوسف کو اٹھا لائے ہے آغوش پدر سے ✡ اللہ رے تاثیر زلیخا کا ارادہ
اک دم نظر آیا نہ مجھے گر قد جاناں ✡ آہوں نے کیا عالمِ بالا کا ارادہ

پھر بہار آئی کفِ ہر شاخ پر پیمانہ ہے
ہر روش میں جلوۂ باد صبا مستانہ ہے

بس کہ ہے مجھ کو تصور گیسوئے شب رنگ کا
پنجۂ خورشید بھی اک آبنوسی شانہ ہے

Marfat.com

کاوش آزار فرقت سے مرا یہ حال ہے
حلقہ بن کر چشم پائے مور میں خلخـــال ہے

قیامت پائے مال جلوۂ رفتار دل بر ہے
جو اس کا نقش پا ہے پنجۂ خورشید انور ہے

قیامت کیوں نہ ہو جس دم چڑھاوے آستیں قاتل
صفائے ساعد سیمیں بیاض صبح محشر ہے

نہ راحت زندگانی میں نہ بعد از مرگ آسایش
حیات و موت بیمار محبت کو برابر ہے

فراق یار میں ہیں جز و تن بھی دشمنِ جانی
مرے اعضا میں ہر ہر استخواں مانند خنجر ہے (ورق ۳۵۶ ب)

کیا ہے ناتواں ایسا ہمیں آزار فرقت نے
جسیم اپنے بدن کے سامنے ہر تار بستر ہے

نشاں اس کے قدم کے پڑ گئے جب میری تربت پر
یہ سمجھا میں کہ میری خاک پر پھولوں کی چادر ہے

ہم صفیر اس باغ کی کیسی ہوا ناساز ہے
طائر رنگ حنا تک مائل پرواز ہے

کچھ رقیبوں کی عداوت کا نہیں خطرہ کہ یاں
نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز ہے

فـــراق یار میں دن رات ناسخ تار بستر ہے
وفور ناتوانی سے بدن اک تار بستر ہے

دل کو تو اضطراب ہے ، آنکھوں میں خوں ناب ہے
رخصت صبر و تاب ہے ، رحلت خور و خواب ہے

جلوہ گاہ اس کا ازل سے یہ محل ہے ناب ہے
جس کے آگے آفتاب اک کرمک شب تاب ہے

Marfat.com

یاد آیا جب کسی رخسار پر بالا مجھے
خود بہ خود آیا نظر اک چاند اور ھالا مجھے

دل ھمـــارا زخمی تیغ فراق یار ھے
وصل ھونا زخم کا بے وصل کے دشوار ھے

مژدہ بادا اے سر شوریدہ تیرے شوق میں
دامن ھر طفل مثل دامن کھســـار ھے

کہہ دیا تجھہ سے خبردار اے ھما جل جاے گا
استخواں میرا غذائے مرغ آتش خوار ھے

دل مرا مرگ شب فرقت میں ایسا شاد ھے
شیون باراں مجھے شور مبـارک باد ھے

فکر سے میں نہیں خالی غم جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ھے گریباں میں کبھی

عالم آھوں کے شراروں کا یہ ھے رونے میں
جس طرح اڑتے ھیں جگنو شب بارانی میں

عاشق کی سعادت ھے جو سر اس کا جھکا ھے
قاتل تری تلوار نہیں بال ھمـــا ھے (ورق۳۵۷الف)

جو دن ھے سو ھے دیو سفید اپنی نظر میں
جو رات ترے ھجر میں ھے کالی بلا ھے

دھر میں غرق مرا کون گنہہ ثانی ھے
موج مے تجھہ کو بجا ھے خط پیشانی ھے [؟]

قبر زنجیر سے ڈھانکو عوض چادر گل
تھا میں دیوانہ مری روح بھی دیوانی ھے

کم شب مہ سے شب تار نہیں ھے ناسخ
یاں تصور میں جو وہ چہرۂ نورانی ھے

Marfat.com

زار انتظار خط نے کیا اس قدر مجھے
پہچانتا نہیں ہے مرا نامہ بر مجھے
ہوں وہ غمیں کہ لب نہ ہنسی سے ہو آشنا
دیوار قہقہہ بھی گر آوے نظر مجھے
اک عمر سے ہوں بادیہ پیمائے بے خودی
مدت ہوئی کہ کچھ نہیں اپنی خبر مجھے
میرے لاشے کے وہ ہم راہ لحد تک ہووے
اے اجل تیرا قدم مجھ کو مبارک ہووے
دوست گر جنس محبت کا خریدار نہیں
کوئی دشمن ہی مری جان کا گاہک ہووے
فریب غیر نے مجھ کو نکالا کوے جاناں سے
کیا ابلیس نے آدم کو باہر باغ رضواں سے
کر گیا ہے مری آغوش کو جاناں خالی ۞ اس مہینے کو بجا کہتے ہیں انساں خالی
جو مے فروش نے دل لے کے دی شراب مجھے
عوض میں ذروں کے بخشا ہے آفتاب مجھے
مجھ کو فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی
وہ نہ آتا تو مری موت ہی آئی ہوتی
غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم
لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی
خط کے آغاز میں تو صاف ہوا مجھ سے تو کیا
کبھی تروار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی (ورق ۳۵۷ ب)
بے کل کلائی جس کی ہو سمرن کے بوجھ سے
ہار اس کو گل کا کم نہیں سو من کے بوجھ سے
کبھو صدمہ ببولے کا، کبھی صرصر کی زحمت ہے
ہماری خاک یوں برباد ہو اے ابر رحمت ہے

Marfat.com

نشاط نشاط تخلص، الٰہی بخش نام، متوطن قصبۂ کاندھلہ۔ شعر خوب می گوید، دیگر صفاتش معلوم راقم نیست۔ ازوست۔

سینہ صافوں کو نہ ہو قید تعلق مانع ✡ بحر اڑتا ہے لگا موج کی زنجیر کے پر

ندا ندا تخلص، نامش معلوم راقم نیست، از شعرائے دکن است۔ دو شعر از قصیدہ اش می نگارد۔ ازوست۔

صبح ہاتف آج میرے دل کے کانوں میں پکار
یوں کہا دیوانے کیا سوتا ہے اٹھ ہو ہوشیار
وا شد دل مدعا ہے گر، تو کر سیر چمن
دیکھ آنکھیں کھول کیسی دھوم ڈالے ہے بہار

نیاز نیاز تخلص، نام و نشانش دریافت نہ گشتہ۔ رباعی در مبارک باد صحت دست شکستۂ کسے گفتہ، بسیار خوب گفتہ نگارد۔ ازوست۔

حق سے مانگوں ہوں ہمیشہ یہی اے بالا دست
عافیت سے ہی رہے ذات تری دست بہ دست
دست بستہ رہے حاضر تری خدمت میں عیش
فضل حق سے ہو مبارک یہ تجھے صحت دست

نصیر نصیر تخلص، شخصے است بہ اطرافِ دکن۔ از نامش آگاہی نیست۔ ازوست۔

دے ابکے سال گر مجھے سیر بہار دست
بے جام ایک دن نہ رکھوں لالہ وار دست
جوں غنچہ آنکھ ڈھانپ، قناعت پہ رکھ نگاہ
آگے ہر ایک گل کے نمط مت پسار دست

ندیم ندیم تخلص، نامش محمد قاسم، از شاگردانِ حکیم ثناء اللہ خاں فراق بود۔ اشعار (ورق ۳۵۸ الف) پاکیزہ می گفت۔ ازوست۔

عکس اس فندق پا کا پڑے گر پانی میں ✡ جھاڑ گل مہدی کا آجائے نظر پانی میں

Marfat.com

نظیر | نظـیر تخلص، شخصے در بلدۂ بنارس است و خود را شاگرد میرزا رفیع السودا اقرار می دهد ـ از نامش اطلاع نیست ـ ازوست ـ

جب ترے کوچے سے ہم اٹھ کے چلے جاتے ہیں
شعلۂ آہ کی گرمی سے جلے جاتے ہیں
ہوں تیرے تصور میں مری جاں ہمہ تن چشم
دل ہے مرا جوں نامۂ حیراں ہمہ تن چشم
تا ایک نظر دیکھے تجھے اے مہ تاباں
رہتا ہے سدا مہر درخشاں ہمہ تن چشم

نامی | نامی تخلص، منّون لال، قوم کایت، در مشاعرۂ مہدی علی خاں عاشق می آمد، و غزل طرحی سرانجام کردہ می آورد ـ معلوم نیست کہ از مدت کجا رفتہ ـ ازوست ـ

دامن سے اس نے جھاڑی جو پی کر شراب گرد
پھیلی یہ بو کہ ہوگئی بوئے گلاب گرد
ہوگئی لال زباں، حرف نہ نکلا منہ سے
کیا دیا پڑھ کے فسوں تونے مجھے پان کے بیچ

نادر | نادر تخلص، شیخ غلام رسول، از روساے بلدۂ گوالیار، شخص قابل و متواضع ست ـ از نتائجِ فکر اوست ـ منہ

صیاد نے جالے کا کیا کام قفس پر ۔ پیچیدہ کیا یا کہ دلا دام قفس پر

نیاز | نیاز تخلص، میر عبداللہ، شاگرد محمد تقی میر، معلوم نیست کہ کیست و کجا ست و کہ بود ـ ازوست (ورق ۳۵۸ ب)

کیا ہوا ہم ہی جو دنیا میں یہ ناشاد رہے
تو سلامت رہے اور تیرا یہ بیداد رہے

نوا | نوا تخلص، شیخ محمد ظہور اللہ خاں، طالب علم، باشندۂ الکھنؤ.

Marfat.com

متوطن قصبۂ بداؤں۔ شاگرد بقاء اللہ خان ، از حضور مرشد زادۂ آفاق میرزا جہاں دار شاہ مرحوم خطاب خوش فکر خاں یافتہ۔ واقعی کہ بسیار خوش فکر است و اکثر قصائد بسیار بہ متانت و پختگی گفتہ۔ در غزلیات ہم داد شاعری دادہ از نتائج طبع زاد اوست۔

اب اشک تو کہاں ہیں جو چاہوں ٹپک پڑے
آنکھوں سے وقتِ گریہ مگر خوں ٹپک پڑے

طغیانی سر شک یہاں تک ہے چشم سے
اک قطرہ آب چاہوں تو جیحوں ٹپک پڑے

ڈوبا ہے بحر شعر میں ایسا نوا کہ اب
دے طبع کو فشار تو مضموں ٹپک پڑے

نہ گنے زخم کسی نے ترے نخچیر کے پر
دشت میں لاکھوں ہی دیکھے شفقی تیر کے پر

ہے دل یار تجلی کدۂ برق غضب
بس بس اے نالہ یہاں جلتے ہیں تاثیر کے پر

ان دنوں اپنے ہیں انفاس مسیحا مہلک
کترے تقدیر نے ایسے مری تدبیر کے پر

ہمارا نامہ لے کر دے ہے وہ دشنام قاصد کو
جز اس کے کچھ نہیں ملتا ہے واں انعام قاصد کو

ہم شکل میرے سر کے جو داغ جنوں سے ہے
خورشید پھینکتا ہے کلاہ آسمان پر

اس اوج تک تو سیل سرشک اپنا جا پڑا
جس میں کہ ابر جوں کف دریا بہا پڑا

.... منزلوں کا یا پیام یاس لاتا ہے
الٰہی خیر کیجو نامہ بر کچھ .... آتا ہے (ورق ۳۵۹ الف)

Marfat.com

اٹھانے کو کسی نے پھر نہ میری آستیں پکڑی
بہ رنگ نقش پا اس در پہ جب میں نے زمیں پکڑی
الٰہی ۔۔۔۔ لگیو گور میں اس تیرہ باطن کے
کہ جس نے بے تکلف اس کی زلفِ عنبریں پکڑی
خط آنا اک طرف اب جاے ہے پیغام برتانی
کہ جاکردے مری جانب سے یہ پیغام قاصد کو
تو لے کے خط کو یاں آیا تھا یا صورت پرستی کو
چل اپنے کام لگ اس کام سے کیا کام قاصد کو
نوا قاصد کو اپنے پر وہ مفتوں آپ کرتے ہیں
وہ اپی خوب ہیں کیا دیجیے الزام قاصد کو

ندرت ندرت تخلص، میرزا مغل، از شعراے متقدمین است ۔ ازوست ۔

غضب ہے عشق کسی سے کسی کو پیار نہ ہو
کسی کے لطف کا کوئی امیدوار نہ ہو
مجھے تو پاے تخت عیش ہے نقش قدم اس کا
بڑی دولت ہے ندرت گر میسر ہوے پابوسی

نادر نادر تخلص، لالہ گنگا رام، شاگرد میر حسن، سکنۂ لکھنؤ، از شیریں کلامی اوست ۔

قاصد تو اس فریب سے اس پاس جائیو
کس کا یہ خط ہے اس کو مجھے پڑھ سنائیو

نیاز نیاز تخلص، میر محمد علی، سید بست متوطنِ دارالخلافہ، از چند ے طرف دکن رفتہ ۔ ازوست ۔

اس کے عارض یوں عرق سے تھے سحر بھیگے ہوئے
جس طرح شبنم سے ہوں گل برگ تر بھیگے ہوئے

Marfat.com

ھے مژہ نم اشک سے پہنچے ھے کب تجھ تک نگاہ
مانع پرواز ھیں طائر کے پر بھیگے ھوئے

نظیر نظیر تخلص ، گنپت رائے ، قوم کایتھ ، متوطن دھلی ، شاگرد میاں نصیر ، ازوست ۔

کیا زرد ھوئیں عشق کے آزار سے آنکھیں
ھم چشم ھیں اب نرگسِ بیمار سے آنکھیں
ھے جو غنچے کو تصور دھنِ جانی کا
دل میں ھے عزم مگر چاک گریبانی کا

نجات نجات تخلص ، میر زین العابدین ، وطنش قصبۂ سہارن پور است ۔ شاگرد ولایت زائے ست ۔ شاعر فارسی گو ۔ گاھے تفننا طبع شعر ریختہ ھم می گوید ۔ بامولف آشناست اکثر قصائد فارسی به قوت و فصاحت تمام سر انجام نمودہ و غزلیات ھم نمکین گفتہ است ۔ از کلام اوست ۔

یاں تلک سر کو پٹک ھجر میں توڑے پتھر
کہ نہیں دامن کہسار میں چھوڑے پتھر
آنکھیں پتھرا گئیں تس پر ھیں ٹپکتے آنسو
بلبے ھجراں تری قدرت کہ نچوڑے پتھر

نصرت نصرت تخلص ، گوبند رام ، قوم کایتھ ، جوانے ست مربوط ، شاگرد میاں نصیر ، ازوست ۔

قتل کو میرے یہ کافی ابروے خم دار ھے
کھینچنا تلوار کا خوں خوار کیا درکار ھے
کیا عجب ھے ھاتھ میں گر یہ عصا لے آہ کا
دل تمہاری نرگس مخمور کا بیمار ھے
عاشقوں میں کوہ کن سا بھی نہ ھوگا سرفروش
وصف جس کا یاں زبان تیشہ پر ھر بار ھے

Marfat.com

نادر نادر تخلص، میر محمد علی، عرف میر جاکن، بزرگانش اهل خطه امامیه مذهب ـ شعر خوب می گوید ـ ازوست ـ

ناخن مشکل کشا بن کیوں که هو یه واگره
دل نہیں پہلو میں میرے غم کی هے گویا گره

سو طرح سے بات اگر کہیے تو کھلتا هی نہیں
مجھ میں اور تجھ میں نه جانوں پڑ گئی هے کیا گره

نامی نامی تخلص، احوالش معلوم نسیت و نه نامش مفهوم گشته ـ شاید از سکنائے لکھنؤ ست ـ ازوست ـ

سرو گر جان ترا یه قـد رعنا دیکھے
سر اٹھا پھر نه کبھو عالم بالا دیکھے (ورق ۳٦۰ الف)

پھر کبھو چشم سے چشم اس کی نه هووے گی دو چار
چشم تیری کو اگر نرگس شہلا دیکھے

آتش عشق سے نامی کا جگر جلتا هے
آپ هنس هنس کے یه کہتے هیں کوئی آدیکھے

واه کیا خوب مثل ٹھیک بندهی هے اس دم
گھر کسی کا جلے اور کوئی تماشا دیکھے

ٹکڑے دامن کے کیے چاک گریبان کیا
تیری وحشت نے کچھ اب اور هی سامان کیا

ایک نامی نہیں کچھ تجھ په یه غش کرتا هے
دیکھتا جو کوئی تجھ کو هے عشش کرتا هے

لڑیاں هیں کان میں یه اے جان موتیوں کی
یا کان میں هے تیرے یه کھان موتیوں کی

مجنوں کے جنوں کا بزم میں کل ذکر هوتا تھا کل اس کے آگے اذکار
وحشت کا مری جو ذکر نکلا تو سن کے اگا وه کہنے دل دار

Marfat.com

نامی کا فریب میں ھی سمجھوں ۞ مجذوب ، نه مست، اور نه مے خوار
یه اس کی مثل ھے جو سنی ھو ۞ دیوانه به کار خویش هشیار

کی قتل کو عاشق کے تدبیر بہت خاصی
لے ھاتھ میں جو نکلے شمشیر بہت خاصی
طبیب اس کو کس امید پر دوا دیوے
ترے مریض کو پیارے خدا شفا دیوے

نجم نجم تخلص ، قاضی نجم الدین کاکوری ، که قصبه ایست از مضافات پورب ـ شخص عالم و فاضل و ذهین ـ به سببِ کمالات خدمت قضاے کلکته صاحبان انگریز به نام او مقرر کرده‌اند ـ شریک جلسهٔ کونسل باصاحبان آنجا می باشد ـ (ورق ۳٦۰ ب) یک رباعی از تصانیفش به سمع رسیده ، ثبت می نماید ـ بسیار کلامش پاکیزه است ـ

مت پوچھ که رات کیوں که بارے گزری
میں کیا کہوں جس طرح که پیارے گزری
اے صبح امید آرزو میں تیری
گنتے ھی تمام رات تارے گزری

ردیف حرف الواو

وجیه وجیه تخلص ، نواب وجیه الدوله ، وجیه الدین خاں بهادر ... جنگ ، برادر کوچک نواب حسام الدوله حسام الدین خاں بهادر مبارک جنگ ، که خدمت مختاری سلطنت و کار پردازی خلافت حضرت خدیو زماں داشت ـ وکیل مطلق از طرف برادر خود به حضور انور بود ـ و قرب و منزلت تمام داشت ـ در عهد اقتدار خویش ... بشر منت و احسان داشته ـ و کار خلائق به خوش بینی و خوش طینتی سرانجام کرده میداد ـ با وصف .... ثروت با هرکس به لطف و مدارا پیش می آمد و اوصاف حمیده اش ازاں بیش ست که قلم عجائب نگار

Marfat.com

رقم سازد۔ به سبب موزونی طبع شعر فارسی نهایت برجسته و پخته و سنجیده از زبانِ ندرت بیانش می زاد۔ و اصلاح شعر از میرزا محمد فاخر مکین که از استادانِ این عصر است، و در لکهنؤ قیام دارد، گرفته۔ مثنوی به زبان هندی بسیار به خوبی موزون نموده و مضامینِ عالی دران مندرج ساخته (ورق ۳۶۱ الف) در علم عروض و قوافی مهارتے کلی دارد۔ گاه گاهے به جهت تفنن طبع که اشعار ریخته گفته است ازان جمله چند شعر مرقوم می سازد۔ من کلامه۔

هے عکسِ حقیقت رخ نیکوے محبت
محراب طریقت خم ابروے محبت
گو قتل سے میرے ترے کچھ هاتھ نه آیا
سرخ آگے وفا کے تو هوا روے محبت
آ دیکھ بهار چمن و دیدۂ و دل کو
کیا هی یه کهلے هیں گل خود روے محبت
مسیح دم مری بالیں پے کون آتا هے
که مجھ سے مردے کو پهر گور سے جلاتا هے

گرمی غیر جو هم ٹک بهی گوارا کرتے ○ سرد آهوں سے نه اوقات گزاری کرتے
سر بالیں جو دم نزع وه آیا میری ○ کیا دکهائی بتِ کافر نے خدائی مجھ کو
ادب سے اس کا قدم بوس کیجیو قاصد ○ جو ڈهب بنے تو بلائیں بهی لیجیو قاصد
تسکین درد دل کو نه آج هو نه کل هو
بے یار بے کلی هے وه هی ملے تو کل هو
خم دل بس که رها آن کے جم چشموں میں [؟]
پانی پانی هوا خجلت سے میں هم چشموں میں

ولی ولی تخلص، که معروف و مشهور است، [illegible] بعض عزیزان موجد شعر ریخته است، زبان و بیانش مواقف محاوره و گفتگوے آن عهد است۔ و اشعارش برزبان خلق جاری۔ اکثر مضمون کلامش بسیار دلچسپ، لیکن بندش و روز مرهٔ سخنش بالفعل رائج نیست۔ ازوست۔ (ورق ۳۶۱ ب)

Marfat.com

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گل فام ہے
جس کی آنکھوں کا تصور بے خودی کا جام ہے
گل رخاں کیوں نہ کہیں تجھ کو سکندر طالع
جلوہ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے
سن ولی رہنے کو دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا گوشۂ تنہائی ہے
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اس کو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرانی
بدخشاں میں گیا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچیں کا

پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا ۞ شاید کہ مرا حال اسے یاد نہ آیا
شغل بہتر ہے عشق بازی کا ۞ کیا حقیقی و کیا مجازی کا
صحنِ گلشن میں جب خرام کیا ۞ سرو آزاد کو غلام کیا
ہم کو شفیع محشر وہ دیں پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے
درکار کیا ہے مسجد سجدے کو عاشقوں کے
محراب ابرو کی اے قبلہ گاہ بس ہے

بجا ہے گر شہید سرو قد کا ۞ بناویں چوب سے طوبی کی تابوت

بہ رنگ ساقی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح
کہ دست آئنہ رو ہے مدام جائے قدح
خمار حشر سے مے پرستوں کو [؟]
لکھیں جو قبر کے تعویز پر دعائے قدح
صنم کے لعل پر وقت تکلم ۞ رگ یاقوت ہے موجِ تبسم
جاگیر سے نہ کچھ دلِ وحشی کو کام ہے
اس زلف کا سیاہا اسے لاکھ دام ہے (ورق ۳۶۲ الف)

Marfat.com

خوبی اعجاز حسنِ یار گر انشا کروں ✡ بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں
آرزو دل میں یہی ھے وقت مرنے کے ولی ✡ سرو قد کو دیکھ سیر عالم بالا کروں
مجھ کو تجھ بن کسی سے کام نہیں ✡ فکر ناموس و ننگِ نام نہیں
فدائے شاھد رنگیں ادا ھوں ✡ شہید شاھد گل گوں قبا ھوں
گریاں ھیں ابر چشم مری اشک بار دیکھ
ھے بے قرار برق مجھے بے قرار دیکھ
اس لب و زلف کے تماشے کو ✡ چلے آتے ھیں مصری و شامی
گر تجھ کو ھے عزم سیر گلشن ✡ دروازۂ آئنـــہ کھلا ھے
ھے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ھے ✡ غمزۂ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ھے
دشمنِ دیں کا دین دشمن ھے ✡ راہ زن کا چراغ رہ زن ھے
عجب کچھ لطف رکھتا ھے شب خلوت میں دل بر سے
سوال آھستہ آھستہ جواب آھستہ آھستہ
کہاں ھے آج یارب جلوۂ مستانـــۂ ساقی
کہ دل سے تاب، جی سے صبر، دل سے ھوش آجاوے (کذا)

واقف واقف تخلص، شخص درویشے بود، از نامش اطلاعے نیست. سکنۂ فیض آباد ـ شعر خوب و پاکیزہ می گفت ـ ازوست ـ منہ کلام ـ

سرد ھے بازار خوباں گرم بازاری نہیں
کتنے یوسف دیکھتا ھوں کچھ خریداری نہیں
خوب رو ھوکے با وفا ھووے ✡ میں نہ مانوں اگر خدا ھووے

(ورق ۳۶۲ ب)

سیکھا ھے مجھ سے یارو ابر بہار رونا ✡ دامن کو اپنے منہ پر رکھو
ھوا ھے عشق سے آکر مقابلہ دل کا
بھڑا پہاڑ سے جا بل ہے حوصلـــہ دل کا
سر شک و آہ ھے، شور جنوں ھے، وحشت ھے
عجب شکوہ سے جاتا ھے قافلہ دل کا

Marfat.com

کہاں ہے شیشۂ مے ، محتسب خدا سے تو ڈر
مری بغل میں جھلکتا ہے آبلہ دل کا

جب کہ پردے سے یار نکلے ہے ✡ آہ بے اختیار نکلے ہے

ان رقیبوں سے گئے گزرے ہیں کیا اے یار ہم
وہ شریک بزم ہو ویں ، اور نہ پاویں بار ہم

عشق میں کیا فضل و ہنر چاہیے ✡ آہ میں تھوڑا سا اثر چاہیے

ایک ہووے داغ اس دل کا تو کوئی دھو سکے
روز و شب کی شست و شوائے چشم کس سے ہو سکے
رہ نورد بے خودی گر کچھ نہ ہو ہم سا تو ہو
گر سراغ اس کا نہ پاوے آپ کو تو کھو سکے
خیال وعدہ سے از بس کہ تو نظر میں رہا
تمام رات مرا جی صدائے در میں رہا
اے وائے ہم رہوں نے رہ اپنی اپنی ہاں کی
ہم رہ گئے بھٹکتے جوں گرد کارواں کی

واقف شراب معلوم اس دور آخری میں ✡ ناچار کیا کریں ہم افیون گھولتے ہیں
یارانِ ہم نشیں و رفیقان دوست دار ✡ سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے

جب بند ہوئی یہ آنکھ تو اے دوست بعد مرگ
پھٹکے ہے کون پاس کسی بے قرار کے

وجہ تخلص ، درویشے حلیم الطبع ، اکثر مضامینِ اشعارش صوفیانہ است ۔ از نتائجِ فکر اوست ۔ (ورق ۳٦۳ الف)

عشق میں راحت ہو یا آزار ہونا ہو سو ہو
کیا کریں اب ہم بھی ہیں ناچار ہونا ہو سو ہو
کر گریباں چاک . . . . چل بیاباں کی طرف
دیکھ لیں یہ بھی مزہ یک بار ہونا ہو سو ہو

Marfat.com

واله | واله تخلص، از قوم هنود، شخص تازه وارد دارالخلافه گشته، متوطنِ فیض‌آباد ـ در مشاعره دوسه مرتبه غزل هاے طرحی خوانده ـ این چند اشعار ازاں جمله است ـ

کیا زلفِ صنم عنبر سارا سے نہیں کم
بلکہ خطِ رخ بھی خط آغا سے نہیں کم
اعجاز لب اس کا دم عیسی سے نہیں کم
وہ پنجہ . . . . ید بیضا سے نہیں کم
بازو پہ جو ہے نورتن اس ماہ جبیں کے
میزانِ نظر میں وہ ثریا سے نہیں کم
معدوم کو کیوں . . . . . ثابت کرے واله
مضموں کمر یار کا عنقا سے نہیں کم

واصف | واصف تخلص، حسن بخش خان، از ابناے اعمام مولف این نسخه است، جوانےست مودب، همت خودرا بر تحصیل کتب عربی مصروف می دارد ـ درین روزها ذوق شعر گوئی دامن گیر حالش گشته ـ اشعار ریخته خوب می گوید و از راقم اصلاح می گیرد ـ از طبع زاد اوست ـ منه ـ

وصال جاناں ہو جس میں حاصل وہ ساقی دینا شراب اب تو
کہ آتش ہجر میں مرا دل ہوا ہے جل کر کباب اب تو

وداع ہوکے مرے گھر سے کل جو یار چلا
تو ساتھ اس کے وہیں صبر و اختیار چلا (ورق ۳۶۳ ـ)
فصل گل آئی کہو دیوانو کیا تدبیر ہے
سبز ہے صحرا، جنوں ہر آن دامن گیر ہے
آتا ہے دل میں چاک گریباں کیجیے
صحرا کے آج چلنے کا سامـــان کیجیے

Marfat.com

بات نہیں کرتے ہو مجھ سے جو تم رات سے
کہیے خفا میری جان ہوگئے کس بات سے

وحشت وحشت تخلص، میر ابوالحسن نام، معلوم نیست که کجائیست ـ اشعارش دلچسپ ـ ازوست ـ

جو مہر تیرے حسن کا گر نام ہوچکا ٭ میرا بھی عشق طشت اب بام ہوچکا
میں نے شروعِ نزع میں کی تھی تجھے خبر ٭ پہنچا تو اس گھڑی کہ مرا کام ہوچکا
گہ گریۂ شب، گاہ میں آہ سحری ہوں ٭ جو کہیے سو ہوں گرد ... تری ہوں

واله واله تخلص، شخصے بود در عہد فردوس آرام گاہ، کلامش به طور پیشینان‌ست ـ ازوست ـ

منہ تمہارا درمیاں ہے گا وگر نہ مجھ سے اب
آرسی کیا جان رکھتی ہے جو ہم چشمی کرے

واله واله تخلص، مرحمت خانِ مرحوم، اصلش از خطۂ کشمیر جنت نظیر، از آبا و اجداد عمده معاش مانده ٭ از طرفِ صاحبانِ انگریز بہادر داروغۂ اخبار دارالخلافه مقرر بود ـ مرد سلیم‌الطبع و خوش اخلاق و دانا و تجربه کار و عاقل وقت خود بود و خط ثلث خوب می نوشت ـ شعر فارسی و ریخته هر دو به آئین شایسته می گفت ـ در غـــزل فارسی ثاقب تخلص می کرد، با جامع این نسخه تعارف تمام داشت ـ از چندے رحلت نمود ـ مرد خوب بود ـ خدایش بیامرزاد ـ از کلام اوست ـ (ورق ٣٦٤ الف)

ہے کس متاع کی یارب دکاں زمیں کے تلے
چلا ہے جس لیے یہ کارواں زمیں کے تلے

تو ایسی ادا سے جدھر جائے گا ٭ خدا جانے کیا قہر کرجائے گا

گنے جو بندوں میں اپنے تو ایک بار مجھے
تو خلق میں ہو خدائی کا اعتبار مجھے

Marfat.com

دم مارے ھے غم دل سے مرے ھم نفسی کا
اے ھم نفساں وقت ھے فریاد رسی کا

گلشن میں مرے دل کے کوئی آن بسا ھے
اس جاے کی کچھ اور ھی اب آب و ھوا ھے

وہ کوئی تجھ سے آشنا ھوگا ✡ پہلے جو آپ سے جدا ھوگا

کیا کہوں اس خوش ادا نے کام کچھ ایسا کیا
لے گیا دل ھنستے ھنستے اور میں دیکھا کیا

میرا یہ دل ھے آئنہ دار اس جمال کا
پر تو کو جس کے خوف نہیں کچھ زوال کا

نہیں ھے اس کی جو مرضی ادھر کے آنے کی
ھر ایک دم میں نئی بات ھے بہانے کی

میں نے پنہاں تو کیا تھا پاس نام و ننگ سے
حال دل ظاھر ھوا لیکن شکستِ رنگ سے

ھے عیاں جلوہ ترا انسان کی تصویر سے
صورت معنی ھے ظاھر لفظ کی تحریر سے

چشم سے کچھ جو مدعا ھے مجھے ✡ محض تیرا ھی دیکھنا ھے مجھے

طور اس شوخ کا ہے طور نظر آتا ھے
آگے کچھ اور تھا اب اور نظر آتا ھے

ولی

ولی ، میرزا محمد ولی ، اصلش دارالخلافہ ، لیکن مرتد [illegible]

زندگی کی اس نے لذت کچھ ولی جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دل بر جانی نہیں [illegible]

چاھے کیوں کر نہ جی تن سے نکل جاتے کہ [؟]
یہ نہ آیا جو گیا اس کی خبر لانے کو

عیاں گر کریں سوز نہاں کو [؟] ✡ لگے آگ جوں شمع میری زباں کو

Marfat.com

بند قبا چمن میں جو وہ یار وا کرے
لے برگ گل کو ہاتھ میں پنکھا صبا کرے

ولایت | ولایت تخلص، شاہ ولایت، درویشےست، سابق ازیں در دهلی قیام داشت ـ حالا در فـــرخ‌آباد تکیهٔ درویشانه بنا کرده بسر می برد ـ ازوست ـ منه ـ

نه تنہا یه تن بلکه جاں بیچتا هوں ✡ میں هستی کی ساری دکاں بیچتا هوں
زمیں آسماں تک هے سب جنس ارزاں ✡ مگر ایک دل کو گراں بیچتا هوں

داور | داور تخلص، مرزا داور بیگ ـ نه میدانم که کیست و باشندهٔ کجاست شعر بنامش مسموع گشته بود ـ ثبت نموده شد ـ ازوست ـ منه ـ

زلف دل بر سے مجھ کو سودا هے ✡ لوگ کہتے هیں تجھ کو سودا هے

ولی | ولی تخلص، حکیم شیخ ولی محمد، ساکن موضع نانوته، از مضافات صوبهٔ سہارن پور ـ شخص قابل است ـ از بس که طبع موزوں دارد، اشعار ریخته می گوید ـ ازاں جمله است ـ

شمشیر اس ابرو کی ایسا هی جو خم رکھے
طاقت هے کسے آگے جرأت سے قدم رکھے

وهم | وهم تخلص، میر محمد علی نبیرهٔ میر محمد تقی خیال، باشندهٔ لکھنؤ، در سرکار نواب عالی جناب وزیر الممالک مرحوم عز امتیاز دارد ـ ازوست ـ (ورق ۳۶۵ الف)

گو فکر تیرے دل کے تئیں سو لگی رهے ✡ پر وهم شرط یه هے ادهر لو لگی رهے

وصال | وصال تخلص، نصر الله خاں، خلف ثناء الله خان فراق، چوں شعر گفتنش موزونی ست [؟] شعر ریخته می گوید و اصلاح از پدر بزرگ وار خود می گیرد ـ جوان قابل است، ازوست، منه ـ

Marfat.com

آئنه گھورنے کو سب سے نرالا نکلا ٭ منہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا

وحشت وحشت تخلص، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد جعفر علی حسرت، از نام و نشانش، اطلاع نیست۔

آہ آگے تو نکلتی تھی جگر سے باہر
اب جگر نکلے ہے خود دیدۂ تر سے باہر
کیوں کہ تم گھر سے نہ نکلوگے میاں دیکھیں گے
ہم نکالیں گے تمہیں لاکھ ہنر سے باہر

مرے سامنے گر وہ اک آن ٹھہرے ٭ تو آنکھوں میں آکر مری جان ٹھہرے

وحدت وحدت تخلص، جمعیت رائے نام، قوم کایت، ساکن قصبۂ میرٹھ، جوانے ذہین و خوش کلام است، در زمرۂ محرران عدالت ضلع منصوب، ازوست۔ منہ۔

ہردم ہے عندلیب کو اب عزم نا لگی ٭ فصل بہار آتے ہی اس کو ہوا لگی

ولا ولا تخلص، مظہر علی خاں، عرف مرزا لطف علی، پسر سلیمان علی خاں وداد شاعر فارسی گو، مرد حریف و ظریف و مزاح دوست، به سبب قرب و جوار به ایں احقر دوستی و اخلاص محکم داشت۔ از چندے برائے تلاش معاش به طرف لکھنؤ رفتہ، حالا شنیدہ می شود کہ به صیغۂ شاعری نوکر صاحبان انگریز شدہ به کلکتہ رفتہ، اوراست۔ منہ کلام۔ (ورق ۳۶۵ ب)

یونہیں گر کرتے رہے ہم اشک سے تر آستیں
آپ بھی روئیں گے اک دن منہ پہ دھر کر آستیں
نے غنچے کا عاشق نے ہوں گل چمن کا [؟]
دل دادہ ہوں کسی کے رخسار اور دہن کا
کیسے پہاڑ اس نے اندوہ کے اٹھائے
پتھر کی سل تھی یارب یا سینہ کوہ کن کا
کروں کیا وصف میں اس خوب رو کا وہ نہیں یارا مجھے کچھ گفتگو کا

Marfat.com

طعنہ مت دے تو مجھے بادیہ پیمائی کا
پوچھ مجنوں سے مزا آبلہ فرسائی کا
ترک غمزہ کو بھلا کس پہ ہے قصد یغما
ہوچکا کام یہاں صبر و شکیبائی کا
دیا ہے ناز کو رتبہ یہ نمائی کا [؟]
ہر ایک بت کو یہاں لاف ہے خدائی کا
ہاتھ اس کے تو یہ نسخہ بہ از اکسیر لگا
خاکساران یہاں کرنے جو تسخیر لگا

مرغ دل تڑپے ہے جوں طائر ناوک خوردہ
کس کے مژگاں کا مرے سینے میں ہے تیر لگا

مسکن اپنا نہ کبھی یہ دل ناشاد کیا ✡ تم نے اس خانۂ ویراں کو نہ آباد کیا
یوسف کا جو نقشہ در و دیوار پہ کھینچا ✡ کیوں تونے زلیخا نہ دل زار پہ کھینچا

سینے سے مرے جب ترے پیکاں کو نکالا
پیکاں کو نہیں بلکہ مری جاں کو نکالا

فوج اشک و لشکر داغ و الم ہے آہ کا ✡ دھوم سے آنا ہوا ہے عشق عالی جاہ کا

ایک سے ایک جہاں میں ہے صنم خوب سے خوب
نظر آیا کوئی لیک اپنے نہ محبوب سے خوب
قطرۂ اشک رہے یوں سر مژگاں سے لپٹ
جس طرح اوس رہے خار مغیلاں سے لپٹ (ورق ۳٦٦ الف)
یاد میں اس قد موزوں کی گلستاں میں ولا
روتا پھرتا ہوں ہر اک سرو گلستاں سے لپٹ

وفا | وفا تخلص ، نول رائے ، قوم کایت ، متوطن مراد آباد ، ہمیشہ بہ خوش معاشی گزرانیدہ ۔ شاگرد محمد قائم ، ازوست ۔

عارض پہ تمہارے یہ پسینہ ✡ ہیرے پہ ہے لعل کا نگینہ

Marfat.com

نه هوں گی بعد مردن بند اس ناکام کی آنکھیں
که اک مدت تلک دیکھی ھیں ... کی آنکھیں

وزیر وزیر تخلص، نواب وزیر علی خاں بہادر متبنائے نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ بہادر ھزبر جنگ مرحوم، به سبب انقلاب دورۂ فلکی در ھنگامے که محبوس صاحبان انگریز شده بود ایں مطالع موزوں ساختند، مطلع ـ

اٹھ گئے محفل سے سارے یار اور ھلچل پڑی
اے خلل انداز گردوں اب تو تجھ کو کل پڑی

وزیر وزیر تخلص، خواجہ وزیر نام، شاعرے ست ساکن لکھنؤ، اوراست ـ

ھے چشم نیم باز عجب خواب ناز ھے ✡ فتنہ تو سو رھا ھے در فتنہ باز ھے
ایک عالم ... جبہ سائی کے ✡ آئے ھو تم ... خدائی کے

بعد رنجش کے مزا ملنے سے کچھ حاصل نہیں
که تمہیں الفت نہیں اپنا بھی اب وہ دل نہیں

وفا وفا تخلص، مولوی عبد العلی خوش نویس، اصلش از خطۂ کشمیر بے نظیر، مرد بسیار خلیق و خوش فکر، خط نسخ و نستعلیق خوب می نویسد، از شاگردان میاں نصیر با راقم ھم آشنا ازوست ـ منه ـ (ورق ٣٦٦ ب)

وا دھن زخم جگر ھے عاشق دل گیر کا
جس میں جوں انگشت حسرت ھے یه پیکاں تیر کا

آپ ریجھا ھے بنا کر تجھ کو نقاش ازل
یک قلم نقشه کھنچے کس سے تری تصویر کا

وقت رخصت اس قدر ھے نالۂ و زاری ھوئی
اشک کے نالے بہے اور جوے خوں جاری ھوئی

شکر ھے صد شکر ھے صد شکر ھے صد شکر ھے
عشق خوباں میں وفا تجھ سے وفا داری ھوئی

Marfat.com

واصل | واصل تخلص ، واصل ... سرکردہ دربانان حضور والا ، شوق شعر گوئی در دل دارد ۔ یک بیت ازو مسموع شدہ بود ، می نگارد ۔ مطلع ۔

سر گرم نازکیوں نہ ہو وہ رشکِ آفتاب
عالم میں اس کے حسن کا بازار گرم ہے

وارث | وارث تخلص ، شاہ وارث الدین ، درویشے قابل و خوش نویس ہفت قلم ، مخاطب بہ زمرد رقم ، واز اولاد حضرت شیخ فرید الدین شکرگنج قدس سرہ است ۔ ساکن کہاری باوری ، من محلات شاہ جہاں آباد ۔ در ہر ماہ بہ تاریخ چہارم بہ تقریب فاتحہ حضرت موصوف مجلس بہ خانۂ خود منعقد می کند ۔ شعر فارسی و ریختہ ہر دو می گوید ۔ ازوست ۔ مطلع

خورشید روکا میرے جلوہ جہاں تہاں ہے
ہر ذرے میں جو دیکھو اس کی جھلک وہاں ہے

رباعی

وارث نہ کیا بہت پریکھا ہم نے
اس موت حیات کا ہی لیکھا ہم نے
آئینہ دل کا تھا کدورت آلود
جب صاف ہوا خدا کو دیکھا ہم نے (ورق ۳۶۷ الف)

الفت خدا سے رکھنا تسخیر ہے تو یہ ہے
اور دل سے سب بھلانا اکسیر ہے تو یہ ہے

تقدیر پر نظر رکھ اور لاغرض ہو سب سے
واللہ عاشقوں کی تدبیر ہے تو یہ ہے

تجھ زلف عنبریں بن کب قید ہوسکے ہے
دیوانہ دل مرے کی زنجیر ہے تو یہ ہے

Marfat.com

اک آن یاد حق سے غافل نہ ہو تو وارث
قرآن میں جو دیکھا تفسیر ہے تو یہ ہے
گہ ذرے میں گہ مہر درخشان میں دیکھا
گہ گل میں گہے بلبل بستان میں دیکھا

تجھ صانع بے رنگ کو وارث نے پیارے
سو صورت اور شان سے امکان میں دیکھا

وسعت وسعت تخلص، نامش مستقیم خاں، قوم افغان، متوطنِ رام پور شخصے ست۔ ازشاگردانِ مولوی قدرت اللہ شوق۔ ازوست۔ ولہ

تب غم سے ترے بے بال و پر اے یار اڑتا ہوں
بسانِ طائر رنگِ رخ بیمار اڑتا ہوں
یہ نور ترے حسن کا ہرجا ہے نمودار
پروانے میں، گہ شمع شبستان میں دیکھا

ردیف حرف الہا

ہدایت ہدایت تخلص، ہدایت اللہ خاں، قوم افغان، عمدے ثناء اللہ خاں فراق۔ متوطنِ دارالخلافۂ شاہ جہاں آباد۔ مشاق قدیم و شاعر زبردست، شریک دورۂ میر و مرزا، مرید خواجہ میر درد صاحب قدس سرہٗ۔ مرد متواضع و متورع و خلیق۔ در فن ریختہ گوئی نہایت ماہر۔ کلامش مرغوب دل ہا، شاعر مسلم الثبوت (ورق ۳۶۷ ب) خواندنش بجاست و استاد وقت خود بود۔ درسنہ یک ہزار و دو صدو نوزدہ از این دار فانی بہ عالم جاودانی انتقال نمودہ خدایش بیامرزاد۔ تصانیف بسیار مثل مثنوی و دیوان غزلیات و مرثی و سلام وغیرہ و قصائد موزوں نمودہ۔ اکثر اہل این فن دم از شاگردی او می زنند۔ غرض کہ دریں وقت نہایت مغتنم بود۔ از شیریں کلامی اوست۔

اتنا نہ ستم کسو پہ کریے ۔ کچھ بھی تو بتاں خدا سے ڈریے

Marfat.com

یارب میں شمع کشتہ ہوں یا اب چراغ مردہ ہوں
حیران ہوں اس بزم میں کس کا دل افسردہ ہوں

صدقے ترے گل عذار جی سے ٭ جی سے کیسا، ہزار جی سے

مرے احوال کا ساقی کے گھر موں ذکر ہوتا تھا
کہ شیشہ تک پیالے کے گلے لگ کے روتا تھا

یہ تیر عشق دل کے مرے پار ہوچکا
ہونا جو کچھ کہ تھا سو مرے یار ہوچکا

باعث اس دل کی پریشانی کا بخت شوم تھا
زلف کے یوں پینچ میں پھنسنا کسے معلوم تھا

انتہا ہی نہیں کچھ طرز جفا کاری کا
یہ بھی شیوہ ہے بھلا کوئی دل آزاری کا

شعلۂ آتش دل آہ بجھایا نہ گیا
راز دل گو کہ چھپایا پہ چھپایا نہ گیا

نہ بولو اس سے کوئی گر لہو پیوے تو پینے دو
خدا کے واسطے یارو کوئی دم ہم کو جینے دو

جس دم زباں پہ یار ترا ذکر آ گیا
کچھ دل کو چین جان کو آرام آ گیا (ورق ٣٦٨ الف)

اس بت کافر نے بھی کیا کیا مجھے حیراں کیا
غارت دل، غارت جاں، غارت ایماں کیا

درد دل کہنا تو تجھ سے یار جانی ہے عبث
جو نہ سمجھے اس کے آگے شعر خوانی ہے عبث

سینے کے تیرے کھل گئے اے میری جان بند
آئینہ ساز کر گئے اپنی دکان بند

گرمے نہیں، خونِ دل پیا کر ٭ بے کار مباش کچھ کیا کر

Marfat.com

چشمک زدن میں ہو گئی آخر بہار حیف
نہ گل رہا چمن میں نہ بلبل ہزار حیف
درد دل اپنا جو کل اس کو سنایا ہم نے
آپ بھی روئے اور اس کو بھی رلایا ہم نے
کیا ستم ہے یہ کہ با ایں درد و غم جیتے رہیں
اے دل مرحوم تو مر جائے ہم جیتے رہیں
گالیاں کیا بلکہ ماریں کھائیاں ✡ عشق میں کیا کیا سہیں رسوائیاں
عزیزو مرا کوئی ماتم نہ کیجو ✡ خوشی میری کرتے ہو تو غم نہ کیجو
وابستگی ہے دل کو مرے درد و غم کے ساتھ
یہ ہی دو رفیق ہیں ایک اپنے دم کے ساتھ [؟]

ابرو و چشمِ بتاں کو بھی ہدایت عشق ہے
جس جگہ مسجد بنی پاس اس کے مے خانہ بنا
دیکھیے کیوں کر رہے گی آبروئے آئنہ
دیکھتا ہے شوخ کچھ بے وجہ سوئے آئنہ
کسو کے عیب پہ کوئی اگر نگاہ کرے
تو پہلے مثل فلک اپنا رو سیاہ کرے
ابرو اس قاتل کی گر شمشیر خوں آشام ہے
ہم بھی حاضر ہیں کہ مرجانا ہمارا کام ہے
ساقی اب ہم کو کہاں فرصت مے نوشی ہے
بادۂ چشم بتاں دارو ہے بے ہوشی ہے (ورق ٣٦٨ ـ)

چمن میں تم متبسم جو میری جان ہوئے
کلی کی کھل گئیں گلوں کے کان ہوئے [؟]
خدا جانے صنم آوے نہ آوے
بھروسا کیا ہے دم آوے نہ آوے

Marfat.com

اس شعله رو سے جب سے اک لاگ لگ رہی ہے
جوں شمع میرے دل میں کیا آگ لگ رہی ہے

کیا دن تھے وہ بھی آہ ہدایت کہ جن دنوں
راتوں کو اپنے پاس وہ گل فام رہ گیا

مدت ہوئی کہ اب تو ملاقات بھی نہیں
آنے سے بلکہ نامۂ و پیغام رہ گیا

یہ ظلم اگر ہے اور جفا ہے ✡ بندے کا اے بتاں خدا ہے
یہ اول برا مجھ سے گو سر بہ سر ہے ✡ نہیں خیر آخر یہ اپنا جگر ہے

کعبے تو گیا میں اٹھ بتاں کے در سے
پر کھا گئی تب غم کی جگر اندر سے

تھی کس کو ہدایت آس جینے کی مرے
اے یار پھرا ہوں میں خدا کے گھر سے

کیا حاشیہ میر و شرح ملا پڑھیے
جس میں شہود حق ایسا پڑھیے [؟]

کہتے ہیں کہ ہے علم حجاب الاکبر
پڑھیے بھی تو نام حق کریما پڑھیے

نے جم رہا زمانے میں نہ جام رہ گیا
مردوں کا اک جہاں میں مگر نام رہ گیا

رہا مرتے مرتے مجھے غم اسی کا ✡ نہیں بعد میرے کوئی ہے کسی کا
ہدایت کہا ریختہ جب سے ہم نے ✡ رواج اٹھ گیا ہند سے فارسی کا

ٹھہر چکی تھی جی میں یہ جاؤں نہ کوے یار میں
آہ پر اس کو کیا کروں دل نہیں اختیار میں (ورق۱۳۶۹الف)

نامے کا میرے لے کر اس سے جواب پھریو
پر واسطے خدا کے قاصد شتاب پھریو

Marfat.com

کیا کہوں تجھ سے ھدایت کہ مرے شام و سحر
یاد میں زلف و رخ یار کی کیوں کر گزری
دن جو گزرا مجھے تو روز قیامت [؟]
رات گزری تو شب حشر سے بد تر گزری
گاہ جیتے ھیں گاہ مرتے ھیں ✡ ھم بھی دنیا میں زیست کرتے ھیں
آنکھوں کی سیاھی پہ سفیدی . . . نظر کی
رو زو کے ترے ھجر میں یوں شام سحر کی
سمجھیو بیہودہ مت اشک گریۂ شب کو
کہ عاقبت ھے اثر کچھ نہ کچھ کواکب کو
آئنہ ساں ھے منہ ترا روشن ✡ چشم بد دور و چشم ما روشن
نخچیر تری چشم کا آھوے ختن ھے ✡ مارا ھوا چھب کا تری طاؤس چمن ھے
خاک اپنا منزلِ دنیا میں کاشانہ بنا ✡ عاقبت خانہ ھی اپنا عاقبت خانہ بنا

تجھ بن اے خوں خواریاں ھر دم دم شمشیر ھے
سانس جب لیتے ھیں گویا . . . . . ھے
دشت قیس گیا کوہ سے فرھاد گیا [؟]
کارخانہ ھی وہ سب عشق کا برباد گیا
شب جو اھل بزم سوز دل مرا سننے لگے
شمع بھی رونے لگی شعلے بھی سر دھننے لگے
کیا ھے خون جو مستوں نے آبگینے کا
ھوا ھے بزم میں کیا خوب کام مینے کا
بتاں سے فائدہ کیا یارو دل لگانے کا
خدا سے کوئی کسی کو نہیں ملانے کا
کارواں بیچ ھدایت جو تجھے احیانا
دیر بھی ھوگئی ھے بار کے کسنے کسنے (ورق ٣٦٩ ب)

Marfat.com

شاہ راہ عدم ایسا نہیں کچھ ..... چھپا
پوچھتا کیا ہے چلا جا سر رستے رستے
اسیر دام گیسو ہے شہید تیغ ابرو ہے
ہدایت کو جو دیکھا زور ہی ....شکستہ ہے
بھلا بتاؤ مری جان کچھ ہدایت نے
تمہارے جور سے شکوہ کبھو کیا ہوگا
مگر یہی نہ کہ بے اختیار ہوکے کبھو
کچھ اور بس نہ چلا ہوگا رو دیا ہوگا

ہمرنگ ہمرنگ تخلص، میر عزیزالدین، متوطنِ اورنگ‌آباد، سیدیست طالب علم۔ اشعار فارسی و ہندی ہر دو می گوید۔ از طبع زاد اوست۔

دل میں رہتی ہے ترے چہرۂ گل نار کی یاد
رات دیتی ہے تری زلف سیہ تار کی یاد
دنیا میں آکے میں تو گرفتار ہوگیا ۞ اس فاحشہ کا ہائے گرفتار ہوگیا
مرجائے جو عاشق تو جلاتا ہے سخن میں
ہے خضر یہاں آب بقا اس کے دہن میں

ہاشم ہاشم تخلص، ہاشم علی، منشا و مولدش معلوم مولف نیست۔ ازوست۔

داغ کے داغ ہیں سینے پہ مرے ..... مدام
کشور عشق میں چلتے ہیں غرض ..... دام
میرے اک طائر دل کے لیے کیوں اے صیاد
لیے پھرتا ہے تو یوں زلف سیہ فام کے دام

ہوش ہوش تخلص، شخصے ست ساکن دارالخلافہ، شاگرد نصیرالدین نصیر۔ از اسمش اطلاع نیست۔ ازوست۔

جان گر مجھ سے جدا ہو تو جدا ہو لیکن
جان منظور نہیں تجھ سے جدائی مجھ کو

Marfat.com

....تخلص، میر جواد علی خان ، سید صحیح‌النسب است ـ در سرکار نواب عمادالملک (ورق ۳۷۰ الف) ملازم بوده ـ بعد آں توکل اختیار کرده خانه نشیں گشت ـ هم عصر میر و مرزا ست ، کهنه مشق ، کلامش عاشقانه ، در علم عروض و قوافی رسالهٔ منظومه در زبان ریخته موزوں نموده و سوائے ایں تصنیف بسیار دارد ـ مرد خوش اختلاط و خوش گو و مودب‌است ـ با راقم نیز آشنائی داشت ـ در سنه یک هزار و دوصد و پانزده ایں جهان فانی را وداع نمود ـ خدایش بیامرزاد ـ از نتائج طبع اوست ـ

بس که شب دل کے مقابل پیچ و تاب نالہ تھا
جو نفس گزرا لبوں سے شعلۂ جوالہ تھا
اس نگاہ گرم کی تاثیر سے گلشن میں صبح
قطرۂ شبنم لبِ گل کے لئے بتخالہ تھا
کیا خنک باتیں تھیں منع گریہ کی ناصح کہ شب
دامن مژگاں کو ہربار اثر ژالہ تھا [؟]
رات ساقی نے وہ آتش کی تھی پیمانے میں حل
جس سے ہر لخت جگر هم بزم داغ لالہ تھا
ایک‌دل تھا سامنے مژگاں کے جس کے هر طرف
کیا هجوم خنجر و شمشیر و تیر و بھالہ تھا
اس طرف یہ کر و فر اپنی بضاعت میں فقط
بے اثر اک آہ تھی یا بے تصرف نالہ تھا
طرفہ عالم سوز آتش تھی ترے گھر پر محیط
کہ تو .... برق تھی یا ترکتاز نالہ تھا
وہ اشک گرم هے .... دیدۂ تر کا
کہ باندھے هر مژہ پر آشیاں سمندر کا
وہ دل کہ تھا نہ کبھی یاد گرم سے واقف
بنا هے بزم میں اس کی سپند مجمر کا

Marfat.com

طور دیں اس بت کے ہاتھوں ہائے ابتر ہوگیا
جس مسلماں نے اسے دیکھا سو کافر ہوگیا (ورق ۳۷۰ ب)

ہادی پہ نہ کی تونے کبھی بندہ نوازی
کیا تیری خـــدائی کو صنم یاد کرے گا
مت پوچھ فریبندہ تری زلف ہے یا خط
ایک آفت نو زلف ہے اک تازہ بلا خط
رات اس وضع سے امڈی تھی تری یاد کہ بس
ایسے ہنگاموں سے کرتے رہے فریاد کہ بس
ماہ کہاں وہ روکہاں، غنچہ کہاں دہاں کہاں
مشک کہاں کہاں وہ زلف سنبل گلستاں کہاں
رہ رہ کے سخن کہنـــا ہر بار بہت تحفہ
ہیں اب تو میـاں لب ہی گفتار بہت تحفہ

ہریا ہریا تخلص، ہرسہا نام، قوم برہمن، متوطن سکندرآباد، جوان موزوں طبع، ازوست۔

. . . . . ہے مرا یہ ذگ غم گین بغل میں
اب آ کہیں اے باعث تسکین بغل میں
زلفوں کا اب تصور آٹھوں پہر رہے ہے
سودا کہیں نہ ہووے مجھ کو یہ ڈر رہے ہے

ہوش ہوش تخلص، میر شمس‌الدین، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد میر سوز مرحوم ازوست۔

یار ہنستا ہے چشم تر کو دیکھ ٭ گریہ ٹک اپنے تو اثر کو دیکھ
دست و پا گم کرے ہیں مو کمراں ٭ نازنیں تیری اس کمر کو دیکھ

ہاشمی ہاشمی تخلص، اصلش از شاہ جہاں‌آباد، از چندے بہ طرفے رفتہ، نام و نشانش معلوم نیست کہ کیست ازوست۔

Marfat.com

نشے پی مے کشوں نے کیا فلک سر پر اٹھایا ھے
کہ مست ابر سیہ ھو کر چمن میں جھوم آیا ھے

(ورق ۳۷۱ الف)

مجھے تھا دھیان زلفوں کا جو وہ خورشید رو آیا
خدا نے غم کی باتوں میں خوشی کا دن دکھایا ھے

ھمزہ ھمزہ تخلص ، شاہ ھمزہ درویشے ساکن دارالخلافہ بود ۔ از چندے طرف عظیم آباد رفتہ ۔ بسیار خوش فکر ست ۔ ازوست ۔

ھاے کس کس کے تئیں .... کی ھم یاد کریں
غم مجنوں کریں یا ماتم فرھاد کریں

ھمت ھمت تخلص ، اخوند ھمت ، شخصے ست معلم ، ساکن قصبۂ رام پور شعرش خالی از کیفیت نیست ۔ ازوست ۔

عجب گردش میں اپنی اندنوں اوقات کٹتی ھے
وھاں اب تو زباں کہتے ھوئے اک بات کٹتی ھے

ھاتفی ھاتفی تخلص ، شاعر قدیم ھم عصر ولی ۔ از نتائج طبع اوست ۔

تیری چشم و زلف سے کافر ھوا سارا جہاں
اسلام اور تقوی کہاں زھد اور مسلمانی کدھر

ھمرنگ ھمرنگ تخلص ، دلاور علی خاں ، برادر مصطفی خاں یکرنگ ، مزا جش بہ طرف اشعار گوئی راغب ۔ از تصانیف اوست ۔

بہ ھر صورت خدا کو دیکھنا عنوان ھے میرا
یہی توحید میں مصرع .... دیوان ھے میرا

عشق سے دل کو کچھ قرار نہیں ... اب تلک تجھ کو اعتبار نہیں
ھے ھاتھ ترا خوں سے عاشق کے گلگوں آلودہ
مہندی سے صنم مت کر ہاتھ دگر آلودہ

Marfat.com

فرہاد کو محنت کی تلخی نہ کبھو ہوتی
شیریں کا جو یک بوسہ ملتا شکر آلودہ

ہاتف ہاتف تخلص، میرزا محمد نام، احوالش به دریافت نه رسیده۔ یک شعر زبانی شخصے شنیده ثبت می گردد۔

خط آئے پہ یہ حسن نہ یہ مان رہے گا
ایسے میں اگر ملیے تو احسان رہے گا (ورق ۳۷۱ ب)

ہادی ہادی تخلص، از نام و نشانش آگاهی نیست۔ شاید ایں هم از شعرائے دکن ست۔ دو سه بیت از قصیده اش می نگارد۔ ازوست۔

ذات عالی ہے تری واسطۂ رونق دهر
فیض تیرے سے جہاں میں نہیں کوئی بے بہر
ہے ترا جود و کرم خلق پہ جوں ابر بہار
ہے تری موج کرم جیسے سمندر کی لہر
خرم و شاد رہیں دوست ترے تا دم زیست
جو که اعدا ہوں ترے ان پہ خدا کا ... قہر

• • • • تخلص، محمد داؤد نام۔ سکنۂ حیدر آباد۔ رباعی ازو به نظر رسیده۔ ثبت می گردد۔ ازوست۔

رکھ فضل و کرم سے اپنے رب‌العزت
آقا کو مرے بہ عزو جاه و حشمت
رخشاں ہیں فلک پہ جب تلک یہ انجم
روشن رہے اس کے گھر چراغ دولت

ہمت ہمت تخلص، نه نام و نشانش معلوم و نه زاد و بوم۔ قصیده در تہنیت فتح کسے امیرے گفته۔ ازاں جمله دو بیت ثبت می شود۔ از قصیده۔

Marfat.com

جلو میں تہنیت گویاں ظفر همت نمایاں هو
جناب اعظم دوراں کو جس دم عزم میداں هو
خدا محفوظ رکھے تجھ کو چشم زخم اعدا سے
به رزم و بزم تائیدات غیبی فضل یزداں هو

هاشمی هاشمی تخلص، میر هاشم علی، سیدے ست شاگرد میرزا رفیع السودا، باشندهٔ لکهنؤ، جوانِ خوش خلق و خوش فکر ست، ازوست ـ

مرا سو بار اس تک نالهٔ پر آرزو پهنچا
ادهر سے پر جواب صاف پهنچا جب کبهو پهنچا
دماغ آشفته هوتا هے صبا سنبل کی نکهت سے
مشام آرزو میں بو کسی کاکل کی تو پهنچا (ورق ۳۷۲ الف)

یه دعوی سن کے باطل محکمے میں هاشمی هوں گے
اگر حاکم تلک وه شوخ باروئے نکو پهنچا
آه و نالے کے دو مصرعے جو کیے هیں موزوں
صاحب درد اسے شعر فغانی سمجها
وه برهمن بچه افسوس که اے هم نفساں
قصهٔ درد مرا رام کهانی سمجها

هنر هنر تخلص، از نام و نشانش اطلاعے نیست ـ اغلب که در دورهٔ سابقین بود ـ این مطلع ازوست ـ

بتان هند سے حسن اٹھ گیا هے اے هنر یکسر
نظر آتی نہیں واللہ کوئی کام کی صورت

هرچند هرچند تخلص، هرچند کشور، نبیره زادهٔ راجه جگل کشور، باد فروش ـ گاه گاهے شعر ریخته می گوید ـ ازوست ـ

غافل نه هو اے ناداں اس دم کی گزارے پر
کشتی هے لگے اکر دریا کے کنارے پر

Marfat.com

جس گھڑی صہبائے الفت کا ہمیں ساغر دیا
وون ہی مینائے دل محزوں کا خوں سے بھر دیا
پردۂ ظلمات دل پر سے وہیں سب اٹھ گیا
شمع روہی جب چراغ بزم کو گل کر گیا

ہوس ہوس تخلص ، میرزا تقی خاں ، از امرازادہ ہائے لکھنؤ ۔ شخصے خوش اختلاط و قابل و ظریف ۔ معاش بہ عمدگی بسر می برد ۔ از کلام خوش نظام اوست ۔ مطلع ۔

ہوئے عازم ملک عدم جو ہوش تو خوشی یہ ہوئی کہ غم سے چھٹے
نہ یہ فراغ غم سے نہ وہاں بھی ملا وہاں غم یہ رہا وہ ہم سے چھٹے [؟]

رخ پہ بار عکس ہوگا گل نہ رکھیو کان پر
سنتے ہیں ہم بوجھ رکھنا منع ہے قرآن پر
شاید کوئی جواب دے ہمت نہ ہاریے
آسودگان خـــاک کو جا کر پکاریے (ورق ۳۷۲ ب)
زاہد کا دل نہ خاطر مے خوار توڑیے
سو بار توبہ کیجیے سو بار توڑیے
قتل عشاق کیا کرتے ہیں ۞ بت کہیں خوف خدا کرتے ہیں
ہوس اب بادیہ گردی کی مرے سر میں نہیں
طعمۂ زاغ و زغن بھی تن لاغر میں نہیں

ہوس ہوس تخلص ، غلام مرتضی خان نام ، باشندۂ دارالخلافہ شاہ جہان آباد ۔ از چندے ذوق شعر گوئی پیدا کردہ ۔ مرد مودب کم گو بہ نظر رسیدہ ، ایں چند شعر از طبع زاد اوست ۔

تونے رعنائی قامت جو دکھائی مجھ کو
روش سرو چمن پھر نہ خوش آئی مجھ کو
دل مرا سینے میں جوں برق ہے . . . .
کس نے یاد اس کے تبسم کی دلائی مجھ کو

Marfat.com

ھاتھ سے آبلہ پائی کے بہ تنگ آیا ھوں
کوچۂ یار تلک کیا ھو رسائی مجھ کو
جان گر تن سے جدا ھو تو جدا ھو لیکن
جان منظور نہیں تیری جدائی مجھ کو
باغ ھستی کی وھیں سوجھ گئی کیفیت
مئے گل رنگ جو ساقی نے پلائی مجھ کو
بیٹھ کر کیا مرے پہلو سے گیا اٹھ وہ ھوس
فتنہ برپا ھوا آفت نظر آئی مجھ کو

ردیف حرف الیاء المنقوطه

یقین یقین تخلص، انعام اللہ خاں، شخصے عمدہ معاش، از شاگردان رشید میرزا جان جاناں مظہر شہید کہ دیوانش مشہور و معروف است۔ باشندۂ دار الخلافہ۔ خوش فکری از کلامش مفہوم می گردد، ازوست۔ مطلع۔

(ورق ۳۷۳ الف)

بت کریں سجدہ ترے حسنِ خدا داد کو دیکھ
سرو بندہ ھو ترا قامتِ آزاد کو دیکھ
خار سے مژگاں کے جی ڈرتا ھے میرا بے طرح
رکھ مری آنکھوں پہ دیتے ھو کف پا بے طرح
عشق کے جور و جفا میں تجھے گر شک ھے یقیں
عیش پرویز کو اور محنت فرھاد کو دیکھ
سریر سلطنت سے آستانِ یار بہتر ھے ○ مجھے ظل ھما سے سایۂ دیوار بہتر ھے
کیا بدن ھوگا کہ جس کے کھولتے ناخن کے بند
برگ گل کی طرح ھر ناخن معطر ھو گیا
اس بسنتی پوش سے آغوش رنگیں کیجیے
جی میں آتا ھے کہ اس مصرع کو تضمیں کیجیے

Marfat.com

منہہ اپنا نہ دیکھا کر ہو جاے گا دیوانہ ✡ آئینے کو کہتے ہیں اے شوخ پری خانہ
اگرچہ عشق میں آفت ہے اور بلا بھی ہے ✡ نرا برا نہیں یہ شغل کچھہ بھلا بھی ہے
یقیں کا شور جنوں سن کے یار نے پوچھا ✡ کوئی قبیلۂ مجنوں میں کیا رہا بھی ہے

مے ہوئی آخر رہی تدبیر غم کی ناتمام
کس سے دل خالی کریں اب ہوچکا مینا تمام
پاؤں سے سر تک پہنچ کر مست ہوتی ہے نگاہ
ہے عروج نشہ کو وہ قد اور بالا تمام
اسیرانِ قفس کی نا امیدی پر نظر کیجو
بہار آوے تو اے صیاد مت ہم کو خبر کیجو
آپ سے واقف نہ تھا جب تک کہاں تھی یہ شکوہ
آئنے میں دیکھتے ہی منہہ سکندر ہوگیا
مجھے گر حق تعالی کار فرمائے جہاں کرتا
بتوں کو عاشقوں پر زور سے میں مہرباں کرتا
گریباں پھاڑتے ہیں دیکھہ گل ہاے چمن کیوں کر
نہ کیجے چاک ناصح اس ہوا میں پیرہن کیوں کر (ورق ۳۷۳ ب)
رشک تیری دل ربائی کا ز بس کھاتی ہے شمع
دیکھہ تیرے حسن کے شعلے کو جل جاتی ہے شمع
دن جنوں کے آن پہنچے ہوشیاراں الوداع
فصل گل نزدیک آئی دوست داراں الوداع
کرتا ہے کوئی یارو اس وقت میں تدبیریں
مرتا ہے یہ دیوانہ اب کھول دو زنجیریں
نہ گزرا ہوگا کوئی مجھ سا رنگیں باولے پن میں
گریباں آ پڑا ہے پھٹ کے گل کی طرح دامن میں
یہ سینہ عشق میں محروم درد و داغ نہیں
ہزار شکر کہ یہ ملک بے چراغ نہیں

Marfat.com

دوبارہ زندہ ہوجانا مصیبت اس کو کہتے ہیں
پھر اٹھنا بے دماغوں کا مصیبت اس کو کہتے ہیں

یقیں مارا گیا جرم محبت پر زہے طالع
شہادت اس کو کہتے ہیں سعادت اس کو کہتے ہیں

اسیران قفس کی نا امیدی پر نظر کیجو
بہار آوے تو اے صیاد مت ہم کو خبر کیجو

خوش آئی ہے مجھے اک بات یہ مجنون عریاں سے
کیا کیجے کہاں تک چاک ہم گزرے گریباں سے

حق مجھے باطل آشنا نہ کرے ✡ میں بتوں سے پھروں خدا نہ کرے
کرتے ہیں اپنے بال دکھا مبتلا مجھے ✡ اس پیچ سے بتوں کے نکالے خدا مجھے

نہ آب تیشہ فرہاد اپنے خوں میں گر ملا سکتا
تو ایسے رنگ سے کب نقش شیریں کو بنا سکتا

توقع دے کے مت کہہ نا امیدی کی سخن بس کر
جواب تلخ مت دے مجھ کو اے شیریں دہن بس کر

وہ کون دل ہے جہاں جلوہ گر وہ نور نہیں
اس آفتاب کا کس ذرے میں ظہور نہیں

دوانے کس طرح ناصح انہاویں ہاتھ طفلاں سے
کہ ہے کشت جنوں آباد ان کے سنگ باراں سے (ورق ۳۷٤ ف)

خوش آوے ہے مجھے یہ بات اس مجنون عریاں سے
کیا کیجے کہاں تک چاک ہم گزرے گریباں سے

جیے یہ ہجر میں وہ وصل میں بھی جی نہ سکے
تکلف برطرف بلبل کو پروانے سے کیا نسبت

خال گورے منہ کا لیتا ہے مرے دل کہ چرا
اس نگر میں چاندنی راتوں میں پڑتے ہیں چور [؟]

Marfat.com

کعبے بھی ہم گئے نہ گیا پر بتوں کا عشق
اس درد کی خدا کے بھی گھر میں دوا نہیں

یحیی یحیی تخلص، منشی یحیی خاں، متوطن دار الخلافه. در علم انشا پردازی مہارتے داشت، مدتے منقضی گشته که در بهرت پور رحلِ اقامت انداخت، همان جا در گزشت۔ خدایش بیامرزاد۔ ازوست۔

رقیبوں کی رکھتے ہو تم چاہ دل سے ✡ بھلایا ہمیں واہ جی واہ دل سے

یوسف یوسف تخلص، شاہ یوسف، درویشے بود آزاده وضع۔ گاهے شعر ریخته می گوید، ازوست۔

پریشاں کردیا ہر ایک کا دل ✡ بلا ناگن تھی اس کی زلف کالی

یاور یاور تخلص، میرزا یاور بخت بہادر دام اقباله، نبیرهٔ مرشد زادهٔ عالمیاں میرزا جواں بخت مبرور مغفور که از چندے رونق افزاے بلدهٔ فرخ آباد اند۔ ذوق شعر گوئی ریخته در خاطرش متمکن۔ این چند از نتائج طبع عالی اوشان است۔

دیکھے جو اس کی زلف گلو گیر کی گرہ
آتش سے غم کی آب ہو زنجیر کی گرہ

ساقی مجھے دے جام شراب دو آتشه ✡ مدهوش پی کے ہوں مئے ناب دو آتشه

دیکھے جو مرا شعلهٔ دل ہو خجل آتش ✡ آتش سے مری آہ کی ہو منفعل آتش
(ورق ۳۷٤ ب)

کس سے کہوں میں جا کے یہ اپنا بیان عشق
ہوتی نہیں ہے مجھ سے ادا داستانِ عشق

یکرنگ یکرنگ تخلص، مصطفی خاں، شاعرے بود قوی ملکه، این هم شاگرد میرزا جان جاناں مظہر علیه الرحمه است۔ در عهد فردوس آرام گاه علم استادی بر افراشته بود۔ مدتے شد که رحلت نمود۔ خدایش بیامرزاد۔

Marfat.com

ازوست ۔

زخمی به رنگ گل هیں شہیـــدان کربلا
گل زار کی نمط هے بیابانِ کربـــلا
کھانے چلا هے زخم ستم شامیوں کے هاتھ
دھو هاتھ اپنے جینے سے مہمانِ کربلا
اندھیر هے جہاں میں که اب شامیوں کی آہ
هے سر بریـــدہ شمع شبستان کربلا

پارسائی اور جوانی کیوں که هو ✡ ایک جاگه آگ پانی کیوں که هو
اس زلف کا یه دل هے گرفتار بال بال

یکرنگ کے سخن میں خلاف ایک مو نہیں
جو کوئی توڑتا هے غنچۂ گل ✡ دل بلبل شکستہ کرتا هے
جس کے درد دل میں کچھ تاثیر هے ✡ گر جواں هے تو وہ میرا پیر هے
نه تو ملنے کے اب قابل رها هے ✡ نه مجھ کو وہ دماغ و دل رها هے
کیا جانیے وصال ترا هو کسے نصیب ✡ هم تو ترے فراق میں اے یار مر گئے
زبان شکوہ هے مہندی کا هر پات ✡ که خوباں نے لگائے هیں مجھے هات
(ورق ۳۷۵ الف)

یکدل یکدل تخلص، میر عزت الله، شاعر عهد فردوس آرام گاه است ۔ شعر عاشقانه می گفت ۔ ازوست ۔

نہیں مطلب مجھے کچھ باغ باں اور ✡ میں دیوانه هوں گل کے رنگ و بو کا
خط مرا اس نگار نے نه پڑھا ✡ کیا لکھا تھا که یار نے نه پڑھا

یوسف یوسف تخلص، میر یوسف علی، سید زاده اے ست ... گرد میر عزت الله عشق ۔ مقطع غزل طرحی مسموع شده بود، مرقوم گشت ۔ ازوست ۔

نہیں هے غیر کے قصے کی هم کو کچھ خبر یوسف
زباں پر رات دن اس یار کا افسانه رکھتے هیں

Marfat.com

یاد | یاد تخلص ، میر غلام حسین ، شاگرد ثناء الله خاں فراق ، از اقربائے شاہ عبد العزیز صاحب است ۔ از مریدان حضرت مولوی فخر الدین دامت برکاتہم ۔ ازوست ۔

ہے کون جو ہو ابروے خم دار کے آگے
رستم بھی نہ ٹھہرے تری تلوار کے آگے
نہ لے گا نام کبھی پھر وہ آشنائی کا
فلک نے جس کو دکھایا ہے دن جدائی کا
نفس کے شعلے سے یوں دل کے داغ جلتے ہیں
کہ جیسے شام کو شمع و چراغ جلتے ہیں
اشک خونیں سے یہ تیرے دامن صحرا کا پاٹ
ہے خجل جس سے شفق کی چادر حمرا کا پاٹ
پڑے جو عکس رخ بے نقاب دریا میں
گریں فلک سے . . . . . آفتاب دریا میں

یکرو | یکرو تخلص ، نام و نشانش معلوم نیست ، شاید از متقدمیان است ۔ ازوست ۔

لے گئے بے رحم بے کس کر گئے ✡ ایک تھا عاشق کے غم خواروں میں دل
(ورق ۳۷۵ ب)

اب تو یکرو جیتا رہنے کا نہیں ✡ جا پڑا ہے شوخ خوں خواروں میں دل

دل پر ہیں میرے داغ ترے ہجر میں کئی
گنتے ہی جن کو عمر مری سب گزر گئی

یونس | یونس تخلص ، حکیم یونس ، طبیبے بود ، در جرگۂ شاعرانِ قدیم بہ شمار می آید ۔ اشعار فارسی و ریختہ ہر دو می گفت ۔ ازوست ۔

ہے معطر اب تلک صحرا تمام ✡ اس زمیں پر سے کوئی گل رو گیا

. . . | . . . تخلص ، متوطن بلدۂ مراد آباد ۔ ازوست ۔

Marfat.com

شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کھانے دو
کیا غضب ہے کہ نہ جینے دو نہ مرجانے دو

یکرنگ یکرنگ تخلص، شخصے ست از ہنودان قوم کایتھ بشن داس نام، ساکن سہارن پور ـ ذوق شعر گوئی در دل دارد ـ ازوست ـ مقطع ـ

سخت مشکل ہے لکھوں صاف تو ہوتے ہو خفا
اور جاتے ہو سمجھ ٹک بھی جو ابہام لکھوں

تاریخ ہائے منظومۂ ایں مجموعہ کہ قدر شناسانِ ایں فن موزوں نمودہ بہ تحریر آوردہ ـ من کلام سید الشعرا سید غالب علی خاں تخلص ـ

عمدۂ اہل سخن میر محمد خاں وہ ٭ اعظم الدولہ سرو سرور خیل امرا
کہ شرافت سے نسب کی ہے امیر ابن امیر ٭ لا تعد اس کے اوصاف و ثنا لا تحصیٰ
تذکرہ ریختہ گویوں کا بہ طرز عمدہ ٭ منتخب کر جو کلام شعرا اس نے لکھا
اور تاریخ کا اس منتخبِ عمدہ کی ٭ حکم اس منتخب عمدۂ دوراں نے کیا
(ورق ۳۷۶ الف)

«عمدۂ منتخبہ» اس کی وہیں سید نے ٭ لکھی تاریخ، وہی نام بھی اس کا رکھا

من کلام سید رضی خاں بہادر ـ

ہزار آفریں اعظم الدولہ را ٭ کہ تصنیف فرمود ایں تذکرہ
اگرچہ بسا تذکرہ دیدہ ام ٭ نہ دیدیم بہتر ازیں تذکرہ
مرا شعر استاد آمد بہ یاد ٭ مناسب بود تندریں تذکرہ
نگینِ سلیماں کہ تابندہ بود ٭ ہمیں اسم اعظم برو کندہ اند
تو گوئی کہ گفتہ است صد سال پیش ٭ چنیں شعر بہر ہمیں تذکرہ
رضی گفت بنویس تاریخ آں ٭ ہمیں اسم اعظم بریں تذکرہ

من کلامِ ثناء اللہ خاں فراق ـ

Marfat.com

تمہارے تذکرے کو دیکھ اعظم الدولہ
بہ رنگِ گل یہ خوشی سے مرا ہوا عالم
کہ اپنے جامے میں پھولا نہ میں سماتا تھا
صبا نے دیکھ ہوا خواہی سے مجھے اس دم
کہا کہ لکھ ورقِ گل پہ اب کوئی تاریخ
کہ تا جہاں میں رہے یادگار اے ہم دم
قلم لیے گل نرگس کے ہاتھ میں اس دم
یہ فکر تھا مجھے تاریخ اس کی کیجے رقم
جو گوشِ دل میں کہا باغ بانِ قدرت نے
کہ ہے یہ بحر چمن کا سفینۂ اعظم

من کلام فخر الشعرا سید نظام الدین خاں ممنون ۔ (ورق ۳۷۶ ب)

زہے اعظم الدولۂ نکتہ سنج ✡ کہ ہر نکتہ اس کا ہے در عدن
لکھا زور ہے اس نے یک تذکرہ ✡ کہ باہم ہو تمییز ارباب فن
جو تاریخ پوچھی تو ممنون نے ✡ کہا یہ ہے معیار نقد سخن

من کلام حافظ عبد الرحمان خاں احسان ۔

سخن پرورا، صاحبا، سرورا ✡ پڑھا آپ کا میں نے سب تذکرا
بہ شیرینی جامی خوش کلام ✡ کہ ہم نام احساں ہے وہ نیک نام
بہ کیفیت جام پیر مغاں ✡ بہ امنیت ملک عشق بتاں
نہیں تذکرہ ہے یہ بستان ہند ✡ پسند دل میرزایان ہند
معطر ہوا اس سے ہندوستان ✡ یہ ہے بوستاں لائق دوستاں
جدھر دیکھو واں یاسمین سخن ✡ خیاباں خیاباں چمن در چمن

Marfat.com

عجوبہ ہیں گل اور تماشا ہیں نخل ٭ خزاں کا نہیں اس گلستاں میں دخل
ہر اک تختہ از بس کہ ہے دل کشا ٭ طرب انتما و مسرت فزا
یہ تاریخ اس کی ہے اے مہرباں ٭ سرور دل شاعران زماں

من کلام حکیم میر قدرت اللہ خاں قاسم ۔

قاسم سے یہ جا کہا خرد نے ہم دم با عزو وقار
یہ تذکرہ ہے جو یادگار عالم تا روز شمار (ورق ۳۷۷ الف)

طغیان کا دل مکرر اس میں ڈوبا اے یار یہ وہ
بحر زخار موج زن ہے پیہم جوں ابر بہار

من کلام میاں محمد نصیر ۔

کروں کیا اعظم الدولہ کی تعریف
جہاں میں قدر دان اہل فن ہے

لکھا ہے تذکرہ کیا ریختے کا
گل مضمون کا گویا چمن ہے

رقم کی ہے سبھوں نے اس کی تاریخ
نصیر اب کیوں تو وابستہ دہن ہے

زباں سے مصرع تاریخ یہ کہ
یہ مجموعہ کوئی عطر سخن ہے

من کلام بھولا ناتھ عاشق ۔

کہوں اعظم الدولہ کا وصف کیا ٭ کہ ہنگام تحریر ہے سحر کار
لکھا ہے انہوں نے جو اک تذکرہ ٭ رہے تاکہ عالم میں وہ یادگار
معانی شاداب و رنگیں سے ہے ٭ ہر اک صفحہ جوں قطعۂ لالہ زار
نہ کم شہر جنت سے بین السطور ٭ سطور اس کی ہے سنبل تاب دار

Marfat.com

مری بلبل طبع نے دیکھ عاشق ٭ کہی اس کی تاریخ باغ و بہار

من کلام حسین خاں بہادر ـ

اعظم الدوله تخلص سرور ٭ خوب ترکیب تذکره را بست
سال تاریخ آں نوشت حسین ٭ فهم او داد شاعراں را دست
(ورق ۳۷۷ ب)

من کلام قلندر بخش آفریں ـ

بہار باغ سخن آب و رنگ فضل و هنر
شگفته جس سے رهے هے طبائع شعرا
سر آمد فصحا یعنی اعظم الدوله
هر ایک شعر هے جس کا به دل سرور فزا
لکھا جو ریخته گویوں کا تذکره اس نے
مثال باغ کے یک بار جس نے وه دیکھا
به رنگ گل هے سدا وه شکسته وخنداں
به شکل بلبل گلزار نت هے وه گویا
غرض وه غیرت گلزار و رشک روضهٔ خلد
هوا زبس که پسند طبائع بلغا
یه حکم دل مجھے پہنچا که اس کی کہ تاریخ
وهیں حضور تب میں نے جا کے عرض کیا
مجھے تو سوجھی هے مفتاح بوستان نعیم
پھر آگے مرضی والا جو کچھ هو وه فرما

الحمد لله که به فضل ایزد متعال ایں نسخه نهم محرم الحرام ۱۲۲٤ هجری موافق سنه جلوس مبارک حضرت بادشاه جم جاه، گیتی پناه، فریدون سپاه، دارا مرتبت، سلیمان شوکت، کیخسرو منزلت، سکندر حشمت، غریب نواز،

Marfat.com

ظلم گداز ، رعیت پرور ، عدل گستر ، عطا فرماے زر و گوهر ، دریا دل ، در هرفن کامل ، عادل زمان ، واقف اسرار آسمانی ، کشاف رموز نهانی ، اورنگ آراے سریر سلطنت ، رونق بخش دیهیم ابهت و مملکت ، هز بر میدان وغا ، دریاے صفحهٔ سخا ، مقبول بارگاه یزدانی ، منظور انظار سبحانی ، ظل‌الله محمد اکبر پادشاه غازی خلدالله ملکه و سلطانه (و) افاض علی‌العالمین بره و احسانه ، صورت اختتام پزیرفت ـ (ورق ۳۷۸ الف) در صنعت ترشیح ابیاتے چند به گفتن آمد که اگر از هر مصرعش سر حرف بگیرند این بیت جلوهٔ ظهور می دهد ـ

اعظـــم‌الدولهٔ بهادر کے ✡ اذن سے ان کا تذکره لکها

و آن ابیات این است ـ

اسم حق نے تذکره لکها تمام ✡ عارفوں کا ذکر کر هر صبح و شام
ظل حق کا نت رهے سر پر مرے ✡ میں هوں دل سے اس کا بنده اور غلام
آرزو میری هے اس سے روز و شب ✡ لعل و گوهر مجھ کو بخشے وه مدام
دولت و حرمت سے هووے زندگی ✡ ورد حق میں سب مرا هووے کلام
. . . . . منزل خمسین و خمس ✡ هر زماں اب رکھو مجھ کو نیک نام
بدر تاباں هے مرا ممدوح اسے ✡ هے سپهر شان و شوکت پر مقام
آج اس سا کون هے ابن امیر ✡ درپه جس کے رهتے تھے سب خاص و عام
روز و شب هے آرزو میری که هو ✡ کار فرمائی سے اس کی انتظام
یا الهی هو دعا میری قبول ✡ آرزوئیں ان کی هوں سب انصرام
ذوفنون دهر اور عالی همم ✡ نور حق کو اس جبیں سے التیام
ساتھ اس کے دولت دنیا رهے ✡ ..... کی دل میں ان کے مســـ
اهل همت ان سے رکھتے هیں رجوع ✡ وه هے دریا دل اور سب مثل جام
نیک خو و نیک رو و نیک گو ✡ کار هاے نیک پر ان کا قیـام

(ورق ۳۷۸ ب)

آز و حرص و طمع ان سے دور هے ✡ تر دهاں هیں خشک لب ان سے دوام

Marfat.com

ذکر خوبی سے ہے ان کی تازہ رو ✡ کافر و دین دار اور جملہ انام
راز پوشیدہ دل .... صاف پر ✡ آشکارا و عیاں ہے گا تمام
لب کو کھولے میں کہوں ہوں یہ سخن ✡ کہ سر ہر مصرع لے کیجے نظام
ہوئے واضح اسم تب ممدوح کا ✡ اس پر عاشق نے کیا ہے اختتام

تمت ـ تمام شد تذکرۃالشعرا تالیف نواب اعظم‌الدولہ بہادر بہ تاریخ بست و ششم شہر رمضان‌المبارک بہ ساعت خجستہ و یوم مبارک تحریر یافت ـ

تصنیف نواب شہباز خاں بہادر تاریخ تذکرہ و آں این ست، تذکرۃالشعرائے ہندی بے مثل ـ از نواب غلام حسین خاں بہادر، اچھا تذکرہ لکھا ہے گا ـ از نواب حسین علی خاں بہادر، رحمت خدا بے حد ـ

Marfat.com